

صاحبِ چرخِ سحر و جادو، شمسُ دُورِ عالمیہ (طالبات)
مُطالعیہ لکھنؤ، راجستھان، لاکھنؤ

انتخابِ حلیت

صاحبِ ترمذی، شمسُ اودود، شمسُ ابنِ ماجہ
شمسُ نائی، شرحِ معانی الآثار

— — — — —

علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محمد صدیق ہزاروی ○ پروفیسر دوست محمد شاہ

ناشرین

فریدنگاہ پتہ ۱۶۸ اولاد پانڈا

نصاب پرچہ سوم، چہارم، پنجم، ششم درجہ عالمیہ (طالبات)
تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

انتخابِ حدیث (دوم)

جامع ترمذی سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ
سنن نسائی، شرح معانی الآثار

— مترجمین —

علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محمد صدیق ہزاروی ○ پروفیسر دوست محمد شاہ

ناشر

فرید بک پبلشرز
۳۸۔ اردو بازار لاہور

Copyright ©

All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کا پی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، بیروہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔



مطبع : روڈی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
طبع باراول : رجب 1425ھ 1 اکتوبر 2004ء
قیمت : ۲۸۵ روپے

Farid Book Stall®

Phone No: 092-42-7312173-7123435

Fax No. 092-42-7224899

Email: info@faridbookstall.com

Visit us at: www.faridbookstall.com

فرید بک اسٹال (پرائیویٹ) لاہور
۳۸۔ اژدہ بازار لاہور

فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۰

فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹

ای۔سٹیل : info@faridbookstall.com

ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تحت طلبہ کے چار اور طالبات کے دو امتحان مستقل طور پر ہو رہے تھے۔ جبکہ طالبات کے لئے درجہ ثانویہ عامہ اور درجہ ثانویہ خاصہ کا امتحان مستقل طور پر لیا جاتا تھا۔ بعض غالبات درجہ عالیہ اور درجہ عالیہ کا امتحان بھی دیتی تھیں۔ لیکن یہ امتحان طلبہ کے نصاب کے مطابق ہی ہوتا تھا، بلکہ طلبہ و طالبات کے لئے ایک ہی پرچہ مرتب ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ طالبات کو یہ رعایت دی گئی کہ وہ ثانویہ خاصہ کا امتحان پاس کرنے کے بعد فاضل عربی کا امتحان دے کر بھی درجہ عالیہ کے امتحان میں شریک ہو سکتی ہیں۔

بایں ہمہ ایک عرصہ سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ طالبات کے لئے درجہ عالیہ اور درجہ عالیہ کا ایک نصاب بنا دیا جائے تاکہ قدرے اہل نصاب کے مطابق ان کے یہ دونوں امتحانات الگ سے لئے جائیں، چنانچہ نصابی کمیٹی نے درجہ عالیہ اور عالیہ کا نصاب ترتیب دیا اور اسی سلسلے میں درجہ عالیہ کی طالبات کے لئے صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، اور شرح معانی الآثار کے منتخب ابواب پر مشتمل یہ مجموعہ تیار کیا گیا ہے تاکہ طالبات کو مکمل کتاب خریدنے کی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔

اساتذہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ خوب تیاری کر کے اردو اور عربی شروح کی مدد سے سبق کو حل کریں اور طالبات کو پڑھائیں، نیز عبارت کی درستگی کی طرف توجہ دیں تاکہ طالبات سبق کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

علاوہ ازیں یہ مجموعہ طالبات کے علاوہ بھی حدیث شریف کا ذوق رکھنے والے مرد و خواتین کے لئے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ احادیث کی معروف کتب پر مشتمل اس نصاب کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحاء فیہ
الکریم علیہ التحیة والتسلیم۔

محمد صدیق ہزاروی

مرکزی دفتر: تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور

مجموعه کتب

جامع ترمذی

سنن ابی داؤد

سنن نسائی

سنن ابن ماجه

شرح معانی الآثار (طحاوی شریف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے
 نہ پیھا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا تکلیف دہ (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

جامع ترمذی

مع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محدث جلیل امام ابوعلی محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ علیہ

(م ۱۳ رجب ۲۶۹ھ)

مترجم

مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

تصحیح و تزیین : سید حامد اعلیٰ چشتی

ناشر

اردو بازار

لاہور ۲

فرید بک سٹال

ابواب جامع ترمذی

7 ابواب الاطعمة

34 ابواب الاشربة

46 شمائل ترمذی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابوابُ الاطعمَةِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
هَشَامٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنْ كَثَّادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ مَا
أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِزَانٍ وَلَا فِي
سُكُوحَةٍ وَلَا خَيْرٍ لَهُ مَرَّقٌ قُلْتُ لَقَتَادَةَ عَنْ فَعْلَى مَا
كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ الشَّعْرُ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ
حَسَنِ عَدِيْبٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا
هُوَ يُونُسُ الْأَسْكَافِيُّ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدْرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ نَحْوَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْبَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الابواب طعام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر
کھاتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہ تو (مدہ) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ پھیڑی یا لیوں میں
اور نہ ہی آپ نے چائے یا تارلے فرالی راوی کہتے ہیں میں نے
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہاں پر کھانا کس چیز پر رکھ
کر کھاتے تھے۔ فرمایا ان مولیٰ دسترخوانوں پر۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں۔ یہ یونس، یونس اسکان
یوں۔ عبد الوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عدریہ اور قتادہ، حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

خبر گوش کھانا

حضرت بشام بن زید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم نے ہر اعلان میں خرگوش کو بھگا یا بھگا کر ام کی کھچے دھڑے میں لے آئی کہ بچہ یا بچہ اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور اس کی ران یا سرین کے در کھچے باگہ جبری میں بھجوا دیے۔ اسے تناول فرمایا۔ (ارشاد فرماتے ہیں میں نے بھجوا کیا حضرت موسیٰ اللہ علیہ وسلم نے اسے کھلایا تو حضرت انس نے فرمایا آپ نے قبول فرمایا۔ اکیس باب میں حضرت جابر عمار، محمد بن مسعود (محبوب بنی بھی کہا جاتا ہے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ خرگوش کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک خرگوش کا کھانا مکروہ ہے نیز بچہ اسے صیغ (قرن) آتا ہے۔

گوہ کھانا کیسا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔ اکیس باب میں حضرت عمر ابو سعید ابن عباس، ثابت بن دلولیہ، جابر اور عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ لگا لی گئی آپ نے اسے گند کی کوبہ سے نہیں کھایا۔

بچو کا کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ سے سون کی کیا بچو شکار کی چیز ہے؟ انہوں نے

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيْلَانَ كُنَّا ابْنُ دَاوُدَ نَاشِعِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَيْتُنَا أُرْمِيْنَا بِالظُّهُرَانِ سَخِيًّا أَصْحَابُ يَسْئَلُونَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْفَهَا قَالُوا كُنَّا نَأْخُذُ بِهَا فَاتَّيَبْتُ بِهَا أَبَاطِلَتِ فَذُبِحَهَا بِمَرْوَةَ نَبَعَتْ مَعِيَ بِعَدِيٍّ هَذَا أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْكُرْدُ فَخَلَّتْ أَمْلَكُهُ قَالَ قَبِلَهُ ذُو النَّبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَعْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ فِي هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَدْلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَدْرُونَ بِأَكْلِ الْأَرْزَبِ بَأْسًا وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الْأَرْزَبِ وَقَالُوا إِنَّهَا تَدْمَجِي.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّبِيبِ

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَبِي عَنبِيَةَ عَنْ بِنْتِ عَمْرٍاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الصَّبِيبِ فَقَالَ لَا الْكَلْبُ وَالْأَسْرِمَةُ فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرٍاءَ ابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَتَابِتِ بْنِ دِينَارٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَكْلِ الصَّبِيبِ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَّ بَعْضُهُمْ مَكْرُوهًا بَعْضُهُمْ وَيُذَرُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَيْسُرُ الصَّبِيبِ عَلَى مَا نَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا تَرْكُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْدِيرًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّبِيعِ

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمَارٍ قَالَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الشَّعْبِ
أَصْبَغَ لِحْيَتَهُ قَالَ لَسَمْتُ قُلْتُ أَكْرَمًا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَلَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
إِلَى هَذَا وَالْمَرْبُورُ أَيْ لَيْسَ بِأَكْلِ الضَّبْعِ وَهُوَ سُؤْلُ
أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبْعِ وَلَا يَسُ
إِسْنَادُهُ وَالْقَوِيُّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ
الضَّبْعِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي الْمُبَارَكِ قَالَ يُحِبُّ مِنَ الطَّيْنِ
ذَلَوِي جَزِيرٌ بِنُ سَازٍ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ
لِلَّهِ بْنِ عَبْدِ بِنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمَارٍ عَنْ جَابِرٍ
عَنْ عَمْرِو قَوْلَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جَرِيرٍ أَصَحُّ

۱۸۵۲- حَدَّثَنَا هَذَا كُنَّا أَيُّدُ مَعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ
جَرْرَجٍ عَنْ أَبِيهِ حُرَيْمَةَ بْنِ جَرْرَجٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبْعِ فَقَالَ
أَوْ يَأْكُلُ الضَّبْعُ أَحَدًا وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الدِّيَابِ
فَقَالَ أَوْ يَأْكُلُ الدِّيَابُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا أَحَدٌ بِنِ
لَيْسَ إِسْنَادُهُ وَالْقَوِيُّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ
وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَ
عَبْدَ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ قَيْسِ
هُوَ ابْنُ أَبِي الشَّخْرَاقِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكِ
الْحَزْرَجِيُّ تَشْتَبَهُ

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ

۱۸۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَكَهْزَمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا لَنَا
سُتَيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْخَيْلِ

فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا
ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ بھوکے کھانے
میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اس
بات کے قائل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوکے
مکروہ ہونے کے بارے میں بھی روایت مذکور ہے اس کی
سند قوی نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے
ابن حبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ یعنی بنی تھان فرماتے
ہیں۔ جریر بن حازم نے یہ حدیث بواسطہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر
ابن ابی عمار اور جابر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے
قول کے طور پر نقل کی۔ ابن جریر کی حدیث اصح ہے۔

حضرت خزیمہ بن جزور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوکے کھانے کے متعلق پوچھا
آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص بھوکے کھاتا ہے؟ میں نے بیٹھے
کے متعلق پوچھا تو فرمایا کیا کوئی بھلا آدمی بیٹھا بھی کھاتا
ہے؟ ہاں حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے بواسطہ
اسماعیل بن مسلم، عبد الکریم بن امیہ کی روایت سے
پہنچاتے ہیں۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے بارے
میں کلام کیا ہے۔ عبد الکریم بن امیہ سے عبد الکریم بن
قیس مراد ہیں اور یہ قیس بن ابی المخارق ہیں۔
عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

گھوڑے کا گوشت کھانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا راجازت
دی اور گردھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ اس باب

میں حضرت اسما و بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حدیث سن مجھ سے متعدد افراد نے بواسطہ عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا ہے۔ حماد بن زید نے بواسطہ عمرو بن دینار اور محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ میں امام ترمذی نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ، حماد بن زید سے اختلافی۔

ف۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، بچھرا اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (شرح معانی الآثار۔ ۲ ج ص ۳۴۲)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحَمِيرِ الْأَهْلِيَّةِ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَرَهْنِ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحَمِيرِ الْأَهْلِيَّةِ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَحْمَدِيُّ ثنا سَمِيانُ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ قَالَ الرَّهْزِيُّ وَكَانَ أَنْصَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ عَبْدُ سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عِيْنَةَ وَكَانَ أَنْصَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ عَنْ زَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ النَّبَاتِ وَالْحَيَّةِ

گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فح خیر کے موقع پر عورتوں سے متنع کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

سید بن عبد الرحمن بواسطہ سفیان اور زہری، حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے ماجزا و کان حضرت عبداللہ اور حضرت صبی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں دولہا بیعتیوں میں سے حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہما زیادہ بہتر ہیں۔ سید بن عبد الرحمن کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن محمد زیادہ پسندیدہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فح خیر کے موقع پر کچلے داسے جانور، کھڑا کر کے نشان بنا کر چھوئے جانور اور گھریلو گدھوں کا حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، برداء، ابن ابی ادنیٰ،

اس امر ابراہیل بن ساریہ، البرقعیہ، ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالعزیز بن محمد و غیر نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث روایت کی اور صرف ایک حصہ نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کھلی داسے جاجر کو حرام قرار دیا۔

کفار کے برتنوں میں کھانا

حضرت البرقعیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ انہیں دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکا کر اور آپ نے ہر کھلی والے درعرے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث البرقعیہ کی روایت سے مشہور ہے ان سے متفقہ طرق سے مروی ہے۔ البرقعیہ کا نام بزرگم ہے۔ ہرمم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ البرقلاہ اور ابواسامہ رضی بھی حضرت البرقعیہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

حضرت البرقعیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں یکساٹے ادران کے برتنوں میں پیتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دوسرے برتن تن میں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں، آپ نے فرمایا۔ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھو ڈیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کر مار ڈالا تو کھا لو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھا لو اور جب اللہ تعالیٰ کا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فِي النَّبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَرْثَدَةَ وَابْنِ أَبِي أَرْفَى وَابْنِ طَلْحَةَ بَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبِي عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَهْدٍ هَذِهِ الْحَدِيثَ وَابْتِغَاءً لِكُرْوَاتِ احْتِرَافًا وَاحِدًا أَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

باب ماجاء في الأكل في أنية الكفار

۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْرَمَ الظَّافِيُّ ثنا مَسْدُ بْنُ قَتَيْبَةَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَدَا وَالْمَجُوسِ قَالَ أَنْفَوْهَا غَسَلًا وَاطْبَعُوا فِيهَا ذَنْبِي عَنْ كُلِّ سَمْعٍ ذِي نَابٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ مَشْهُورٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَرَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جَرْدُومٌ وَيُقَالُ جَرُّهُمُ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

۱۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ البَغْدَادِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَرِيشِيِّ ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ التُّخَمِينِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي بَارِعٌ مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ فَتَطْبَعُ فِي قَدِّ وَرِيهِمْ وَتَشْرَبُ فِي أَيْنِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَغْدَا وَأَعْدَاهَا فَانْحَصِرْهَا بِالنِّمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي بَارِعٌ مِنْ صَنَابِئِهِمْ فَكَيْفَ فَصَنَمٌ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمَكْلَبُ وَذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ فَتَقْتَلُ فَكُلْ وَإِن كَانَ غَيْرَ مَكْلَبٍ

ہمارے کرتے ہیں کیونکہ اور جانور مر جائے تو بھی کھا کر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھئی میں چوہا مر جائے تو اس کا حکم

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک چوہا گھئی میں گر کر رگید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پائے میں لڑ پھانگ گیا تو آپ نے فرمایا، چوہے اور اس کے گود گھئی کو نکال کر پیسنگ دو۔ اور باقی کو کھا لرا اس بات میں حضرت البرہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ زہری اور عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑ پھانگ گیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ بروایت حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ مجھ نے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب حضرت البرہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث نیز محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذی) نے اسے امام بخاری رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں۔ بواسطہ عمر، زہری اور سعید بن مسیب حضرت البرہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں خطا نہیں۔ بواسطہ زہری، عبید اللہ اور ابن عباس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہم کی روایت صحیح ہے۔

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی عیانت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص نہ تو بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھ پیے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے

فَرَّقِي نِكَالًا وَإِذَا عَشَيْتَ بِسَهْلِكَ وَذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ مَكْلًا هَذَا اَحَادِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَارِغَةِ تَمُوتُ فِي التَّمِينِ

۱۸۵۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ عَمَارٍ قَالَا سَمِعْنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مِمُونَةَ أَنَّ فَارِغَةً نَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْفَوْهَاءُ مَا حَوَّلَهَا فَكَلَّوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا اَحَادِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا اَلْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَوْ يَذْكُرُونَ اَوْفِيَهُ عَنْ مِمُونَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مِمُونَةَ اَصَحُّ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ اَلْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّجْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوُّهُ هَذَا اَحَادِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ يَقُولُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ اَلْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا اَخْطَا وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مِمُونَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمِينِ عَنِ الرَّكْلِ وَ الشَّرْبِ بِالشَّمَالِ

۱۸۶۰ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ شَاعِبٌ عَنِ اللّٰهِ بْنِ تَمِيْمٍ شَاعِبٍ عَنِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مِهْرَبَانَ عَنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی بیٹا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، سلم بن اکرع، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ نے براہِ مسلم زہری، اور ابوجبر بن عبید اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کا طرح روایت کیا ہے۔ معمر اور عقیل براہِ مسلم زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

انگلیاں چاٹنا

حضرت ابوجبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہے کرا انگلیاں چاٹ لے۔ کبیر کچھ وہ نہیں جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابر کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسکی طریق یعنی سہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

لقمہ گرٹے تو کیا کیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گرٹے تو تنک ڈالنے والی چیز کو اس سے جدا کر کے اسے کھائے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو انہیں انگلیوں کو چاٹتے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے

قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ رِيثًا لَهُ وَلَا يَتَعَدَّى رِيثًا لَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ رِيثًا لَهُ وَيَشْرَبُ وَفِي النَّبِيبِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَيْرِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مُعَمَّرٌ وَعَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلِيمِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِأَيْةَ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

باب ۱۲۹ ماجاء في لعق الأصابع بعد الأكل

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ هُنَّاتٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذِرُ فِيهَا مِنْ الْبَرَكَةِ وَفِي النَّبِيبِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَالتِّرْمِذِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّوَجِ مِنْ حَدِيثِ سَلِيمِ.

باب ۱۳ ماجاء في اللقمة تسقط

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لِقْمَتُهُ فَلْيُطْمَأِزِبْ مِنْهَا حَتَّى لَيْطَعَهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي النَّبِيبِ عَنْ أَنَسِ.

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثنا نَابِغَةُ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

کسی کا ٹھکر کر کے قرعہ اس سے گندگی دور کر کے اسے کھا لے اور شیطان کے لیے دم چھوڑے نیز آپ نے یہ روایات کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معلی بن راشد ابو الیمان اپنی وادی ام عامم (مستان بن سلم کہ ام ولد) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بیشتر الخیر ہمارے پاس آسکی تو ہم پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالے میں کھائے پھر اسے پاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے دہلے منھرت کتاب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف معلی بن راشد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی دوسرے ائمہ نے یہ حدیث معلی بن راشد سے روایت کی ہے۔

کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کت کھانے کے درمیان میں اتر لے گا اسے لہذا انہوں نے کھا دیا اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ غلاب بن سائب سے معروف ہے۔ شہرہ اور ثوری نے اسے غلاب بن سائب سے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہے۔

لہسن اور پیاز کا کھانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم

أَكَلَ طَعَامًا لَحِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثُ وَقَالَ أَدَاؤُهُ لَعْنَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيُتَابِعْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرْنَا أَنْ تَسْلُبَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي آخِي طَعَامِكُمُ الْبُرْكَاتُ هَذَا أَحَدِيَّتُكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا الْمُعَلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي جَدِّي الْأَعْمَى وَكَانَتْ أُمُّ وَلَدِي لَيْسَانَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا مَيْمِشَةُ الْغُبَيْرِ وَخُنْ نَاكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ شَقَّرَ لِحْمَهَا اسْتَعْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ هَذَا أَحَدِيَّتُكَ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ نَوَى يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ وَاحِدٌ مِنَ الْأَيْمَةِ عَنِ الْمُعَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ هَذَا الصَّحِيحُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبُرْكَاتُ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ وَفَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ هَذَا أَحَدِيَّتُكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يَعْرِفُونِ حَدِيثَ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الشُّومِ وَالْمَصَلِ

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس میں سے کھایا پہل مرتبہ فرمایا ملن، پھر فرمایا ملن، پیانہ اور گند نے میں سے، وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ایوب، ابو ہریرہ، ابو سعید، جابر بن سمیرہ، قرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

❖ ❖ ❖

پکا ہوا ملن کھانے کی اجازت

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے وقت پیر) حضرت ابو ایوب، انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں اقامت کریں ہوئے تو آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ کھانا ناول فرمانے کے بعد بچا ہوا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر بیچ دیتے۔ ایک دن حضرت ابو ایوب نے کھانا بچا تو آپ نے اس سے کچھ بھی نہ کھایا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہونے پر عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں ملن تمہارا اس لیے نہیں کھایا، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا، "نہیں" بلکہ میں اسے اس کی لوکی دوسرے پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ ملن سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ آپ کے قول کے طور پر منقول ہے

❖ ❖ ❖

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کچھ ملن کو کھانا پسند فرمایا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بوا سطلہ شریک بن حنبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سُئِبَ الْقَطَّانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَتَا عَطَاءَ عَنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ هَذَا بِحَالِ أَزَلْ مَقَرَّةِ الْغُومِ فَقَالَ الْغُومُ وَالْبَصَلُ وَالْكَزْبُ فَلَا يَقْدِرُ فِي مَسَاجِدِنَا هَذَا أَحَدٌ يَنْتَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَابْنِ عُذَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَخُزَّافَةَ وَابْنَ عُمَرَ.

باب ۱۲۱۱ مآكل في الرخصة في أكلي الخوم مطبوخًا

۱۸۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَتَّ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الْخَوْمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَابْنُ أَبِي أَيُّوبَ مِنْ أَجْلِ رَجِيحِهِ هَذَا أَحَدًا يَنْتَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُوَيْةَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْجَرَّاحِيُّ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَیْبِ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْخَوْمِ إِلَّا مَطْبُوحًا وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْخَوْمِ إِلَّا مَطْبُوحًا قَوْلُهُ.

۱۸۶۹ - حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا وَكَيْفٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الْخَوْمِ إِلَّا مَطْبُوحًا هَذَا أَحَدٌ يَنْتَ أَيْسَ اسْتِثْنَاءُكَ يَدْلُكَ الْعَوْبِيُّ وَرَوَى عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا۔ انہوں نے آپ کے لیے کھانے کا انتظام فرمایا۔ میں نے ام ایوب رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ کئی روز آپ کے ہاں کھانا پالیں تو فرمایا۔ اور صحابہ کرام سے فرمایا تم کھاؤ۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ یہ کھانے کے لیے کہیں میرے ساتھی (فرشتوں) کو اس سے تکلیف نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح خوب ہے۔ ام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ حضرت ابو ایوب فرماتے ہیں کہ میں پیکرہ رزق میں سے ہوں اور غلہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ محمد بن کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے سنا لیا۔ ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ ریاحی ہیں عبدالرحمن بن ممدی کہتے ہیں ابو غلہ بہترین مسلمان تھے۔

خالد بن دینار: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل بشر میں آپ کو ہمارے جیسے بشر کہنا امر آجائے اور گستاخی اور جہالت ہے۔ کوئی مومن اس قسم کا ناشائستہ اور گستاخانہ کلمہ زبان پر نہیں لاسکتا۔ (مترجم)

سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور گلاب کو بجھا دینا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو برتن اذرت سے کر دو یا کوسانپ دو اور چراغ گل کر دو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا۔ شیطان نے کہا کہ میں کھولتا اور برتن کو گناہیں کرتا۔ نیز چھوٹا فاسق (چراغ) لڑکوں کے گمراہ کو ملاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً
١٨٤٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ أَنَّ
سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أُمِّ الْيُؤُبِّ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَفَّمُوا لَهُ طَعَامًا مِنْهُ بَعْضُهُمْ
الْبَقُولُ فَذَكَرَهُ أَكْثَرُ فَقَالَ لِصَحَابِهِ كُلُّهُ فَإِنِّي لَسَمْتُ
كَأْسًا كَفَرَانِي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ الْيُؤُبِّ هِيَ أُمُّ
أَبِي الْيُؤُبِّ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ
تَنَاوَلْتُ بَنِي الْخَبَّابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
قَالَ الْخُوَيْرِمْ مِنْ عِلَلِ آيَاتِ الرَّزْقِ وَالْبُؤْخَلَةَ أَسْمُهُ
خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ يُقَالُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَ
قَدْ أُدْرِكَ أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَمِعْتُهُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ
أَسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الْوَيْحَانِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهَيْبٍ كَانَ الْبُؤْخَلَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا

باب ١٣ ما جاء في تنجيد الأبناء وإطعام
السراج والتأريض عند المنام

١٨٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَالْكَفُّوا الْأَنْاءَ وَ
حَيِّرُوا الرِّبَاءَ وَأَطْعَمُوا الْمَضْبِجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
لَا يَبْتَدِعُ غَلْفًا وَلَا يَلْبِجُ وَلَا يَكْتُمُ الْإِنْبِيَّةَ فَإِنَّ
الْقَوْلَ لَيْسَ يَقْرَأُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ
عَنْ جَابِرٍ

حضرت مسلم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو۔ (بلکہ بجھا دو)۔
حدیث حسن صحیح

ہے۔

دو کھجوروں کو ملا کر کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح

ہے

کھجور کا استحباب

حضرت مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں ان گھر والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمیٰ زہیرہ البراء سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث سن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن مروہ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

❖ ❖ ❖

کھانا کھانے کے بعد سکر ادا کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۲۱ ماجاء في كراهية القرآن بين الشمرتين

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّوْرِبَايَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُعْرَفَنَّ بَيْنَ الشَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۲۲ ماجاء في استحباب التمر

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَسْكَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا تَنَا عَلِيٌّ بْنُ حَسَّانٍ تَنَا سَلِيمَانُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاءٌ أَهْلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ ابْنِ زَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ بَيْنَ هَذِهِ الرَّجْعَةِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجْعِ.

باب ۱۲۳ ماجاء في الحمدا على الطعام إذا فُرِعَ مِنْهُ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا هُنَادٌ وَحُمُودُ بْنُ عِيلَانَ قَالَا تَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ ذَكْرِ بْنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ

ہند سے راضی ہوتا ہے جو کسی چیز سے کھا۔ نے پانی کے بعد
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اس باب میں حضرت مقبر بن مازن ابو
سیدہ عائشہ، ابوالایوب اور ابوبکر برید رضی اللہ عنہم سے بھی روایتیں
ذکر ہوئی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محدث حضرات نے اسے
ذکر کیا۔ ابو زکریا سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہے
اسے صرف زکریا بن ابو زکریا کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

مخدوم کے ساتھ کھانا کھانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مخدوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ
پیانے میں شامل کر دیا۔ پھر فرمایا اللہ کے نام سے اس پر
اعتماد اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔ یہ حدیث ظریف
ہے۔ ہم اسے ابواسطوخوسد بن محمد مفضل بن فضالہ
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مفضل بن فضالہ بعمری
شیخ ہیں۔ ایک مفضل بن فضالہ مصری شیخ ہیں۔ جو ان
سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔

شعبہ نے یہ حدیث ابواسطوخوسد بن شہید ابن بریدہ
سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مخدوم
کا ہاتھ پکڑا۔ الخ۔

میرے (امام ترمذی کے) نزدیک شعبہ کی روایت
اشعبہ اور اصح ہے۔

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافرات آنتوں میں
کھاتا ہے جب کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر بریدہ ابو سعید

بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ
يَأْكُلَ الْفَيْسَلَةَ يَغْرِبُ الشَّرْبَةَ فَيُحْمَدُ عَلَيْهَا
وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرٍ وَآبِي سَعِيدٍ وَعَلِيَّةَ
وَآبِي أَيُّوبَ وَآبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ
رَوَاهُ عُمَرُ وَوَاحِدٌ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَحْوَهُ
وَلَا نَعْرِفُ الْآيَةَ مِنْ حَدِيثِ زَكْرِيَّا بْنِ زَائِدَةَ.

باب ۱۲۱۸ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْدُومِ

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ
أَبُو بَرَاهِيمَ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ لَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ
ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكْدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ يَمِيدُ مَجْدُومًا فَادْخُلْهُ
مَعَهُ فِي الْقُصْعَةِ شَرَقًا لِكُلِّ يَسْمِ اللَّهِ تَعَالَى بِاللهِ
وَكُلُّهُ عَلَيْهِ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ
فُضَالَةَ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ
شَيْخٌ الْحَرَمِيُّ أَوْ كُنِيَ مِنْ هَذَا وَأَشْهَرُ وَرَوَى
شُعْبَةَ هَذَا الْحَبِيبُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ
ابْنِ بَرْدَةَ أَنَّ عُمَرَ أَخَذَ يَمِيدًا مَجْدُومًا وَحَدِيثٌ
شُعْبَةَ أَثْبَتَهُ عُنْدَنَا وَأَصَحُّ.

باب ۱۲۱۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي

مَعَى وَاحِدٍ

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعْدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي
سَبْعَةٍ مَعًا وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدًا هَذَا

البرنصرہ، البرسرکی، حجابہ غفاری، میمنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دوہہ پل گیا پھر دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پل گیا پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پل گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دوہہ پل گیا۔ دوسری صبح وہ اسلام لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری دوہنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اس نے تمام دوہہ پل لیا پھر دوسری بکری کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو سارا دوہہ نر پل گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیسا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ یہ حدیث حسن فریب ہے۔

ایک آدمی کا کھانا دو کوکانی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کوکانی ہے۔ اور تین کا کھانا چار کوکانی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کوکانی چار کوکانی اور چار کا کھانا دو کوکانی ہے۔

محمد بن بشر نے بواسطہ عبد الرحمن بن مہدی، سنیان، اعش

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَلْبَجَاءَ وَالْغَفَارِيِّ وَمِمَّنْ مَوْتَهُ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ۔
۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَوْسَى ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَهُ ضَيْغٌ كَادِرًا مَرَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ نَحْرَ أُخْرَى فَحَلَبَتْ فَشَرِبَهُ نَحْرَ أُخْرَى فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ جَلَابَ سَبْعِ شَيَاءٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدَايَا سَلَمٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ جَلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَبِيحْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

باب ۱۲۲ ما جاء في طعام الواحد يكفي الاثنين

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قَتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى جَابِرٌ وَأَبْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔
۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابو سفیان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بْنُ مَرْثَدٍ يَأْتِي نَاسُفِيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي سَفْيَانَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبْتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا .

مذہبی کھانا

باب ۱۲۲۱ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے مذہبی کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات خزوات میں شرکت کی ہم مذہبیاں کھاتے تھے۔ سفیان یحییٰ نے ابو یعفور سے یہ حدیث کی طرح روایت کی اور پھر خزوات کا ذکر کیا سفیان ثوری نے ابو یعفور سے روایت کرتے ہوئے سات خزوات کہا۔ ان باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یعفور کا نام واقعہ ہے۔ وقدان بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دوسرے ابو یعفور بن جن کا نام ہذا ہے جن عبید بن لسطاس ہے۔

۱۸۸۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
أَبِي يَعْفُورٍ الْعُمَيْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ
سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّ عَزَّوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ هَكَذَا
رَوَى سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هَذَا الْحَدِيثَ
وَقَالَ سِتُّ عَزَّوَاتٍ وَرَوَى سَفْيَانُ التَّوْرِيُّ وَعَدِي
وَاحِدٌ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سَبْعَ
عَزَّوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ رَاقِدٌ وَقَالَ وَفِي أَنَّ
أَبِيْنَا وَأَبُو يَعْفُورَ الْأَخْرَاسُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ
عُبَيْدِ بْنِ لَسَطَاسٍ .

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی جگہوں میں شرکت کی۔ ہم مذہبیاں کھایا کرتے تھے، ہم سے محمد بن بشر نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث بیان کی

۱۸۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
وَالْمَوْمِلُ قَالَ لَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
أَوْفَى قَالَ عَزَّوَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبْعَ عَزَّوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ وَرَوَى شُعْبَةُ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
عَزَّوَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّوَاتٍ
نَأْكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا يَدَالِكُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا .

نباشت کھانے والے جانوروں کا گوشت اور دودھ

باب ۱۲۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْجَلَالَةِ وَالْبِلْبَالِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نباشت خراج جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔ اس باب

۱۸۸۳ - حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عِدَّةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ عَمْرٍ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن فریب ہے۔ ثوری نے بواسطہ ابن ربیع اور محمد بن ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جالوز کو ہاندھ کرنا نہ بنانے، نجاست خرباز کے درود اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن یسار فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی عدی نے بواسطہ سعید بن مروان، آتادہ، عکرمہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم منی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

فائدہ: نجاست خرباز یا زمرے کے گوشت اور دودھ سے ممانعت اس وقت ہے جب اس کے گوشت اور دودھ میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے۔ ایسی صورت میں اسے بند رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اثر نجاست خراب ہو جائے پھر اس کا گوشت کھا جا سکتا ہے اور دودھ پیا جا سکتا ہے۔ اگر اثر ظاہر نہ ہو تو بند رکھنے کے بغیر بھی کھا پی سکتے ہیں۔ لیکن بند رکھنا بہتر ہے۔ زمری (ترجم)

باب ۱۱۱ ماجاء فی اکل الدجاج

مرغ کھانا

حضرت زہد جرمی فرماتے ہیں میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مرغ کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور زہد سے کئی طرق سے مروی ہے۔ ہم اسے امرت زہد کی روایت سے پھیلتے ہیں۔ ابو العوام سے عمران قطان مراد ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الْحَلَالَةَ وَالْبَائِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ هَذَا أَحَدٌ بِشَأْنِ حَسَنٍ غَيْرِ مَيْسَرٍ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي نُجَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثِقِيٌّ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخِثْمَةِ وَعَنِ لَبَنِ الْبَطْلَاءِ وَدَعَى الشَّرْبِ مَتَانِي السَّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَزُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا أَحَدٌ بِشَأْنِ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدُوٍّ.

۱۸۸۵۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحَدَمَ تَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُهَيْدٍ الْجَدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ كُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ هَذَا أَحَدٌ بِشَأْنِ حَسَنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا أَحَدٌ بِشَأْنِ مَيْسَرٍ مِنْ زُهَيْدٍ وَ أَنْعَزُ الْآمِينَ حَدِيثٌ زُهَدٌ مَرْدُ أَبُو الْعَوَّامِ مُوَعَزَانُ الْفَقَّانِ.

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ وَكُنَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ زُهَيْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى

کوڑھی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں اس کے علاوہ بھی واقعہ مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ الیٰہ
بتیانی نے یہ حدیث بواسطہ تالم تمیمی اور البروتابہ، نہیم
جری سے روایت کی ہے۔

سرخاب کا گوشت کھانا

حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ بواسطہ والد اپنے واسطے
روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث
مترجم ہے۔ ہم اسے مزہ اسکی طریق سے پہچانتے
ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فریک بھی
روایت کرتے ہیں۔ انہیں برید بن عمر بن سفینہ بھی کہا جاتا
ہے۔

بھنا ہوا گوشت کھانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیلو کا بھنا ہوا
گوشت پیش کیا آپ نے اسے تناول فرمایا اور پھر وضو
کیے بغیر نماز کے یہ تشریف لے گئے۔ اس باب میں
حضرت عبداللہ بن عارض، سفیر اور البراء رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے مترجم ہے۔

ناشدہ: یہ حدیث بالا سے معلوم ہے کہ اگر کسی کچی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں اس قسم کا کھانا کھانے
کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہاں وضو ہونا اور کچی کرنا مراد ہے۔ اصطلاحی وضو مراد نہیں ہے۔

(مترجم)

ٹیک لگا کر کھانا

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
لَحْمًا وَجَائِجًا فِي الْحَدِيثِ كَلَامًا كَثْرًا مِنْ هَذَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو بَكْرِ السَّخْتِيَانِيُّ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ الْقَيْمِيِّ عَنِ ابْنِ قَلَابَةَ
عَنْ زُهْدِمِ الْعَجْرِيِّ.

باب ۲۲۲ ماجاء في أكل الجباري

۱۸۸۷. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْمَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ
ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيهِمِ
بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنِ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ جَبَارِي
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَأَبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَفِينَةَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي
فَدْيَكٍ وَيَقُولُ بَرِيدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ.

باب ۲۲۵ ماجاء في أكل الشواء

۱۸۸۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقْعَدِيُّ ابْنُ
ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ
أَمْرَسَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَدِمَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنُبًا مَسْبُورًا فَأَكَلَ مِنْهُ شِقًّا فَمَآ
إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ وَالْمُعَدِّيَّةِ وَابْنِ رَافِعٍ هَذَا الْحَدِيثُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۲۲۶ ماجاء في كراهية الأكل متوكئا

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم میں تو تکبیر نہیں کہا تاہم اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے مرتضیٰ بن اقرم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زکریا بن ابوزائدہ، سفیان بن سعید اور کئی دوسرے حضرات نے اسے علی بن اقرم سے روایت کیا ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علی بن اقرم سے یہ حدیث روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے بشام بن عروہ سے روایت کیا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

شور بہ زیادہ رکھنا

حضرت عقبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میرے سے کوئی گوشت کھاوے تو شور بہ زیادہ رکھے، اگر لے کھائے تو گوشت نہیں لے گا، تو شور بہ نزل جائے گا، یہ بھی تو ایک قسم کا گوشت ہے، اس باب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرتضیٰ بن محمد بن نضار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن نضار جریس۔ سلیمان بن حرب

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْرَبِ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنْأَخِلَا أَكُلُ مَتَكُنَا فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَتَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْرَبِ وَرَوَى زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ وَاحِدٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْرَبِ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْرَبِ.

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي حُبِّ التِّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُوَاءَ وَالْعَسَلَ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَهَمْدُ بْنُ عَيْلَانَ وَاحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْدِيُّ قَالُوا أَنَا أَبُو أَسْمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوَاءَ وَالْعَسَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدَرَاكَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ كَلَامُهُ الْكُرْمِيُّ هَذَا.

باب ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي الْكِنَارِ الْمَرْقَةِ

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ الْقَدَّادِيِّ تَنَا مَسْلُومُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَهْصَاءَ تَنَا أَبِي عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْزُوقِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا أَحَدَكُمْ لَحْمًا فَلْيَكْتُمْ مَرْقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَكْتُمْ لَحْمًا أَصَابَ مَرْقَةً وَهُوَ أَحَدُ الْأَحْمَبِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ قَهْصَاءَ هُوَ الْمُعْتَبَرُ

وَقَدْ تَكَلَّمُ فِيهِ سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلَقَمَةُ وَهُوَ
أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيِّ.

۱۸۹۲- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ
الْبُخْدَارِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَنْقَرِيُّ ثَنَا
إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمِ بْنِ عَامِرِ الْحَزَارِيِّ
عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَجْحَدَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَ
إِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلِيقْ أَحَاةً وَبِجِبِ طَلِيقٍ وَإِذَا شَأْنٌ
لِحَاةٍ أَوْ طَبِخَتْ قَدَارًا فَالْكَثْرُ مَرْكَتُهُ وَاعْرِفْ
بِحَارِكِ مِنْهُ هَذَا أَحَدٌ بِكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ
رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هَذَا أَحَدٌ بِكَ
حَسَنٌ.

باب ۱۲۹ ما جاء في فضل الترييد

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْةٍ عَنْ مَرْةٍ
الْهَمْدَانِي عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثْرَتُهُ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ
النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَالسَّبِيَةُ أُمُّ رَأْفَةَ
فِرْعَوْنَ وَفَضْلٌ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ التَّرِييدِ
عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآلِيسِ
هَذَا أَحَدٌ بِكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۳ ما جاء ان هتسوا اللحم نهشًا

۱۸۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سَفِيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكُؤَيْبِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَوَّحَنِي أَبِي فَدَعَا أَنَا سَأَفِيهِ
صَفْوَانَ بِنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے، علقمہ، بکر بن عبد اللہ
ترمذی کے بھائی ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو
تھیر نہ دیکھے اور کچھ نہ ہو سکے تو ایسے (مسلمان)
بھائی سے خندہ روئی سے ہی پیش آئے۔ جب
گوشت خرید دیا ہنڈیا پکاؤ تو غور بہ زیادہ رکھو اور
اس سے اپنے بڑھکی کو (کم از کم) چلو بھرتے
دور۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اسے ابو عمران جونی سے روایت کیا
ہے۔
یہ حدیث حسن ہے۔

شرید کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ
کامل ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران
آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئیں۔ دوسری عورتوں پر حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے تریید
کرباتی کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس باب میں حضرت
عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

گوشت دانٹوں سے نونچا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے
والدہ سے سیر کی شادی کی اور چند لوگوں کو بلا یا ان میں صفوان
بن امیر بھی تھے سامعوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ گوشت کو دانٹوں سے نونچ کر کھاؤ۔ کیونکہ یہ

فیادہ شکرگوار اور زود منہم ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، ہم اس حدیث کو صرف مبداء کرم کی روایت سے پہچانتے ہیں لیکن اہل علم نے مبداء کرم معصم کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ارب سنجانی بھی ان میں سے ہیں۔

چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت

حضرت جعفر بن امیر مزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بھری کا شانہ چھری سے کاٹا اور بھریاں سے کھایا پھر (یا) دوسرے بغیر نازکے کے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور آپ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ کو وہ پسند تھا چنانچہ آپ نے اس کے دانوں کے ساتھ نوج کر کھایا۔ اس باب میں حضرت مسعود عائشہ، عبداللہ بن جعفر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم کاہم بھی بن سعید بن حیاء سے ہے۔ ابو زرہ بن عمرو بن جریر کا نام حرم ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بازو کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند نہ تھا بلکہ بات یہ تھی کہ آپ کبھی کبھی گوشت پکتا تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْهَشْوُ اللَّحْمُ نَهْمًا فَانْتَهَى
وَأَمْرُهُ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا
حَدِيثًا لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ
تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمَعْرُومِ
قَبْلَ حِفْظِهِ مِنْهُمْ اَلرَّبُّ السَّخْتِيَانِي.

باب ۱۲۱ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الرَّخِصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسَّكِينِ
۱۸۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَانَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَدَّ
مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا شَعْمَ مَضِي إِلَى الصَّلَاةِ وَ
لَمْ يَتَوَضَّأْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ
الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ أَيْ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۹۶- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا مُحَمَّدُ
بْنُ الْمُغْبِيلِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ النَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي زُرَّعَةَ
ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحِمٌ قَدْ فَعَرَ إِلَيْهِ
الذَّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِزُهُ فَنَكَسَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي
عَدِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ
اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ الْقَمِيٍّ وَابْنُ زُرَّعَةَ
بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَرِيدٍ اسْمُهُ هَرْمٌ.

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ ثنا
يَحْيَى بْنُ عَدَّادٍ أَبُو عَدَّادٍ ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ وَالدِّعْجَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

از اس کی طرف جلدی فرماتے۔ کیونکہ وہ جلدی پک جاگے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے صرف اس طریق سے پچاسنتے ہیں۔

سرکہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین
سالم ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالم
ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ام ہانی رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بشاک بن سعید کی روایت سے یہ زیادہ صحیح
ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین
سالموں میں سے ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ یحییٰ بن حسان سلیمان بن
بلال سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم سنی حدیث روایت کی۔
البتہ (یہ فرق ہے کہ) انہوں نے کہا بہترین سالم یا سالموں
میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے
نزہ ہے۔ ہشام بن عروہ سے صرف سلیمان بن بلال کی
روایت سے معروف ہے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی اسد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے

الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا
كَانَ الَّذِي رَأَى أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَكِنْ كَأَجِدُ اللَّهَ أَحَبَّ لِأَعْبَادِهِ فَكَانَ يَجْعَلُ اللَّهُ
لَأَنَّهُ أَحَبُّ لِمَا كُنْتُ حَاطَةً هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ لَا تُعْرَفُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَدْرَةَ تَنَا مَبْرُكًا
بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُجْعَلُ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

١٨٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِمِيُّ
الْبَصْرِيُّ تَنَا مَعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ ذَكَرَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَجْعَلُ الْإِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ
أُمِّ هَانِئٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مَبْرُكَةَ بِنِ
سَعِيدٍ.

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ هِشَامِ الْبَغْدَادِيِّ
تَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ كَأَسْمَانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عَدْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

١٩٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا
يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِلَدِ الْأَسَدِ
ذُحْوَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَجْعَلُ الْإِدَامُ الْإِدَامُ الْخَلُّ
هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عَدْرَةَ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ
عَنْ أَبِي حَمْدَةَ الثَّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ

پاک کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے البتہ روٹی کا ایک ٹکٹا کھڑا اور سر کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ جس کو گھری کر کرہ روہہ مان سے خالی نہیں۔ یہ حدیث اس کی طرح سے طویب ہے۔ ۱۸۱۔ ہانی کی روایت سے ہم اسے صرف اس کی طرح سے پہچانتے ہیں۔ ۱۸۱۔ ہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کچھ بعد انتقال فرمایا۔

تربوڑ کو کھجور کے ساتھ کھانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوڑ کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن و غریب ہے یعنی نے اسے بواسطہ شام بن عروہ اور عروہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ یہ حدیث بواسطہ عروہ انحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

گلڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گلڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسود کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

❖ ❖

اذنوں کے پیشاب حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سر نہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا انہیں مراضی نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اذنوں میں بھیج دیا۔ اور فرمایا ان کا درد اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث صحیح

۱۸۰۔ ابی طالب قاتلہ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ كُرْمٌ؟ فَقُلْتُ لَا كُرْمٌ بِلَيْسَةٍ وَخَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَيْبٌ فَمَا أَفْعَرَبَيْتَ مِنْ أَدْمِهِ فِي هَذَا لَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ دَأْمٌ هَلْ عِنْدَكَ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِنِمْعَانَ .

باب ۱۲۲ ماجاء في اكل البطيخ والترطب

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَرَّازِيُّ ثنا معاوية بن وهب عن سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل البطيخ والترطب في الباب عن انس هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه عن عائشة وقد زوى يزيد بن زومان عن عروة عن عائشة هذا الحديث.

باب ۱۲۳ ماجاء في اكل القثاء والترطب

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْقَذْرَائِيُّ ثنا ابراهيم بن سعد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء والترطب هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث ابراهيم بن سعد.

باب ۱۲۴ ماجاء في شرب ابوال ابل

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرِيُّ ثنا عفان بن مسلمة بن سلمة ثنا محمد بن وكابث وقد اذ عن انس ان ناسا من عربينة كذبوا المدينة فاجتروها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم

ثابت کی روایت سے خوب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے فرق سے بھی مروی ہے ابو القاسم نے بلا واسطہ اور سعید بن مزور نے بلا واسطہ قنادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔

خامد کا ہر پیشاب پینا جائز نہیں ہے ایک مخصوص واقعہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص حالات کے تحت ایک خاص نام جماعت کو اجازت فرمایا۔

باب ۱۲۳ الوضوء قبل الطعام وبعده

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى تَسْلَعُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ تَنَا قَبِيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ سَمِعَ مِنَّا فَتَبَيَّنَ لَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْحَانِيُّ عَنْ قَبِيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنِيِّ وَاحِدٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوَضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْبَرَنِي بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوَضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوَضُوءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَبِيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَبِيْسٌ يَصْتَعِفُ فِي الْحَدِيثِ وَابْنُ هَاشِمٍ الْأَعْمَشِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کھل کرنا

حضرت سلمان فرماتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت بعد میں ہاتھ دھونے اور کھل کر کھینے سے میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کھانے کی برکت پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور قیس حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام بھی بن دینار ہے۔

❖

❖

❖

کھانے سے پہلے دھون کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا وہاں تکرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم دوسرے کیے پانی نہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دوسرا علم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں یہ حدیث سن ہے عرو بن دینار نے اسے بلا واسطہ سعید بن خزیمہ، حضرت ابن عباس

باب ۱۲۴ فی ترک الوضوء قبل الطعام

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَتَرَبَّأَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَفَأَلَاكَ نَاتِيكَ يَوْضُوءٌ قَالَ إِنَّمَا أَمَرْتُ بِالْوَضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثُكَ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جس بن مہدی بن یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے پیسے ہاتھ دھو کر پانہ نہ بنی فرماتے تھے نیز آپ روٹیوں کو پیالے کے نیچے رکھتا بھی پسند نہ فرماتے تھے۔

کدو کھانا

حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے درخت! تیری کیا شان ہے تو مجھے کس قدر محبوب ہے (اور یہ محبت مولا الیہ ہے) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے محبوب رکھتے تھے اس باب میں ہمیں بن مہدی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے خوب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ پیالے میں کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث سن صحیح ہے۔ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔

✦ ✦

زیتون کھانا

حضرت محمد بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبد الرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو معمر سے مروی ہیں۔ عبد الرزاق کی اس حدیث میں اضطراب ہے کبھی وہ حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کبھی وہ تنک کے ساتھ

وَمَا يَأْكُلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَوَرِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ عَسَلَ النَّبِيِّ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُوضَعَ الزَّعْفَرَانُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ .

باب ۳۳۰ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّبَّاءِ

۱۹۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُنَّا اللَّيْلُ عَنْ مَعَاذِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَالُوتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ يَا لَكَ شَجَرَةً مَا أَحْبَبْتُ إِلَيَّ لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا أَحَادِيثٌ عَرِيبَةٌ مِنْ هَذِهِ التَّوَجُّهِ .

۱۹۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ فِي الصَّحْفَةِ يَجْعَلُ الدَّبَّاءَ فَلَا آوَالَ أُجْبَتَهُ هَذَا أَحَادِيثٌ حَسَنٌ هَيِّجٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

باب ۳۳۱ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

۱۹۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ نَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتِ وَإِذَا هُنَّوَابِهِ فَإِنَّهُ شَجَرَةٌ مَبَارَكَةٌ هَذَا أَحَادِيثٌ لَا تَعْرِفُهَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ كَذَلِكَ فَذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا زَوَّاهُ عَلَى الشَّيْخِ فَقَالَ
أَضْبَبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْكَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَسَلِيمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ قَتَا
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْكَمَ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكَو
يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ عُمَرَ.

۱۹۱۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ
الرَّبِيعَ بْنَ أَبِي نَوْعِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَفِيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَيْنَسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ
الشَّامِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنْ الرِّبِّبِ وَإِذَا هُوَ بِمِ قِيَاةٍ
تَصْحَرُهُ مَبَارَكَةٌ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَرَبِيَّاتٍ مِنْ هَذَا
النُّوْجِهِ إِتْمَانًا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
عَيْنَسٍ.

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَلُوكِ

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا قُصَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ سَأَلْتُ سَفِيَانَ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
يُحْبِرُهُمْ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا كُنِيَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ حَرَدًا وَ
دُخَانَهُ فَلْيَا خُدْبِيَّةً فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنَّ أَبِي
فَلْيَا خُدْبِيَّةً فَلْيَطْعِمُهُ فَإِنَّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ
صَحِيحَةٍ وَأَبُو خَالِدٍ وَالْبَدَا إِسْمَاعِيلُ اسْمُهُ
سَعْدٌ.

باب ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

۱۹۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو سَعْفٍ بْنُ حَمَادٍ تَنَاغُثُ عُمَانَ

روایت کرتے ہیں کہ کبھی کبھی پہلے یہ براہِ مسلمہ رضی اللہ عنہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ کبھی براہِ ابنِ مسلم
اور اسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت
کرتے ہیں۔

البرادور سلیمان نے براہِ مسلمہ عبدالرزاق معمر زہدین اسلم
ازدان کے والد اسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
ہم صنفی حدیث روایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ
مذکور نہیں۔

حضرت البرادور رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فریقین
کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک
درخت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے
ہم اسے عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

غلام کے ساتھ کھانا

حضرت البرہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا خادم تمہارے
کھانے کے لیے گری اور دھواں برداشت کرتا ہے۔ تو
چاہیے کہ اس کا ہاتھ چھو کر اپنے ساتھ بٹھا لو۔ اگر انکار
کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھا دو۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

البرخالہ، اسماعیل کے والد ہیں۔ ان کا نام سعد ہے

کھانا کھانے کی فضیلت

حضرت البرہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ السلام نے فرمایا اسلام (کرنا) پھیلاؤ، کھانا کھاؤ اور کھوڑیوں پر مارو (جہاد کرنا) جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ مالک باریہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، انس، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی (جراپٹے سے روایت کرتے ہیں) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح، البرہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رخصت کی عیادت کرو کھانا کھاؤ اور سلام کرو اور دو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کے کھانے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کا کھانا (مضر) کھاؤ اگرچہ مٹھی بھر کھوڑیں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بڑھا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حکر ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ غنیمہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عبدالملک بن حطان جمہول ہیں۔

ۛ ۛ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا۔ فرمایا: بیٹا! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ تم سے اسراپنے سامنے سے کھاؤ۔ بشام بن عمرو، البرہریرہ سعدی اور جمیلہ زینہ کے ایک آدمی کے واسطے سے بھی حضرت

بُن عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْفُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاهْرَبُوا الْهَيْأَمَ تَوَرَّكُوا الْخِيَانَةَ وَفِي النَّبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي وَعْبَةَ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ . ۱۹۱۵ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

باب ۳۱۱ ماجاء في فضيل العشاء

۱۹۱۶ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى تَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ تَنَا عَنَسَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشُّوا وَلَوْ بِكَفْتٍ مِنْ حَشَمٍ فَإِنَّ تَرَكَ الْعَشَاءَ مَعْرُوفَةٌ هَذَا أَحَدِيثٌ مُتَّفَقٌ لَا تَعْرِضُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ عَنَسَةَ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَاءٍ مُضْمَلٌ .

باب ۳۱۲ ماجاء في التسمية على الطعام

۱۹۱۷ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَمْدِيُّ تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بَنِي فَسَمِعَ اللَّهُ وَكُلْ بِبَيْنِيكَ وَكُلْ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ حاتم بن عمرو کے اصحاب نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ البرزجہ صدی کا ہم زید بن عبید ہے۔

مَتَّالِيكَ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مَدْيَنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَكَذَا اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عَزْرَةَ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ فِي اسْمِهِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ .

حضرت کلثوم بن ذؤیب کتے ہیں۔ نومبر میں عبید نے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دے کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میں دینے طہیہ پینچا کہ آپ کو ہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ پوچھا کچھ کھانے کرے؟ کہ ہاں ہمارے سامنے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا لاشیر بیدار گوشت کے ٹکڑے تھے ہم نے آگے بڑھ کر کھانا شروع کیا میں نے اپنا ہاتھ بے ترتیبی سے ادھر ادھر پھیرنا شروع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھانا آپ نے اپنے ہاتھ سے لیا وہاں ہاتھ پکڑنا پھر فرمایا کہ کلثوم! ایک بیگ لے کر آ کر کھانا کھا تا ایک ہی ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کا خشک یا تر مگوریں تھیں (عبید اللہ کزنک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پرورے تھال میں پکڑ کاٹ رہا تھا فرمایا کلثوم! جہاں سے مٹی چلبے کھاؤ۔ کیزنکہ میرا ایک رنگ کے نہیں ہیں پھر مائی لایا گیا تر لڑم لڑم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس دہرے اور ہاتھوں کی تری کو جویرہ اللہ، بازوؤں اور سر پر لا اور فرمایا کلثوم! یہ اہل کھانے سے حضور ہے صے آگ بلکہ دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں ترمذیوں کی اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۹۱۸ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّرِيَّةِ أَبُو الْهَزْلِيلِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِيَّ بْنَ اللَّهِ يُعَاكِشُ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بِوَمُوءَةٍ مِنْ عَبْدِيَّابَ لِنَصْدَاقَاتِ أُمِّ الْوَالِدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدْيَنَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ نَعَمْ أَحَدًا يَبِيدِي فَأَنْطَلِقُ إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأَتَيْتُهَا بِجَعْفَنَةِ لَبَنِيَّةٍ التَّرْبِيدِ وَالْوَدُورِ فَاقْبَلْنَا كُلُّ مَنْهَا وَخَبَطْتُ يَبِيدِي فِي تَوَاجِيهِهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ يَبِيدِي الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى نَعَمْ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ طَعَامَهُ وَاحِدٌ نَعَمْ أَتَيْتُنَا بِطَبِيخٍ فِيهِ الْوَأْنُ الشَّمْرُ أَوْ الرَّطْبُ تَسَلَّمَ عَبْدِيَّابُ اللَّهُ فَجَعَلَتْ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّبِيحِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ تَشْتَدُ فَإِنَّ عَمِيرَ لَوْنٍ وَاحِدٌ نَعَمْ أَتَيْتُنَا بِمَاءٍ فَعَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَسَحَّرَ بِيَدَيْهِ كَفِيهِ وَجَهْدًا وَذَرَعِيهِ وَسَامِهِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هَذَا أَوْضُوءٌ وَمَا غَيَّرْتَ التَّاءُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ الْإِمَامِينَ حَدِيثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ .

۱۹۱۹ . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَوَّاسٍ وَكَانَ رَوَاهُ هِشَامُ التَّمِيمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعَمَلِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَلَّ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقْبَلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّ سَبِيءًا فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقْبَلْ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَيَهْدِيَنَا الْإِسْتِثْنَاءُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا مِمَّا فِي سِنِّيهِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَجَاءُ أَغْرَابًا فَأَكَلُهُ يَلْمَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتَ كُنُوسَتِي لَكُمَا كَرِهْنَا أَحَدَيْتِي حَسَنٌ صَاحِبٌ.

باب ۳۳ ماجاء في كراهية البيوت و
في زيارة ربيع عمير

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ بِتَابِعُوتِ بْنِ أَلْوَيْدِ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي دُرَيْبٍ عَنِ الْمُتَّقِي عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَتَّاسٌ كَحَتَّاسِ فَاحْتَارُ رُوَاهُ عَلَى النَّفْسِ مَنْ بَاتَ فِي بَيْتِهِ رَيْعَ عَمِيرٍ فَأَصَابَهُ نَتْنٌ فَلَا يَدْفَعُ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا أَحَدِيثٌ عَرَبِيٌّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ كُتِبَ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ تَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ دَفِنِي بَيْدَ وَرَيْعَ عَمِيرٍ فَأَصَابَهُ نَتْنٌ فَلَا يَكُونُ مِنَ الْأَنْفُسَةِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ لَا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

ترجمہ اللہ علیہ وسلم۔ اگر شروع میں بھول جائے تو کہے "بسم اللہ فی اولہ و آخرہ" اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا۔ اس نے دو قلوں میں سارا کھانا کھا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تمہیں کافی ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح

۴

چکنے ہاتھ دہونے بغیر سونا مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بہت حساس ہے۔ پس اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو جو آدمی اس حالت میں سرے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو پھیرا سے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کو طاعت کرے یہ حدیث اسی طریق سے فریب ہے۔ بواسطہ سہیل بن ابی صالح اس کے والد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سوجائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو طاعت کرے۔ یہ حدیث حسن فریب ہے۔ ہم اسے حدیث اعمش سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۵

ابواب طعمہ منختم ہوئے

أَخْرَجَ ابْوَابَ الْأَطْعِمَةِ

گیا اسے ابو عبدالرحمن ابن خضال کیا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو چیزیں اس کی ایک نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عبدالرحمن عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

ہرنشہ آور چیز حرام ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے نیزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ پینے کی ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہرنشہ آور چیز حرام ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن مسعود، البراء بن ربیع، انس عمری، ولیم، میمونہ، عائشہ، ابن عباس، قیس بن سعد، نعمان بن بشیر، معاذ بن عبد اللہ بن منبٹ، ام سلمہ، بربدہ، ابو ہریرہ، دائل بن جرج اور قرہ زئی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ البراء بن مسعود اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں متعدد افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، البراء بن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ البراء بن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

قِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَا هَذَا الْمُخْبَالُ قَالَ هَذَا مِنْ صِبَايَا أَهْلِ النَّبَا هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَرِيٌّ نَحْوُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۴ ماجاء كل مسكر حرام

۱۹۲۴. حَدَّثَنَا إِسْحَانُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ تَنَا مَعْنُ تَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَفَهُوَ حَرَامٌ.

۱۹۲۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ مُوسَى وَالْأَشْجَعِيِّ وَالْعَصْرِيِّ وَدَيْلَمٍ وَمُهَيَّبٍ وَعَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَقَيْسَ بْنِ سَعْدٍ وَالثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَدَائِلَ بْنَ حُجْرٍ وَفَرَةَ الْمَدَنِيَّ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَرِيٌّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكَوَلَاهُمَا صَحِيحٌ وَدَوِيُّ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۴ ماجاء ما اسكر كيث لا تقبله حرام

جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا زیادہ پینا نشہ
لائے اس کا حضور پینا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت
سعد عائشہ، عبد اللہ بن عمرو، ابن عمر، اور خوات
بن جبر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت
سے قریب ہے۔

❖ ❖

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز
حرام ہے۔ جس سے ایک فرقہ تین ساع کا پیمانہ نشہ
لائے۔ اس سے ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔ ایک
طاووس نے "حصرہ" کا لفظ کہا۔ (مطلب ایک ہے) یہ
حدیث حسن ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابو
عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی
روایت کی نقل کی۔
ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم
ہے۔ عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

❖ ❖

سبز گھرنے کی بندی

حضرت ملازم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز
گھرنے کی بندی سے منع فرمایا آپ نے فرمایا ہاں۔ ملازم نے کہا
اللہ کی قسم میں نے ابن عمر سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں ابن ابی
ارنی، ابو سعید، سعید، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ جَحْفَرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ بَكْرَيْنِ أَبِي الْعُرَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَسْكُرُ كَثِيرًا فَكَلْبِدُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
سَعْدِ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّانِ
بْنِ جَبْرِ هَذَا أَحَدُ بَشَائِطِ حَسَنِ عَرِيبٍ مِنْ حَدِيثِ
جَابِرٍ۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى
بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنَ هِشَامٍ بْنَ حَتَّانٍ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ
مَيْمُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ
هَمْدَانِيٌّ بَنَ مَيْمُونِ الْمَعْلَفِيِّ وَاحِدًا عَنْ أَبِي عَتَمَةَ
الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ مَا أَسْكُرُ الْفَرَسَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يَكْفِيَ مِنْهُ حَرَامٌ
قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيثِهِمُ الْحَسْوَةَ مِنْهُ حَرَامٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدَّرَ رَوَاهُ كَلْبُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ وَالتَّبَرِيُّ
بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَتَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ تَخَوَّرَ وَرَوَاهُ
هَمْدَانِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ وَأَبُو عَتَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ
عَمْرٌو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عَمْرٌو بْنُ سَالِمٍ۔

باب ۱۳۶۹ ماجاء في بيئيد الجبر

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّادَةَ وَ
يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالََا تَمَّا سَلِمَانَ التَّمِيمِيُّ عَنِ
طَاوُسِ بْنِ أَبِي رَجَلَةَ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْئِيدِ الْجَبْرِ فَتَالَ
نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ أَبِي أَدْوَى وَابْنِ أَبِي سَوَّيْبٍ وَعَائِشَةَ
وَإِبْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا أَحَدُ بَشَائِطِ حَسَنِ صَحِيحٌ

باب ۱۲۵ ماجاء فی کراهیة ان یتبد فی الدباء والتقییر والحتم

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُدَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَادَانَ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا تَخْلَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ أَخْبَرَنَا بِلَخِمْكُمْ وَفَسَدَهُ لَنَا بَلَعْتَنَا قَالَ تَخْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمَةِ وَحَى الْجِرَّةَ وَتَخْلَى عَنِ الدُّبَاءِ وَحَى الْقِرْعَةَ وَتَخْلَى عَنِ التَّقْيِيرِ وَحَى أَصْلَ النَّخْلِ يَنْقُرُ نَقْرًا أَوْ يُسْتَمِرُّ نَحْمًا وَتَخْلَى عَنِ الْمُرْوَاتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَأَمْرَانِ يُتَبَدَّانِ فِي الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ وَسَمُرَةَ وَالنَّسِيبِ وَعَالِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ وَعَاتِبِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْقَعَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۲۵ ماجاء فی الرخصة ان یتبد فی الطرود

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَكُحَيْمُ بْنُ عُيَيْنَانَ قَالَوَانَا أَبُو عَامِرٍ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الطَّرُودِ وَإِنْ ظَرَفًا لِأَجْلِ شَيْئًا وَلَا يَجِزُ مَهْ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَانَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ الْجَدْرِيُّ عَنْ سَفِيَانِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي

کدو کے خول چوبی برتن اور سبز روشنی گھڑے میں تمیز بنانے کی ممانعت

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اپنی زبان میں بتائیے اور ہماری زبان میں اس کا وضاحت کیجیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صتم سے منع فرمایا اور یہ سبز روشنی گھڑا ہوتا ہے۔ کدو سے یعنی کدو کے خول سے منع فرمایا اور تیسرے منع فرمایا اور یہ کھجور کی جڑ جڑتی ہے جس کو اندر سے کھودا جاتا ہے یا کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے ہزنت سے منع فرمایا۔ اور یہ دال کا روشنی برتن ہے اور شیکیزوں میں تمیز بنانے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، البرسید، البرہرہ، عبد الرحمن بن یحییٰ عمرہ اس اعاشہ، عمران بن حصین، عامر بن مراد، حکم غفاری اور سیمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

برتنوں میں تمیز بنانے کی اجازت

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (شراب کے) برتنوں سے روکا کرتا تھا بیٹیک برتن، تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ اور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع

فرمایا تو انصار نے شکایت کی کہ ہمارے پاس اور برحق نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قراب کوئی صبح نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود ابو ہریرہ ابو سعید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مشکیزے میں فیروز بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں فیروز بنایا کرتے تھے۔ اس کا وہ حصہ دھاگے سے باندھ دیا جاتا جہاں سے پانی لینے کے لیے سر راہ ہوتا ہے۔ ہم صبح کے وقت فیروز بناتے اور آپ بوقت شام کو تو خش فرماتے۔ شام کو فیروز بناتے اور آپ بوقت صبح فوش فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن مزید ہے۔ یونس بن سعید کی روایات سے ہم اسے صرت کی طرف سے پہچانتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مذکور ہے۔

جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے خشک گندم سے شراب ہے۔ جو سے شراب ہے۔ بھگورے شراب ہے۔ ہے۔ اگورے شراب ہے۔ اور شہد سے شراب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث مزید ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ گندم سے شراب نہیں۔ اگے یہی حدیث

الْحَبْدَاءُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّلُوفِ فَتَشَكَّتِ الْبَيْرُ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا دَعَاءُ قَالَ قَالُوا لَأَدْرِي أَنْبَابَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا أَحَدِيَّتِي حَسَنٌ وَصَحِيحٌ.

باب ۱۲۵۱ مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي السَّقَاءِ

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثنا عَبْدُ الرَّهْمَنِ التَّمِيمِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَذِبْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءِ يُونُسَ أَعْلَاهُ لَمْ يَزَلْ يَنْبِذُ غَدَاةً وَيَشْرِبُهُ عِشَاءً وَيَنْبِذُ عِشَاءً وَيَشْرِبُهُ غَدَاةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدِيَّتِي حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

باب ۱۲۵۲ مَا جَاءَ فِي الْحَبُوبِ الَّتِي يَتَخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثنا إِسْرَائِيلُ ثنا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ هَذَا جَدِّهِ عَنْ عَائِشَةَ السَّعْدِيَّةِ عَنِ التَّعْمَانِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْخَطِئَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدِيَّتِي غَرِيبٌ.

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَلَدَلِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَأَمَّا أَبُو الْوَيْثَانَ

ذکر ہے۔

♠ ♠
احمد بن منیع نے بواسطہ عبداللہ بن ادریس، البرصان
تیمی اصبی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ گندم سے شراب ہے۔ یہ
ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے صحیح ہے۔ علی بن
موسیٰ کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ابراہیم بن مہاجر
ترسی نہیں تھے۔

حضرت البرہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب
ان دو درختوں سے ہے۔ یعنی کھجور اور انگور
سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

البرکثیر صحیحی، مغبری ہیں۔ ان کا نام یزید بن عبدالرحمن
بن غنیدہ ہے۔

♠ ♠

پکی پکی کھجور ملانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور پکی
کھجوریں ملا کر بیض بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔

حضرت البرسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور پکی کھجوریں ملانے
نیز اور کھجور ملانے سے منع فرمایا نیز سبز رضی
گھر سے میں بیض بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب
میں حضرت انس، جابر، البرقادہ، ابن عباس
ام سلمہ اور معبد بن کعب (براسطہ والدہ) رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

التَّبِيحُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
قَالَ إِنَّ مِنَ الْجَنْطَةِ حَمْدًا فَإِنَّ هَذَا الْحَدِيثُ
۱۹۳۵ - أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَدْرِيسٍ عَنْ أَبِي حَسَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ بَنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مِنَ الْجَنْطَةِ
عَصْرًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَكُنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ بِالْقَوِيِّ .

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ الْمَسَارِكِ تَنَا الْأَدْرَائِيَّ وَعِكْرِمَةَ بْنَ عَمَّارٍ قَالَ
تَنَا أَبُو كَثِيرٍ الشَّحْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ يَرَى بَعْرًا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ
هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْفَخْلَةَ وَالْعَبْثَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ أَبُو كَثِيرٍ الشَّحْبِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ اسْمُهُ
يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ غَفَلَةَ .

باب ۱۵ ما جاء في خليط البسرو التمر

۱۹۳۷ - حَدَّثَنَا أَتَيْبَةُ تَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَدَّ الْبُسْرُ
وَالرُّطْبُ جَبِيحًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

۱۹۳۸ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ تَنَا جَابِرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالْتَمْرَانِ يُخْلَطُ
بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الرَّيْبِ وَالتَّمْرَانِ يُخْلَطُ بَيْنَهُمَا
وَنَهَى عَنِ الْجِدَارِ أَنْ يُبَدَّ فِيهَا وَفِي النَّبَابِ عَنْ أَبِي
جَابِرٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَ
مُعَبَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أُمِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ .

باب ۱۱۵۵ ماجاء فی کراهیة الشرب فی انیة الذهب والفضة

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَاوَلْنَا مِنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لُبَيْبٍ يُحْتَرِمُ أَنَّ حَدِيثًا مَسْنُوعًا قَاتَاةَ الْإِنْسَانِ يَأْتِي مِنْ فِضَّةٍ قَدْ مَاءَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ لُبَيْبٍ كُنْتُ قَدْ هَدَيْتُهُ فَإِنَّ ابْنَ لُبَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ التَّحْرِيمُ وَاللَّذِي بَابِهِ وَقَالَ هِيَ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا أَوْ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

باب ۱۱۵۶ ماجاء فی النهی عن الشرب قائمًا

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَاوَلْنَا مِنْ أَبِي عَبْدِ عَنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَحِيلَ الْأَكْلُ قَالَ ذَلِكَ أَشَدُّ هَذَا أَحَدٌ يَثْبُتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَنَاوَلْنَا مِنْ الْحَارِثِ عَنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَدِّي عَنِ الْحَارِثِ وَبْنِ الْعَلِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ هَذَا أَحَدٌ يَثْبُتُ حَسَنٌ عَرِيضٌ وَهَذَا رُوِيَ عَنِ أَحَدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْحَارِثِ وَبْنِ الْعَلِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْحَارِثِ وَبْنِ الْعَلِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ النَّارَ وَالْحَارِثُ وَهُوَ ابْنُ الْعَلِيِّ يُعَالِ ابْنُ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر نے پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو منع کیا تھا لیکن اس نے نہ مانا (علاء بن ابی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور سردیوں میں پانی پینے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ ان (دکان) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں اس باب میں حضرت ام سلمہ، ابراہام اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا پوچھا کیا کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا یہ تو اس سے زیادہ سخت ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت البرصی، ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کریں۔ یہ حدیث حسن ضعیف ہے۔ اسی طرح کئی حضرات نے یہ حدیث براہِ مسلمین قنادہ، البرصی اور جابر دو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ براہِ مسلمین قنادہ، یزید بن عبد اللہ بن شحیر، البرصی اور جابر دو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شہد ہے۔ جابر بن عبد اللہ کو ابن العلاء کہا جاتا ہے۔ ابن مسعود صحیح نام

ہے۔

کھڑے ہو کر پینے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
 فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
 چلتے پھرتے کھاتے اور کھڑے ہو کر پیتے تھے۔
 یہ حدیث حسن صحیح عبید اللہ بن عمر کی روایت
 سے غریب ہے۔ عمران بن حصیر نے یہ حدیث
 بواسطہ ابو ہریرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 روایت کی۔

ابو ہریرہ کا نام یزید بن عمار ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔
 اس باب میں حضرت علی، سعد، عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ
 رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن
 صحیح ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد، دادا سے روایت
 کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح)
 پیئے دیکھا ہے۔

ف۔ زمزم کا پانی اور زمزم کا پاجا ہر پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ اس کے علاوہ کھڑے ہو کر پینے سے ممانعت ہے۔ البتہ
 کوئی معقول مدرستی ہے (ترجم)

برتن میں سانس لینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی
 نوش فرماتے وقت تین سانس لیتے
 اور فرماتے کہ یہ زیادہ خوشگوار

الغلاء والصحیح بنحو المعلق۔

باب ۱۵۵ ماجاء فی الترخصة فی الشرب قائما

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّائِبِ سَلَمَةُ بْنُ جُبَادَةَ
 ابْنِ سَلَمَةَ الْكَلْبِيُّ تَمَّ حَضْرَتُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ
 اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا نَكُلُّ
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّ
 نَشْرِبُ وَنَشْرَبُ وَكُنَّ قِيَامًا هَذَا أَحَدِيثًا حَسَنًا
 صَحِيحًا عَرَبِيًّا مِنْ حَدِيثِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَرَوَى عُمَرَانُ بْنُ حَدَّادٍ هَذَا
 الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الْبَرَاءِ

اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَطَارٍ۔
 ۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَمَّ أَحْمَدُ بْنُ
 عَاصِمٍ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ بْنُ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمٍ
 وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِيَّ وَسَعِيدٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ
 بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَمَّ أَحْمَدُ بْنُ
 حُسَيْنٍ الْمَعْلَمِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
 حَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَشْرِبُ قَائِمًا قَائِمًا هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۵۶ ماجاء فی التنفس فی الإناء

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا
 سَمِعْنَا عَبْدَ الْوَارِثِ بْنَ سَعِيدٍ عَنِ أَبِي عَصَابٍ عَنِ
 النَّسِّ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ كَلَاثًا وَيَتَنَوَّلُ هُوَ امْرَأً وَأَوْرَى

اور یہ اب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن بن سنان
مقام و صحابی بواسطہ ابو عصام حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۹۳۶۔ حدیثنا بئنا عبد الرحمن بن عذرو
بئنا عذراً بن ثابت بن ثابت الأضہاری عن ثمامة بن أنس
عن أنس ابن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يتنفس في الإناء ثلثاً

۱۹۳۷۔ حدیثنا ابو کریب ثنا وکریب عن یزید بن
سنان الجذری عن ابی بعلط عن ابی رباح عن ابی
عین ابن عتّاب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تشربوا واحداً الا شرب البعير ولكن اشربوا
مثلي وثلاث وسئلو اذا انتم شربتم واحداً
اذا انتم رفعتم هذا احديث عریب ویزید بن
سنان الجذری هو ابو عذرة وکریب الجذری

۱۹۳۸۔ حدیثنا علی بن حشر مرثا عیسیٰ ابن
یونس عن ریشد بن بن کریب عن ابیہ عن ابن
عتّاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب
یتنفس مرّتين هذا حدیث حسن عریب کاغیرہ
الا من حدیث ریشد بن بن کریب قال وسالت
عبد الله بن عبد الرحمن عن ریشد بن بن کریب
قلت هو اقوى أم محمد بن کریب قال ما اقر بهما
وریشد بن بن کریب أزجهمما عندی وسالت
محمد بن اسماعیل عن هذا فقال محمد بن کریب
أزجهم ریشد بن بن کریب والقول عندی
قال أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن ریشد بن
بن کریب أزجهم وأكبر وقد أدرك ابن عتّاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت دو بار سانس لیا کرتے تھے
یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صورت ریشد بن کریب کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن عذرو
سے پوچھا کہ ریشد بن کریب زیادہ تری ہیں یا محمد بن کریب ہاتھوں
نے فرمایا کہ بات نے میں غریب کیا۔ میرے نزدیک ریشد بن
کریب ارجح ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس کے متعلق
پوچھا تو انہوں نے فرمایا محمد بن کریب ریشد بن کریب کی
بجائے ارجح ہیں۔ میری (امام ترمذی کی رائے) ابو محمد اللہ
بن عبد الرحمن کی رائے کے مطابق ہے کہ ریشد بن کریب
ارجح اور اکبر ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما کو پایا اور انکی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور

باب ۱۲۵۶ ما ذکر فی الشرب بنفسین

دونوں کے پاس مکر روایات ہیں۔

پانی میں پھونکا منع ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تشکا وغیرہ دیکھوں فرمایا اسے گما دو۔ اس نے کہا میں ایک سانس میں برباب نہیں ہوتا فرمایا پیالہ اپنے منہ سے دور کر دو (ادرسانس کے بھیر پیر)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن البرقاعہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مشکیئرہ (وغیرہ) اوزدھا کر کے پانی پینا منع ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

مشکیئرہ (وغیرہ) اوزدھا کر کے (منہ لگا کر) پانی پینے سے منع کیا گیا ہے اس باب میں حضرت جابر ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم

۱۳۶۰ وَهَذَا اخْتِطَابٌ وَعِنْدَهُ هُنَا مَا كَثُرَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ التَّفْنِخِ فِي

الشَّرَابِ

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ تَنَا عَلِيَّ بْنَ
مُسَّابَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّسْرِ عَنْ أَيُّوبَ وَهَوَّابِ بْنِ حَبِيبٍ
سَمِعَهُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّفْنِخِ فِي الشَّرَابِ
قَالَ لَوْ أَنَّ الْفَتَاءَ أَرَاهُمُ الْإِنَاءَ فَقَالَ أَهْرَاقُوا قَالُوا
فَأَيُّ لَأَرْزَى مِنْ نَفْسٍ وَأَجِدُ قَالَ فَأَيُّنَ الْقَدَحِ
قَالَ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۹۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ
الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ
يَتَفَنِّخَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ التَّنْفِيسِ فِي الْإِنَاءِ

۱۹۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ تَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ تَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبْتَ
أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِطَابِ

الْأَسْقِيَةِ

۱۹۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا سَفِيَّانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِرِوَايَةٍ
أَنَّ نِعْمَانَ عَنِ اخْتِطَابِ الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ

وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبْنُ هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدَيْتُ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

سبھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے۔

مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت

حضرت علی بن عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک ٹکڑے جوڑے شیکڑے کے پاس کھڑے ہوئے اور اسے ٹھیکھا کر کے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔ ان باب میں حضرت اسمعیل رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ عبد اللہ بن عمر (مروزی) کی حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہیں کسی سے سماع حاصل ہے یا نہیں؟

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ مَوْسَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى قَرِيبَةٍ مَعْلَقَةٍ فَخَنَّثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا وَفِي النَّبَابِ عَنْ أَبِي سَلِيمٍ هَذَا أَحَدَيْتُ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَضَعْفٌ مِنْ قَبْلِ حِفْظٍ وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ عَيْسَى أَمْ لَا.

حضرت عبد الرحمن بن ابی عمرہ اپنی وادی کیشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک ٹکڑے جوڑے شیکڑے سے منہ لگا کر کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا۔ (اس کے بعد) میں نے اظہار کیشہ کا وہ حصہ (تیر گاڑ رکھنے کے لیے) کاٹ لیا یہ حدیث حسن صحیح نزدیک ہے۔ یزید بن یزید عبد الرحمن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان سے پہلے فوت ہوئے۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ كَيْشَةَ قَالَ تَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قَرِيبَةٍ مَعْلَقَةٍ فَإِنَّا قَعَمْتُ إِلَى فِيهَا فَعَقَمْتُ هَذَا أَحَدَيْتُ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَعَرِيكَ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ أَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا.

پیشین میں دائیں طرف والے زیادہ مقدار میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو دوہ لایا گیا۔ جس میں پانی ملا گیا تھا آپ کی داہنی جانب ایک امرا لیا تھا اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے نوش فرما کر (پینچ) امرا لیا کر دیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں (زیادہ متن میں) اس باب میں حضرت ابن عباس، سہیل بن سعد، ابن عمر اور عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنِينَ أَحَقُّ بِالشَّرْبِ

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ تَنَا مَعْنٌ تَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَتَنَا قَتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَيْلٍ فَدَنَا بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ وَفِي النَّبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ لَيْسٍ هَذَا أَحَدَيْتُ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ.

پلانے والا آخر میں پیئے

حضرت البرقلاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی ادری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام پانیوں میں حبیب اور تحبیب یعنی زیادہ پسند تھا۔ کئی افراد نے ابن عبید سے اس کی طرف سے روایت کیا۔ سعوز زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہ ہے جو زہری نے مرسلانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں)

حضرت زہری سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ نسا پانی بہتر ہے؟ فرمایا تمنا اور تحبیب۔ عبدالرزاق نے بواسطہ سعوز زہری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح اس روایت کیا ہے ابن عبید کہ روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ماجاء أن ساقى القوم آخرهم شرباً

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ رِبَاعٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقَى الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرْبًا وَفِي النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَدْرِئٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

باب ماجاء أى الشراب كان أحببلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَدْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَلْوُ الْبَارِدُ هَكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ رِبَاعٍ عَنِ ابْنِ عَبِيدَةَ مِثْلَ هَذَا عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَدْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا.

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَيْلَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَحَى الشَّرَابِ أَطْيَبُ قَالَ الْهَلْوُ الْبَارِدُ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبِيدَةَ.

شَائِلِ تَرْمِذِي

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
تمام ترمذیوں پر رضی اللہ عنہم کے لیے ہیں اور اس کے بڑے بڑے بندوں
پر سلام ہو۔ استاذ حافظ ابو علی محمد بن علی ابن مسعود ترمذی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کے بیان میں
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے ایک
درمیانہ قد لمبائی کی طرف مائل تھے اور آپ نہ تو بہت سفید تھے
اور نہ ہی زیادہ گندم گولوں آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھٹلے پائے
تھے اور نہ بالکل سفیدے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال تک
میں اعلان نبوت کا حکم دیا اور اس کے بعد آپ دس سال کو کریم اور
سال (ہجری) مدینہ طیبہ میں رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا
اور اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بال بھی سفید نہ
تھے۔ ف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ
آپ کا قدم مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔
آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھٹلے پائے تھے اور نہ ہی بالکل
سفیدے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب جیتے تو قدرے آگے کی طرف
حضرت ابوصالحی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
بیرا بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے اور آپ کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ
قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ
يَعْقُبَ بْنِ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَيْسًا بِالطَّوِيلِ النَّبَاتَيْنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَيْمَنِ
الْأَمْعَقِ وَلَا بِالْأَدْمِ وَلَا بِالْحَدِيدِ الْقَطِطِ وَلَا
بِالنَّبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ
سَنَةً حَتَّى قَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ
عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ
بِئْتَيْنِ سَنَةٍ وَكَيْسٍ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ
عَشْرَ ذُنُ شَعْرَةٍ بَيْضَاءَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَبْعَةً وَكَيْسٍ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ
الْجَسْمِ وَكَانَ شَعْرُهُ كَيْسٍ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ
أَسْبَمَ اللَّوْنُ إِذَا مَشَى يَتَكَلَّمُ.

عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْمُوجًا بَعِيدًا

ف۔ زیادہ سفید رنگ میں نہ ہو اور زیادہ گندم گولوں پر سیاہی ہو، خوبصورت نہیں ہے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جیٹے جسم،
مہربانوں کے سناٹوں تک آپ کے مبارک ترسوں سے جو نالیوں میں ازل کے رواج کے مطابق کرکھوڑا کرتے تھے، اور اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور آپ کے

مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ عَظْمٌ الْجَمَّةُ إِلَى شَحْمَتِهِ
أُذُنُهُ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرٌ أَوْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ
أَحْسَنَ مِنْهُ.

عَنْ الْأَعْرَابِيِّ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَبَةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرًا أَحْسَنَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَأْنِهِ
يَصْرَبُ مِنْ كِبِيَّةٍ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ لَمْ يَكُنْ
بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ شَتَّى
الْقَلْبَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ صَخْرٌ النَّاسِ صَخْرٌ
أَنْكَرَ إِذْ يَسْ طَوِيلُ الْمَسْرَمَةِ إِذَا مَشَى تَكْفًا
تَكْفًا كَأَنَّهَا تَحْطُّ مِنْ صَيْبٍ لَوْ أَرَقَبَلَهُ
وَلَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا
وَصَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالطَّوِيلِ الْمَمْقُطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمَمْتَدِّدِ وَكَانَ
رُجْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطُّطِ وَلَا
بِالنَّبِيطِ كَانَ جَعْدًا رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمَطْهَمِ
وَلَا بِالْمُكَلَّتَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضٌ
مُسْرَبٌ أَدْنَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَبِيلُ
الْبُشَائِشِ وَالْكَبْدَةُ أَجْرَدُ دُورٌ مَسْرَبَةٌ شَتَّى
الْقَلْبَيْنِ الْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّمَ كَأَنَّهُ يَحْطُّ
فِي صَبِيلٍ وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعَابِينَ
كُخْفِيهِ خَانَهُ النَّبِيُّ وَهُوَ خَانَةُ النَّبِيِّينَ
أَجْرَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَهْدَبُ النَّاسِ
لَهْجَةً وَالْيَنْهَعُ عَرَبِيَّةً وَالْكَرْمَهُ عَشِيرَةً

اور صحیح میں ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے کسی کو ایسا نہیں دیکھا ہے

دو فوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کندھا تھا
آپ کے بال گئے اور کانوں تک پہنچتے تھے آپ پر سرخ (دھاری دار
چادر تھی) میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت ابراہن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) سرخ جوشے
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا
آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ تو
چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قدم مبارک زیادہ لمبا تھا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد
تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں، گوشت سے پڑتے ہر مبارک
اور کندھوں کے جوڑ مبارکی اور مضبوط تھے اور سینہ مبارک سے
تات مبارک تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ جب
آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکاؤ ہوتا گویا ہنڈی سے انٹیشن

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوتے محمد بن ابراہیم رضی اللہ
عناہم اذہن تے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد
کے بلکہ میانہ قدر تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ لمبے
تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔

آپ کا جسم گوشت سے پر نہیں تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول
نہیں تھا بلکہ چہرہ مبارک میں کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ
سرمئی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرگین اور بلیک تھی اور
لمبی عینیں جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوطی عام بدن
بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے تات تک بالوں کی ایک
باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور زدم پڑ گوشت تھے
جب آپ چلتے تو زرد سے پاؤں اٹھاتے گویا ہنڈی سے
اترے رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے
آپ کے کندھوں کے درمیان ہر نبوت تھی اور آپ آخری

مَنْ رَأَى كَبَلًا يُدْرَسُهَا يَدْرَسُهَا وَمَنْ خَالَطَهَا مَفْرَقَةً
 أَحْبَبَهُ يَقُولُ نَاعِدُهُ لَمَّا رَأَى كَبَلَهُ وَلَا يَبْعُدُهُ
 مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ سَأَلْتُ خَالِيَّ هَنْدَةَ بِنْتُ أَبِي هَالَكَةَ وَكَانَ
 وَصَافًا عَنْ جَلِيلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَنَا اسْتَهْمِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا
 اتَّخَلَّقَ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَجْهًا مَهْمًا تَلَاكُؤُ وَوَجْهَهُ تَلَاكُؤُ
 الْقَمِي لَيْكَةَ الْبَدْيَا أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرَ
 مِنَ الْمَشْدَبِ عَظِيمِ الْهَامَةِ رَجُلِ الشَّعْبِ
 إِنْ انْفَرَّتْ عَاقِبَتُهُ فَرَقَ وَالْإِفْلَاحُ وَإِذَا
 شَعْرُهُ شَحْمَةٌ أَوْ شَيْبًا إِذَا هُوَ وَفَرَةٌ أَوْ زَهْرُ
 الثَّوْنِ وَأَسِمَ الْجَبِينِ أَنْ تَجِبَ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ
 مِنْ عَذِيرٍ قَرْنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدْرَسُهُ الْغَضَبُ
 أَتَى الْبُرْتَنِيْنَ لَهُ ثَوْبٌ بَعْلُوهُ يَحْسِبُهُ مَنْ
 لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشْرَمَ كَثَ الْبَلْحِيَّةِ سَهْلُ الْغَدَبِيِّ
 ضَلِيلُ الْقَوْمِ مَعْدَجُ الْأَسْتَانِ دَقِيقُ الْمَسْرِيَّةِ
 كَانَتْ عَنَقُهُ جَيِّدٌ مِيَّةٌ فِي صَعَاءِ الْقَوْمَةِ
 مُعْتَدِلُ الْحَلِيقِ بَادٍ مَتَمَّاسِكُ سَوَاءِ
 الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَيْرِيضُ الصَّدْرِ بِعَيْدَةٍ مَا
 بَيْنَ مَنِيكَيْيْنِ صَخْرُ الْكَسَاؤِ لَيْسَ الْفَرَارِيُّ الْفَجِيرُ
 مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبْتِ وَالشَّرَةِ يَشْعُرُ يَجْرِي
 كَالْحُظِّ عَادِي التَّدَايِيْنِ وَالْبَطْنِ وَمَتَا سَوَى
 ذَلِكَ اشْعَرُ الذَّرَاعِيْنِ وَالْمَنِيكَيْيْنِ وَآعَالِي
 الصَّدْرِ طَوِيلُ الرَّفْعَيْنِ رَجَبُ الرَّاحَةِ
 شَتْنُ الْكُفْيَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ شَائِلُ الْأَطْرَافِ
 أَوْ كَالِ سَائِلِ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ الرَّحْمَتَيْنِ
 مَسِيخُ الْقَدَمَيْنِ يَلْبَسُوهُمَا الْمَاءُ إِذَا رَأَى

نہی ہے۔ آپ دل کے ٹرے سے کئی زبان کے نہایت بچہ نہایت نرم
 طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو کلمہ دیکھتا اس پر
 میلیت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے پرکھتا، محبت کرتا
 حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
 ماموں جناب ابی ہند سے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیال مبارک سے
 زیادہ واقف تھے، آپ کے عیال مبارک کے بارے میں سوال کیا پھر
 میری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھے سے
 بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں نے ہند بن اہم
 نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان، سحر تھے آپ
 چیزہ التوجہ جو دوسری رات کے چاند کی طرح چلتا تھا۔ آپ سینہ
 قدر آدمی سے قدر سے لمبے اور زیادہ دراز قدر سے قدر سے پست
 تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بان مبارک قدر سے لمبے کھلے
 ہوئے تھے۔ اگر سر کی مانگ خود بخود نکلتی تو روتے دیتے اور
 نہیں روتی خود نہ نکلتے، جب آپ بالوں کو چھوتے تو کانوں
 کی لوسے تھوڑا کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی
 والے تھے اور مبارک حم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔
 ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو شے کے وقت سرخ ہو
 جاتی۔ آپ کا ناک مبارک بلند یا نالی نہایت خوبصورت اور
 روشن تھا غور سے مدیکھنے والا آپ کو ہند میں خیالی کرتا سب
 کی داڑھی مبارک گھنی اور سار مبارک نرم اور جھوڑے تھے وہیں
 مبارک کشادہ تھا اور دونوں میں بھی فراخی تھی، ایسے
 اور ناک کے درمیان بالوں کی باجک تھی، آپ کی گردن گوگرد
 سورت کی گردن تھی اور چاند کی طرح صاف تھی۔ آپ کے لہذا
 مبارک پر گزشت اور کے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ بڑا
 نفا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان
 ناسط تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا ہونے
 والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے نالی تک بالوں نے ایک
 باریک مٹل بنا ہوا تھا۔ اس گیر کے سوا دونوں چھتیاں اور
 پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلاٹوں، کندھوں اور سینہ

زَالَ قَلْعًا يَحْضُو أَكْفَدْنَا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيْعَ
الشَّمْسَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ
وَإِذَا التَّقَتِ التَّقَتِ جَمِيعًا خَافِضَ الظَّرْفَيْنِ
نَظْرُهُ إِلَى الْأَسْأِضِ الْكُثْرُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ
جَلَّ نَظْرُهُ الْمَلَا حَظْمَةً يُسَوِّقُ أَصْحَابَهُ
يُبْدَأُ مِنْ لَيْقَى بِالسَّلَامِ.

عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلْبِيحَ الْقَمْرِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مِنْهُوسٍ
الْعَقَبِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَهْجِيًا بَا وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ سَمْرَاءُ
فَجَعَلَتْ أَنْظُرَ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمْرِ فَكَلَّمُو عِنْدِي
أَجْسُنَ مِنَ الْقَمْرِ.

عَنْ أَبِي اسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ يَا أَبَا بَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَ الشَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمْرِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صَيِّغَةٌ مِنْ فِصْمَةِ رَجُلٍ الْقَهْطِيِّ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَالَ عُرْضَ عَلِيِّ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مَرَّ سَلَى عَلَيْهِ
السَّلَامَ صَرْمًا بَيْنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ
شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عَلِيًّا بْنِ مَرْبِيحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبْعًا عَمْرُوَةَ بْنِ

کے بالوں سے پر قدر سے بال لئے کلاں اور زہریلے نوحہ تھا ہتھیلیاں اترتے پر
گزرتے تھے۔ انھوں نے ہر باؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لپی تھیں۔ باؤں کے کوسے
قد سے گہرے تھے دم جو اور اعلان پر اپنی نہیں مہترتا تھا جب پہلے تورت سے
پہلے۔ جھک کر باؤں اٹھاتے اور وہ پائوں کشاہ قدم پہلے۔ جب پہلے تورت
مسلم ہوا اگر کوئی نبی سے اترے ہے پس جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح سوج
ہو کر دیکھتے۔ آپ بھی کٹاہ والے تھے اور آسمان کے پہلے زمین کی طرف زیادہ
ساک بن عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
عابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کادہن مبارک کشاہ و آخٹھیں فراخ اور
سرخ مائل اور ایڑیاں مبارک دہلی پستلی
تھیں۔

حضرت عابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دموس رات
میں دھاری دار سرخ بینی جوڑا پیٹے ہوئے دیکھا میں دیکھی آپ کی
طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص
نے حضرت ابراہم بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا چہرہ مبارک تھواری طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی
طرح تھا۔ یعنی چہرہ مبارک لسان نہیں تھا بلکہ قدر سے گول تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاند کی ڈہلی گئی ہو اور
آپ کے بال کسی قدر سیدھے گنگریاے تھے۔

عابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبار گرام دکھلائے
گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ
دو سیاہ قد قبیلہ شبنوہ کے مردوں سے معلوم ہوتے
تھے۔ اور میں نے حضرت علی بن مرجم علیہما السلام کو دیکھا تو
میرے دیکھتے ہوئے انہوں میں سے زیادہ مشابہ

مترجم: آپ کا زیادہ تر دیکھا آؤنگے کے کوسے سے جتنا عوام کو کھینکے اور زیادہ تر دیکھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو پہلے سے مبارک۔

عزیز بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب ابی ابراہیم رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے۔ اور میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو میں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت

عزیز رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے۔ حضرت سعید جریجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوازیں پر درود کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو۔ میں (سعید جریجی) نے کہا میرے حضور کی صفت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشارہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

مہر نبوت

حضرت جعد بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن زیاد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن زیاد رضی اللہ عنہ) کو میری ملا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اے میرا بھائی! میرا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا پچا ہوا پانی پی پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پچھے کھڑے ہو کر نہایت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ قرود مسہر کی گھنٹی کی طرح تھی۔

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدود

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأْيْتِ بِهِ شَبَهَا صَاحِبِكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ الْكِرَامَةَ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأْيْتِ بِهِ شَبَهَا وَحِجَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْجَرِيجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّيْهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلَيَّ وَجْهَ الْأَرَجِ أَحَدٌ رَأَى غَيْرِي قُلْتُ صِفَةُ لِي قَالَ وَكَانَ أَبْيَضَ مِلْصًا مَقْصِدًا. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ النَّبِيِّينَ إِذَا تَكَلَّمَ مَرَّ عَلَى الثُّرْبِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبَوَةِ

عَنْ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ذَهَبَتْ لِي خَالِكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُسْحَى وَجِعٌ فَسَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَتَشَرَّبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَرَمْتُمْ خَلْفَ ظَهْرِي فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي غَابَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زَيْتِ الْحَجَلَةِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدًا حَمْرًا مِثْلَ بَيْضِ خَيْرِ

الْحَمَامَةِ.

دعویٰ۔

حضرت ماسم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم اپنی داری حضرت ریشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت بیشر بن خرازمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور سارا کلام میں حضور کے آئے تہنّب تھی اگر چہ تویق کے دونوں کندھوں کے درمیان نہ نبوت کو بوسہ دے نہ قرآن آپ نے سعد بن مساذ کے پاس میں فرمایا میں دن ان کا انتقال ہوا ان حضرت سعد کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرض فرماتا میں آگیا خوشی سے مجھ کو انحضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے تھے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان نہ نبوت تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زبیر! میرے قریب جو اور میری پشت پر ہاتھ بھر میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ بھیرا تو میری انگلیاں نہ نبوت پر جا لگیں میں اور عمرو بن اخطب کے شاگرد نے پوچھا نہ نبوت کیا ہے تو فرمایا کیا کھڑے ہوتے۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان ناسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا دسترخوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا سلمان! یہ کیسے ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اٹھالو ہم صدقہ نہیں کھا کرتے۔ داری کہتے ہیں آپ نے حضرت سلمان ناسی رضی اللہ عنہ نے) خزان اٹھالو دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ

عَنْ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدِّهِ سَمِيئَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءُ لَأَقْبَلْتُ الْخَاطِمَةَ أَلِدِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قَرِيبِهِ لَلَعَلَّتْ يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ أَهْتَرْنَا عَنْ مَشْرِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَيْبِي بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَيْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْخَبِيئَةَ بَطَلِبِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ التَّمَوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَبِيرٍ أَذِنَ لِي قَامِسِحٌ ظَلَمْتُ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَرَفَعَتْ أَصَابِعِي عَلَى الْخَاطِمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاطِمُ قَالَ خَاتَمُ مُجْتَمِعَاتٍ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي بَرِيدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ الْأَفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ يَمَارُشَةً عَلَيْهَا رَطْبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هَذَا فَقَالَ مَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ فَتَنَاوَلْنَا رَفَعْنَا فَمَا لَأَنَا كُلُّ الصَّدَقَةِ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ النَّدَى بِمِثْلِهِمْ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بئس پناہ میں پیش کریں تو آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے لیے تفسیر ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا تم جہاد امین کا پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر ہمت کو کرکھیا اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درمہوں سے اس شرط پر خرید لیا کہ آپ ان کے لیے ا یہودیوں کے لیے کھجور کے درخت لائیں اور ان کے پھلدار بہرے تک حفاظت کرسٹے رہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے

اصف ایک درخت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درخت ہے جسے تمہاری لاس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کھجور اور خورد گایا تو ان اسی سال حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگائے ہیں، یہی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت کو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر اقبل ہوا گوشت تھا۔

اسی سال

مَا هَذَا يَا سَلْمَانَ فَقَالَ هَدَايَةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ابْسُطُوا أَيْمَنَ تَطَرًا إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامَنَ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَإِذَا شَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْدًا وَكَذَا إِذْ رَهْمَا عَلَى أَنْ يُعْرَسَ لَكُمْ نَجِيلاً فَبِعِمَلِ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبِيهِ حَتَّى تَطْعِمَ فَرَسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحْلَةَ إِلَّا تَخَلَّةً قَاحِدَةً عَمَّ سَهْمًا عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمَلَتْ التَّحْلَةَ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ التَّخَلَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَأَلْتُ هَذَا وَالتَّخَلَّةُ فَقَالَ عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْعَاغَ سَهْمًا فَاتْرَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

عَنْ أَبِي نُضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيهِ حَاتَمِ النَّبَوِيَّةِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِي بِضْعَةٌ نَاشِئَةٌ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَسْتُ هَكَذَا مِنْ خَلْفِهِ فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ فَأَلْفَى النَّبِيَّ دَاءً عَنِ ظَهْرِي فَوَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفِيهِ مِمَّا يَحْتَمِلُ الْجَمْعَ حَوْلَهَا غِيْلَانٌ كَأَنَّهَا أَيْدٍ فَرَجَعْتُ حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهُ فَعَلْتُ عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَلَكِ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَعْفَرَ لَكَ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چار مبارک اپنی پشت سے بٹائی۔ میں نے آپ کے دروزن سناؤں کے درمیان ہر نبوت زنجیں جو مٹھی کی طرح تھی حسین کے گرد لگی ہیں گریگورہ مسیحی ہیں (پستان کاسرا) پھر میں نے ہر نبوت کو برسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے

فرمایا اور تمہی سے صحابہ کرام نے فرمایا (اے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے بخشش کی دعا فرمائی، اپنے فرمایا اب ان اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اپنے خاصوں کو جو مومنوں کے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے میان ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کا ٹوڑا کے نصف تک پہنچتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور ربان میں پردہ ہوتا تھا اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کاندھوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

حضرت یار بن مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میاں قد کے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا اور آپ کے بال مبارک کاندھوں کی ٹوکھ پہنچتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پوچھا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ کے بال مبارک انہ تو زیادہ گھٹکے پائے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کاندھوں کی ٹوکھ پہنچتے تھے۔

حضرت ام ابی بننت ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چاکر گیسو مبارک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کاندھوں کے درمیان تک پہنچتے تھے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَانَ نَعْرًا وَكَفَّرًا
كُفْرًا هَذَا الْأَيَّةَ وَاسْتَعْفَرَ لِدُنْيِكَ وَ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ
أُذُنَيْهِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ
أَغْتَسِلُ أَنْتَا وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لِدُنْيِكَ قُوقُ الْجَمَةِ وَ
دُونَ الْوَقْرَةِ.

عَنِ النَّبَرِ أَبُو بَرٍّ عَزَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا تَمَّ الْفَتَكَيْنِ وَكَانَتْ جُمَّتُهُ
تَصْرِبُ شَحْمَةً أُدُنِيَّهِ.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ
يَكُنْ يَالْبَحْدُ وَلَا يَالْتَبِطُ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ
شَحْمَةَ أُدُنِيَّهِ.

عَنْ أُرَيْهَانِي، بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَيْنًا مَلَكَةً قَدِيمَةً وَلَهُ أَنْزَلَ عَدَا بَرٍّ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ شَعْرَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلَى النِّصْفِ
أُدُنِيَّهِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسُدُّ

ہاں کو لہذا ہنگ ہے چھڑتے تھے کہو کی مگر کہ اپنے سروں کو ہنگ نکالتے تھے جبکہ انہوں نے اپنے ہاں کو ہنگ کے چھڑتے تھے۔
 اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں بال کتاب کے موافقت فرماتے تھے جن میں کوئی مستقل حکم نازل نہ ہو۔ اور بعد میں آپ اپنے سر مبارک کو ہنگ نکالتے تھے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمرقانی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حاضر ہوئی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک کو تین نکالتے تھے اور دوسری میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک اچھوٹا سا رول رکھتے تھے یہاں تک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمارت فرماتے، کنگھی استعمال فرماتے اور جو ہوتا پینے میں دائیں طرف سے شہر ونگ کرنا پسند فرماتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

سفید بال

شعرہ، وکان المشركون يقرضون رؤسهم وسهرو
 وكان أهل الكتاب يسدون رؤسهم وسهرو
 وكان يبيح موافقة أهل الكتاب في ما لم
 يؤمر فيه بشيء، ثم قرأ رسول الله صلى
 الله عليه وسلم رأسمه.

عن أم هانئ رضي الله عنها آيات رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ذاتها أربع
 جاحصن من تقسيم رجليه.

باب ما جازني ترجل رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت
 أترجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وأنا حائض.

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال
 كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر
 دهن رأسه وتسريح لحيته ويكثر الفتيان
 حتى كانت شروب، وثوب زيات.

عن عائشة رضي الله عنها قالت إن
 كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيح
 الشبعم في طهوره إذا تطهر وفي ترجله
 إذا ترجل وفي التواله إذا التعل.

عن عبد الله بن محمد رضي الله عنه
 قال نبى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
 الترحيل أذنباً.

عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه
 وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان
 يترجل غيباً.

باب ما جازني شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم

وہاں کو لہذا ہنگ ہے چھڑتے تھے کہو کی مگر کہ اپنے سروں کو ہنگ نکالتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ کے ہاں، غضاب کی حد کو پہنچنے ہی نہیں تھے صرت آپ کی گنچٹوں میں کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابو کرۃ صمدی اور دوسرے غضاب لگایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر مبارک اور داڑھی میں صرت چودہ بال سفید شمار کئے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ ہر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آئی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ سفیدی نظر آتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً میں بال سفید تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مورہ ہو دانتہ، امر سلات عم یتا لون الاذکور یا ان کا ادارت اٹے پڑا کر رہا ہے۔

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کہنا دیکھ رہے ہیں آپ میں بڑھاپا دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے مورہ ہو داور اس صبی درسی سورتوں نے بڑھاپا کر دیا ہے۔

حضرت ابو ذر تمیمی (قبیلہ تمیم رباب سے) فرماتے ہیں میں اور ابراہیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ پر اس وقت (دوسرے کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں تھی جو سرخ رنگ کی تھی)۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ حَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّيْكُمْ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي مَتْنِ عَيْبِهِ وَ لَكِنَّ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَضَبَ بِالْحَنَاءِ وَالْكَثْمِ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِي ذَاتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لِحَيْتَيْهِ إِلَّا أَرْبَعًا عَشْرَةَ شَعْرَةً بِيضَاءً۔

عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرِ مِنْهُ شَيْبٌ فَإِذَا لَمْ يَدِهِنْ رُؤُوسِي مِنْهُ تَمُّ فِيَّ۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ شَعْرَةً بِيضَاءً۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَيْبْتُ قَالَ نَبِيِّتِي هَرْدٌ وَالْوَأَقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَدَّ مَا يَنْتَبِهُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔

عَنْ ابْنِ جَبْرِ قَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكٌ قَدْ شَيْبْتُ قَدْ شَيْبَتِي هَرْدٌ وَأَخْرَجْنَا۔

عَنْ ابْنِ رُمَيْثَةَ الشَّيْبِيِّ قِيلَ لِلرَّبَابِ قَالَ أَكْتُبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِي قَالَ فَإِنَّهُ فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُ هَذَا لَيْسَ اللَّهُ وَعَلَيْهِ نُبُؤَانٌ أَخْضَرُ إِنْ وَ لَةَ شَعْرَتُهُ عِلَاةُ الشَّيْبِ وَ شَيْبَةً أَحْمَرًا۔

عَنْ سَمَاءَ بِنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قِيلَ لِحَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا كَانَ
فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ إِلَّا شَعْرًا أَثَرًا فِي مَقَرِّ
رَأْسِهِ إِذَا آذَاهُنَّ وَآذَاهُنَّ الدُّهْنُ.

بِأَمَّا جَاءَ فِي خُضَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ أَبِي قَحْلَانَ
أَبْنُكَ هَذَا أَفَعَلْتَ نَحْوَ أَشْهُدِيهِ قَالَ لَا يَجُوزُ
عَلَيْكَ وَلَا تَجُوزُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ
أَحْمَرًا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ أَبَوَهُمَا بَرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هُنَّ خُضَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَانَ نَعْمَ
عَنِ الْجَهَنَّمِ مَرَّةً أَمْرًا لَبْسِي مِنْ اللَّصَابَةِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْقُضُ
رَأْسَهُ وَكَذَا اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ مَدْعُ أَذْ قَالَ
رَدْعُ مِنْ حَيْثَاءِ شَكَ فِي هَذَا الشَّيْبِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
شَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا
قَالَ حَمَادٌ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَخْضُوبًا.

بِأَمَّا جَاءَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہارک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا
کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال
تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال سفید تھے جب
آپ تیل لگاتے تو وہ پھپھ جاتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب (ہندی لگانا)

حضرت البردیشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے روکے
کو سنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اپنے
فرمان پر ایسا ہے، میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ گواہ ہیں
آپے فرمایا اس کا دلیل تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں یعنی عروہ کی
جاہلانہ رسم کے مطابق پیشے کے مردم میں باپ اور بیٹے کے مردم میں باپ نہیں پڑھتا
حضرت عثمان بن مویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت البردیشی
رضی اللہ عنہ نے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟
آپ نے فرمایا ہاں! اس کی گھبراہٹ میں در دکا جو سے ہندی لگاتے تھے کو
بشر میں خصا سیر کی زور جو حضرت جندبہ رضی اللہ عنہما ازنی
میں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاندان اقدس سے لہجہ
تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور آپ
سر مبارک جھلا رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا
اثر تھا یا ہندی کا اس میں (ماری کے) استاد کو شک ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے
حضرت حاد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن
مالک (رضی اللہ عنہم) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام کر لگانا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّخَلَفُوا بِالْإِخْمِيدِ فَأَنَّهُ يَجُولُ الْبَصْرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَرَزَعَهُمُ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ كَيْلَةٍ ثَلَاثَةَ فِئَهِدِهِمْ ثَلَاثَةَ فِئَهِدِهِمْ ۚ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ بِالْإِخْمِيدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَزْبٍ وَكَانَ يَزِيدُ بَنِي هَارُونَ فِي حَدِيثِهِ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا بَعْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ ۚ

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِخْمِيدِ بَعْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجُولُ الْبَصْرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ۚ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الْوَأَلِ الْوَأَلُ الْوَأَلُ الْإِخْمِيدُ يَجُولُ الْبَصْرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ۚ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِخْمِيدِ فَإِنَّهُ يَجُولُ الْبَصْرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ۚ

بِأَمَّا جَاءَ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيصُ ۚ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كَرَمُ قَمِيصِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سر سرگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور درویشوں کے ابال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سر مردانی تھی اس میں سے آپ ہرات، عین مرتزبہ ایک آنکھ میں اترتے مرتزبہ درویشوں کو آنکھ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہرات سونے سے قبل درویشوں کو آنکھوں میں تین مرتزبہ سیاہ سر لگاتے تھے اور بید بن بادن نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سر مردانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتزبہ سر لگاتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سر مرد مرد لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور ابال لگاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک تمہارا سب سے اچھا سر مرد سیاہ سر ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور ابال لگاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سر مرد مرد لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور ابال لگاتا ہے۔

لباس مبارک کے بیان میں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند لباس قمیص کرتا تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک، راستین، کلائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسُولِ

عَنْ معاوية بن قرة عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَكْبَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنِسَابِيَةِ
وَلَمْ تَقْبَلْهُ لِمَطْلَقِ أَوْ قَالَ لِمَا فَصَّيْهُ
مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَيْصِرٍ
فَمَسَسْتُ الْفُجَاءَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَمَكِّمٌ
عَلَى أَسَافَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ تَوْبُ
قِطْرِي قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
اسْتَحَدَّ تَوْبًا سَأَلَ بِسْمِ عِمَامَةٍ أَوْ قَمِيصًا
أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ التَّحَدُّ كَمَا
كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَ وَخَيْرَ مَا صَبَّحَ لَه
وَاعْوَدُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَبَّحَ لَه

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ أَحَبَّ النَّسَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْخَبْرَ لَا عَرَبِيٌّ مِنْ أَبِي جَحِيْفَةَ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنَّهَا لَمْ يَنْظُرْ
إِلَى بَرِيٍّ سَأَلْتُهُ قَالَ سَفِيَانُ أَرَأَيْتَ حَمْرَةَ

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّسَابِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةِ حَمْرَاءَ
مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَتْ
بِجَمَّةٍ لَتَضْرِبَ قَبِيْلًا مِنْ مَنَكِبِيهِ

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ

مبارک تک تھی

حضرت معاویہ بن قرة رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ وہ فرماتے ہیں میں قیدیہ مزینے کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہار گاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
وہاں تھیں لیکن ہاتھ پائی ڈالاری نے انہیں کلاہن کھلا تھا۔ فرماتے ہیں مجھ
میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گروہ کے گریبان میں ڈال کر ہر نبوت کو
چھوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ جنگ
نیزاکر صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر تکیہ رکھنے لگے جو سنے تھے اور آپ
پر یہی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کا نہوہ پر ڈالا تو ہوا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کاپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے جگونی
کہتے یا پارہ۔ پھر فرماتے اے اللہ اس پیرے کے پاس لے
پر تیری توفیق سے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ
بنایا گیا اس کی جھلائی جانتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور حسن
کے لیے یہ بنا گیا اس چیز کے شر کی بنا چاہت ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یہی منقش چادر تھی
حضرت منان اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں
ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ پر سرخ چھڑا تھا اگر آپ میں بھی آپ کی پندہوں کی چمک دیکھو ہوا
ہوں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ نہیں چادر تھیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ادھاری دار ام ریح جڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک
خواہصورت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کا نہوہوں کے
قریب پہنتے تھے۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو ہمز

چارہ ہیں۔

حضرت زید بننت مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پائے چارہ ہیں جو عرض فرمایا میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر ناسی ہو چکا تھا (اس حدیث میں از بھی ابداً قوس ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے ضرور پہننا تمہارے زندہ بھی ہیں اس اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ سفید کپڑے البرزین کپڑے ہیں۔

حضرت سمہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہننا اور مردوں کو بھی ان ہی سے کفن پڑانا دو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور مستقر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کبس تھا۔

حضرت مردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سیدہ بن شیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا روی جب پہنا۔

معینشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گروہ سے رنگے ہوئے کنان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک سات کی اور فرمایا، واہ واہ، ابو ہریرہ کنان میں ناک سات کرتا ہے (ابو ہریرہ) میں نے دیکھا کہ میں سبز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جوہ مبارک کے درمیان پیش کھائے ہوئے گرا پڑا جوڑ ایک آدمی آیا اور اس نے مومنوں سمجھ کر میرے گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

الْمَغْضَرَانِ

عَنْ قَيْلَةَ بَدَتْ مَحْرَمَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْأَلُ مُلْتَحِدِينَ كَأَنَّ بَرَعَمَ ابْنِ دَقْفَسَةَ وَفِي الْحَدِيثِ قَصَّةً طَوِيلَةً

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الْبَيَاضِ لِيَلْبَسَهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكُفُّوا فِيهَا مَوْتَكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ

عَنْ سَمَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّسْوُ الْبَيَاضُ ذَرِيحًا أَظْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكُفُّوا فِيهَا مَوْتَكُمْ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعَدِّيَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةً الْكَمِيْنِ

بِأَمَّا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مَمْسُوعَانِ مِنْ كَثَابٍ فَتَمَسَّخَطَ فِي أَحَدِهِمَا فَقَالَ بَرِّ بَرِّ بِتَمَسَّخَطِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْكَثَابِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخْرِفُ فِيمَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَغْشِيًا عَنِّي فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضْمُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرِي

وہ حالت موت مبارک کی (دوسری) تھی۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے روٹی یا گوشت پیتا ہوں تو میں کھایا البتہ ضعف و جماعت کے ساتھ کی حالت میں ایسا کرتے، حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے ایک درہاق سے پوچھا ضعف کیا ہے، تو اس نے کہا لوگوں کے ساتھ قری کرکھانا۔

موزہ مبارک

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی شامی شاہ عیشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے تھے جیسے آپ نے ان کو پہنا پھر منوگ اور ان پر مسح فرمایا۔

حضرت میسر بن جھیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کئے آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیلی نے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جوہری (پیش کیا) آپ نے انہیں پہنایا حکم کہ وہ اپنے نوکر کو چھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

نعلین مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں نعلین مبارک میں اور تیسے لگے ہوئے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تیسے تھے جو دوسرے تھے۔

حضرت یونس بن ملہان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت

أَنَّ فِي جُنُونَا وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا التَّوَجُّعُ.
عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
مَا تَسْبِعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عُضْبٍ قَطْرٍ وَلَا لَحْمٍ إِلَّا عَلَى مَضْفَعٍ وَقَالَ مَالِكٌ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ مَا الضَّفْعُ فَقَالَ ابْنُ يَتَنَاوَلُ مَعَ
النَّاسِ.

بِأَمَّا جَاءَنِي خَيْرٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ النَّبِيَّ أَتَى أَهْدَاهِي لِتَسْبِيحِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حُفَيْنِ اسْوَدَيْنِ سَادَ حَيْنٍ فَلَيْسَهُمَا
شَرٌّ تَوْضًا وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

عَنِ الْغُبَيْرِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَهْدَاهِي دِحْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِتَسْبِيحِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَيْنِ فَلَيْسَهُمَا وَ
قَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجَبْتُهُ
فَلَيْسَهُمَا حَتَّى تَحْتَرَّ قَالَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِلَيْهِمَا أَمَّا

بِأَمَّا جَاءَنِي نَعْلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِأَنْسِ
بَيْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُهُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْمَا
قِبَالَيْنِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ يَتَعْبَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِبَالَيْنِ مَتْنِي شَيْءًا كِلَيْهِمَا

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اس نبی ہر ایک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو بار پوشا ہوتے، جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھائے (یعنی کسی حضور نبی وغیرہ سے اولیٰ کتبے میں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا وہ مجھ سے ایسی آپ کو نمیز بائوں والی حزنیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انہی میں حضور فرماتے تھے اور میں ابھی، وہی نعلین اپنا پالش کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسے گھے ہوتے تھے۔

حضرت عمرو بن حمرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (دو دوہرے) سٹے ہوتے حرقوں میں نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں زچلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

حضرت حابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہاتھ سے (کھانا) مانے اور ایک جوتے میں پہنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو بایاں اتارے پس دایاں پہنے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیے۔

قَالَ أُخْرِجَ إِلَيْنَا النَّسُّ مِنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَلَمَّحِينَ جَاءَ دَاوُدُ بْنُ لَهْمًا قَبْلَ الْأَنْ قَالَ فَحَدَّثَنِي نَأْيْتُ بَعْدَ عَنَّا آتَيْتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْلًا كَأَنَّتُ نَعْلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبِيدِ بْنِ جَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتَكَ تَلْبَسُ التَّعَالَ السَّبِيَّةَ قَالَ إِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ التَّعَالَ الرَّبِّيَّ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أَحِبُّ ابْنَ النَّسَاءِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَانِ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِقُ فِي نَعْلَيْهِ مَخْضُوقَتَيْنِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمِشُ مِنْ أَحَدِكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْفِيَهُمَا جَمِيعًا.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ يَعْجِي الرَّجُلِ يَشْمَالِهِ أَوْ يَمِشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ قَلْبِي أَوْ يَأْتِيهِمْ وَإِذَا تَرَعَّ قَلْبِي أَوْ يَأْتِيهِمْ فَلْيَكُنِ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا تَتَّعَلُ وَالْخِرْمَا تَتَرَعَّ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ التَّمِيمُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرْجِيلِهِ وَتَنَعِيلِهِ وَكَلْبُورِهِ .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَانِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُضْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

بِأَمْرٍ آتَى فِي ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَرِّي وَكَانَ فَضْتَهُ حَبَشِيًّا .

عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فَضْتِي فَكَانَ يَخْتَوِيهِ وَلَا يَلْبِسُهُ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْتِي وَفَضْتُهُ مِنْهُ .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجِيزِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجِيزَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ قَامَطَنَمٌ خَاتَمًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ .

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقَشَ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا سَطْرًا وَرَسُولًا سَطْرًا وَاللَّهُ سَطْرًا .

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَفَيْصَمَ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھنٹی گئے ، جو تپا پینے اور وضو کرنے میں صحیح الامکانہ دیکھیں اسے اجنبانہ کو پسند فرماتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے تعلقین مبارک میں دو تھے اور ایک قسم لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک کھنٹی کے بیان میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا ٹکینہ حبش کا تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا ٹکینا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ بٹنک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی جوڑائی۔ آپ اس سے ہر لگاتے تھے اور پھینکتے نہیں تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا ٹکینہ (دو ٹکینے چاندی کے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بار خاتموں کی طوط خطوط کہنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا کہ اگر مجھے لوگ صحت اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر ہر مہر کی ہر ایک ایک انگوٹھی جوڑائی گوارا کریں (اردو) کہا: آپ کی ہر ایک مبارک مہر میں ان کی سفیدیاں بھی ہر ایک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول" اور ایک سطر "اللہ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بٹنک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ ، قیسر اور نجاشی کا لکھ

خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) ہر کے
بغیر خدا قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی نروانی
سہما کا حلقہ (گھبرا) چاڑھی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ
نقش کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے
تو انگوٹھی اتار لیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی نروانی جو آپ
کے دست مبارک میں رہی پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر
صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم
کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں ارسین کے نوٹوں میں گر گئی اس کا نقش
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی
پہنتے تھے۔

حضرت حارث بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ابو رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کو درج
پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ
میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر نے فرمایا:
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیک
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے
تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں: بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ
میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت ابوالصلت ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

النَّبَا شِئِي فَيَقِيلُ لَدَا انْفِكَمْ لَا يَفِيضُونَ كِتَابًا اِلَّا
بِحَاثِرِهِ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَقْتَهُ فَمَنَةً وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدًا
رَسُولَ اللَّهِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ
نَزَعَ خَاتَمَهُ.

عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ
فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَمَرَ حَتَّى
كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَتَّى وَكَمَ فِي
يَدِ أَبِي رَيْسٍ نَفْسَتُهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ.

بِأُتْبَ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ
فِي يَمِينِهِ.

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخْتَمُ
فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخْتَمُ
فِي يَمِينِهِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخْتَمُ
فِي يَمِينِهِ.

عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میرے انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا بائیں خیال ہے کہ انوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے نیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بڑائی آپ اس کا عینہ سنبھلی کی طن رکھتے تھے اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھڑوانے سے منع فرمایا اور یہ وہ انگوٹھی تھی جو مسیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا خادم کے ہاتھ سے اسی دن اسی انگوٹھی لگی۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح صحیح نہیں ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بڑائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے صحابہ سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے صحابہ اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

ظہور مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ صحابہ نبی کا

اللَّهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا أَخَالَهُ الْإِقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ .

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَجَعَلَ فِصَّةً مِمَّا كُنِيَ كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى أَنْ يَنْقَشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مَعْشَرٍ فِي بَيْتِ أَبِي لَيْسٍ .

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَخْتَمَانِ فِي يَسَارِهِمَا .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَمَ فِي يَمِينِهِ .

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَمَ فِي يَسَارِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ أَيْضًا .

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَكْتُبُهُ فِي يَمِينِهِ فَأَخَذَهُ النَّاسُ حَوَاتِيمَهُمْ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا الْكُتْبَةَ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ حَوَاتِيمَهُمْ بِأَبِي مَا جَاءَ فِي صِفَتِهِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَبِيضَةَ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بنامہا تھا)

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت عبدالرحمن سعید کے لڑکے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔
 انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی پڑے ہوئے تھے۔ طالب درودی کہتے ہیں میں نے درہودے چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت ابن امیر بن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سرہہ بن جنذب کی تلوار کی طرح خوالی اور سرہہ سے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر خوالی سے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ اہل تلواروں کی ساخت پر تھی۔

زرہ مبارک

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زرہ نہیں تھی۔ ایک چٹان پر چڑھے تھے۔ لیکن زرہ کی کثرت کے سبب آپ نے چڑھ کر چٹان پر چڑھے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور ارپہ چڑھے یہاں، کر چٹان پر چڑھ گئے (ارپہ کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابولہبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن زرہ میں ایک درہم کے ارپہ پہنی ہوئی تھیں۔

مِنْ لِيْصَتِهِ.

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَعِيْدٍ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيْصَتِهِ.

عَنْ هُرَيْرِ بْنِ وَهَّابٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِيْصَتِهِ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُ عَنْ الْفِيْصَةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ وَفِيْصَتَهُ.

عَنْ ابْنِ سَيِّدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلَى سَعِيْدٍ مَسْرُوقًا بِنِ جَنْدُبٍ وَرَأَى عَمَّ مَسْرُوقًا أَنْتَ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَعِيْدٍ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَمِيْنِيًّا

بِأَبِ مَلْجَاءَ فِيْ صِفَتِهِ دِرْجُ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٌ فَتَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَضَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْجَبُ طَلْحَةَ.

عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٌ قَدْ كَا هَرَ بَيْنَهُمَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مَعْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هَذَا ابْنُ خَطَلِيٍّ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ -

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ هَامُ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلِيٍّ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَيَلْفِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ

۴ (فتح مکہ کے دن سرافروز پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور جنس نے خود تیارے ہوئے

عمامہ شریفین کے ساتھ دیکھا لہذا روایات میں کوئی خاص نہیں۔ مترجم
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ حُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءً

خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود مٹا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطلی (مترجم) کعبہ شریف کے پردوں کو کپڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ لای فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود مٹا (وادعا کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے اگر بتایا یہ ابن خطلی کعبہ کے پردوں کو کپڑے کھڑا ہے۔ اس وقت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کرو۔ ابن شہاب کہتے ہیں ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام میں باندھا ہوا تھا۔

دستار مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پڑائی تھی۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمر بن حریث رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شمشل چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

تہنید مبارک

حضرت البربرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (میں) دکھانے کے لیے (ایک بیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہنید نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دھال ہوا۔

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے چچو بھئی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں۔ میرے مہنسہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے کہہ رہا ہے "اپنی تہنید اچھا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیزگاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ایک معمولی پارہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا کس نذر بھی ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپ کا تہنید نذر لایوں کے نصف تک تھا۔

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ مَسْوُودَةٌ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْتَمَ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَعْلَمَانِ ذَلِكَ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ دَسْمَاءُ.

بِمَا جَاءَ فِي صِفَتِهِ إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مَكْنِيَةً وَإِذَا رَأَعْلِيظًا فَعَالَتْ قُبُصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ.

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَتَقِي فَحَدَّثَتْ عَنِّي عَيْهَا قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمْتِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا إِنْسَانٌ عَنِّي يُسْأَلُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَرَاكَ فَتَأْتِيهِ أَتَقِي وَآبَتِي فَاتَّقَتْ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَأْتِيهِ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ أَمَا لَكَ مِنْ أَسْوَةٍ فَتَطَّرْتُ فَإِذَا رَأَيْتُكَ إِلَى رِضْفِ مَسَاقِمِهِ.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرَانُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يُأْتِي رُمَالِي الْأَصَابِ سَاقِيَهُ وَفَعَالَ
هَكَذَا كَانَتْ أَرْضُهُ مَا حَاجِبِي بَعَثِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَضَلَتَيْ سَاقِي أَوْ سَاقِيهِ فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ
الْإِنْسَاءِ فَإِنْ آبَيْتَ فَاسْتَدِّ فَإِنْ آمَيْتَ فَلَا
حَقَّ لَكَ زَائِرٌ فِي الْكُمَيْتِينَ.

بِمَا حَاجَأَ فِي مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي
وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشِيئَتِهِ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا
الْأَرْضُ تَطْوِي لَهُ إِذَا لَتَجَهَّدَ الْفَسْنَا وَاللَّهُ
لَعَلَّيْكُمْ مَكْتَبٌ.

عَنْ أَبِي بَرَكَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ وَالدِّعَانِ
أَبْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشَى فَتَلَمَّ كَأَنَّهَا
يُنْحَطُّ فِي حَنْبٍ.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى تَلَمَّ كَأَنَّهَا
تُنْحَطُّ فِي حَنْبٍ.

حضرت ایسا اپنے والد سلم بن اکوع رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سلم رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بڑی کے نصف تک تہ بند بانٹتے تھے اور فرمایا اس طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہ بند مبارک تھا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بڑی یا اپنی بڑی کا موٹا گوشت کھڑا اور فرمایا یہ تہ بند کی جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کھینچو اور اگر یہ بھی نہیں تو تہ بند کو گٹھنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

رفقار مبارک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرہ الزر میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سیٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو شفقت میں ڈالتے تھے اور آپ سے بے تکلف چلنے لگتے۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں:- حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے لگتے تو ایوں معلوم ہوتا) گویا کہ آپ بندگی سے اتر رہے ہیں۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے لگتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلنے لگتا گویا کہ آپ بندگی سے اتر رہے ہیں۔

فتنہ ارومال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے
چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے میٹھا
ہوا ہوتا ہے۔

نشست مبارک

حضرت قتیبہ بنت محمد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغضوں میں
ہاتھ دبائے روزانہ میٹھے دیکھا، آپ فرماتی ہیں انہی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے میٹھا دیکھ کر میری
سہیت اور غوث سے گاپ اٹھی۔

حضرت مبارک بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے بچا سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
مسجد میں پاؤں رکھتے چپت لیتے ہوئے دیکھا۔ اگر ایسی صورت
میں لپٹنے سے ستر کھنکے کا اندیشہ ہو تو پھر ممنوع ہے ورنہ جائز
حضرت یزید اپنے والد عبدالرحمن کے واسطے سے اپنے
دادا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تو دونوں ہاتھوں سے گلے
باندھ لیتے۔

تکیہ مبارک

حضرت حابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا
لیے ہوئے دیکھا۔
حضرت مبارک بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے

بِأَمْرٍ فِي النَّبِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْبِتُ الْقَبْعَاءَ كَأَنَّ شَوْبَهُ شَوْبُ
زَيْتَاتٍ.

بِأَمْرٍ آجَاءٍ فِي جِلْسَتِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَيْلَةَ يَذَرُ مَحْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَقْبَارَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَائِمٌ فَصَاءٌ قَالَتْ فَنَنَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَتَمَ
فِي الْجِلْسَةِ أُرِيدُ مِنَ الْفَرْقِ.

عَنْ عَبْدِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاصْنَعًا أَحَدِي رَجُلِيهِ
عَلَى الْأُخْرَى.

عَنْ أَبِي حَبْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ
أَحْتَبَى يَدَيْهِ.

بِأَمْرٍ آجَاءٍ فِي النَّبِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَكِيًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ.
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرا یا کیا میں تمہیں کبیر کہن ہوں میں سے (بھی) برا گناہ نہ جتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ان باب کی ازمانی کرنا اور ای کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم لگاتے ہوئے تھے پھر سید سے ہو کر بیٹے گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی مانگنا جھوٹی بات۔ لڑائی لگنے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر ہی حکم فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہے گئے کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں نکال دیکھتا ہوں نہیں کھاتا۔

حضرت علی بن اقرن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرا یا میں تمہیں نکال دیکھتا ہوں نہیں کھاتا،

حضرت مبارک بن مسلم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھتے ہوئے دیکھا۔

تکلیف گانا

حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے مگر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یہی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھا۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک

رَبِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِالْكَرْبِ الْكَبِيرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاطُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَحَسْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَتْنِكًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَدَقُّوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قَلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ .

عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنَا فَلَا أَحِلُّ مَتْنِكًا .

عَنْ عَبْدِ بْنِ الْأَعْمَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحِلُّ مَتْنِكًا .

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْنِكًا عَلَى وَسَادَةٍ .

بِأَنَّ جَاءَ فِي الْكَلِمَةِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِلًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أَسَامَةَ وَعَلَيْهِ زُورٌ يَظُنُّ هَذَا تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِ .

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَخَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ اللَّحْيَةُ تَوَلَّى

پر زور رنگ کی ٹی ڈیٹی ہوئی، تھم بن نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ ٹیٹی میرے سر پر زور سے بانہ حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا ایسی ٹیٹی باندھی! پھر آپ مجھ کے اندر اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر تم سے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

کھانا تناول فرماتا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر ان کو چاٹتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور بیٹی کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صبح کی دیر سے اکر رہے بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

روٹی مبارک

فِيهِ وَعَلَى رَأْسِهِ عَصَابَةٌ صَفْرَاءُ سَلْتُهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا قَمِيْلُ قُلْتُ لَبَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بَهْلُوًا وَالْعَصَابَةُ رَأْسِي قَالَ فَعَلِمْتُ نَعْرَ قَعْدَا حَوْصَمَ كَفَيْهِ عَلَى مَتَكِييَ نَعْرَ قَامَرٍ وَ دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْحَدِيثِ قَصَّةً.

بِأَمْرٍ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ تَكَيْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا.

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَلْبٌ أَكَلُ مَتَكِيًّا.

عَنْ ابْنِ تَكَيْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الْمَشْلُوثِ وَيَلْعَقُهُنَّ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَّهِ قَرَأْتُهُ يَا لَكُلُّ وَهُوَ مُقْبِرٌ مِنَ الْجُوعِ.

بِأَمْرٍ فِي صِفَةِ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (اصحی، اعراب، متواتر بیٹ بھر کر جو کی روٹی (اصحی) انہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- میں نے حضرت ابوالہریرہ اہل رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی (اصحی) انہیں بچا کرتی تھی۔

(یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بیویوں کے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے اہل جو کی روٹی ہوتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا پوچھا گیا حضرت سہل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تمہارے پاس چھلیناں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلیناں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو کر کے آئے لو کہی کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے چھوٹے تھیں اس سے جلازنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکالیتے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جو کی روٹی کھا کھانا کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے پیالی پکانی گھی ملائی کہتے ہیں میں نے حضرت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شِئْتُ إِلَّا مُحْتَمِلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُتَّيًّا يَمِينٍ حَتَّى قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَامَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا كَانَ يُفَضِّلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزَ الشَّعِيرِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمَتَّابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَآهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ الْخُبْزُ حَبِيبَهُمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَبِلَ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّثِيقَ يَعْنِي الْعَوَّادِي فَهَسَّالَ سَهْلٌ مَا أَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّثِيقَ حَتَّى لَيْقَى اللَّهُ تَعَالَى فَقِيلَ هَذَا كَانَتْ لَكُمْ مَنَاجِدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاجِدُ فَقِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطْبُقُ مِنْهُ مَا طَاءَ مِنْهُ نَعِجْنَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُرَّانٍ وَلَا فِي سَكْرَةٍ وَلَا خَبِيرٍ لَوْ مَرَّقَى قَالَ فَقُلْتُ لِعَتَادَةَ فَعَلَى

تقادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو فرمایا تم کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا اس اجڑے کے، دسترخوان پر۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو دردی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پروہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ دردی میں میرے کو کرتا دل فرمائی نہ گوشت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جوگی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

.....

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا،

سالن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن اپنی روایت میں کہتے ہیں: اچھے سالن "یا" اچھا سالن "سکر" ہے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں میں نے حضرت نفعان بن بشر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: "تو تم لوگ اپنے کھانے پیسے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالِ عَلِيٌّ هَذَا الشَّعِيرِ

عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَخَلَّتْ عَلِيٌّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَعَا عِيَّ بْنَ طَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبِعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أُبْكِي رَأْيَا بِكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكَرُ الْحَالِ الَّذِي فَاسَقَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْرٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى يَقْبُضَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ خَوَابٍ وَلَا أَكَلَ خُبْرًا مَرَقًا حَتَّى مَاتَ

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ إِبْرَاهِيمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ الْإِدَامُ الْخَلَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ بَعَثَ الْإِدَامُ الْخَلَّ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّحْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَسْتَمُ فِي طَعَامٍ وَشَرِبْتُ مَا شَبِعْتُمْ لَعْدًا رَأَيْتُ بَيْتَكُمْ وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الرِّقْلِ مَا يَمْلَأُ

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ سبزین مالین

ہے
حضرت زہرہ جوی فرماتے ہیں ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا
سازین میں سے ایک آدمی دوڑ بیٹ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے
اس مرغ (کو گند کا چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم
کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قرب
ہو جاؤ، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ
کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

حضرت ابوالیمین بن عمر اپنے والد کے واسطے اپنے
دادا حضرت سفینہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جباری اور جلودار کا گوشت کھایا۔

حضرت زہرہ جوی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم حضرت
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کھانا لایا گیا
تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا سا مین میں سے ایک شخص
مرغ رنگ قبیلہ بنی تم اللہ سے تھا گویا کہ وہ روٹی کھائے ہے،
دادا کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس
سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرب ہو جاؤ (کہا
کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے
دیکھا ہے۔ اس۔ کہ میں نے اس مرغ کو کچھ چیز لگاتے
کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لیے اس کو کھرو جاتے
ہوئے تم کھائی ہے کہ اپنے کہیں دکھاؤں گا۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رہزبون کابیل کھایا کہ در

بَطْنَةُ.

کھجور نہیں تھی ہے آپ سر پر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْأُدَامُ الْأَخْلَى.

عَنْ زَهْرَةَ الْجَوْدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَبَى بَلْعِهِ دَجَاجٍ فَتَنَحَى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالِكٌ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكَلُهَا قَالَ آذَنُ فَأَبَى رَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَيْفِيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حَبَّارِي.

عَنْ زَهْرَةَ الْجَوْدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَلَفْتُ بِطَعَامِهِ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ اللَّهُ أَحْسَرُ كَاتِبُهُ مَوْلِيٌّ قَالَ فَلَمْ يَدُنْ فَقَالَ لِمَ أَبُو مُوسَى آذَنُ فَأَبَى قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا.

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُوا الزَّيْتِ وَاذْهَبُوا بِهِ فَوَاتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُوا الزَّيْتِ وَاذْهَبُوا بِهِ فَوَاتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ.

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ وَكَرْبَةِ كَرْبِيهِ عَنْ عَمْرِو رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ الدُّنْيَاءُ فَأَتَى بِطَعَامٍ أَوْ دَخِيَ
لَهُ فَجَعَلَتْ أَتْبَعُهُ فَأَصْعَقَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ
لَمَّا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُجِنُّهُ.

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ
دُبَّاءَ يَقْطَعُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ يُكْفِّرُ
بِهِ طَعَامًا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي خِيطُ طَاعِدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهَا
فَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبْرًا مِنْ شَعِيرٍ
وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَغَدِيدٌ.

بدن پر اسی انگا یا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے
نکلتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھا یا کرو
اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے
نکلتا ہے۔"

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے
واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس
جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے
لے ملائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا
تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے
پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا
حضرت عبداللہ بن ابیطالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں

نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے
سنا کہ ایک روزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ
منسراتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے
حویک روٹی اور خود یا جس میں کدو اور رنگ
ملا کر (سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا

اس کی زیت سے کھانا زیادہ کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیٹے کے کتہوں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے غسل کدو پسند کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اکبر کا بھنا ہوا پلو پیش کیا آپ نے اس سے کھا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھا یا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکش کا، گمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے بے کاٹنا شروع کیا راتے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں یہ محبت ہمارے ہے بددعا نہیں، راوی کہتے ہیں میری مورچیلی بڑھی جوتھی آپ نے فرمایا لاڈ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں، تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَبَّهُ الدُّبَابَ حَوْلَ الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَمَلَ أَحَبُّ الدُّبَابِ مِرْمِ يَوْمَئِذٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبًّا مَشْرُوقًا فَكُلَّ مِنْهُ شَعْرًا مَرَّ الْحِ الصَّلَاةَ وَمَا تَوَضَّأَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءَ فِي الْمَسْجِدِ.

عَنْ الْمَعْبُورِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَمَّتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ بَيْلَةٍ فَأَيُّ بَحْبِ مَشْرُوقٍ لَعَرُ أَحَدًا انْتَشَفَرَةً فَجَعَلَ يَجُرُّنِي بِهَا مِرْمَةً قَالَ فَحَاءٌ يَدَلُّ لِيُؤْذِنَهُ بِالصَّ لَوْ قَانِي الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاكَ مَا تَأَنَّ وَكَانَ مَشَارِبُهُ تَأَنَّ وَفِي فَحَالٍ لَهُ أَقْصَمًا لَكَ عَلَى سِوَانِكَ أَوْ فَطَمَتْكَ عَلَى سِوَانِكَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفِعَ إِلَيْهِ الدُّبَابَ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَتَهْتَسُ مِنْهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شہد دیا اور پیش کیا گیا اور آپ کو مہربان ہوا آپ نے اسے دائروں سے توڑ کر کھا یا۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدَّرَاعُ
قَالَ وَسَعُرٌ فِي الدَّرَاعِ وَكَانَ يَرَى ابْنَ الْيَهُودِ
مَسْعُورًا.

عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
لَمُبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرًا وَ
كَانَ يُعْجِبُهُ الدَّرَاعُ فَتَأَوَّلْتُهُ الدَّرَاعُ
فَعُرْتُ قَالَ نَأَوَّلُهُ الدَّرَاعُ فَتَأَوَّلْتُهُ فَعُرْتُ
قَالَ نَأَوَّلُنِي الدَّرَاعُ فَتَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
ذَكَرَهُ لِلشَّاعِرِ مِنْ ذُرَاجٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْ سَمَكْتُكَ لَتَأَوَّلْتُ الدَّرَاعُ بَعْدَهُ
ذُرَاجٍ مَا دَعَوْتُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا كَانَتْ الدَّرَاعُ أَحَبَّ النَّبِيِّ إِلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَكَرَةً كَانَ يُحِبُّ
اللَّهُمَّ إِلَّا عِبَادًا كَانَ يُعْبَدُ إِلَيْهَا لَا تَهْمُ الْخَلْ
فَضْبًا.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ أَطْيَبَ الذَّخِيرِ لَحْمُ الظُّلْمِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْمَرُ الْإِنْسَانُ
الْخَلْ.

عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَعَدَدْتُ لَكَ شَيْئًا فَقُلْتُ لَا إِلاَّ خُبْرٌ يَا بَشِيرُ
دَخَلَ فَقَالَ هَاتِي مَا أَفْضَلُ بَيْتٍ مِنْ أَدْرِمِ
فِيهِ خَلٌّ.

عَنْ ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کو الجری کا بازو خوب مقاروی کہتے ہیں
اور آپ کو اسی میں زہر لاکر دیا گیا، صحابہ کالگن تھا کہ یورین
نے آپ کو زہر دیا تھا۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھی پکائی آپ بازو پسند
فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو
دو میں نے دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبری کے کہتے بازو ہوتے ہیں اسی درجی
بازو ہوتے ہیں اور وہ میں نے آپ کو پیش کر دیئے، تو آپ نے
فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو
خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کتا رہتا تو دیتا رہتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا ان کے
خیال کے مطابق (لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے
اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف
جلدی فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:-
میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
جیسے خشک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:- بے شک
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- ”سرکہ اچھا
ساق ہے“

حضرت ام ابی بنی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:- معصوم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا
تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے
عرض کیا مرث خشک لڑی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا
میں گھریں کر جو وہ ساق سے خالی نہیں ہوتا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح شریکہ دوسرے کافروں پر گوشت اور روٹی کا کرم جو بڑھتی رہتا ہے اسے شریکہ کہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح شریکہ دوسرے کافروں پر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیر کا کوا کھلیا اور فرمودہ فرمایا امرت اللہ دھونے کو بھی دھونو کما بنا ہے اور مومنین دیا ایسے یا تو اپنے من میں دھونے کو دھونے، یا ویسے ہی تازہ دھونو (پیر دوبارہ) اور دیکھا کہ بچے کبریٰ کے اندر کچھ گوشت کھایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (اسے شاری) پر کھجوروں اور ستو سے دئیے۔

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ بے تک حضرت امام حسن حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کر بی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ اور اسے آپ پیامت سے تناول فرماتے تھے انہوں نے حضرت سلمیٰ نے فرمایا اسے میرے بیٹے: آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کہوں نہیں امین ہرگز کھائیں گے آپ ہمارے لیے وہ کھانا چائیں اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے جوئے کران کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر ابر کھانا، ان کے کرب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ التَّرْبِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ التَّرْبِيدَ عَلَى الطَّعَامِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ كُوْرِيَا أَقْبَطَ ثُمَّ رَأَا أَكَلَ مِنْ كَثْفَيْنِ سَنَابَةِ شَعْرٍ صَوْنَةٍ وَكَلَعَ يَتَوَضَّأُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَوْلَعَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَلَيَّ صَنِيفَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِسَمِيٍّ وَسَوِيْنٍ.

عَنْ عَبِيدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ عَدِيَّةِ بْنِ جَدَّةٍ تَبَتْهُ أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَيْشٍ ابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَوْهَا فَقَالُوا لَهَا اصْبِرِي لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَصْلَهُ فَقَالَتْ يَا فِتْرَةَ ذُنُوبِيهِهِ الْيَوْمِ ذَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَنَامَتْ فَتَأَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعْبِ فَطَحَّتَهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِي قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَبْتٍ وَذَقَّتِ الْعُقْلَ وَالسَّوَابِلَ فَحَمَّرَتْهُ أَنْبَهُهُ فَقَالَتْ هَذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُحْسِنُ أَكْلَهُ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ
قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مَنْزِلِنَا فَذَبَحَ لَنَا شَاةً فَقَالَ كَأَنَّهُمْ
وَعَمَلُوا أَنَا نَحَيْتُ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيثِ
الضَّعْفُ

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ
مَسْئُولٌ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مَعَهُ
فَدَخَلَ عَلَى أَمْرٍ أَوْ قَبْلِ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ
لَهُ شَاةً فَتَأَكَّلَ مِنْهَا وَأَتَتْهُ بِمَنَاجِيقٍ مِثْ
رُطْبٍ حَاكِلٍ مِنْهُ فَخَرَّ تَوَضُّأً لِلظُّلْمِ وَصَلَّى
فَخَرَّ أَنْصَرَتْ فَأَتَتْهُ بِعَلَاةٍ مِنْ عِلَاقَةٍ
الضَّعْفُ فَتَأَكَّلَ حَتَّى صَلَّى الْعَصَمَ وَكَلَّمَ
يَتَوَضُّأً

عَنْ أُمِّ الْمُؤْتَدِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ مَسْئُولٌ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهُ عَيْبٌ وَكُنَّا دَوَالٍ مُحَلِّقَةً وَتَأَلَّتْ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ وَعَلَيَّ مَعَهُ يَا حَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ يَا نَائِكَ نَائِقَةً كَأَنَّكَ جَلَسَ
عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْفًا وَشَعْبًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ
يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا فَاصْبِرْ فَإِنَّهُ أَوْفَى
لَكَ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَجْعَلُكَ عَدَاؤِي فَاقُولُ لَا
قَالَتْ فَيَقُولُ إِنِّي مَأْرُوفٌ تَأَلَّتْ وَأَتَانَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ
کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہمراہ
گرام سے کھانا لایا اور یہ دیکھ کر فرماتے ہیں کہ میں گوشت پسند
ہوں اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا آپ
ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ
کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر آپ
کی خدمت میں کھجوروں کا ایک مثال لے کر آئی تو آپ نے
اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر نظر کی نماز کے لیے وضو کیا
اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ انصاری عورت آپ
کے خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور دوبارہ

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف
لائے! ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے ٹپکے ہوئے تھے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کیں جب حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی
تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمر رہے۔ یعنی آپ کا معدہ ابھی
اسے قبول نہیں کرتا! حضرت ام منذر کا بیان ہے کہ میرے حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے
رہے (راوی کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چغندر اور زرد کو
لایا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ
تمہارے لیے بہت موانع ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے)
تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کاکھان
ہے آپ فرماتی ہیں، میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے

يَوْمًا فَقَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَهْدَيْتَ لَنَا هَدْيِيَّةً قَالَ دَمَا هِيَ فَكُلْتُ حَيْضَ فَتَالَ مَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا مَا كَلْتُ فَكَلُّ الْكُلِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْفَةً مِنْ خُبْرِ النَّعِيمِ فَوَضَعَهَا عَيْنَيْهِ ثُمَّ كَفَّرَ بِهَا هَذِهِ إِذَا مَرَّ هَذِهِ فَكُلْ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ النَّعْلُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْجِبُنِي مَا يُعْجِبُ مِنْ الطَّعَامِ

بَابُ مَا كَلَّ فِي صِفَةِ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ مِنَ النَّخْلَةِ قَرِيبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَكَانُوا لَا يَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أَمْرٌ يَا نَوْصَرَةُ إِذَا حُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

وَعِنَّمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّخْلَةِ فَأَنَّى يَطْعَامُ فَيَتَبَلَّ لَمْ يَلْ تَسْرَمًا فَتَالَ صَلَّى قَاتُوصًا

عَنْ سَدَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوَارِثِ أَنَّ نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا كَلَّ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفل روزے کی نیت روزانہ سے پہلے سے ہی جائز ہے۔

ف۔ نفل روزہ عذر کے تحت توڑ جا سکتا ہے اور پھر اس کی قضاء واجب ہے۔

میں نے روزے کی نیت کر لی پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کہیں سے اٹھ آئیے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں عرض کیا کہ کھجور کا کھنڈ آپ نے فرمایا میں سچ سے روزہ دار ہوں پھر

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھانہ کھا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ کھجور اس کا روزہ ہے امان ہے اور پھر تناول فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل میں سنا تھا۔ حضرت عبد اللہ (راوی) کہتے ہیں (نفل سے کھانا) بندھا گیا کا بچہ ہے

کھانا کھانے کے لیے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے واپس تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا جیسے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے واپس تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں؟

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تواریخ تشریح میں پڑھا کہ کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے یہ بات میں نے مجاہد صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کرستیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا، یعنی ہاتھ دھونا، کھانے کی برکت ہے۔

کلمات شریفیہ کھانے سے پہلے اور بعد

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں اس بسیا آواز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا کہیں، انہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی (لیکن پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگا اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے، یہ الفاظ کہے "بسم اللہ اولہ و آخرہ" میں اس کھانے کے اول و آخر میں اسقاطے کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا رکھا جو (آپ نے فرمایا بیٹے! قرب جو جو اور اللہ کا نام لے کر دہیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو یہ کلمات فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا و جعلنا مسلمین (تمام کفر یقین اللہ کے لیے میں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلا یا اور مسلمان بنایا)۔

وَ اخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَغَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً الطَّعَامِ الْمَوْصُومَةَ قَبْلَهُ وَالْمَوْصُومَةَ بَعْدَهُ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ مَا يَفْرَحُ مِنْهُ .

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَحَبَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَلَمْ أَسْأَلْ طَعَامًا كَانَ أَغْظَرَ بَرَكَتًا مِنْهُ أَوْلَى مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقْتَلُ بَرَكَتًا فِي الْآخِرَةِ قَدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا قَالَ إِنْ أَذْكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ جِئْنَا أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدْنَا مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَبِّحْ اللَّهَ تَعَالَى فَآكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ .

عَنْ سَائِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتُمْ أَسَدُكُمْ فَنَبِيٌّ أَنْ يَذْكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى ضَامِرٍ فَإِنَّهُ يَسْبِغُ اللَّهُ أَوْلَادَهُ وَالْآخِرَةَ .

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ اذْذَنْ يَا بَنِي فَسَبِّحْ اللَّهُ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ بِمِثْلَيْكَ .

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ .

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھا دیا جاتا (یعنی آپ کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو آپ فرماتے: تمام تفریبات اٹھ کر لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک سے نہ چھوڑا جائے اور اس سے بے پروا ہی برتی جائے اور وہ ہمارا رسیبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ مبارک کو رک رک کر حلق میں کھانا تناول فرماتے تھے کہ ایک دہائی آیا اور اس رکھانے کو (دو حصوں میں) کھا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھائے یا لیکے گھونٹ پانی پیے (یعنی اس کا شکر ادا کرتا ہے)۔

پیالہ مبارک

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے میں کڑوی کا ایک موٹا پیالہ لا کر دکھا یا جس میں لوبے کے پتے لگے جوئے تھے اور فرمایا اسے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی تمیز جس بانی تم کھجوریں ڈالی تھی میں، شہد اور درود پڑھا دیا۔

پھل تناول فرمانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ترکھور کے ساتھ فرمایا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَرْدُوحٍ وَلَا مُسْتَعْتَبٍ عَنْهُ رَبَّنَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةِ مَنَاقِبٍ أَحْسَنُهَا نَجَاءُ أَعْرَ ابْنِ قَائِلَهُ يَلْعَنُ مَنَيْنٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْفَاكُمْ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهَا عِيدَهَا.

بِمَا جَاءَ فِي فَدَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَسْرُبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَخَلَ خَشَبَ غَيْبِطًا مَضْبُتًا يَحْتَابِي فَقَالَ يَا ثَابِتُ هَذَا أَفَدَحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الشَّرْبِ الْمَشْرَابِ كُلَّهُ الْمَاءَ وَ التَّيْمِيَّةَ وَ الْعَسَلَ وَ اللَّبَنَ.

بِمَا جَاءَ فِي صِفَةِ ذَلِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

تناول فرمایا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، ترخجور کے ساتھ ترخوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ترخوز اور ترخجور کھانے میں جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترخجور کے ساتھ ترخوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے لوگ نیا پھل دیکھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ اسے کھیر دیا کرتے، اسے اللہ جہاں پہنچا کرتے، رکعت فرماتا، صاع اور دین رکعت دے، ارماع اور مدھے کا وزن کرنے کے (دوبیانے ہیں) اسے اللہ بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کمرہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی خیریں انہوں نے مکہ کمرہ کے لیے دعا کی اور اس کی مثل، دعا کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) آپ پھر کسی چھوٹے بچے کو جو سامنے نظر آتا، بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

حضرت ربیع بنت معوذہ فرماتی ہیں: مجھے اسیرے (بچا) مسازین مضرانے، تازہ کھجوروں کا ایک قنار دے کر بھیجا جس کے اوپر وہیں دار خربوزے رکھے ہوئے تھے۔ میں یہ قنار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپ کو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بخرن سے آئے ہوئے بہت سے زبور رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔ حضرت ربیع بنت معوذہ

الْبَيْتَاءُ بِالرُّطْبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالرُّطْبِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرُّطْبِ وَالرُّطْبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرُّطْبَ بِالرُّطْبِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا قَوْلَ الْخَمْرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مِدِينَتِنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ عَاكِ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِمَدِينَةِ يَمِينِي مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَوَسَّلَهُ مَعَهُ قَالَ شَرَّفَ دُعَاؤُا أَصْحَابِهِ وَلِبَيْتِهِ فَأَمَّا ذَلِكَ الشَّمْرُ.

عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعُوذَةَ بْنِ عَفَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِي مَعَاذُ بْنُ عَفَاءَ بِقِنَارٍ مِنْ رُطْبٍ وَعَنْدِوٍ أَجْرٍ مِنْ قِنَارٍ مِنْ غَيْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّ الْقِنَارَ فَاتَّيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَ أُحْيِيَّةٍ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ سِدَا نَاعْطَانِيهِ وَعَنْهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَارٍ مِنْ رُطْبٍ وَأَجْرٍ

اللہ منہما سے فرماتی ہیں:- میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک خال نہیں کے اوپر چھوٹے چھوٹے بڑیوں والے غریبوں سے تھے، اے کر آنی تو اپنے مجھے ہاتھ بھر کر زیورات دینے یا رادیرنے لگا کر سونا دیا۔

مشروبات مبارکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:- میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت سیمونہ رضی اللہ عنہما کے ہاں گئے۔ آپ اور وہ ایک بڑی تین لائیں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاجی (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: "پینے کا حق ہے لیکن اگر تم چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے" میں نے تم میں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جین کو اللہ تعالیٰ کھانا کھائے تو وہ یہ دعا پڑھے، اے اللہ! ہمارے لیے میں میں برکت دے اور میں اس میں برکت پیدا کر اور اس سے زیادہ عطا فرما، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دردوں کی جگہ) کفایت کرتی ہو۔"

پانی نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:- بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نازم کا پانی

رُغَبٍ فَأَعْطَانِي مِلًّا لَعَنَهُ حُلَيْثًا أَوْفَاكَ
ذَهَبًا

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمُوهُ الْحَلْوُ الْبَارِدُ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
بِأَنَّ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى
عَنْهُمَا عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِيَأْتِنَا
بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيٍّ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ
عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرِبَةُ لَكَ فَسَأَلْتُ
شَرِبْتُ أَتَوْتُ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ
لَا وَفَرَعَى سُورِكَ أَحَدًا فَشَرَفَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ
طَعَامًا حَلِيقًا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَ
أَطْعِمْنَا مِنْ خَيْرِ أُمَّةٍ وَسَقْنَا مِنْهُ اللَّهُ
لَبِنًا فَلَيْمَلَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَ
زِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِي مَكَانَ
الْقَلَامِ وَالشَّرَابِ سِوَا اللَّبَنِ

بِأَمَّا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَهْمٍ

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

حضرت عبید بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے (دو دنوں حالتوں میں) پانی پیتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

حضرت زوال بن سبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دار القضا، میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا۔ آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، گلہ کی، ٹانگ میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر پانی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے: یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔

ف:

حضرت عبدالرحمن بن ابوعمرہ رضی اللہ عنہما اپنی دادی حضرت کبیرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: روز فرماتی: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے گلے جوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں نے مشکیزے کا سزا کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔"

ف: ہاں کہ یا راقی کہ باہر امین جملہ کے لیے کبھی ایسا کرتے روز عادت مبارک میں مرتبہ سانس لینے کی تمہ اور یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ اور سیان والے دو سانس مراد ہے اس لیے روایات میں کوئی تضاد نہیں۔

وَهُوَ قَائِمٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ فَاتَّيْنَا
وَقَاعِدًا.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمٍ
فَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

عَنِ الزَّوَالِ بْنِ سَبِيرَةَ قَالَ أُتِيَ
عَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَكُونُ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ
فِي الرَّحْبَةِ فَاتَّخَذَ مِنْهُ كُفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ
وَمَمْنَعًا وَاسْتَشَقَّ وَمَسَحَ وَجْهَهُ
وَخِرَاعِيَهُ وَسَأَسَهُ ثُمَّ شَرَبَ مِنْهُ
وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ
يُحَدِّثْ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَلْ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِتَاءِ تَلَاثًا
إِذَا شَرِبَ وَيَقُولُ هُوَ أَمْرٌ وَأَمْرٌ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ
تَلَّسَّ مَرَّتَيْنِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ
جَدِّهِ كَبِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ
مِنْ فِي يَدِي بَرِيَّةً مَسْلُوقَةً قَائِمًا فَغَسَّطْتُ الْإِثْمِينَ
فَقَطَعْتُهُ.

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی بیٹے وقت آئین مرتبہ سانس
لیتے اور فرماتے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ابھی آئین سے مرتبہ سانس
لیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے
گھر تشریف لے گئے۔ اور آب نے گلے ہوئے ایک
مشکیزے سے کھڑے ہو کر مشکیزے کا منہ
کاٹ لیا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکھی کبھی اکھڑے ہو کر پانی نوش
فرماتے تھے۔ ان ۱

خوشبو لگانا

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے
فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی
تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو رکے
تھئے اسے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں

۱) ضرورت کے تحت اور بیان جواز کے لیے بھی کھڑے ہو کر اپنی پیٹے و درزے آپ کا رسول، بیٹھ کر پانی پینا تھا
(مستدرج)

عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ
أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ
فِي الْإِنَاءِ تَلَاثًا وَرَعِمَ أَنْسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ
فِي الْإِنَاءِ تَلَاثًا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَلَ عَلَى
أُذُنَيْهِ قَرْبِيَةً مَعْلَقَةً فَشَرِبَ مِنْ حَبِ
الْوَرْدِيَّةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سَلِيمٍ
إِلَى رَأْسِ الْغُرَابَةِ فَقَطَعَتْهَا.

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أُمِّهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

بِأَمَّا جَارِي فِي نَعْظِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ مُوسَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ
بِهَا.

عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا
يَبْرُدُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَنْسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُدُ
الطَّيِّبَ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدُنِّي

یعنی تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہرا یا مردوں کی خوشبو وہ سے جس کی بو کا سر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ سے جس کا رنگ ظاہر ہو اور رنگ حضرت ابو عثمان ندکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو دیمان (خوشبو) دی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے۔

لَا تَرُدُّ الْوَسَائِدَ وَالذَّمَنُ وَالطَّبِيبَ وَ
الْقَبْنَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبٌ
الْبَيْتِ مَا ظَهَرَ بَرِيحُهُ وَخَفِيَ كَوْنُهُ وَطَبِيبٌ
الْبَيْتِ مَا ظَهَرَ كَوْنُهُ وَخَفِيَ بَرِيحُهُ.

عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرَّيْحَانَ
فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَدَجٌ مِنْ
الْجَنَّةِ.

عَنْ جَبْرِ مَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ عَرَضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَّقَى جَبْرٌ سَادَاءً وَ
مَشَى فِي إِزَارِهِ فَقَالَ لَهُ خَدَجٌ رَدَّ آءُكَ
فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِقَوْمٍ مَا
رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صَوْمًا مِنْ جَبْرِ
إِلَّا مَا بَلَغْنَا مِنْ صَوْمِهِ لِيُؤْتَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (رادنی کہتے ہیں) اچھ حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صحت تہنہ میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے زچادر کو لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں نہیں جو خبر ملی ہے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں)

اندر گفتگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تمہاری طرح لگا کار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسا) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ اس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

بَابُ
بِأَيْفٍ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَالْكِتَابَةُ يَتَكَلَّمُ
بِكَلَامٍ بَيْنَ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ
إِلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ آپ سے سمجھی جا سکے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ
الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيَتَعَقَلَ عَنْهُ.

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ سَأَلْتُ خَالَيَ هَمْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَافًا فَلَمَّا قُلْتُ صِفْتُ لِي
 مَنْطِقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ ذَا رِيحٍ
 الْعُكَّةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلًا
 الشَّكَّةِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ
 يَقْتَتِرُ وَالْكَلَامَ وَبِخَيْرَةٍ بِأَسَدٍ أَقْبَى
 وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ
 لَا فُضُولٌ وَلَا تَشْبِيرٌ لَيْسَ بِالْجَافِي
 وَلَا الْمُهَيَّبِ يُعْظَمُ النِّعْمَةُ وَإِنْ دَقَّتْ
 لَأَيُّدُهُمْ مِنْهَا سَبِيغًا بِرَأْسِهَا لَمْ يَكُنْ
 يَذُرُّ ذَرَفًا وَلَا يَدْبُدُّهَا وَلَا تَنْضِبُهُ
 نَتْفِئًا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تَعَارَفَ
 الْحَقُّ لَمْ يَنْفِرْ لِعَضْبِهِ شَيْءٌ وَحَشِي
 يَنْتَصِرُ لَهُ يُعْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ
 لَهَا إِذَا انْشَاءَ أَشَاءَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا
 وَإِذَا تَنَجَّبَ فَلَيْبَهَا وَإِذَا تَخَدَّثَ انْصَلَّ
 بِهَا وَصَرَ بِبِرَاحَتِهِ الْيُمْنِي بَطَلَتْ
 رَأْيَهَا مِنْهُ الْيُسْرَى وَإِذَا غَضِبَ انْعَرَضَ
 وَاشْتَحَّ وَإِذَا قَرَعَ عَضَّ طَرْفَهُ حُرٌّ
 ضَعُوكُهُ الشَّبْرُ يُفْتَرَعُ عَنْ مِثْلِ حَبِّ
 الْقَمَامِ
 بِأَبٍ مَا جَاءَ فِي ضِحْكِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ كَانَ فِي سَأَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةً وَكَانَ لَا يُضْحِكُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
 میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو حضرت علی
 رضی اللہ عنہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے،
 آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے جواب
 حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم ہر وقت غلین اور شکر دیتے
 اور آپ کو اسی وقت سب (چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ
 کی خاموشی دراز تھی اور بیز ضرورت گفتگو نہیں فرماتے
 تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا سبز گھرا ہوا
 ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل
 ہوتا (لیکن نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم) آپ
 نہ تو سخت طبیعت تھے اور نہ نرمیوں کو ذلیل کرتے
 والے مادہ تعالیٰ کی نعمت کو قدر فرماتے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم آپ کی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ گمان ہے
 کی چیزوں کی تو قربانی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو
 دنیا اور اس کا مال و متاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔
 جب دیکھیں احمق بات سے تھانہ کیا جاتا تو
 کوئی چیز آپ کے ہنسنے کو شہتہ نہ کر سکتی جب تک
 آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے
 لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ
 پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو
 ہاتھ لیتے جب گفتگو فرماتے تو زبانی کھلی بائیں ہاتھ کے ٹھونڈے کے
 بیٹا پرارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو سبز چمکے اور کئی بار گش ہوجاتے
 جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرماتے آپ کی ہنسی ماہ طہور
 سلاکت ہوتی اور انہوں کی طرف سفید اور چمکدار دانت سبز گھرا ہوا

تبسم فرمانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پندلیوں میں قدر سے بارہائی تھی اور
 آپ کی ہنسی مبارک صرت تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

کو دیکھتا تو آپ کی چشمائے مبارک سر سر لگاتے
بغیر سر نہیں معلوم ہوتیں۔

حضرت عبد العمارت بن جزدہ فرماتے ہیں۔ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور کہتہ تم نے فرماتے
ولا کونہ نہیں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن سدرت رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ
ہوتی تھی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں، سب سے پہلے جنت
میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو
میں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے
دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے درپا میں) کو لایا جائے گا کہ
ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صفیہ عمامہ پیش کرو اور کہو
گناہ چھپائے جا میں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے
فلاں دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے
اتوار کرے گا اور کہو گناہوں کے سبب) سے ڈر رہا
ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو کہ بڑا بڑا نے بد سے ایک نیکی
دورہ کے گامیر سے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں
یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ابھل پڑے
میں بلکہ کہ آپ کے سامنے کے دن مبارک ظاہر ہو گئے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے
میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے (مگر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا جب بھی
آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے
میں مسلمان ہوا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(مگر میں بھی حاضر ہونے) سے نہیں روکا اور آپ

إِلَّا تَبْتَسِمُ مَا كَلَّمْتُ إِذَا أَنْفَكْتُ إِلَيْهِ فَكَلَّمْتُ
الْحَلَّ الْعَيْنِيِّ وَأَنْبَسَ بِأَكْعَلٍ.

عَنْ عَبْدِ الْعَمَارِ بْنِ جَزْدَةَ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَثِيرًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَمَارِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ مِنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبْتَسِمًا.

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَعْلَمُ أَوْلَى رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَالْجَزْءَ
رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ أَمْرًا مَوْاعظِيكَ صَغَارَ
ذُنُوبِهِمْ وَتُخَبَّرُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيَقَالُ
لَكَ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهَوَ
مُقَرَّبٌ لِي يَنْبِكُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا
فَيَقَالُ أَعْطَوهُ مَا كَانَ كُلِّ سِنَّةٍ عَمَلَهَا
حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنِّي ذُنُوبِي مَا آرَاهَا
هَلْهَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْكَ حَتَّى بَدَأَتْ تَوَاجِدُكَ.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسَلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا
ضَمِكًا.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا
حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُ أَسَلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا

جب بھی مجھے دیکھتے تھے مسخ فرماتے۔

حضرت عبدالرشید بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص کو مانتا ہوں
 جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سر بیوں
 کے بل باہر آئے گا اس سے کہا جائے گا حاجت میں
 داخل ہو جا آپ (فرماتے ہیں) میری وہ جنت میں داخل ہونے
 کے لیے جائے گا۔ جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام صلہ
 پر کرا لے تو وہاں سے اگر عرض کرے گا اسے رب! لوگوں نے
 اپنی اپنی جگہ استعمال لے لیے۔ اس سے کہا جائے گا میں تجھے
 اپنا گزشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے وہ کے گا میں رب! کہا
 جائے گا تمنا کر ایسی چیز مانگ (استغفر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
 ہیں) میری تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ سے
 گناہ تو نے کیا اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور میری وہ
 عرض کرے گا (رب! کیا تو مجھ سے استغفر فرماتا ہے مالک
 تو بادشاہ ہے؟ حضرت عبدالرشید بن مسعود فرماتے ہیں میں نے کہا
 حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت
 علیؑ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے
 پاس ایک چار پیڑ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے
 رکاب میں پاؤں رکھتے وقت بسم اللہ پڑھی جب اس کی
 پیڑ پر سوار ہوئے تو فرمایا "اللہم لعلہ" پھر آپ نے فرمایا وہ
 فات پاک سے جس نے اس کو ہمارے تائب کیا حالانکہ ہمیں
 کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم آپ نے رکاب میں
 واپس جانے والے ہیں پھر آپ نے میں تم پر "اللہم لعلہ" اور
 تین بار "اللہم لعلہ" پڑھا پھر کہا "ہاے اللہ! تو پاک سے بگ
 میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا جس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تم
 سوا سنتے والا کوئی نہیں" پھر حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ فرمایا
 (ادوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! آپ کی
 وہم سے سننے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت علیؑ

تَبَسَّرَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
 لَأَعْرِضُ أَجْرًا أَهْلَ النَّارِ حُرًّا وَجَارًّا جِلًّا يَخْرُجُ
 مِنْهَا رَحْمًا فَيَقَالُ لَهُ ائْتَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ
 قَالَ فَيَذَرُهَا بِيَدِ حَلِ الْجَنَّةِ فَيَبْجِدُ
 النَّاسَ قَدًا أَحَدًا وَالْمَنَازِلَ فَيَبْجِعُ
 فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدًا أَحَدًا النَّاسَ الْمَنَازِلَ
 فَيَقَالُ لَهُ أَتَسْتَدْرِكُ الرَّمَانَ الَّذِي كُنْتُ
 فِيهِ فَيَقُولُ نَحَرُ فَيَقَالُ لَهُ تَسْتَنْ قَالَ
 فَيَتَمَنَّى فَيَقَالُ لَهُ ذِيانَ لَكَ الَّذِي تَمَنَّى
 وَعَصْرًا أَضْمَانِ السُّنَيَاتِ قَالَ يَبْسُورُ
 السُّخْرُمِيَّةِ وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَكَلَفْتُ
 نَأْيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَحَكَّ حَتَّى كَذَبَتْ نَوَاجِدُهُ .
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ شَهِدْتُ عَيْتًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ
 بِدَأْسَةٍ لِيُرَكِّبَهَا فَكَلَّمْنَا وَصَنَعَ رَجُلُهُ فِي
 الرِّكَابِ قَالَ يَسْمِعُ اللَّهُ فَكَلَّمْنَا اسْتَوْعَى عَلَيَّ
 ظَهْرَهَا قَالَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْرًا قَالَ
 سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا
 لَهُ مُقْرِبِينَ وَإِنَّا لَإِنِّي رَبَّنَا مُتَقَلِّبُونَ
 نَحْرًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَكَلَّمْنَا وَابْنُ الْأَكْبَرِ
 كَلَّمْنَا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي
 فَاتَّهَ لَا يَبْعَثُ الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ سَخَّرَ
 صُحْرًا فَكَلَّمْتُ لَهُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ فَصَحَّكَتْ
 يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُمْ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا
 صَنَعْتُ نَحْرًا صُحْرًا فَكَلَّمْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ

صَحِيحَاتٍ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِذْ ذَاكَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَخْفَى
لَهُ شَيْءٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
رَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكُ يَوْمٍ مَرَّ الْخَنَازِقُ
حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ
ضَحِكُهُ قَالَ كَانَ رَجُلًا مَعَهُ ثَمَرٌ وَكَانَ
سَعْدٌ سَرَامِيًّا وَكَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا
يَأْتِيهِمْ لِيُحِطُوا بِجَبْهَتِهِ فَتَنَزِعُ لَهُ سَعْدٌ
يَسْعُرُ فَتَكَرَّرَ رَأْسَهُ سَاعَةً فَلَمْ يَحِطُوا
هَذَا وَمِنْهُ يُعْرَفُ جَبْهَتُهُ وَالْقَلْبُ وَيَسْأَلُ
بِرُجُلِهِ فَصَحِيحَاتٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُمْ قُلْتُ مِنْ
أَجْلِ شَيْءٍ صَحِيحَاتٌ قَالَتْ مِنْ فَعَلِهِ
يَا لَتَجِيلُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَزَارِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدُنِّيَا
ذَٰلِكَ أَدْمَعْتَن قَالَتْ مَسْمُودٌ قَالَتْ أَبُو سَامَةَ
يَعْنِي يَمَارِجَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُعْرَفَ لِبَطْنِ حَتَّى يَقُولَ لَا يَخْرُجُ فِي صَغِيرٍ
يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ النَّبِيُّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

ترتیباً فرمایا کرتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کون سی چیز ہے
آپ نے فرمایا یہ شگرتیہ ہے جس سے عرض کرنا ہے، یہ
وہ کتاب ہے اسے سب میرے گناہ بخش دے، (کوئی) وہ جانتا
ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو (حنگ) خندق کے دن دیکھا آپ
(اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے رات مبارک ظاہر
ہو گئے، حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت
سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی انہوں
نے فرمایا ایک آدمی (کانز) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال
کو اوجھڑ کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا، چونکہ حضرت سعد
رضی اللہ عنہ تیرا ملازم تھے اس لیے آپ نے ایک تیر نکالا
اور جو تیر اس سے راضی آیا، اسے دے ملازم تیر اس کی پٹیاں
پر لگا دیں، اور اس کی ٹانگ اٹھائی، اس واقعہ پر حضور صلی
اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، میان تک کہ آپ کے سامنے والے رات مبارک
نظر آتے ہیں، حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی

باب شوش طبعی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے دو کانوں والے،
حضرت محمود بن غسان، راوی، کہتے ہیں حضرت ابواسامہ
رازی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے عرض طبعی
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے
میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا، اسے البریہ تیرے پہل
لو کی جا، (ابو) کے پاس میل لاکھ، پوچھا جو گیا آنحضرت صلی اللہ
عینے ازراہ جن طبعی دریافت فرمائی۔

حضرت البرہہ سے روایت فرماتے ہیں، صحابہ کرام

فَاَلْوَايَا رَسُولُ اللَّهِ إِنَّكَ مُدَايِعُنَا قَالَ إِنِّي
لَأَقُولُ الْأَعْمَاسُ مُدَايِعُنَا يَعْنِي
مُدَايِعُنَا.

عَنْ الْأَسْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِي
نَاقِيَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَمُ بِوَلَدِي
النَّاقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَلْ يَلِدُ إِلَّا الْمَوْتُ.

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ أَهْلِ الْبَاءِ وَبِهِ كَانَ
اسْمُهُ ظَهْرًا وَكَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيَجْهَرُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ تَاهِرًا جَادِيَتَا وَتَحْنُ حَاضِرَةٌ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا ذَمِيمًا قَاتِلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيحُ
مَنَاعَةً فَاحْتَمَنَهُ مِنْ خَلِيفِهِ وَلَا يُبْهِمُهُ
فَقَالَ مَنْ هَذَا أُرْسِلْنِي فَأَتَعْتُ قَعْرَتَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَأْتُوا
مَا لَمْ يَنْظُرُوا بِمَدْبَأِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي
هَذَا الْعَمِدَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا
وَاللَّهِ تَجِدُنِي كَمَا سَدَأْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْكِنْ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتُ
بِحَاسِدٍ أَرُوْ قَالَ أَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ عَالٍ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش نہیں کرتے
ہیں آپ نے فرمایا میں بھی بات ہی تو کہتا ہوں۔

ایسی اور مرد معراج کے چھوٹے بات نہیں کہتا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا کی بات کی
نے فرمایا تمہے اوشنی کے لیے پورا کرتا ہوں اس نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اوشنی کے لیے گو کیا
کردں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوش، اوشنی
ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تختہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ
واپس جاتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی اسے
سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
زاہر ہلرا وہاٹی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (صحابہ کرام)
وہ (ظاہر) بد صحبت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان مع
رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اسطرح
پھنکی کہ چڑھ گئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے انہوں نے کہا
کون ہے جو چھوڑ دے! (ہاں ایشا امیں) اچھڑ دیکھا تو
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ انہوں نے غایت اہتمام سے
اپنی بیڑی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز مبارک سے
برکت کے لیے منا خرید کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے گئے
اس نظام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ کے لیے کم قیمت نہیں گے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں
ہیں آپ نے فرمایا تم اللہ تمہارے کے نزدیک قیمت نہیں
قیمت ہو۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 قَالَ أَنْتَ عَجُوزٌ الْكَلْبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهُ
 أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ فُلْكَانِ
 إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَبِيدُ غُلْمَهَا عَجُوزٌ
 قَالَ قَوْلُكَ تَهْنِئِي فَقَالَ أَحْبِبِي وَهَذَا
 آيَتُهَا لَا تُدْخِلُهَا وَهِيَ عَجُوزٌ إِنَّ
 اللهُ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ
 إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ آيَاتًا.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کونسی چیز سے دعا کی ہے؟

حضرت حسن مبرکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
 بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت آب میں حاضر ہو کر عرض
 کیا یا رسول اللہ! میں اللہ علیہ وسلم! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ
 مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلان
 کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی! حضرت حسن
 مبرکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! وہ عورت روٹی ہوئی واپس
 ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو جاننا
 کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی! اگر تم اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے بے شک ہم نے ان کو عورتوں کو ایک خاص طریقے

باب ششم گوی

بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ كَلَامِ رَسُولِ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ
 قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ الْكَلْبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَتَمَكَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشَّيْءِ فَتَالَتْ
 كَانَ يَتَمَكَّلُ بِشَيْءٍ مِنْ رَوَاحَةِ وَيَتَمَكَّلُ
 بِقَوْلِهِ وَيَقُولُ ه

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی چیز سے تمکلم کیا کرتے تھے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم شہر بڑا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں، نبی
 پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شہر بڑھا کرتے
 تھے اور کبھی یہ مصر میں پڑھتے تھے "وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ
 مِنْ لَدُنْ تَرْتُوذِ الدَّرِيثِرِ" پاس وہ شخص نہیں لایا جیسا کہ تو نے اجازت
 نہیں دی

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مِنْ لَدُنْ تَرْتُوذِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ أَسَدِي قَوْلِي قَالَتْهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةً لِيَبْدِي
 ه الْأَكْلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللهُ بِأَجْلَلِ
 وَكَادَ أَمِيَّةُ بِنْتُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يَسْتَمَّ
 عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سَفْيَانَ الْجَلْقِيَّ قَالَ
 اصَّابَ حَبِيرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَمَّ مَيْتَ فَقَالَ ه

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک
 بہت سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لہید بن ریبہ کا یہ شعر
 ہے ہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک
 بہت سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لہید بن ریبہ کا یہ شعر
 ہے ہ

هَلْ أَتَيْتِ الْإِسْبِيَةَ دَمِيئَةً
 وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيَتْ
 عَنِ النَّبَرِ آءِ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ اللهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی چیز سے تمکلم کیا کرتے تھے؟

اور ترجمہ: حضرت ابن رواحہ کے شہر بڑھا کرتے
 ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک چتر لگا رکھی
 سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا
 "تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے
 اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے"
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 (مجرم) ایک شخص نے پوچھا اے ابو سمرہ! کیا

تم لوگوں میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر
 جاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، خدا کی قسم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے من نہیں پیرا بلکہ جلد باز لوگ اچھا لگے، اگرچہ
 وہ ہوازن قبیلہ کے تیروں کی زد میں آ گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر سارک پر تھے اور عاتق بن عبدالمطلب
 کے بیٹے سنان، فرانس کی کام کھلائی جوئی تھی اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ رہا ہے تھے، میں نبی ہوں، اس (بات)
 میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں سفرت عبدالمطلب
 کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

سفرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک
 صلی اللہ علیہ وسلم مروی کثفا کے لیے کہ کوہ میں داخل ہوئے
 تو آپ کے آگے آگے حضرت رداہیر گئے، جو سے جا رہے تھے۔
 "اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے
 سے بھٹ جاؤ، آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں
 ایسا مار، ماروں گے جو تمہیں گواہی دے گا کہ تمہیں
 کسی اور دست کو روکے سے قائل کر دے گا۔"

حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے ابن رواحہ
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور محمد بن حنفیہ
 میں تو شہر پڑتا ہے؟
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے
 کہنے دو، بے شک یہ شہر (کاہنوں کو) تیز برسانے سے
 جو زیادہ تیز کیے گئے ہیں۔

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سوار سے
 بھی زیادہ جیٹھا، آپ کے مبارک کلام (آپ کے سامنے)
 شعر پڑھنے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے)
 بیان کرنے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور مجھ سے بھی ان کے
 ساتھ سلا دیتے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَمْرَةَ
 فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَدَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ سَرَّ عَانَ النَّاسِ
 تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ يَأْتِي النَّبِيَّ وَالرَّسُولَ اللَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلَتِهِ وَأَخْبُو
 سَفِيًّا زَيْنُ الْعَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 أَسْنَدًا يَلْحَقُ بِهَا وَالرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ هـ

أَنَا النَّبِيُّ الْأَكْبَرُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَلَ مَلَكًا فِي عَمْرَةَ الْقَصَاةِ
 وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ:

حَلَوَ ابْنِي الْكَفَّارِ عَنْ سَيْبِلِهِ

الْيَوْمَ لَوْ كُنْتُ عَلَى تَرْبِلِهِ

مَرًا بِأَبِي زَيْدٍ الْهَامِرِ عَنْ مَيْبِلِهِ

وَيَذْهَبُ الْخَلِيلُ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ
 بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ يَقُولُ شِعْرًا
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِي
 عَنْهُ يَا عَمْرُ فَذَهَبَ أَسْرَعُ ذَيْبٍ مِمَّنْ تَضِيحُ
 النَّبِيلِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ جَالَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْكَرْبُورَ مَا تَمَّتْ مَرَّةٌ، كَانَ أَحْسَابُ
 يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَنَاشَدُونَ أَسْنِيَاءَ
 مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ سَائِرٌ وَرَدَّ مَا تَبَسَّمُ
 مَعَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایزد کا بہتر بن کلام، ابولید بن ربیع
کا یہ قول ہے۔
"حسن لواء اللہ قتال کے سوا کبھی کبھی نہیں ہے؟"

حضرت عمرو بن شریہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو ابیر
بن خلف کے کلام سے ایک سو بیت سنائے جب
میں ایک سو بیت سنا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔
پھر انہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تبارک و تعالیٰ (امیر بن موت)
ایمان لانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ
مسودہ میں مہذب بجاتے ہیں پر آپ کھر سے جو کچھ نعت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فرمیں انہوں سے واقف کرتے
ہوئے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
یہے شک اللہ تعالیٰ راجح قدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کے
ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔
جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

بَابُ رِاتِ كَةِ وَقْتِ قَصَّةِ كُوْتِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک
محبیب واقعہ سنایا ان میں سے ایک نے لی نے عرض کیا
گو یا یہ فراز کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تم خزانہ کے خزانہ سے واقف ہو پھر خود ہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمُّ سُرَّةٍ كَلِمَةٌ كَلِمَاتُ
بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةٌ يُدْبِرُهَا

الْأَمَلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهُ بِأَهْلِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ
رَدِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَنْشَدَتْهُ وَاحِدَةً قَافِيَةً مِنْ قَوْلِ أُمِّ مَيْمَنَةَ
بِنِ الصَّلْتِ كُلَّمَا أُنشِدْتُهُ بِمِثْلِهَا قَالَ لِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَحْدَةٌ
أَنْشَدَتْهُ وَاحِدَةً يَعْنِي بِنِيًّا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَذَا
لَيْسَ لِي.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضَعُهُ حَسَانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مُتَّبِعًا لِي فِي الْمَسْجِدِ يَقُورُ عَلَيْهِ وَتَأْتِي مَا
يُعَايِرُ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْتَالَ مَنَافِعُ وَيَقُولُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
يُؤَيِّرُ مَحْسَدَانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْ مَا يَنَافِعُ
أَوْ يُعَايِرُ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَاءِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
حَدَّثَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ كَلِمَةً بِنِسَاءَةٍ حَدِيثًا قَالَتْ إِمْرَأَةٌ
مِنْهُمْ كَانَتْ الْعَدِيْبِيَّةَ حَدِيثُ خُرَاصَةَ
فَقَالَ إِنَّ مَرُؤُونَ مَا خُرَاصَةَ إِنَّ خُرَاصَةَ

فرمایا، خزانہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص صاحبے زمانہ نہایت
میں جنات سے قید کر لیا۔ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا یہ
انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام کلمات لوگوں کو سننے سے
جو اس نے جنوں میں دیکھے ہر رنگ اور عجیب بات کی کہنے پر خزانہ
کہا کہ ہے۔ اُم زرع کی حدیث۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ مہینوں
نے مل بیٹھ کر آپس میں ہنسنے معاہدہ کیا کر وہ اپنے خزانہ
کے حالات (ایک دروسے سے) انہیں چھپائی گئی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہی عورت نے
کہا میرا خاندان، دشوار گزار پہاڑ کی پر دیے اونٹ کے
گوشت کی طرح ہے، تازہ پیاز اتنا آسان ہے کہ اس
پر چڑھنا آسان ہے اور تازہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ کھیت سے
لایا جائے یعنی میرا خاندان ناکارہ ہے، اور یہی عورت نے کہا میرا
خاندان آرا ہے، کہ اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈوب
کہ کہیں میں اسے چھوڑ دوں۔ مگر میں اس کا حال بیان کرنا
تو تمام صوبہ بیان کروں گی، یعنی میرے خاندان کے حالات
نا قابل بیان ہیں، میری عورت نے کہا میرا خاندان رہے گا،
میرے اگر میں چھوڑوں تو میرے اطلاق دی جاتی ہے
اور اگر خاموش رہوں تو دشمنی مانتی ہوں، یعنی کسی کھیت کی نہیں
رہتی، چوتھی حدیث نے کہا میرا خاندان، مگر کمرہ کی رات کی
طرح ہے، اگر کم زور نہ ہوتی اور زرخیز، یعنی میرا خاندان سستی
مزا ہے، یا پتوں کی عورت نے کہا میرا خاندان، مگر گئے تو جیتا
اور رہا جائے تو خیر ہے۔ وہ گھر میں معاملات کی تحقیق نہیں
کرنا چھوڑی عورت نے کہا میرا خاندان، مگر جب کا ناکا تو سب
کوہر سمیٹ لیتا ہے، اپنا پتے تو سب چھوڑتا ہے، جب
بیتا ہے تو کراؤ خوب بیٹھ لیتا ہے، اور میرے کونے
میں ہاتھ ڈال کر میرے ارنجی درامت کو سٹوم نہیں کرتا
یعنی لا پرواہ ہے، ساتویں حدیث نے کہا میرا خاندان

كَانَ رَجُلًا مِنْ عَدَنَ، فَاسْرَدَهُ الْجَنُّ فِي
النَّجَاهِ لِيَلْتَمَسَنَّ نَيْدِمَ دَهْرًا، فَخَرَّ دُؤْبُهُ إِلَى
الْأَرْضِ، فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا كَانَتْ فِيهِمْ
مِنَ الْأَعْجِيبِ، فَقَالَ النَّاسُ حَيْثُ مَحْرَاكَةُ.

حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
حَلَسْتُ أَحَدَى عَشْرَةَ أَمْرًا، فَتَعَاهَدَنَ
وَتَعَاهَدَنَ أَنْ لَا يَكْتُمُنَّ مِنْ أَعْبَارِ أَدْرَاجِهِمْ
شَيْئًا، فَتَالَتْ قَالَتِ الْأُولَى مَا فُوجِي لَحْمُ
جَبَلٍ عَيْشَ عَنِي وَأَسِ جَبَلٍ وَعَنِي لَأَ
سَهْلٌ قَبِيْرَتِي وَلَا سَمِيْنٌ قَبِيْرَتِي
قَالَتِ الثَّانِيَةَ مَا فُوجِي لَأَ أُشْبِرُ حَبْرَةَ
أَبِي أَخَاتٍ أَنْ لَا أَدْرَاةَ إِنْ أَذْكَرُ
أَذْكَرُ عَجْرَةَ وَلَا بُعْرَةَ، وَتَالَتِ
الثَّالِثَةَ مَا فُوجِي الْعَسْتَقِي إِنْ أَطْلُقُ
أَطْلُقُ وَإِنْ أَسْكُتُ أَسْكُتُ وَتَالَتِ
الرَّابِعَةَ مَا فُوجِي كَيْلِي تَهَامَةَ لَأَحْرُ
وَلَا قَهْ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ
قَالَتِ الْخَامِسَةَ مَا فُوجِي إِنْ
دَخَلْتُ فِيهَا وَإِنْ خَرَجْتُ أَسِيْدًا
وَلَا يَسْأَلُ عَنَّا عَهْدَةً وَتَالَتِ
السادِسَةَ مَا فُوجِي إِنْ أَكَلْتُ لَعْتُ
وَإِنْ شَرِبْتُ اشْتَقْتُ وَإِنْ
اضْطَجَعْتُ انْتَفَعْتُ وَلَا يُؤَلِّبُ الْكُفَّ
يَبْعَثُو الْبَيْتَ قَالَتِ الثَّانِيَةَ مَا فُوجِي
عَيَايَا أَوْ غَيَايَا طَبَايَا
كُلُّ دَابَّةٍ لَهَا دَابَّةٌ شَجَلٌ أَوْ قَلْدٌ
أَوْ حِمَّةٌ كَلْدًا لَكِ قَالَتِ

الْبِغَامَةِ تَزْوِجَ الْمَتِّ مَسْ
 زَوَّجَ وَالزَّيْبُحُ بِرَيْحٍ مَزَّزَ
 فَالَّتِ الْمَثَابِعَةُ تَزْوِجِي مَزَّزَ
 الْعَمَادُ عَطِيئَةُ النَّوْمَادُ طَوِيلُ
 النَّحَّادُ قَبِيضَةُ الْبِحْمَتِ مِنَ الْمَثَارِ
 فَالَّتِ الْعَارِشَةُ تَزْوِجِي مَالِكِ
 وَمَالِكِ مَالِكِ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
 لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتٌ انْمُبَا مَكَّةَ
 قَلِيلَاتُ الْمَسَارِيرِ إِذَا سَمِعْتِ
 صَوْتُ الْمَرْهِي أَيْعَنُ أَتَهْدِي
 هُوَ الْإِكُّ فَالَّتِ الْعَمَادِيَّةُ
 عَشْرَةٌ تَزْوِجِي أَبُو زَمْرَعٍ وَمَا
 أَبُو زَمْرَعٍ أَنَا سٌ مِنْ حَبِيٍّ أَدَقُّ
 وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَصَمَتِي وَ
 بَجَعِي قَبَّحَتُ إِلَى نَفْسِي
 وَجَدَنِي فِي أَهْلِ عُنَيْمَةَ بِشَقِ
 فَجَمَلِي فِي أَهْلِ صَهْبِلِ وَ
 أَطِيطُ وَدَائِسُ وَمَتَّقُ فَجَدَنُ
 أَحْوَلُ فَلَا أُقْتَمُ وَارْتَمُ
 فَكَتَمْتُمُ وَأَشْرَبُ فَتَقَمُّمُ
 أَقْبَلِي زَمْرَعُ فَمَا أَقْبَلِي زَمْرَعُ عَمُوْمًا بِرَأْسِ
 وَبَيْتَهَا فَسَاحِ إِبْنُ أَبِي زَمْرَعٍ
 فَمَا إِبْنُ أَبِي زَمْرَعٍ مَضْجَعُهُ كَسَلِ
 شَطْبَةٌ وَشَيْبَةُ ذِرَاعُ الْجَعْمَةُ
 يَنْتُ أَبِي زَمْرَعٍ فَمَا بَيْتُ أَبِي زَمْرَعٍ
 طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أَبِيهَا وَمَلَأَ
 كَسَائِفَهَا وَعَمَطَ جَارِيَتَهَا جَارِيَةً
 أَبِي زَمْرَعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي
 زَمْرَعٍ لَا كَبْتُ حَدِيثُنَا نَبْشِينَا

ہے (یا اس عورت نے کہا) انکار وہ جو تون ہے وہ ہر بیماری میں مثلاً
 ہے تھجہ زنی کہ وہ ایتری ہڑی ٹورے بیاترے یہ دونوں مع
 کوڑے زمین وہ جو تون اور ناکارہ شمس ہے آٹھویں عورت
 نے کہا میرے خاندان کو ہتہ لگانا خرگوش کو ہتہ لگانے کے برابر ہے
 انہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔
 نوی عورت نے کہا میرا خاندان سونے ستونوں والا اعلیٰ نسب بہت
 بڑی راگہ والا سنی) جسے پرستے والا اور ازندہ اور اس کا گھر
 مشورہ گاہ کے قریب ہے (یعنی معتبر آدمی ہے) دوسری عورت
 نے کہا میرے خاندان کا نام مالک ہے اور کیا مالک؟ وہ مالک
 اس (نوی عورت کے خاندان سے) بجز ہے وہ اونٹوں کا مالک
 ہے اور اس کے اونٹ اکثر باڑے میں رہتے ہیں اور بہت
 کم چراگاہ میں جاتے ہیں۔ جب وہ (اونٹ) لگانے جمانے کا کلا
 سنتے ہیں (مجانوں کے استقبال سے) کہ یہ ہے) تو اپنے ذبح کرنے
 کا فیض کر لیتے ہیں۔ (یعنی شخص امیر بھی ہے اور جان نواز بھی)
 تیسری عورت نے کہا میرا خاندان ابو زرع ہے اور ابو زرع
 کیسا ہے؟ اس نے روبروات سے میرے کان ہلا دیئے اور چلی
 سے میرے بازو بھر دیئے (مخوب کھلا یا لایا) اس نے مجھے خوش
 کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے منور ٹی سی
 بکریوں (دھول) (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں نے آیا
 جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گانے والے
 ہیں اور مجھ سے سدا کرتے والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال)
 میں بات کرتی ہوں تو برا نہیں سنایا جا تا جب میں سوتی
 ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور جیتی ہوں تو سیراب ہو کر جیتی
 ہوں ابو زرع کی ماں بھی کسی (مالک) عورت ہے اس کے
 برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کدوا ہے ابو زرع کے
 بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا بیٹو کھوڑکی بے صلہ سنی کی
 طرح سے اور اسے مرت کبری کے بچے کا ایک بازو سر کر دیتا
 ابو زرع کی بیٹی بھی کیا ہی (دلیل تعریف) ہے ماں باپ کی فخر ابو زرع
 اور چادر کو بھرنے والی ہے (یعنی سوتی تازی) اور اپنی ہمسایہ

عورت (یعنی مسکون) کو جلائے والی ہے۔ ابوہریرہ کی روایت میں بھی
 ہی قابل ستائش ہے نہ ہمارے راز نگاہ کرتی سے نہ ہمارے
 چوڑی سے جاتی ہے اور ذہنی ہمارے کم کو گورے کو گٹ سے
 بھرتی ہے۔ ام زرعہ نے کہا کہ ابوہریرہ کھڑے سے نکلا اس وقت
 دودھ کی مشکین لٹوئی تھی ہمارے تھیلی (یعنی دودھ سے کھن
 نکلا اہل راجہ) اس نے ایک عورت سے ملاحت کی جس
 کے ساتھ اس کے پہلو میں دو تاروں (اس کے) اچھتے کی
 طرح دو بچے سے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد ابوہریرہ نے مجھے
 اطلاع دے دی اور میں نے بھی ایک ایسے ہمارے شادی کر لی جو گور
 پر سوار تھا، ہاتھ میں تلوار تھی اور تمام خطہ جو چوڑی کی بند لگا کے پاس
 ہے، کانیزہ و طفیل نیزہ لگاتا ہے، اور سپرہ کو میرے پاس کثرت سے چوڑے
 لے کر آتا ہے ان جو پاؤں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام
 زرعہ! تو خود بھی کھا اور اپنے انارک کو بھی نلادے (اس کے باوجود)
 اگر میں اس کے دینے ہوئے تمام نطیات میں کون تو ابیر بھی ابوہریرہ
 کے چھوٹے چھوٹے بچن کے بار نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے فرمایا کہ ابیہریرہ جیسا ابوہریرہ، ام زرعہ کے لیے تھا یعنی نہایت شفیق اور دربان

باب اول آلام فرمانا

حضرت بار بن مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
 جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف
 لے جاتے تو دراب میں مقفل کو دراب میں رخسار مبارک کے نیچے
 رکھتے اور بارگاہ الہی میں عرض کرتے اے رب! مجھے
 (اس دن کے) مذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں
 کو اٹھائے گا۔

حضرت مزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے
 جاتے تو دعا مانگتے "اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے
 موت آنے کی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہنا ہوں" اور
 جب بیدار ہوتے فرماتے "تمام قرظیں اللہ کو سزا دار

تُنْفِقَتْ وَمِيرَتَنَا تَنْفِقِنَا وَلَا تَمْلَأْ
 بَيْتَنَا تَغْتَبِئِينَ مَا كَانَتْ خَرَجَ
 أَبُو زَرْعٍ وَرَأَوْطَابٌ تَمَخَّصَ
 فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا
 كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ
 حَضْرَتِهَا بِرُمَّاتَيْنِ فَطَلَقَتْهُنَّ
 وَتَلَّحَّهِنَّ فَتَكَحَّتْ بَعْدَهُ رَجُلًا
 شَرِيًّا وَآخَذَ حَظِيئًا وَارَا حَرْعِي
 نَسًا ثَرِيًّا وَاعْطَلَفِي مِنْ كُلِّ تَارِحِي
 زَوْجًا وَقَالَ كُنْ أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي
 أَهْلِكَ فَكَلِمَتِي كُنْ تَوَخَّيْ عَطَائِي
 مَا بَلَغَ اصْغَرَ أَيُّ نِسَاءٍ قَالَتْ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَالَ فِي
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُنْتُ لِكَ كَأَنِّي زَرْعٌ لِأُمِّ زَرْعٍ.

منہا راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ابیہریرہ جیسا ابوہریرہ، ام زرعہ کے لیے تھا یعنی نہایت شفیق اور دربان
 باب ماجاء فی صفة نومه رسول اللہ
 صلى الله عليه وسلم.

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَهُ
 لِقَدَمِ الْيَمَنِ تَحْتِ حَذْيِهِ الْيَمِينِ
 وَقَالَ رَبِّ قَسِي عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
 عِبَادَكَ.

عَنْ حُدَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 أَوَى إِلَى فِئَا شَبَّهَ قَالَ اللَّهُ يَا سُبْحَانَ
 أُمِّي وَآحِبِّي. وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَتْ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

یہ جس نے نہیں سنے کے بعد زندقہ کیا اور اس کی طعن مہا ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا جب رات بچے وقت لیسنے مبارک پر کتھریف سے جاتے تو: بیڑوں، انہوں کو رونا کے نغز میں اجمع فرما کر ان میں میونک مارتے اور سورۃ انعام، سورۃ نعت اور سورۃ الناس پڑھتے پھر دونوں انہوں کو جسم پر جہاں تاں مکن ہوتا پھیرتے اور انہوں کو فریاد، چہرہ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمایا کرتے اور آپ نے رسولی خلعت لیے اللہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب بھی آرام فرماتے معمول فرماتے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر ناز کی فرمادی آپ کمرے جوئے اور ناز ادا فرمائی اعلان کیا آپ نے وضو نہیں فرمایا اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے۔ الف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسنے مبارک پر کتھریف سے جاتے تو فرماتے: تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کفایت کی اور جگر دی کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ جس میں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی جگر دینے والا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روضہ میں پڑا کرتے وقت: رات کو اترتے تو رات میں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے اٹھتے وقت: پہلے اترتے تو رات میں اکلائی کھڑکی کر کے مبارک تھپیل پر رکھتے۔

أَمَّا تَأْتِيهِ الشُّعُورُ بِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَوَى إِلَى فِئَا أَيْشَةَ كَانَ لَيْلَةً جَمَعَ كَثِيرًا
فَنَنَّتْ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ
وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كَثْرًا مَسْرَمًا
بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ وَيَبْدَأُ
بِهِمَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ
وَمِنْ جَسَدِهِ يَصْنَعُ ذَلِكَ مَثَلَتْ
مَرَاتِمًا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَامَ سَتِي نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ
فَأَسَاءَ يَلَاؤُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَاهُ
بِالصَّلَاةِ فَتَنَامَ وَصَلَّى وَلَوْ يَكُونُ مَادِي
الْحَوَائِثِ قَسِيئًا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِئَا أَيْشَةَ قَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَكَّنَنَا وَكَلَّفَنَا
وَأَدَانَ فَا فَكَّرَ وَمَثَلٌ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا
مُؤَوَّى

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
عَرَسَ بِسَيْلِكِنٍ اسْتَطَاعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ
وَإِذَا عَرَسَ فَيُبَلِّغُ الصُّبْحَ نَصَبَ ذِرَاعَهُ
وَيُصَنِّعُ رَأْسَهُ عَلَى كَتِفِهِ

ف: نیند سے بیداری کے بعد وضو کرنا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عداہوں میں سے ہے۔ سترجم

باب عبادت فرما

حضرت مغزومین شہید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز اتھمدا پر اٹھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر دم گئے اور من کی گئی آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پھیلوں کے گنہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوخ جاتے آپ سے من کیا گیا اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پھلوں اور پھیلوں (سب کے گناہ، بخش دیئے۔) آپ نے فرمایا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز اتھمدا میں اتنا لیا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں دو دم آجاتے۔ آپ سے من کیا جانا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پھلوں اور پھیلوں (سب کے گناہ بخش دیئے) آپ فرماتے ہیں میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر نماز کیے، کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سننے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

باب مَا سَأَلَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ عَبْدِ رَحْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَيَسْأَلُ لَهُ أَنْتَعَلَ هَذَا وَذَلِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا كُنْ أَعْبَدًا اشْكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْسُطُ حَتَّى تَبْرُمَ قَدَمَاهُ فَإِنْ فَتَيْلٌ لَهُ لَمْ يَنْتَعَلْ هَذَا وَذَلِكَ جَاءَ نَكْرَهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَفَا لَكَ مَا تَسْتَدَمُّ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا كُنْ عَبْدًا اشْكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ يُصَلِّي حَتَّى يَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيَسْأَلُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْتَعَلَ هَذَا وَذَلِكَ عَفَا اللَّهُ لَكَ مَا تَسْتَدَمُّ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا كُنْ عَبْدًا اشْكُورًا.

عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاللَّيْلِ كُنْتُ أَلْتَمِسُ مَا مَرَّ أَذْكَرُ اللَّيْلِ حَتَّى يَقُومَ فَإِذَا كَانَ مِنَ اللَّحْمِ أَذْكَرُ شَعْرَ أُنَى فِيهَا امْتَهَةٌ فَإِذَا كَانَتْ لَهَا حَاجَةٌ أَنْعَرَ بِأَهْلِيهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

وَبَشَّ فَإِنْ كَانَ جَدًّا أَقْرَبَ عَلَيْهِ مِنَ
الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى
الصَّلَاةِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ وَسَأَلَ
فَأَصْطَبَجْتُ فِي عَاهِنِ الرِّسَادَةِ وَ
اصْطَبَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَمَتَ اللَّيْلُ أَدْقَبَهُ
بِقَلْبِهِ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلْبَيْهِ فَأَسْتَقْبَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَلَ يَسْحُ
التَّوَمُّرَ عَنْ رَجُلِهِ ثُمَّ قَرَأَ العُشْرَ
الْأَيَّاتِ الْخَوَاتِيمِ مِنْ سُورَةِ الْبُرْجِ
ثُمَّ قَالَ مَا لِي شَيْءٌ مُعَلِّبٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ
فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ ثُمَّ قَرَأَ بَصِيصِي قَسَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَتُّ
إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمِينَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ
بِأُذُنِي الْيُمْنَى فَقَتَلَهَا أَصْمَتِي وَكَلَّمَتْنِي ثُمَّ
وَكَلَّمَتْنِي ثُمَّ وَكَلَّمَتْنِي ثُمَّ وَكَلَّمَتْنِي ثُمَّ
وَكَلَّمَتْنِي ثُمَّ وَكَلَّمَتْنِي قَالَ مَعْنَى سَيْتِ
مَرَاتٍ ثُمَّ أَقْرَبَ ثُمَّ اصْطَبَجَ ثُمَّ
جَاءَهُ الْمَوْزُونُ فَقَتَا مَقْصَلِي وَكَلَّمَتْنِي
خَوِيفَتْنِي ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْصُرِي
مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كُرِ

اگر غسل کی حاجت ہوگی تو غسل فرماتے ورنہ
وضو نہ کر نماز کے لیے تشریف لے
جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد،
ابو کرب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی
خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے ہاں ٹھہرے
آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبا کی جانب آرام فرما ہوئے
رہے ہی (مخبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نفع رات
سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے
نیمہ (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر آپ نے سرورہ
آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے
لکھے ہوئے ایک مشنیے سے غوب اچھی طرح وضو
فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں بھی
آنحضرت (آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا گیا) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنا ادا یاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا
دایاں کان پر ڈگر مڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے
کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی۔ حضرت
معین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر مرتبہ۔ پھر آپ نے
دوڑھے (آخری دو رکعتوں) سے ساتھ ایک رکعت لا کر
تین رکعت دوڑھے) پھر موزن کے آنے پر آپ آنکھ لگے
ہوئے دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (سجد میں) تشریف
لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں
پڑھا کرتے تھے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اور کچھ کے غلبہ کی وجہ سے

بُصِّلَ بِاللَّيْلِ مَعَهُ مِنْ ذَلِكَ التَّوْبَةِ أَوْ
عَبْنَةُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ التَّهَارِ شَتَّى
عَشْرًا رُكْعَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ
أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْتَضِمْ حُلْمُوهُ
بِرُكْعَتَيْنِ خَيْرٌ لَيْسَ فِيهِمَا.

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَيْنِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا رُمِيَتْ صَلَاةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَوَسَّطَتْ عَيْنَتَهُ أَوْ فَسَطَطَتْ فَصَلَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُكْعَتَيْنِ خَيْرٌ لَيْسَ فِيهِمَا شَرٌّ صَلَّى
طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ شَرٌّ صَلَّى
رُكْعَتَيْنِ وَهَذَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
شَرٌّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَذَا دُونَ اللَّتَيْنِ
قَبْلَهُمَا شَرٌّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهَذَا دُونَ
اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا شَرٌّ أَذْوَقَ ذَلِكَ فَذَلِكَ عَشْرَةٌ
رُكْعَةً.

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ
مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَبْرُجَ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِضْطِ
عَشْرًا رُكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّةٍ
وَطَوِيلَةٍ شَرٌّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّةٍ
دَوِيلَةٍ شَرٌّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ مَا شِئْتُ

رات کو نماز اتمیدان پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں
ادا فرماتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو رکعتوں کے
ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز مزدور دیہیوں کا۔ چنانچہ میں آپ کے چلنے
یا بیٹھے کی چوکھٹ سے ٹیکر کر کھڑا ہو گیا میں نے دیکھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صفحہ رکعتیں پڑھیں۔
پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں پھر چار تیرہ دو دو
رکعتیں پڑھیں، پھر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو رکعت سے
مختصر ہوئیں، پھر آپ نے دو تہ پڑھے اس طرح یہ تیرہ
رکعتیں ہو گئیں۔

.....
حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان
البارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔
ام المؤمنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ
نہیں پڑھتے تھے۔ (وسیلے، چار پڑھتے اور تیرہ
ان کی عمدگی اور لہجے کے بارے میں مت پوچھو۔
پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ

دور دراز ہوتی تھیں پھر میں کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے قبل آگاہ فرماتے ہیں آپ نے نماز الے عائشہ ارضی اللہ عنہا سے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ میری رکعت) اور وتر پڑھتے تھے نہ کہ کہہ کر ایک رکعت ادا کرتے (جب آپ نائغ ہوتے تو راتیں پہلو پر لیٹ جاتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔
(یعنی کبھی کبھی)

حضرت مزینہ بن بیان رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ انہوں (حضرت حذیفہ) نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو فرمایا "اللہ بہت بڑا ہے جو بارشاہت، حکومت برائی اور بزرگی والا ہے"

پھر آپ نے سورہ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام بنتا رکوع فرمایا آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قیام کیا اور "ربی الحمد" بار بار پڑھا۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔ پھر سر اٹھا کر دو دنوں سجدوں کے درمیان سجدے میں جلیبہ فرمایا اور آپ رب اغفر لی" پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے سورہ بقرہ، آل عمران النساء، ائمہ یا ودرہ انعام تلاوت فرمائی۔ حضرت شعب (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورہ

ذُحَىٰ اللَّهُ عَنْهَا خُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ سُتَوَّيَرَفَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانٌ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَلِي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا يَدًا وَحِدَةً فَإِذَا كَرَعَ مِنْهَا اسْطَجَعَ عَلَى شِقْوِ الْأَيْمَنِ وَعَهَا فَتَأْتِ كَان رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ.

عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الِئْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَتْ تَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ كَانَتْ تُرَفِّقُهَا الْبَقَرَةُ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رَكَعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّيَ الْحَمْدُ رَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ مُجَوِّدًا نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السُّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّي اغْفِرْ لِي حَتَّى قَسَأَ الْبَقَرَةَ وَأَلْ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوْ الْأَنْعَامَ شُعْبَةً

الَّذِي سَلَكَ فِي الْمَاءِ حَيْثُ وَالْأَنْعَامِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَيِّ مَرِيضٍ الْفَرَّانِ لَيْلَةً.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ
بِأَنْ أَسْؤِرَ قَبْلَ لَهْ وَمَا هَمَمْتُ بِهِ قَالَ
هَمَمْتُ أَنْ أَفْعَلَهُ وَأَدْعَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ
جَالِسًا قَيْظًا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ
مِنْ قِيَامَتِهِ قَدْرٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ
أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ قِيظًا وَهُوَ قَائِمٌ
فَشَوَّرَكُمْ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ
الْخَامَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي
لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا
فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ
وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ
رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سُبْحَتِهِ قَائِمًا أَوْ قِيظًا أَوْ لَيْلًا

انعام۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی نماز تہجد میں اتر آئے پاک
کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ایک رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک
پڑھی، آپ نے اتنا لباقیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب
ارادہ فرمایا، آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ لیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرا رہنے دوں اور خود بیٹھ
جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کسی بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت
میں قرأت فرماتے اور میں جالیس آجاتا تھا اندازہ قرأت
روماتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔
بھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسرا رکعت
میں اسی طرح کرتے۔

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نقلی نماز کے بارے میں پوچھا۔
انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی تو
رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کسی
اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے کھڑے قرأت
فرماتے تو اسی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی
جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجدہ ہی اسی
ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نقل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور رکوع، سجدہ
نایت طہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ صورت اپنے
سے لمبی صورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔

وَيُوتِيهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلٍ
مِنْهَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
الرَّبِيْعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مِمَّتْ
حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَواتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ
رَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْبِشَاءِ فِي
بَيْتِهِ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
رَكَعَتَيْنِ حِينَ يُطْلَعُ النَّجْمُ وَيُنَادِ الْمُنَادِي
حَالَ أَيُّوبَ أَرَاهُ قَالَ حَفِيفَتَيْنِ.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِمَائِي رَكَعَاتِ رَكَعَتَيْنِ
قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْبِشَاءِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَنِي
حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِرَكَعَتِي الْعِشَاءِ
وَلَمْ أَرَ هُمَا مِنَ الرَّبِيْعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنْ صَلَواتِ الرَّبِيْعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَ
بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ

ابن عیوب مشہور علم پرستے کی
وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (یعنی نوافل اکثر بیڑ کر
پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے گناہ مبارک
میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو جمعہ، دو رکعتیں مغرب
کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد
پڑھیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب
صبح ہوئی اور مردان اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایسے روزوں
کے لئے زبیر بن عوف کے ساتھ حضرت تابع نے "حقیقتیں" لکھی ہیں کہ نبی صلی اللہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی نماز سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا
کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں
مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ آپ کی پیشکش اور عشاء
عشاء نے حج کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ
آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد،
دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء

وَالْعِشَاءُ وَرُكْعَتَيْهَا وَكَبَّلَ الْعَجْرَ بِنَتْنَيْنِ.
 عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّهَارُوتِ قَالَ فَتَقَالَ
 أَنْتُمْ لَا تُطِيفُونَ ذَالِكَ قَالَ فَحَقَلْنَا مِنْ
 أَلْطَاقِ مِثْلِ ذَالِكَ صَلَّى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتْ
 الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ
 الْعَصْرِ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ
 مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ
 صَلَّى أَرْبَعًا وَبِصِيْقٍ قَبْلَ الظُّلُمِ أَرْبَعًا
 وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا
 يُفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى
 الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالتَّيْبِينَ وَ مَنْ
 تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالتَّسْلِيمِينَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔
 حضرت عاصم بن مرقدہ رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ ہم نے
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے
 فرمایا تم اس کی طاعت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے
 کہا کہ ہم میں سے پڑھ کے گا پڑھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ
 عنہما نے فرمایا جب صبح اور عصر (شرق) میں اس طرح ہوتا
 حسن طرح صبح کے وقت ادھر (مغرب) میں جو تپا ہے تو آپ
 دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر (شرق) میں اس طرح
 ہوتا جس میں طلع۔ ظہر کے وقت ادھر (مغرب) میں اس وقت
 تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار رکعتیں
 میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے
 ہر دو رکعتوں کے درمیان اور مغرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان
 کے متبعین مسلمانوں اور ایسا بخاؤں پر اسلام کے ساتھ جواں کرتے۔

باب نماز چاشت

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید
 سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
 کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے
 آپ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں!
 حقیقی زیادہ ادا فرماتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت کے وقت چار رکعتیں
 ادا فرماتے تھے۔

حضرت عبدالرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرماتے
 ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ابی بکر رضی اللہ عنہما
 کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے حضرت
 ام ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

باب صَلَاةِ الضُّحَى

عَنْ زَيْدِ بْنِ شَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ
 مُعَاذَةَ ذَاتَ لَيْلٍ قَالَتْ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
 الضُّحَى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعًا وَزَيْدٌ
 مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
 الضُّحَى سِتَّ رُكْعَاتٍ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي يَسْرٍ قَالَ
 مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَرْبَعًا
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَهَذَا حَدِيثٌ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَاعْتَمَلَ فَمَسَّتَهُ دُمَانِي وَكَانَ
مَارًا بِبَيْتِهِ صَلَّى صَلَاةً فَلَمَّا أَحْفَتْ مِنْهَا عَزَبَ
أَقْدَامًا كَانَ يُكْبِرُ الزُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِمَا أَشْتَهَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَ كَانَ
الرَّيُّ مَسَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَسْحُوعِ
قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ مِنْ مَبْلُغِهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الْمَسْحُوعِ حَتَّى تَسْؤَلَ لَا يَبْنَاءُ عَلَيْهَا وَ
يَبْنَاءُ عَلَيْهَا حَتَّى تَقُولَ لَا يَصِيدُهَا.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ الرَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُذْهِبُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَمِعْتُ
إِنَّكَ كُنَّا مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ الرَكَعَاتِ عِنْدَ
زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ
تَفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَبِعُ
حَتَّى تَخْلُقَ الظُّلْمَ فَأَجِبْتُ أَنْ يَصْعَدَ لِي
فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قَدْتُ أُنِي
تَجَهَّزْتُ قَبْلَ آتَاءِهِ قَالَ نَعَمْ قَدْتُ هَذَا
فِيهِمْ تَسْلِيمٌ فَاصْبِرْ قَالَ لَا.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ
الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّلْمِ وَكَانَ إِنْهَا سَاعَةٌ
تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأَجِبْتُ أَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا اور
آٹھ رکعتیں اپنی مختصر پڑھیں کہ میں نے بھی آپ کو اس وقت تک
لاہرا اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا البتہ پڑھ کر اللہ سب سے پورا فرماتے تھے۔
حضرت عبد اللہ بن شیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی
تھیں پھر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے پڑھی تھیں۔ انہوں نے فرمایا
میں نے پڑھی تھی، البتہ جب سحر سے واپس تشریف
لاؤں (تو پڑھتے تھے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی اس گزرت سے نماز جاہلت
ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائی گئے اور
کبھی اس طرح) پھیر دیتے کہ سمجھتے (شاید) اب
نہیں پڑھیں گے۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھتہ سورج ڈھلنے کے وقت
چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، آپ چھتہ زوال شمس کے وقت چار
رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا
کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے
ہیں (یعنی نبوت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند
نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت
میری کوئی بڑی نیکی اور بڑا کو (خدا کے حضور) جڑھے۔ میرے
عرض کیا، کیا میری رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، میری لیے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے
چار رکعتیں (اضل) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس وقت
آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں
پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اور

میں نے پڑھی تھی اور اس وقت تک

يُبْعَدُ فِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.
عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَجِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَنَّهُ كَانَ
يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي بِهَا عِنْدَهُ التَّوَالِي وَيَمُدُّ
فِيهَا.

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَاةِ فِي بَيْتِي وَالْمَلَاةِ
فِي الْمَسْجِدِ فَلَانَّ أَصْلِي فِي بَيْتِي أَحَبُّ
إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
صَلَاةً مَكْتُوبَةً.
بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَتْ لَأَنَّ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ
قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ
قَالَتْ وَمَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَأَمْلًا مِنْهُ قَدِمَ
الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ سَأَلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پہلے چار رکعتیں
انہا کرتے اور زمانے کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل
کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے
تھے اور اس میں کافی درجہ فرماتے
تھے۔

بَابُ گھر میں نفل۔

حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے
بارے میں (گھر میں) اور مسجد میں نماز پڑھنے کے
مستقل پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں)
آپ نے فرمایا: جو گھر میں مسجد سے کم تر ہے، پھر وہی مسجد کی جائے
گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرنا اور اللہ کی طرف سے نماز پڑھنے کا نوازہ
یعنی فرض نماز۔

بَابُ روزے رکھنا

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے
فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکھیں اس قدر مسلسل پانچ
رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے
جائیں گے اللہ سبحانہ اس طرح مسلک (انتظار فرمائے کہ ہم کہتے
اشیاء اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان
شریف کے علاوہ کسی پورا مہینہ روزے نہیں
رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارک کے بارے میں پوچھا
گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّهْرِ حَتَّى نَرَى آتَ لَا
يُرِيدُ أَنْ يُعْطِرَ مِنْهُ وَ يُعْطِرُ
مِنْهُ حَتَّى نَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ
أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَ كُنْتُ
لَا تَشَاءُ أَنْ تَمَآهَ مِنَ النَّبْلِ
مُصَلِّيًا إِلَّا أَنْ سَأَيْتُهُ مُصَلِّيًا
وَلَا تَسِيمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ تَأْتِيًا.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى
تَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُعْطِرَ مِنْهُ وَ يُعْطِرُ حَتَّى تَقُولَ
مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَ مَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مِنْهُ
قِيَامَ الْعِدَّةِ يَوْمَ الْاَرْمَضَانَ.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا مِنْ مَتَابِعِ عَيْنِ الْأَشْهُمِ وَ رَمَضَانَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمَّا رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ الْكُفْرِ
وَمِنْ مَتَابِعِ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا
بَلْ كَانَ يَصُومُ كُلَّهُ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَ أَيَّامٍ وَ قَدْ كَانَ يُعْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَدْتُ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ
كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قَدْتُ مِنْ آيَةٍ
كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّ صَامَ.

کبھی کسی عینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ
ہیں گان ہوتا شاید اب آپ کا، انظار کا ارادہ نہیں
اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ میں خیال
ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور
اگر اے صحابہ! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات
کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت
میں دیکھے گا اور آرام فرمائے کہ حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرمائی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اس تسلسل روزے رکھتے یہاں
تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور کبھی مسلسل
روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ بعد رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورا عید روزہ نہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو عینے متواتر روزے
رکھتے نہیں دیکھے انھیں کے عینے میں اکثر اور رمضان کے عینے میں کل روزے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے عینے
سے زیادہ کسی عینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھے
آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا
عینہ روزے رکھتے۔ امام الوضیعی نے اکثر پر کل کا حکم دیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر عینے کے شروع میں تین
روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارک کا
روزہ چھوڑتے۔

حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے امام الوضیعی حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہر عینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں
نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کہ دنوں میں؟ فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کا تعین کی پورا نہیں کرتے تھے ایسی جن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ تصدق رکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کو اعمال اخلاقیہ کے تقاضے کے حضور (پیش) کئے ہوئے ہیں ایسے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب سیدے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، مہینے، اوقات اور روزہ رکھتے اور کسی مہینے، مہینے، مہینے اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دور جاہلیت میں قریش، عاصورہ دس مہینے کا روزہ رکھتے تھے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو فرمایا آپ نے عاصورہ

کا روزہ رکھا اور دروں کو بھی نذرہ رکھتے کا حکم فرمایا (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاصورہ کا فرض روزہ، چھوڑ دیا گیا۔ سچے چام عاصورہ کا روزہ (نقلی) رکھا اور جس نے چام نہ رکھا۔ یعنی عاصورہ

حضرت معلقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ صَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ الْكَرَّ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ تَعَاَضُ الْأَعْمَالِ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُجِبْتُ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ.

وَعَمَّا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا يَصُومُهُ قَائِمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا حَادِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَآمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا اخْتَرَضَ رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانَ هَذَا لَمْ يَصُومَهُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ وَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلَهُ دِيمَةً
وَأَيْكُمُ طَيْبٌ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْبٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَالَتْ
ذَنَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدِي أَمْرٌ أَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَتَلَّتُ
فَلَا حَتَّى لَا تَمَامَ اللَّيْلِ فَتَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ
مَا لَطِيفُونَ حَتَّى اللَّهُ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى
تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَدَّ
يَدًا وَمَعْلِيهِ صَاحِبُهُ.

عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا
مَا دِيرَ عَلَيْهِ وَإِنْ تَلَّتْ.

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَأْذَنَ مِنِّي
فَأَمَّ يَصْرِي فَفُتِمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَمَ
الْبَقْرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِأَيِّمَةٍ وَرَحْمَتِي إِلَّا وَقَفَّ
فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِأَيِّمَةٍ عَدَابٍ إِلَّا
وَقَفَّ فَتَوَدَّ مَنَعَهُ كَمَا فَكَمَكْتَ رَأَيْتَا
بَعْدَ رِقَابِهِ وَيَسْئَلُ فِي رُكُوعِهِ
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ
وَالِكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ تَشْرَعُ سَجْدًا
بِقَدِّهَا رُكُوعًا وَيَقُولُ فِي سُبُوحِهِ
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل
مبارک دائمی ہو تا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرح (عبادت کی) طاعت رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یہ ہے جسے تشریف لائے۔ اس وقت امیر سے پاس ایک عورت تھی۔
آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام
لیا) عورت سر نہیں کھولی (یعنی عبات کرتی ہے) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آتا ہے عمل کر سکتی طاعت رکھتے ہو۔ تم نبی!
اللہ تعالیٰ تمہیں پڑھا اور اب دینے میں میل تک کر رہا (میں سے)
تک آ جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند
تھے جس کا کرنے والا اس پر بیش تاہم ہے (یعنی عمل چاہے خود یا جو دین
ہمیشہ کیا جائے، زیادہ پسندیدہ ہے)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا
جس عمل کو بیش کر دیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے
سواگ کی، وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو
گئے، میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقرہ کے ساتھ خوات شروع
کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو ٹھہراتے اور میرے
کا سوال کرتے اور جب آیت بذاب پر پہنچتے تو بناہ مانگتے
پھر آپ نے بقدر تکیام رکوع فرمایا اور پڑھا "حکومت آج
برائے اور عظمت والا (اب) پاک ہے" پھر آپ
نے بقدر رکوع، سورہ فرمایا اور پڑھا "حکومت،
بارشامت برائے اور عظمت والا (رب) پاک
ہے" پھر آپ نے دوسری رکعت میں (سورہ آلہ

میں پڑھی پھر (تیسری رکعت میں) سورہ النساء اور
اچھی رکعت میں (سورہ مائدہ) پھر باقی رکعتوں میں آج
اسی طرح کرتے ابھی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجود پڑھنا۔

باب ۱۱ قرأت فرمانا

حضرت سلمان مصلحت نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ
منہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ کے بارے
میں پوچھا پس انہوں نے سنا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، اسی
صاف اور جدا جدا حروف کی قرأت بیان سے فرماتے
تھے یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابن بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے
فرمایا آپ حسب ضرورت (حروف کو) کچھ
کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک (کی آیات)
جدا جدا کر کے پڑھتے، فرماتے اللہ ہذا
رب العالمین پھر وقف فرماتے اور پھر (اگر من ارشیم؟)
پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ (مسند ابی یوسف
الذہبی)

حضرت عبداللہ بن ابی تمیم رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت فرماتے تھے یا بلند
آواز سے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا
آپ درازوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے
اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے
لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت
دیکھی ہے۔

وَ الْكِبْرِيَاءَ وَالْعَظْمَةَ تُحَرِّقُهَا النَّارُ
عِذَا نَارُ تُحَرِّقُ سُورَةَ سُورَةً فَيُفْعَلُ
مِثْلُ ذَلِكَ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عَنْ يَعْنَى بْنِ مَسْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ
أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا عَنِ قِرَاءَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَا
هِيَ تَمْتَعَتْ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا
حَرْفًا .

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَثَلًا .

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ
مَالِكٌ يَوْمَ الدِّينِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَيْبٍ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَانَ يُسَيِّرُ بِالْعَوَا آءِ
أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ وَتَدَا
كَانَ يَفْعَلُ رَدِيمًا أَسَدًا وَرَدِيمًا أَجْهَرًا
قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
فِي الْأُمُورِ سَعَةً .

عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنْتُ قَرَأْتُ آيَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا
عَلَى عَيْرَيْتِي.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ نَاقِيَةً يَوْمَ الْقَعْرِجِ
وَهُوَ يُعْرَعُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
مُبِينًا لِيَعْلَمَنَّ لَكَ اللَّهُ مَا تَعْتَمِرُ مِنْ
ذَنبِكَ وَمَا تَخْرُ قَالَ فَصَاءَ وَرَجَعُ
قَالَ وَقَالَ مَعَاوِيَةُ بْنُ حُذَافَةَ كَوُ
لَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَنِّي لِأَخَذْتُ
لَكُمْ فِي ذَلِكَ الصَّوْتِ أَوْ قَالَ
اللَّحْنِ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے
رات کے وقت (اپنے گھر کی) چیمت پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت
سنا کر تھی۔

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ بیکہ کے دن اڑھنی
پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
ایسے نیک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ
آپ سب آپ کے پیلے ابد بعد والوں کے گنہگار
کو بخش دے) آپ خوش آواز سے قرأت فرماتے
عبداللہ بن معقل کہتے ہیں میرے استاد اسرار بن
قرن نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ذکر ہوتا تو میں
اسی آوازیں دیا کرتا اسی لیے میں اسنا شروع کرتا۔

عَنْ فَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا أَحْسَنَ
الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ
يُبَيِّنُ لَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ
لَا يُرْجِعُ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَتْ قَرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُ مَنْ فِي
الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

بَابُ مَا حَآءَ فِي بَيِّنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ مُطَرِّبٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَذِنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت فتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوب رو اور خوش آواز تھے۔
اور آپ قرأت میں (ہمیشہ) خوش آواز فرماتے تھے۔
نہیں فرماتے تھے۔ ایسی خوش آواز سے پڑھتا آپ کی
عادت مبارک نہیں تھی بلکہ کبھی آپ اس طرح پڑھتے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
بعض اذقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت انہی
بلند ہوتی کہ کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا مگر آپ
گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

باب آسومبارک

حضرت مطرب اپنے والد ماجد عبد اللہ بن
شخیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلَجَوْفِهِ أَيْ دِرْكَازِيهِ
الْمِرْجَلِ مِنَ الْمِكَاءِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى فَعَلَتُ يَا رَسُولَ
رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَيْنُكَ
أَنْزَلَ قَالَ لِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي
فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ وَجْهَنَا
بِكَ عَلَى هَذَا لِأَنَّ شَيْئًا أَقَالَ قَالَ يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَلَانِ .

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوتُ حَتَّى لَمْ يَكُنْ يَرَى
شَيْءَ رَأْسِهِ فَكَلَّمَ يَوْفِعَ رَأْسَهُ شَعْرًا
رَفَعَهُ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ يَكُنْ أَنْ يَسْجُدَ شَعْرًا
سَجَدَ فَكَلَّمَ يَكُنْ أَنْ يَرَفَعَ رَأْسَهُ شَعْرًا
رَفَعَهُ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ يَكُنْ أَنْ يَسْجُدَ
شَعْرًا سَجَدَ فَكَلَّمَ يَكُنْ أَنْ يَرَفَعَ
رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفَعُهُ وَيَبْصُرُهُ
وَيَهْتُولُ رَيْتَ أَلَمْ تَعْبُدْنِي أَنْ لَا
تُعْبُدَ بِلَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ رَأَيْتَ أَلَمْ
تَعْبُدْنِي أَنْ لَا تُعْبُدَ بِلَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَعْبِدُونَ وَلَوْ أَنَّ كَسْتَعْبُدُكَ
فَلَنَأْتَاكَ رَكْعَتَيْنِ أَجَلَّتِ الشَّمْسُ
فَتَأَمَّرَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَآذَنَ عَلَيْهِ
شَعْرًا قَالَ إِنَّ الْمَسْمُومَ وَالْقَوْمَ
الْيَمَانِيَّ مِنَ الْبَيْتِ اللَّهُ لَا يَنْكِيغَانِ

پس سلام ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور
آپ کے سینہ مبارک سے ہنٹھان کے گوشہ کھل کر رونے کا آغاز ہوا
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکر قرآن پاک پڑھتے کا علم فرمایا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ: صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں آپ
کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پڑھ کر ان پاک نازل ہوا۔ آپ نے
فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں۔ میری نے سورہ
نساء پڑھی اور جب میں وہ سننا تکمل ہوا تو تمہارا پرہیزگار
اجازتے ہیں تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک
آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک
دن سورج کو گھنٹ لگ گیا (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھنی شروع کی (ات لسانہم کیا کیا) آپ
رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے پھر آپ نے
رکوع فرمایا اور اتنا سا رکوع فرمایا: گو یا کہ آپ رکوع سے
سزا نہیں اٹھائیں گے پھر نہایت لمبا قوس کیا اور پھر
سجدہ فرمایا تو اس میں کان دیر طے رہے۔ دونوں
سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جہلہ کرنے کے بعد آپ نے
دوسرا سجدہ فرمایا اور اس میں اتنی دیر طے رہے، گو یا کہ آپ
سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی
حالت میں آپ کراہتے اور رونے لگے اور دعا مانگی
اسے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب
تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ وہ
میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک جاتی
بخشش مانگتے نہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔
(اے اللہ!) تم تو مجھ سے بخشش کے طلب گار
ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج
رکشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

لَهُمْ فِيهَا أَهْلًا وَلَا يَخْلِفُهُمْ فِيهَا ذَا
 انْكَسَعَبْنَا فَتَأْتُنَا عَوًّا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ
 عَمَّنْ نَحْنُ فِيهَا مِنْ بَنِي الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ابْنَةَ كَدِّ تَقَعْنِي فَاحْتَضَنَهَا
 فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَأْتَتْ وَهِيَ
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ أُمَّ أَيْمَنَ
 فَتَالَ يَعْثُفُ الْكَبِيحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَتَيْكَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَتَأْتِ أَلْسُكَ أَرَأَيْتِ تَبَيُّ
 قَالَ إِنْ لَسْتُ بِأَبِي إِتَّاهِي رَحْمَةً
 لَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَكُونُ خَيْرٌ عَلَى كَلِّ حَالٍ
 إِنَّ نَفْسَهُ تَشْرَعُ مِنْ بَيْنِ جَنَبَيْهِ
 وَهُوَ يَحْتَدُّ اللَّهُ تَعَالَى.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَبَّلَ عُمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ يَتِيمٌ
 وَهُوَ يَتِيمٌ أَوْ قَالَ وَ عَيْنَاهُ
 تَهَيَّئَانِ.

عَنْ الْأَسْبَدِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ وَقَالَ شَهِدْنَا ابْنَةَ يَرْسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا
 عَلَى الْعَتَبِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ قَدَمَتَانِ
 فَقَالَ أَوَيْكُمْ رَجُلًا لَعَلَّيَا رَأَى
 النَّبِيَّةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ أَنَا قَالَ أَنْزَلَ فَتَنَزَلَ فِي قَدَمَيْهَا

تھان کی حدیثوں میں اور فرمایا ہے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے
 لٹائیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو بوزنہ
 کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور چہرے کے سامنے رکھ دیا۔
 اپنا چہرہ آپ کے سامنے ہی وہ اشکال فرمایا کہیں۔ حضرت ام
 ایمن رضی اللہ عنہا دھندے کی وجہ سے بیچ بڑی تو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے
 روٹی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا آپ نہیں رو رہے آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا
 بے شک یہ آنسو رحمت ہیں اور یقیناً مومن کو سہ سال
 میں چھلانگ پر چڑھتا ہے یہ شک اس کی جان و دونوں پہلوؤں کے
 درمیان سے نکال جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ
 کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت
 عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو برسہ بھی رے رہے تھے
 اور دوسری رے تھے یا راد نے کہا آپ کا آنٹھوں سے
 آنسو جاری کرتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرماتے۔ میں نے دیکھا کہ
 آپ کا آنٹھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا تم
 میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جامع کر لیا ہو۔ اسی
 حضرت ابوطور رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اترو! پس حضرت ابوطور رضی اللہ
 عنہ نے اترے اور انہیں دفنے
 کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ
أَدْمٍ حَشْوُهُ لَبِيفٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ مِنْ أَدْمٍ
حَشْوُهُ لَبِيفٌ وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ
مِسْحًا تَنْتِيهِ نَيْتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ
فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَتْ لَوْ قَلْبِي
أَرَبُّهُ شَيْئًا كَانَ أَقْطَا لَهُ فَنَتَيْتَاهُ
يَأْزِمُ شَيْئًا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا
فَرَسْتُمُونِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ
فِرَاشُكَ إِلَّا أَنَا فَتَيْتَاهُ يَا رَجُلُ
يُنْبِتُ قُلْنَا هُوَ أَقْطَا لَكَ قَالَ
رُدُّوهُ لِخَالِهِ الْأَوْوَالِ فَإِنَّهُ مَنَعَنِي
وَقَطَّاهُ صَلَوَاتِ اللَّيْلَةِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَقَتِ
النَّصَائِمُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَا عَبْدٌ أَلَهُ فَكُونُوا عِبْدًا لِلَّهِ

بَابُ رِسْمِ مَسْبُوكِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بستر پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چھوٹے
سکا تھا۔ اور اس میں کجور کی مریخہ مہسری ہوتی
تھی۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما، اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے بچو مبارک میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسے تھا، ام المومنین نے
فرمایا چھوٹے کا بنا ہوا لگا تھا اور اس میں کجور کی مریخہ
مہسری ہوتی تھی۔ اور حضرت صفیرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر
مبارک کیسے تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھی جس کو ہم
دورہا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر یہ
اس ٹاٹ کی چار تہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے زیادہ نرم ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کو چار تہ کر دیا جس
کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کون
رسم کیا، اتنا تو آپ فرماتی ہیں، ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے
اکل چار تہیں کر دی تھیں، پھر فرمایا ہمارے خیال میں وہ آپ کے لئے زیادہ
نرم ہے آپ نے فرمایا اسے چار تہ ہی بل کر دیکھو، اس کی نرمی نے مجھے لگا

بَابُ إِكْحَامِ رِيَاضِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح
(مد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح میاں لوں نے حضرت
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو مد سے بڑھایا، بلکہ
میں اللہ کا بندہ ہوں، لہذا مجھے بے اللہ نہ کہو۔

وَرَسُولُهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي إِلَيْنَ عَابَةٌ
فَقَالَ أَجْلِسِي فِي أَرْضِي مِنَ الْمَدِينَةِ شِدْقًا
أَجْلِسِي إِلَيْنَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْمَرْحُومُ وَيَشْفَهُ الْجَنَاتِ شِدْقًا
وَمَرْكَبُ النِّسَاءِ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ
وَكَانَ يَوْمَ بَيْتِي قَدْ نَظَرْتُ عَلَى حَمَائِمِ
مَخْضُومٍ بِحَبْلِي وَمِنْ لَيْلَةٍ عَلَيْهِ إِكَاثٌ
مِنْ لَيْلَةٍ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَادِي إِلَى خَيْرِ النَّاسِ
وَالْأَهْلِ السَّخْتِ وَيُجِيبُ وَلَقَدْ كَانَ
لِي دُرُجٌ عَلَيْهِ يَهُودِيٌّ فَمَا وَجَدَ مَا يَكْفِيهَا
حَتَّى مَاتَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ حَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَحْلِ رَجُلٍ وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَا تَسَاوِي
أَرْبَعَةَ دَرَاهِمٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ
حَقًّا لَا يَأْبَأُ فِيهِ وَلَا
سُعَّةً

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَكَانُوا إِذَا سَأَوْهُ لَمْ يَقُولُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِيَذَلِكِ

اور اس کا رسول کہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
عورت نے بلاگھر ورسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول
اللہ! اصلی اشرعیہ وسلم مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے
فرمایا تو فریضہ طہیرہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھیں وہی راستہ
ہوں۔ لیکن جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت سے اشرعیہ وسلم پیاروں کی عبادت فرماتے
جبنا زوں میں تشریف لے جاتے دروازہ گوش
پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول
فرماتے۔ (جنگ) یعنی قرینہ کے دن آپ ایک دروازہ
گوش پر سوار تھے جس کی رسمی اور پلان کعبہ کی منجھ
کے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ روٹی اور کئی دن کی باسی
پیرانی پکھانی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرماتے
آپ کی زود ایک بیرونی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے سوال فرمایا تک اگر
چھوڑنے کے لئے کچھ نہ پایا (یعنی منتہاری کی شان تھی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت
سے اشرعیہ وسلم نے ایک پرانے پلان پر جس پر
ایک کبیل پڑا ہوا تھا، حج فرمایا، اس کبیل کی قیمت چار
درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ!
اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری اور نمائش
نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی جب
صحابہ کرام آپ کیلئے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ سَأَلْتُ خَالَي هَشْدًا بَنِي أَبِي هَالَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَاتًا عَن
 حَبِيبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 أَسْتَهَى أَنْ يُصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا
 فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَعِيمًا مُفْعَمًا يَمَلَأُ لَوْحَهُ
 تَلَاؤًا الْقَمَرِ لَيْكَةَ الْبَدْرِ فَتَذَكَّرُ
 الْحَدِيثَ يَطُولُ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ
 فَكُنْتُهَا الْحُسَيْنِ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثَنِي
 فَوَحَّدْتُهُ فَتَذَكَّرْتُ سَبْقِي لِأَيِّهِ مَسْأَلَةً
 عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَحَّدْتُهُ فَتَذَكَّرْتُ
 سَأَلَ آبَاءَ عَن مَدَاخِلِهِ وَعَن
 مَخْرَجِهِ وَشَطْلِهِ فَكَفَى يَدَّعٍ
 مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِي عَن دُخُولِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى مَنْزِلِهِ
 جَزَاءً دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءَ
 جُزْءٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءٍ لِأَهْلِهِ
 وَجُزْءٍ لِنَفْسِهِ شِعْرُ جُزْءٍ جُزْءٌ كَمَا
 بَيَّنَّهُ وَبَيَّنَ النَّاسَ فَتَذَكَّرْتُ ذَلِكَ
 بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَسْتَدْرَجُ
 دَعْوُهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سَيْرَتِهِ
 فِي جُرْبِ الْأُمَّةِ رَابِعًا أَهْلُ
 الْقَعْنَبِ يَأْتِيهِ وَقَسَمَهُ عَلَى قَدَرٍ
 فَضْلَهُمْ فِي الدِّينِ فَبَيْنَهُمْ
 ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ
 وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَارِثِ فَيَنْتَشَاغِلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے اپنے ماموں ہشدر بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدبر مبارک کے بارے میں پوچھا آپ فرمادیں ابوالہلہ مدبر مبارک سے زیادہ واقف تھے اور میں جانتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں نے ہشدر بن ابی ہالہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت دلنشین معزز تھے۔ اور آپ کا چہرہ مبارک پوچھنے کے چاند کے طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کر دی (مگر حدیث مؤلف پر گزر چکی ہے)۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھانٹنے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہشدر) سے پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں۔ (اور درجہ بے معلوم ہوا) کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے فوراً طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے۔ اور کوئی بات بھی (بالتحقیق) نہیں چھوڑی، امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ا میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو اپنے گھر کے رفیق کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک حصہ گھروالوں کے (محتون کی اور ایک حصہ کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پوچھا حضرت اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے پس (اپنے بیویوں و بچوں کے) خاص صحابہ کرام کے نزدیک عام لوگوں تک پھیلا دیتے اور ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے۔ امت کے مقدرات میں انکی عبادت مبارک کوئی رقم ملا والوں کو اگر کے انفاق کی اجازت

بِعَمْرٍ وَ يَسْخَلُهُمْ فِيمَا يَصْلِحُهُمْ
 وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
 إِخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَ
 يَكُونُ لِيَسْلَمَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْعَلِيْبُ
 وَ ابْلَغُونِي حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ
 ابْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سَلْطَانًا
 حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ ابْلَاغَهَا
 قَتَبَتِ اللَّهُ حَتَّى مَاتَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَلَا يُدْعَى كُرْعَنَدَا إِلَّا ذَلِكَ وَلَا
 يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ عَدِيَّةً يَدْخُلُونَ
 رَوَاقًا وَلَا يَفْتَرِكُونَ إِلَّا عَنْ
 ذَوَابِقٍ وَيَخْرُجُونَ أَدْلَةً يَعْنِي
 عَلَى التَّخْيِيرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
 مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيمَا
 يَحْذَرُهُ وَيُوَدِّعُهُمْ وَلَا يَقْرَأُ
 وَيُكْرِمُ كَرِيمًا كُلَّ قَوْمٍ وَيُؤَلِّمُهُ
 عَلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ وَيَعْتَرِسُ
 مِنْهُمْ مِنْ عَدِيْرَانٍ يَطْوِي عَنْ أَحِبِّ
 مِنْهُ بِشْرًا وَلَا خَلْعَةً وَيَتَعَقَّدُ
 أَمْحَابَهُ وَ يَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي
 النَّاسِ وَيُحْسِنُ الْحَسَنَ وَيَقْوِيهِ
 وَيَقْتَرِحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّبُهُ مَعْتَدِلُ
 الْأَمْرِ عَيْرٌ مُخْتَلِبٌ وَلَا يَخْعَلُ عُاقِبَةً
 أَنْ يَعْمَلُوا أَوْ تَمَلُّوا لِكُلِّ حَالٍ
 عِنْدَهُ عِتَابٌ وَلَا يَهْتَضِرُ عَنِ الْحَقِّ
 وَلَا يَجَاوِزُهُ الدِّينَ سَلْوَةً مِنْ
 النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ

فرماتے اور انکی رہنمائی نصیحت کے اعتبار سے انی پر وقت تقیم
 فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک مروت ہوئی کہ انی روزیوں
 والا ہوتا، اور کسی کی بہت ہی ماجتیں ہوتیں۔ آپ ان کو فرمایا
 میں مشغول ہوتے اور ان کو انکی اپنی اور باقی امت کی اصلاح
 سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے
 بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب مال ہدایات فرماتے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو نائب تک رسنے
 ہوئے مسائل پہنچانے پائیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی مروت
 بھی پتہ چلا کر دو جو وہ نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی
 کی حاجات، کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچا لے۔ تو
 اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی مروتیات کا ذکر
 کیا جاتا تھا۔ آپ اسے خلاف ریلینی بقول بات (قبول نہیں
 فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس علم و فضل کی حاجت
 لے کر آتے اور عیب و اچس جاتے تو علم و فضل کے علاوہ
 کھا ناویزہ بھی کھا کر جاتے اور صحابی کے راہ نمابن کر جاتے
 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد
 امیر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگشاہین لے جانے
 کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو منہ ہامقصد کلام کے لئے
 استعمال فرماتے صحابہ کو راہ ہاجت کھاتے اور ان کو جہان
 ہونے دیتے، آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے ادا سے
 ان پر ماکم مقرر کرتے لوگوں کو رنداب (الہی سے) ڈراتے اور ان
 سے اپنی مخالفت فرماتے، لیکن اس کے باجود ہر ایک سے
 خندہ روئی اور خوش خلقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے
 حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے
 رہتے۔ آپ اچھے کراہتے اور اس کی تائید فرماتے، برے
 کو برے سمجھتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ سیدہ روئی
 اختیار فرماتے، اور صحابہ کرام سے (پہلے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ

أَعْتَهُمْ نَوْمًا وَ أَعْظَمَهُمْ عِنْدَهُ
 مَنِيْلَةً أَحْسَنَهُمْ مَوَاسَاةً وَ مَوَازَاةً
 قَالَ فَسَأَلْتَهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ وَ
 إِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ فَجَلَسَ حَيْثُ
 يَنْتَهَى بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ
 يُعْطَى كُلَّ جَلَسَاتِهِ بِتَضِيئِهِ لَا يَجِيْبُ
 جَلِسُهُ أَنْ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ
 مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَادَ ضَمَهُ فِي حَاجَةٍ
 صَابِرَةٌ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُتَضَرِّفُ عَنْهُ
 وَ مَنْ سَأَلَ حَاجَتَهُ لَمْ يُوَدَّهْ إِلَّا
 بِهَا أَوْ يَمَسُّرُهَا مِنَ الْقَوْلِ قَدْ دَسِمَ
 النَّاسُ بَسَطَهُ وَ خَلَقَهُ فَصَارَ لَهُمْ
 أَبَا وَ صَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً
 مَجْلِسُهُ مَجْلِسٌ لِيَوْمٍ وَ حَيَاةٍ وَ وَصِيْرٍ
 وَ أَمَانَةٍ لَا تَرْكُهُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَ لَا
 تَوْبِنٌ فِيهِ الْخُرْمُ وَ لَا تَنْفَعِي فَلَنَانَهُ
 مَعَادِلِينَ بَلْ كَانُوا يَنْفَعِصَلُونَ فِيهِ
 بِاللَّغْوِ مُتَوَاضِعِينَ يُوقِرُونَ فِيهِ
 الْكِبِيرَ وَ يَرْحَلُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَ
 يُؤْتِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَ يَحْفَظُونَ
 الْعَرِيْبَ.

فاضل با مست نہ ہر ماہی۔ آپ کے پاس عزت کے لئے کھل ملان
 ہوا۔ آپ نہ تو تین سے کامرہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی حق پرستے)
 گروں میں بہترین افراد آپ کے ہم نشین ہوتے۔ جو گروں کا زیادہ عزیز
 ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور غرض گروں پر زیادہ احسان
 کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا، آپ کے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا
 ہوتا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے ان سے اپنے
 والد ماجد سے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبارک کے بارے میں
 پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹھے اور نفلان
 کا ذکر کرتے حسب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو وہاں
 مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اس بات کا حکم بھی فرماتے کہ
 بیٹھے والے کو اس کا حق دیتے رہیں سب سے برابر میں آتے
 کوئی بیٹھے والا نہ سمجھتا اس سے کوئی زیادہ عزت ہے۔
 جب کوئی شخص آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک
 وہ خود نہ چلا جائے آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ کے
 سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ اسکی حاجت پوری فرماتے یا
 نرمی سے برابر دیتے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض سزا جیاد
 حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ گروں کے لئے باپ کی طرح تھے اور
 تمام گروں کے حقوق آپ کے نزدیک برابر تھے یہی مبارک مجلس امیر اہل
 حیا و عبادت کی مجلس ہوتی تھی۔ نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں
 اور نہ کسی مرتزگوں کی باتوں پر عیب لگایا جاتا۔ اس مجلس مبارک کی
 غلیبان (الغریب) کی حکایت بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مجلس آپس
 میں برابر بیٹھے ایک دوسرے پر غرض نہیں کرتے تھے۔ ہون فتویٰ کی دوسرے
 ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ اہل مجلس (عاجز) کرتے، بڑوں کی
 عزت کرتے اور چھوٹوں پر رحم کرتے۔ صاحبمندان کو ترجیح دیتے اور
 مسافروں کے حقوق کا خیال رکھتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَوْ أَهْدَيْتَ إِلَى كَرَاعٍ لَقِيلَتْ
 لَوْ دُعِيَتَ عَلَيْهِ لَأَجِيبَتْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کسی کا پیار تھا تو
 جائے تو میں توہن کر لوں اور اگر اس کی دعوت رہی، وہی جائے
 تو رہا بھی قبول کر لوں۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَأْيِكُمْ بِخَلٍ وَلَا بِرَدُّدٍ.

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُونُسَ وَأَقْعَدَانِي فِي جُبِّهِ وَامْسَرَ عَلَيَّ رَأْسِي.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَمَ عَلَيَّ رَحْلِي رَجِيًّا وَقَطِيفَةً كَثَا تَرَى ثَمَنَهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوْت بِهِ رَاحِلَتُهُ قَتَلَ لَيْلِكَ بِحَاجَةٍ لَا سَمْعَةَ فِيهَا وَلَا رِيَاءً.

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا خَيَّطَا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُجَاءٌ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّجَاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّجَاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامًا أَقْسَمُ عَلَيَّ أَنْ يُصَنَعَ فِيهِ دُجَاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ وَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو پتھر پر سولہ تھے اور نہ ہی تڑک گھوڑے پر راجک پیدل تشریف لائے جو آپکی قراخی کا راجح ثبوت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام کے ماہی بازار سے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیرام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست آفتاب پھیلا۔ (یعنی پچھنایا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر رجا ڈھٹی پر تھکا اور ایک کپڑے پر رجا بوس پالان پر تھکا۔ جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی، حج فرمایا جب آپ اذنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے پکھلا ہوں جو شہرت اور ناشائس سے پاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک روز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے شربہ رروٹی اور گوشت، جس میں کدو رکھی، لاکر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھاتے دیکر نیکر آپ کدو پسند فرماتے تھے حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جائے تو میں جہاں تک ممکن ہو اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

حضرت عمرو کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود
جوئیں دیکھیے، کبریٰ کا دورہ دوہتے اور اپنے کام خود کو نہ آپ
نہایت پاکیزہ تھے اسکے باہد میں دیکھنا چاہتے تھا کہ کس سے مل گئی ہو۔

باب اخلاق حسنہ

حضرت ناریب بن زید زین ثابت رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی
اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں
کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑی ہی سنا
اور جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی بلا سمیعیہ اور میں (دعا)
کھدینا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہلکے ساتھ اس
کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے قرآب بھی
ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں
کرتے قرآب بھی ہلکے ساتھ ان باتوں میں شریک ہوجاتے
پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔
حضرت عمرو بن حاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے شریک آدمی کی طرف بھی
متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طرف) سے
ان کا دل رنجیوں کی طرف) نرم ہوجائے، اور آپ
میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے جیسا کہ کہیں
اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا،
یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں بہتر ہوں یا ابو بکر
رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا
میں بہتر ہوں یا عمر رضی اللہ عنہ حضرت آنحضرت آپ نے فرمایا
عمر رضی اللہ عنہ! میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی
رضی اللہ عنہ، آپ نے فرمایا عثمان غنی! چونکہ میرے
پرچھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بات بتادی
اس لئے) کاش! میں آپ سے سزا پوچھتا (آنحضرت

فِي بَيْتِهِ فَتَالَتْ كَانَتْ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ
بِعَلَى مَشْرُومَةً وَيَحَابِبُ مَشَاخِةً وَيُحَدِّثُ
نَفْسَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلْتُ نَفْسًا عَلَيَّ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ لِي
لَوْ حَدَّثْتُنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاذَا أَحَدْتُكُمْ
كُنْتُ جَارَةً فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
يَمُتُّ إِلَيَّ فَكُنْتُ لَهُ لَهْفًا إِذَا ذَكَرْنَا
الْمَشَايِخَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْأَخْيَارَ
ذَكَرَهَا مَعَنَا إِذَا ذَكَرْنَا الظَّعَامَ
ذَكَرَهَا مَعَنَا فَكُلُّهُ هَذَا أَحَدْتُكُمْ عَنِ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ حَاصٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِيُوجِّهُهُ
وَحَدِيثُهُ عَلَيَّ أَشْرَ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ
بِذَلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِيُوجِّهُهُ وَحَدِيثُهُ
عَلَيَّ حَتَّى ظَلَمْتُ أَقْبَى خَيْرِ الْقَوْمِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَّا خَيْرٌ أَوْ الْخَيْرُكَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَالَ الْخَيْرُ أَقْبَى خَيْرُكَ يَا رَسُولَ
رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَيْرٌ أَمْ
عَمْرُؤُكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَمْرُؤُكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا خَيْرٌ أَمْ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ عُمَانُ فَكَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَّقَنِي فَبُودِدْتُ أَيْ لَمَّا أَسَأَلْتُهُ -

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سَبِينِينَ فَمَا قَالَ لِي أَمْ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي بِيٍّ مَنَعْتُهُ لِمَ مَنَعْتَهُ وَلَا لِي شَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَبْسُوتَ خَدًّا وَلَا حَرِيمًا وَلَا سَهِينًا كَانَ أَلْسِينَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئَتْ مِسْكَ ذَطُّ وَلَا يَعْطُرًا كَانَ أَكْلِيْبَ مِنْ عَرَفِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ أَلْسِينَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئَتْ مِسْكَ ذَطُّ وَلَا يَعْطُرًا كَانَ أَكْلِيْبَ مِنْ عَرَفِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَهْكَأَ قَالَتْ لَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْشَا وَلَا مَفْعَةً وَلَا صَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزُونَ بِالسَّبِيَةِ الشَّبِيَةِ وَ لَكِنْ يَعْشَوْنَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَهْكَأَ قَالَتْ لَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْشَا وَلَا مَفْعَةً وَلَا صَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزُونَ بِالسَّبِيَةِ الشَّبِيَةِ وَ لَكِنْ يَعْشَوْنَ

صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سو کوک براہ راست سے براہ راست اس نے ہر آدمی کی جگہ تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ مقرب ہوں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی روایت کی تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کرتے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کرتے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست انداز سے زیادہ ظالم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو قریش میں کپڑا، نہ خالص ریشم کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں محسوس کی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کے کپڑوں پر زعفران کا کچھ لگا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بھی اس پر ایسے بات نہیں فرماتے تھے جو اسے پسند ہو اور اس نے جب وہ جلا گیا آپ نے جواب کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زدوی کے چھوڑنے کا کہتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لمبی طور پر محسوس کرنے والے تھے، اور نہ بے تکلف محسوس گوتے، (اسی طرح) آپ بلزاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے

يَضَعُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيدُ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَضْرِبُ خَادِمًا وَلَا أَمْرًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّصِرًا مِنْ مَطْلَمَةٍ ظَلَمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يَلْتَمِسْكَ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ قَادِرٌ أَنْ يَهْلِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذَلِكِ غَضَبًا وَلَا خَيْرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَتَالَ يَسُّ بْنُ الْعَشِيرِيِّ وَ أَخُو الْعَشِيرِيِّ شِعْرٌ أَدُونَهُ فَلَمَّا دَخَلَ لَأَنَّ لَهُ الْقَوْلَ فَلَتَاخَذَ رِيحًا فَحَتَّتْ يَأْسُورًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَتَّتْ مَا فَحَتَّتْ فَعَرَّ أَلَنْتُ لَهُ الْقَوْلَ فَتَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَلَّ النَّاسُ أَرْدَ وَدَعَا النَّاسَ الْبِقَاءَ فَحُشِمَ.

اور درگزر فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم کو پیٹا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لینے پر متنبہ نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ توڑا جائے یعنی شریعت کی خلاف ورزی اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑا جائے اور اپنی شرمی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرے تو اس بارے میں (رب سے) زیادہ غضب تک چہرے جلتے اور جب آپ کو روکاؤں میں سے ایک کا اختیار یا جانا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بیشکیک) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انفرادی طور پر آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یا) اپنے قبیلے کا بیٹا اور بڑا بھائی ہے، پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی، جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے اللہ علیہ وسلم اپنے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی آپ نے فرمایا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا) بیٹک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شرمی ہے جس کو لوگ اس کی ہدایت کی وجہ سے پھرتے ہیں۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کٹا رو، نرم نوز، نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ غور تھے، نہ سخت دل، نہ پھانے والے، نہ بگڑا، نہ عیب جو اور نہ ہی تنگی کرنے والے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے، اس سے خود تو چیم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو رایوس نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں سے جھکڑے، بگڑا اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا ہوا تھا اور تین رہی چیزوں کو لوگوں سے بچا کرتے یعنی، فقر، کسی لڑائی کرتے، کسی کو سب سے گتے اور نہ ہی کسی کا پیر۔ تلاش کرتے، آپ موت وہی کام کرتے جن میں نواب کی امید رکھتے، جب آپ گفتگو فرماتے آپ کے ہم نشین سر جھکا بیٹھے تو لوگوں کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوتے، ہیں اور جب آپ خاموش ہوجاتے تو وہاں جس گفتگو کو نہ لائے جس آپ کے سر کی پائے پھولتے اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے، آپ کی اعانت سے اجابت کرنا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہو جاتا۔ ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک بیٹھے کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی رہتی، سب کی گفتگو آپ کی طرح سعادت فرماتے جس بات سے آپ کو گم ہوتے، آپ جو قسم فرماتے اور جس بات پر درود سے لقب کرتے آپ بھی تنجب سے کسی اپنی آدمی کی رسول کرنے میں بھڑکی اور دیا کی کو برائت فرماتے کہ اس تک کہ کما کرام پر لہی آدھوں کو آپ کے پاس لے، تھے تار کی تک گفتگو سے، وہ ہم نامہ اٹھائیں آپ کو لیا کرتے تھے جب کسی ماجمہ کو لب جاننے میں دیکھو تو سے بیدار کرنا آپ اپنی قرینت من اس آدمی سے قبول کرتے جو احسان سے بہت میں تعریف کرتا، آپ کسی کی گفتگو کو بھٹے البتہ اگر وہ مد سے بڑھ جاتا

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَالَ قَالَ الْمُحْسِنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِي عَنِ سِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُنَاسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا أَسْمَاءٍ الْبَشَرِ سَهَّلَ الْخُلُقَ لَتَيْنِ الْجَانِبِ لَيْسَ يَقْظُ وَلَا غَيْظُ وَلَا صَخَابٌ وَلَا فَخَابٌ وَلَا عِيَابٌ وَلَا مَسْخَجٌ يَتَفَانِلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي وَلَا يُؤَيِّدُ مِنْهُ وَلَا يُجِدِّي فِيهِ وَتَدَا تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثِ الْمَاءِ وَالْإِكْبَادِ وَمَا لَا يُغْنِيهِ وَتَوَلَّى النَّاسَ مِنْ ذَلِكَ كَانَ لَا يَسْمُرُ أَحَدًا وَلَا يُعِيْبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا نَوَاجِيَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَهْلًا وَجَلَسًا وَكَانَتْ أَعْلَى رُءُوسِهِمُ الْقَلْبَ وَإِذَا سَكَتَ فَكَلَّمُوا لَا يَكْتَابِعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ انْصَوَّأَلَهُ حَتَّى يَفْرُغَ حَدِيثَهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُهُ أَوْ لِيَهُمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصِيرُ بِالْخَرِيبِ عَلَى الْحَقْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَا لَيْسَ حَتَّى أَنْ كَانَ أَصْحَابُهُ يَسْتَجِدُّونَهُمْ وَيَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهُ طَلِبَ حَاجَتَهُ يَطْلُبُهَا حَافِئًا وَهُوَ لَا يَسْتَلُ النَّسَاءَ إِلَّا مِنْ مَكَايِبٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَحُورَ يَقْطَعُ

بَنِي أَوْ قِيَامِهِ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكِدِرِ قَالَ سَمِعْتُ
عَبَادَةَ بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَجْوَدَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ
أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى
يَسْلَخَ فَيَأْتِيهِ جَبْرِئُ فَيُحْيِي مَنْ عَلَيْهِ
الْقُرْآنُ فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِئُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ
بِالْخَيْرِ مِنَ الرَّبِيرِ الْمُرْسَلِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدَّ جُرْمِيًّا لَعْدًا.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عُنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ ابْتَغِ عَنِّي فَإِذَا
جَاءَ فِي شَيْءٍ فَضَرَبْتَهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيتَهُ
فَمَا كَلَفَكَ اللَّهُ مَا لَا تَعْدُرُ عَلَيْهِ فِكْرَةً
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ
الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَنْ تَبْقَى وَلَا تَخْفَ مِنْ
ذِي الْعُرْسِ إِفْلًا لَا فَتَسْتَسِرَّ رَسُولُكَ

قرآن سے رک دیتے یا اظہار کلمات سے جانتے۔

حضرت محمد بن مفلک فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کے مانگنے
پر "لا" (یعنی نہیں) نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں سب سے بڑھ
کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے
میں پیسے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس رمضان ثلاث
میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ
انکو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے
طاقت کے وقت آپ تیز بارش لانے والے ہوا سے
بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی چیز بھیج کر کے
نہیں رکھتے تھے،

حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر
کہا انا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت)
میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خریدو۔ جب
میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ
وسلم! (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ
کو اللہ نفل سے طاقت سے بڑھ کر رکھتے نہیں
بیایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے
عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرخ فرمائیے
اور عرس والے سے تمہاری فکر کریں، اس پر انحضرت صلی اللہ

وسلم سکرا پڑھے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرہ
اتھس پر روشنی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی
کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت محمود بن عمار کی صاحبزادی حضرت ربیع
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں
والے خرگوزوں کا ایک مثال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے
مجھے مٹھی بھر کر زبولات اور سونا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے قبول فرماتے
اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے
تھے۔

باب چہارم مبارک

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ میں رہ بیٹھے
والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا فرماتے
تھے اور جب آپ کسی چیز کو اپنے فرماتے تو ناپسندیدگی کے
آثار آپ کے چہرہ انور سے ظاہر ہو جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ
غلام سے روایت ہے کہ اس المؤمنین فرماتی ہیں میں
نے رکھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طوف
نظر نہیں کی یا اپنے فرمایا میں نے رکھی بھی، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ستر کی طوف نہیں دیکھی۔

باب سنی گوانا

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنی گوانے والے کی اجرت کے
بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَرَفَ الْبَشْرَ فِي وَجْهِهِ لِعَسْوَلِ
الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ يَهْدِيهِ أُمْرًا.

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مَعْقُودِ بْنِ
عَدْرَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَضِي مِنْ رُطْبِ
وَأَجْرٍ رُغْبًا عَطْفًا مَلَأَ كَفَّهُ حَلِيًّا
وَذَهَبًا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ
عَلَيْهَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ
الْعَدْرَاءِ فِي خُدْرِيهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ
شَيْئًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ.

عَنْ مَوْلَى لِمَا بَشَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَجَامَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَامِ
فَقَالَ أَسَى أَحْتَجِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی گواہی اور اس کے لئے دوا مع قدر دینی کا حکم فرمایا۔ نیز آپ نے اس کے اکوڑ سے سفارش کی کہ کچھ خراج جو اس نے اپنے ایک کو بیٹا بنا تھا کام کر دیا اور اس نے فرمایا یہ ملک تمہارا بہترین علاج سنی گواہی ہے۔ یا ہر زمانہ تمہاری بہترین دوا سنی گواہی ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی گواہی اور میں نے آپ کے حکم پر سنی گواہی والے کو اجرت دی۔

حضرت ثعلبی رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنی گواہی والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ اجرت عظیم ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی گواہی والے کو کویا اور پوچھا کہ تمہارے ذر کتنا خراج ہے؟ اس نے کہا تین ماع (تیسے ایک پلین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک سے سفارش فرمائی ایک ماع کو کر دیا اور پھر اس کی اجرت بھی دیدی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں لگی گواہی کرتے تھے اور آپ مستور، انیس اور اکیس تانچ کو سنی گواہی کرتے کرتے،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام نخل میں بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سنی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَمَارٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَحْضَلَ مَا تَدَا وَأَنْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أُمَّتِلْ دَوَّانِكُمْ الْحِيَامَةُ. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَامَةَ أَجْرَهُ.

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَطْلُثُهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَيْفَيْنِ وَاعْطَى الْحَجَامَةَ أَجْرَهُ وَتَوَكَّانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَجًا لَهُ فَقَالَ ثَلَاثَةٌ أَصْعَ فَوَضَعَ عَنْهُ صَلَاةً وَاعْطَاهُ أَجْرَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُهُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالتَّكَاهِيلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُهُ لِسِتْمِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَاحْدَى وَعِشْرِينَ.

عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَهُ وَهُوَ مُخْرَمٌ بِمَلِكٍ

عموان۔

باب ۱ اسماہ مبارک

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مسلم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام "محمد" ہے " احمد " ہے اور میرا نام "الحی" ہے کہ میرے قریبے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام "حاشر" ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر میرے بعد اسٹائے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" اسب سے پچھلا ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت عبدالغیر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا مشرف حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا: (راے عبدالغیر) میں "محمد" اور "احمد" ہوں۔ نبی رحمت اور نبی قریب ہوں اور میں مشرفی سب سے چھپے کئے والا ہوں! میں حاشر (جی کہنے والا) ہوں نبی طامع رضا کی راہ میں جنگ کرنے والا ہوں۔

باب ۲ گزراوقات

حضرت مساک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) کو زمانے سے سنا اسے دیکھا، کیا تم اپنی پسند کے سلطان کھانے اور پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہو۔ بیشک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس ساتھی روزی گھوڑیں بھی نہیں ہیں من سے آپ کے پرہیزگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا، انظر اری نہ تھا۔

حضرت مالک (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رضی اللہ عنہما) تک ایک ہمیت (گھوڑیں) آگ نہیں ملتا تھے، اور وہ گھوڑوں اور پانی پر گزرا رہتا تھا۔

عَلَى ظَهْرِ النَّدَى.
بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِتَى أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يَنْحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدْحٍ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الشُّوْبَةِ وَأَنَا الْمُقْفِيُّ وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلْجِجِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَلَسْتُ فِي طَعَامٍ وَ شَرَابٍ مَا شَبَّحْتُمْ لَعَنًا رَأَيْتُمْ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّفْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ إِنْ كُنَّا الْوَالِدُ مُحَمَّدٌ نَمَكْتُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْفِدُ بِنَاءٍ إِنْ هُوَ إِلَّا

الْتَمَرُ وَالْمَاءُ

عَنْ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَكَّرْنَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ
وَرَفَعْنَا عَنْ بَطُونِنَا عَنْ حَجَرِ حَجِيرٍ
فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا
يَلْعَاقُ فِيهَا أَحَدًا فَاتَاهُ أَجْرُبِي
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا جَاءَ
بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْعُقُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّظْرُ فِي
وَجْهِهِ وَالشَّلْبِيحُ عَلَيْهِ فَلَمْ
يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ
(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوعُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا وَتَنَّا وَحَدَّثْتُ بَعْضَ ذَلِكَ
فَأَنْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ
بَنِ التَّهْتَابِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ
رَجُلًا كَثِيرَ النَّحْلِ وَالشَّجَرِ وَ
الشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدْمٌ فَلَمَّا
يَجِدُهُ فَقَالُوا لِمَ رَأَيْتَهُ أَيْنَ
صَاحِبِكَ فَقَالَتْ الْبَطْنُ لِيَسْتَعْدِبَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے بطون
پر باندھے ہوئے ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم ہلکے کپڑا اٹھا کر
دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے
جس وقت آپ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور وہی
کوئی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ رہنے والی سول نہیں تھا

اسی اثنا میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر
ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو بکر
کہیں آئے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! سے اللہ علیہ وسلم
آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس لئے
تاکہ آپ کی نیت کروں اور سلام عرض کروں۔ حضور پیر
بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم
بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے بھی کچھ کچھ کھو کر اس کے بے پیر زمین
حضرات حضرت ابو الہیثم بن تیمان الصامی رضی اللہ عنہ
کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابوالہیثم، بہت سسی
کھجوریں رکھتے اور کھجوروں کے ایک کتے (کچھن) آپ
کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم اس وقت گھر
پر نہیں تھے چنانچہ ان کے اہل سے میں ان کی وجہ پتھر سے
پوچھا کہ تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے بیٹھا پانی لینے گئے
ہیں۔ فقہری روایت میں حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے، آپ کے

1- حدیث پاک نے معلوم ہوا کہ ازدواج مطہرات رضی اللہ عنہمیں ایسی بات میں شامل ہیں۔

لَنَا السَّمَاءُ فَلَمْ يَلْبَسُوا أَنْ جَاءَ أَبُو
 الْهَيْثَمِ بِعَمْرٍو يَزْعُمَانَا فَوَضَعَهَا
 لَنَا جَاءَ يَنْتَرِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهِ بِأَيْمِهِ وَ
 أُحْمِ نَسْرَ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى حَدِيثِهِ
 فَسَطَّ لَهُمْ بِسَاطِئَهُ انْطَلَقَ إِلَى
 تَخْلُدٍ فَجَاءَ بِقِنَى فَوَضَعَهُ فَتَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا
 تَتَّقِيَتَ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَتَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
 أَرَدْتُمْ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَخْتَرُوا
 مِنْ رُطْبِهِ وَبَسْرِهِ فَأَكْلُوا وَشَبَبُوا
 مِنْ ذَلِكَ السَّمَاءُ فَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَالَّذِي لَفَيْتُ
 بِبَيْبِهِ مِنَ التَّجْمِيمِ الَّذِي تَسْتَلُونَ
 عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظَلٌّ بَارِدٌ وَرَطْبٌ
 طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ
 لِيُصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَابَحَتْ لَنَا ذَاتُ
 ذَبْحٍ فَذَابَحَ لَهُمْ عَنَّا أَذْجَدِيًّا
 فَاتَاهُمْ بِهَا حَاتِكُوا فَتَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَكَ
 خَادِمٌ قَالَ لِأَنَّهُ قَالَ فَذَاذَا أَنَا
 سَبِيٌّ فَأَيْتَنَا فَأَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ
 مَعَهُمَا فَالِكَ فَاتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ
 فَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اخْتَرْتُمُنَّهَا فَتَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتُمُنَّهَا فَتَالَ

پاس ایک مشک تھی جس کو آپ نے بٹکل اٹھایا ہوا تھا آتے ہی
 وہ پانی نکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض
 کرنے لگے میرے اس باپ آپ پر خدا ہوں پھر ان زمینوں مختلفہ
 کو اپنے باغ میں لے گئے، ان کے لئے فرش رکوائی کبلی بچھوا
 بچھایا پھر گئے اور کھڑکوں کو ایک پر اور فرش لاکر حاضر کر دیا نبی پاک
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان میں سے ہمارے لئے کچھ تہ
 کھجوریں کیوں نہیں چن کر لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اتنا
 صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پا جا کہ آپ خود حسبِ برہمنی چختہ
 یا کچی کھجوریں منتخب فرمائیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں
 کھا میں اور اس پانی میں سے پیا اور وہ لائے تھے! آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم تمہارا یہ طعمہ اسایہ، تازہ و کرم
 کھجوریں اور تمہارا پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے
 میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابو الہیثم
 زکھرا اشرف نے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو
 اس وقت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے
 دو دوہ والی کھجوری ہرگز نہ ذبح کرنا پھر انہوں نے بکری
 کا بچہ ذبح کیا (زرباوادہ) پھر ہمالوں نے کھایا تو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا
 تمہارے پاس عمار ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا
 جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا پھر کچھ عرصہ
 بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام آئے
 جن کے ساتھ تیرا نہیں تھا۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حاضر
 ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں
 سے ایک پسند کر لو۔ انہوں نے عرض کیا اسے اللہ کے نبی!
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ خود ہی منتخب فرمائیں (اس پر)
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے شہرہ
 لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس غلام آکر لے جا کیونکہ
 میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں مجھے
 اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

حضرت ابوالبیہم رضی اللہ عنہ نے گھر کا راجہ زید کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ پاک مایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے جو حقوق لپڑا
کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم سے
آزاد کرو اور اس پر حضرت ابوالبیہم نے فرمایا وہ آزاد ہے
(یعنی آزاد کروا) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غرضی پر
فرمایا بیگ استغنائے سہرنی اور ہر غیبی کے لئے رو باطنی
مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نیک
کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے بدلتا
ہے۔ اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے
ہیں کمی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو
شخص بڑے مشیر سے بچا یا گنہ
وہ ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رہتا
گی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِتَى
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَرًا هَذَا حَنَانِي
رَأَيْتُهُ يَصْبِقُ وَاسْتَوَاعِدَ بِهِ مَعْرُوفًا
فَأَسْطَلَقَ أَبُو النَّصِيئَةِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)
إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
إِمْرَأَتُهُ مَا أَتَيْتُ بِبَالِغِ حَقِّ مَا قَالِ
فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا بَأَنَّ لَعْنَتَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَعْثُ نَبِيًّا وَلَا
خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ
تَأْتِيهِ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْتِيهِ خَبْرًا
وَمَنْ يُؤْتِ بَطَانَةَ الشُّؤْمِ فَقَدْ
ذُقِيَ

حضرت قیس بن ابومازم روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں اس امت میں ایسا شخص ہوں جس
نے اللہ کے راستے میں کوئی کام کیا تو اللہ نے اس کے
راستے میں سب سے پہلے تیرا پلنے والا رکھی، میں ہوں میں اپنے
آپ کو آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی صحبت
میں چاہا کرتا ہوا جو کہ رہا ہوں مہر دینوں کے پتے اور مال
دینوں کے پتے کا کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ راندے سے
زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک نفعاً حاجت کرتا تو
بکری اور اونٹ کی طرح میگیٹیاں باہر آتیں (اس کے باوجود)
اب نبیلہ ہوا مدح کو دین کے معاملے میں طعن دیتے ہیں
راگرایا ہے) تو ہم میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے
اعمال مانع ہو گئے (معاذ اللہ یہ ممکن نہیں)۔

عَلَنَ قَيْسُ بْنُ أَبِي مَازِمٍ وَقَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِنِّي لَا أَدْرِي رَجُلٌ
أَهْرَقَ دِمَائِي سَبِيلَ اللَّهِ وَإِنِّي لَأَدْرِي
رَجُلٌ رَمَى بِسَهْمِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَدْ
رَأَيْتُهُ أَغْرُوفًا فِي الْعَصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَفَّ الشَّجَرِ وَالْحَبْكَةِ
حَتَّى تَفْرَحَ حَتَّى أَشَدُّ اجْتِنًا حَتَّى آتَى
أَحَدَنَا لَيْصَمٌ كَمَا تَضَمُّ الْمَقَاهِ وَ
الْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسْبَا يَعْتَرِ
دُوْنِي فِي الْيَمَانِ لَقَدْ جِئْتُ وَ
خَسِرْتُ إِذَا وَصَلْتُ عَلَيْهِ.

حضرت خالد بن عمیر اور شولیس (الوقادہ) رضی اللہ عنہما
 فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے غزوة بن
 غزوان رضی اللہ عنہ کو (لحکو کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا
 تم اور تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر
 اور بھی شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ
 تمام روانہ ہوئے اور جب سرزمین رجاں اب لعبرے کی
 بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے
 نرم و سفید چھپر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ
 کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ لعبرہ (نامی پتھر) ہیں
 اور جب روم کے پھوٹے ٹیل کے برابر پہنچے تو انہیں (یہ)
 کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے
 اور پھر اسی سے ملادرائع بیان کیا (راوی کہتے ہیں کہ تیسری
 غزوان نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پیسے) سات برسوں
 میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف دو خیرق
 کے پتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے سردار اندر سے زخمی ہو گئے
 پھر مجھے ایک رگڑی ہوئی چادر ملی جسے میں نے اپنے اور
 حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اور اب ہم ساتوں
 کسی نہ کسی شہر کے مالک ہیں اور ہمارے بعد آنے والے
 مالکوں کا تم تجربہ کرو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ٹھرایا
 اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ٹھرایا اور ستایا
 گیا اور جنگ بھجھ پر ایک دن تیس دن اور رات
 ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما
 کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی
 جاندار مائے معرفت اتنی چیز جو حضرت بلال
 کی مجلس میں آجائے رہیں کسی تھوڑی سی چیز

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ وَشَوْلَيْسٍ
 أَبِي الرَّقَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 عُمَيْرَةَ بَيْنَ غَزْوَاتِ لِسَاحِي اللَّهِ عِنَّمَا
 وَقَالَ انْطَلِقِ أَنْتِ وَمَنْ مَعَكَ حَتَّى
 إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصَى أَرْضِ الْعَرَبِ
 وَأَذَى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَأَقْبَلُوا
 حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَجْدِ وَحَدِّهَا
 هَذَا الْكَدَا أَنْ قَاتَلُوا مَا هَذِهِ قَاتَلُوا
 هَذِهِ الْبَصْرَةَ فَسَارُوا حَتَّى إِذَا
 بَلَغُوا جِبَالَ الْعَبَسِ الصَّغِيرِ قَاتَلُوا
 هَلْبَةً مُزْمَعَةً فَتَلَّوْا فَذَكَرُوا
 الْحَوَيْتَ بِطَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ
 بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَنْ لَعْنَةُ أَبِي كَيْبٍ وَرَبِّ نَسَائِمٍ
 سَيَعَتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَمَاحٌ إِلَّا دَرَقُ الشَّجَرِ
 حَتَّى تَقْرَحَ حَتَّى أَشَدَّ أَهْنًا فَالْتَعَطُّ
 بُرْدَةً فَتَسْمَتَهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ
 فَمَا مَيَّانَ مِنْ أَوْلِيكَ السَّبْعَةَ أَحَدًا
 إِلَّا وَهُوَ أَمِيرٌ مَعِي مِنَ الْأَمَمِ
 وَسَتَجِدُونَ الْأُمَّرَاءَ بَحْدَنَا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِي اللَّهِ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعْنَةُ أَحْمَقٍ فِي اللَّهِ وَمَا يَخَافُ
 أَحَدًا وَلَعْنَةُ أَوْذِيَّتٍ فِي اللَّهِ وَ
 مَا يُؤْذِي أَحَدًا وَلَعْنَةُ عَنَى تَلْفُوهُ
 مِنْ لَيْلِكُمْ وَيَوْمِ وَمَا يَلِي لَوْلَا
 (رَضِي اللَّهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَا كَلْبُ ذُو كَبِدٍ
 إِلَّا تَمِيَّ يَوْمَ رِيهِ إِظْ بِلَالٍ رَضِي
 اللَّهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے میں صحیح با شام کہی بھی روٹی اور گوشت بھی نہیں ہوتے مگر ان جب صنف اجماع ہر حضرت عبد اللہ کہتے بعض اہل لغت کے نزدیک "صنف" سے مراد باتوں کی کثرت ہے (یعنی کئی آدمیوں کا بل کر کھانا)

حضرت زین بن ابیاس بزیل کہتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما ہمارے ہم مجلس تھے۔ اور یہ سبزیں ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب ہمیں داخل ہوئے، غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) ٹڑا پیالا لایا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روٹی سے فرمایا کہا اسے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وعال فرمایا کہ (کہی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (غوش عالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

باب عمر مبارک

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ہزرت خلفے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال کہ کمرہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور تریلہ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتِمِعْ عِنْدَهُ دَلَاعِشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَا خَمِيرٍ إِلَّا عَلَى صَفْبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَفَرَةُ الْأَيَّامِ.

عَنْ تَوْقَلِ بْنِ أَبِي سُرَيْبٍ الْهَمْدِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَجَا جَلِيْسًا وَكَانَ يَغْمُرُ الْجَلِيْسَ وَإِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ دَخَلَ فَأَعْتَسَلَ شَمَّ حَرَمٍ وَأَوْثِنَا بِصُحْفَتِهِ فِيهَا خَبِيْرٌ وَكَلَّمَهُ فَكَلَّمَا وَجِئْتَنَا بِكِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَخَلَّتْ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيكَ قَالَ هَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْعُرْ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْرِ الشَّعْبِ فَلَا أَرَانَا أُخْرِقًا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِيَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُؤَيُّمِي الْبَيْتَ وَيَالْمَدِيْنَةَ عَشْرًا وَتُرُوْمِي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ جَرِيْرِ عَنْ مَعَا وَبِيَّةَ

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریلیٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما) بھی تریلیٹھ برس کا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ تریلیٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینٹھ سال کی عمر میں ہوا رسیدائش اور وصال کے سالوں کو ملا کر ورنہ تریلیٹھ سال)

حضرت ذغفل بن غنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینٹھ سال تھی۔

حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابن بن مالک رضی اللہ عنہما کو فرمایا ہرے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی ہاں) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریلے تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس برس نہ گزرے میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا (عربی دستور کے مطابق) کہہ کر ذکر نہیں کیا گیا ورنہ آپ کی عمر مبارک تریلیٹھ برس تھی اور وصال کے وقت آپ کے سیراف اور دواغھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ
قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو
بَكْرٍ وَعُمَرَا (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) وَأَنَا ابْنُ
ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ
ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ
سِتِّينَ.

عَنْ ذَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِيضٌ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ
سِتِّينَ سَنَةً.

عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَوِيلِ
الْبَاسِئِينَ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْبَيْضِ
الْأَمْعَقِ وَلَا بِالْأَذْمِ وَلَا بِالْجَعْدِ
الْقَطِطِ وَلَا بِالْتَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً
فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَ
تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ
سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَوَلِحْيَتِهِ
عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

باب ۱۱۱ وصال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہ اس
وقت دیکھا جب آپ نے سو سوار کے دن (کھڑکی سے) پردہ
ہٹایا میں نے آپ کے چہرہ انور کی طہ دیکھا تو ایسا مسلم
ہوا، گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ
کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ
رہے تھے قریب ستارہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوئی، آپ نے
انہیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ ان کی امانت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ
ڈال دیا ایسا دن پیچھے پھر آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا)
میرے گود سے ٹیکر لگا یا مومنا۔ آپ نے پیشاب فرمانے
کے لیے ایک برتن منگوا یا اور اس میں پیشاب فرمایا۔
پھر کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے (آپ کا وصال مبارک
ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس
پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے
اور پیرہہ انور پڑھتے پھر آپ نے دعا مانگی اے اللہ! موت
کی سستیوں پر یا آپ نے فرمایا (موت
کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں
آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر وصال کے وقت ان تکلیف دہ کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ أَخِيرُ نَظَرِي نَظَرَ نَهْكَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ
الْبِشَارَةَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى
وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُصْحِفٍ وَالنَّاسُ
يُصَلُّونَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَبُّوا فَمَا مَشَا إِلَى
النَّاسِ أَيْنَ اضْبُتُّوا وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يُؤْمَهُمْ وَأَلْقَى الْمِجْفَتَ
وَتَوَفَّى مِنْ أُخِيرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ
إِلَى جُجْرِي فَدَاعَا يَطْسَتِ لِي بُولٌ
فِيهِ شَعْرٌ بِأَلِ حَمَاتٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَهَا
قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ
فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَا فِي الْقَدَحِ
شَعْرٌ يَمَسُّهُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ شَعْرٌ يَقُولُ
اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ
قَالَ عَلَى سَكْرَاتِ الْمَوْتِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَا أُعْطِطُ أَحَدًا يَهْدِينِ مَوْتٍ
بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَاةِ مَوْتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَعُوا فِي ذَنْبِهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ
مَا قُبِعَ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ
الَّذِي يُرْجَى أَنْ يَدْفَنَ فِيهِ إِذْ فُتُوهُ
فِي مَوْضِعٍ مِنْ آيَاتِهِ .

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
وَفَاتِهِ فَوَضَعَ قَدَمَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى سَاعِدَيْهِ
وَقَالَ وَأَنْبِيَاءُ وَأَصْفِيَاءُ وَآ
خَلِيلًا .

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ أَحْسَاءُ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ
فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
أَضْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَقَضْنَا
أَيُّبَانًا مِنْ تَرَابٍ وَإِنَّا لَنَبِيٌّ ذَنْبِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْكَرْنَا
قُلُوبَنَا .

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ .
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ
کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہو رہا اس پر حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے - جو
مجھے (ابھی تک) نہیں سمجھ سکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں
وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہذا) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

حضرت ابن عباس اور امام الترمذی حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا (فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے
لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں
آنکھوں کے درمیان اور اپنا بازو آپ کی دونوں کانوں پر رکھا
اور فرمایا اے نبی! ہائے بزرگوار! ہائے دوست!
صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصار
نبوت سے ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال
مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہو گئی اور انھیں ہم نے
امر قد الزکی (مسی مبارک سے) لٹکا جھانکے بھی نہیں
تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ
ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدل علم ہو گئے
(شدت غم کی وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار
کے دن ہوا۔
حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ فَبِعِزِّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ
فَمَكَثَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَكَبَيْتَةَ الشَّلْقَاءِ
وَدُفِينَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سَعْيَانُ وَ
قَالَ عَبِيدُكَ سَمِعْتُ صَوْتَ الْمَسَاحِي
مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ.

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَالَ تُوَيْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَدُفِينَ يَوْمَ
الشَّلْقَاءِ.

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ رَحِيحٍ
اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ
أُعْيِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَأَقَانَ
فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَتَأَلَّوْا نَعْمَ
فَقَالَ مَرُؤًا يَلَاؤًا فَهَيُّوْا نَعْمَ وَمَرُؤًا
أَبَا بَكْرٍ فَيُصَلِّ بِي مِنْ أَوْ قَالَ
يَأْتِي مِنْ نَعْمَ أُعْيِيَ عَلَيْهِ فَأَقَانَ
فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَتَأَلَّوْا نَعْمَ
فَقَانَ مَرُؤًا يَلَاؤًا فَهَيُّوْا نَعْمَ وَمَرُؤًا
أَبَا بَكْرٍ فَيُصَلِّ يَأْتِي مِنْ فَتَأَلَّتْ عَائِشَةُ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِنَّ أَبِي رَجُلٌ أَسِيْفٌ
إِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَتَامَ بَكَى فَهَلَا تَطِيْبُ
فَلَوْ أَمَرْتُ عَبْدُكَ قَالَ فَتَعْرِفُ أُعْيِيَ
عَلَيْهِ فَأَقَانَ فَتَقَالَ مَرُؤًا مَسَلًا لَا
فَهَيُّوْا نَعْمَ وَمَرُؤًا أَبَا بَكْرٍ فَيُصَلِّ
يَأْتِي مِنْ فَتَأَلَّتْ كُنَّ صَوَابٌ أَوْ
صَوَابَاتٌ يُرْسَتُ قَالَ فَتَأَوَّرَ

واللہ حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظامِ خفایت و حجرت کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدمشک رات) آپ کو دفن کیا گیا سیناں (لاڑکی) کہتے ہیں کہ امام باقر (رضی اللہ عنہما) کے والد مدظل نے کہا کہ رات کے آخری حصے میں کولوں کی آواز سنائی گئی۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبد رمنی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرضی وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پھر یہی نماز کا وقت ہو گیا۔ حاضرین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد دم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام انور پر پہنچے جو کہ اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کی مانند کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پھر فرمایا بل کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (انواعِ مطہرات) ایست

علیہ السلام والا مورقوں کی مثل ہوادی کہتے ہیں پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بتا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا جب یہ ایسا شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا بن چکا ہوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آراؤ کردہ لونڈی، بریرہ اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے چلنے لگے لیکن آپ نے اشارے سے انہیں اپنی ٹھکانہ کرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ کھینکے پڑے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ اس لیے لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے عالم! عازر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے میں جہانگاہی کی حالت میں دو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو روئے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا؟ میں نے عرض کیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور نہ میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اللہ) حاضر ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

بِلَالٍ فَادَّانَ وَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ شِعْرَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِطْبَةً فَتَعَالَى أَنْظَرُوا لِي مَنْ أَقْبَى عِنْدِي فَجَاءَتْ بَرِّيْرَةٌ وَرَجُلٌ أَخَذَ فَنَاقَحَا عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَهَبَ لِيَنْكَمِسَ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ حَتَّى يَقْضَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَوَتَهُ فَخَرَّ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُضْ فَتَعَالَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ لَا أَسْمَعَ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ إِلَّا صَرَ بِنْتُهُ بِسَيِّئِ هَذَا قَالَ وَكَانَ النَّاسُ أُمْتِي مَنْ كَفَرِيكُمْ فِيهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ فَتَأَمَّكَ النَّاسُ فَتَقَالُوا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَثْبَتُهُ أَنْبِيٌّ ذَهَبًا فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ لِي أَقْبِضْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلِّمْ قُلْتُ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ إِلَّا صَرَ بِنْتُهُ بِسَيِّئِ هَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ فَتَدَخَّلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْرَجُوا لِي
 فَافْتَرَجُوا لَهُ فَجَاءَهُ حَتَّى أَكَبَتْ
 عَلَيْهِ وَمَسَتْهُ فَعَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ
 وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ مَعَهُ فَتَالُوا يَا
 صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَقْبِضْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا
 أَنَّ تَدَا صَدَقَ كَالْوَأَلَاءِ بِصَاحِبِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَبِي
 عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَتَالَ نَعَمْ فَتَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ
 قَوْمٌ فَيَكْفُرُونَ وَيَدْعُونَ لِي
 بِخُرُوجِنِ شَعْرِي يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيَكْفُرُونَ
 وَيَدْعُونَ لِي بِخُرُوجِنِ
 حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَتَالُوا يَا
 صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَيُّدُنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَتَالُوا
 أَيُّدُنِ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبِضَ
 اللَّهُ فِيهِ رُوحَهُ فَتَالَ اللَّهُ
 لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ
 طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنَّ تَدَا صَدَقَ
 مَعَهُ أَمْرَهُمْ أَنْ يَقْبِضَهُ بِمَنْ
 أُبِيَهُ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ
 يَنْبَسُوا وَمُؤَدَّبُونَ فَتَالُوا انْطَلِقِي
 يَنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ
 مَنَّا خَلَعُوا مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ
 فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ
 أَمِيرٌ فَتَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو
 راستہ دے دیا۔ آپ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہم اندس پر جھٹتے ہوئے اے پھو اور پھر آپ
 نے آیت پڑھی ہے شک آپ بھی وصال فرمانے والے
 ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں " پھر صحابہ کرام نے کس
 اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! یہی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!
 چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر
 انہوں نے پوچھا اے یار غار رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ
 وسلم) کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں
 آپ نے فرمایا ہاں پڑھو! پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا
 ایک جماعت (اندر) داخل ہو! پھر انہیں کہیں دعا کریں
 درود شریف پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر درود شریف
 داخل ہو! پھر انہیں کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے
 ہوئے باہر آجائیں جہاں تک کہ (تمام) لوگ فاسخ ہو
 جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے درست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دفنایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟
 آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کا روح
 مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
 مبارک، پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو
 معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق
 اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو آپ کے خاص برادری والے مثل بنی ہاشم اور صحابہ
 جمع ہو کر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے
 لگے۔ پھر انہوں نے (صحابہ میں) آپ سے عرض کیا
 کہ آپ ہمارے ساتھ انصار صحابیوں کے پاس چلیں۔
 تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ (دعوتِ ہاشمی
 لکھے تو) انصار نے کہا ایک صحابہ میں سے جو ایک صحابہ

رَجَوِ اللَّهَ عَنْهُ مَنْ لَهٗ مِثْلُ هَذِهِ
الْبَلَدِ مَا فِي أَهْلِهَا إِذْ هُمَا فِي
الْعَابِرِ إِذْ يَسْتَوِلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنُ
إِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ مَنْ هُمَا فَتَالَ سَلَّمَ
بَسَطَ يَدَهُ قَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ
الْمَشَامُ بَيْعَةً حَسَنَةً
جَمِيلَةً.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَتَالَ لَنَا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْعَبِيدِ
مَا وَجَدَ فَتَالَ فَتَاطَمَهُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا وَكَرَّيَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلَيَّ مِنْ بَعْدِ
الْيَوْمِ إِنَّهُ فَتَدَّ حَضَمًا مِنْ أَيْبِكَ مَا
لَيْسَ بِتَأْيِيدٍ مِنْهُ أَحَدًا الْوَفَاءُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ.

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرْطَانِ
مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ
الْحِجَّةِ فَتَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهُ فَطَاظٌ مِنْ أُمَّتِكَ
قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَطَاظٌ يَأْمُوقَعُهُ
فَتَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَطَاظٌ مِنْ
أُمَّتِكَ قَالَ فَتَنَا فَطَاظٌ لَمْ يَكُنْ لَنْ
يُصَابُوا بِمِثْلِي

سے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کس شخص
میں تین صفات ہیں اور جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں، وہ در
میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے
اپنے ساتھی سے فرمایا تم دو دکھائے شک اللہ بنا سے ساتھ ہے پھر
آپ نے فرمایا وہ دو کون ہیں؟ یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما اور اسی کہتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور ان کی حضرت صدیق اکبر اہمیت کی اور
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھال کے وقت (طیبت الکلیف
(جیسا کہ آپ کے شایان شان تھی) پالی تحریر: ملاحظہ
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم نے تکلیف! (یعنی آپ کو
کس قدر تکلیف ہے) اس پر انھی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف
نہیں آئے گی۔ نیز بے والد ماجد کے پاس وہ چیز اتنی
حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھلے راہ نہیں۔ اب نیامت
کے دن ملاقات ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے
در فطرت انما بائع پیچے جو مر جائیں اور ماں باپ مبارک
ہوں) جو ان سے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں
داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ
بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہاں
جس کا ایک نابالغ فرزند خرد بچہ مر جائے (وہ بھی جنتی ہے)۔
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں
سے جس کا ایک بھی بچہ فرزند شدہ نہ ہو تو آپ نے
فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعہ نجات
ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے
پہنچتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيزَانِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ أَخِي
جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَا مَا تَرَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَخْلَتَهُ وَأَرْضًا حَمَلَهَا
صِدْقَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ تَرَكْتَ فَقَالَ
أَهْلِي وَوَلَدِي فَقَالَتْ مَا لِي لَا آيَاتُ
أَبِي فَقَالَ أَكُوبِكُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَارَتْ وَذِكْرِي أَعُولُ
مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُهُ وَابْتِغَى عَلَيَّ مَنْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْتَغِي عَلَيْهِ.

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ النَّعَّاسَ
وَعَلِيًّا جَاءَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ
يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
لِصَاحِبِهِ أَمْتُ كَذَا أَمْتُ كَذَا فَقَالَ
عُمَرُ لِبَلْحَةَ وَالثَّمْبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
أَبْنَتُكُمْ يَا اللَّهُ أَسْمِعْتُمْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُلَّ مَالٍ نَبِيٍّ صِدْقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ
إِنَّمَا لَا تُوَارَتْ وَفِي الْحَدِيثِ
رَضَتْهُ.

بَابُ وَارِثَتِهِ

حضرت عمر بن عبد العاص، جو حضرت جویریہ اور ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لڑکی کے صحابی تھے
اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ثمر حاصل تھا، آپ نے
اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) وصیت اپنے
ہتھیار، بچہ اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (ملاؤ خدا میں) آن
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتونِ نبوت

حضرت لیلیٰ فاطمہ رضی اللہ عنہا، اور ام المومنین، حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون
ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر)
خاتونِ جنت نے فرمایا (تو میری) اپنے والد ماجد کی وارث
کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا
کوئی وارث نہیں ہو سکا، میں ہی کا وارث نہیں ہوتا، پھر حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا میں کی خبر
گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور میں یہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے رہے یہی فرمایا کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما (علوات قادری) حضرت قادری اعظم
رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے
سے فرمایا ہے تھے تو قایمے اور قایمے! (اس پر) حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر، حضرت زبیر، حضرت
عبید الرحمن بن عوف اور حضرت سدر رضی اللہ عنہم سے فرمایا
میں تمہیں اللہ کی قسم دے کہ پھر عطا ہوں کیا تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو (دے) لیا ہے جو تم نے سنا ہے۔ گوئی
کہ اس حال صدقہ جو تمہیں اللہ نے (دوسروں کو کھلا دیا)
جسے ملک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں اللہ
سبھی واقع ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسایا ہمارا کوئی وارث
نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ
ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار
تقسیم نہیں ہوتے میں اپنی انواع مطہرات کا خراج
اور اپنے مال (غنیہ) کے مصارف کے بعد جو (کچھ)
بھی چھوڑتا ہوں وہ صدقہ ہے۔

حضرت مالک بن انس بن حذشان فرماتے ہیں کہ
میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ان حاضر ہوا
(اسی اثنا میں) حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت
طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور ہم)
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس
میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صباہ
کو ام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس
ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) تمہیں کے حکم سے
آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا وارثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ
جائیں وہ صدقہ ہے۔ انھوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ!
ہاں ہم جانتے ہیں اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی
کبیراں اور اونٹ چھوڑے (لاڑی کتے مجھے تنگ نہ
کہرے) (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں
بھی فرمایا۔

باب ۱۱۱۱ خواب میں زیارت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَوَارِثَ مَا تَرَكَْنَا فَهَوَ
صَدَقَةٌ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَرِثُ وَلَا يُرِثُ وَلَا يَتَرَكُ وَلَا يُوَرَّثُ
مَا تَرَكَتْ بَعْدَ نَفَقَتِهِ لِسَائِرِ وَهَوَاتِهِ
عَابِلِي هُوَ صَدَقَةٌ.

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَجَاءَ عَلَيْهِمُ وَالنَّبَأُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
بِخْتِصَمَانٍ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَشْهَدُكُمْ بِاللَّهِ يَا ذِيهِ تَعْرُومُ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَعْلَمُونَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَوَارِثَ مَا تَرَكَْنَا صَدَقَةٌ
فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ
قِسْمَةٌ طَوِيلَةٌ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا
وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا فَقَالَ وَ أَشْهَدُ
فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ.
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا یا (اگر کسی کو شک ہے کہ)

حضرت ابوامامہ اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

حضرت امام بن کلبیہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا (امام بن کلبیہ فرماتے ہیں اس پر والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی۔ اور ابھی ان کا کہنا ہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے ہاتھ پر یا اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تصدیق کی کہ وہی آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کے مشابہ تھے۔

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ مِنِّي.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي.

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ مِنِّي.

عَنْ عاصِمِ بْنِ كَلْبِيَةَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَيَاتِ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ مِنِّي قَالَ أَبُو

فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ شَبَّهْتُهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَّا كَانَ يَشَبَّهُهُ.

عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ النَّبَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ذَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَأَبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْبَةِ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ
تَسْوُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَحْوُلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَيْطِعُ
أَنْ يَنْشِئَهُ فِي فَمَنْ تَرَأَى فِي التَّوْبَةِ فَقَدْ
رَأَى فِي هَذَا كَسْتَيْطِعُ أَنْ تَنْعَتَ هَذَا
الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي التَّوْبَةِ قَالَ
نَعَمْ أَنْعَتَ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
حِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرٌ إِلَى الْبَيَاضِ
أَكْعَدُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الصَّحْكَ جَبِيلٌ
دَوَائِرُ الْوَجْهِ فَقَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتَهُ
مَا بَيْنَ هَذَا بَيْنَهُ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ
عَوْفٌ ذَلَا أَرَى مَا كَانَ مَعَ هَذَا
التَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْبَيْتِ مَا
اسْتَلَمْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوَيْ هَذَا.

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنِ
عَوْفٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو
قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رُسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
رَأَى فِي تَعْبِي فِي التَّوْبَةِ فَقَدْ رَأَى
الْحَقَّ.

عَنْ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
رَأَى فِي النَّسَاءِ فَقَدْ رَأَى فِي هَذَا
الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ فِي قَالَ وَسُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سَيِّئَةٍ وَارْبَعِينَ
جُزْءٌ مِنَ النَّبُوَّةِ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے شاہین نہیں ہو سکتا،
اس لیے اس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی
دیکھا۔ دوسرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا
تو اس شخص کا علیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا
انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا اس کا جسم اور گوشت وہ
آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا از بہت فرہ زہبت تھا
زہبت لبا اور نہ ہی بہت بہت اگندہ گون سفیدی نال نہ
سرگھس آغلیں، دلپسند مسکراہٹ خوشنما کاروں والا
چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو چڑھنے والی
داڑھی حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان
صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو
ان صفات سے زیادہ نہ بیان ذکر کر سکتے۔

اسی واقعہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ
سبارک ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری اپنے پچاسے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے
واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی
واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے
مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا
کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔
اور (یہ بھی) منسرایا کہ موسیٰ کی خواب
نبوت کا پچھالیسواں حصہ ہے۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما منسرایتے

ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو تاقاضی (منصف) بنا یا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا ماریہ مبارکہ دین میں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو یعنی دین دار اور دیندار آدمی سے حدیث لینی چاہیے

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بَيْنَ الْمَبَارِكِ إِذَا ابْتَلَيْتَ بِالْقَضَاءِ
فَعَلَيْكَ بِالْأَثَرِ.
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ دِينٌ وَدِينٌ
تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب حبیب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وسیعہ جلیلہ سے آج بتاریخ
۲۴ ستمبر ۱۹۸۵ء ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد لله على ذلك

بندہ نابکار ا۔ محمد صدیق ہزاروی مترجم موضع چمڑہ ڈاک خانہ چمڑہ تحصیل و ضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال و۔ مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری شہری لاہور۔

ابواب سنن ابی داؤد

149	کتاب السنة
224	کتاب الفتن
244	کتاب المهدی
249	کتاب الوصایا
259	کتاب الايمان والنذور

أَوَّلُ كِتَابِ السُّنَّةِ

سنت کا مطلب

دھب بن بقیہ، خالد، محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت ابوبریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہودی اکبرتر یا بہتر فرزندوں میں سے ہے اور انصاری بھی اکبرتر یا بہتر فرزندوں میں تقسیم ہو گئے تھے لیکن میری امت بہتر فرزندوں میں سے ہے"۔

باب ۳۸۸ فی شرح السنۃ
۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ يَكِينَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَقْتُ الْيَهُودَ إِحْدَى لَوْ شِئْتُمْ بَيْنَ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثَلَاثِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

۱- یہ سنن ابوداؤد کی کتاب السنۃ ہے اور اس کا پہلا باب نام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ (الترقی ۵۴۵ھ / ۱۱۸۸ھ) نے سنت کی تشریح میں باندھا ہے اور اس باب میں سب سے پہلی حدیث انہوں نے امت محمدیہ کے تہتر فرستے ہو جانے کے متعلق پیش کی ہے۔ معلوم ہوا کہ سنت سے مراد طریقہ رسول ہے یعنی امت محمدیہ کی صورت ایک ہی جماعت طریقہ رسول پر رہے گی جو سوا و اعظم ہے اور اس کے علاوہ باقی ۷۲ فرستے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے ہوتے ہوئے بدگنا گمراہ، بد مذہب اور بھیڑیوں کے جیسا کہ متعدد احادیث مطبوعہ میں وارد ہوئے۔ چنانچہ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (الترقی ۵۴۵ھ / ۱۱۸۸ھ) نے اس سلسلے میں یوں تصریح فرمائی ہے:-

پس تہتر فرزندوں کی اصل دس فرستے ہیں یعنی اہلسنت، خوارج، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، مزاریہ، بخاریہ اور کلایہ۔ چنانچہ اہلسنت و جماعت کا ایک ہی فرقہ ہے جبکہ خوارج کے پندرہ فرستے ہیں، معتزلہ کے چھ فرستے مرجیہ کے بارہ فرستے، شیعہ کے تیس فرستے، جہمیہ، بخاریہ مزاریہ اور کلایہ میں سے ہر ایک فرقے کا ایک ہی فرقہ ہے اور مشبہ کے تین فرستے ہیں تو یہ سب مل کر تہتر فرستے ہو گئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی اور اللہ میں سے نجات پانے والا فرقہ اہلسنت و جماعت ہے۔

فاصل ثلاث وسبعين فرقة اهل السنة والخراج والشبهة والجهية والضرارية والنجارية والكلابية. فاهل السنة طائفة واحدة والخراج خمس عشر فرقة والمعتولة ست فرقة والمرجية اثنا عشر فرقة والمشبعة اثنا وثلاثون فرقة والجمعية والتجارية والضرارية والكلابية كل واحدة فرقة واحدة والمشبعة ثلاث فرق فجميع ذلك ثلاث وسبعون فرقة على ما اخبر به النبي صلى الله عليه وسلم واما الفرقة التاجية فهي اهل السنة والجماعة -

(غنية الطالبين، جداول، مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۹)

معلوم ہوا کہ طیبہ فرقتہ جانا اور حضور کی بنائی ہوئی جماعت سے جدا ہو کر اپنا طیبہ فرقتہ بنا نا گویا اپنے آپ کو جہنم میں لے جانا ہے۔ یہ زندہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت وہی ہے جو مختلف فرقہ باطلہ کے ظہور میں آئے پر اہلسنت و جماعت کے نام سے موسوم ہوئی تاکہ وہ گمراہ فرقوں سے ممتاز رہے۔ اس جماعت سے نکلنا قرآن و حدیث کی رو سے مخالفت رسول ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے اس بارے میں تصریح فرمایا ہے:-

وَمَنْ يَتَّقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ لَتَلْعَبْ مَتَاعًا وَنَصْلَهُ جَحِيمًا وَسَاءَ مَا يَصِيرُ ۝۴ (۱۱۵)

اور جو رسول کے خلاف کرے اس کے بعد کہ ہدایت اس کے لیے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اُسے اور بھی بھرنے دیں گے جدھر وہ پھرے اور جہنم میں ڈالیں گے جو پٹھنے کی بری جگہ ہے۔

۱۱۴۳ رَحَلْنَا الْحَمْدَ مِنْ حَبْلِكُمْ وَمَحَمَّدٌ ابْنُ حَبِيبٍ وَالْآنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ نَاصِفَانِ ح وَتَأَعَمُّوْهُ عُمَانُ حَرْشًا بَقِيَّتِي حَبِيبِي مَعْمُوْنٌ نَحْوَهُ حَزَنِيٌّ اَزْهَرِيٌّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الْحَارِثِيُّ عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْيَهُودِيُّ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ اَنْتُمْ قَامَ فَقَالَ الْاِيْمَانُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِ اَيْنَمَا فَاقَالَ الْاِيْمَانُ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفْتَرَوْا عَلَيَّ شَيْئًا وَسَبَّعِيْنَ مَلَكًا وَاِنَّ هَذِهِ الْمَلَكَةُ سَفَّتَرِيْ كَلِي تَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ نِسَانٍ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاوَدٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ اَنَا وَاَبُو حَبِيْبٍ وَعَمْرُو فِي حَبِيْبِيْمَا قَاتَا سَبِيْحُوْمَ فِي اَسْحَى اَقْوَامٌ تَجَالَسُوْا بِرِيْمِ تَلِكِ الْاَهْوَاءِ كَمَا يَتَجَارَعُو الْكَلْبُ لِصَاحِبِيْهِ وَقَالَ عَمْرُو الْكَلْبُ لِصَاحِبِيْهِ مِنْ عَرَفُوْا مَقْصَلُ الْاَدْحَكَلُ

الحمد بن ضیل اور محمد بن حبیب، ابو المغیرہ، معصومان، عمرو بن عثمان، بقیہ، معصومان، ازہر بن عبد اللہ حرزلی، الامام ہرذقی سے روایت ہے حضرت معاذ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:- خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اس کتاب بہتر فرقوں میں بیٹ گئے تھے اور عنقریب یہ امت بہتر فرقوں میں بیٹ جائے گی۔ بہتر فرستے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ تہمت میں جائے گا، وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن حبیب اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا۔ تخریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی ان میں بڑی حرکت کر جائے گی جیسے باؤں کے کانٹے جوئے کے تم میں زہر مزیت کر جاتا ہے۔ عمرو بن عثمان نے کہا جیسے مگ گریہ کے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کہ کوئی رنگ اور کوئی جوڑاں سے نہیں چماتا۔

ف۔ سنت یہ ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اسی جماعت میں رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور فرقہ باطلہ کے منظر عام پر آنے کے وقت اس نے اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت کے نام سے موسوم و مشہور کیا۔ اس جماعت سے نکلنا اور اپنا طیبہ فرقتہ قائم کرنا یا اس طرح قائم ہونے والے کسی گمراہ فرقے میں شامل ہونا بہت بڑی بدعت ہے۔ اہلسنت و جماعت کے ہوا جتنے بھی فرقے بنے وہ سب بدعتی، گمراہ اور بد مذہب ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنا حق ملی اور نکلے سر مایہ ہے، وہ سارے کا سارا اہلسنت و جماعت کے بزرگوں کا ہے۔ دوسری جماعتوں کے پاس خاک و مہل کے

کا کچھ بھی نہیں۔ قرآن و حدیث اور ان سے متعلق تمام علمی مسالے کو یہی مہتر اچھونہ سو سال سے یہاں تک لے آئے ہیں دیگر فرقوں میں اکثر کھپ گئے تھے جو پیدا ہوئے وہ بھی کیے بعد دیگرے مٹتے چلے جائیں گے۔ قیامت تک جانے والا وہی گروہ ہے جو مسلمانوں کا سوا باقی باقی گروہ ہے۔ سرزمین پاک و جہد میں اہلسنت و جماعت کے سوا یعنی جن فرقوں کی جہل جہل اور غفلت پھرت نظر آدمی سے اور بعض بڑے بڑے فتنہ سازوں میں توام انس کو اپنے پیچھے دگانے میں کوشاں نظر آ رہے ہیں تو اسی ملک پر انگریزوں کی حکومت قائم ہوئے سے ہیں اس تمام فرقوں کا روئے زمین پر کون نام و نشان بھی نہیں تھا یہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت ملت اسلامیہ کو مٹنے میں دیئے ہیں جو معلوم نہیں کب تک۔ لوگوں کے دین و ایمان پر دن و دھارے ڈاکے ڈالتے رہیں گے۔ اہلسنت و جماعت کی

حفاظت کے واسطے میں فاضل الحقین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المقوفی ص ۱۳۷) نے لکھا ہے۔

اگر گویند چکوزہ معلوم شود کہ فرقہ تائبہ جنت و جماعت اندہ و این دو راست و راہ خواست! بیگر سہ راہ اسے راست و برزق و دعوای میکند نہ براہ راست است و مذہبہ سے حق۔ بر لیش تکہ ایی چیز سے نیست نہ مجرود توئی تمام خود۔ بر من باید و بر ان عقیدت اہلسنت و جماعت آست کہ این عیال سزا بر منقل آمدہ است و بر مقل ہاں دانی نیست و بر تفر ایشاہ منہم شدہ تتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشتہ کہ سلف صالحی از صحابہ و تابعین باحسان و من بعد ہم جہد برین اتقاد و برین طریقہ بودہ اندہ و این نبرد و مجاہد در مذہب و اقوال بعد از صدر اہل حادثہ شدہ و از صحابہ و سلف متقدمین بیچ کس بران نمودہ و الشاہ تبرک بودہ اندہ ازاں و بعد از حدیث ان رابطہ نسبت و محبت کہ باں قوم قطع کردہ و در نمودہ و محمد بن اسماعیل کتب رستہ و غیر ہا از کتب مشہورہ مستفاد کہ معنی و مدار احکام اسلام بر آہنا آفتادہ و ائمہ فقہائے ارباب مذہب اربعہ و غیر ہم ازانما کہ در طبقہ ایشاہ بودہ اند

بر حق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کا دین اسلام نسل ہوتا آیا ہے جیل بیان و حق معن کا بھی نہیں ہوتی اور متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث و آثار کی جہاں ہیں۔ سہ عقین آیا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے تمام بزرگ اہل عقیدہ سے اور طریقے پرستہ مذہب اور ایشاہ و اہل برکت بدعت اور سن مانی کا دعویٰ کہ صدر اول کے بعد واقع ہوئی۔ صحابہ اور پہلے بزرگوں میں سے کوئی نہ ان کے فریقوں پر نہ تھا اور وہ ان رستوں سے بری تھے۔ جارح ہونے کے بعد ان فرقوں نے ان بزرگوں سے محبت و محبت کا رشتہ توڑ لیا اور دریا۔ صحابہ سنہ والے محدثین اور دوسری مشہور قابل اعتماد کتابوں والے کہ جن پر اسلام احکام کا درو مدار ہے اور مذاہب اربعہ کے ائمہ مجتہدین اسی جماعت سے ہیں اور جتنے فقہاء ان کے طبقے میں ہیں۔ سب اسی مذہب پرستے اور اشاعرہ و ماتریدہ کہ اصل و کلام کے امام ہیں انہوں نے یہی سلف کے مذہب کی نامہدگی اور عقلی دلائل سے اسے ثابت کیا اور چونکہ اصل اللہ تھا لے علیہ وسلم کی سنت اور سلف کے جماع سے ثابت ہے اسے تو کر لیا۔ اسی لیے تو اس جماعت کا نام اہل سنت و جماعت

اگر گویند چکوزہ معلوم شود کہ فرقہ تائبہ جنت و جماعت اندہ و این دو راست و راہ خواست! بیگر سہ راہ اسے راست و برزق و دعوای میکند نہ براہ راست است و مذہبہ سے حق۔ بر لیش تکہ ایی چیز سے نیست نہ مجرود توئی تمام خود۔ بر من باید و بر ان عقیدت اہلسنت و جماعت آست کہ این عیال سزا بر منقل آمدہ است و بر مقل ہاں دانی نیست و بر تفر ایشاہ منہم شدہ تتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشتہ کہ سلف صالحی از صحابہ و تابعین باحسان و من بعد ہم جہد برین اتقاد و برین طریقہ بودہ اندہ و این نبرد و مجاہد در مذہب و اقوال بعد از صدر اہل حادثہ شدہ و از صحابہ و سلف متقدمین بیچ کس بران نمودہ و الشاہ تبرک بودہ اندہ ازاں و بعد از حدیث ان رابطہ نسبت و محبت کہ باں قوم قطع کردہ و در نمودہ و محمد بن اسماعیل کتب رستہ و غیر ہا از کتب مشہورہ مستفاد کہ معنی و مدار احکام اسلام بر آہنا آفتادہ و ائمہ فقہائے ارباب مذہب اربعہ و غیر ہم ازانما کہ در طبقہ ایشاہ بودہ اند جہد برین مذہب بودہ اندہ و اشاعرہ و ماتریدہ کہ اکثر مشول کلام اندہ تائید مذہب سلف نمودہ و بدلائل عقلیہ آرا اثبات کردہ آچہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماع سلف بران رستہ بودہ مرکزہ سافتر اندہ و لہذا نام ایشاہ ابو سنت و جماعت آفتادہ۔ اگرچہ ایں نام حادثہ است

آنا مذہب و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقہ ایشان
اتباع احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اقتداء بافعال
سلف و عمل نعوس بر ظاہر است (راشعۃ اللغات،
جلد اول، ص ۱۴۰، ۱۴۱)

ہوا۔ اگرچہ یہ نام بعد میں رکھا گیا لیکن ان کا مذہب اور عقیدہ وہ
وہی قدیم ہے اور ان حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ کسی گمراہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
کی احادیث اور اسائنات کے ارشادات کی پیروی کرتے ہیں اور نصیحت
کونان کے ظاہری معانی پر عمل کرتے ہیں۔

اپنے دور میں سرمایہ نیت کے عظیم المثال نگہبان ثابت ہوئے۔ اسے بزرگ یعنی امام ربانی، حضرت سہمانی حضرت مجتہدین
تثانی مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ (المرتوی ۳۳۲ھ / ۹۴۳ء) نے مسلمانوں کے بہتر میں سے ایک نامور گمراہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

طریق النجاة متبایعة اهل السنة والجماعة
كثرهم الله سبحانه في الاقوال والافعال وفي
الاصول والفروع فانه الفرقة الناجية وما سواهم
من الفرق فهم في معرض الزوال وشرق الهلاك
علمه اليوم احد اولم يعلم اتاني الغد فيعلمه كل
احد ولا ينفع (مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۲۹)

نجات کا راستہ اہل سنت و جماعت کی پیروی میں ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں حرکت
مرمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور
اس کے سوا باقی سب فرستے فراتی آند ہلاکت میں پڑھے ہوسکتے
ہیں۔ آج خواہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک
جان سے لگا جگہ وہ جانا فنا فائدہ نہ دے گا۔

اسی حدیث شریف کے مطابق آج ہر گمراہ کے اندر گمراہی اس درجہ زنجی بسی ہوئی ہے کہ دیوانہ وار ہر ایک اہل سنت و جماعت
کو مفسد ہستی سے مانتے، اس کے بھولے بھالے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور جن کو مٹا کر باقی کا سکتا بھاننے میں مشغول و درگزر
ہے۔ گریباؤں میں جھانک کر دیکھنے کی ذرا زحمت نہیں اٹھاتے کہ جس راستے پر وہ گمراہ گمراہوں میں دو جہنم میں تو نہیں پہنچتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر
مذہب اسلام کو عقل سلیم اور سچی ہدایت دے۔ آمین یا اللہ العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

باب ۳۸ النبی عن الجدل والتبایع
التشابه من القرآن۔

۱۱۷۴۔ حدثنا القاسمي نايربدين نايراهيم
عن عبد الله بن ابي مليكة عن القاسم بن
محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم هذا الآية هو الذئب
انزل عليك الكتاب منها آيات محكمات
الاولى الاكباب قالت وقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاذا امر ائمتكم الذين
يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين يتخى
الله فاحذروهم۔

جگہوں کی ممانعت اور قرآنی مشابہات کا اتباع کرنا

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔ وہی ذات ہے جس نے
تم پر کتاب اتاری جس میں کچھ واضح آیتیں ہیں، یہی کتاب کی اصل
ہیں اور دوسری مشابہ ہیں (۶، ۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو مشابہ آیتوں کی
پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید میں (نام لیا ہے کہ ان سے بچ کر رہا کرو۔

ت۔ سنت کے مخالفین کا یہ دوسری نشانی بیان ہوئی جو اصطلاح شرع میں بدعت ہے کہ بدعتی امام گمراہ گمراہوں کی پیروی

کلمات کو سن مانے منہم و مطلب کے قالب میں ڈھال کر بے خبر لوگوں کو دھوکا دیتے اور اپنی عداوتی کا سکہ جایا کرتے ہیں۔ یہ بیاداری
 وہ خوب نندوں پر ہے بلکہ ان سے بخاؤد کر کے کلمات کے منہم میں اہل حق سے اختلاف کر کے فزوع سے لے کر اصول تک
 میں نذر خور سے دھاندلی کر رہے ہیں۔ عقیدہ توحید و رسالت کے خاتمہ ساز منہم گو کہ ایک مدت سے اہلسنت و جماعت کو بے
 ضرورت مشرک ٹھہرایا جا رہا ہے۔ فخر ج کی مرہہ بدلوں کو دوبارہ زندہ کر کے اُن آدمیوں کو جو لغتار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انھیں مسلمانوں
 کے ہم پل کر کے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے۔ یمن کے بارے میں جو آیتیں نازل ہوئی تھیں انہیں انیسائے کرام اور اولیائے عظام پر ڈھالا
 جا رہا ہے۔ اس ستم ظریفی پر ان میں سے ایک بھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنی ماہیت کے لیے کیسا سرمایہ جینا کر رہا ہے
 خدا میں کا انجام کیا ہوگا۔ کاش! ایسے لوگوں کی آج ہی آنکھیں کھل جائیں درندگی جب تک نہیں تو فائدہ کیا ہوگا؟ یہی کہ خذ وہ فخلوہ
 ثم الجحیم صلوة۔

باب ۳۹ مَجَانِبُ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ
 فَضْلُهُ

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا اسْتَدُّ نَاخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 تَابِرْتِدَّ ابْنُ أَبِي يَادٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ
 عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ
 وَالْبُحْصُ فِي اللَّهِ.

خواہش پرستوں سے پنا اور نفرت کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتمم
 اعمال سے افضل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے
 دشمنی رکھنا ہے۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَابُنُ وَهَيْبٍ
 أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ فَاخْبَرَنِي
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ
 أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ
 كَعْبٍ مِنْ بَنِي جَبْرِ مَحَلِي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ
 ابْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنَ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخْلُفِهِ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ
 قَالَ وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مَحَلِي
 حَالًا عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدًا لِي حَاطِبُ ابْنِ قَتَادَةَ
 وَهُوَ ابْنُ عَيْتِي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا سَدَّ
 عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَأَقِ خَيْرَ تَنْزِيلٍ تَوَسَّيْتُ
 بِاللَّيْلِ تَرَكْتُ السَّلَامَ عَلَى اَهْلِ الْاَهْوَاءِ.

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے عبداللہ
 بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے جو حضرت کعب بن مالک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستہ بتایا کرتے تھے جبکہ وہ نابینا ہو گئے
 تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے وہ واقعہ سنا جبکہ
 غزوة تبوک میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے
 رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے
 منع فرمایا تھا۔ یہاں تک کہ کافرانوں بعد ایک روز میں
 نے حضرت ابوقحافہ کے باش کی دیوار بھانڈی جو میرے چچا زاد
 بھائی تھے میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم انہوں نے میرے
 سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی تو یہ کلام نازل
 ہونے تک نفس پرستوں کو سلام نہ کرنا

یہی حدیث سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن ابی بکر رضی اللہ

تعا نے عزت فرمایا۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میرے دونوں ہاتھ پٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھوں میں زمفران لگا دیا۔ جس کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اللہ سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے عام کا حجاب نہ دیا اور فرمایا۔ جاؤ ایسے اپنے ہاتھوں سے دو ڈالو۔

سمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حتی کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب کے پاس ایک زائدہ اونٹ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ ایک اونٹ انہیں دے دو۔ انہوں نے کہا:- میں نہیں بیہودہ کہ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات پر ناراض ہوئے جس کے باعث زوالجہ و فحش اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے کلام نہ کیا۔

قرآن مجید کے بارے میں جھگڑنے کی ممانعت

ابو سلمہ نے حضرت ابیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- قرآن مجید میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

سنت کو لازم پکڑنا

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی ایسی بیسی۔ خیر دار جو جاؤ۔ قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنی منہ سے ٹیک لگائے جوئے لگے گا کہ تمہارے لیے مرنے والا ہے۔ ہند جو اس میں ملاں پاؤ اسے ملاں بھرا آدمی اور جو اس میں ملاں پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آگاہ رہو میں تمہارے لیے گھر بول رہے ہوں کہ حلال قرار نہیں دیتا اور ہر دینوں میں سے کسی کو اللہ نہ فرمائی

أَنَا عَطَاؤُ الْمَخْرَسَانِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَعْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِ يَدٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَقُوا لِي بِنَعْمَانَ فَقَدَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ وَقَالَ أَذْهَبَ فَأَعِينِ هَذَا عَنكَ.

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَابِعًا عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَمِيَةَ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ بَعْرَ لُصْفِيَةَ بِنْتَ حَبِيٍّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَطِيْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي يَا بَعْرُ أَطْعِمْنَا بِعَيْرِ أَفْقَانَتِ أَنَا أُعْطِي نِزْلَ الْيَهُودِيَّةِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّ هَذَا الرَّحْمَنُ وَالْمَعْرُومُ وَبَعْرٌ صَفَرٌ.

باب طيب التمر عن الجذال في القرآن

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ زَائِدٌ قَالَ أَمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَرِ فِي الْقُرْآنِ كَفْرًا.

باب طيب في لزوم السنة

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَجْدَةَ تَابِعًا أَبُو عَمْرٍو وَبْنُ كَثِيرٍ وَبْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمُغْدَلِ بْنِ مَعْدِيْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أُرِيْتُمُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَكُمْ أَلَا يُؤْتِيكُمْ رَجُلٌ شَبَعَانٌ عَلَى أَرْبَعِينَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْقُرْآنُ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاجْعَلُوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَاجْعَلُوهُ أَلَا لَرَجُلٍ لَكُمْ الْحِمَارُ الْأَخْبَلِيُّ

کے ہٹے ہوئے مال کو گھر بیکرا مالک اُس کی ضرورت نہ سمجھے اور جو کسی قوم کے پاس آئے تو اُس کی مہمانی کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اگر وہ اُس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانی کے برابر اُن سے لینے کا اُسے حق حاصل ہے۔

ف۔ ۱۔ قرآن مجید پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اور عبادت کی اہمیت کا انکار کرنا بھی بہت بڑی بدعت اور گمراہی ہے۔ احادیث سے مزید راز قرآن مجید پر عمل کی یہی نہیں جانتے۔ مگر حدیث کی ضرورت نہ ہوتی تو تمہیں یہ کلام ان آیتوں کو سمجھتے رہتے جن کا نزول ہوتا تھا اور ان کے مطابق عمل کرتے رہتے۔ ہر معاملے میں جو ہادہ اور رسالت کی طرف رجوع کرنے تھے! اُس کی چنداں ضرورت ہی محسوس نہ کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ نزول قرآن مجید سے چالیس سال پہلے انہیں ایسے دنیائیں بھیجا گئی تھیں کہ ہر پہلو سے انہیں دیکھ لیں اور ان سے قرآن کریم پر عمل کرنا سکھیں۔ انکار حدیث کا فتنہ بہت بڑی بدعت و گمراہی ہے جو ترک تقلید کے فتنے کی بدولت مغرب زور میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین یا اللعالمین۔

ابوداؤد میں خولانی عائد اللہ نے یزید بن عمر سے روایت

کی جو حضرت معاذ بن جبل کے مصاحبوں سے تھے کہ حضرت معاذ

بن جبل جب بھی کسی مجلس میں وعظ کرنے کے لیے پیشے تو

فرماتے۔ ۱۔ اللہ ہی حاکم اور انسان کرنے والا ہے۔ فلک

کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ ایک روز حضرت معاذ بن

جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ۱۔ بیشک تمہارے پیچھے

ایک فتنہ ہے۔ اُس میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن مجید کے

راستے کھل جائیں گے، یہاں تک کہ مومن اور منافق، مرد اور

عورت، بڑا اور چھوٹا، غلام اور آزاد دہر کوئی اُسے حاصل کرے

گا۔ قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے

کہ وہ میرا پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن مجید کا عالم ہوں۔

اچھا وہ میرے پیچھے نہیں لگیں گے جب تک میں اُس کے سوا

کوئی نیا شوشہ نہ کروں۔ تم اُس شخص سے اور اُس کے

نئے شوشے سے بچتے رہنا کیونکہ جو نئی بات نکالی جائے

گی وہ گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم دین کی گمراہی سے ڈراتا ہوں

کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم دین کی زبان سے کہتا ہے

اور بیشک منافق بھی یہی بات کہہ دیتا ہے۔ میں عرب گزار ہوں

کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، مجھے کیسے معلوم ہو کہ عالم دین

یہ گمراہی کی بات کہہ رہا ہے اور منافق کی یہ بات بھی ہے!

وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ ذُيِّنَ نَابٍ مِنَ التَّبَعِ وَلَا لِقَطْعٍ مَعْلُومٍ
إِلَّا أَنْ يَسْتَحْيِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ عَوْنُ
مَلِكِهِمْ بِنَاءٍ يُعْرَضُونَ فَإِنْ كَرِهُوا فَمَا كَانَ
بِعَقْبِهِمْ مِمَّنْ يَفْرَأُ

۱۱۸۲۔ حَلَّ تَنَا بِنْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عِكْرَةَ

ابن موهب اللہمکافی نا اللبث عن عقیل بن

ابن شہاب ان ابا داؤد بن خولانی عائد اللہ

آخبرنا ان یزید بن عمر کہ کان من اصحاب

معاذ بن جبل آخبرنا قال کان لا یحکمیر فیکنا

للذکیر بن جلیس الا قال اللہ حکمہ فسطا

هکت اللہ متا یون قال معاذ بن جبل یوملان

من قبا ینکر فتنایک فینما المال ویعقر فینما

الفراد حتی یاخذہ المؤمن والمنافی و

الرجل والتمارة والکیزر والصفیر والعبد

والحرفیو شیک قابل ان یقول مال الناس

لا یتبعونی وقد قرأت القرآن ما کم یتبعنی

حتى استخیر لعمریة فایاکم وما ابتدع فان

ما ابتدع ضلالتة واحسن کلمة یغت الحکیم

فان الشیطان قد یقول کلمة الضلالتة

على لسان الحکیم وقد یقول المنافی کلمة

العوی قال قلت لمعاذ ما یدری بنی رحمتک

اللہ ان الحکیم قد یقول کلمة الضلالتة

وان المنافی قد یقول کلمة العوی قال

بَلَىٰ اخْتَبْتُمْ مِنْ قَوْلِكَ الْحَكِيمَ الْمُسْتَهْتَمَاتِ
 الَّذِي يُقَالُ لَهَا مَا لَهَا ۖ وَلَا يَشِينُكَ ذَلِكَ عَدُوُّ
 فَانْتَهَ عَدُوُّكَ أَنْ يَبْرَأَ حِمْرًا وَتَلَّتْ الْحَقَّ إِذَا سَمِعَتْهُ
 فَإِنْ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاؤُدَ قَالَ مَعْمُرٌ
 عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَشِينُكَ
 ذَلِكَ عَدُوُّكَ مِمَّا كَانَ يَشِينُكَ وَقَالَ صَالِحُ بْنُ
 كَيْسَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا بِالْمُسْتَهْتَمَاتِ
 مِمَّا كَانَ الْمُسْتَهْتَمَاتِ وَقَالَ لَا يَشِينُكَ كَمَا
 قَالَ عَقِيلٌ وَقَالَ ابْنُ اسْمَعِيلَ عَنْ الزُّهْرِيِّ
 قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ
 حَتَّى تَقُولَ مَا آتَىٰ بِهِنَّ مِنَ الْكَلِمَةِ
 ف - وَالْحَقُّ عِلْمًا كَأَنَّ تَمَامَ تَقْوَىٰ مِنْ سَمْعِ
 أَوْ فِطْرَتِكَ هِيَ سَمْعٌ وَأَوْ فِطْرَتِكَ هِيَ سَمْعٌ وَأَوْ فِطْرَتِكَ هِيَ سَمْعٌ وَأَوْ فِطْرَتِكَ هِيَ سَمْعٌ

فرمایا کیوں نہیں۔ عالم دن کی فطرت سے اجتناب کرو جو تم
 کے لیے الہی حکم رہے ہوں کہ یہ کیا ہے اور اس کی وجہ
 عالم کو نہ چھوڑو کہ شاید وہ رجوع کرے اور تم سے کہن کو کہہ
 کرے کہ یہ کہن حق میں فریادیت ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا
 معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے
 یعنی مستہتات کی جگہ لایا کہ یسٹینا کا ہے اور صالح بن کيسان
 نے زہری سے روایت کرتے ہوئے انستہتات کی جگہ
 جگہ انستہتات کہا ہے اور فیض کی طرح کہ یسٹینا کا ہے
 کہا ہے۔ ان اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا
 کیوں نہیں عالم دن کی حدیث میں شبہ میں ڈالے اور تم سمجھنا
 پڑھاؤ کہ اس بات کا مطلب ہو سکتا ہے۔

برباد کرنے والی کوئی بات کسی عالم سے کہراؤی ہے۔ جب وہ اس میں کامیاب ہوتا ہے تو ایک جانب ہزاروں مسلمان اس کی تائید
 کرنے لگتے ہیں اور دوسری طرف حق کے طبردار علماء سے اس کی تنگی شروع ہوجاتی ہے۔ مقدمہ ہندوستان کے اندر اس کو گزرتا
 ہے اپنے بہتوں دور میں بڑی راز داروں کے ساتھ گئے ہی علماء سے ایسی باتیں کہلاوا دیں جنہیں پڑھ کر آج بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے
 ہیں کہ تم وفضل کے اتنے بلند بائگ و عداوی کرنے والے بھی خوفِ خدا اور خوفِ روز جزا سے اس درجہ ماری ہو گئے تھے؟ ان
 چند ملکی تحریروں نے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کے خمیں میں ایسی آگ لگانا جو ڈیڑھ صدی گزر جانے کے بعد بھی آج تک بجھنے
 میں نہیں آئی بلکہ زیادہ ہی بھڑکتی جا رہی ہے۔ اللہ تبارک نے ان گمراہ گروں کے سینوں کو چھینا عطا کرے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے
 دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی عاقبت کے لیے کیا سامان جمع کیا ہے؟

۱۱۸۲۔ حَتَّىٰ تَمَامَ حَقِّكَ كَيْفَ قَالَ أَنَا
 سَفِيَانُ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 بِسَأَلِ عَنِ الْعَدِيمِ وَنَا التَّرِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ
 الْمُؤَدَّبِ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ سَفِيَانَ النَّوَوِيَّ
 يُحَدِّثُ شَاعِنَ النَّضِيحِ وَنَاهَهُدُ بْنُ التَّمِيمِيِّ
 عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ مَا أَبْجَحَ عَنِ أَبِي الصَّلَاتِ
 وَهَذَا الْعَطَّ حَلِيْبِ بْنِ كَيْبَرٍ وَمَخَاهِمُ
 قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 بِسَأَلِ عَنِ الْقَدِيِّ فَلْتَبَّ أَنَا بَعْدَ كَيْفَ تَقْوَى
 اللَّهُ وَالْإِقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَإِسْمَاعِيلَ نَبِيَّ

محمد بن کثیر استنیان۔ ریح بن سلیمان مؤذن۔ اسد بن
 موسیٰ، حماد بن ولید، سفیان ثوری، نصر۔ ہناد بن سمری
 قبیسہ، البرعاء، ابو الصلت کا بیان ہے کہ ایک شخص نے
 تقدیر کے متعلق پوچھتے ہوئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے
 لیے کہا۔ انہوں نے جواباً کہا:۔ ابابعد میں تمہیں تقویٰ
 اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے احکام پر عمل
 کرنے کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے
 اتباع کی اور ان نئی باتوں کو ترک کرنے کی جو جاری کرنے
 والوں نے کی ہوں جیکہ حضور کی سنت جاری ہوگی۔ وہ
 انہیں نکالنے سے عاجز ہو بیٹھے مگر تم پر سنت کی پیروی

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ مَا أَحَدٌ مِّنْ
 مَّعْلُومٍ بَعْدَ مَا حَرَّبَ بِهِ سُنَّتَهُ وَكَفَعُوا
 سُنَّتَهُ فَعَلَيْكَ يَا لِيَوْمِ الشَّقَاءِ فَأَتَاهَا لَيْلٌ
 لَّذِيْنَ أَلْفَى اللَّهُ عَصْمَةَ ثُمَّ أَعْلَمَهُ أَنَّ كَرِيْمَتِيْنَ
 لِنَاسٍ يَذْعَرُونَ لِأَقْدَمِ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ
 لَيْلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ الشَّقَاءَ إِنَّمَا
 سَمَّاهُمْ مَنْ قَدْ عَلِمَ فِي خِلَافِهَا وَكَمْ يَقُولُ ابْنُ
 عَزِيْمٍ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَا وَالزَّلَالِ وَالْحَمِي
 الشَّقِيْقُ قَانِضٌ لِنَفْسِكَ مَا رَجَعِيْ بِهَا الْقَدَمُ
 مَنفِيْمٌ وَأَنْتُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا أَوْ بَصِيْرًا فَذَلِكُمْ
 كَرِهَ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَأَنَّ أَوْحَى وَيَفْضَلُ
 مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنَّ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ
 لَقَدْ سَقَمْتُمْ مَوْهُرَ الْبِيْرَةِ وَلَكِنْ قَلَّمْتُمْ لَهَا الْحَرْثَ
 فَاعْلَمْتُمْ مَا أَحْرَبَتْ مِنَ الْأَمْنِ اتَّبِعْ عَيْرَ سَبِيْلِهِمْ وَ
 حَيْثُ يَنْفَسِبُ عَنْهُمْ فَالْتَمِمْ هَهُمُ السَّائِفُونَ
 قَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا لَكُمْ مَا يَشْفِي
 فَمَا دَرْتُمْ مِنْ مَقْصِيْدٍ وَمَا فَوَقَّهْتُمْ مِنْ حَيْثُ
 وَقَلْتُمْ حَرَمٌ دَرْتُمْ فَجَعَلُوا وَطَمَحَ عَنْهُمْ
 أَقْوَامٌ فَعَلُوا وَأَلْتُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدَى
 مُسْتَفِيْمٌ كَبَيْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْأَثْمَارِ بِالْقَدْرِ
 فَعَلُوا الْخَيْرَ بِلَاذْنِ اللَّهِ وَتَمَّتْ مَا أَكَلْتُمْ مَا أَحَدَتْ
 النَّاسُ مِنْ مَحْنَةٍ وَلَا ابْتِغَاءٍ مِنْ يَدَعِيْ
 هِيَ آيِبِينَ أَنْتُمْ وَأَوْلَا أَنْتُمْ أَمْرًا مِنَ الْأَخْمَارِ بِالْقَتْلِ
 لَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجَهْلَاءِ يَتَكَلَّمُونَ
 فِيهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَذِّبُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ
 عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شِدَّةً
 وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ فِي عَيْرِ حَلَبٍ وَلَا حَنْ يَبْنِيْنَ وَسَمِعَ
 مِنْهُ السَّلْمِيُّونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ

لازم ہے کیونکہ اللہ کے حکم سے تمہارے لیے اس میں بچاؤ
 ہے۔ پھر جان لو کہ لوگوں نے کوئی بدعت ہماری نہیں کی مگر اس
 سے پہلے گزر چکا کہ اس کے بدعت ہونے کی کیا دلیل ہے
 اور اس میں کیا عبرت ہے کیونکہ سنت اس میں کافر لقمہ ہے
 جو اس کے خلاف کی معرفت کو جانتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ
 نہیں کہا۔ جو اس کے خلاف کی فتاویٰ الفرضوں، حاکماتوں اور کلموں
 کو جانتے تھے۔ تم اسی طریقے پر راضی رہو جس پر اسلاف راضی
 رہے تھے کیونکہ وہ علوم وغیرہ سے پرہیز طرح واقف تھے جس
 کام سے انہوں نے روکا وہ اعلیٰ وجہ البصیرت تھا۔ وہ معاملات
 کو سمجھنے کی ہم سے زیادہ اہلیت رکھتے تھے اور جو فضیلت نہیں
 حاصل تھی اس کے باعث وہ ہم سے بہتر تھے۔ اگر بدعت وہی
 ہے جس پر تم پھرتو تو تم ان سے بڑھو گئے۔ اگر تم یوں کہو کہ جو برسے
 نئی باتیں نکالیں تو انہوں نے اسلاف کے راستے کے سوا اور
 راستہ نکال لیا ہے اور ان سے منموڑیٹھے ہیں تو سبقت اسلاف
 ہی کو حاصل ہے۔ انہوں نے وہاں میں بات کی بقدر کفایت اور بیان
 کیا جو شفا بخش ہے۔ جو ان کے سوا ہے وہ کسی کرنے والا ہے یا
 بڑھانے والا۔ جن لوگوں نے کسی کی انہوں نے ستم ڈھایا۔ بعض
 لوگ ان سے بڑھو گئے اور غلو کیا، حالانکہ اسلاف ان کے ہمیان
 عراط مستقیم پر تھے۔ تم نے اقرار بقدر کے متعلق تحریر کی طور پر
 اس شخص سے پوچھا جو اللہ کے حکم سے بتا سکتا ہے۔ تم نے
 ایسی بات پوچھی کہ لوگوں نے جتنی نئی باتیں نکالیں اور جتنی بدعتیں
 ایجاد کیں، یہ بلاط دلائل ان میں زیادہ واضح ہے اور تقیر کا
 اقرار کوئی مضبوط ہے یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت کے جھلا بھی
 گفتگو اور شعروں میں اس کا ذکر کرتے اور اس کے باعث جو
 نقصان برہا تھا اس پر اپنے آپ کو طاعت کرتے۔ اسلام نے
 اس میں اور شدت پیدا کر دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے ایک دو دفعہ نہیں بلکہ متعدد بار اس کا ذکر فرمایا۔ مسلمانوں نے
 آپ سے سنا اور آپ کی حیات مبارکہ اور بعد وصال اس پر کلام
 کیا اپنے رب کے حضور یقین و تسلیم سے اور خود کو منعیف سمجھے ہوئے

وَبَعَثَ وَقَاتِبَ يَقِينًا وَسَلَّمَ مَا الرَّبِّمْ وَتَضِيقًا
لَا تَغْشِيهِمْ أَنْ يَكُونُ شَيْءٌ كَرِهَ لِحَبِيبِهِ عَلَيْهِ
وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابًا وَكَرِهَ لِحَبِيبِهِ قَدْ كَرِهَ وَآتَى
مَعَ ذَلِكَ لِهَيْبِ مُخْخَرِ كِتَابِهِ مِنْهُ أَفْتَسُوهُ
وَمِنْهُ تَعَلُّمُهُ وَكَرِهَ فَلَمْ يَلْزَمْ نَزَلَ اللَّهُ آيَةً
كَذَلِكَ أَوْ بَعَثَ قَالَ كَذَا الْقَدْرَ وَأَوْ مِثْلَهُ مَا تَمَّ أَمْرٌ
وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ
ذَلِكَ كُلُّهُ بِكِتَابٍ وَقَدْ بَيَّنَّا وَمَا لَقَدْ بَيَّنَّا
وَمَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ
وَلَا تَمْلِكُ إِلَّا نَفْسُنَا نَعْمًا وَلَا ضَرًّا لَنَا
مَرْجُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهَبُوا۔

۱۱۸۳۔ حَلَّ شَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ تَابَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدٍ قَالَ نَاسِعُ دِيْعِي ابْنِ
أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ
كَانَ لِابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَهْلِ الشَّامِ
بِكِتَابِيَةٍ فَكَتَبَ إِلَيْهَا بَنُو عَمْرَةَ بَلْغَفِي
أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدِيمِ قَاتِبًا
أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْتَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي
أَقْوَامٌ يَكْفُرُونَ بِالْقَدِيمِ۔

۱۱۸۴۔ حَلَّ شَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرَّازِ قَالَ
نَاحِمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ قُلْتُ
لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَدَمَ بْنِ السَّمَاوِيِّ
حَلَّ امْرَأَتِي قَالَ لَا بَلَّ لِلْأَرْضِ قُلْتُ
أَرَأَيْتَ لَوْ ائْتَمَّصَ قَلْبُ بَاطِلٍ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَمُتْ بَلَّ قُلْتُ أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ تَعَالَى
مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِحٌ لِحَجِيمٍ
قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَآهِيَتُونَ يَصْلَحُ لِيَهْمُ
إِنَّ مَنْ أَوْحَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحَجِيمَ۔

کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا کے ظہور میں نہ ہو اور اس نے جسے پہنچا دیا
میں کہ وہ یا جو اور اس میں تقرر جاری و ساری جو اور اس میں کے ساتھ
یہ اس کی حکم کتاب میں ہے جس سے وہ اکتفا کرتے اور تم میں
سے بیٹھے سکھاتے ہو۔ اگر تم کہو کہ اللہ نے ایسی آیت کیوں نازل
فرمائی اور ایسا کیوں فرمایا تو اسلاف نے بھی ایسے بڑے اٹھانے
تم بھی پڑھتے ہو۔ وہ ان کا صحیح مشہور ہانے تھے جس سے تم پر
ہے خبر جو اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ سب کچھ لوگ کتاب میں
ہے۔ پھر اس نے چاہا مقرر فرمایا۔ جو اللہ نے بڑا کما اور جو وہ نہیں
چاہتا رہیں پڑھنا۔ اپنی جانوں کے: نفع کے: گنہ گار اور نقصان
سے بھر دہیں۔ اس کی طرف رغبت ہوئے اللہ پر انہوں نے لے۔

احمد بن حنبل۔ عبد اللہ بن بکر، سعید بن ابویوب
ابو صخر، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
المواشما سے ایک دوست تھا جو آپ سے خط و کتابت کرتا
تھا۔ چنانچہ حضرت ابی عمر نے اس کے لیے خط لکھا کہ تم کچھ
یہ بات پہنچا ہے کہ مسئلہ تقرر میں تمہیں کچھ کلام (انکار) ہے۔
لہذا میرے لیے آئندہ خط نہ لکھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حق پرستوں کا
امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقرر کا انکار کریں گے۔

خالد مزاد کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن لیسری سے کہا،
اسے ابو سعید اچھے بتائے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان
کے لیے پیدا فرمایا تھا یا زمین کے لیے؟ فرمایا، نہیں بلکہ زمین
کے لیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر وہ بچے رہتے اس کا صفت سے نہ
کھاتے تب؟ فرمایا کہ انہیں اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا میں
عرض گزار ہوا کہ مجھے اس ارشاد خداوندی کے مستحق بتائیے تم
اس کے غلطی کو کہہ سکتے والے نہیں مگر اسی کو جو جسم میں جانے
کا (۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸)۔ فرمایا کہ انہیں اپنی گمراہی کے حال میں نہیں پہنچنا
سکتے مگر اسی کو جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم واجب کر دی ہے۔

خالد مقدان نے امام حسن بھری سے ارشاد فرمایا کہ تم اے...
اور اسی کے لیے ہم نے انہیں پیدا کیا ہے (۱۱۹، ۱۱۰) کے متعلق
پوچھا فرمایا کہ انہیں جنت اور انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا
گیا ہے۔

خالد مقدان کا بیان ہے کہ میں نے حسن بھری سے: تم اس
کے علاوہ کسی کو بیکانے دانے نہیں مگر اسی کو جو جہنم میں ملے
گا (۱۱۳) کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سوائے اس کے جس کا جہنم
میں جانا اللہ تعالیٰ نے واجب کر دیا ہے۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بھری فرمایا کرتے کہ اگر
میں آسمان سے گر پڑوں تو یہ مجھے یوں کہنے سے زیادہ پسند
ہے کہ معاملہ میرے اختیار میں ہے۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بھری ہمارے پاس مگر عظم
میں گئے۔ اہل مکہ کے فقہانوں نے مجھ سے کہا کہ ان سے ایک
جلے کے لیے عرض کروں جس میں وہ ایک روز روز فرمائیں۔
انہوں نے ان کر لی۔ لوگ اگلے ہو گئے تو انہوں نے خطاب
فرمایا: میں نے ان سے بہتر مقرر نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے کہا:
اے ابوسعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا: جہان
کیا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے
پیدا کیا ہے، اسی نے خیر اور شر کو پیدا فرمایا ہے۔ ایک آدمی
نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے، کس طرح اس بزرگ
پر بہتان باندھتے ہیں۔

حمید فرماتے ہیں کہ امام حسن بھری سے:۔۔۔ اسی طرح ہم اس
ہستی کو گن گناہوں کے دلوں میں راہ دیتے ہیں (۱۱۱۵) کے
متعلق روایت کی کہ شرک کر۔

محمد بن کثیر، سفیان، ایک آدمی، سفیان، عبید الصمد
امام حسن بھری نے ارشاد فرمایا: اور حال کر دیا ان
کے اور جو وہ چاہتے ہیں اس کے (رسلمان)

۱۱۸۵۔ حَلَّ شَنَا مَوْسَىٰ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ نَا
حَمَادُ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَىٰ وَلَئِن لَّا دَلَّكَ خَلْقُ هَؤُلَاءِ لِهَؤُلَاءِ
وَهُؤُلَاءِ لِهَؤُلَاءِ ۝

۱۱۸۶۔ حَلَّ شَنَا ابْنِ كَلْبٍ نَا إِسْمَاعِيلُ نَا
خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ
عَلَيْهِ يَفَاتِيهِنَّ مِنَ الْأَمْرِ هُوَ صَالِحُ الْحَجَّابِ
قَالَ الْأَمْرُ أَدْرَجَبَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ أَشْرٌ
بِصَالِحِ الْحَجَّابِ ۝

۱۱۸۷۔ حَلَّ شَنَا عَلَاؤِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ نَا
حَمَادُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ
يَقُولُ لَئِن يَسْفَهُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي ۝

۱۱۸۸۔ حَلَّ شَنَا مَوْسَىٰ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا
حَمَادُ نَا حَمِيدُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ
مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فَقَالَ أَهْلُ مَكَّةَ إِنْ أَكَلْتُمْ
فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعْظُمُ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ
فَأَخَذُوا فَحَطَبَهُمْ فَمَا آيَةُ آخَلْتُمْ مِنْهُ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مِنْ خَلْقِ الشَّيْطَانِ
فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ
اللَّهِ خَلَقَ اللَّهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ
خَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّهُمُ اللَّهُ كَيْفَ
يَكُنُّ يَوْمَ عَلَىٰ هَذَا الشَّيْخِ ۝

۱۱۸۹۔ حَلَّ شَنَا ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سَفِيَانُ
عَنْ حَمِيدِ الطَّرِيقِ عَنِ الْحَسَنِ كَذَلِكَ نَسَلْتُكَ
فِي قُلُوبِ الْمُخْرِبِينَ قَالَ الشَّرُّ ۝

۱۱۹۰۔ حَلَّ شَنَا مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا
سَفِيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ عَيْرَ ابْنِ كَثِيرٍ
عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ الْحَسَنِ

کے متعلق فرمایا کہ ان کے ادا ایمان کے دو بیان۔

ابن عوف کا بیان ہے کہ میں شام کی طرف سفر کر رہا تھا تو بیچے سے ایک آدمی نے مجھے آواز دیا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ رجاہ بن حیراز تھے۔ انہوں نے کہا۔ اسے ابو عنان، لوگ امام حسن بصری سے کہیں انہیں منسوب کر رہے ہیں؟ میں نے کہا۔ وہ اکثر امام حسن بصری پر تہمت لگاتے رہتے ہیں۔

حماد کا بیان ہے کہ میں نے جب کفر سے بھرنے سنا۔ امام حسن بصری پر دُرّ قہم کے لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی۔ ایک قدریر نے کیونکہ ان کی رائے ایک دم تھا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایسا کر کے اپنی رائے کو ذرا بنائیں۔ دوسرے ان لوگوں نے جن کے دلوں میں حضرت امام سے بغض و عناد تھا۔ وہ کہنے لگے۔ کیا انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ کیونکہ ایسا نہیں کہا۔ یہ بھی کئی تہمتیں لگائی گئی ہیں کہ قرظ بن خالد ہم سے فرمایا کرتے۔۔۔ لوگو! امام حسن بصری کے متعلق مبالغہ کرنا کیونکہ ان کی رائے سنت و عذاب ہے۔

مؤمل بن اسماعیل نے حماد بن زید سے روایت کی ہے کہ ابن عوف نے فرمایا۔ اگر ہم مانتے کہ امام حسن بصری کا ایک لفظ یہاں تک پہنچ جائے گا تو ہم ان کے جرح کی تحریر بھی لکھ دیتے اور اس نے لوگوں کو گواہ بناتے لیکن ہم نے سچا کہ ایک بات تھی جو نکل گئی۔ اب کون سے اٹھائے مسلمان بن عرب و حماد بن زید، ایوب کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے مجھ سے فرمایا۔ اب اس ہا سے میں کبھی کچھ نہیں کہوں گا۔

ہلال بن بشر، عثمان بن عثمان، عثمان بن علی کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے کسی آیت کی تفسیر نہیں کی مگر تقدیر کر دیا کرتے ہوئے۔

فِي قَوْلِهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَسَلُكَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرًا بِالْقُدْسِ فَنَادَانِي سَجَلٌ مِنْ حَلْفِي فَأَنْقَضْتُ إِلَيْهِ فَأَذَا أَسْحَاءُ ابْنُ حَبِيوة فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هَذَا الَّذِي تَفْعَلُ يَكْفُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ اتَّخَفْتُ بِكَ بَوْنَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ صِرَافًا مِنْ النَّاسِ قَوْمُ الْقُدْسِ مَا يَهُمُّ وَهُمْ يَرِيدُونَ أَنْ يُفْلَعُوا بِذَلِكَ مَا يَهُمُّ وَقَوْمٌ فِي قُلُوبِهِمْ شَرٌّ وَبَعْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْبَصْرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قَوْمًا بَدَأُوا بِالْبَغْيِ يَقُولُونَ لَنَا وَفِيَانِ لَا تَعْلَمُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّ كَانَ رَأْيُ السَّنَةِ وَالصَّوَابِ

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَأْمُرُ بِلِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ نَأْحَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَسْكُمُ مَا بَلَعْتُ لَكِنَّا بَرَجُوعٌ كَيْفَا بَأَوْ أَشْهَرْنَا عَلَيْهِ سَهْوًا أَوْ لَكِنَّا قَلْنَا كَلِمَةً حَرَجَتْ لَا تَحْمَلُ

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَابِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَهْلَالُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا عَمَّانُ ابْنُ عَمَّانَ عَنِ عَمَّانَ الْبَصْرِيِّ قَالَ مَا فَتَسَرَ الْحَسَنُ أَيَّةَ قَطْرٍ إِلَّا عَنِ الْإِيمَانِ

۱۱۹۷۔ حضرت ثنا محمد بن حصیب بن حنیبل
 وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَلْفِينَ
 أَحَدًا كَرُمًا عَلَى أَرْضِيكُمْ بِأَنْبَاءِ الْأَمْمِ بْنِ
 وَمَا أَمْرٌ بِهِ وَأَوْفَيْتُمْ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا تَدْرِي
 مَا دَخَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ اشْتَعَاهُ۔

۱۱۹۸۔ حضرت ثنا محمد بن القاسم
 نَابِرَ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُصَنِّمٍ وَنَا مُحَمَّدَ بْنَ عِيسَى قَالَ
 نَأَخَذَ اللَّهُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَخْرَوِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ
 سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
 مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحَدٍ فِي أَرْضِنَا هَذَا مَا
 لَيْسَ فِيهِ قَهْرٌ قَدْ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ لَسْتُ
 صَدَّقْتُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى عَجْرٍ
 أَوْ رِيَاءٍ فَهُوَ كَذِبٌ۔

۱۔ سنن ابوداؤد کی کتاب السنۃ میں چند بہت سی صحیحے مذکور ہوئیں۔ بعض بدعتوں کا ذکر آگے کر رہا ہے۔ ایسی تمام باتوں سے
 اجتناب کرنا چاہیے جو دین میں خفی مہار کی کاہلی اور وہ شریعت مطہرہ کے اصول یا فروع کے خلاف ہوں یا جس سے کوئی سنت
 مٹتی ہو۔ کیونکہ بدعت سنت کی ضد ہے اور ایک کے وجود میں دوسری کا عدم، ایک کے مروج میں دوسری کا نہوال ہے۔
 مسلمانوں کے لیے سنت کی پیروی اور بدعتوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے کیونکہ سنتوں میں نورانیت اور بدعتوں میں ظلمت ہے۔
 اللہ تعالیٰ ہمیں سنتوں کی محبت اور بدعتوں سے نفرت مرحمت فرمائے، آمین۔

۱۱۹۹۔ حضرت ثنا محمد بن حصیب بن حنیبل
 ابْنُ سُلَيْمٍ نَابِرَ ابْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَدَّثَنِي
 ابْنُ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو
 السُّلَمِيُّ وَحَجْرُ بْنُ حَجْرٍ قَالَ أُنْبِئَا الْعُرْبَ بَاصِ
 ابْنِ سَارِيَةَ وَهُوَ مِنْ نَزْلِ فِيهِ وَلَا عَلَى
 النَّبِيِّ إِذَا مَا أَوْلَى لِيَسْعَلَهُمْ قُلْتُ لَا أَحَدٌ
 مَا أَحْمَلَكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَنْبِئَاكَ زَاوِيَتِ
 وَعَلِيَّ بْنِ وَمُقَيْبِيَتَيْنِ فَقَالَ الْعُرْبُ بَاصِ صَلَّى بِنَا

عبدالرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن جبر کا بیان ہے کہ ہم دونوں
 حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
 حاضر ہوئے جو ان حضرات سے تھے جن کے متعلق یہ آیت
 نازل ہوئی۔ اور نہ ان لوگوں پر حرج ہے جب وہ تمہاری
 خدمت میں حاضر ہونے کے تم انہیں سواریاں دو تو تم نے
 فرمایا۔ میں کوئی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سواری کریں۔ (۹:۱۰۷)
 پس ہم سلام کر کے عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں
 زیارت کرنے، عیادت کرنے اور استفادہ کرنے کے لیے

ماجر ہوئے ہیں۔ حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھائی۔ پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر دل میں فرماتے والی بعضیں فرمائیں، جن سے انھیں بننے لگیں اور یوں کانپ اٹھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو رخصتی نصیحت معلوم ہوتی ہے لہذا وہیں کوئی وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ میں تمہیں نفی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور عالم وقت کے فرماں بردار رہنے کا فہم وہ جس قوم ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ باق ہو، بڑا اختلاف دیکھے گا تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت جو رشدد و بدایت والے ہیں۔ اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا اور دین میں جو نئے کام جاری کیے جائیں ان سے بچتے رہنا کیونکہ میرا کیا کام بدعت ہے اور میرا بدعت گزری ہے۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم أقبل علينا فوعظنا موعظةً بليغةً ذمّت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال قائل يا رسول الله كأن هذه موعظة مودّع وماذا نعهد وعلينا فقال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن عبدًا حبشيًّا فإنه من يعش منكم بغيري فسيري اختلافاً كثيراً فعلمكم بسنن وسنة الخلفاء الراشدين المهديين ثم سواهم وعصوا عليه ما بالواجب وأتاكم ومحدث تأب الأمور فإن كل محدث بدعة وكل يزيدية ضلالة.

۱۲۰۰۔ حَلَّ ثَنَا مُسَدَّدٌ نَائِحِيٌّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي سَلِمَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ كَلْبِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَخْفِيِّ بْنِ قَبِيصٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَهْلَكَ الْمَسْطُحُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب ۳۹ من دعا إلى كرم السنة۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءِيُّ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَهْرَبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَاؤِي هَدَى تَمَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَاؤِي ضَلَّاهُ تَمَّ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ مِثْلُ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

مسند، بخاری، ابن جریر، سلیمان بن حریق، یحییٰ بن حبیب، الخلفاء بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دین میں جھگڑا کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

جو سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے

علامہ ابی عبدالرحمن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بدایت کی طرف بڑھے تو اسے بھی آنتاری، ثواب ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جو گزری کی طرف بڑھے تو اسے بھی آنتاری، گناہ جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے ان کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ
خُرَّمَانٌ سَأَلَ عَنْ أَبِي كُرَيْمٍ فَنَحَرَ عَلَيْهِ
النَّاسُ مِنْ مَسَائِلِهِمْ -

فضیلت کا بیان

عثمان بن ابوشیبہ، اسود بن عامر، عبدالعزیز بن ابوسلمہ
عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابی عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
زمانہ مبارک میں کہا کرتے کہ ہم حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو
میں سمجھتے، پھر حضرت عمر کو، پھر حضرت عثمان کو۔ پھر ہم نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو چھوڑ دیتے اور ان
میں سے کسی کو فضیلت نہ دیا کرتے۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں۔
پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا
أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْمٍ قَالَ كُنَّا
نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا أَنْتَ عَمْرُؤُا عُمَانُ
ثُمَّ تَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَفَاضِلُ بَيْنَهُمْ -

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثنا
عُونَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
أَنْصَلَ أُمَّةَ النَّبِيِّ بِنَدْوَى أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عَمْرُؤُا عُمَانُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ثنا سُفْيَانُ
ثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُمِّ
النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَمْرُ
ثُمَّ حَسْبُكَ أَنْ أَقُولُ ثُمَّ مَنْ يَقُولُ عُمَانُ
قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ -

محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کی خدمت
میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
بعد بہتر شخص کون ہے؛ فرمایا کہ حضرت ابوبکر۔ یہی عرض گزار
ہوا کہ پھر کون ہے؛ فرمایا کہ حضرت عمر۔ پھر میں ڈرا کہ اگر کہوں
پھر کون ہے تو آپ فرمائیں گے کہ حضرت عثمان لہذا میں
عرض گزار ہوا کہ اباجان! پھر آپ ہیں؛ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں
سے ایک فرد ہوں۔

محمدؐ کو بائیں کا بیان ہے کہ میں نے سفیانؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان رکھتا ہے اور کہے کہ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے خلاف کے ان دوڑن حضرات سے زیادہ مستحق تھے تو اس نے غلطی پر مشہور حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور جلد مہاجرین و انصار کو اور میں سمجھتا کہ ایسا کہنے کے ساتھ اس کا کوئی من آسمان کی بات اٹھایا ہے۔

محمدؐ کی بی بی بنی فاطمہ، قیسہ، عباد بن سہاک کا بیان ہے کہ میں نے سفیانؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلفاء پانچ ہیں، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؑ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ لائے انہم۔

خلافت کا بیان

عبداللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس رات میں نے خواب میں ایک ٹکڑا دیکھا جس سے گئی اور شہد ٹپک رہا تھا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اس سے زیادہ اُدر کم سے رہتے تھے اور ایک رسی آسمان سے زمین تک دیکھی۔ میں یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ اس رسی کو پکڑ کر اُتر کر اُتر گئے۔ پھر ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس کے ذریعے اُتر چلا گیا۔ پھر تیسرے شخص نے اُسے پکڑا، اس کے ذریعے اُتر چلا گیا۔ پھر اُسے چوتھے شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی، پھر چوتھی گئی تو وہ بھی اُتر چلا گیا۔ حضرت ابو بکرؓ عرض گزار ہوئے کہ میرے ماں باپ پر قربان ہیں، مجھے اہانت دیکھنے کے اس کی توجیہ بیان کروں۔ فرمایا تہم بیان کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یہ لوگ تو اسلام ہے۔ جو اس سے گئی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی نئی اور حلاوت ہے اور جو زیادہ اُدر کم لینے والے تھے وہ قرآن کریم سے زیادہ اُدر کم نہیں لینے والے ہیں۔ جو رسی کا

۱۲۰۶۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ يَحْفَى الْقَهْرَبَائِي قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوَلَايَةِ مِنْهُمْ فَاقْتَضَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَا آرَأَهُ يَرْتَفِعُ لَهُمْ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۲۰۷۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ يَحْفَى الْقَهْرَبَائِي قَالَ سَمِعْتُ سَفْيَانَ يَقُولُ الْعُلَفَاءُ أَحْمَسَةُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

بادشاہی کے خلفاء

۱۲۰۸۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ يَحْفَى الْقَهْرَبَائِي قَالَ سَمِعْتُ كَثْبَةَ بْنَ كَيْبَةَ قَالَ أَنَا مَعَهُ عِنْدَ الرَّهْطِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَرَى اللَّيْلَةَ فَكَلَّهَ يَنْطَفِعُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَارَى النَّاسَ يَتَكَفَّمُونَ بِأَيِّ يَوْمٍ فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِفُّ وَارَى سَبَبًا وَأَصْلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَارَى يَارَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ أُخْرَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَعَلَامَ بِهِ فَبَرَأَ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ أُخْرَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ وَصَلَ فَكَلَّهَ بِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا بَنِي وَأَخِي كَتَبْتُ لَكُمْ فَلَا تُعْتَدُوا بِهَا فَقَالَ أُخْرَفَ فَقَالَ أَنَا الْفَلَكُ فَكَلَّهَ إِلَى السَّمَاءِ وَأَنَا مَا يَنْطَفِعُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهَوِيَ الْفَرَانُ لَيْسَتْ وَحَلَاوَتُهُ وَأَنَا الْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِفُّ فَهَوِيَ الْمُسْتَكْبِرُ

زمین تک نکلی ہوئی تھی تو وہ وہی حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اسے سمجھا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھائے گا۔ پھر آپ کے بعد دوسرے شخص کھڑے گا تو اسے اٹھایا جائے گا۔ پھر تیسرے شخص کھڑے گا تو اسے بھی اٹھایا جائے گا۔ پھر چوتھے شخص اسے کھڑے گا تو ٹوٹ جائے گی اور اس کے لیے جڑھائے گی تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ یا رسول اللہ! فرمائیے میں نے درست تعبیر بیان کی ہے یا غلط کی ہے؟ فرمایا کہ کچھ ٹھیک تعبیر بیان کی ہے اور کچھ غلط۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں تم دیتا ہوں کہ آپ فرمود بیان فرمائیں کہ میں نے کیا غلطیاں کی ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ دو۔

محمد بن یحییٰ بن عمار، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، زہری، عبید اللہ بن محمد، اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے بتانے سے انکار کر دیا۔

حسن نے حضرت البرکرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آنٹی عرض گزار ہوئی کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک ترازو آسمان سے اتری ہے تو آپ کو اور حضرت البرکرو کو تو لگا گیا تو آپ حضرت البرکرو سے وزنی نکلے اور حضرت البرکرو حضرت عمر کو تو لگایا تو حضرت البرکرو وزنی نکلے اور حضرت عمر حضرت عثمان کو تو لگایا تو حضرت عمر وزنی نکلے۔ پھر ترازو اٹھائی گئی پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اور پر پناہ رکھنے کے آثار دیکھے۔

عبدالرحمن بن البرکرو نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے خواب کس نے دیکھا ہے؟ پھر معنی مذکورہ صحیح بیان کی کہیں نا ملگلی کا ذکر نہیں کی۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِيمِ وَأَمَّا السَّعْبُ
الْوَأْمِيلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ
الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّمُكَ اللَّهُ تَعَمُّ
يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَسُولٌ فَيُكَلِّمُكَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ
لِنَحْوِ نَحْوِي أَصْبَتْ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصْبَتْ
بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا فَقَالَ أَصْبَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لِنَحْوِ نَحْوِي مَا لِي نِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ لِنَحْوِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ لَكَ نَفْسِيمَ۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ
الرَّهْزِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ قَالَ إِنْ يُخْبِرُكَ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيِّ ثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ عَدِيٍّ اللَّهُ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ
الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ رَأْيِ مَنَّا رُؤْيَا
فَقَالَ سَجَلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَانَ مِثْلًا أَنَا أَنْزَلَ مِنْ
السَّمَاءِ فَوْقِي نَتِ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَهَجَّجْتَ أَنْتَ
يَأْتِي بَكْرٌ وَوَزِينُ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ فَهَجَّجَ أَبُو بَكْرٍ
وَوَزِينُ عَمْرٍ فَهَجَّجَ عَمْرٌ ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانَ
فَمَا أَيْكَا لَكَا هَبِي فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا
حَمَّادُ عَنِ عَلِيِّ بْنِ سَيْدِ عَنِ عُبَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ
عَنِ ابْنِ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَنَا رَأَيْتُ رُؤْيَا فَكَلَّمَ

مَعْنَاهُ وَكَرِهِيكَ كَرَاهِيَةً فَاسْتَوَىٰ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مَسَاوَةً ذَلِكَ
فَقَالَ خَلَفَةٌ بُيُوتًا تَحْتَهُ نَبِيُّ اللَّهِ الْعَمَلُ
مَنْ يَشَاءُ.

۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَانَ شَامِحَمَدُ
ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ
عُمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَانَ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّكَانَ يَحْكُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَرَى النَّبِيَّةَ رَجُلًا صَالِحًا أَنْ أَبَانِي
نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَبِيَّ
كَمَا بَأَنِي بَكِي وَنَبِيَّ عُمَانَ يَعْنِي قَالَ جَابِرٌ
فَلَمَّا فَتَمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْنَا مَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَوَطَّ بِمَعْنَاهُ بَعْضُ
فَهُمْ وَكَرَاهِيَةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رَوَاهُ بُوَيْسٌ
وَشُعَيْبٌ لَمْ يَنْ كَرَاهِيَةً.

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعَمَانُ
ابْنُ مُسْلِمٍ بِأَحْمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ اشْتَعَثَ عَنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِي عَن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَ كَأَنَّ دَلْوًا
دَلِيًّا مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ يَعْصِيهَا
فَشَرِبَ شَرِبًا مُعِينًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ
يَعْصِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُمَانُ
فَأَخَذَ يَعْصِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ
عَلِيٌّ فَأَخَذَ يَعْصِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَاسْتَضَمَّ عَلَيْهِ
سِنَهَا شَيْخًا.

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ تَا
الْوَلِيدِيُّ نَاسِعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِيِّ عَنِ مَكْحُوْلِ

نے ایسے پسند نہ فرمایا لیکن ہر مومن کی اور فرمایا۔ یہ خوبی
نبوت ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادشاہی دے گا
جس کو چاہے۔

عمر دین ابان بن عثمان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات ایک نیک آدمی کو دکھایا گیا کہ
ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منگ کر
دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ حضرت
جابر کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے پاس سے گئے تو ہم نے کہا کہ اس نیک آدمی سے مراد
خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کادھ
سے منگ کر ہر تاس و زمر داری کو سمجھانا ہے جس کے لیے اللہ
تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے
— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے ایسے نبی
اور شعیب نے بھی لیکن انہوں نے عمرو دین ابان کا ذکر نہیں کیا۔

عبدالرحمن کے والد ماجد نے حضرت عمرو بن عبد
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عمر بن
ہذا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا (خواب میں) کہ گویا ایک
ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس
کو کناوں سے پکڑ کر کھڑکی کے ساتھ پیا۔ پھر حضرت عمر نے
اور اسے کناوں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ غربت طعم پر
کر پیا۔ پھر حضرت عثمان آئے اور اس کے کناوں سے گئے پھر
کر پیا۔ پھر حضرت علی آئے تو انہوں نے گئے کناوں سے
پکڑا تو وہ ملی گیا اور اس میں سے پکڑا باقی ان کے اوپر گر گیا۔

علی بن سہل رلی، ولید، سعید بن عبد العزیز سے روایت
ہے کہ کھولنے فرمایا۔ چالیس روز تک آدمی خام میں گئے

رہیں گے۔ دمشق اور عمان کے ہوا کی شہر سے روکے نہیں جا سکیں گے۔

موسیقی بن عامر المرزوقی، ولید، عبدالعزیز بن علاء نے ابوالحسن عبدالرحمن بن سلمان کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت یحییٰ بن خالد بن یونس سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے ہوا تمام چہروں پر قابض ہو جائے گا۔

ابوالعلاء نے مکوں سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مکوں کے وقت مسلمانوں کا ٹھکانہ اس جگہ پر ہوگا جس کو غوطہ کہا جاتا ہے۔"

عوف کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو تفریر کے دوران کہتے ہوئے سنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عثمان کی مثال حضرت علیؓ علیہ السلام جیسی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اور پڑھ کر اُس کی تفسیر کی، جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "سے علیؓ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور کاروں سے تجھے پاک کر دوں گا" (۵۵: ۳) اور اپنے ہاتھ سے ہماری طرف نور شام والوں کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

ریح ابن خالد ضعیفی کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اُس نے اپنے غلبے میں کہا: "تم میں سے کسی کا قاصد جو اُس کے کام آتا ہو، اُس کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے یا وہ جو اُس کے گھر بار میں اُس کا نائب ہو؟ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ تیرے پیچھے کبھی ناز نہ پڑھوں اور گرجھے کہ ایسے لوگ ال جہا میں جو تیرے غلام جبار اور کریں تو میں بھی اُن کے ساتھ تیرے غلام جبار کروں۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا: "پس حجاج میں اُس نے لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا۔"

حاجم کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے شہر سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور اُس میں کوئی استیفاء نہیں

قالَ لَمَّا خَرَجَ التَّحْرِيمَ الشَّامَ اَرْتَعِبْنَ صَبَاحًا
لَوْ يَكْفِيكُمْ مِنْهَا لِاَدِمْتُمْ دَعْمَانَ.

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَامِرٍ الْيَمَنِيُّ تَابَ
الْوَيْلُ نَاعِدُ الْعَزِيزِ بْنِ الْعَلَاءِ اَنْ سَمِعَ اَبَا
الرَّحْمَنِ عِبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ يَقُولُ
سَبَّاقِي مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَطْلُقُ عَلَى
الْمَدَائِنِ كُلِّهَا لِاَدِمْتُمْ.

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَامِرٍ تَابَ
حَمْدًا نَابِرًا رَوَى ابُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ يَقُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْجِعُ فَسْطَاطِ
الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَا حِرَاضٍ يُقَارَنُ لَهَا الْغُوطَةُ.

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا ابُو طَوْفِيْعٍ عِبْدُ الرَّحْمَنِ
جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ
وَهُوَ يَقُولُ اِنْ مَثَلَ عَمَّارٍ وَعَدْلُ اللَّهِ كَمَثَلِ
هَيْبَةَ بْنِ مَرْثَمَةَ تَدْرَأُ هَذَا الْاَوِيَّةَ يَقْرَأُهَا
وَيَسْتَبْرِئُهَا اِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عَيْشَى اِنِّي مُنَوِّدُكَ
وَرَادِعُكَ اِلَى وَمَطْهَرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِشَيْءٍ اَلَيْسَ بِسَيِّدٍ وَلَا اِلَى اَهْلِ الشَّامِ.

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ
الطَّلَقَانِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَاجِرُ بْنُ
الْمَخْدَرَةِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدِ الْيَمَنِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ
رَسُولٌ حَذَرَكَ فِي حَاجَتِكَ اَلْذَمُّ عَلَيْكَ اَمْ خَلِيقَتُهُ
فِي اَهْلِهِ قَعْلَتْ فِي نَفْسِي لِلَّهِ عَلَيَّ اَنْ لَا اصْلِحَ
خَلْفَكَ صَلَوةً اَبَدًا وَاِنْ وَجَدْتُمْ تَوْجَاهًا لِهَدْيِهِ
اَلْحَمْدُ لَكَ مَعَهُ وَمَا اَدْرَا سَخَقُ فِي حَدِيثِهِ
قَالَ فَقَالَ فِي الْحَجَّاجِ حَتَّى قَتَلَ.

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ تَابَ ابُو بَكْرِ
عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى

خدا کی قسم اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ مسجد کے ایک دروازے سے نکلیں اور وہ مسجد کے دوسرے دروازے سے نکل جائیں تو ان کے خون اور مال میرے لیے حلال ہو جائے ہیں۔ خدا کی قسم، اگر میں مضر کی جگہ رمیہ کو پکڑ لوں تو اشد تعاضے کی طرف سے یہ میرے لیے حلال ہے۔ عید تزیلی (حضرت عبداللہ بن مسعود) کی طرف سے میرے پاس کون غدر کرے گا جو یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کی قرأت خدا کی طرف سے ہے۔ خدا کی قسم، وہ نہیں ہے مگر اعز بنوں کے کانٹوں سے گانا اور اسے اٹھانے اپنے منہ پر نازل نہیں فرمایا۔ اور ان عجیبوں کی طرف سے میرے پاس کون غدر کرے گا۔ جن میں سے ایک یہ گمان رکھتا ہے کہ چہرہ مارا جائے وہ دیکھوں کہ چہرہ کمان گرتا ہے۔ ایسی بات ہوئی تو خدا کی قسم، میں انہیں گزشتہ کی طرح مشاؤدوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اعلش سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا:۔ خدا کی قسم، میں نے بھی اس سے یہی سنا ہے۔

ف ۱۔ امام ابوداؤد نے حجاج بن یوسف کے نظام کو کتاب السنۃ میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس کے ظلم و ستم طریقہ رسول کے خلاف کرنے کے باعث تھے۔ فتنہ حجاج، جو بہت بڑا فتنہ تھا جس نے ملت اسلامیہ کو بڑا نقصان پہنچایا۔ کہنے ہی بزرگوں پر اس ظالم نے ظلم و ستم کے چار ڈھکے۔ غزنیہ کو بہت بڑا فتنہ پرورد تھا اور اس کا طرز عمل سراسر گرجا ہی بدعت تھا جس کی مسلمانوں میں نہ پہلے مثال پائی گئی اور نہ اسلام ایسے لوگوں کی اجازت دیتا ہے۔

اعش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔ ان اچھی لوگوں کو بوٹی بوٹی کر دیا جائے۔ خدا کی قسم اگر میں کوئی پرکزی ماروں تو انہیں گزشتہ کی طرح مشاؤدوں۔

الْمُنْتَرِفُونَ انْفُوا اِنَّهٗ مَا سَتَطْعَمُ
لَيْسَ فِيهَا مَنُوْنَةٌ وَاَسْعُوْا وَاَطِيعُوْا لَيْسَ
فِيْهَا مَنُوْنَةٌ لِاَعْيَابِ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَ الْمَلِكِ
وَاللّٰهُ لَوَ اَمَرْتُ النَّاسَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْ بَابِ
مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوْا مِنْ بَابِ الْخِرَاطِ حَلَّتْ
لِيْ دِيْمَانُكُمْ وَاَمَوَالُكُمْ وَاللّٰهُ لَوَ اَخَذْتُ رِبْعِيَّةَ
بِمَضْرُكَمَانَ ذٰلِكَ لِيْ مِنْ اَيْدِيْهِ حَلَالًا وَاَعْرَبِي
مِنْ عَيْدِيْهِ لِيْ بَرِّعَمَانَ فَمَا اَنْتُمْ مِنْ عَيْدِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ مَا هِيَ اِلَّا مَجْرَمٌ مِّنْ مَّجْرَمِ الْخُرَابِ مَا اَنْزَلْنَا
اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَنْ يُّرْيَمِ مِنْ هَذِهِ
الْحَمْرَاءِ بَرِّعَمَانَ اَحْمَرَ كَمَا تَذَكَّرُوْا بِالْحَجْرِ فَيَقُوْلُ
اِلٰى اَنْ يَّبْعَ الْحَجْرَ فَذَكَرْتُ اَمْرًا فَوَاللّٰهُ
اَعْرَبِيْهِمْ كَالْاَمْسَلِ لَدَا اِيْرَقَالَ فَاذَكَرْتُ
لِلْاَعْمَشِ فَقَالَ اَنَا وَاللّٰهُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

۱۲۲۰۔ حَلَّ ثَنَا عُمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ نَا اَبْنُ
اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّعْمَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ
يَقُوْلُ عَلٰى لَيْسَبْرَهْنَ الْحَمْرَاءُ هَبْ هَبْ وَاَمَّا
وَاللّٰهُ لَوْ قَدَّرْتُمْ عَصَا يَعْصَا لَادْرَسْتُمْ كَالرَّاسِ
الذَّاهِبِ يَبْعِي الْمَوَالِي۔

۱۲۲۱۔ حَلَّ ثَنَا قَطْنُ بْنُ نُسَيْرٍ يَأْجُجُ هَمَّ
يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ مَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
شَرِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الرَّعْمَشِيِّ قَالَ جَمَعْتُ مَعَ
الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَاذَكَرْتُ اِنْ تَسْكُرُ بِنِ
عِيَاثِ قَالَ فِيْهَا فَاَسْعُوْا وَاَطِيعُوْا خَلِيْفَةَ
اللّٰهِ وَصَفِيَّةَ عِنْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَ

قطن بن نسیئر، جعفر بن سلیمان، داؤد بن سلیمان، اطرک
سلیمان اعش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کے ساتھ جعفر رضی
تو اس نے خطبہ پڑھا۔ پس ابوبکر بن عیاض کی حدیث بیان کرتے
ہوئے اس میں کہا، اللہ کے فیصلہ اور اس کے صلی علیہ وسلم
بن مردان کی بات سناؤ اور اس کی اطاعت کرو اور اس کے اتنی
حدیث میان کی۔

ساق الحديث

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا سَوَّادُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَاتُ النَّبِيِّ ثَلَاثُونَ سَنَةً يُؤْتِي اللَّهُ الْمَلَكَ مِنْ بَنَاتِهِ قَالَ لِي سَوَيْتُ أَمْسِكَ عَلَيْكَ يَا بَكْرُ سَنَتَيْنِ وَ عُمَرُ عَشْرًا وَعُمَانُ اثْنَيْ عَشَرَ وَعَلِيٌّ كَذَا قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَوَيْتٍ إِنَّ هَؤُلَاءِ يُرْعَمُونَ أَنْ هَلِيًّا لَكِنَّ بَنِي عُلَيْفَةَ قَالَ كَذَبْتَ أَسَاةَ بَنِي الرَّزَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ بْنِ مَعْصُومٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْبَارِقِيِّ وَسَفْيَانَ بْنِ مَسْوُودٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمِ الْبَارِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍوَ ابْنَ تَيْفَلٍ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ فَلَدَنْ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فَلَدَنْ سَطِينًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ لَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَاسْتَهْدَى عَلِيٌّ السَّبْعَةَ أَتَمَّتْ فِي الْجَنَّةِ وَ كُشِبَتْ عَلَى الْعَاشِرِ لَمَّا أَتَمَّ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ أَتَمَّتْ فَلَتْ وَمِنَ السَّبْعَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَاةٍ أَثْبِتُ حِمَاةَ رَبِّهِ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا تَبِيُّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ سَهْبِيٌّ قُلْتُ وَمِنَ السَّبْعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَدِيُّ بْنُ حَنْوَانَ قُلْتُ وَمِنَ الْعَاشِرِ فَلَمَّا كَاهَنِي ثُمَّ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو دَاؤُدَ الْحَجَوِيُّ

سید بن جبیر نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلاتِ نبوت کے تیس سال ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنا ملک دیتا ہے جس کو چاہے، سعید کا بیان ہے کہ حضرت سفینہ نے مجھ سے فرمایا۔ جوڑتے جاؤ کہ دو سال حضرت ابوبکر کے، دس سال حضرت عمر کے، بارہ سال حضرت عثمان کے اور باقی تیس سال حضرت علی کے، سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سفینہ سے گزارش کی کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ نہیں ہیں۔ فرمایا کہ یہی نزہتِ اعلیٰ یعنی بنی مرادانِ حوثر ہوتے ہیں۔

محمد بن علاء ابن ادريس، حاضن، ہلال بن یساف، محمد بن ظالم زانی۔ نیز سفیان، منصور، ہلال بن یساف، عبد اللہ بن ظالم زانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب فلاں کو نے میں آیا اللہ اس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کمر لایا تو حضرت سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم اس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ تو حضرت کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دوسروں کے متعلق بھی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو حضرات کون ہیں؛ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے۔ اسے حراء منہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے تو حضرات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ۔ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دوسرا کون ہے؛ وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ میں ہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے یہ اشعری، سفیان، منصور، ہلال بن یساف ابن حبان نے عبد اللہ بن ظالم

سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

عبدالرحمن بن افضس سعید میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی کا ذکر کیا۔ پس حضرت سعید بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دس حضرات جنتی ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابو بکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن العوام جنتی ہیں، سعد بن ہاشم جنتی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں۔ اگر تم جا جو تو میں دسوں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگ عرض لگا رہے کہ وہ کون ہے؟ یہ قاضی رہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے؟ فرمایا کہ وہ سعید بن زبیر ہے۔

عَنْ سَمِيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ
عَنْ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ
١٢٢٢- حَجَلٌ شَا حَفْصُ بْنُ كَعْبٍ التَّمِيمِيُّ مَنَا
شَعْبَةَ عَنِ الْعُرَيْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْأَحْمَسِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَى رَجُلًا
عَلِيًّا يَقَامُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمِعْتُ
وَهُوَ يَقُولُ عَشْرًا فِي الْجَنَّةِ التَّمِيمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي
الْجَنَّةِ وَعُمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ
فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ
ابْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُكَ الْعَاشِرَ قَالَ
قَالَ أَمِنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالَ مَنْ هُوَ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

ربا بن عاص کا بیان ہے کہ میں فلاں کے پاس مسجد کو
میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کوذان کے پاس تھے تو حضرت سعید بن
بن عروہ بن لعل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے تو انہوں نے
نے عرض کیا اور عرض آہدیکہتے ہوئے اپنے پیروں کے پاس
تخت پر بٹھا لیا۔ پس اہل کوذان سے ایک شخص آیا جس کو میں
بن طلحہ کہا جاتا تھا اور اس کا استقبال کیا۔ اس نے سب و تحم
کیا۔ حضرت سعید نے فرمایا: یہ کس کو گویاں دیتا ہے؟ کہا کہ
حضرت علی کو بڑا بھلا کہتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ کے پاس بڑا بھلا کہا جاتا ہے۔
پھر آپ نہ اسے منع کریں اور نہ روکیں حالانکہ میں نے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور مجھے
اس بات کے کہنے کی کیا ضرورت ہے جو آپ نے نہ
فرمایا ہو کہ ملاقات کے وقت حضور کی گھر سے چھین چھاپ
آپ نے فرمایا کہ ابو بکر جنتی ہیں عمر جنتی ہیں۔ اور باقی حدیث

١٢٢٥- حَجَلٌ شَا أَبُو كَعْبٍ نَاعِمِ بْنِ الْوَاكِدِ
ابْنِ زَيْدٍ نَاعِدِ بْنِ نَاعِدِ بْنِ الْمَشْجَعِيِّ
حَدَّثَنِي جَزْزِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ
فَاعِدًا عِنْدَ فُلَايْنِ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ
أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جَعْفَرٍ
ابْنِ لُقَيْلٍ فَحَبَّبَ بِهِ وَصَّاهُ وَأَفْعَلَ كَأَعْيُنِ
رَجُلٍ عَلَى لِسَانِ فِجَاءٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ
يُقَالُ لَهُ فَيْسُ بْنُ عُلْقَمَةَ فَاسْتَفْبَهَهُ وَسَبَّ
صَبَّ قَالَ سَعِيدٌ مَنْ سَبَّ هَذَا الرَّجُلَ
قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُبُّونَ عِنْدَكَ فَمَنْ
لَا يَسُبُّكَ وَلَا يُدْفِرُ أَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَإِنِّي لَفِي إِنْ أَوَّلِ
عَلِيٍّ مَا لَمْ يَقُلْ فَيْسًا لِنَبِيِّ عِنْدَ إِذِ الْوَيْتِ

معنا بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اُن میں سے کسی آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی تھا جو خیار اُردو ہونا تھا اسے ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے خواہ تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کے برابر عمر ہی کیوں نہ لی جائے۔

بُكَرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقِ
مَتَا قَدْ قَالَ كَمْ شَهِدَ كُلُّ مِمَّا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْزِرُ فِيهِ وَجْهَهُ
فِي مَنْ عَمِلَ أَحَدًا كَرِهَهُ اللَّهُ وَكَوْضِي

۱۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مشر و مبشر سے ہیں، اُن کا ارشاد گرامی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت میں اگر کسی صحابی کے چہرے پر گرد پڑی تو اس کا انہیں اتنا ثواب ملے گا کہ دوسرے لوگوں کو ساری عمر کی نیکیوں کی بھی نہیں ملتا خواہ اُس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام جتنی کیوں نہ ہو۔ جائے غم ہے کہ صحابہ کرام کو اُن کی نیکیوں اور شیخ ہدایت پر ہر روز و ہر شمار ہونے کا کتنا ثواب ملے گا۔ ایسی کھلا کر اُن کا اندازہ کر سکتا ہے، ہر درجی حالات اُن بزرگوں کے مقام و منصب کا ادراک ہو کر ان کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ حضرات آسمانی ہدایت کے شعل و قرہا دے گئے تھے۔ اُن بزرگوں کی شان میں کیا ثواب کہا گیا ہے۔

۵۔ کیا نظر جمی جس نے مُردوں کو سمایا کر دیا
مسند و یزید بن زریع — مسند ابی یوسف
ابن عربہ، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد
پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت
عثمان تھے۔ پہاڑ بٹنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اُس پر اپنا قدم مبارک مار کر فرمایا: اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر
ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

فَوَدَّعَى وَرَاءَهُ بِأَنْفُسِهِمْ
۱۲۲۶۔ حَلَّ ثَنَا اسَدُ بْنُ زَيْدٍ
مَوْلَانَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ قَالَ تَابِعُ بْنُ
الْحَوْزَمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
حَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعِدًا أَحَدًا فَتَبِعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
فَرَجَفَ يَمِينُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا نَبِيٍّ وَصِدِّيقٍ
وَشَهِيدَيْنِ

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اُن میں سے ایک نبی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے وصیت
کے پیچھے بیعت رضوان کی تھی۔

۱۲۲۷۔ حَلَّ ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزَيْدُ
ابْنُ حَالٍ الْبَصْرِيُّ أَنَّ الْكَلْبَ حَدَّثَنَا عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ
مَعْنَى بَابِعِ عَثَ الشَّجَرَةَ

موسى بن اسميل، حماد بن سلمه — احمد بن سنان يزيدي
بن ارون، حماد بن سلمه، ما صم، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ موسیٰ راوی نے کہا کہ شاید ایسی لے

۱۲۲۸۔ حَلَّ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَابِعُ
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ
نَائِبُ زَيْدِ بْنِ هَارُونَ تَابِعًا دُونَ سَلَمَةَ عَنْ
عَالِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى
قَدَمَيْهِ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ سَيَّانٍ إِظْلَعَهُ اللَّهُ عَلَى
أَهْلِ بَدْيٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَا
لَكُمْ

اللہ توڑنے سے۔ ابن۔ سنان راوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے
میں نے بدی صحابہ کو مطلق فرمایا تھا کہ جو چاہیں کر دیں۔
تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

۱۲۲۹۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْبٍ أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ مَعْبُدِ بْنِ النُّعْمَانِ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ السُّوْرِيِّ مَعْرُومَةَ
قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْحَرَيْثِيَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَنَاكَ عُرْوَةُ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا مَلَأَتْ أَحْذَى بِلُحْيَتِهِ وَالْمُعِيقَةُ بِنْتُ
شُعْبَةَ قَالَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَمَّ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْبَيْغُ فَضَرَبَ يَدَهُ
بِنَعْلَيْهِ السَّيْفُ وَقَالَ آخِرُ يَدِكَ عَنِ الْحَيْثِ
فَرَفَعَتْ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا
الْمُعِيقَةُ بِنْتُ شُعْبَةَ.

عروہ بن ثور سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن
مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم واقعہ حدیبیہ کے زمانے میں ننگے۔ پس اگلے حدیث
بیان کرتے ہوئے کہا: عروہ بن مسعود آیا اور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ جب بھی وہ بات کرتا تو
حضرت کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس حضرت مغیرہ بن شعبہ اتر ہی تھوڑے کر
گھڑے تھے اور ان کے سر پر مغفر (خود تھا۔ انہوں نے
اُس کے ہاتھ پر تھوڑی کاٹھی ماری اور فرمایا: ریش مبارک
سے اپنا ہاتھ پیچھے رکھو۔ عروہ نے اپنا سراٹھا کر کہا۔ یہ کون
ہے! لوگوں نے کہا۔ یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

۱۲۳۰۔ حَلَّ ثَنَا هَذَا بِنُ التَّرِيمِيِّ عَنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَخَارِجِيِّ عَنِ ابْنِ خَالِدٍ
مَوْلَى ابْنِ جَعْفَرَةَ عَنِ أَبِي كَمْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا بِنْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَخَدَّ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي
يَدْخُلُ مِنْهُ النَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَوَدِدْتُ
أَنِي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ لِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ
مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أَتَمِّي.

ابوالخالد مولیٰ ابوالحمزہ نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس
آئے، میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس
سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش میں آپ
کے ساتھ جوتا تاکہ اُس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر بسے ابوبکر! میری امت میں
سے تم سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

۱۲۳۱۔ حَلَّ ثَنَا حَنْصَلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
الْحَرِيِّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ
إِبْرَاهِيمَ الْعَجْرِيَّ أَخْبَرَهُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلِّ بْنِ الْأَخْتَمِيِّ مَوْلَى مَوْلَى

عبداللہ بن شقیق عقیل نے حضرت عمر کے موزن
اقرع سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے استغف نامی پارہی کے پاس بھیجا۔ پس میں اُسے
بلا کر آیا تو حضرت عمر نے اُس سے فرمایا: کیا کتاب تم

میرا ذکر ہاتے ہو؛ کہا کہ میں آپ کو قرآن پاتا ہوں حضرت عمر نے اس پر زور دیا اٹھایا اور فرمایا۔ قرآن کیا؟ اس نے کہا۔ قرآن سے مراد ہے مضبوط، امانت دار اور سخت مزاج۔ فرمایا کہ جو چیز بد رائے لگے تم کیسا ہاتے ہو؛ کہا کہ میں انہیں نیک خلیفہ پاتا ہوں مگر وہ اپنے قرابت داروں پر بہت ایشار کریں گے۔ حضرت عمر نے عین دفعہ کہا۔ اللہ تعالیٰ سے حضرت عثمان پر رحم فرمائے۔ فرمایا کہ جہاں کے بد رائے لگے تم کیسا ہاتے ہو؛ کہا کہ کوسے سے لگا ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ ارے بدبرو! ارے بدبرو! ارے بدبرو! عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! وہ خلیفہ نیک آدمی ہیں لیکن انہیں ایسے وقت خلیفہ بنایا جائے گا جب تلوار کھینچی جوتی ہوگی اور خون بہ رہا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اٹھو فریاد پر برو کہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

ذرا رہ بن اوفیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے لیے بہتر زمانہ وہ ہے جن لوگوں کے اندر مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ نے میری مرتبہ فرمایا یا نہیں۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے اور ان سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی اور نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، اخیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے اور ان پر موٹا پانا بھیجے گا۔

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑائی کرنے کی ممانعت

الْحَطَّابُ قَالَ بَشَّيْتُ عُمَرَ إِلَى الرَّسْمِ فَرَجَعْتُ فَقَالَ لَكَ عَهْدٌ هَلْ تَجِدُ فِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ فِي فِي الْكِتَابِ قَالَ لَيْسَ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ فِي قَالَ أَحَدُكَ قَرَأَ قَالَ فَرَجَعْتُ عَلَيْهِ الرَّسْمَ فَقَالَ فَبَانَ مِنْهُ فَقَالَ فَرَأَى حَبِيبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ فِي النَّبِيِّ يَجْعَلُ بَدِيءِي فَقَالَ أَحَدُهُ خَلِيفَةُ صَلَاحًا عَيْرًا أَنْ يُوَافِقَ رَأْيَهُ فَقَالَ عُمَرُ يَرْعَى اللَّهُ عَمَّا ن تَلَا قَالَ كَيْفَ تَجِدُ فِي النَّبِيِّ بَعْدَهُ قَالَ أَحَدُهُ صِدْقٌ يَقُولُ مَا يَرْضَى عُمَرُ بَرٌّ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ يَأْتِيكَ يَأْتِيكَ فَقَالَ يَا أَيْمَنَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ خَلِيفَةُ صَلَاحًا وَ لَكِنَّهُ يَسْتَخْلِفُ حِينَ يَسْتَخْلِفُ وَالتَّيْبُ مَسْئُولٌ وَالدَّمُ مَهْمَأَشٌ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَالتَّيْبُ التَّيْبُ.

باب ۳۹۳ فی فضلی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۳۲۔ حَكَّ ثَنَا عُمَرُ وَبُنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا حَرَامٌ مَسْدَدٌ نَابُ عَوَاتَةَ عَنِ قَادَةَ عَنُ نَدَامَةَ بِنِ أَوْفٍ عَنِ حَمَّانِ بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ أُمَّتِي الْفَرَسُ الَّذِي يُبْعَثُ فِيهِمْ شَدَّ الَّذِي بَلُونَهُمْ شَدَّ الَّذِي بَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرُ السَّالِثِ أَمْ لَا تَمْ نَظُهُمْ حَوْمَ لَشَهْدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَسَلْمُونَ وَلَا يُؤْفُونَ وَ يَحْوُونَ وَلَا يُؤْتَمُونَ وَيَسْتَوْفِيهِمُ التَّيْبُ.

باب ۳۹۴ فی النبی عن سبِّ اصحابِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

رحمت بنایا گیا ہے۔ اسے اللہ اُسے قیامت کے روز ان کے لیے رحمت بنا دیتا۔ لہذا آپ ایسے بیانات سے لوگ جاہلی دور میں حضرت عمر کے لیے کچھ ڈوں گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمن بن عمارت بن ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلافت سے شدت اختیار کی تو چند مسلمان کے ساتھ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بلا یا۔ فرمایا کسی سے کہہ دو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زمرہ باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں میں موجود تھے اور حضرت ابو بکر موجود نہ تھے۔ پس میں نے کہا۔ اسے عمر! کہہ دے جو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی کہہ کر حضرت عمر بلند آواز تھے۔ فرمایا، ابو بکر کہاں ہیں؟ کیونکہ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ پس حضرت ابو بکر کو بلا گیا۔ وہ اس کے بعد آئے کہ حضرت عمر نماز پڑھا چکے تھے۔ تو ہمیں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

احمد بن صالح، ابن ڈیک، موسیٰ بن یعقوب، عبدالرحمن بن اسحاق، ابن شہاب، جلیب اللہ بن عبداللہ بن عبیدہ کو یہ واقعہ بتاتے ہوئے حضرت عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی آواز سنی۔ حضرت ابن زمرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لانے لگے یہاں تک کہ سر مبارک مجھ سے باہر نکال کر فرمایا۔ نہیں نہیں نہیں، لوگوں کو ان اوقات (حضرت ابو بکر صدیق) نماز پڑھا دے۔ یہ آپ جتنے میں فرما رہے تھے۔

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا عَلَيَّمْ صَلَوةً يَوْمَ
وَاللّٰهُ لَسَيِّدِيْنَ اَوْ لَا تَكْتَبَنَّ اِلَىَّ عَمْرٍ -

باب ۳۹ فی استِخْلَافِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ -

۱۲۳۵۔ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامِ بْنِ
ثَامَةَ مَدِينُ سَلَّمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ
قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ
ابْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَارِثِ بْنِ
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْرَةَ قَالَ
لَمَّا اسْتَشْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفْسِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَا يَا بَلَالُ
إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا مِنْ يَصِلُ لِلنَّاسِ فَخَرَجَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْرَةَ قَادِ أَعْمَرَ فِي النَّاسِ كَمَا
أَبُو بَكْرٍ عَابًا فَقُلْتُ يَا أَعْمَرَ قَدْ فَصَلَ بِالنَّاسِ
فَقَدَّمَ فَلَا تَزَلْ مَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ وَكَانَ عَمْرٌ مَجْلُومًا
قَالَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ يَا بَلَالُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ
يَأْتِي اللَّهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَعَفَّتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عَمْرٌ بِرَأْسِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى
بِالنَّاسِ -

۱۲۳۶۔ حَلَّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَابِتُ
قَدْ يَكُنَّ ثَامَةُ مَدِينُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ اسْحَقَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْرَةَ أَخْبَرَهُ
بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ لَمَّا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَوْتَهُ عَمْرٌ قَالَ بِنُ رَفَعَتْ حُرْمَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَظْلَمَ رَأْسُهُ مِنْ
يُخْرِجَتْ نَفْسُهُ قَالَ لَا تَزَلْ مَا يَصِلُ لِلنَّاسِ ابْنُ

أَبِي جُبَايَةَ يَقُولُ ذَلِكَ مُعْتَصِبًا.

۱- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برحق خلیفہ رسول بلا فضل ہونے کے بشارت دلائل و شواہد ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض کے اندر نماز میں مسلمانوں کی امامت کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق کو کھڑا کیا اور اس کام کے لیے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی منظور نہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق کو بلا فضل خلیفہ تسلیم نہ کرنا یا امت نہ گنہگار کے کسی بھی فرد کو ان سے افضل ماننا بہت بڑی گمراہی اور مراسدِ بدعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۹ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ.

بوقتِ فتنہ خاموش رہنے کی دلیل

مسند ابوداؤد سلم بن ابراہیم، حماد، علی بن زید، حسن، حضرت ابوبکر — محمد بن سنان، محمد بن عبد اللہ الصغار، اشعث بن مسعود نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ میرا بیٹا میرا وارث ہے اور میں امیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری امت کے دو گروہوں میں صلح کر دے گا۔ تم اسے مروی ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کر دے گا۔

۱۲۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمٌ بْنُ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ نَحْنُ نَحْمَدُكَ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرٍ عَمَّا وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَحْمَدُكَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَالَ الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يُصَلِّمَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَكَعْبَلٍ لِلَّهِ أَنْ يُصَلِّمَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظَمَتَيْنِ.

ہشام نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو کر میری اس سے ڈرتا ہوں سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے نہیں کوئی فتنہ موز نہیں پہنچائے گا۔

۱۲۳۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَابِزٌ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَحْمَدَ مِنَ النَّاسِ شَيْءٌ كَلِمَةُ الْفِتْنَةِ إِلَّا أَنَا أَحَابُّهَا عَلَيْكَ لِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَقْتُلَنَّ فِتْنَةً.

اصحٰبِ بَنِي سَلِيمَ نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ عبد بن سلیم سے فرمایا: ہم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں نے فرمایا: میں اس آدمی کو جانتا ہوں جس کو سنتے کہ یہ کلمہ نقصان نہیں پہنچائے ہم باہر نکلے تو ایک خیمہ لگا ہوا تھا۔ ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت محمد بن مسلمہ تھے۔ ہم نے ان سے اس باتے میں پوچھا تو فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تمہارے شہر میں سے

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُرَيْدٌ وَشُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي سُرَيْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنِ أَبِي بَكْرٍ عَمَّا وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَحْمَدُكَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَجُلًا لَهُ تَصَرُّفٌ فِي الْفِتْنَةِ سَيِّئًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا أَسْطُحُاطٌ مَضْرُوبَةٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَرَيْدٌ أَنَّ بَيْتَهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَنْصَارِيٍّ

کوئی چیز میرا گمراہ کرے، یہاں تک کہ شہر قنوں پہنچاں ہوجائیں۔
مسند ابورواضہ، اسعد بن سلمہ سے حضرت ضعیف بن حنیین
ثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے منثور روایت کیا
ہے۔

قیس بن عمار کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ کا یہ سفر
دریچا نب حضرت معاویہ کرنا، کیا اس کا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو حکم فرمایا تھا یا یہ آپ کی رائے
گرا می ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا بلکہ یہ میری اپنی
رائے ہے۔

ابو نعروہ نے حضرت ابوسید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مسلمانوں کے آپس میں قتال کرنے کے وقت
ایک فرقہ نکلے گا جو فریقین کی نسبت حق کے زیادہ قریب
ہوگا۔

انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دروس پر فضیلت دینا

محمد ابن یحییٰ کے والد ماجد نے حضرت ابوسید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام میں سے ایک کو دروس
پر فضیلت دے۔

ابن شہاب نسہ ابوسمر بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن بن عمر
سے روایت کیا ہے کہ حضرت زبیر بن جراح رضی اللہ عنہما نے
نے فرمایا: یہودیوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ تم مجھے
اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو پہنچا تھا۔ پس انبیا
مسلمان نے ہاتھ اٹھا اور یہودیوں کے ہاتھ پر ملنا چاہا اور یہودیوں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ
کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

حَتَّى تَخْلِيَ عَمَّا نَجَلَتْ.
۱۲۲۱۔ حَكَّ ثَنَا مُسَدُّ بْنُ أَبِي عَوَاتٍ عَنْ
ثَعْلَبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ضَعِيفَةَ
بْنِ حُنَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعَاةٍ.

۱۲۲۲۔ حَكَّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَدَنِيُّ
أَبْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَسِيرُكَ
أَعْبَدَ عَهْدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْ مَرَأَى رَأَيْتَ قَالَ مَا عَهْدَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَكِنَّهُ رَأَى
سَمَائَةَ.

۱۲۲۳۔ حَكَّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ سَأَلَ
الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَمَّ مَنِّي سَائِرَةٌ عِنْدَ فَرَقَةٍ مِنَ الْمُبَلِّغِينَ
يَقْتُلُهَا أَوْ لِي لَطَّافَتَيْنِ بِالْحَقِّ.

يَا بَلْبَلُ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۱۲۲۴۔ حَكَّ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَأَى
وَهُبَّ نَاعِمٌ وَيَعْقُبُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَرُوا بَيْنَ الرَّمِّيَّاءِ.

۱۲۲۵۔ حَكَّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ
وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَائِسٍ قَالَا نَأَى يَعْقُوبُ
نَأَى عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَحْمَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى
فَرَقَمَ الْمُسْلِمَةَ بَكَّةً فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ
فَنَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَخْبِرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ لَا تَخْبِرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ
 يَصْتَعْنُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيضُ فَإِذَا أَمُوسَى
 بَاطِلٌ فِي جَانِبِ الْعَرَبِ فَلَا أَدْرِي أَى آكَابَ
 مَعْنَى صَبْعٍ فَأَقَاتَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مَعْنَى مَسْتَقَى
 اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى
 أَشَدُّ

فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ
 بے ہوش ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ اس
 وقت حضرت موسیٰ عرض کر ایک کہ نہ پکڑے مجھ سے ہوں گے۔
 مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں اُنہ جس سے
 پہلے ہوش میں آئیں گے یا ان میں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ مستحق کرے
 گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو یحییٰ کی حدیث زیادہ مکمل ہے

۱۲۲۵۔ حَلَّ شَنَا عَمْرُو بْنُ عَمَّانَ نَالِ الْوَلِيدِ
 عَنِ الْأَوْرَاقِيِّ عَنِ ابْنِ عَمَّارٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 خَرَّوِجٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدٌ وَلِكُلِّ أُمَّمٍ وَأَوَّلُ مَنْ
 تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَجْرُسُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ
 مُشَفِّعٍ

عبداللہ بن فروخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا۔ میں حضرت آدم کی ساری اولاد کا سردار ہوں اللہ سب
 سے پہلے میری قبر نش ہوگی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے
 والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے
 گی۔

۱۲۲۶۔ حَلَّ شَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَاشِعَبِ
 عَنِ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي
 لِعَبْرِي أَنْ يَقُولَ ابْنُ خَبْرٍ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَعْتَى

ابو العالیہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بندے کے لیے
 یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن ماعتی سے بہتر ہوں۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ يَحْيَى الْعُرَيْنِيُّ نَاحِثُ
 سَلَمَةَ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَلِيمَةَ عَنِ النَّاجِزِيِّ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَقُولَ ابْنُ خَبْرٍ
 يُونُسَ بْنِ مَعْتَى

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق ناٹھیل
 بن ابی حلیمہ، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ
 بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ کسی نبی کے
 لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن ماعتی
 سے بہتر ہوں۔

۱۲۲۸۔ حَلَّ شَنَا ابْنُ يَادِرٍ بِنِ الْأَوْسِيِّ نَاحِثُ اللَّهِ
 ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُلَيْبٍ بِنِ كُرْعَانَ
 أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عِمْرَانُ تَبَرَّكْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا لَنَا إِذَا هَيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

زیاد بن ایوب، عبداللہ بن ادریس، عثمان بن قیس سے
 روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
 ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔
 اے ساری مخلوق سے بہتر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ ایسے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۲۲۹۔ حَلَّ شَنَا مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ
 الْعَسْقَلَانِيِّ وَمُخَلَّدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْمُعْتَمِدِ

محمد بن متوکل عسقلانی، خلف بن خالد شعیبی، عبدالرزاق،
 عمرو بن ابی ذئب، سعید بن ابی سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

تعالے عنہ سے روایت کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ صحیح کون ہے یا نہیں اور میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ حضرت خزیمہ بنی تمیمہ سے ہیں۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابو شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں حضرت ابن مریم سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں کیونکہ ماسے نبی علاقہ صحابی ہیں نیز میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں تھا۔
مروجہ فرمے گا رو

موسلی بن اسمین، حماد، سہیل بن ابی صالح، عبد اللہ بن رینار، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شافی نہیں جن میں سب سے افضل یہ کہنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسبود مگر اللہ اور سب سے چھوٹی بات یہ ہے کہ بڑی مفید و تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا جائے اور شرم دیا جائے ایمان کا ایک حق ہے۔

۱۲۵۱۔ اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں ہیں بلکہ ایمان الگ چیز ہے اور اعمال صالحہ الگ ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں جگہ جگہ مذکور ہے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ایمان ہر جگہ ایمان اور اعمال صالحہ کے درمیان اضافت ہے جو مغایرت کے لیے ہیں ہاں اعمال صالحہ ایمان کے ثمرات ہیں اور ان سے ایمان کو تقویت ملتی ہے جگہ جگہ کہ ان سے ایمان کمزور ہوتا ہے۔ مروجہ ایک گمراہ فرقہ مجوس ہے جس کا عقیدہ تھا کہ کوئی برے سے برے عمل ایمان کو نقصان نہیں پہنچاتا لہذا اعمال صالحہ کی ایمان کو ضرورت نہیں ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ علیہ نے اس باب میں بعض اعمال صالحہ کا ذکر کیا کہ ان سے ایمان کو فائدہ اور تقویت پہنچی ہے اور ان سے خود بخود مروجہ فرمے گا رد ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب عبدالغیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں اللہ پر ایمان رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر

قَالَ تَابِعُ بْنُ دُرَّانٍ اَنَا مَكْتُومٌ مِنْ ابْنِ اَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُرِيَ اَنْتُمْ لَمَنْ هُوَ اَمْ لَا وَمَا اَدْرِي عِيَاظُ كُرْبَتِي هُوَ اَمْ لَا۔

۱۲۵۰۔ حَلَّ شَرَّ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ تَابِعُ بْنُ وَهْبٍ شَخِي يُوْسُفُ اَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ اَنْ اَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَخْبَرَهُ كَانْ اَبَاهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى لِنَاسٍ بَيْنَ مَرْكَبِيْ اَنْ يَكُوْنُوْا اَوْلَادِيْ عِلَاقَتٌ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ نَبِيٌّ۔
بَابُ الْفِي بَرِيَةِ الرَّحْمٰنِ۔

۱۲۵۱۔ حَلَّ ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَاحِيَةَ اَخْبَرَنَا سَهِيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَنُوعٌ وَسَبْعُوْنَ اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْلُهَا اِبَاطَةُ الْعَظْمِ عَنْ الصَّرِيْحِ وَالْحَيَاةُ مَشْعَبٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

۱۲۵۲۔ حَلَّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَوْلَى يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي اَبُو حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَاسْتِ وَفَدَّ عَلِيُّ الْفَيْسِ لَمَّا قَدِمَ مَوْاَلِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ایمان رکھنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول
ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ میں سے کوئی مسجد
مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور
زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال کی قیمت سے
(اگر وہ بیتر آئے تو) خمس ادا کرنا۔

ابو الزبیر نے حضرت طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔

محمد بن سلیمان انباری اور عثمان بن الوثیہ، وکیعہ، سفیان
سماک، کلمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے، پس اللہ تعالیٰ
نے وحی نازل فرمائی:۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارے ایمان
کو مٹائے کر دے.... (۱۲، ۱۴)۔

نزل بن الفضل، محمد بن شعیب بن طاہر، یحییٰ بن عمارت
قاسم، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ کے
یہے محبت کرے، اللہ کے یہے عداوت رکھے اللہ کے لیے
دے اور اللہ کے لیے دینے سے ہاتھ روکے، اس نے اپنے
ایمان کو کھل کر لیا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا:۔ میں نے عقل دین میں ناقص اور مجبور کو بھی بے سحر
بنا دیکھا (اور توں) سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ عورتیں
عزیز گزار ہوئیں کہ تمہارے عقل دین کی کبھی کیا ہے؟ فرمایا کہ
تمہاری عقل کی کمی کا ثبوت تو یہ ہے کہ وہ عورتوں کی شہادت ایک

اللہ علیکم وسلم أمرهم بالإيمان بالله قال
أتؤمنون ما الإيمان بالله قالوا الله ورسوله
أعلك قال شهادة أن لا إله إلا الله وأن
محمدًا رسول الله وقيام الصلوة وإيتاء
الزکوٰۃ وصوم رمضان وأن تعطوا الخمس
من المعتم.

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَاوَكِيْعٌ
نَاسِعِيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ
وَالرَّبِّ الْكُفْرُ تَرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْإِنْبَارِيُّ
وَعَمَّانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْفِيُّ قَالَ نَاوَكِيْعٌ عَنِ
سَفِيَّانَ بْنِ سَيْمَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا تَوَخَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْكَعْبَةِ قَامُوا بِأَسْوَلِ اللَّهِ فَكَفَّتِ الدِّينَ مَنَاسِكَ
وَهُمْ يُصَلُّونَ لِلَّهِ بَيْتِ الْأَمْنِ فَرَفِزْنَا لِلَّهِ
تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ يُصَلِّئُهُمْ رَبِّهِ تَكْفُهُ.

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ
رَخَّصَ بَنُو سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَبُو الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أُمِّ عَدُوٍّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
أَحْبَبَ إِلَهُهُ وَأَبْغَضَ إِلَهُهُ وَأَعْطَى إِلَهُهُ وَمَنْعَهُ إِلَهُهُ
فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ.

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ التَّيْمِيِّ
نَاوَكِيْعٌ وَهَبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ
لِيَرْجَى لَيْتَ مَن كَانَ قَالَتْ وَمَا نَقِصَاتُ الْعَقْلِ وَ

مرو کے برابر ہے اور تمہارے دین میں کمی یہ ہے کہ تم میں سے بعض کو رمضان کے روزے چھوڑنے پڑتے ہیں اور کئی روز بغیر نماز کے رہنا ہوتا ہے۔

ایمان کے زیادہ اور کم ہونے کی دلیل

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لَنْ اِيْمَانَ دَاوِلٍ كَا اِيْمَانِ كَا اِلْ هَبْ جَن كَا اِخْلَاقِ اِحْبَابِي۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق — ابراہیم بن یسار، سفیان معمر، زہری، عاصم بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ کچھ مال تقسیم فرمایا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ فلاں کو بھی دیکھیے کہ وہ عموں سے یا مسلم کہا۔ فرمایا کہ میں جس شخص کو مال دیتا ہوں تو وہ مجھے دیکھوں سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا بلکہ اگر اس ڈرسے دیتا ہوں کہ وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گر جائے۔

عاصم بن سعد سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ آدمیوں کو مال دیا اور اُن میں سے ایک آدمی کو کچھ بھی عطا نہ فرمایا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے فلاں اور فلاں کو مال عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ بھی نہیں دیا حالانکہ وہ بھی صاحب ایمان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان ہے یہاں تک کہ حضرت سعد نے عین دفعہ مطالعہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے رہے یا مسلم ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں کچھ لوگوں کو مال دیتا ہوں اور بعض کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے اُن میں زیادہ پیار سے ہوتے ہیں۔ میں انہیں مال نہیں دیتا مگر اس ڈرسے کہ کہیں اوندھے منہ نہیں گر جائیں۔

الذِينَ قَالَ اَنَا نَقَصْتُ الْعَمَلِ فَسَهَّادَةُ الْوَالِدَيْنِ يَسْهَدُوهُ رَجُلًا وَاَنَا نَقَصْتُ الرِّبَانَ فَالْتَّ اِحْتَدَى لَنْ نَقْطُرُ مَصَانٍ وَنَقِيمُ اِيْمَانًا لَاصْلِي۔

باب ۱۶ الذَّيْلُ عَلَى بَادَةِ وَالتَّقْصَانِ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَايَحِي ابْنُ سَعْدٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا احْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَايَحِي ابْنُ سَعْيَانَ قَالَ اَنَا مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ اَبِي اَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ قَسْمًا فَكَلْتُ هَاطُ فَلَا مَا فَانَهُ مُؤْمِنٌ قَالَ اَوْ مُسْلِمٌ اِنِّي لَا عَاطِي الرَّجُلِ الْعَطَاءُ وَعَكْبَرَةٌ احَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةٌ اَنْ يَكْتَبَ عَلَيَّ وَبِهِم۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ يَحْمَدُ ابْنُ ثَوْرٍ عَنِ مَعْبَدٍ قَالَ وَاَحْبَبُ الرِّبْرِ عَنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ وَقَايِرٍ عَنِ اَبِي اَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالَ وَاَوْ لَمْ يُعْطَ جَلَا اِيْمَانِهِمْ نَسَبًا فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فَلَا مَا وَفَلَا مَا وَ لَمْ تَعْطِ فَلَا مَا شَيْبًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى اَعَادَ هَا سَعْدٌ نَسَلًا وَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَا عَاطِي عِيَالًا وَاَدْعُ مَنْ هُوَ احَبُّ اِلَيَّ مِنْهُمْ لَا عَاطِي شَيْبًا مَخَافَةٌ اَنْ يَكْتَبُوا فِي النَّارِ عَلَيَّ وَبِهِم۔

تعمیر نے زہری سے روایت کی۔ فرماد کہ تم یہاں نہیں پڑے بلکہ تم لوگوں کو کہہ دو کہ مسلمان ہو گئے ہیں (۴۹: ۴۰) فرمایا: تم دیکھتے ہو کہ اسلام زبان سے کہنا ہے اور ایمان عمل کرنا ہے۔

واقف بن عبد اللہ کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ تمہا کو یہ مسی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جا نا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ (یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے لگو)۔

عثمان بن الوشیہ، جریر، فضیل بن مزوان، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کاڑھے تو اگر وہ کاڑھے تو نہا دن نہ یہ (کاڑھینے والا) کاڑھ ہو جائے گا۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہیں تو وہ خالص منافق ہے۔ جس کے اندر ان میں سے ایک خلعت ہوئی تو اس میں نفاق کا ایک حصہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ وہ خلعتیں یہ ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف درزی کرے، جب معاہدہ کرے تو توڑ دے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔

ابو صالح النخعی، ابوسحاق فرزعی، اعلیٰ سلطانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زنا کرتے وقت زانی زن نہیں ہوتا اور چھڑی کرتے وقت چھڑی نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت شرابی نہیں ہوتا اور اس کے بعد تو ہر اس کے سامنے موجود ہے۔

۱۲۶۰۔ حَلَّ شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيرٍ تَأْتِيهِ نَارُ عَن مَعْبَرٍ قَالَ وَقَالَ الرَّهْمِيُّ حَلَّ لَمْ تَوَسُّوْا وَلَكِنْ تَوَلَّوْا اسَلَمْنَا قَالَ تَرَى اَنْ الْاِسْلَامَ الْحِكْمَةُ وَالْاِيْمَانُ الْعَمَلُ۔

۱۲۶۱۔ حَلَّ شَنَا ابُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ تَأْتِيهِ نَارُ شُعْبَةَ قَالَ وَافْتَدَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَخْرُجُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَرَارِ اَيُّهَبٍ بَعْضُكُمْ سِرَّ قَابٍ بَعْضٍ۔

۱۲۶۲۔ حَلَّ شَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَأْتِيهِ نَارُ عَن فَضَيْلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنِ نَافِعِ بْنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمَّارُ جُلُ مُسْلِمٍ اَكْفَرُ مِنْ جَلَامِ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا وَاَوْلَادُ كَانُ هُوَ الْكَافِرُ۔

۱۲۶۳۔ حَلَّ شَنَا الْوَكِيْعُ بْنُ شَيْبَةَ تَأْتِيهِ نَارُ ابْنِ ثَمِيْمٍ تَأْتِيهِ نَارُ الْاَعْمَشِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَانَ مَسْرُوْقٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ مِنْ كُنْ فِيْهِ فَهِيَ مَافَوْعٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ حُلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ حُلَّةٌ مِنْ لِفَاقٍ حَتَّى يَبْدُ عَمَّا اِذَا حَلَّتْ كَذَّبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ عَدَى وَاِذَا عَاهَمَ فَجَرَ۔

۱۲۶۴۔ حَلَّ شَنَا ابُو صَالِحِ الْاَنْطَاكِيُّ تَأْتِيهِ نَارُ ابُو سَعْنَانَ الْفَرَّارِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ ابُو جَمَالٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفِي الرَّاْفِي جِيْنَ بَرْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ جِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ جِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالنَّوْبَةُ مَعَهُ وَصَنَّةٌ بَعْدُ۔

اسحاق بن سويد روى، ابن ابى مریم، نافع بن يزيد، ابن العباد
 سعید بن ابوسعید خدری سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا:۔ جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اُس سے نکل کر اُس کے
 اوپر ابر کے ٹکڑے کی طرح سایہ فکن ہو جاتا ہے۔ جب وہ غافل
 ہوتا ہے تو ایمان اُس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّسَازِيُّ
 تَابَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ
 حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ
 الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَانَا
 الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَمَا نَظَلَّ
 قَلْبُ النَّعْلِ مِمَّا جَمَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔



پارہ ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تقدیر کا بیان

عبدالعزیز بن ابیہازم کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تقدیر اس امت کے جو میں اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر جائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہونا

انصار کے ایک شخص نے حضرت عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں جو نبی ہوتے تھے اور اس امت کے جو نبی نہ لوگ ہوں گے جو نبی کے تقدیر کو کوئی چیز نہیں، ان میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک نہ ہونا اور جو ان میں سے بیمار پڑے اس کی عیادت نہ کرنا وہ جہاں کے ساتھی ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ہے حق ہے کہ انہیں جہاں کے ساتھ ملاوے۔

باہلک فی القدر

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَابَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقَدْرُ رَيْبٌ مَّجُوسٌ هَلْ يَكْفُرُ الْأُمَمُ إِلَّا مَنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُ وَهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُ وَهُمْ.

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ وَأَنَا سَفِيَانُ عَنِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمْرِو مَوْلَى حَفْصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حَدِيثِ بَعْضِ قَالٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسٌ هَلْ يَكْفُرُ الَّذِينَ يَفُولُونَ لَا قَدْرَ مِنْ مَاتَ مِنْهُمْ وَلَا تَشْهَدُ وَإِذَا جَاءَتْ أُمَّةٌ مِنْ مَرِضٍ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُ وَهُمْ وَهُمْ شَيْعَةُ الدَّجَالِ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَلْحَقَهُمُ بِالْجَالِ.

ف۔ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منکرین تقدیر کو اس امت کے جو نبیوں میں شمار کیا ہے اور انہیں دجال کا گروہ بتایا ہے، انہیں دجال کا ساتھی بنانے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ہر فرقہ ساز بہت زیادہ جو کے باز یعنی دجال ہے۔ اور وہ لوگ بھی تو اپنے فرقہ بنانے والے کے جہنم، عقیدت مند اور ساتھی تھے جیسے آج بھی موجودہ فرقے والوں کو اپنے اپنے فرقوں سے عقیدت ہے اور کہتے ہیں کہ اسلام کو اگر صحیح معنوں میں کسی نے سمجھا تو اس وہ ہمارے ہی مٹاؤں منقاد ہے سمجھا ہے، اسی طرح سابق فرقوں والے سمجھتے ہوں گے۔ لہذا انہیں دجال کے ساتھی نہ کیا گیا۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرقہ والے یعنی گمراہ اور طریقیوں کے خلاف ہمیں اسی لیے تو انہوں نے بعض فرقوں کا کتبہ السنہ میں ذکر کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بَرِيْدَ بْنَ مَرْثَدٍ وَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ قَالَ مَا عَاوَنَ تَابَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ أَنَّ ابْنَ مَوْسَى الْأَشْعَرِيَّ عَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ

قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ ابْنِ مَوْسَى الْأَشْعَرِيَّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ

یہاں ہوتے ہیں نیز کوئی نہ کوئی مسنت، کوئی ناپاک اور کوئی پاک ہوتا ہے
یعنی ناپاک کا لفظ حدیث بھی کہا جا سکتا ہے اور یہ حدیث پر یہ ہیں ناریح
کے نظروں میں پیش کی گئی ہے۔

خَلَقَ اَدَمَ مِنْ قَبْضَةِ قَبْضَتِهِمَا مِنْ جَمِيعِ الرَّكْبِ
فَجَاءَ سُوَادُ اَدَمَ عَلَى قَدَمِي الرَّكْبِ جَاءَ عَيْنُكَ مِنَ الرَّكْبِ
وَالرَّكْبُ وَالْاَسْوَدُ بَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّمَلُ وَالْحَرَنُ
وَالْحَيْثُ وَالظَّبِيْبُ رَادِفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَ
بَيْنَ ذَلِكَ وَالْاَخْبَارُ فِي حَدِيثِ بَرِيْدٍ۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُودٍ نَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُودَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يَخْتَبِرُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ
أَنَّ حَبِيبَ الرَّحْمَنِ السَّلْبِيَّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ سَنَاءِ
وَمَجْرَانَ وَبِهِ مَارِئُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِغَيْبِ النَّبِيِّ قَدِمَ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مَخْضَرَةٌ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ
بِالْمَخْضَرَةِ فِي الرَّكْبِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ
مَا نَسِمُ مِنْ أَحَدٍ مِمَّنْ لَفَسَ مَسْفُوسَةً إِلَّا
فَدَكَبَتْ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَهَنَّمَ لِأَنَّ
كَيْبَتْ سَعِيدَةَ أَوْ شَقِيَّةً قَالَ فَقَالَ تَرَجُلُ
مِنَ الْقَوْمِ يَا سَيِّدِي اللَّهُ أَوْلَا نَسَمْتُكَ عَلَى كَيْبَاتِنَا
وَبَدَعَ الْعَمَلُ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ
لِيَكُونَ زَالًا لِسَعَادَتِهِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
السَّقَاوَةِ لِيَكُونَ مِنْ أَهْلِ السَّقَاوَةِ فَقَالَ
أَعْمَلُوا أَفْكَلٌ مَيْسِرٌ أَمَا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسِرُونَ
لِلسَّعَادَةِ وَأَمَا أَهْلُ السَّقَاوَةِ فَيَسِرُونَ
لِلسَّقَاوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاللَّيْ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ فَيَسِرُ
لِلْيُسْرِ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَعْفَى وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنِ فَسَيَسِرُ لِّلْعُسْرِ۔

عبداللہ بن حبیب ابوعبدالرحمان سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقہ کے اندر ایک جنازہ میں
شام تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تھے۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہو کر بیٹھے اور آپ کے
پاس ایک پھیری تھی۔ آپ نے پھیری زمین پر ماری اور پھر سر مبارک
اٹھا کر فرمایا، تم میں سے کوئی ایک فرد یا کوئی ایک سانس لینے والا نہیں
مگر اس کا دوزخ یا جنت میں لٹکا نا لگوا دیا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا
ہے کہ وہ نیک نجات ہوگا۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ لے
نی اللہ! درس حالات کیا ہم لکھے ہوئے پر پھر دوسرے زکریا اور علی
چھوڑیں، لکھو کہ جو نیک نجات ہے وہ نیک بخشنے کی طرف چلا ہی جائے گا
اور جو بد نجات ہے وہ بد بخشنے کی طرف جا کر رہے گا، آپ نے فرمایا کہ
عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو تو قیامت ہی ملتی ہے۔ جو نیک نجات
ہے اس کے لیے نیک بخشنے کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر تیری کیم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمیں، تو وہ جس نے مال
دیا اور یہ ہیز گاری کی اور سب سے اچھی بات کو سچ مانا۔ بہت جلد ہم
اُسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پیمانہ
اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اُسے دشواری مہیا کر
دیں گے۔ (۱۰۹۲ تا ۱۱۰۱)

فربند نے جو کچھ دنیا میں کرنا تھا پروردگار عالم نے اُسے اپنے علم سے دیکھ کر لوح محفوظ میں لکھ بیٹھے۔ بندے اپنے طور پر عمل کو بہ
میں لکھیں جو انہوں نے کرنا تھا وہ خدا نے ہم دیکھ کر علم میں اُن کے کرنے سے پہلے بھی موجود تھا اور وہی لکھ بھی دیا تھا۔ اسی کو تقدیر کہتے
میں ماس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو کچھ خدا نے لکھ دیا ہے وہی بندوں کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جو بندوں نے کرنا تھا وہ خدا نے اپنے علم سے

حضرت ابراہیمؑ ہے کہ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ خود پوچھ رہا ہے اور خود متعین کر رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام کے متعلق بتائیے فرمایا کہ ہاں لہذا وہ گواہ کے خزانوں کا اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو اور اس کی قوم کو اور اچھی بڑی تعداد کو اس نے کہا۔ اپنے چچ فرمایا۔ اُس نے کہا کہ مجھے اس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے قیامت کے متعلق بتائیے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ اس کے متعلق پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے کیا نشانیاں بتائیے فرمایا کہ لڑکھائی اور کھنگا اور تم ننگے بدن والے عربیوں، بجاہلیوں اور ان کو دیکھو گے کہ عالمی انسانان میں میں نے کبھی وہ چھوڑ گیا تو میں میں ساعت باپھر آپ نے فرمایا کیا تم سانس کے متعلق جانتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت جبرئیلؑ تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

یعلیٰ بن عیمر اور حمید بن عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے تو ہم نے ان سے تقدیر کا ذکر کیا اور جو کچھ لوگ اُس کے متعلق کہتے ہیں۔ پس انہوں نے اُسی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی فرمایا۔ فرمائیے یا حمیدہ یا ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ رسول اللہؐ ہم کس لیے عمل کریں؟ کیا یہ سمجھ کر کہ سب کچھ تقدیر میں ہے یا یہ سمجھ کر کہ خود بخود ہو جاتا ہے؟ فرمایا کہ سب کچھ تقدیر سے ہے۔ یہ وہ لوگوں میں سے کوئی اور شخص عرض گزار ہوا کہ دریں حالات ہم عمل کس لیے کریں؟ فرمایا کہ جنتیوں کے لیے اہل جنت والے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں اور روزخیزوں کے لیے اہل جہنم والے آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

رَمَعَانٌ وَحَمِيمٌ ابْنَيْ ابْنِ اِسْتَعْفَتْ اَيْتَهُ سَبِيلاً فَذَكَرَ مَسْكَ يَدَيْكَ كَمَا لَمْ نَعْمَلْ بِكَ اَنْ يَسْتَأْذِنَكَ وَ يَصْرِفُهُ قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ لَنْ تَدْرِيْنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ تَرَاهُ فَانْتَ بِرَبِّكَ قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنِ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمْسَ سَمِيحًا وَانْ تَرَى الْحِفَاةَ الْعَرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاةَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبَنِيَانِ قَالَ ثُمَّ اَنْطَلَقَ فَلَبِثَتْ ثَلَاثَةٌ قَالَ يَا عَمْرُ هَلْ تَكْبِرِيْ مِنْ السَّائِلِ قُلْتُ اِنَّهٗ وَرَسُولُهٗ اَكْبَرُ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ اَنَا كَرِيْمٌ كَرِيْمٌ

۱۲۷۱۔ حَصَلَتْ سَأَلُكَ يَا عَمْرُ عَنْ اَبْنِ عِيَاذٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَكَةَ عَنْ يَكْلِيَّ بْنِ يَعْقِبَ وَحَمِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَفِئَةُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ عَمْرِوْكَ نَالَكَ الْقَدْرُ وَمَا يَتَوَلَّوْنَ فِيْهِ فَنَ كَرِيْمًا رَادَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مَزَيْنَةَ اَوْجُهِيْنَ فَقَالَ يَا سُوْلَ اللّٰهِ فَمَا لَعَمَلُ اَفِيْ شَيْءٍ فَذَكَرَ مَصْلُوْحًا وَفِيْ شَيْءٍ يَسْتَأْذِنُ الْاِنَّ قَالَ فِيْ شَيْءٍ ذَكَرَ مَصْلُوْحًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَبَعْضُ لَقِيْمٍ فَبَيِّنْ الْعَمَلُ قَالَ لِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ مَيِّسُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ اَهْلَ النَّارِ مَيِّسُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ

ف۔ یہ سمجھنا کہ جب تقدیر لکھی جا چکی اور جا رہا ہو انجام ہونا ہے تو اب عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جنت یا دوزخ میں جانا ہے آخر کار اسی میں ہائیں گے خواہ عمل کچھ بھی ہوں۔ اس خیال سے صحابہ کرام کو منع فرمایا گیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا کہ عمل نیک کیے جاؤ اور خدا سے جنت مانگتے رہو یا جہنم کا ہو ٹھکانا ہے وہی راستہ اُس کے لیے آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْغُبَارِيُّ
عَنْ سَمِيَّانَ قَالَ نَاعَلَمْتُهُ بِنِ مَرْثَدِ بْنِ سَمِيَّانَ
ابْنِ بَرْكَةَ عَنْ ابْنِ بَعْرٍ يَهْدِي الْحَدِيثَ يَزِيدُ
وَيَقْصُصُ قَالَ فَمَا أُرْسَلُمْ قَالَ أَقَامَ الصَّلَاةَ
وَأَيْتَأَذَّنُ الرَّكْعَةَ وَحَمَّ الْمَبَيْتَ وَصَعِقَ شَكْرًا مَقَامًا
وَالْإِعْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ ابُو دَاؤُدَ وَعَلَقَهُ
مُرْجِيًّا -

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ شَيْبَةَ نَاعْرِزُ
عَنْ أَبِي شَرَاهَةَ الْهَمْلَكِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو
ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرِي
أَصْحَابِهِ فَيُحْيِي الْعَرَبُ فَلَا يَكْرَهُنَّ أَيْتَهُمْ هُوَ
حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْنَا نَسْأَلُ لِمَ كَلِمًا يَعْزِفُ الْعَرَبُ إِذَا
أَتَاهُ قَالَ فَنَدِينَا لَدَاكَ نَامِنُ طَلَبُ فِجَلِسُ
عَلَيْهِ وَكَانَ يَجْلِسُ بِجَنَبَتَيْهِ وَذَكَرْتُ هَذَا
الْخَبْرَ قَابِلَ رَجُلٍ قَدْ كَرِهَيْتُ حَتَّى سَلَّمَ
مِنْ ظَهْرِي التَّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُحَمَّدُ قَالَ قَرَدَ عَلَيْهِ السَّيِّحُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا قِيَانُ
عَنْ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَيْصِيِّ
عَنْ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبِي بَنَ كَثِيرٍ فَمَلَّتْ
لِي وَفَعٌ فِي نَفْسِي شَيْئٌ مِنَ الْفَكْرِ فَحَدَّثَنِي
بِشَيْءٍ لَمَّا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَذْهَبَ مِنْ قَلْبِي
فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ
وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَابًا وَهُوَ عَزِيزٌ ظَالِمٌ لَهْمٌ وَلَوْ
رَجَعْتُ لَمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لِمَنْ مِّنْ أَعْمَالِهِمْ
وَلَوْ أَنْفَقْتُ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

محمد بن خالد غباری، علق بن مرثد سامیان، علق بن مرثد سامیان بن مرثد
نے ابن بکر سے اس حدیث کو کہی پیش کے ساتھ روایت کرتے ہیں
کہ: نماز قائم کرنا، رکعت دینا، بیت اللہ کا کھانا، اور رمضان کے
روزے رکھنا اور عمل جنابت کرنا امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس
اسناد میں علق بن مرثد مرجیہ ہے۔

ابو زرعی بن عون بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت ابو داؤد
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان بٹھا کرتے تو نیا شخص جو
آتا وہ پیمان نہ کھتا یہاں تک کہ پوچھتا پس ہم نے اس سے ضرورت کو
محسوس کیا کہ ہم آپ کے جلوہ افزوں ہونے کے لیے ایسی مگر تباہی
کرا بخان بھی کہتے ہی پیمان لے لے۔ پس ہم نے آپ کے لیے مٹی کا
چھوڑہ بنا دیا تو آپ اس پر فروتن افزوں ہوتے اور ہم آپ کے اندر
بیلے جاتے۔ اور ذکر گوہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوتے کہ
ایک شخص آیا جس کی آنسو نے شکل و صورت بیان کی اور اس نے
مجلس کے ایک جانب سے سلام کیا اور کہا کہ اسے محمد! آپ پر سلام ہو
یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر اسی
حدیث بیان کی۔

ابن الدیلمی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے دل میں تقدیر کے
منتقل شہد واقع ہو گیا ہے تو مجھ سے کچھ فریاد کرنا یا اللہ تعالیٰ کے
میرے دل سے ہمدرد ہے۔ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں
زمین دانوں کو عذاب دے تو اس نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا اور اگر ان پر
رحم فرمائے تو وہ ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تم احد
پہاڑ کے برابر اللہ کی راہ میں سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول
نہیں فرمائے گا جب تم تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے اور در نہ جان لو کہ
کچھ تمہیں ملادہ رکھنے والا نہ تھا اور جو تمہیں ملادہ ملنے والا نہ تھا اور

اگر اس کے سوا عقیدے پر تم رہ گئے تو جہنم میں داخل ہو گے۔ ارادی کا
 بیان ہے کہ میری حضرت عبدالرحمن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت
 میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی اسی طرت فرمایا۔ پھر میں حضرت عبدالرحمن
 بیان رزق اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی
 فرمایا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر
 ہوا تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح یہی کلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث
 بیان کی۔

ابو حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت عباده بن حاتم رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم حقیقی
 ایمان کی حلاوت کبھی نہ پاؤ گے جب تک یہ درجان لو کہ جو کچھ تمہیں ملا
 ہے وہ رُکے والا نہ تھا اور جو تمہیں نہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا کیونکہ
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے
 پہلے اللہ تعالیٰ نے قوم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا کہ وہ عرض
 گزار ہوا کہ اے رب ہم کیا کلموں؟ فرمایا کہ قیامت تک جو چیزیں ہوں
 گی سب کی تقدیریں کلمہ دے۔ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اس کے سوا عقیدہ
 پر رہا تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

مسند اسفیان — احمد بن صالح اسفیان بن عیینہ، عمرو بن
 دینار، طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث
 کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت نوح
 کی بحث ہوئی، حضرت موسیٰ نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہم سب کے
 باپ ہیں لیکن انجناب نے ہمیں محروم کیا اور حیت سے نکلوا اور حضرت
 آدم نے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے
 چنا اور اپنے دست مبارک سے آپ کے لیے تورات لکھی۔ آپ
 مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے چالیس سال
 پہلے میرے لیے لکھی دی تھی۔ پس حضرت آدم غالب رہے، حضرت نوح

تَعَالَى مَا قِيلَ لَهُ اللَّهُ تَعَالَى نَسَكَ حَتَّى كُتِبَتْ
 بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَانِ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيْ خَطِيئَةٌ
 وَإِنْ مَا أَطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيْ صِيْبِكَ وَكُؤْمَةٌ عَلَى
 عَتْرِهِنَّ الدَّخَلَتْ النَّارُ قَالَ تَضَائِبَتْ عِنْدَ اللَّهِ
 ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ تَضَائِبَتْ
 حُدَيْفَةُ بْنُ أَيْمَانَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ تَضَائِبَتْ
 أَيْمَةُ بَنِي نَسَائِبٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۲۴۵۔ حَجَلٌ شَا جَعْفَرُ بْنُ مَسْلَمٍ الْهَنْدِيُّ
 تَابِعِيٌّ مِنْ حَسَّانَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي إِزْرَاهِمَ
 ابْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ قَالَ عِبَادَةُ
 ابْنُ الصَّامِتِ لِأَبِي بَابِي إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ
 حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَانَ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ
 لِيْ خَطِيئَةٌ وَمَا أَطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيْ صِيْبِكَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْقَلَمَ وَقَالَ كَلِّمْتُ
 فَقَالَ رَبِّ وَمَاذَا الْكَلْبُ قَالَ الْكَلْبُ مَقَادِيرُ
 كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ يَا بَنِي آدَمَ لِيْ جَمَعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
 مَاتَ عَلَى عَتْرِهِنَّ أَفْلَسَ مَيِّتٌ

۱۲۴۶۔ حَجَلٌ شَا مَسْدُكُ نَاسِفِيَانِ ح وَنَا
 أَحْمَدُ بْنُ صَالِحِ الْعَمِّيِّ قَالَ نَاسِفِيَانُ بْنُ
 عَمِيئَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوَسًا يَقُولُ
 سَمِعْتُ أَمَّا هَرِيرَةَ يُخْبِرُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ أَحْتَمُّ آدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى
 يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو نَاحٍ جَبْنَا وَأَخْرَجْنَا مِنَ الْجَنَّةِ
 فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ
 وَخَطَّ لَكَ سَبِيحَ التَّوْرَةِ تَكُونُ مِنْهُ عَلَى مَوْقِفِكَ
 عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقُوا بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَجَعَلَ

آدم موسیٰ قال احمد بن صالح عن حکیم و
عن طاووس سمع اباہريرة -

۱۲۷۷ احسن ثنا احمد بن صالح نا ابن وھب

احمد بن عیاش بن سعید عن بنید بن اسلم

عن ابیہ عن عمر بن الخطاب قال قال رسول

اللہ صلو اللہ علیہ وسلم ان موسیٰ قال

یا رب امی یا ادم الذی اخرجنا وکفستہ من

الجنة فآذناہ اللہ ادم فقال انت ابونا ادم

فقال ادم نعم قال انت الذی نفخ اللہ فیک

من لوجہ وعلیک الائمة اجمعہ واما النملکۃ

فستجد والک فقال نعم قال فما حملک علی

ان اخرجنا ونفسک من الجنة قال لہ ادم

ومن انت قال انا موسیٰ قال انت نبي نبي

اسرائیل الذی کلمتک اللہ من وراء الحجاب فکفرت

بیتک وبيت رسولک من خلفک قال نعم قال

اقموا وحدث ان ذلک کان فی کتاب اللہ

قبل ان اخلق قال نعم قال فیم تلک مینی فی

شیء سبت من اللہ تعالیٰ فیہ القضاة فلیکن

قال رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم عند

ذلک فحجج ادم موسیٰ فحجج ادم موسیٰ

علیکم السلام -

ف - حضرت آدم علیہ السلام کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب میرا شجر ممنوعہ کے درخت سے پھل کھانا علم الہی میں موجود

تھا اور اسے لوح محفوظ میں لکھ بھی دیا تو علم الہی کے خلاف کس طرح ہو سکتا تھا؟ اس کی حضرت آدم علیہ السلام نے خود حضرت موسیٰ

علیہ السلام کے متعلق مثال بیان فرمائی کہ جیسے آپ کے متعلق علم الہی میں تھا کہ آپ سے سب سے ذرا دلگیر عالم کلام فرمائے گا اور آپ کو لوہریت

دے گا - چنانچہ جو آپ کے متعلق علم الہی میں تھا وہی وقوع پذیر ہوا - اسی طرح جو میرے متعلق علم الہی تھا اسی کے مطابق وقوع میں

آیا - اس میں مجھ پر کیا الزام ہے؟ قرآن مجید میں پروردگار عالم نے بھی اس بات پر حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں بلکہ شیطان کو مورد

الزام ٹھہرایا - ہے - چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

فَاذْكُرْ كَمَا اَلِ الشَّيْطٰنُ صٰهٰنَا فَاخْرَجْنٰمِمَّا كٰنَ فِیْہِہِ

پر - احمد بن صالح و عمرو بن محمد بن زینار طاووس نے حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے سنا ہے -

تو یہ بنی اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا -

حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اسے رب! میں حضرت آدم کھاتے

جنہوں نے ہیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا۔ پس اللہ تعالیٰ

نے حضرت آدم دکھائے کہا کہ آپ ہم سب کے باپ حضرت آدم ہیں

حضرت آدم نے کہا ہاں کہا کہ آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی

طرف کو روح پھونکی اور آپ کو تمام چیزوں کے نام کھائے اور

زشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا و کہا ہاں -

کہا تو کیا بات ہوئی کہ آپ نے ہیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا؟

حضرت آدم نے ان سے کہا کہ آپ کون ہیں و کہا کہ میں موسیٰ ہوں -

کہا کہ آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے

پہلے سے کلام فرمایا جب کہ آپ کے اور اس کے درمیان فرقوں میں

سے کوئی پیغام رساں نہ تھا؟ کہا ہاں - کہا کہ آپ نے پایا کہ

میری پیدائش سے بھی پہلے کا کتاب میں تھی و کہا ہاں - کہ تو اس

بات پر مجھے کیوں سلامت کہتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے

پہلے ہی فیصلہ فرمایا تھا؟ اس سے حضرت آدم حضرت موسیٰ پر

غالب رہے - حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام

پر غالب رہے -

تو شیطان نے ان دونوں کو لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں

سے انہیں الگ کر دیا -

سے انہیں الگ کر دیا -

دوسرے مقام پر خدائے عظیم وغیرہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی صفائی بیان کرتے ہوئے فرمایا :-
 وَكَفَّاهُمْ كَلِمَاتٍ مِنْهَا رِجْسٌ مُعْتَمَدٌ وَذُنُوبُهُمْ يُكَفِّرُهُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
 ترجمہ: (۱۱۵: ۱۲۰) وہ بھول گیا آدم علیہ السلام نے شجر ممنوعہ کا پھل کھل کر کھلایا تھا جبکہ کھانے کا اُن کا کوئی ارادہ
 مبر سے تھا ہی نہیں۔ اگر اُن کا خدا سا ارادہ ہی ہوتا تو وہ علم الہی میں ضرور آتا لیکن جب پروردگار عالم نے بھی اُن کا یہ ارادہ نہ پایا
 تو حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر کوئی الزام نہ رہا ہی نہیں بلکہ جو کچھ ہوا وہ حکمت و مشیت الہیہ کے تحت ہوا جس کا ارادہ خود جانے۔
 عام محاسبہ کے طور پر اس آیت کا یہی مفہوم ہر قاری کے ذہن میں آتا ہے۔ یہی مغزین کرام نے بتایا اور اپنے اسلاف سے نقل کرتے آئے
 ہیں۔ عام لہل پال کا یہی دستور ہے مثلاً کوئی فرقہ دار بھول کر پانی پی۔ لے تو کہا جاتا ہے کہ وہ بھول گیا حالانکہ اس کا یہ ارادہ نہ تھا
 یعنی پانی پینے کا ارادہ نہ تھا۔ یعنی جو کام کیسے اُسی کے متعلق عدم ارادہ مراد ہوتا ہے۔ دوسری حالت حضرت آدم علیہ السلام جو روزہ
 دار کی نسبت لاکھوں گنا حکیم الہی کا زیادہ بیرونی کرنے والے تھے یقیناً اُن کے متعلق ہر صاحب ایمان ہی کے گاہ کہ شجر ممنوعہ سے
 پہل کھانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اور وہ کہہ ہی کیسے سکتے تھے۔ جبکہ منصب نبوت پر سرگزشتے اور پرتابغ خلافت فہم علم الاما سے

نہ ہوا تو وہ بھی کھانے کا

اس کے برعکس شیطان کی طرح حضرات انبیائے کرام کی توہین و تنقیص کو اپنا شیوہ بنائے وہ اس آیت کا مفہوم اپنے میں
 بھانے قالب میں ڈھالے گا۔ جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی ایسے ہی ایک قالب میں آیت کے مفہوم کو ڈھلتے ہوئے
 لکھا ہے :- جو شخص بھی خالی الذہن ہو کہ اس آیت کو پڑھے گا اُس کے ذہن میں یہاں مفہوم ہی آئے گا کہ ہم نے اُس میں اطاعت امر کا
 عزم یا مضبوط ارادہ نہ پایا یہ دوسرا مفہوم اُس کے ذہن میں اُس وقت تک نہیں آسکتا جب تک وہ آدم علیہ السلام کی طرف محبت
 کی نسبت کو نامناسب سمجھ کر آیت کے کسی اور معنی کی تلاش شروع نہ کر دے :- تفسیر تفسیر القرآن، جلد سوم، ص ۱۲۱۔ پچھلے
 صفحے پر مودودی صاحب اسی سلسلے میں یہ بھی لکھ چکے ہیں :- اس کے بجائے اُس کی نافرمانی کا سبب یہ تھا کہ اُس نے ہمارا حکم یاد رکھنے
 کی کوشش نہ کی (ص ۱۲۰)۔

دیکھو تو قدرتی انداز نقش پا موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

صفحہ ۱۲۱ کی عبارت کے مطابق مودودی صاحب کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی طرف محبت کی نسبت کرنا بڑی مناسب
 بات ہے اسی لیے صفحہ ۱۲۰ پر انہوں نے صاف لکھ دیا کہ حضرت آدم نے خدا کا حکم یاد رکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ مودودی صاحب
 تو ضرور بڑے اوجھے پائے کے پار سا اور خدا کے سارے احکام کو نہ صرف یاد رکھنے والے بلکہ یاد رکھانے والے تھے لیکن اس تعریض
 کے مطابق آدم علیہ السلام تو میدان عمل میں جماعت اسلامی کے صالحین میں سے کسی ایک فرد کے مقابلے کے بھی نہ نکلے۔ آخر یہ
 حضرات عمل کریں یا نہ کریں لیکن خدا کے احکام کو یاد رکھتے ہیں۔ دوسری حالت چاہیے تو یہ تھا کہ ان صالحین میں سے نبوت و
 خلافت کا تاج ہر ایک کے سر پر بجایا جاتا اور ہر ایک کے لیے فرشتوں سے سہوہ کر وایا جاتا کیونکہ وہ حضرت آدم علیہ السلام بہتر ثابت
 ہو رہے ہیں اگر یہ انہوں نے اپنی زبان سے آنا آج کی جنت نہیں کہا۔ امید ہے کہ اب مودودی صاحب نے صالحین کو اُن کے
 حق سے محروم رکھنے کے خدائی فیصلے کے خلاف بارگاہ خداوندی میں نظر ثانی کی اپیل دائر کر دی ہوگی۔

شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقرب بارگاہ الہیہ ہونے کا انکار نہیں کیا بلکہ ان سے قرب الہی میں اپنی فداوت کو بہتر ٹھہرایا،
 جبکہ مودودی صاحب انہیں مقرب کے بجائے ایسا فاسق و نافرمان ٹھہرایا جس نے خدا کے حکم کو یاد رکھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ شیطان کو

تختِ جبرائیل پر انعام میں لعنت کا طوق ملا لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ پرلے درجے کا نافرمان ٹھہرانے کے صلے میں مودودی جتنا لوگوں سے متعلقہ ملا ہو؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَانَ بْنَ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ وَإِذَا أَخَذَ بِلِقَابِ مَنْ تَبِعَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْأَيَّةَ فَقَالَ عُمَرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَمْعَتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ يَسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِسَمِيئَةٍ فَاسْتَحْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءَ لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَفْعَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنِعْمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَ يَفْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَ يَفْعَلُ أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ فِي النَّارِ.

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى نَائِبُهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَمْعَتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ يَسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَ يَفْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَ يَفْعَلُ أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ فِي النَّارِ.

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَائِبُهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَمْعَتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ يَسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَ يَفْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَ يَفْعَلُ أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ فِي النَّارِ.

عبدالحمید بن عبدالرحمان بن زینب نے مسلمانوں میں یسار جتنی سے زیادہ کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے آیت: اور اسے مجھ سے ایسا کرنا جو تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کا اطلاق کیا (۱۶:۷۰) کے متعلق پوچھا گیا۔ فقہی نے آیت پر اسی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی فرمایا کہ جس نے جنت کے لیے پہلے یہیں اور پھر اہل جنت والے عمل کریں گے پھر ان کی پیٹھ پر پھیرا تو اس سے اولاد نکالی اور فرمایا کہ انہیں میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ تو اس سے اہل جنت والے کام لیتا ہے اور ایسے کام کو کرنا ہوا کرتا ہے۔ جہاں جنت کے اعمال سے ہوا اور جس کو جہنم کے لیے پیدا کرنا ہے اس سے دوزخیوں والے کام لیتا ہے اور وہ ایسے عمل پر کرتا ہے جو اہل جہنم کے اعمال سے ہوا لہذا اُسے دوزخیوں میں داخل کر دیتا ہے۔

محمد بن مصطفیٰ، بقیہ عمر بن جعفر قرظی زید بن ابی نضر عبدالحمید بن عبدالرحمان، مسلمانوں میں یسار سے زیادہ کی ہے کہ نعیم بن مریم نے فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور امام مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

فقہیہ و معمر، ان کے والد ماجد زکریا بن مصطفیٰ ابواسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس لڑکے کو خضر نے قتل کیا وہ طبقاً کا خضر اور اگر زندہ رہتا تو اپنے والدین کو کرکشی اور کفر کی طرف کھینچ لیتا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمائی: اور وہ لڑکا تو اس کے والدین ایمان والے تھے (۱۸: ۱۸۰) کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز وہ پیدا ہوا تو کفر پر پیدا کیا گیا تھا۔

محمد بن عمران رازی، سفیان بن عیینہ، عمرو سعید بن جبیر حضرت ابن عباس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر نے اس لڑکے کو دیکھا کہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے تو اس کے سر کو پھونک کر اس سے جودا کر دیا اور حضرت موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے پاک جان کو تنہا کر دیا (۱۸: ۴۴)۔

حفص بن عمر بن زبیر، شعبہ — محمد بن کثیر، سفیان، احمد بن زبیر بن و سب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم سے بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو چہے اور تصدیق کیے گئے ہیں کہ ایک ہر شخص کا مادہ تخلیق اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس روز رکھا جاتا ہے پھر وہ خون کی پھلکیں بن جاتا ہے، پھر وہ اسی کی گوشت کا لہو تھا جو جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک نرینتے کو اللہ تعالیٰ جاتا تو اس کا حکم دے کر بھیجتا ہے تو وہ اس کا رزق، اس کی عزت اور اس کا عمل لکھتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت۔ پھر اس میں روح پھونک دیتا ہے۔ پس تم میں سے ایک آدمی اپنی بخت والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور بخت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے تو وہ

سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ النَّحْرُ طَبِيعٌ كَأَنَّ لَوْعَاشَ لَأَمْرَهُنَّ أَبُو بَكْرٍ طَلْحِيَانَا وَكَفْرًا.

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ تَابَةَ الْقُرْبَانِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ تَابَةَ إِسْحَاقُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَأَى بَنُو كَعْبٍ قَتَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ وَأَمَّا الْعَلَامُ فَكَانَ أَبُو آهَ مُؤْمِنِينَ وَكَانَ طَبِيعٌ يَوْمَ طَبِيعٍ كَأَنَّهَا.

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْرَانَ التَّرَائِزِيُّ تَأْسِيفِيَانُ بْنُ عَيْبَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَنْ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَصَرُ الْخَوْبُ عَلَمَا يَلْبُ مَعَ الصَّبِيَانِ فَتَنَلُوا رَأْسَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقْتَلْتِ نَفْسًا تَمَكِّيَّةَ الْأَوِيَّةِ.

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ تَابَةَ شُعْبَةُ وَتَابَةَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ تَابَةَ أَنَسُفِيَانُ الْمَدَنِيُّ وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارِيُّ حَدِيثِ سَفِيَانِ عَنِ الرَّهْمَنِ قَالَ تَارِكُ بْنُ وَهَبٍ تَابَهُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنْ خَلَقَ أَحَدَكُمْ يُخْتَمُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا تَرَى كَوْنَهُ عَاقِبَتَهُ مِثْلَ ذَلِكَ تَرَى كَوْنَهُ مُضَعَّفًا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَعَتْ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلِكًا فَيَوْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ بِرَأْفَةٍ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ ثُمَّ يَكْتُبُ شِقْقَهُ أَوْ سَعِيدَهُ ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنْ أَحَلَّ كَفْرًا لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ

بَيْتٍ وَيَكْنِيهِ الْأَرْضَ إِذَا وَقِفْتَ ذُرِّيًّا فَسَيَكُنْ عَلَيْكَ
الْكِتَابُ فَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَكُنْ عَلَيْهَا
وَأَنْ أَحْسَنُ كُمْ لِعَمَلِ بَيْتِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا
يَكُونُ بَيْتَهُ وَيَبْتَلِي الْأَرْضَ إِذَا وَقِفْتَ ذُرِّيًّا فَسَيَكُنْ
عَلَيْكَ الْكِتَابُ فَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيَكُنْ عَلَيْهَا.

ف۔ پروردگار عالم نے اپنے کلام مجوز نظام میں فرمایا ہے۔۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ كِتَابِهِ الْأَرْضَ إِذَا وَقِفْتَ
ذُرِّيًّا فَسَيَكُنْ عَلَيْكَ الْكِتَابُ فَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتَهُ وَيَبْتَلِي الْأَرْضَ إِذَا وَقِفْتَ
ذُرِّيًّا فَسَيَكُنْ عَلَيْكَ الْكِتَابُ فَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيَكُنْ عَلَيْكَ الْكِتَابُ فَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيَكُنْ عَلَيْكَ الْكِتَابُ فَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
(۲۳۱، ۲۳۲)

اپنی جہنم کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے
کوئی اپنی جہنم والے عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جہنم
کے درمیان صرف ایک لمبے کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ خوش نصیب
اس پر غالب آئے تو وہ اپنی جنت والے عمل کر کے
اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اللہ آتا ہے بارش
اور ہانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں
جانتی کہ کل کیا کاشے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں
مرے گی۔ بے شک اللہ جانتے والا ہے

اس آیت میں پانچ باتوں کا ذکر ہے جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان پانچوں امور پر خوب غور یا مفاہیج الغیب یا عقول یا عقل
میں کہا جاتا ہے۔ اگر اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ خدا کے بتلئے بغیر ان پانچوں امور پر مطلع ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے
اپنے مقرب بندوں میں سے فیوب غمہ کا علم متناہس کو چاہے عطا فرمادیتا ہے اور اس امر کی کوئی قابل اعتماد تصریح وارد نہیں ہوئی
کہ غیب غمہ کا علم پروردگار عالم اپنے مقربین کو بھی عطا نہیں فرماتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باذن الہی فرشتہ جن بیچارہ باتوں
کو پچھ کے متعلق لکھ رہا ہے ان میں سے وہ باتیں غیب غمہ سے ہیں۔ جب فرشتوں کو غیب غمہ بتائے جاسکتے ہیں تو انبیاء کرام
واولیائے عظام کو بتلئے میں کیا رکاوٹ ہے اور کون سا اسماء رو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۴۔ حَكِّىْنَا مَسْرَدًا نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ يَزِيدِ بْنِ الرَّسْتِكِ نَا مَطْرُوفُ عَنْ جَعْفَانَ بْنِ
حَمَّانِ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْلِبُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيَعْمَلُ
الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مَيَسَّرَ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

بَابُ فِي ذَرَارِعِ الْمُشْرِكِينَ.

۱۲۸۵۔ حَكِّىْنَا مَسْرَدًا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
لَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنْ

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزرتا
کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ پہلے ہی معلوم ہو گیا ہے کہ جنتی کون ہے
اور جہنمی کون؟ فرمایا: ہاں، عرض کی گئی کہ پھر عمل کرنے والے کس
لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے
جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔

مشترکین کے پتھوں کا بیان

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشترکین
الاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

اولاد المشركين قال الله اعلم بما كانوا
عليهين۔

۱۲۸۶۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجران
نايفه ثم ونا موسى بن مروان الزبيدي وكثير
ابن حبيب الميموني قال نا محمد بن حريز
المعنى عن محمد بن زياد عن عبد الله بن
ابي قيس عن عائشة قالت قلت يا رسول الله
ذراري المؤمنين فقال محمد بن ابيهم
قلت يا رسول الله بلا عمل قال الله اعلم
بما كانوا عاملين قلت يا رسول الله ذراري
المشركين قال من اباؤهم قلت بلا عمل قال
الله اعلم بما كانوا عاملين۔

کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

عبدالوہاب بن نجدہ، بقیۃ — موسیٰ بن مروان زبی اور
کثیر بن عبیدہ عجمی، محمد بن حریز، محمد بن زیاد، عبداللہ بن البرقیس
سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اہل ایمان کی اولاد کا حکم؟
فرمایا کہ وہ اپنے باپوں سے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ!
بغیر عمل کے؟ فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ میں
عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مشرکین کی اولاد؟ فرمایا کہ وہ
اپنے باپوں سے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بغیر عمل کے؟ فرمایا کہ
اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

۱۲۸۷۔ حدثنا محمد بن كثير اناسيفان
عن طلحة بن يحيى عن عائشة أم المؤمنين
قالت اني النبي صلى الله عليه وسلم يصلي
من الانصار يصل على علي قال قلت يا رسول الله
طوبى لهذا لم يعمل شرا ولم يدرب
فقال وغير ذلك يا عائشة ان الله خلق
الجنة وخلق لها اهلا وخلقها لهم وهو في
اصلاب اباؤهم وخلق النار وخلق لها اهلا
وخلقها لهم وهو في اصلاب اباؤهم۔

طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں انصار کے ایک بچے کو لایا گیا تو آپ نے اس پر ناز
جانا۔ یہ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ خوش نصیب ہے
کہ کوئی برائی نہیں کی اور روزگنہوں سے آشنا ہوا۔ فرمایا کہ اے عائشہ!
یا معاملہ اس کے سوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیات کو پیدا کیا۔
اور اسکے لیے اسکے سخنے پیدا کیے۔ ان کے لیے اُسے پیدا کیا حالانکہ وہ اپنے
باپوں کی پشت میں تھے۔ اور دوزخ کو بنایا اور اسکے لیے اسکے سخنے پیدا کیے
اور اُسے ان کیلئے بنایا حالانکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۱۲۸۸۔ حدثنا القاسمي عن مالك عن ابي
الزناد عن الأضرع عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مؤكوف
يؤكف على الفطرة فاجر أو يهودايم أو
ي نصرانيه كما تاتاهم الرديل من بريمته
جمعاء هل تحض من جدعاء قالوا
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم افرأيت
من يموت وهو صغيرو قال الله اعلم بما

۱۲۸۸۔ حضرت ابویہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت پر پیدا
ہوتا ہے پس اسے ان کے ماں باپ انہیں یہودی یا نصرانی بنا
لیتے ہیں۔ جیسے اونٹ کو اس کی ماں صحیح سالم جنتی ہے۔ کیا ان
میں کوئی کانٹا نظر آتا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!
چھوٹی عمر میں مرنے والے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ خوب
جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ
اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ امام ابوداؤد نے

فرمایا کہ میری موجودگی میں یہ حدیث سارث بن مسکن کے سامنے پڑھی گئی، بواسطہ اسے عرفان عمرو ابن و سب نے فرمایا میں نے سنا کہ امام مالک سے عرض کی گئی کہ نفس پرست قدریہ اس حدیث سے ہم پر حجت قائم کرتے ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ تم ان پر اس حدیث کے آخری حصے سے حجت قائم کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ جو بچپن میں مر جائے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ عوب جانتا ہے جو وہ کر لے والے ہیں۔ ف۔

كَانُوا عَامِلِينَ قَالَهُ الْوَدَاعُ قُرَيْشِي عَلَى الْكَارِثِ بْنِ مَسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَحْبَبْتُكَ لِيُؤْتِيَكَ بِنْتُ عَمْرٍو قَالَهُ أَنَا ابْنُ ذُهَيْبٍ قَالَهُ يَجْعَلُ مَا لَكَ قِيلَ لَهُ لِمَ أَهْلُ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَهُ مَا لَكَ إِخْتِجَ عَلَيْهِمْ بِأَخْبَرَهُ قَالُوا نَأْيَتِ مَنْ يُمُوتُ وَهُوَ صَغِيرًا قَالَهُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

ف۔ کفار کے بائبل پتے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں، اس کے بارے میں ازرا نے احادیث سلف و خلف میں اختلاف رہا ہے، اس سلسلے میں اہل علم حضرات کے تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذاہب یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔ دوسرا مذاہب یہ ہے کہ انہیں جنت میں اہل جنت کے تھام بنا کر رکھا جائے گا۔ تیسرا مذاہب یہ ہے کہ جنت میں مسلمانوں کے بچوں کی طرح جائیں گے کیونکہ ان سے مرنے والے کو فرعون القلم جوئے کے باعث کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا، جب کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، فطرت پر پیدا ہونے والے کو بغیر کسی گناہ کے خلائے ذوالعین غذاب دے یہ بات اس کے کم سے کم بعید معلوم ہوتی ہے، بہر حال زیادہ قیل و قال سے زبان کو روکنا چاہیے۔ اور معاملہ خدا کے سپرد کر دیا کریں کیونکہ **وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِحَيْثُ تَهْتَكُ الْحَالُ۔**

تجاج بن منہال کا بیان ہے کہ میں نے حماد بن سلمہ کو سنا کہ حدیث ۱۔ سر پیدا ہونے والا فطرت پر موزن ہے، اس کا مفہوم بیان کر رہے تھے، فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ اس مفہوم سے ہے، ان سے اللہ تعالیٰ نے یہاں کہہ کر اپنے بایوں کی پشت میں تھے جب کہ فرمایا تھا کہ ہر کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب سے کہا کہ کون ہے؟ ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، ان کے والد ماجد عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ درگور کرنے والی اور جو زندہ درگور کی گئی دونوں جہنم میں ہیں۔ سبھی ان کے والد ماجد، ابوالاسحاق، عامر نے اس کو بیان کیا، بواسطہ طغرہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَالَ الْعَجَلِيَّ ابْنُ مَنَهَالٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ حَدِيثَ مَنْ مَوُتَ دُونَكَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي الْكَلْبِ الْبَائِسِمْ حَيْثُ قَالَ أَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى۔
۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْيَتِ مَنْ يُمُوتُ فِي الْمَوَدَّةِ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى قَالَ ابْنُ مَسْرُوقٍ أَنَا سَمِعْتُ أَنَا سَمِعْتُ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَ مِنْ ذَلِكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ جب وہ لوٹا تو فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا حَتَّمَا دَعَى تَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَى قَالَ إِنَّ ابْنِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ کے صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں کہ کون عقیبت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ صحابی نسوی عقیدہ رکھتے ہوئے تو اپنے باپ کا ٹھکانا پوچھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہ میرے متعلق رسا عقیدہ رکھنے کے باعث تم تو مشرک ہو گئے جیسے آج کل کے شرک فروش کہتے ہیں، بلکہ بتا بھی دیا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ اس کے باوجود وہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور کو اپنے اور کسی کے خلیقے کا پتہ نہیں تھا نیز حضور نہیں جانتے تھے کہ دلوں کے پردے کیا ہے۔ (بہا بن قاطب) ایسے تمام لوگ میرے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہی نہیں لائے اور ان کی کلمہ گوئی محض رسم ہے اور ایمان کے بغیر ان کے اعمال و افعال بے جان لاش کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام لوگوں کو رہو بیات پر آنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باپ کے جہنم میں ہونے کی خبر دی۔ علامہ کرام نے اسکی مختلف تاویلات کی ہیں مثلاً (۱) یہاں باپ سے مراد آپ کے چچا ابو طالب ہیں کیونکہ آپ ان کے زیر کفالت بھی رہے اور عرب میں چچا کو باپ کہنا عام تھا۔ بہر حال ہم جبکہ اس سرکار کے غلام ہیں تو ہمارے لیے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ علی سہارے خواہ مضبوط ہیں یا کمزور لیکن ہم اپنے آقا کے نامدار، شایع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کو کہیں کو خاتم المظاہر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۱۱ھ) وغیرہ کا ہر طرح مومن و بخشنی کہیں اور اس کے سوا ہرگز دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائیں کہ کہیں انہی کی تباہی کا باعث نہ ہو جائے۔ اگر کوئی اختلاف و لائل کی ولد میں پھنسا ہوا ہے اور انہیں مومن و بخشنی کہنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا تو ہرگز نہیں لافروغی نہ کیونکہ یہ بیوقوفی ہے۔ تقاضا ہے امت اور طریقہ کرب مرہ خلاف ہے۔ لَهَذَا مَا عِنْدِي وَ مَا عِنْدِي عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَشَدُّ الْعُقَابِ۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شیطان آدمی کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا حَتَّمَا دَعَى تَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ وَعَمْرُو ابْنُ الْأَعْرَابِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَرْوَبٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَيْبَانَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ يَكُوبَ بْنِ مَجْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجَرَشِيِّ عَنْ أَبِي طَهْرٍ بَرِّ بْنِ حَسَنِ بْنِ الْمُخَاطَبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن لمیعہ اور عمرو بن حارث اور حید بن ابوالویب، عطاء بن دینار، حکیم بن شریک ہندی، یحییٰ بن یزید ربیعہ رضی عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قدری فرتے والوں سے اٹھ بیٹھ نہ رکھو اور نہ ان کے تحفے صحائف کالین دین کرو (یعنی ان سے تعلقات نہ بنائے رکھنا)۔

القدری ولا تفان حوهر

بالطبق فی الجہنم

۱۲۹۴- حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ مَعْرُوفٍ تَابَ سُبَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِبَسَاءِ لَوْنٍ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ

۱۲۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَكَاسِمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَتِيبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَأَذَا قَالُوا ذَلِكَ فَهَوَّلُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَكُ كَمَا يَكُونُ وَكَمَا يُؤْكَلُ وَكَمَا يُكْنَى لَوْ كَفُوْا أَحَدٌ لَمْ يَكْمَلْ عَنْ بَسَاءِ لَوْنًا وَكَيْسْتَوِيذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ تَابَ أَبُو يُؤَيْدٍ بْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْأَخْتَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبَسِيِّ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَا فِي عَصَابَةِ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّتْ بِرَبِّهِ سَعَابَةٌ فَنَظَرُوا لَهَا فَقَالَ مَا سَمَّوْتُ هَذِهِ قَالُوا السَّعَابُ قَالَ وَالْمَرْءُ قَالُوا وَالْمَرْءُ قَالَ وَالْعَيْنَانُ قَالُوا وَالْعَيْنَانُ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ لَمْ نُفْعِنِ الْعَيْنَانَ حَيْدًا قَالَ هَلْ تَكْرَهُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا لَنْ يَكُنَّ مَا بَيْنَهُمَا إِلَّا رَحْمَةً وَاحِدَةً أَوْ لَيْسَتْ أَوْ تَلَكَّ وَتَسْبَعُونَ سِتًّا ثُمَّ

جمہیر فرقتے کا بیان

ہشام کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ سوال جواب کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ اس چیز کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو اس نے پیدا کیا ہے جس کے دلیں کو تو ایسا خیال آئے تو اسے کہنا چاہیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے فرعون حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہ جب لوگ ایسا کہیں تو کہہ دو: اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اللہ کسی کو جنتا ہے اور نہ اسے کسی نے جنتا ہے اور نہ کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا ہے پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھکے اور شیطاں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے یعنی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الرَّحْمِیْمِ پڑھے۔

احنف بن علیس سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں بطحار کے مقام پر ایک جماعت تھا جس کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی جلوہ افروز تھے جس جماعت کے اوپر سے بادل کا ایک ٹکڑا گرا تو آپ نے اس کی جانب دیکھ کر فرمایا: تم اسے کیا نام سے یاد کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: السحاب، فرمایا: الزرق بھی؟ لوگوں نے کہا: الزرق بھی؟ فرمایا: العناب بھی؟ لوگوں نے کہا: العناب بھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ العناب بیکے بادل کو کہتے ہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں معلوم نہیں فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا بستر یا تھرتھال کی مسافت کا ہے پھر اس آسمان اور دوسرے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا یہاں تک کہ آسمان آسمان کی ہی طرح بنایا پھر ساتویں سے آسمان

ایک آسمان ہے جس کی نیچے والی اور اوپر والی سطح میں آتنا فاصلہ ہے، جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا پھر اس کے اوپر آٹھ بکری منا فرماتے ہیں، جن کے گھروں اور گھنٹوں کے درمیان آتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر ان کی پیٹھوں کے اوپر عرض ہے جن کے نیچے والے اور اوپر والے حصے میں آتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہے۔

احمد بن ابوشریح، عبدالرحمان بن عبداللہ بن محمد دار محمد بن سعید، عمرو بن اوفیس نے سماک سے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ معنی روایت کیا۔

احمد بن حفص، ان کے والد ماجد، ابراہیم بن طہان نے سماک سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو معنی روایت کیا ہے۔ یہ لمبی حدیث ہے۔

عبدالاعلیٰ بن حماد اور محمد بن شیبہ اور محمد بن بشیر احمد بن سعید باطنی، داؤد بن جریر، احمد کے والد ماجد، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عقبہ، جیر بن محمد نے اپنے والد ماجد محمد بن جریر سے روایت کی کہ ان کے والد محترم حضرت جیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جا میں مصیبت میں پڑ گئی۔ گھروں پر ہونے لگے مال کھٹ گئے اور موشیں ہلاک ہو گئے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے پانی (بارش) مانگیے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کی سفارشیں چاہتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کی سفارش کے طلب گار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پرافسوس کیا جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ آپ برابر تسبیح میان کرتے رہے یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے اصحاب کے چروں سے نمایاں تھا پھر فرمایا: تم پرافسوس! مخلوق میں سے کسی کے ہاں اللہ سے سفارش نہیں کروائی جاتی کیونکہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے تم پرافسوس! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کیا ہے؟ اس کا عرض آسمانوں

السماء فوقها كذلك حتى عر سبع سموات
فقد فوق السابعة بحر من أسفلها وأعلى أهل
ما بين السماء إلى السماء ثم فوق ذلك ثمانية
أوعال بين أظلامهم ولا يرون مثل ما بين
سما إلى السماء ثم على ظلمة هير العن بين
أسفلها وأعلى مثل ما بين سماء إلى سماء
ثم الله تعالى فوق ذلك.

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ
ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا: أُنَاكَمُ وَبْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ
سِمَاكِ بْنِ يَسَادَةَ وَمَعْنَاهُ:

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ شَيْبَةَ
أَبِي حَدَّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَلْهَمَانَ عَنْ سِمَاكِ
بِاسْتِادَةٍ وَمَعْنَاهُ هَذَا الْحَدِيثُ الطَّوِيلُ.

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ
ابْنُ سَعِيدٍ بِالْبَاطِنِ قَالُوا: أَنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ
أَحْمَدُ كَتَبْنَا هَذَا مِنْ سَمْعِنَا وَهَذَا الْفِعْلُ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ سَمْعَانَ بْنِ إِسْحَاقَ
بِحَدِيثٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ جَبْرِ بْنِ
مُحَمَّدَ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ: أُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِهْدتْ أَلْفُ نَفْسٍ صَاعَتِ
الْعِيَالِ وَنَكَهتْ الْأَمْوَالَ وَهَلَكَتِ الْأَنْفَامُ
فَأَسْتَسْقِ اللَّهُ لَنَا فَإِنَا نَسْتَشْفَعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ
وَنَسْتَشْفَعُ يَا اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحَدِّكَ أَنْتَ بِي مَا تَقُولُ
وَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا
فَمَالٌ يُسْتَشْفَعُ حَتَّى عَرَفَ ذَلِكَ فِي بَعْضِ الْأَمْوَالِ

اور ساتھ والی انگشت مبارک اپنی آنکھ پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ آپ اس آیت کو پڑھتے اور دونوں آنکھوں کو اس طرح دکھا کرنے سے۔ یہ دس کامیاب ہے کہ عبداللہ بن یزید قری نے فرمایا۔ یہ جہیمہ فرتے کا رو ہے۔

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ سَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُمُّ إِبْرَاهِيمَ عَلَى أذُنَيْهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنَيْهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَرَّهَا وَيَصُمُّ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ مَقْرِيٌّ وَهَذَا أَسَدٌ عَلَى لُجْهِمِيَّةٍ۔

ف۔ جہیمہ فرتے والے اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اُس کا علم ہی مراد لیتے تھے اور انہیں علم کے علاوہ خدا کی صفات شمار نہیں کرتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ نے اس حدیث کو پیش کر کے جہیمہ فرتے کا رو کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اپنے کان اور آنکھ پر انگلی رکھ کر اشارہ فرمایا کہ مراد اس کا سننا اور دیکھنا ہی ہے۔ جہیمہ نے عقائد میں یہ بدعت رائج کی کہ اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اس کا علم ہی مراد آیا اور طریقہ رسول کی خلاف ورزی کرنے کے باعث گمراہوں میں شمار کیے گئے۔ دوسری جانب صحابہ انبیاء کے پاس سے میں مشتبہ فرتے کی مردہ پٹریوں کو زندہ کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہؒ نے سنائی (التوفی ۷۲۸ھ) نے فرمایا کہ ابی بابت بشا پر ایک کھولا کہ اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا بندوں جیسا ٹھہرایا اور اُس کے کان آنکھ وضع کر کے اپنے لیے مجسم خدا ٹھہرایا اور اُسے عرش پر حقیقتہً ٹھہرایا جیسے بندے پیٹتے ہیں۔ موصوف کی یہ گمراہی بھی دُفن ہو چکی تھی لیکن ان خلاف اسلام نظریات کو محمد بن عبدالوہاب نجدی (التوفی ۱۱۴۶ھ) اور مولوی محمد اسماعیل دہلوی (التوفی ۱۲۶۲ھ) کے ذریعے آج کل مجسم و تشبیہ اور توہینِ شانِ رسالت کے مراسم غیر اسلامی نظریاتِ جہولت کے خد سے مٹنے میں مریت کئے گئے ہیں۔ خدائے ذوالنہن تمام مدعیانِ اسلام کو اسلامی عقائد و نظریات کو پانے کی توفیق دے جو اکابر اہلسنت نے اپنی تصانیفِ عالیہ میں درج فرمائے ہیں۔ آمین۔ اس سلسلے میں سرایہ ملت کے عظیم المثالی نگہبان اور کشور کشف و رد و دعائیت کے فرماں روا یعنی حضرت محمد دالغ تالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ جسم اور حساتی نہیں، جوہر اور عرض نہیں، محدود اور متناہی نہیں، طویل اور عرض نہیں، دماغ اور کوتاہ نہیں، فراخ اور تنگ نہیں، وہ فراخی والا ہے لیکن ایسی وسعت کے ساتھ نہیں جو ہمارے فہم میں آسکے۔ وہ محیط ہے لیکن اس کا احاطہ ایسا نہیں جس کا احاطہ کیا جاسکے۔ وہ قریب ہے لیکن ایسے قریب کے ساتھ نہیں جو ہمارے فہم میں آتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے لیکن حقیقت متعارفہ کے ساتھ نہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ فراخی والا ہے، احاطہ کرنے والا ہے، قریب ہے، ہمارے ساتھ ہے لیکن ان صفات کی کیفیات کو ہم سمجھنے سے عاجز ہیں کہ وہ کیسی ہیں اور جو کچھ ہم سمجھتے ہیں اُس پر یقین کرنا مجسمہ کے مذہب میں تہم رکھتا ہے۔ (مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۶۷)۔

۲۔ حق تعالیٰ ہرگز کسی جہت میں نہیں اور وہ زمان و مکان میں نہیں۔ ارشاد باری اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اسْتَوَىٰ سے جہت و مکان کے ثبوت کا وہم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اس سے اُس جہت و مکان کا اثبات ہو رہا ہے جہاں نہ جہت ہے اور نہ مکان ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی بے مکانی ہی کے ثبوت ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جسم اور حساتی نہیں جوہر و عرض نہیں، اشارے کے قابل نہیں، اُس کے متعلق حرکت اور تبدیلی کا تصور کرنا بھی درست نہیں، اس کی ذات تقدیم کا جوہر کے ساتھ قیام جائز نہیں۔ اعراضِ محسوسہ و معقولہ میں سے وہ کسی عرض کے ساتھ متصف نہیں۔ نہ وہ عالم میں داخل ہے اور نہ

عالم سے خارج۔ وہ نہ عالم سے متصل ہے اور نہ عالم سے منفصل۔ کائنات کے ساتھ اُس کی میثت علمی ہے نہ کہ ذاتی اور دنیا کا واسطہ اُس نے علم کے ساتھ کیا ہوا ہے نہ کہ ذات کے ساتھ۔ وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے متحد ہوتا ہے۔

(معارف لندین، مطبوعہ کراچی، ص ۲۸)

۳- آیزیک نیرنبرگ نے لکھا ہے: "وَمَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ" میں اپنی ذات سے مماثلت کی نفی فرمادی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اپنی شکل کے مثل کی نفی فرمائی گئی ہے حالانکہ مقصود صرف اپنی شکل کی نفی کرنا تھا۔ مقصد یہ ہے کہ جب اُس کی مثل کا مثل بھی نہیں ہو سکتا تو خود اُس کی مثل بطریق اولیٰ ناممکن ہے۔ لہذا کتاب کے طبع و نشر کی خود ہی نفی ہو گئی کیونکہ صریح کے مقابلے میں کتاب یہ بیخبر بیان ہے جیسا کہ ماہرین بیان و ادب کے نزدیک ثابت ہے۔

اس کے متصل ہی "وَمَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ" فرماتے ہیں صفاقی مماثلت کی نفی فرمادیا مقصود ہے جیسا کہ اس سے پہلے مماثلت ذات کی نفی فرمائی گئی ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی حقیقت میں وسیع و بصر ہے، کسی دوسرے کو سمع و بصر حاصل نہیں ہے۔ یہی حال باقی صفات یعنی سیات، علم، قدرت، ارادہ اور کلام وغیرہ کا ہے کیونکہ مخلوقات میں صفات کی صورت تو پائی جاتی ہے لیکن ان کی حقیقت نہیں پائی جاتی۔ مثال کے طور پر علم ایک صفت ہے جس کے باعث انکشاف ہوتا ہے اور قدرت بھی ایک صفت ہے جس کے ذریعے افعال و آثار صادر ہوتے ہیں۔ مخلوقات میں ان صفات کا وجود نہیں پایا جاتا بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے مخلوق میں انکشاف کو پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ انکشاف کا اصل مروجہ اُس کے اندر موجود ہو جو صفتِ علم ہے۔ اسی طرح افعال کو بھی وہی ان کے اندر پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ خود قدرت اُن کے اندر ثابت ہو۔ لہذا سنتے اور دیکھنے کو بھی اسی پر قیاس کر لیا جائے۔ یعنی خدا ہی مخلوق کے اندر سننا اور دیکھنا پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ سنتے اور دیکھنے کی قوتیں خود اُس کے اندر موجود ہوں۔ اسی طرح جس اور حرکت اساری وغیرہ قسم کے آثار و سیات بھی اُن میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بغیر اس کے کہ وہ خود حیات رکھتے ہوں۔ وہی مخلوقات میں کلام کو پیدا کرتا ہے بغیر اس کے کہ قوتِ تکلم پیدا کرے۔ مختصر یہ کہ صفات کے آثار جو حق سبحانہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی دوسرے اُن میں ظاہر ہو گئے ہیں محض ان آثار کے پائے جانے کی وجہ سے اُن پر ان صفات کا دعویٰ طو پر، اطلاق کر دیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ ان صفات کی حقیقت اُن کے اندر متحقق ہو۔ حقیقت میں وہ چند بے حمت و حرکت جمادات کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ آید مبارکہ انکشاف حقیقتِ کونیا $\text{وَمَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ}$ اسی بات کی تصدیق کر رہی ہے۔

یہ بحث ایک مثال سے واضح ہو جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ شعبہ باز کو کڑی یا کوئی باؤل یا کاغذ پر کوئی تصویر بنانا ہے۔ وہ خود پس پردہ بیٹھ کر اُس صورت کو حرکت میں لاتا ہے۔ اور عجیب و غریب حرکات اس سے ظاہر کرتا ہے۔ سادہ لوح لوگوں سے بھی سمجھیں گے کہ وہ تصویر اپنی قدرت و اختیار سے حرکتیں کر رہی ہے اور حرکات کا بظاہر اس سے صادر ہونا اس بات کا وہم بھی پیدا کرتا ہے کہ تصویر کو قدرت اور ارادے کی صفات حاصل ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں نہ اُسے قدرت حاصل ہے اور نہ وہ ارادے کی صفت سے متصف ہے۔ اسی طرح یہ وہم بھی ہو جاتا ہے کہ وہ زندگی بھی رکھتی ہے کیونکہ اُس میں زندگی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اسی طرح یہ وہم بھی ہو جاتا ہے کہ وہ علم بھی رکھتی ہے کیونکہ ارادہ تو علم ہی کے تابع ہے۔ اگر بالفرض وہ شعبہ باز اُس میں بولنا اور بات کرنا بھی ایسا ذکر دے تو لوگ کہنے لگیں گے کہ وہ باتیں بھی کرتی ہے۔ چنانچہ اس کا حال وہی ہو گا جو

تسکری کے پھوڑے کا تھا، جس نے آواز نکالی حالانکہ کلام کرنے کی صفت اس کے اندر موجود نہیں تھی۔ چنانچہ جن کی چشم بھرت ہونے کے بعد اسے کوہاک کہی گئی وہ دیکھتے ہیں کہ یہ تصویر محض بے جان چیز ہے۔ اور اس سے کوئی کسی صفت بھی اس کے اندر موجود نہیں۔ بلکہ اس کا ایک بننے والا ہے جو ان تمام حرکات و آثار کو اس میں پیدا کر رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ دانا بھی ان افعال و حرکات کو اسی تصویر کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کے بنانے والے کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ تصویر حرکت کر رہی ہے اور یوں نہیں سمجھتے کہ بنانے والا حرکت کر رہا ہے اور بنانے والے کے متعلق ہی کہتے ہیں کہ وہ ان حرکات کو پیدا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد یہیں یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہتی جیسا کہ بعض صوفیہ نے کہا۔ چنانچہ انہوں نے لذت و الم کو بھی حق تعالیٰ بھرانہ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ ماسا وکلا۔ حق تعالیٰ تو لذت و الم کا پیدا کرنے والا ہے، وہ خود لذت حاصل کرنے والا اور الم محسوس کرنے والا نہیں ہے۔ لہذا جب صفات کی حقیقت بندوں سے منتفی ہو گئی تو ذات کی حقیقت بھی ان سے منتفی ہو گئی کیونکہ ذات تو اسی کو کہتے ہیں جو خود اپنے نفس کے ساتھ قائم ہو اور صفات اس کی ذات کے ساتھ قائم رہتی ہیں۔ ذات اور صفات کے آثار کا سرچشمہ ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا حقیقت سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ بغیر واسطہ صفات و ذات ان آثار کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ذات اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ان آثار کو ایجاد کرنے والی ہوتی ہے اور اس سے حقیقت ذات بھی اس سے منتفی ہو گئی ہے۔ شبک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ یہ بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بھی ذات و صفات کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ اس کی ذات کی کوئی مثل ہے۔ اور نہ صفات کی۔

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان وَهَذَا كَيْفَ يَخْبُرُ تَنْزِيهًا كَمَا يُوْرَا كَرْنِے وَالْاَنْفِ مَمَالْتِ كِے تَكْمِيْلِ كَرْنِے والا ہے۔ یہ تَنْزِيه کے معنی اور تشبیہ کو ثابت کرنے والا نہیں ہے کہ جو سُنا اور دیکھنا مخلوقات کے لیے ہے ایسا ہی سُنا اور دیکھنا اُس کے لیے ہو۔ بلکہ انہیں نہ سننے کی طاقت ہے اور نہ دیکھنے کی کیونکہ ان کا سُنا اور دیکھنا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صفت صحیح و بھریکے بغیر اُن میں پر جز پیدا کر دی ہے۔ اگرچہ یہاں سننے اور دیکھنے کا ذکر کیا ہے لیکن تمام صفات کا یہی حال ہے۔ ان دونوں کی نفی اس لیے فرمائی کہ ان کا ظاہر اور ثابت ہونا واضح ہے اور ان کی نفی سے باقی صفات کی خود نمود نفی ہو جائے گی جیسا کہ نفی نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کی ذات کو پہچانا جا سکتا ہے اور نہ صفات کو۔ آدمی جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچاننے سے عاجز ہے اسی طرح اس کی صفات کو پہچاننے سے بھی عاجز ہے۔ بھلا کہاں مثبت خاک اور کہاں رب کا نشانات و معارف لذیذہ مطبووعہ کراچی،

۱۳۵۲ھ

بَابُ كَيْفِ فِي الرَّؤْيِيَةِ

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابِعِيٌّ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو شَامَةَ عَنْ إِسْلَمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَظَنَرْتُ إِلَى الْعَمِي لَيْلَةَ الْبِكْرِ لَيْلَةَ الْاَمْرِ

دیدار الہی کا بیان

تیسریوں ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے تھے تو آپ نے جو دعویٰ رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا، تم عقرب اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔

پس اگر تم سے حفاظت ہو سکے اس نماز کی جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلے تو ہرگز پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی نہ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے پاکی میان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے ۵ (۲۰:۱۳۰)

عَشْرَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبِّيَ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْأَنْصَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَقِيلُوا عَلَيَّ صَلُّوا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا إِنَّهُ فَرَّاهُهَا الْإِهْيَاقَةَ فَتَسْبِيحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا۔

۱۳۰۳۔ حَكَّ ثَنَا اسْعِقُ بْنُ اسْمِيعِلَ تَنَا سَعْيَانَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى رَبَّنَا عَرَّوْجَلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الْقَهْرِ بَرَةً لَيْسَتْ فِي سَعَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَهْرِ لَيْكَةِ النَّبِيِّ لَيْسَ فِي سَعَابَةٍ قَالُوا لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِ إِلَّا مَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ آخِرِهِمَا۔

۱۳۰۴۔ حَكَّ ثَنَا مُوسَى بْنُ اسْمِيعِلَ نَاحِمَادُ ح وَنَاصِبُ اللَّهِ بْنِ مَعَاذٍ نَآ إِلَى نَاصِبَةَ الْمُعَفَى عَنِ يَعْلَى بْنِ عَطَّارٍ عَنِ وَكَيْمٍ قَالَ قَالَ مُوسَى بْنُ حَدَّادٍ عَنِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ مُوسَى الْعَقْلِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنَّا بَرِيَّةً قَالَ بِنُ مَعَاذِ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَيْدِيكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ لَيْسَ حُكْمُكَ بَرِيَّةً لَقَمْرٍ قَالَ ابْنُ مَعَاذٍ لَيْكَةِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ مَعَاذٍ قَالَ فَاتَمَّاهُ خَلْقِي مِنْ خَلْقِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ۔

۱۳۰۵۔ حَكَّ ثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَمَّكُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ قَالَ قَالَ سَالِحُ أَخْبَرَنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ

سعیل بن ابوصالح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابوبریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا بروز قیامت ہم اپنے رب سے قریب مل کر دیکھیں گے؟ فرمایا کیا دوپہر کے وقت جب کہ بلبل نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ ابرنہ ہوتی تو تمہیں چاند کے دیکھنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں فرمایا تمہیں اس بات کی جس کے قبضے میں میرا جان ہے، تمہیں اس کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آسگی اگر اتنی ہی جتنی ان دونوں میں پیش آتی ہے۔

موسى بن اسمعيل، حمالہ۔ عبد اللہ بن معاذ، ان کے والد شعبہ، یعلیٰ بن عطار، وکیع، موسیٰ ابن حداد سے روایت ہے کہ حضرت ابوزرین موسیٰ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم سب اپنے رب کو دیکھیں گے؟ ابن معاذ کا بیان ہے کہ قیامت کے روز ان لوگوں میں اس کی نشانی ہے؟ فرمایا اسے ابوزرین، کیا تم سب چاند کو نہیں دیکھتے؟ ان معاذ نے کہا کہ چودھویں کے چاند کو ان لوگوں نے دیکھا۔ دونوں متفق ہو گئے۔ میں نے عرض کی، کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ ابن معاذ نے کہا کہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

پہلے نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انہیں اپنے

ان کے بیٹے نے انہیں کی ایک آیت پڑھی تو اس میں پڑا اس نے کہا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ہنستے ہیں۔

سلیمان بن داؤد ہری، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن یزید اور عبداللہ بن عبداللہ بن سعید نے حدیث کا نقل کیا کہ ایک حدیث بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں اپنے آپ کو اس قافل میں سمجھی تھی بلکہ خود کو اس سے کم سمجھتی تھی کہ میرے متعلق کلام اللہ کی آیتیں نازل ہوں گی جن کو تمہارا تلامذہ کی جائے گی۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن امام حسین کو پناہ میں دیا کرتے (یا تو عہد ہاتھ دھا کرتے) کہ تم میری دونوں کوا اللہ کے کلمات کی پناہ میں رہنا جو کتنی ہیں۔ ہر شیطانی موزی سے اور لگ جانے والی ہر نظر سے بچ کر فرمایا کرتے کہ تمہارے باپ (حضرت ابراہیم) بھی ان لفظوں کے ساتھ حضرت سلیمان اور حضرت اسماعیل کو پناہ میں دیا کرتے تھے۔

احمد بن ابی سرح رازی اور علی بن حسین بن ہارون اور علی بن مسلم ابو معاویہ، اعش، مسروق، مسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے تو اسے ایک آسمان والوں سے دوسرے آسمان والوں سننے ہیں جیسے زنجیر کی آواز صاف چتر پر پس وہ بیہوش ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ جب حضرت جبریل ان کے پاس آتے ہیں تو انہیں ہرگز آنا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ اسے جبریل آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ یہ کہتے ہیں کہ اس پس وہ مارے حق تھے کہتے ہیں۔ دوبارہ زندہ ہونے اور صورت چھو گئے کا ذکر

بخاری، شافعی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم عن الشعیب عن عامر بن شکر قال کنت عند الشعیب فقراہ ان کلماتہ من الازل فصاحت فقال اتصحت من کلام اللہ تعالیٰ ۱۳۰۹۔ حدثنا سلیمان بن داؤد المہمعی انا عبد اللہ بن وہب اخبرني یونس بن یزید عن ابن شہاب اخبرني عروہ بن الزبیر وسعيد بن ابي المسیب وعلقمة بن وقاص وعبيد اللہ بن عبد اللہ عن حریث بن عاصم وکل حدیثی طاریفة من الحدیث قالت ولشانی فی نفسی کان احقر من ان یشکر اللہ فی یامریشلی۔

۱۳۱۰۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبہ نا جریز عن منصور عن الیمہالی بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول احقر من ان یشکر اللہ التامتہ من کل شیطان وھاتھ و من کل عین لامتہ ثم یقول کانت اولکم یعود یھما سبیل ولا سھن۔

۱۳۱۱۔ حدثنا احمد بن ابی سلمی الرازی وعلی بن الحسین بن ابراہیم وعلی بن سلیم قالوا نا ابو معاویہ نا الاحکم عن مسلم عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم اللہ تعالیٰ بالوحی سمع اهل السماء فیصعقون فلا یرون کذلک حتی ینزل جبریل حتی اذا جاء جبریل فسمع عن قلوبہم قال فیقولون یاجبریل ماذا قال ربک فیقول الحق فیقولون الحق الحق۔

۱۳۱۲۔ حدثنا سیدنا معتمر قال سمعت ابی قال نا اسکر عن بشر بن شافع

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قُرْبَانٌ يَنْفَعُ فِيهِ۔

۱۳۱۳۔ حَرْبُ ثَنَا الْقَنْبِيُّ عَنْ سَالِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ لَأَرْضٍ إِلَّا رَجَبَ الْأَعْرَابِ الَّذِي نَبِيٌّ مِنْهُ خَلِقُ وَمِنْهُ يَرْكَبُ۔

بَابُ ۲۱ فِي الشَّفَاعَةِ۔

۱۳۱۴۔ حَرْبُ ثَنَا سَلِيمَانَ بْنُ حَرْبٍ نَابِسْتَطَامُ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ الْأَشْعَثِ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَلَأَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أُمَّتِي۔

شفاعت کا بیان

۱۔ اشعث عدنی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ نگاہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

۲۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب شفیع الذمیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔

عَلَىٰ أَنْ يَشْفَعَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (۶۹۱۷)۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ رکھ کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

۳۔ رحمتِ رب العالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت و سیادت اور خلافتِ عظمیٰ کے بارے میں فرمایا ہے۔

۱۔ حضرت عبدالرحمن مررضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة۔ (بخاری، ترمذی)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مقام محمود کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ شفاعت ہے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ سئل عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قلہ تعالیٰ عَسَىٰ أَنْ يَشْفَعَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا۔ فقال هي الشفاعة۔ (راحمہ، بیہقی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسلہ ان یشفعک ربک مقاماً محموداً کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہی شفاعت ہے۔

۳۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام میدانِ محراب میں انسانوں کے وفد سے فرمائش کے لیے ذاکر عندہ آیا لیکن انطلقوا الی سید ولد آدم (راحمہ، بزاز، ابویعلیٰ، ابن تیمیہ) تمہارا یہ کام رِشاعتِ والا مجھ سے نہیں لے گا لہذا تم اولادِ آدم کے سرواہ کے پاس جاؤ۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا سید ولد آدم لوم القیامت و اول من یشفق عند القبر و اول شافع و اول من یشفع مسلم، ابوداؤد میں قیامت کے روز ساری اولادِ آدم کا سرواہ ہوں اور وہ ہوں جس کی قرب سے پہلے شوق ہوگی اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

- ۵۔ حضرت العسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید الناس یوم القیامۃ۔ و احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، میں قیامت کے روز سب انسانوں کا سر وارہوں۔
- ۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنة ولا فخر ودمی، یسقی، ابو نعیم، میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سر وارہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔
- ۷۔ حضرت ابوسید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر یدی لواء الحمد ولا فخر و ما من نبی یومئذ آدم من سواک الا تحت لوائی و احمد، ترمذی، ابن ماجہ، میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سر وارہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ لواء اللہ میرے ہاتھ میں ہو گا اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور اُس روز حضرت آدم اور اُن کے سوا کوئی نبی نہیں ہو گا جو میرے چھتے کے نیچے نہ ہو۔
- ۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فخر و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا سید ولد آدم فی الدنیا والاخرۃ ولا فخر وانا اقل من تشق الارض عقی وعن امتی ولا فخر و یدی لواء الحمد لوما لقیامۃ وجیسع الانبیاء تحته ولا فخر و یدی مفتاح الجنة ولا فخر و انا امامہم و امتی بلا شر و ابو نعیم، میں دنیا و آخرت میں اولاد آدم کا سر وارہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے ہوں جس سے زمین شق ہوگی اور میری امت سے اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور بروز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہو گا اور سب انبیاء اُس کے نیچے ہوں گے یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ قیامت کے روز جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ در شفاعت میرے ساتھ کوٹھ جائے گا اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ سب مخلوق سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا جبکہ یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ میں سب سے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے ہوگی۔
- ۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا اقل الناس خروجاً اذا بعثوا و انا قائدہم اذا وفدوا و انا خطیبہم اذا نصبوا و انا مستشفعہم اذا حجبوا و انا مبشرہم اذا یسوا الکرامۃ و المفتریح یومئذ یدی لواء الحمد یومئذ یدی و انا کرہم و لدا و علی رقی۔ ترمذی، دارمی، بیہقی، ابو نعیم، میں لوگوں میں سب سے پہلے ہوں جب وہ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا قائد ہوں گا جب اُن کے وفد بنائے جائیں گے اور میں ان کی طرف سے بات کرنے والا ہوں گا جب وہ مر لیں ہوں گے اور میں اُن کے لیے شفاعت کا مطالبہ کروں گا جب وہ روک دئے جائیں گے اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ تمام بزرگیاں اور ساری کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اُس روز میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک ساری اولاد آدم سے محترم ہوں۔ سبحان اللہ! اسی لیے لوایک دانائے دانائے کہا ہے،
- ۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم، نور محمد، پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا حبیب اللہ ولا فخر و انا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحت آدم من دونہ ولا فخر و انا اقل شافع و اقل مشفع یوم القیامۃ ولا فخر و انا اول من یحترق حلق الجنة فیفتح اللہ لہ فیدخلہا و معی فقہاء، ترمذی، دارمی، ابو نعیم، میں

اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فریہ نہیں کہا۔ قیامت کے روز لوگوں میں اٹھائیں گا جس کے نیچے حضرت آدم ادران کے سوا سارے ہوں گے اور یہ فریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والیں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور فرمائی جائے گی اور یہ فریہ نہیں کہا۔ سب سے پہلے دروازہ جنت کی زنجیریں لٹکیں گی تو اللہ تعالیٰ میرے لیے اُسے کھول کر مجھے اندر لے جائے گا اور فرمائے مومنین میرے ساتھ ہوں گے اور یہ الزام ناز نہیں کہتا۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اگلے پچھلے بزرگوں سے زیادہ عزت والا ہوں اور یہ فریہ نہیں کہتا۔

۱۱ — حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا = اِقْبَابُ الْجَنَّةِ مِنْهَا الْقِيَامَةُ فَاسْتَفْتِحْ فِيَقُولُ الْغَائِظُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بَدَأَ اللهُ اَنْتَ لَافْتِحْ لَاحِدٌ قَبْلَكَ۔

دوسرا حدیث صحیح مسلم میں قیامت میں دروازہ جنت پر جا کر کھولنے کے لیے کہوں گا۔ نماز کے گاہ کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد مصطفیٰ ہوں گے گا کہ مجھے آپ کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ رضوان عرض گزار ہوگا۔ لا اَفْتِحْ لَاحِدٌ قَبْلَكَ وَلَا اَقْدَمُ لَاحِدٌ بَعْدَكَ۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں اور آپ کے بعد کسی کے لیے تعظیمی قیام نہ کروں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ دعا ہے کہ اُس سرکار کے غلاموں میں شمار فرمائے اور دین میں کسی جگہ بھی رحمت و دعاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیع رحمت اس عصیاں شمار کے ہاتھوں سے پھٹنے نہ پائے کیونکہ کوئی نہیں کی ساری برہا حبیب پروردگار کے حاسن سے وابستہ ہے۔ وہی تو پیارا ہے جو ہم گنہگاروں کا سہارا ہے اور ہمارے بحرِ غم کا نثار ہے۔ اسی محبوب کے در سے اہل ایمان کو بہانے کے لیے بعض دشمنان رسول و منکرینِ شانِ رسالت نے لکھ مارا ہے۔

۱ — اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گویا جان کر کہ اس کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے، سو وہ بھی مشرک ہے۔ (تقریرتہ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۳۲)

۲ — ہر کوئی اپنے معاملے میں اس کے زور و ایکلا حاضر ہونے والا ہے۔ کوئی کسی کا وکیل اور حمایتی نہیں بننے والا۔ (تقریرتہ الایمان، ص ۳۲)

۳ — اسی طرح یہ حاجت بھی اسی کے اختیار پر چھوڑ دینے کہ جس کو چاہے ہمارا شفیع کر دے نہ یہ کہ کسی کی حمایت پر مجبور نہ کیجئے۔ (تقریرتہ الایمان، ص ۴۰)۔

۴ — اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔ (تقریرتہ الایمان، ص ۴۲)۔

۵ — اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے ہمارے ہی دلیل ہے۔ (تقریرتہ الایمان، ص ۴۱)۔

۶ — اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے زور و ایک ذرہ تا پزیر سے بھی کم تر ہیں۔ (تقریرتہ الایمان، ص ۴۱)۔

۷ — جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا، خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں سوا اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو، نہ ولی کو، نہ اپنا حال، نہ دوسرے کا۔ (تقریرتہ الایمان، ص ۴۲)۔

۸ — شیطان و ملک الموت کو جو یہ وسعت علم دی اس کا سال شاہدہ اور نصوص قطعہ سے معلوم ہوا۔ اب اس پر کسی فضل

کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا نہ اند اس مضمون سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کام نہیں۔ اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں۔ تنبیہات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ غلط کا اگر فائدہ کیا ہے تو کب قابل التفات ہوگا۔ دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے۔ پس اس کا عقلا کس طرح قبول ہو سکتا ہے؟ بلکہ یہ سب قول مؤلف کا سرود ہوگا۔ خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ لا داری ما یفعل (الحدیث) اشرح عبدالحق رورت کرتے ہیں کہ جو کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ براہین قاطعہ مطبوعہ بی و لا بکو (یونہد ص ۵۵)۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی حکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے لیے کچھ لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو بعض انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَكْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَزْبِي عُمَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ شَفَاعَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا: یہ سبھی اس کے اندر رکھائیں گے اور پیش گے۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَاجِرِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُمَيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَشْرَبُونَ بِأَنْبَتِهَا فِي حُلِيِّ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔

جنت اور دوزخ کی پیدائش

ابو سلمہ نے حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبرئیل سے فرمایا: جاؤ اور اُسے دیکھو، انہوں نے جا کر دیکھا اور واپس آ کر عرض گزار ہوئے: ہمارے رب اتیری، غزنی کی قسم، جو اس کے متعلق سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہو جائے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے نفس کی ناپیدیہ چیزوں سے ڈھانپ دیا اور فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ اور اسے دیکھو۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَسَا حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ أَهْبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا فَزَهَبَ فَنظَرَ إِلَيْهَا سَاعَةً فَتَمَالَ أَيْ سَبْتٍ وَعِزَّتِكَ لَا يَسَهُ دُرُهَا حَتَّى إِذَا دَخَلَهَا تَرَى حَبَّتَيْهَا كَالْمَكَارِ تَرَى قَالَ يَا جِبْرِيلُ أَهْبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا فَزَهَبَ فَنظَرَ إِلَيْهَا تَمَّ جَلَدًا فَتَمَالَ أَيْ سَبْتٍ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ تَحَسَّيْتُ أَنْ لَا يَبْنَ حُلَّتْهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ قَالَ لِجِبْرِيلَ أَهْبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا فَزَهَبَ فَنظَرَ

انہوں نے جا کر اُسے دیکھا پھر واپس آ کر عرض گزار ہوئے: اے رب اتیری عزت کی قسم، مجھے تو شہد ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا نیز جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ اور اُسے دیکھو۔ انہوں نے جا کر اُسے دیکھا۔ پھر واپس آ کر عرض گزار

ہوئے۔ لے رب انہی مرتکب تھم ہوا کے متعلق سے کا وہ اسمیں کبھی داخل نہیں ہوگا۔ پس اللہ نے اسے نساہی خواہتا سے ٹھکانا دیا اور فرمایا ہے جبرئیل بجاؤ اور اسے کھو۔ انہوں نے جاگ اُڑے دیکھا تو عرض گزار ہو اے رب اتیری عزت اور تیرے جلال کا قسم لے لے تو مرنے لگے کہ کہیں سارے ہی اس میں داخل نہ ہو جائیں۔

حوض کوثر کا بیان

ناصح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک تمہارے سامنے حوض کوثر ہے جس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جبرائیل اور ادریس کے درمیان۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک منزل پر آتے تو آپ نے فرمایا: جو لوگ حوض کوثر پر آئیں گے تم ان کا لاکھوں حصہ بھی نہیں ہو۔ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ کبھی حضرت ان دنوں کہتے تھے؟ فرمایا سات سو یا آٹھ لاکھ افراد۔

مخالفین غفلت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرامی دیر کے لیے نیند آگئی۔ آپ نے مجھ سے فرماتے ہوئے میرا کوا اٹھایا۔ آپ نے ان سے فرمایا یا ہر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہے؟ ارشاد ہوا کہ مجھ پر ایسی ایک سورت نازل فرمائی گئی ہے جس پر تلاوت فرمائی، اللہ کے نام سے شروع جو پڑھوں نہایت سکھ کرنے والا ہے۔ اسے محبوب ابیشک ہم نے تمہیں حوض کوثر یا نہر کوثر یا نہر کثیر عطا فرمائی آخر سورت تک۔ جب پچھلے تھے تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کونسا کلب؟ اگر عرض گزار ہو کہ اللہ اور اس کا رسول منبسط فرمایا کہ وہ جنت یا ایک نہر ہے گا یہ کلب ہے جو سے دو فرمایا ہے اور اس پر بڑی بھلائی ہے اور اس پر حوض ہے قیامت کے روز میری امت اس پر وارد ہوگی اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں۔

إِلَيْهَا تَرْجَعُونَ فَقَالَ أَيْ تَمَّتْ وَحَزَنَتِكَ لَا تَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَنْحَلُّهَا فَحَمَلَهَا الشَّهْوَاتُ تَمَّتْ قَالَ يَا حَبِيبُ! أَذْهَبَ فَانظُرْ إِلَيْهَا فَانظُرْ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ تَمَّتْ وَحَزَنَتِكَ وَجَلَّكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ لَّا دَخَلَهَا.

باب في الحوض

۱۳۱۸۔ حَلَّ شَاهِدَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَ بَأْحَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَكُوبَ عَنْ تَالِقِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَاكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ حَمْرِيَا وَأَذْرَجِ.

۱۳۱۹۔ حَلَّ شَاهِدَانُ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو النَّمْرِيُّ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا مَرَّةً لَوْلَا قَالَ أَنْتُمْ جَزِيرُونَ وَاللَّيْلُ جَزِيرُونَ بِرُوحِ الْوَجْهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَرَّمْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَ مِائَةٍ أَوْ سِتَّمِائَةٍ.

۱۳۲۰۔ حَلَّ شَاهِدَانُ بْنُ السَّرْحِيِّ نَامُحَمَّدُ بْنُ مُصَيْبِ بْنِ عَمْرِو الْمُخْتَارِ بْنِ قُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِغْفَاءَهُ فَرَفَعَهُ رَأْسَهُ مَسْتَبِيحًا قَالَ لَهْرًا وَمَا قَالُوا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رِيحِيكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَنْزَلَتْ عَلَيَّ أَنْفَ سَوْرَةٍ فَقَرَأْتُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا عَطَيْنُكَ الْكَوْثَرَ حَمِيًّا حَمِيًّا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ فَهَرَأَ وَعَدَّ يَنْبِيَّ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ لِكُنْتُمْ عَلَيَّ حَوْضٌ تَرُدُّونَ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السَّيِّئَةُ عَدَا الْكَوَالِبِ.

۱۳۲۱۔ حَلَّ ثَنَا عَامِرُ بْنُ النَّضْرِ تَالِعُفًا
 قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ تَأْتِدَادَةُ عَنْ أَبِي بِن
 مَالِكٍ قَالَ لَتَأْمُرُ بِنْتِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي الْحَيَاةِ أَوْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو لَهْ نَهْرٌ
 حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُحِبِّبُ أَوْ قَالَ الْعَبُودُ
 فَصَبَّ الْعَيْلُ الَّذِي مَعَهُ بِنَةٌ فَاسْتَخْرَجَ
 مِنْهَا فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِلْعَيْلِ الَّذِي مَعَهُ مَا هَذَا قَالَ هَذَا الْكُؤُورُ
 الَّذِي آعَطَاكَ اللَّهُ۔

۱۳۲۲۔ حَلَّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَسَا
 عَنِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ أَبُو طَالُوتُ قَالَ
 شَهِدْتُ أَبَا بَرزَةَ دَخَلَ عَلَيَّ عُمَيْرُ اللَّهِ بْنِ
 نِيَّابَةَ فَحَدَّثَنِي فَلَانَ سَمَاءُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي
 السَّبَاطِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى عُمَيْرُ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ
 مُحْتَرِمَكُمْ هَذَا الذَّحْرُ أَحْ فَقَهَمَهَا الشَّيْخُ
 فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ فِي أَيْمَانِي فِي عَمَلٍ يَبْرُؤُنِي
 بِصُحْبَةِ مُحْتَرِمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 لَهُ عُمَيْرُ اللَّهِ طَرَأَ صُحْبَةُ مُحْتَرِمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَكَ رِزْقٌ غَيْرُ شَيْءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا الْبَحْثُ
 إِلَيْكَ لِاسْتِخْرَافِ عَنِ الْخَوْضِ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ نِسْبَتَنَا قَالَ
 أَبُو بَرزَةَ نَعْبُورٌ لَمْ يَمْرُؤٌ وَلَا نَسَبٌ وَلَا تَلَاؤُدُ
 لَا رُبْعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَبَ بِهِ فَلَا سَقَاةَ
 اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغَضِبًا۔

بِاطِلٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ
 الْقَبْرِ۔

۱۳۲۳۔ حَلَّ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَبِيُّ السُّعِيُّ نَسَا
 شُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بِنْتِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
 عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

تھا وہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب جنت میں
 معراج ہوئی یا فرمایا کہ جب آپ پر نہر کوثر پیش کی گئی جس کے
 دونوں کنارے خول دار یا قوت کے ہیں۔ جو رشتہ آپ کے ساتھ
 تھا اس نے باقی دارا کو اس سے منک نکالی۔ جو مصطفیٰ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے اس رشتے سے فرمایا جو آپ کے ساتھ تھا کہ یہ
 کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو
 عطا فرمائی ہے۔

ابوطالوت کا بیان ہے کہ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه عید اللہ عنہ زیاد کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر سے مسلم
نامی شخص نے حدیث بیان کی جو سباط میں تھا کہ جب عید اللہ
نے انہیں دیکھا تو کہا: اپنے بچہ سے تدار مونسے جو میری کو دیکھو
وہ بزرگ اس بات کو سمجھ گئے اور فرمایا: میرا یہ گمان نہ تھا کہ
اس قوم میں زندہ رہوں گا جو مجھے عمر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی صحبت کا طعنہ دے گی۔ عید اللہ نے ان سے کہا کہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت تو آپ کے لیے باعث
فخر ہے نہ کہ تنگ و عار۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے
بولایا ہے کہ آپ سے جو من کوثر کے متعلق دیا کروں کہ آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟
حضرت ابو بزرہ نے فرمایا: اہل ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ دفعہ
ہی نہیں۔ جو مجھ سے جھگڑائے تو اسے اللہ تعالیٰ اس سے نہ پلا۔
پھر نالائخ ہو کر چلے گئے۔

قبر کے سوالات اور عذاب قبر

سعد بن عید نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے

کہ میں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اللہ کے اس ارشاد کے مطابق ہے: یہ ثابت قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو کچھ بات پر (۲۷:۱۴)۔

مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُسْلِمُ إِذَا سَأَلَ فِي الْعَرَفِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَىٰ يَسْتَبِثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

۱۳۲۴۔ حَجَّ شَتَا مَعْتَدِينَ سُلَيْمَانَ الْأَبَايُرِي تَاعَدُوا مَقَابِ الْعَقَابِ أَبُو تَمْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَعَاذَ لَيْسَى النَّجَارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَرِحَ فَقَالَ مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْعُبُورِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَزَّوْا يَا لِلَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فَتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا وَمَتَىٰ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ التَّوْمِينُ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ أَنَا هَلْ مَلَكَ فَيَقُولُ لِمَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنْ اللَّهُ تَعَالَىٰ هَذِهِ قَالَ كُنْتُ عَبْدَ اللَّهِ فَيَقُولُ لِمَا كُنْتَ تَعْبُدُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَمَا سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَىٰ بَيْتِ كَانُكَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ لِمَا هَذَا بَيْتُكَ كَانُكَ فِي النَّارِ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَابْدُ لَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْحَيَاةِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّىٰ أَذْهَبَ فَأَبَشِرَ أَهْلِي فَيَقُولُ لِمَا سَأَلَ وَإِنْ الْكَافِرُ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ أَنَا هَلْ مَلَكَ فَيَقُولُ لِمَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيَقُولُ لِمَا كُنْتَ تَعْبُدُ لَا تَمْلِكُ فَيَقُولُ كُنْتُ تَعْبُدُ فِي الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُ بِي بِمِطْرَانٍ مِنْ حَدِيدٍ يَبْنِي بَيْنَ أذُنَيْهِ فَيَمِصُّمُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْعُلَىٰ عِندَ الثَّقَلَيْنِ.

قنَادَةَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی سجاد کے ایک کچھول کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ آواز سن کر گھبر گئے فرمایا کہ یہ قبریں کی ہیں؟ عرض کی گئی کہ یہ رسول اللہ ایسے لوگوں کی ہیں جو درجہ جاہلیت میں رہ گئے تھے۔ فرمایا کہ اللہ کی پناہ پکڑو ورنہ اللہ کے عذاب اور فتنہ دجال سے لوگوں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کس لیے؟ فرمایا کہ ایمان والے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے ہدایت فرمائی لہذا کہتا ہے۔ میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پس اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور کے متعلق نہیں پوچھا جاتا۔ پس اُسے دوزخ کے ایک مکان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ دوزخ میں تیرا یہ مکان تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے سچایا، رحیم کیا اور اس کے بدلے مجھے جنت میں گھر مہیا فرمایا ہے۔ پس وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو۔ تاکہ جا کر اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اس کہا جاتا ہے کہ یہاں رہو اور کفر کو جس اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو فرشتہ ڈانٹ کر اُس سے کہتا ہے کہ تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ اس سے کہتا ہے کہ تو نے علم حاصل کیا، اور نہ کسی کی پیروی کی پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا؟ پس وہ کہتا ہے کہ میں بھی وہی کہا کرتا تھا جو لوگ کہتے تھے پس وہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کا رنار تپا ہے تو وہ زلزلے سے جھج اُٹھتا ہے جس کو جتوں اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔

ف۔ تمہیں ہر برس سے تین سوال کیے جاتے ہیں۔ دوسرے سوال کے لفظ هَذَا الرَّجُلِ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

ہم تصور ہوا نہیں بلکہ آپ بغیر نہیں ملوہ افروز ہوتے ہیں۔ یہ بات مشکل و ناممکن نہیں کیونکہ تمہارے ذوالفہم نے اپنے بوب کو ایسی خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ ایک بیٹے میں ہزاروں مختلف مقامات پر تعریف لے جاسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عمر بن سلیمان نے عبد الوہاب سے اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب بندے کو اس کی قربانی کا کاتبنا ہے اور اس کے ساتھ بیٹے میرا مانے لگتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز میں رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پہلی حدیث بندے کو لگ بھگ بیان کرتے ہوئے اس میں کہا کہ اگر وہ کافر یا منافق ہے تو اس سے کہتا ہے اس میں ماننا زیادہ ہے اور کہا کہ اسکی آواز کو جوتوں اور انسانوں کے سوا کسی دیکھا سنتے ہیں۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ كَثَّابٍ بِمِثْلِ هَذَا الْأِسْنَادِ نَوَؤُهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَجَّعَ فِي قَلْبِهِ وَدَوَّلَىٰ حَتَّىٰ أَكْهَبَهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرَعَهُمَا بِرَيْبِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ يَقُولَانِ كَذَّبَ كَرْمٌ يَا مِنْ حَبِيْبِ الْأَوَّلِ قَالَ وَبَشِيرٌ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ يَقُولَانِ لَعَلَّكَ الْمُنَافِقُ وَقَالَ يَسْمَعُهُمَا مَنْ بَلَّيْتَهُ عَيْرَ النَّفْلِ بِيْنَ-

منہما سے روایت ہے کہ حضرت ابواہن حازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک سال انصاری کے جواز سے میں نکلے۔ جب قربانک پہنچے توہ مکن تیار ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیجے گئے اور آپ کے ارد گرد ہم بھی خاموش ہوکر بیٹھ گئے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک کلائی تھی۔ جس کے ساتھ زمیں کو دیرنے لگے اور سر مبارک اٹھا کر فرمایا: عذاب قرسے اللہ کی بناہ مانگو۔ دوا تو میں تجھے فرمایا۔ حدیث جبر میں اس جگہ یہ بھی کہتا ہے کہ فرعون ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب کہ وہ پیٹیٹ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے: انسان تیرا رب کون ہے تیرا رب کیا ہے اور تیرا رب کون ہے؟ ہاؤ نہ لگا کر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس بیٹا کہ اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ دونوں اسے کہتے ہیں کہ تیرا رب کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ دونوں اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ دونوں اسے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

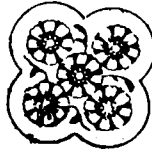
۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ أَبِي شَكَيْبَةَ تَنَا جَرِيرُ بْنُ زَاهِدًا وَابْنُ السَّرِيِّ قَالَ تَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ وَهَذَا الْفُطْحَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ تَمَّازَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَارِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجَازَةٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَامَ هَيْئًا لِلْفِئَةِ وَلَمْ يَلْحَظْ جُلُوسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَمَا تَمَعَا عَلَى رُؤُسِنَا الطُّبْرُو فِي بَدَأِ عَوْدِي كُنْتُ فِي الْأَرْضِ فَفَرَعَمُ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِينُوا يَا لِلَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَذَرِ تَرْتِيْنِ أَوْ تَلَا تَنَا هَذَا فِي حَبَشَةِ جَرِيرِ بْنِ زَاهِدًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ حَقْنَهُمَا لَيْلِمَ إِذْ أَوَّلُوا مُدْرِبِينَ حِينَ يُقَالُ لَيْلَهُنَّ أَمْسَ سُبُكٌ وَمَادِيكٌ وَمَنْ تَبَيْكَ قَالَ هَذَا قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ يَقُولَانِ يَقُولَانِ كَذَّبَ رَبُّكَ يَقُولُ رَبِّي اللَّهُ يَقُولَانِ كَذَّبَ مَادِيكٌ يَقُولُ رَبِّي الْإِسْلَامُ يَقُولَانِ لَعَلَّكَ الْمُنَافِقُ النَّبِيُّ الَّذِي بَشَّرْتَ فِيكَ قَالَ يَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولَانِ وَمَا بِيْزِيْكَ يَقُولُ فَرَأَتْ كِتَابَ اللَّهِ قَامَتْهُ بِهْ وَصَدَّقْتُ تَنَا فِي حَبَشَةِ جَرِيرِ بْنِ زَاهِدٍ

متفق ہو گئے۔ پس آسمان سے آواز دینے والے کی آواز آتی ہے، میرے منہ سے نیک کہا لہذا جنت میں اس کا ستر لگا دو۔ اور اس کو مہینے بس پندرہ اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو میں اس کے ذریعے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور حد نظر تک اس کی قبر خارج کر دی جاتی ہے اور کار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی رُوح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تو دُخشتے اس کے پاس آکر اسے مٹھانے میں اور کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: باہ باہ مجھے تو معلوم نہیں، دونوں کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: باہ باہ مجھے تو معلوم نہیں، دونوں کہتے ہیں: کہہ جنہیں تمہاری طرف مبعوث فرمایا گیا تھا؟ کہتا ہے: باہ باہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پس آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ مبعوث جاتا تھا لہذا جہنم میں اس کا ستر لگا دو اور اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔ میں اس کے ذریعے جہنم کی آگ اور لپٹ آتی رہتی ہے اور اس کی قبر تک کر دی جاتی ہے لہذا اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ حدیث جبر میں یہ بھی ہے کہ پھر اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اندھا اور بہرہ ہے اور اس کے پاس لوہے کا ایسا گرز ہوتا ہے جس کو اگر گھما کر پھار پھارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے پھر وہ اس کی ایک چوٹ مارتا ہے تو اس کی آواز گونجوں اور انسانوں کے موامشرق و مغرب تک سب سنتے ہیں اور وہ آدی مٹی ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ انہیں روح ڈالی جاتی ہے۔

ابو عزرا دان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا: پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَيَّنَّتُ لِلنَّاسِ الْآيَاتِ وَالْقَوْلِ الثَّامِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ: أَرْحَمَهُ ثُمَّ اتَّفَعَا قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ النَّارِ: أَدْرَأَصِدَقَ عَيْنِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَوَالِدَهُ مَوْتٌ مِنَ الْجَنَّةِ أَهْ نَحْوَالِكُمْ يَا آلِ الْيَمْتِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوحِهَا طِينَهَا قَالَ وَيُنْفَخُ لَهُ فِيهَا مَدٌّ بَصِيرَةٍ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَنَ كَرَمَوْتٌ قَالَ وَتَعَادَى وَصَحْرِي مَجْدِيهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكٌ فَخَلَّيْسِيهِ فَيَقُولَانِ: مِنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ: لِمَا يَنْتُكَ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُعِثُ وَيُنْفَخُ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: إِنَّ كَذِبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْيَسُوءُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا كَذِبًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ جَزْهَا وَسُوءِهَا قَالَ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ فَبَرَةٌ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَصْلَاحُ سَأَدِي حَرْيْثُ حَرْيْرِ قَالَ ثُمَّ يَقِيضُ لَهُ أَعْيُنَ آبِكُمْ مَعَهُ مَوَدَّةً مِنْ حَرْيْرِ كَوْصَرَبٍ بِهَا حَبْلٌ لَبَّادٌ ثَرَابًا قَالَ فَيَقُولُ بِهَا صَرَبٌ لَسَمْعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الشَّقَلَاءُ فَيَقْبُرُ ثَرَابًا قَالَ ثُمَّ تَعَادَى فِيهِ الرُّوحُ.

۱۳۲۷۔ حَكَلُ ثَنَا هَذَا مِنْ التَّسْمِيَةِ نَاخِرُ اللَّهِ ابْنُ مُكْرِبَةَ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُهَلَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ زَاهَانَ قَالَ سَمِعْتُ الدَّارِمِيَّ عَنِ السَّيِّدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَ كَرَمَوْتٌ.



باب ۳۲۸ فی ذکر المیزان۔

۱۳۲۸۔ حَلَّ ثَنَا يَكْفُورُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ
حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ اَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ
حَدَّثَنَا قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ
عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَيَكْتَبُ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَكْتَبُ قَالَتْ
ذَكَرْتُ النَّارَ فَيَكْتَبُ فَهَلْ تَذَكَّرُونَ اَهْلِيكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّى فِي تِلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُهَا اَحَدًا
عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يُعَلِّمَهُ اَيُّهَا مِيزَانُ اَوْ
يَسْئَلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُنَالُ هَاؤُمُ اَوْ هُنَا
كِتَابِيَّةٌ حَتَّى يُعَلِّمَ اَيْنَ يَقُمُ كِتَابَةُ اَوْ يَمِينُ
اَمْ فِي شِمَالِهِ اَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ
اِذَا وَجَّعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ قَالَ يَكْفُورُ عَنِ
يُونُسَ وَهَذَا الْفِطْرُ حَدِيثٌ۔

باب ۳۲۹ فی الرَّجَالِ۔

۱۳۲۹۔ حَلَّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا
حَمَّادٌ عَنِ خَالِدِ بْنِ اَبِي عَدُوٍّ عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ
شَيْبَانَ عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَّاقَةَ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ
اِبْنِ الْجَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ نَبِيٍّ يَدْعُوهُ اِلَى دِينِهِ
اَنْدَسَ الرَّجَالِ قَوْمَهُ وَاِنِّي اَنْزَلْتُكُمْ هَا فَصَفَّ
لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
لَعَلَّ سَيِّدِيكَ مِنْ قَدْرَانِي وَسَمِعَ كَلَامِي
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ قُلُوْنَا يَوْمَئِذٍ اَيْشَلُّهَا
اَيُّوْمَ قَالَ اَوْخِيَا۔

۱۳۳۰۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا اَبِي عَمْرٍو لَنَا
ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْمِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ اَبِيهِ قَامَ

مِيزَانِ كَا ذِكْرٍ

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے دو روز تک ذکر کیا اور وہ نے گیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اس بات پر روقی ہو جو عرض گزار ہو میں کہ میں نے دو روز تک
ذکر کیا تھا اللہ فرمادے گا کیا آپ اپنے ہیں وہ مال کو قیامت کے دن یاد
رکھیں گے و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے
میں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ (۱) میزان کے پاس جب تک
یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی تیلنگی کیا ہے یا بیخاری (۲) تانہڑا حال کے
وقت جب کہا جائے گا کہ اپنا حال نہ پڑھو، جب تک یہ معلوم نہ
ہو جائے وہ کھر سے لگا، داپنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیچھے
کے پیچھے سے (۳) پھر لڑ کے پاس جب کہ وہ جہنم کی نشت پر لکھا
جائے گا یعنی یقرب نے یونس سے اس حدیث کے الفاظ کو
روایت کیا ہے۔

وَجَالِ كَابِيَانِ

حضرت عبداللہ بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت قریظ
علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا اگر اُس نے وجال سے اپنی قوم کو
ڈرایا اور میں بھی نہیں اُس سے ڈرانا ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ہم سے اس کی نشانیاں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ شاید تم
اُسے نہ شخص پالے جس نے مجھے دیکھا اور میرا کلام سنا ہے۔ لوگ
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ان دنوں ہمارے دل آج جیسے
ہوں گے و فرمایا کہ اور بھی بہتر ہوں گے۔

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی شانیاں کی جو

اس کا شان کے لائق ہے اور تہاں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔
 میں تمہیں اس سے ڈرانہوں اور کوئی تمہارا نہیں جس نے اپنی قوم
 کو اس سے ڈرایا جو اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو
 اس سے ڈرایا لیکن تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی
 اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تمہرے جان لو کہ وہ کا نا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ
 کا نا نہیں ہے۔

خارجیوں کو قتل کرنے کا بیان

احمد بن یونس، ازہر اور ابو یوسف، عیاش اور مندل، اسطرف، ابو
 جہم، خالد بن وہبان نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جماعت سے
 ایک ہا لشت کے برابر بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کے پٹے کو
 اپنی گردن سے نکال دیا۔

عابد بن وہبان نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 میرے بعد تمہارا کیا حال ہو گا جب کہ مال غنیمت کو حکمران اپنا مال
 سمجھیں گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو
 حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو اپنی تلوار کندھے پر لٹکاؤں
 گا، پھر اس کے ساتھ لڑتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔
 فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ او صبر کرنا بہتر
 ملک کر مجھ سے جا ملو۔

مسدد اور سلیمان بن داؤد، وحماد بن زید، معنی بن زیاد اور
 ہشام بن حسان، احسن، مضرب بن محسن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی زبردست مصلحت حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عتق قریب تھلائے
 ایسے حکمران ہوں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے بھی جس
 نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ہشام نے کہا کہ اپنی زبان سے نہ
 بری لفظ ہو گیا۔ جس نے دل میں جڑا جانا وہ بیخ گیا۔ لیکن جو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
 فَأَنْفَى عَلَيْهِ بِلَهُ يَمَاهُوا أَهْلَهُ فَذَكَرَ الرَّجُلَ
 فَقَالَ إِنِّي لَأَنْزِيَنَّكُمْ مَكُومًا وَمَا مِنْ بَيْعِي إِلَّا فَكٌّ
 أَنْتُمْ قَوْمٌ كَفَرُوا أَنْزِلْ رُؤْيَا نَوْمٍ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي
 سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَكُنْ سَقِيًّا لِقَوْمِهِ
 تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَكْوَرُ قَانَ اللَّهُ لَيْسَ بِأَكْوَرَ
 بِاللَّيْلِ فِي قَتْلِ الْخَوَارِجِ

۱۳۳۱۔ حَلَّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَازَهُرِيٌّ
 وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ وَمَنْدَلُ بْنُ مَطْرَفٍ عَنِ
 أَبِي جَهْمٍ عَنِ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنِ ابْنِ ذَرِّبَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَبْدٌ شَرِيْفٌ فَقَدْ حَلَمَ
 بِرِابَعَةِ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ

۱۳۳۲۔ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ
 حَلَّ ثَنَا زَاهِرِيُّ نَاطِرِيُّ بْنُ طَرِيفٍ عَنِ
 أَبِي الْجَهْمِ عَنِ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنِ ابْنِ ذَرِّبَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَمَعْتُمْ مِنْ كَيْفِيٍّ يُسْتَأْذِنُونَ
 بِهَذَا الْفَيْحِ قُلْتُ أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
 أَصَمَّ سَيْفِيٌّ عَلَى عِلَاتِي قَدْ أَضْرَبُ بِهِ حَتَّى
 أَلْقَاكَ أَوْ الْحَقَّ قَالَ أَوْلَا ذَلِكَ عَلَى
 خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِ

۱۳۳۳۔ حَلَّ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَلِيحَانُ بْنُ
 دَاؤُدَ الْمَعْنِيُّ قَالَ تَلَعَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَعْنِيِّ
 ابْنِ زِيَادٍ وَهَشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْعَسَنِ
 عَنِ صَبْتَةَ بْنِ مِحْصَانَ عَنِ أُمِّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ وَجَّحَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَّةٌ
 تَعْمُرُونَ مِنْهَا وَمُتَكِدُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ قَالَ هَشَامٌ

يَسْتَكْبِرُ فَقَدْ بَرِحَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ
وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَبَقِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ
أَوْ لَا تَقُولُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا تَنفَاتِلَهُمْ
قَالَ لَا مَا صَلَوَا.

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ نَاعِمًا عَنْ ابْنِ هِشَامٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ قَتَمَنَ كِرَّةٌ
فَقَتَدِيءٌ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ فَتَادَةُ
مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ.

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَائِبُ حَبِيبٍ عَنْ شَيْخِهِ
عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ
فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ
أَنْ يَفْرُقَ أَمْرًا لِلْمُسْلِمِينَ وَهُوَ جَمِيمٌ
فَاضْرِبْهُ بِالسَّيْفِ كَمَا تَمَّ مِنْ كَانِ.

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَحَمَدُ
ابْنُ عَيْسَى لِمَعْنَى قَالَ نَاعِمًا عَنْ أُبَيِّ
عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ نَهْمَرْدَانَ فَقَالَ
فِيهِمْ رَجُلٌ مُؤَدُّ النَّبِيِّ أَوْ مُخَدِّعُ النَّبِيِّ
أَوْ مُنْذِرُ النَّبِيِّ لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرُوا لَيَبَأْتَكُمْ
مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَفْتَكِرُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ كَيْفَ
هَذَا أَيْمَنُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَلِمَةِ.

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ تَابَعَ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخَدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَهْبَةً فِي أَرْبَعِينَ نَفْسًا مِنْ أَرْبَعَةِ
مِائَةِ أَلْفٍ مِنْ حَاسِبِ الْعَنْطَلِيِّ تَمَّ الْمُحَابِيثُ

راضی ہوا اور پیروہ کہ وہ برباد ہوا عرض کی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم انہیں قتل کر دیں؟ ابن داؤد نے کہا، کیا ہم ان سے جنگ کریں؟
فرمایا میں جب تک وہ غمگین نہ ہوتے ہیں۔

ابن ہشام، معاذ بن ہشام، اہل ان کے والد عبد قبادہ، حسن،
عبد بن محسن عن عمر بن نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح معنا
روایت کرتے ہوئے کہا، جس نے اپنے لہو کو بری الذمہ ہو گیا اور
جس نے انکار کیا وہ بیگناہ بن گیا، تنہا نے کہا کہ جس نے قتل سے گناہ
کیا اور جس نے دل ناپسند کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، مغرب
میری امت میں فساد ہوں گے، فساد ہوں گے، فساد ہوں گے جو
مسلمانوں میں پھوٹا ہوئے کی کو شش کرے جب کہ وہ لکھے ہوا
لوگوں سے تلوار سے مار ڈالا خواہ وہ کوئی بو۔

محمد بن عبد اور محمد بن عیسیٰ، اتحاد، اقرب، نبیہ سے روایت
ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان والوں (خارجوں) کا
ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ان میں ایک شخص ہے جس کے ہاتھ پستان
کی گھنڈی کے مانند پھوٹے چھوٹے ہیں، اگر تمہیں میری بات کا
یقین ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہی ہیں وہ لوگ جن سے لڑنے کا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا
نبیہ عرض گزار ہوئے کہ حضور سے کیا آپ نے خود سنا؟ فرمایا
ہاں یہ کہہ رہی تھیں۔

ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں کچھ خام سونا مٹی میں لگا ہوا بھینسا ڈرا ہے نہ وہ چلا کر
میں تمہیں فرمادیا یعنی اربع سو تالیں مٹلیں، حجازی، عیسیٰ بن بدر
فرزاد، زید بن علی، ابی اور طلحہ بن عمار شامی کے درمیان۔

قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا کہ نجد کے زمینوں کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالتا ہوں۔ پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں جھنسی ہوئی تھیں، ماگال پھولے ہوئے تھے، پشانی اُبھری ہوئی ہوئی تھی اور دل بھی گھنٹی تھی اُس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کون کرے گا اُنہیں اس کا نافرمانی کرنا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر اتنا نثار شمار فرمایا ہے لیکن کیا تم مجھے امتداد نہیں سمجھتے؟ پس ایک آدمی نے اُسے قتل کرنے کا سوال کیا۔ میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ نے منع فرمایا جب وہ لوٹ گیا تو آپ نے فرمایا: اس کی نس یا بیٹی سے ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے علق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے بچنے جوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیز نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بیت پرستوں کو پھونڈ دیا کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عادی کی طرح مٹا کر رکھ دوں۔

وَبَيْنَ عَيْكَةَ بْنِ بَدْرٍ الْغَمَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْعَيْلِ الطَّائِفِ أَحْمَدُ بْنُ يَنْبَغَانَ وَسَبِيْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاتٍ الْمَامِرِيِّ ثُمَّ أَحْمَدُ بْنُ كَلْبٍ قَالَ فَصَبَّبْتُ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارَ وَقَالَتْ لِيَطْرُقَ صَنَادِقُ أَهْلِ نَجْدٍ وَبَيْنَ عَمَّا فَقَالَ إِنَّهَا آتَاكُمْ قَالَ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَارًا لِعَيْتِ بْنِ مُشْرِفٍ الْوَجْنَتِيِّ بَاقِيَ الْحَبَشِيِّ كَثُ اللَّحْيَةِ مَكْحُولٌ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَن يُطْعِمُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ أَيَا مَسْنَى اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُرُونِي قَالَ فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسَبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ فَسَمِعَهُ قَالَ لَمَّا وَلى قَالَ إِنَّ مَن ضَمِنَنِي هَذَا الْوَفَى عَقِبَ هَذَا أَوْ مَن يَفْرُونَ الْفَمَانَ لَا يَجْأُزُ حَنَاجِرَهُمْ بَعُوقُونَ مَن الْإِسْلَامِ مَرُوقٌ السَّهْمِ مَن الزَّمِيَةِ تَعْمُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَبَيْنَ حَوْتِ أَهْلِ الْأَرْدُنَّانِ لَيْلِ أَنْ أَدْرَكَتْهُمُ لَا فَتَحَتْهُمُ قَتَلَ عَادٍ.

۳۔ خوارج کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ یہ ہر دور میں مختلف رنگوں کے اندر موجود رہیں گے اور اپنے ظاہری اعمال و افعال اور عبادت گزاروں کے لحاظ سے راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کے دلی بدخواہ اور بیت پرستوں کے غیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ان کا آخری گروہ وہ حال کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یرساری مخلوق سے بدترین ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں نہروان کے مقام پر تہ تیغ کر کے ان کی طاقت توڑ دی تھی۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مہرت کے پیش نظر فرمایا کہ اگر میں انہیں پاتا تو قوم عادی کی طرح ہلاک کر کے رکھ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نصرین ماحم انطاکی، ولید اور مشر بن اسمعیل حلبی، ابو عمرو قتادہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور مخالفت۔ ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گنہگار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے جو ان کی

۱۳۳۸۔ حَتَّى تَنَا نَصْرُ بِنُ عَامِرِ الْإِنطَاكِيِّ نَا الْوَلِيدِ وَ مَبَشَرِ بْنِ إِسْمَاعِيلِ الْحَلْبِيِّ بِإِسْنَادٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَكْفُرُ الْوَلِيدُ تَنَا أَبُو كَعْبٍ وَقَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَأَنَّ بِنُ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي

اخْتَلَعَتْ وَفَرَّقَهُ قَوْمٌ يَحْسَبُونَ الْقَيْلَ وَ
يُسَيِّمُونَ الْفِعْلَ يَقُولُونَ أَلَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
مَنْزِلَتِهِمْ يَمْرُؤُونَ مِنَ الْإِنْسِ مَرُوقِ السَّعْدِ
مِنَ الزَّمَانِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى قَوْفِهِ
مُحَرَّرٌ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةُ طَوْلِي لِمَنْ قَتَلَهُمْ
وَقَتْلَهُمْ يَرْجِعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَكَيْسُوا مِنْهُ
فِي شَيْءٍ مِنْ قَاتِلِهِمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ تَعَالَى
مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَيِّمَاهُمْ
قَالَ السَّخِيلِيُّ

۱۳۳۹۔ حَلَّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِلُ الرَّزَّازِ
نَاعِمٌ عَنِ فِتَاةٍ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ النَّوْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ قَالَ سَيِّمَاهُمَا السَّخِيلِيُّ وَ
السَّوْمِيُّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَانْتَبَهُمَا قَالِ
أَبُو دَاوُدَ وَالسَّيِّدُ اسْتَبْصَلَ الشَّعْرَ

۱۳۴۰۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسَرَ نَاعِلُ
نَاعِلُ الرَّزَّازِ عَنْ خَيْمَةَ عَنِ سُوَيْدِ بْنِ عَفْةَ
قَالَ قَالَ عَلِيُّ إِذَا أَحَدٌ شَكَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيئًا فَلَا يَنْجُو مِنْ
السَّمَاءِ أَحَدٌ إِلَى مَنْ أَنْ الْكَذِبَ عَلَيْهِ وَ
إِذَا أَحَدٌ شَكَرَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَأَتَمَّ الْحَرْبَ
حُدَّ عَهْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي فِي الْآخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدُّ نَادِ
الْإِسْتِثْنَاءِ سَفَهَاءُ الرَّحْلِ لَمْ يَقُولُوا مِنْ خَيْرٍ
قَوْلِي الْبَرِيَّةِ يَمْرُؤُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَمَرَّفُ
السَّمُومُ مِنَ الزَّمَانِ لَا يَجَاوِرُ أَيْمَانَكُمْ حَتَّى جَرَمَ
فَأَيُّمَا لَيْسَتْ مَوْجُهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ
لِيَمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۳۴۱۔ حَلَّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِلُ الرَّزَّازِ
عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ

ہنسی سے آگے نہیں جاتے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے
جیسے ترکمان سے نکل جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے یہاں تک کہ
سوقار پروا پس نہ پھیریں۔ وہ ساری مخلوق میں سب سے بڑے
ہوں گے۔ بشارت ہے اُسے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ
قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ
اُن کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔ ان کا تعلق ان کی نسبت اللہ تعالیٰ
کے زیادہ قریب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ان
کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

فقہاء نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح صحابہ
کی اس میں فرمایا۔ اُن کی نشانی سر منڈانا اور بالوں کا بڑے
اکھاڑنا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو قتل کر دینا۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ السید بالوں کے بڑے اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔

سوید بن غفیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی
حدیث بیان کروں تو مجھے اُن کی طرف غلط بات منسوب کرنے
کی نسبت آسمان سے گریڑنا زیادہ پسند ہے اور جب کوئی بات
میرے اور تمہارے درمیان ہو تو جان لو کہ جنگ دھوکا بازی ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم سے کلمہ
حق کے کوئلہ ہوں گے، وہ خود دو عالم کے ارشادات بیان
کریں گے لیکن اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے ترکمان سے
نکل جاتا ہے اُن کے ایمان اُن کے حق سے نیچے نہیں آسکتا
گے۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ اُن کے قتل کرنے
والے کو قیامت کے روز اجر ملے گا۔

سلمان بن اکہیل نے حضرت زید بن وہب جہتی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی کے

ساتھ خوارج کی طرف گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے لوگو! بیٹک میں سے تمہاری اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز ہے جو نے سنا ہے کہ میری امت سے پھر لوگ ایسے نہیں گئے۔ جو قرآن مجید پڑھیں گے اور تمہاری قرأت اُن کی قرأت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگی

اور نہ

تمہاری نماز ان کی نماز کے سامنے کچھ ہوگی اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں کچھ ہوں گے۔ وہ ثواب سمجھ کر پڑھیں گے لیکن عذاب پائیں گے اُن کی نماز ان کے سلق سے نیچے نہیں اُترے گی۔ وہ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیز نکل جاتا ہے سکاں! وہ شکر جانے جو انہیں مانے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے اُن کے متعلق کیا فیصلہ صادر ہوا ہے تو عمل پر بھر و سحر نہ کریں۔ اُس گروہ کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو چوکا لیکن کلائی نہ ہوگی۔ اُس کے بازو پر پستان کی گھنٹھڑی جیسا اُتھار ہوگا، جس پر سفید بال ہوں گے۔ یہ تمام معاویہ اور شام والوں کی طرف جلتے ہوا زبان لوگوں کو بھیجے چھوڑتے ہوئے اپنے بچوں اور ایشال کے پاس۔ خدا کی قسم میں تمہارا گھناؤنا ہے کہ وہی لوگ ہیں، کیونکہ انہوں نے حرام خون پلایا اور لوگوں کی چوڑھاہ کو لوٹا۔ پس اللہ کا نام لے کر ان کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ مسلمان کہیں کا بیان ہے کہ زید بن وہب نے بھی ایک منزل پر آتا ہا، وہاں تک کہ ہم ایک بیل کے اوپر سے گزرے اور فریاد جب ہماری ٹخروں کو خوارجوں کا سردار عبداللہ بن وہب تھا انہوں نے خوارج سے کہا کہ نیرے ڈال دو اور خوارجوں کو پیام سے نکال لو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ مہاروا تمہیں اسی طرح قسم میں جیسے حرواد کے مقام پر ہدیٰ تھی۔ پس اُنہوں نے نیرے پیٹک دینے اور تلواریں سوت لیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے انہیں نیزوں پر رکھ لیا اور وہ یکے بعد دیگرے دوسرے جوتے چلے گئے۔ مسلمانوں میں سے صرف دو آدمیوں نے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ لیجئے کہ ان میں تلوش کرو۔ وہ نہ ملا۔ پس حضرت علی خود کھڑے ہوئے

كَيْلَ قَالَ اخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجَمْعِيُّ
اَنَّهُ كَانَ فِي الْحَيْثُ الَّذِي كَانُوا مَعَهُ عَلَى
الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
التَّامِرِ رَأَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يُفْرُونَ الْقُرْآنَ
لَيْسَتْ قِرَاءَتُهُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صَلَاتُهُمْ
إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا وَلَا هَيْبَتُهُمْ إِلَى هَيْبَتِهِمْ
شَيْئًا يُفْرَمُونَ الْقُرْآنَ يَخْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَ
هُوَ عَلَيْهِمْ لَا يَهْوُوا وَلَا يَصِلُونَ تَرَاقِيمَ يَمْرُقُونَ
مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّمْعُ مِنَ الرِّمِيَّةِ
لَوْ كَلِمَةُ الْحَيْثُ الَّذِي يَنْصَلِبُونَ لَهُمْ مَا ضَعُفَ لَهُمْ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَكَلُوا
عَيْنَ الْعَمَلِ وَالَّذِي ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَمْ
يَهْضُدْ وَلَكِنَّتْ لَهُ ذِمَّةٌ عَلَى عَصْرِهِ مِثْلَ
حَلْمَةِ الشَّامِيِّ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ سَبْعٌ أَفْتَدَى هَبُونَ
إِلَى مَعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتَرَكُونَ هَلَاكًا
يُخَلِّقُونَ تَكْفُرًا إِلَى ذُرَاهِمِكُمْ وَأَمَّا لِلَّهِ فِي
لَحْمِ جَوَانٍ يَكُونُوا هَلَاكًا لِقَوْمٍ قَاتِمُهُمْ قَدْ
سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَقَارُوا فِي سَبْحِ النَّاسِ
فَسَبُّوا عَلَى أَيْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ
فَتَرَفَعُ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَرَّةً مَرَّةً عَلَى
فَلَمَّا قَالَ فَلَمَّا التَّمِينَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَدَلَ اللَّهُ
أَنَّ وَهْبَ الرَّاسِبِيِّ فَقَالَ لَهُمُ الْقَوَالِمُ مَا حَرَّمَ
سَلُوا الشُّيُوفَ مِنْ جَعُونَ يَا قُلُوبِي أَخَافُ أَنْ
يَبَاشِرُوا وَكَرَّمَا تَأْشُرُوا كَمَا يَتَخَوَّرُوا قَالَ
فَوَجَّسُوا بِرِمَاجِهِمْ وَاسْتَلُوا الشُّيُوفَ وَشَجَرَهُمْ
النَّاسُ بِرِمَاجِهِمْ قَالَ وَقَتُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
قَالَ وَمَا أُصِيبُ مِنَ النَّاسِ بِوَعْدِ الْأَرْحَانِ
فَقَالَ كَلِمَةَ الْإِسْوَابِ فِيهِمْ الْمَخْدُومُ فَلَمْ يَجِدُوا

یہاں تک کہ لاشوں کے ایک ڈھیر کے پاس آئے تو فرمایا کہ ان میں سے نکالو۔ پس اُسے زمین سے قریب ہی پایا تو آپ نے پتھر کی ادا کیا۔ اللہ نے پتھر فرمایا جو اس کے رسول نے پیچھا۔ پس میری مسلمان سارے کافر ہوتے ادا کیا۔ اسے امیر المؤمنین اللہ ہے کہ میں کوئی مسیود مگر وہی۔ یہاں تک کہ اُس نے تین دفعہ قہر لیا اور انہوں نے قسم دی۔

محمد بن عبید، محمد بن زید، جہن بن مرہ، ابوالوصی کامیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لیکن کو تلاش کرو پھر آگے سے بیان کی۔ پس اُسے لاشوں کے پیچھے سے نکالا گیا میں لی بھڑا ہوا۔ ابوالوصی کامیان ہے کہ گویا میں اُسے ابھی دیکھ رہا ہوں۔ وہ جہنمی تھا۔ تقریباً پینے ہوئے۔ اُس کا ایک ہاتھ عورت کی پستان کے مانند تھا، جس پر بال تھے جیسے جنگلی جو پہلے دم پر بال ہوتے ہیں۔

فہیم بن حکیم سے روایت ہے کہ ابوہریرہ نے فرمایا: وہ لٹھا اُس روز ہمارے ساتھ مسجد میں تھا شب روزِ جمعہ ہی بیٹھا کرتا تھا۔ وہ غیر تھا اور میں نے اُسے مسائین کے ساتھ دیکھا تھا کہ حضرت علی کے پاس لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے آیا۔ میں نے اُسے اپنی ٹوپی چھانی تھی۔ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نافع اُس نے کو چھانی والا کہا کہ نفع تھے کہ یہ نیک اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کے مانند تھا۔ اُس کے سر سے پر گھنٹی تھی جیسے عورت کی پستان پر گھنٹی ہوتی ہے اور اُس پر بلی کی مونچھوں کے مانند بال تھے۔

یہ عوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان

مسند، یحییٰ سفیان، عبد اللہ بن حسن، ابراہیم بن محمد بن طلحہ حضرت عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال کو بغیر حق کے کوئی لینا چاہے اور وہ لانا ہوا تو اسے جہاں سے توہ شہید

قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى آتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَخِي مُحَمَّدٌ فَرَجَّوهُ وَمَا بَلَغَ الرِّمَاحُ فَكَذَّبُوا قَالَ صَلَّى اللَّهُ وَبَلَغَ رَسُولُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ لَيَنْزِلُ عَلَى لَدَائِرِ الْأَعْمُرِ حَتَّى اسْتَحْلَفَ تَلَاؤُهُ وَهُوَ يَحْلِفُ.

۱۳۲۱۔ حَوْلَ ثَمَامَةَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ نَاحِمَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَرَّةٍ قَالَ تَابُوا لَوْضُوقِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَطْلِقُوا الْمُخَذَّجَ فَذَكَرَ الْحَرْبَ فَأَنَّ سَمْرَةَ مِنْ نَحْبِ النَّضَلِ فِي طَيْبِ قَالَ أَبُو الْوَضِيِّ فَكَانَ أَنْظَلَ إِلَيْهِ حَشِيصَ عَلَيْهِ طَيْبٌ لَكُلِّ حَذِيٍّ يَدِيرُ مِثْلَ نَدَى الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعِيرَاتٌ مِثْلَ الشَّعِيرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْبُرُوقِ.

۱۳۲۳۔ حَوْلَ ثَمَامَةَ بْنِ خَالِدِ قَالَ نَا شَابَةَ مِنْ سَوَادِ عَنِ فُهَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنِ أَبِي مَرْثَمٍ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخَذَّجُ كَمَعْنَى الْمُؤْمِنِ فِي الْمَسْجِدِ بِحَالِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ قَفِيذًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَسْتَهِنُ طَعَامَ عَلِيٍّ مَعَ النَّاسِ وَذَكَرْتُ لِمَوْلَانِي قَالَ أَبُو مَرْثَمٍ وَكَانَ الْمُخَذَّجُ يَسْتَهِنُ نَافِعًا ذَا الشَّنْبُوذِ كَانَ فِي بَرِّهِ مِثْلَ نَدَى الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلْمَةٌ مِثْلَ حَلْمَةِ الشَّرْبِيِّ عَلَيْهِ شَعِيرَاتٌ مِثْلَ سَالَةِ التَّنُورِ.

بِالْجَلَدِ فِي قِتَالِ الْمُضُوقِ.

۱۳۲۲۔ حَوْلَ ثَمَامَةَ دِيْلَجِيِّ عَنِ سَمِيَانَ حَذِيثِي عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ دَعْنِ السَّيْفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ يَغْبِرْ حَتَّى فَقَالَ فَقُتِلَ فَهُوَ
شَهِيدٌ.

۱۱۳۲۵۔ حَلَّ ثَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي دَاؤُدَ الطَّلِبِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْنِ عَبَّادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ
ابْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ السَّجِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ
مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِيهِ
أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ
الْحَيْكَمَاتُ الشَّمَّةُ۔

۴۔

ہارون بن عبد اللہ، ابو داؤد طلیبی، ابراہیم بن سعد، ان کے
والد ماجد ابو سعید بن عمرو بن ہارون بن عبد اللہ بن عوف نے
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرنے
کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔ جو اپنی بیوی، اپنے
نوا۔ اور اپنے دین کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے
تو وہ شہید ہے۔
کتاب السنۃ تتم ہوئی۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع ہو، پھر ایمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فتنوں کا بیان

اَوَّلُ كِتَابِ الْفِتَنِ
ذِكْرُ الْفِتَنِ وَدَلَالَتِهَا

۸۳۸- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَاجِيًا رَوَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا فَمَا تَرَكَ سَكِينًا يَتَوْنُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ لِي فِي تَمَامِ السَّاعَةِ الْأَحَدَةِ حِفْظًا مِنْ حِفْظٍ وَسَيْبٍ مِنْ نَيْبٍ فَذَعَلِمَا أَصْحَابِي هُوَ لَوْ وَارَتْ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُكُمْ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجَهَ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَيُرَادُ إِذَا عَرَفَهُ.

۸۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارَسٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي حَرِيصًا قَالَ أَنَا ابْنُ قَدُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سَبْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قُرَيْبَةَ عَنْ ابْنِ دُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حَدِيقَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ أَنَّ سَيِّئَ أَصْحَابِي أَمْ تَتَأَسَّوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فَتَنَةٍ لِي أَنْ تَتَّقِيَتِ الدُّنْيَا يَكْفِيكُمْ مِنْ مَعَةٍ تَلَذَّ بِمَاتِيَةٍ فَضَاعِلٍ إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ كُنَا يَا سَمِيَةَ وَأَسْمُؤُا سَمِيَةَ قَبِيْلَتِي.

ف۔۔۔ معلوم ہوا کہ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پروردگار عالم نے قیامت تک کے بدعات و افعات اور ان کی تخریجات تک تادی ہی نہیں دی، ہمیں ان سے بچنے کی آپ نے اپنے اصحاب کو بھی فرمایا۔ قیامت تک جتنے فتنے پروردگار کے ان کے سرفروں کے ہم جملہ کوائف کے ساتھ آپ کو تباہ کرنے گئے تھے۔ لہذا آج کوئی ان کے سرول پر خواہ کہتے ہی خوشنما رہنمائی و پیشوائی کے تاج رکھے اور ان کے متعلق کہتے ہی خوشنما اور دلکش پروپاگنڈے کرے لیکن میدانِ محشر میں تضحیف اللذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان گمراہ گردن اور فتنہ پرور زوں کو اپنی امت کے زمرے سے نکال کر کڑی جہنم میں پھینکا دیں گے جیسے دودھ سے کھٹی کو نکال کر چھینک دیا جاتا ہے۔ اپنی حق کے خلاف جتنے فرشتے آج نظر آ رہے ہیں ان کے بانوں سے برہہ کرتے پروردگار ملت اسلامیہ کا بدخواہ کون ہو گا۔

ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت مزینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار سے دو تیس سال تک کھڑے ہوتے اور اس ٹیگر پر کوئی بات آپ نے نہیں پھر جڑی جو قیامت تک ہوگی گروہ بیان فرمادی۔ یاد رکھی جس نے اسے یاد رکھا اور قبول کیا، ہمارے قبول کیا میرے یہ ساتھی اس بات کا جانتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چیز ذائقہ ہوتی ہے تو مجھے بھی یاد آجاتی ہے جیسے کوئی ایسے آدمی کے سامنے بیان کرے جو پروردگار پر پھر جب اسے دیکھے تو جان لے ۱۰

قدیم ہی ذریعہ سے روایت ہے کہ حضرت مزینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی قبول گئے یا جان بوجھ کر ایسا کہتے ہیں مالاںکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی فتنے کے سرفروں کو نہیں پھوڑا ہو دنیا کے ختم ہونے تک ہو گا اور اس کے ساتھی ہیں سو تک ہنسیں گئے یا اس سے زیادہ گروہ ہمیں نام لے کر تباہیا اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام۔

..... جنھوں نے امت محمدیہ کی عمومی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمانی قوت کو ختم کرنے کی خاطر صلاح کے نام پر فخریہ شجر اسلام میں بیز اسلامی عقائد و نظریات کی غلیب لگائیں اور اپنی نصیحت میں حبیب برادر و کار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں انتساب گندے اور نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں جو ایک عرصہ سے مسلمانوں کے قلب و دیکر کو چھلنی کر کے ہیں اور قیمت میں البرہن اور عبد اللہ بن ابی بن سلول جیسے برنجت ان کلمات کو نہیں گے تو وہ بھی سحران رہ جائیں گے اور امت محمدیہ کے بغیر خواہ پیشوا بننے والے اور جی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے والے تو اپنے نبی کی کشتی اور ان کی امت کی بدخواہی جھوم سے بھی بازی سے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فریوس قسم کے پھانوں کے شرے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور ہمیں تازہ و مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

اردو میں عبد اللہ ابوداؤد حصری، ابن عثمان عامر ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں چار فرقے ہوں گے جن کے بعد نیامت ہے۔

۸۲۰۔ حَلَّ شَاهَا رُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَأْتُوا دَاوُدَ الْحَضْرَمِيَّ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفِتَاءُ.

عمر بن ابی عسی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتوں کا ذکر فرمایا: میں کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہوئے فتنہ احساس کا ذکر فرمایا۔ بتایا کہ وہ بھاگ دوڑ اور لڑائی جھگڑا ہے۔ پھر فتنہ سرا ہے جو ایسے شخص کے قدموں کے نیچے نکلے گا جو گمان کہے گا کہ وہ میرا اہل بیت ہے حالانکہ وہ میرا نہیں کیونکہ میرے دوست تو پرہیزگار ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کریں گے جس کے سر پر پیلے کے اوپر ہوں گے۔ پھر فتنہ دجالی ہے جو میری امت میں سے کسی کو کم از کم ایک ٹہنی پر اسے لیز نہیں چھوڑے گا جب کہا جائے گا کہ اب فتنہ ختم ہو گیا تو اور پھر لے گا۔ صبح کے وقت ایک آدمی صاحب ایمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ دو گیمپوں میں بٹ جائیں گے: ایک گیمپ میں نفاق کے بغیر ایمان ہوگا اور دوسرے گیمپ میں ایمان کے بغیر نفاق ہوگا۔ جب یہ ہو جائے تو اس روز کو اب کا انتظار کرنا یا اس سے اگلے روز نہ

۸۲۱۔ حَلَّ شَاهَا يَحْيَى بْنُ عَثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْجَرِيِّ أَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُنْتَةَ عَنْ شَمْرِ بْنِ هَانِئِ بْنِ عَمِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ أَمْرًا خَمْسًا يَقُولُ كُنَّا نَعُوذُ بِعَدْنِ سُرَيْجٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَذَكَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَامِ فَقَالَ قَسَائِدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَامِ قَالَ هَرَبُ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَلْنَا مِنْ تَحْتِ قَدْحِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ سَيْبِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَأَنَا أَوْلَىٰ بِالَّذِي الْمُنْفِقُونَ شَرُّ بَصِطِلِمِ النَّاسِ عَنِّي رَجُلٌ كَوْرِكٌ عَلَىٰ حَنْبَلٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهْمَاءِ لَا تَدْرَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْفَعَنْتَ فَمَا دَرَتْ بَصِيحُ الرَّجُلِ فِيهَا مَوْمِيًا وَيُسْمِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيْبَ النَّاسَ إِلَىٰ قَسْطَاطِ بْنِ قَسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا يَنْفَاقُ فِيهِ وَقَسْطَاطِ إِيْمَانٍ

لَا يَمَانُ فِيهِ قَدَا كَانَ ذَاكُمْ فَانظُرُوا لَنَا
مِنْ بَوْمِكُمْ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ -

۸۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَائِمٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْحِ
ابْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ التُّكُوَّةَ فِي يَوْمٍ فَخَجْتُ
نُسْرًا جَلْبُ مِنْهَا بَيْعًا لَأَقْدَحَ خَلَّتِ الْمَسْجِدَ
فَأَذَانُ نَحْمٍ مِنَ الرِّجَالِ وَوَلَادُ أَحْمَلٍ جَالِسٍ
تَعَرَّفْتُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَتَى مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَارِ
قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَبَّحْتَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا
لَمَّا تَعَرَّفْتُ هَذَا أَحْنُفَةُ بْنُ الْبَيْهَانِ صَاحِبُ
سَهْمُولٍ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَرْفَةُ
إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُسْأَلُونَ سَهْمُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُ
عَنِ الشَّرِّ فَأَحْرَفُهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ
إِنِّي قَدَا رَحِمَ اللَّهُ نَبِيٌّ تُكَيِّمُونَ أَتَى قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أُعْطَانَا اللَّهُ
تَعَالَى أَيْكُونَ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا بَيَّحْنَا فَجَلَّ قَالَ
تَعَرَّفْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَسْتُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَاذَا أَيْكُونَ قَالَ إِنْ كَانَ
بِلَدِّهِ تَعَالَى خَلِيفَةٌ فِي الرَّحْمَنِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ
وَإِخْنُ مَالِكَ فَاطْطَعْ وَالْأَقْمِمْ وَأَنْتَ عَاصٍ
يَعْنِي شَجْرَةَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ تَعْرِيبُ حُجُومِ
الَّذِينَ جَالٍ مَعَهُمْ وَنَارُ قَمِينٍ وَدَقَمٌ فِي نَارِهِ
وَجِبَ أَحْرَةُ وَحِطَّ وَرُكَا وَمِنْ دَقَمٌ فِي نَهْرِهِ
وَجِبَ وَرُكَا وَحِطَّ أَحْرَةُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا
قَالَ تَعْرِيبُ قِيَامِ السَّاعَةِ

۸۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَائِمٍ
قَالَ نَاعِبُ اللَّهِ رَأَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَيْهَقِيِّ

سُبَيْحِ بْنِ خَالِدٍ كَابِيَانُ بَعَثَ كَرِيمًا كُوْزِيًّا مِجَانِيًّا
وَلَوْ تَسَرَّعَ بِرَأْتَاهَا جِهَانُ مِنْ بِنْتِ خَيْرِهَا فَتَأْتِي مِنْ
مَسْجِدٍ فِي دَاخِلِ جَوَارِ قُدْرَانِ كَبِيرٍ أَدْرِي دَرِيَا نَعْتُهُ كَاثِرُ
كَهْ جُوْجُوْ سَمْعِهِ وَأَمِنْ بِنْتِ كَبِيرٍ أَدْرِي بَيْتَاهَا جَوَانُ
تَمِيْمِيْنَ وَبَيْتِهِ فِي أَمْلِي حَازَكَ كَابِيَانُ فَرَدَّ مَعْلُومٌ بِرَأْتَاهَا
يَرِي كُوْنُ بَعَثَ وَدَهْ كَبِيرُ كُوْزِيًّا كَبِيرُ

اور کہا کہ تم انہیں نہیں جانتے جب کہ یہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- لوگ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خبر کے متعلق پوچھتے
اور میں شر کے متعلق پوچھا کرتا۔ لوگ ان کی طرف غور سے دیکھتے
گئے۔ فرمایا کہ مجھے وہ بات معلوم ہے جو تمہیں ناپسند ہے
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو خیر اللہ تعالیٰ نے
میں عطا فرمائی ہے اس کے بعد بھی شر ہوگی جیسے پہلے تھی؟ فرمایا
ہاں عرض کی کہ اس سے بچاؤ کیا ہوگا؟ فرمایا کہ تو اس میں عرض گزار
ہو اگر پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو تو تمہاری
پیشہ کوڑ دے اور تمہارا مال چھین لے، تب بھی اس کی اطاعت
کرنا اور نہ جنگل کے کسی درخت کی بڑ کو چبا چکا کر جانا۔ میں نے عرض
گزار تو تمہارا پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر وہ تعالیٰ نیکے کاجس کے ساتھ
نہر اور آگ ہوگی۔ جو اس کی آگ میں ڈالا گیا اس کا اجر لازم آیا
اور اس کے گناہ مٹ گئے۔ جو اس کی نہر میں ڈالا گیا اس کے
گناہ مستقل ہو گئے اور اجراض باغ ہوا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر
کیا ہوگا؟ فرمایا یہی تو قیامت کی آمد ہے :-

نصری عام نے خالد بن خالد بیکری سے اس حدیث کو
مدایت کرتے ہوئے کہا۔ (یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کے ہوا کہ
تو اس کے بعد کیا ہے؟ فرمایا کہ ایسے لوگ وہ جاہل تھے جن کی یہ بڑی ہے۔

بِهِنَّ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ التَّسْبِغِ قَالَ
 بَقِيَ عَلَى أَقْدَامِهِ وَهَدَنَهُ عَلَى دَخْنٍ ثُمَّ سَأَلَ
 الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ قَدَادَةَ يَضَعُهُ عَلَى
 الرَّيْذَةِ أَيْ فِي رِجْلِ بْنِ بَكْرٍ عَلَى أَقْدَامِهِ يَقُولُ
 عَلَى قَدَمِي وَهَدَنَهُ يَقُولُ صَلِّمْ عَلَى دَخْنٍ
 عَلَى ضَعْفَيْنِ.

پہر اصلاح اور دلوں میں فساد ہوگا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے
 ہوئے کہا کہ قنادہ اسے اس ارتداد پر محمول کیا کرتے تھے جو
 حضرت ابوبکر کے زانہ میں ہوا اور تورار سے سید سے کیے
 گئے۔ قذافی و ہڈنہ کہتے ہیں ظاہر میں صلح ہو اور دل میں
 کوڑھ پھرا ہوا ہو۔

۸۲۷۔ حَلَّ شَنَا عِبْرًا لِلَّهِ مِنْ مَسْأَلَةِ الْقَعْنِيِّ
 تَسْلِيْمًا يُعْرِضُ بِنِ الْمُؤْمِرَةِ عَنْ حُمَيْرٍ عَنْ
 نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ آتَيْنَا الْبَيْتَ الشَّرِيفَ فِي
 مَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَوْلُنَا
 بَوَالِيْثِ آتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حَدِيْقَةٍ
 فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
 بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَيْءٌ قَالَ فِئْتُهُ وَشَرٌّ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ
 مَا حُدِّثْتُمْ عَنْكَ كِتَابَ اللَّهِ مَا نَبِيْعٌ مَا لَيْتُ
 مَرَاتٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا
 الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةُ عَلَى دَخْنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى
 أَقْدَامِهِمْ وَأَوْفِيْعٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدْنَةُ
 عَلَى لَدُنِّ خَنْ مَاهِي قَالَ لَا تَرْجِعِمْ فُلُوكُوبُ أَقْوَامٍ
 عَلَى لَدُنِّ عِيٍّ كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَيْءٌ قَالَ فِئْتُهُ عَمِيْبَةٌ
 صَمَاءٌ عَلَيْهِمْ هَادِعَةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمَّتْ
 يَأْخُذُ بَقِيْعَةً وَأَنْتَ عَاصُ عَلَى حِدَلٍ خَيْرٌ لَكَ
 مِنْ أَنْ تَسْتَمِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

نصر بن عاصم لیسٹی کا بیان ہے کہ نبی لیسٹ کی ایک جماعت
 کے ساتھ ہم لشکر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا
 کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ تو لیسٹ سے ہیں اور حدیث
 خلیفہ آپ سے پوچھتے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے
 کہا میں (حضرت خلیفہ) عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا
 اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اسے خلیفہ! اللہ کی کتاب کا
 علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرو۔
 میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟
 فرمایا کہ ہڈنہ، نخا، دخن و جصاصہ علی، اقْدَامِ دَخْنِمْ
 آؤنیھم میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! الھڈنہ علی
 الدخن کیسے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جیسے ہوں
 گئے اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
 کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ انصاہمہ وقتہ ہوگا تبلیغ کرنے
 وا۔ رجھم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے اسے خلیفہ!
 اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہو تو مر جاؤ تو یہ تمہارا
 لیے اس بات سے بتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیری تو۔

۸۲۵۔ حَلَّ شَنَا مَسْدَةَ نَاعِبِدِ الْوَارِثِ نَا
 أَبُو النَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرِ الْعَجَلِيِّ عَنْ
 سُبَيْحِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الْحَدِيْقَةِ
 عَنْ السَّحْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ
 لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةً فَاهْرَبْ حَتَّى تَمُوتَ

مسندہ عبدالوارث، ابوالنیاح، صخر بن بدر العجلی، سبیح
 بن خالد نے اس حدیث کو حضرت خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم
 خلیفہ نہ ملے تو دامن سے ہٹ جاؤ، جہاں تک تم نہیں مورت،
 آجائے اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباتے چباتے مر جاؤ اور

فَإِنْ تَمَتَّ وَانْتِ عَاصِيٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ
قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا
سَتَجَّ فَرَسًا لَمْ يَسْتَجِبْ حَقَّ تَقْوَمِ السَّاعَةِ

۸۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ مَوْلَى عِيسَى بْنِ يُونُسَ
ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَيِّدِ بْنِ دُهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ عُبَيْنِ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاتِمَ
إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً بَدَاهُ وَشَرَهُ فَلَطِطَهُ
مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخِرُ سَارِعَةٍ فَاضْرِبْ بِرَأْسِهِ
الْآخِرَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَ
وَعَاةً فَلَمَنِ قُلْتُ هَذَا ابْنُ عِمَّتِكَ مُعَاوِيَةُ
يَأْمُرُ أَنْ تَفْعَلَ وَتَفْعَلَ قَالَ أَطْعَمُهُ فِي
طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْظُمُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ

۸۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ
ثَاعِبُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ سَبَّانَ بْنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ تَبَرِّ قَبْرِ
أَقْرَبَ أَفْطَحَ مِنْ كَفِّ يَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَتْ
عَنْ ابْنِ دُهَبٍ قَالَ نَاجِرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْشَةُ الْمُسْلِمِ
أَنْ يُجَاهِدَ فِي الْمَدِينَةِ حَقَّ يَكُونُ أَعَدَّ
مَسَالِحَهُ سَلَاخًا

۸۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ سَمَةَ
عَنْ يُونُسَ بْنِ الرَّهْبِيِّ قَالَ سَلَاخٌ فِي بَيْتَيْنِ خَيْرٌ

۸۴۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ
ابْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَيِّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ تُوْبَانَ قَالَ قَالَ

اس کے آخروں کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد کیا ہو
گا؟ فرمایا کہ اگر کوئی آدمی چاہے کہ اس کی ٹھوڑی بچہ نبی سے
تو میں نہ کے کہ کیا قیمت قائم ہو جائے گی؟

عبدالرحمن بن عبد ربہ الکعبی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن
الہامس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کسی امام سے بیعت
کی اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور دل سے تسلیم کر لیا تو جانیے
کہ بساط بھروسہ کی اطاعت کرے کہ کوئی دوسرا اگر اس سے ٹکڑا
کرے تو دوسرے کے گردن اڑائی جانیے۔ میں عرض گزار ہوا
کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنی اور
اور دل نے سمجھ لیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے چچا زاد
بھائی حضرت معاویہ بھی حکم دیتے ہیں کہ تم ایسا کریں اور ایسا کریں
فرمایا کہ جس بات میں اللہ کی اطاعت ہو اسے ماتاؤد جس میں اللہ

الروایح نے حضرت ابوربرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
عرب کی نرابی ہے اس نعت سے جو بزدلیک آنگی ہے جس نے
اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پائیگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا
کہ حجہ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب، جریر بن عازم،
عبید اللہ بن عمر، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب
ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں مصکور کر لیا جائے گا اور سلاج
سے آسگان کی حکومت نہیں رہے گی۔

احمد بن صالح، عیسیٰ، یونس، زہری نے فرمایا کہ سلاج
ایک مقام ہے خیر کے نزدیک
ابو امام نے حضرت توبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
بیٹک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے یا

سَمَوَاتٍ لِيُؤْمِنُوا وَقَالَ إِنَّ رَبِّي سَوَّيَ لِي الْأَرْضَ
فَأَرَيْتُ سَتَارَ قَهْوٍ وَمَعَارِبَهَا وَإِنَّ مَلِكَ أُمَّتِي
سَيَكْفُمُ مَا رَوَيْتُ لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَفَرِيَّ
الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي تَعَالَى
لَا أَمَقَّ أَنْ لَا يُهْلِكُمَا بَسَنَتِي بِعَاقِبَتِي وَلَا يَسْكُطَ
عَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِنْ سِوَى الْفَسِيمِ فَيَسْتَبِيحُ
بِصَنَّتِهِمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَيْنِ أَفْطَرِهَا
أَوْ قَالَ يَنْظُرُ بِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ
بَعْضًا وَيَكُونُ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا
أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَرْحَمَةَ الْمُصِيبِينَ وَإِذَا
وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْفَعْ عَنْهَا إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّلَاةُ حَتَّى تَلْعَقَ
قَبَائِلَ مِنْ أُمَّتِي بِالْمَشْرُكِينَ وَحَتَّى تَعْبِكَ
قَبَائِلَ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّ سَبْكَوْنَ
فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ تَلْتَوُونَ كَلِمَةً يَرْعَاهُ آتَمُ
تَبِيٍّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا تَبِيٍّ بَعْدِي
وَلَا تَرَاكَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَيِّ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ ظَاهِرٌ مِنْ تَعْرَافَقَا لَا يَصْرُفُهُمْ
مِنْ خَالِفِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى.

کہ میرے رب نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا ہے۔ پس
اس کی دونوں مشرق اور دونوں مغرب مجھے دکھا دی گئی ہیں
اور میری امت کی حکومت مغرب و اہل ملک پہنچے گی جہاں
میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے اور مجھے سرخ و
سفید (سوسے اور چاندی کے) دونوں خزانے عطا فرمائے گئے
ہیں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے
لیے سوال کیا کہ وہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہوں ان کے
سوا کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہو کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے
میرے رب نے مجھ سے فرمایا:۔ اے محمد! جب میں فیصلہ کر
لیتا ہوں تو میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا۔ میں انہیں قحط سالی سے
ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان کے سوا ان پر کسی دشمن کو ایسا
مسلط کروں گا کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے خواہ وہ زمین کے
ہر ایک کنارے سے اکٹھے ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک
دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے مجھے اپنی امت
پر گمراہ کرنے والے نام نہاد رہنماؤں کا ڈرتے ہیں جب میری امت
میں ایک دفعہ تواریخ کی تو قیامت تک نہیں رُکے گی اور قیامت
اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل
مشرکوں سے نہ مل جائیں اور یہاں تک ہوگا کہ میری امت کے کچھ
قبیلے توں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تین
کذاب ہوں گے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں
سے آخری ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور محمد ہی امت میں ایک

ف۔ اس حدیث پاک کے اندر سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنے دو فضائل و کمالات
بیان فرماتے ہیں جنہیں سن کر اہل ایمان باخ و باخ ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کے بیان سے اس وقت منافقین مذہبِ نبط و غضب کی
آگ بھی جل جہنم جلتے تھے اور آج بھی ان کی منوزی ڈوٹ کے دلوں میں وہ نار نہر دھڑکتی رہتی ہے کہ جس اللہ کے بندے
کی زبان پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کی بات آتی ہے تو تجہیت کے ذرائع و بوم اُسے توحید کا دشمن ٹھہرا
کہ اپنی خانہ ساز شرک کی توہین کا رخ فوراً اس کی جانب کر دیتے ہیں اور اس طرح دھواں دھواں بباری کرتے ہیں کہ کہو چہ و انار
میں شرک ہی شرک کا دھواں نظر کرنے لگتا ہے۔ بہر حال ہم اس حدیث کے پانچ مختلف جملوں کے بارے میں چند معروضات پیش کرتے
ہیں۔ و بابتہ التوفیق۔۔

اولاً :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زُوِيَ فِي الْاَرْضِ اَوْ قَالَ اِنَّ رَبِّي زُوِيَ

لِيَأْتِيَهُمْ مِّنْ أَرْضِ مَنَارٍ مُّشْرِقًا وَمُنَادٍ يَدْعُهُمْ -

یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا

اور مجھے اس کے دونوں مشرق اور دونوں مغرب دکھا دئے ہیں علامہ و حیدر زمان صاحب نے تو سین میں اس کا

مطلب یوں بیان کیا ہے: "یعنی مجھے سب زمین دکھلا دی باسب کا علم دے دیا" ای طرح حضرت عبداللہ ابن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: ۱- اِنَّ الْاُمَّةَ نَشَرْنَا لِكُلِّ الْكَلْبِيَا فَاَنَّا نَنْقُضُ اَلْبَيْتَهُمَا اِدْرَالِي مَهَكُوْنَا كَارِبِنَ نِيْتَهُمَا اِلَى

يَوْمِهِمُ الْقِيَامَةَ سَاءَ بَدَأَ اَخْبَرُ (طبرانی، ہیثمی، دارمی، مواہب لدنیہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے کاٹا

دئے تو جس سے اسے اور جو مجھ اس میں قیامت تک مٹے والا ہے اُسے یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس تخیلی کو (سبحان اللہ)

سرور کو نہ مٹا سکی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنے عوض کو اب نبی دیکھ رہا ہوں (موطا امام

مالک مترجم، مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۱- صحیح بخاری مترجم مطبوعہ لاہور، جلد دوم، ص ۵۲۴- جلد سوم، ص ۵۰۲) - نیز فقیر

در عالم مسلمی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز کسوف پڑھاتے ہوئے دست مبارک اٹھایا پھر مٹایا۔ صحابہ کرام کے

استفسار پر فرمایا کہ پھیلوں سے لہی ہوئی جنت کے درختوں کی ایک ٹہنی توڑنے لگا تھا جو مجھے پسند آگئی تھی نیز میں نے اسی مقام

پر آج جنت و دوزخ کو بھی دیکھا ہے (صحیح بخاری مترجم، جلد اول، ص ۲۴- جلد سوم، ص ۱۴۱) -

عزیزیکہ اسی طرح کثرت آیت و احادیث سے یہ حقیقت واضح ہے کہ خدائے قدوس نے اپنے محبوب کی نگاہوں کے سامنے کوئی

پردہ نہیں رکھا۔ دردی اور نزدیکی کا سوال اٹھا دیا اور انہیں پوری کائنات کا شاہ بنایا کہ فرشتے سے عرش تک اور مشرق

سے مغرب تک سب ان کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس کے باوجود مولوی خلیل احمد انٹھوری صاحب (المتوفی ۱۳۵۲ھ) ص ۱۹۹

لکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں اپنا اور اپنے اکابر کا عقیدہ یوں بیان کیا ہے:

۱- اور شیخ عبداللہ بن محمد بن حنفیہ (المتوفی ۱۳۵۲ھ) نے تو یوں فرمایا تھا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے

ملا انکھ شیخ عبداللہ بن محمد بن حنفیہ (المتوفی ۱۳۵۲ھ) نے تو یوں فرمایا تھا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے

کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ من بندہ ام قید نام آنچه در پس این دیوار است بوالہی

آمنت کہ این سخن اسلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ (مدارج النبوة، مطبوعہ نیشنل پبلشرز، لاہور، ص ۱۹) یعنی اس جگہ یہ پیش

پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں، نہیں جانتا کہ اس

دیوار کے پسے کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں اور یہ روایت صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ اسی شبہ

کے متعلق مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری (المتوفی ۱۳۵۲ھ) نے فرماتے ہیں: حَدِيثٌ مَا اَعْلَمُ مَخْلُفٌ جَدِيدٌ

هَذَا قَالَ الشُّقْلَانِي لَا اَقْبُلُ لَه - (موضوعات کبریٰ، مطبوعہ مطبع مجتہدی دہلی، ص ۱۴۰) -

تاریخ کلام حیران ہوں گے کہ مجھ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگہوں کا عالم بیان کرنے والی تمام آیتوں اور حدیثوں

سے دیوبندی حضرات کے اتنے بڑے مولوی نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک بے سند و بے اصل شبہ کو ان کے خلاف اپنی دلیل کیوں

بنایا؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ بعضی رسول کی آگ میں کے دلوں میں بھڑکتی ہوئی وہ حضرات کے اتنے کلمات کا اقتدار بھی نہیں کرنے دیتی

جتنے ایک دنی کو حاصل ہوتے ہیں۔ جنہیں عارضیت کی یہ بجاری الگ جگہ سے مختصص مصلحتی سے خارج کرتے ہوئے اس درجہ

گستاخی راتراتے ہیں کہ روح انسانی کا پٹ اٹھتی ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب انٹھوری نے جس مقصد کی خاطر ان مصلحتی

کے تمام نفوس سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض ایک بے سند و بے اصل عبارت کا سہارا لیا ان کا وہ دل آزار عقیدان کی ضد بیزدلی

جارتوں سے واضح ہے ۷

۳۱۔ ملک الموت اور شیطان کو جو یہ دستِ علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نفوسِ قلعیہ سے معلوم ہو سب اس پر کسی افضل کو قیاس کے کہ اس میں بھی مثل یا زادہ اس مفضول سے ثابت کرنا کسی مائل ذی علم کا کام نہیں (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۳۲۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیطِ زمین کا خیر عالم کو خلافِ نفوسِ قلعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعتِ نفس سے ثابت ہوں خیر عالم کی وصیتِ علم کی کوئی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نفوس کو روک کے ایک شرک ثابت کرنا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۳۳۔ ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علمِ آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر ہو جو بائیس گنا زیادہ (براہین قاطعہ ص ۵۶)

۵۔ ان اور ان کو تعالیٰ نے کثرت کر دیا کہ ان کو یہ حضورِ علم ماسن ہو گا۔ اگر نے خیر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونا گونا سے زیادہ عطا فرمائے ممکن ہے۔ مگر نبوتِ فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نفس سے ہے کہ آپ پر عقیدہ کیا جائے (براہین قاطعہ ص ۵۵)

صفحہ ۵۵ پر محیطِ زمین کا علم حضور کے لیے ثابت کرنا ایسا شرکِ جہلہ یا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔ اس آخری عبرت میں محیطِ زمین کا علم اگر اولیاد سے لاکھ گونا گونا عطا فرمایا جائے تو ممکن قرار دے دیا گیا یہ ممکن ہے کہ خدا کسی کو اپنا شریکِ علم اے منوذا بندہ اللہ تعالیٰ کی ہر کا اثر دیکھیے کہ محیطِ زمین کا علم انہموی صاحب نے شیطان و ملک الموت کے لیے ان لیا اور وہ بھی نفوس سے ثابت۔ حضرات اولیاد اللہ کے لیے ازراہ کشف مان لیا یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یا شریکِ ہی قرار دیا۔ گیا ان سب کو اللہ تعالیٰ نے برضا و رغبت اپنا شریکِ علم اے شریکِ تومرت حضور کو عطا فرمایا۔ اب تازمین ذرا بائی مدرسہ دیوبند یعنی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (الطوفانی ص ۱۸۷) مکتوبہ میں۔

۱۸۷۱ء کی یاد مبارک میں ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے لکھا ہے ۷

۶۔ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف کا وصف موصوف بالذات سے مستتب ہوتا ہے اور موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتب میں اظہار ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مستتب اور مستعار نہیں ہوتا (تحدیر الناس ص ۴۱)

۷۔ سو اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خالقیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سو آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض اور اول کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا ہے عرض میں آپ جیسے نبی الامم ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں (تحدیر الناس ص ۴۲)

۸۔ اس ارشاد سے برعکس دعویٰ کیا جاتا ہے کہ علومِ اولین مثلاً اور ہی اور علومِ آخرین اور لیکن وہ سب علومِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں۔ سو جیسے علم صحیح اور ہے اور علم لیس اور۔ پر بائیں علم قیاسی اور نقلی اور نفسِ ناقصہ میں یہ سب علوم مجتمع ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء و ائمانی کو سمجھئے۔ پر ظاہر ہو کہ صحیح و لیس اور مدک عالم میں تو بالعرض ہیں در نہ مدک حقیقی اور عالم حقیقی وہ فعل اور نفسِ ناقصہ ہی ہے۔ اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور انبیاء باقی اور اولیاد و علماء

گوشہ دستقل اگر عالم ہیں تو بالعین میں (تجزیران س، ص ۵)

۱۹- حضرت جنید کے ایک مرید کا رنگ یکساں تھیں تو گیا۔ آپ نے سب بوجھا تو برسنے کا شفقہ اس نے یہ کہا کہ انہی اں کو دوزخ میں دیکھنا ہوں حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض رعایوں میں اس قدر گلے کے ثواب پر دعوہ منفرت ہے۔ اسے جی ہی جی میں اس مرید کی اں کو بخش دیا اور اس کا اطلاع نہ کی گونجھنے کی یا دیکھنے میں کہ وہ جو ان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سب بوجھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جہان کے مکاشفہ کی صحبت تو مجھ کو حدیث سے مسلم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہوئی۔ (تجزیران س، ص ۴۴)

موجودہ عملے دو بندوں سے گزارش ہے کہ انہوں ہی صاحب کے مذکورہ مراسر غیر اسلامی عقیدے کا قرآن و حدیث کے مطابق ثابت ہو جانا تو ناممکن ہے۔ لیکن آپ حضرات سے اگر ممکن ہو تو عقیدے کو ذرا سمجھنا ام ریائی کے فرق جانی یعنی نالوتوی صاحب آجھانی کی مذکورہ چاروں عبارتوں کے مطابق ہی ثابت کر دکھائے ورنہ -

قریب ہے یا در در ز محشر، چھپے گا گشتوں کا خون کیوں کر،
جو چھپ رہے گی زبان خنجر، لہو پیکار سے گناہ استیں کا،

نانا نیا۔ ارشاد و گرائی کا دوسرا جملہ اَعْظِیْبُ الْکَلْبُ ذِی الْاَضْمَرِ وَالْاَبْیْحَنِ۔
یہی مجھے سرخ و سفید
دو دن خزانے عطا فرمائے گئے ہیں۔ نیز قرآن رسالت ہے۔ وَ اَعْلَمُوْا اَنْ اَرْضَ یَلُوْا وَ لَوْ شِئُوْا۔
یعنی یہ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ (بخاری شریف مترجم جلد سوم، ص ۶۸۳ اور ص ۸۳۵)
یعنی حقیقی مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے ادا اللہ تعالیٰ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ساری زمین کا اور کوئی مالک نہیں۔ سارے سرخ و سفید یعنی سونے چاندی کے آپ مالک بنا دے گئے بلکہ فرمایا اب اس حقیقت کے خلاف یہ دل آزار عبارت دیجیے!

۱۰۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا پتہ نہیں لے سکتا۔ (تفسیر الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور ص ۸۲) عقیدہ سکاہت کہ حضور ہی دیر کے لیے ایک طرف رکھتے ہوئے فرما عبادت کے جو رتبہ رکھو کہ سوچے کہ ذرا سچی یہ تاثر ملتا ہے کہ کوئی امتنی اپنے نبی کے متعلق اظہار خیال کر رہا ہے یا یہ اعزاز بیان سؤ فیہ بعض وعناد پر دلالت نہیں کرتا! ار سے انہی جلال پر ظلم کرنے والو!

ادب کا ہیست زیر آسمان از عرضش نازک تر

نفس گم کردہ آید جنیہ و با یزید ابی جاد

مثال شاہ:۔ قرآن رسالت ہے سَرَّ اَلْمَآءُ اَحَاثَ عَلٰی اَعْقٰی الْاَجْمَعِ الْمُحْتَدِیْنَ۔ اور اور میں اپنی امت کے

لیے گمراہ کر عمار سے ڈرنا ہوں۔ واقعی جب گنم نما بوفروزشوں کو دیکھا ہو گا تو محسوس ہوا ہو گا کہ امت کو سب سے زیادہ نقصان دہی عماد پیمانہ ہے جو نہ ہائی کے لباس میں رہنری کریں گے۔ یہ ایسے ہی علی و کافر کہ جہ سے کہ مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تعلیم ملے گا کہ ایک اسلام کے درختوں اسلام بنا ڈالے اور مسلمان کہلانے والوں کو انہی میں ضمیر رکھائے۔

والجاء۔ ارشاد نبوی ہے۔

یعنی مغربِ مہری امت میں میں کذاب ہوں گے۔ ہر ایک نبی ہونے

کا دعویٰ کرے گا جب کہ میں سب نبیوں سے آخری ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ کے آخری نبی ہونے پر کبریت آیات و احادیث دلالت کر رہی ہیں لیکن ان کے بالمقابل ذرا یہ منطقی ملاحظہ ہوئے

۱۱ :- سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا باہمی معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر درشتی ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ تفصیلت نہیں (تخذیر الناس، ص ۳)

۱۲ :- ان اگر بلفہم المطلق یا عموم مجاز اس خاقیت کو ذاتی اور مرتبی سے عام لے لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ ہر ایک مراد ہو تو خیالی شان محمدی مسلم خاقیت مرتبی ہے نہ ذاتی (تخذیر الناس، مطبوعہ لاہور، ص ۹)

۱۳ :- غرض اختتام اگر باہمی معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ کی نسبت خاص ہوگا بلکہ بالعرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

(تخذیر الناس، ص ۱۵)

۱۴ :- ہاں اگر خاقیت بمعنی انفس ذاتی بوصف نبوت یہ لہجہ چسپا کر اس اجمہان نے عرض کیا ہے تو پھر سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد معقودہ بالخلق میں سے شامل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی انفسیت ثابت نہ ہوگا افراد مقدرہ پر بھی آپ کی انفسیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالعرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاقیت محمدی میں کچھ فرق نہ آنے کا یہ ماننے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا زمین کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تخذیر الناس، ص ۳۲)

۱۵ :- باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تادیل کرنے مانیں تو ان کی تخیر نعوذ باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط ازراہ بی ادبی نہیں مانا کرتے۔ ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو مجھ سے المراد یقین علی نقہہ۔ ایسا بد و بکرہ نہیں۔ نقضان شان اور چیز ہے اور خلا و نسیان اور چیز اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی معنون تک نہ پہنچا تو ان کی شای میں کیا نقضان آگیا اور کسی لعل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔ (ص ۳۳)

نانو تو صاحب نے بتایا کہ خاقیت کے صحیح معنی تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذہن بھی نہیں پہنچا تھا اور ٹھکانے کی بات نانو تو صاحب نے بتائی ہے۔ یہ دین کو کھلوانا بنانے اور شریعت کا پریش کرنے کی الماک شال نہیں تو

اور کیا ہے۔

خامساً :- فرزان رسالت ہے۔ وَلَا تَدْرَأَلْهَا كُفَّةً وَتَنْ أَمْرِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَكْتُمُهَا مَنْ خَالَفَهُ حَقًّا يَا قَوْمِ اللَّهُ تَعَالَى قِيَامَتِمْ تَكْ عَمَّا تَنْتَ حَقِّ كِي كَيْك جَمَاعَتِ كَيْ غَابِ رَهْنِ كِي يَهْ بَشَارَتِ صَبِيحِ بَخَارِي مَلَادِلِ، ص ۱۲۸ - جلد دوم، ص ۲۷۲ - جلد سوم، ص ۸۲۳ اور ص ۸۸۵ پر بھی موجود ہے۔ الحمد للہ حق کے وہ ممبر دار تو بہت ہی عظیم الشان ہوتے ہیں بلفہم تعالیٰ باطل پرستوں کے بڑے بڑے سرفے بھی ربانی علم کے ضام اور

تعلیق برداروں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے بلکہ
آجاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّلَبِيُّ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ابْنُ
عَوْفٍ وَفَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ أَجْمَلُ كَرَمٍ ثَلَاثَ أَنْ لَأَنْ عَوْفُ
عَلَيْكُمْ نَبِيَّكُمْ فَهَلِكُوا جَمِيعًا وَإِنْ لَأَيْطَهَرُ
أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْتَ
لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ نَاعِبُكَ الرَّحْمَنُ عَنْ سَعْيَانَ بْنِ مَرْثُورٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ حِرَاقٍ عَنْ الْأَبْرَارِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَدَّ وَرَسَخَى الرَّهْمَلُ فِي بَحْرَيْنِ
وَتَلَاثِينَ أَوْ سِتِّينَ أَوْ سِتِّينَ أَوْ سِتِّينَ وَتَلَاثِينَ
فَإِنْ يُهْلِكُوا أَقْسَبِيلٍ مِنْ هَلَكٍ وَإِنْ يَقُمْ
لَهُمْ دِينٌ لَمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ
قُلْتُ وَمَا بَعْضُ أَوْ وَمَا مَضَى قَالَ وَمَا مَضَى۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ نَاعِبُكَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ بَرَاءَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْرُقُ
الزَّيْمَانَ وَيَقْضِي الْعِلْمَ وَيُطَهِّرُ الْفِتْنَ وَيُلْقِي
الشَّعْثَ وَيَكْفُرُ الْهَمَّ فَيَلِي بِرَسُولِ اللَّهِ آيَةٌ
هُوَ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ الْقَبْلَ۔

کا منظر سامنے

محمد بن عوف طانی، محمد بن اسمعیل، ان کے والد ابوبکر بن
عوف، مضعف، شرح حضرت ابومالک اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچالیا ایک
ایک یہ کہ تمہارا اپنی تمہارے لیے بدو عادت کرے کہ تم سارے
ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غلبہ نہوں۔
تیسرے یہ کہ تم کراچی پر متفق نہیں ہو گے۔

محمد بن یسحاق انباری، عبدالرحمن، سفیان، منصور، یحییٰ
بن کواش، براہی، ناجیہ، حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: اسلام کا بچی بیٹھیں یا پھٹیں یا سینے سے سال تک
چلتی رہے گی۔ اگر یہ ہلاک ہونے تو ہلاکت کے راستے سے
ہوں گے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم رہے تو
ستر سال تک قائم رہے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ باقی سے
بگڑے ہونے سے! فرمایا کہ گڑے ہونے وقت سے!۔

احمد بن صالح، غنیمہ، یونس، ابن شہاب، حمید بن عمار
نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ نزدیک ہو
جائے گا، تم گھٹ جانے کا، نفع ظاہر ہو جائے گا، مجلس ردول
میں ڈال دیا جائے گا اور ہرج بھج جانے کا عرض کی گئی
کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ قتل قتل ہی!۔

پارہ — ۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع ہو کر مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
فنادی کوشش نہ کی جائے

مسلم بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ قَرِيبَ الْيَسْتَفْتِدُ فساد ہوگا جس میں لیٹا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ ادا چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس آؤٹٹ ہوں وہ ان کے ساتھ معروف رہے اور جس کے پاس کبریاں ہوں وہ ان میں معروف رہے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں مشغول رہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو! فرمایا تو اپنی توار لے کر اس کی دھار چھو کر مارے۔ پھر کوشش کر کے ان (آپس میں لڑنے والے مسلمانوں) سے بچ نکلے۔"

وف: جب مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیل جاتے آتے مسلمان آپس میں دست و گریباں ہو رہے ہوں تو اس وقت فسادات سے حق الامکان دور رہنا چاہیے۔ فریقین میں سے کسی کی موافقت یا مخالفت نہ کرے بلکہ گوشہ عافیت تلاش کر کے اپنے گھر میں لوٹ پڑے جیسے گھر کے اندر دوری چوری بڑی رہتی ہیں۔ اس وقت مردانگی اور عافیت ایسی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حسین بن عبدالرحمن شیبی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس حدیث کے راوی (حضرت سعد) نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر ایسا آدمی (مفسد) مجھے قتل کرنے کے لیے میرے گھر میں آئے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حضرت آدم کے بیٹے کی طرح نیکی کرنا۔"

باب ۲۹۹ التَّوْبَةُ مِنَ التَّوْبَةِ فِي الْفِتْنَةِ
۱۵۳- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا
وَكَيْمٌ عَنْ عُمَانَ الشَّعَامِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ
ابْنُ أَبِي حَكِيمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ
يَكُونُ الْمُصْطَلِحُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْعَالِسِ
وَالْعَالِسِ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرًا
مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ مَنْ كَانَتْ
لَهُ أَيْلٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَيْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ
فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ
فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لِشَيْءٍ
مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَلْحَقْ إِلَى سَيِّفِهِ فَلْيَنْصُرْ
بِعَدَمِهِ عَلَى حَرْفٍ لَمْ يَدْنِجْ مَا اسْتَطَاعَ الْفَارَّ

۱۵۴- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّاسِيُّ نَا
الْمُفْضَلُ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
سَعِيدِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ الْأَمْشَجِيِّ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ
بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيُقْتَلَنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَخَيْرِ أُمَّيِّ الدِّمِ
وَدَلَّاهُ يَزِيدُ لَنْ بَسَطْتَ الرَّاحَ يَدَكَ لِيَقْتُلِي
الْأَوَّلِيَّةَ -

یزید بن خالد مکی نے یہ آیت پڑھی :- اگر تم نے مجھے قتل کرنا تو
کے لیے ہاتھ بڑھایا تو تمہیں قتل کرنے کے لیے میں اپنا ہاتھ
بڑھانے والا نہیں ہوں (۲۸۱۵)۔

فت - فترہ و سادے ترقی الامکان دور رہنے کے ابوداؤد اگر کسی طرح قندھ میں مبتلا ہو جائے تو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ
بننا پسند کرے لیکن ظلم کا دھبہ اپنے اوپر نہ لگتے دے کہ یہ نیکو میرے ساتھ ظلم و ستم کو سمجھنا کہ ہوں گا کفار ہو جائے گا لیکن ظلم جینے میں
سے جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
شِهَابِ بْنِ جِرَاحٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَزْرَانَ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ يَمَانٍ ابْنِ الْحَزْرِيِّ عَنْ سَالِمِ قَالَ
حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشَةَ
وَالصَّحَابَةُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ كَرِهْتُ حَرْبَ
أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَتَلَهَا كَلْبُهَا فِي النَّارِ قَالَ فِيهِ
قُلْتُ مَنِي ذَاكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ آخِرُ
الْهَرَجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَةً قُلْتُ
فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَكْرَمْتَنِي ذَلِكَ التَّمَانُ قَالَ
تَلَعْتُ لِسَانَكَ وَبَيْتَكَ وَتَكُونُ جَلِيسًا مِنْ أَهْلِ
بَيْتِكَ فَلَمَّا قِيلَ عُمَرَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَامِرَةً
فَهَيْكَلُ حَقِّي آيَةٌ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ حُرَيْبَةَ
ابْنَ تَائِبَةَ فَحَدَّثَتْهُ فَحَلَفْتُ بِاللَّهِ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَأَسْمَعَنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَ تَشْبِيهُ ابْنِ مَسْعُودٍ -

عمر بن عثمان، ان کے والد ماجد، شہاب بن جراح، قاسم بن
عزوان، اسحاق بن راشد جزری، سالم، عمرو بن العاصم مدنی اور ابوبکر
کے والد ابوجہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہی حدیث ابوبکر کے بعض
حصے بیان کرتے ہوئے فرمایا :- اس میں بڑے دل سے
جہنمی ہیں۔ اس میں کہا۔ میں (دوالیہ) عمر بن کزاد ہوا کہ اسے
ابن مسعود! ایسا کہ ہوگا؟ فرمایا کہ ان دنوں میں قتل و قتال
ہوگا، اس درجہ کہ آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی بڑا
نہیں ہوگا۔ میں عمر بن کزاد ہوا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو
آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی زبان اور
اپنے ہاتھ کو روک لینا اور ایسے بڑا رہنا جسے تمہارے گھر
کھل پڑا رہتا ہے۔ جب حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا تو
میرے دل میں یہی خطہ واقع ہوا تو میں سوار ہو کر دمشق پہنچا اور
حضرت قریم بن فاکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر
ہو کر ان سے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے اللہ کی قسم کہ میں اسے

کوئی معبود نہیں مگر انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی۔
۸۵۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ زُرَّانٍ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
بَيْنَ يَدَيَّ لِسَانَةٌ وَبَيْنَا كَقَطْمِ اللَّيْلِ لِمُظَلِّمٍ
يُنْزِلُ الرَّجُلَ فِيهَا مَوْتًا وَيُصْبِي كَأَنَّ أَوْ يَمُوتُ

چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ میں تم اپنی کمائیوں کو توڑ
دینا اور اپنی تانوں کو کاٹ دینا اور اپنی تولیوں کو پتھروں پر مار کر
توڑ لینا۔ اگر کوئی مسند تم میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو تو حضرت
آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔

عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ کے ایک
راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا
تھکا تو ایک مرد بچھا جو لٹکایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس کا قاتل بد بخت
ہے۔ جب گزرنے فرمایا کہ میرے خیال میں تو اس نے بد بختی
خریدی ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو میرے کسی امّتی کو قتل کرنے کے
لیے اُس کے پاس جائے تو قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں
ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے توری،
عون نے عبدالرحمن بن سمیرہ یا سمیرہ سے روایت کیا ہے اسے
لیث بن ابوسلم، عون نے عبدالرحمن بن سمیرہ سے۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ مجھے سن بن علی نے کہا کہ ابوالولید نے اس حدیث
کو ابوعوانہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میری کتاب میں وہ
ابن سمیرہ ہے جبکہ بعض لوگوں نے سمیرہ اور بعض نے سمیرہ
کہا ہے۔ یہ ابوالولید کا کلام ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔
اے ابوذر! میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! تعمیل ارشاد کے
لیے حاضر ہوں۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔
تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ لوگوں کو موت گھبرے گی اور تم والا
گھر بھی اُس وقت ایک غلام کے عوض ملے گا میں عرض گزار
ہوں کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر مالیں یا جو میرے لیے

مَوْصِيًا وَيُصِيحُ كَأَنَّ الْقَاعِدَ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِ
وَالْمَأْسَى فِيهَا خَيْرٌ مِنَ التَّسَاعَى فَكَيْفَ وَارْتِيكُمْ
وَقَطِّعُوا أَوْ تَارِكُمْ وَاضْرِبُوا أَسْيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ
فَإِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ خَيْرَ
بِئْسَ آدَمٌ۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلِيبِيُّ السَّعِيُّ تَابَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمْرِقَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ
رَافِيٍّ جَمِيْفَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ الْخِدْرَاءُ
بِئْسَ آدَمٌ فِي طَلِيْقٍ مِنْ طَلِيْقِ بْنِ الْمُنْبِتِيِّ إِذْ آتَى
عَلَى رَأْسٍ مَنصُوبٍ فَقَالَ شَيْقٌ فَأَنْتَ هَذَا
فَلَعَا مَضَى قَالَ دَمَا أَرَى هَذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ مَلَمَى إِلَى نَجَلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ
فَلْيَقْتُلْهُ هَكَذَا قَالَ الْقَائِلُ فِي التَّكْوِينِ وَالْمَقْضُوعِ
فِي الْحَجَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ
عَوْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرِقَةَ وَسَمْرِقَةَ
وَسَمْرَاكَةَ كَيْتُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ عَوْنِ عَن
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرِقَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ
لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بِعَنِي
هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ هُوَ فِي
كِتَابِ ابْنِ سَبْرَةَ وَقَالُوا سَمْرَةَ قَالَ وَسَمْرِقَةَ
هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ تَلَحَّمَتْهُ دُبْنُ سَمْرِيْقٍ
عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ الْمُشَعِّثِ بْنِ
طَلِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ قَالَ ذَرٍّ
كَيْفَ اسْتَلِدُ إِصَابَ النَّاسِ مَوْتٌ يَكُونُ

عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَخَيْرِ أُمَّتِي أَدَمَ
وَلَا تَزِيغْ لِي لَنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي
الْأَوَّلَةَ -

یزید بن خالد نے یہ اہمیت بڑھی: اگر تم نے مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو تمہیں قتل کرنے کے لیے میں اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں (۲۸۱۵)۔

ف۔ فقرہ سارے حق الامکان دُور رہنے کے باوجود اگر کسی طرف فقرہ میں مبتلا ہو جائے تو کوشش ہی ہوتی جیسا کہ مسلم بننا پسند کرے لیکن علم کا دھبہ اپنے اوپر نہ لگے دے کیونکہ مہر کے ساتھ علم و ستم کو سبنا ان ہوں کا لفظ ہوا جائے گا لیکن علم جنہم میں لے جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَانَ بْنِ أَبِي نَاصِبٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَزْوَانَ عَنِ اسْحَقَ بْنِ سَائِدِ بْنِ الْحَزْرِيِّ عَنِ سَالِبِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ وَابِصَةَ الْأَشْجَرِيُّ عَنِ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ كَرِهْتُ حَدِيثَ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ فَتَلَاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ قَالَ فَنِيءَ فُلْتُ مَعِيَ ذَلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ كَيْ حَبَّتْ لِرَبِّهَا مِنَ الرَّجُلِ حَلِيصَةً فُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ التَّمَانُ قَالَ تَكْفُفْ لِسَانَكَ وَبَدَنَكَ وَتَكُونُ جُلَسَاءَ مِنْ كَلَامِي بَيْنَكَ فَلَمَّا قِيلَ عُمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَةً فَهَيْكَيْتُ حَتَّى آتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقَيْتُ حَدِيثَ ابْنِ نَائِلِكَ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَ تَشْبِيهُ ابْنَ مَسْعُودٍ -

عمرو بن عثمان، ان کے والد ماجد، شہاب بن حرزاش، قاسم بن عزوان، اسحاق بن راشد جزیری، سالم، عمرو بن وابصہ اسدی، ان کے والد وابصہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حدیث ابو بکرہ کے معنی صحیح بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس میں میرے والد سے سب جہنمی ہیں۔ اسی میں کہا ہے میں (وابصہ) عرض گزار ہوں کہ اسے حضرت ابن مسعود! ایسا بھگوا؛ فرمایا کہ ان دونوں میں قتل و قتال ہوگا، اس دربار کو آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی بچوں نہیں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوں کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ میرے لیے کی حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو روک لینا اور ایسے پڑھنا جسے تمہارے گھر میں کھلی پڑا رہتا ہے۔ جب حضرت عثمان کو شبیدہ کو دیا گیا تو میرے دل میں یہ خوف واقع ہوا تو میں سوار ہو کر دمشق پہنچا اور حضرت خیرم بن قائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے یہ حدیث بیان کی: نبیوں نے اللہ کی قسم کھائی ہے کہ

کوئی معبود نہیں مگر انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی۔
۸۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَانَ بْنِ أَبِي نَاصِبٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَزْوَانَ عَنِ اسْحَقَ بْنِ سَائِدِ بْنِ الْحَزْرِيِّ عَنِ سَالِبِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ وَابِصَةَ الْأَشْجَرِيُّ عَنِ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ كَرِهْتُ حَدِيثَ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ فَتَلَاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ قَالَ فَنِيءَ فُلْتُ مَعِيَ ذَلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ كَيْ حَبَّتْ لِرَبِّهَا مِنَ الرَّجُلِ حَلِيصَةً فُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ التَّمَانُ قَالَ تَكْفُفْ لِسَانَكَ وَبَدَنَكَ وَتَكُونُ جُلَسَاءَ مِنْ كَلَامِي بَيْنَكَ فَلَمَّا قِيلَ عُمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَةً فَهَيْكَيْتُ حَتَّى آتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقَيْتُ حَدِيثَ ابْنِ نَائِلِكَ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَ تَشْبِيهُ ابْنَ مَسْعُودٍ -

سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے اندھیری رات کے حصوں جیسے قتل فرمایا۔ قیامت سے پہلے اندھیری رات کے حصوں جیسے قتل ہوں گے۔ ان میں آدمی صبح کے وقت سون ہوگا اور شام کو کافر، ظالم کے وقت سون ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اس کے دوران بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور

ہوئے سنا کہ قریش بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلقی رہا، سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلقی رہا، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلقی رہا۔ جس نے ناجائز پیش جاننے پر صبر کیا تو وہ قابلِ ستائش ہے۔

زبان کو روکے رکھنے کا بیان

عبدالملک بن شعیب بن لیث، ابن وہب، لیث بن عیسیٰ بن سعید، خالد بن ابوعمران، عبدالرحمن بن یلمانی، عبدالرحمن بن ابی ہریرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مغربیہ ایسا قتلے آئے گا جو بہرہ، گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو اس کے نزدیک آجائے گا۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

زیاد نامی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مغربیہ ایک فتنہ آئے گا جو عرب کو گھیرے گا۔ جو اس میں مارے جائیں گے وہ جہنمی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے بڑھ کر فتنہ انگیزی ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے توری، ایث، طاؤس نے انجم سے (یعنی مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے)۔

نہ جب مسلمانوں کے وہ گروہ آپس میں ٹکڑا رہے ہوں یا ایک دوسرے کے خلاف انتقامی کارروائیوں کی تیاری میں مشغول ہوں تو ایسے وقت کسی کی حمایت یا مخالفت میں زبان کھولنا اس کی حمایت یا مخالفت میں تلوار چلانے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ نساد کے مواقع پر حتی الامکان زبان کو قابو میں رکھنا اور بیان بازی سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسے وقت کے چند الفاظ حالات کو خراب سے خراب تر اور سنگین کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد بن یسحاق بن طبارع نے عبداللہ بن عبدالقدوس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ زیاد کے کان سفید تھے۔

المُعَدَّلِيُّ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ أَيْمُنُ اللَّهِ لَمَنْ مَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَوْلِ ابْنِ التَّيْمِيِّ لَمَنْ جَنَّبَ الْفِتْنََ إِنْ التَّيْمِيُّ لَمَنْ جَنَّبَ الْفِتْنََ إِنْ التَّيْمِيُّ لَمَنْ جَنَّبَ الْفِتْنََ وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَدَّقَ فَوَاهَا.

باب ۲۹۹ في كَفِّ اللِّسَانِ.

۸۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ عَيْسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُكُونُونَ فِتْنَةً مِمَّا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ أَشْرَفِ لِهَاتَا اسْتَشْرَفَ لَهُ وَلَا شَرَفَ لِلِسَانِ فِيهَا كَوَفَّ السَّيْفِ.

۸۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ نَاحِمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ تَأَلَّى عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ يَبَادُؤُا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيٍّ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتُكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْطِطُ الْعَرَبَ فِتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَفْوَجِ السَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ سَوَاءُ النَّوْرِ حَى كَيْتٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ الْأَعْمَشِ.

۸۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ نَاعِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْغَدَّوَسِ قَالَ يَبَادُؤُا سَيَمِينُ كَوْشٍ.

الْحَسَنَةُ فِيهِ بِالْوَصِيْفِ يَعْنِي لِقَابَهُ قُلْتُ
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكَلَكُمْ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللَّهُ لِي
 وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصَدُّ
 ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْتَكَ وَسَعْدِيكَ
 قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْبَابَ التَّوْبَةِ
 قَدْ حَفَّتْ بِاللَّيْلِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي
 وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخُنُّ سَيْفِي فَأَصْبَعُ
 عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكَتُ الْقَوْمَ إِذَا قَالَ قُلْتُ
 فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْمِزُ بَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنِ
 دَخَلَ عَلَيَّ سَيْفِي قَالَ فَإِنِ خَشِيتُ أَنْ يَبْهَمَكَ
 شِعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْتِ تَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَوْمَ
 يَأْتِيكَ وَإِنَّمَا قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَدَلَمْتُكَ مِنَ الْمَشْعَةِ
 فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمْدٍ وَبِئْسَ مَا كُنِيَ

علاء بن زید کے ہوا اس حدیث میں مشعت کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

۸۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقُودٍ بْنُ قَارِسٍ
 قَالَ تَلَعَفَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ نَاعِدُ الْوَالِدِ بْنِ
 زَبَادٍ نَاعِدُ مَوْلَى الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي كَثِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
 أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَانَ بَيْنَ آبَائِكُمْ فَنَسَا كَقَطْعِ الْكَلْبِ الْمُطْلَمِ
 يُصْبِحُ التَّهْلُجُ فِيهَا مَوْتًا وَيُمْسِي كَأَنَّهَا أَوْ يُمْسِي
 مَوْتًا وَيُصْبِحُ كَأَنَّهَا الْقَاعُ فِيهَا مَوْتٌ مِنَ الْقَاعِ
 وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَائِيَةِ وَالْمَائِيَةُ فِيهَا
 خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيِ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالُوا كُونُوا
 أَكْلًا سَ بَيْنَكُمْ

۸۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ بْنُ الصَّحْبَانِ الْمُضَفِيُّ
 قَالَ نَاحِجًا جَابِعُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ نَالَ لَيْثُ
 ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ
 عُبَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ

اللہ اور اس کا رسول فرمائیں۔ فرمایا کہ تم پر میرا لازم ہے یا
 فرمایا کہ میرا کبریا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اسے ابو ذر نے عرض کر
 ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تمہیں ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔
 فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم حججا کرتے
 نامی مقام کو خون سے بھرا ہوا دیکھو گے؟ عرض گزار ہوا کہ
 اللہ اور اس کا رسول جو میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ اپنے
 امی و عیال میں پہلے جانا تمہارے لیے فریضہ ہے۔ عرض
 گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تلوار لے کر آئے ہوں
 کندھے پر نہ رکھوں۔ فرمایا کہ پھر تو لوگوں کے ساتھ شریک
 ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر آپ میرے لیے کیا حکم
 فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھے رہنا۔ میں نے عرض
 کیا کہ اگر کوئی مفید میرے گھر میں بچہ پڑے؟ فرمایا کہ اگر میں
 تلوار کی چمک ڈرے تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیتا تاکہ وہ تمہارے
 اوڑھنے کی چمک نہ لہلہ کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ

ابو لیثہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تمہارے سامنے اندھیری رات
 کے حصوں جیسا قحط ہے۔ ان میں سے کوئی مومن اور شام کو کافر
 ہو جائے گا نیز شام کو مومن ہوگا تو رجب کو کافر ہو جائے گا۔
 بیٹھنے والا اس میں کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے
 والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے
 والے سے بہتر ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا
 حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھنے کی طرح ہو جانا۔

ابراہیم بن محمد مصعبی، حماد بن محمد، لیث بن سعد، معاویہ
 بن صالح، عبد الرحمن بن یحییٰ، ان کے والد ماجد، حضرت قتادہ
 بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔۔۔ خلا کی قسم
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

مومن کو قتل کرنے کا گناہ

خالد بن وہقان کا بیان ہے کہ عزودہ مسلمان کیے کے وقت ہم ذلغیہ نامی مقام پر تھے کہ فلسطین والوں میں سے ایک شخص آیا جو وہاں کے شرفاء اور معززین سے تھا۔ لوگ اس کے مقام سے واقف تھے اور اسے ہانی بن کلثوم بن شریک کتائی کہا جاتا تھا۔ اس نے عبداللہ بن ابی ذر کربا کو سلام کیا اور وہ ان کا مرتبہ شناس تھا۔ خالد بن وہقان کا بیان ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی ذر کربا، ام اللہ، حضرت ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امید ہے کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے۔ ماسوائے اس کے جو حرم کی حرمت میں مرا یا جس مومن نے دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا۔ ہانی بن کلثوم کا بیان ہے کہ محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مومن کو قتل کیا اور اس قتل کو درست سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض و فضل کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔ خالد کا بیان ہے کہ ابن ابی ذر کربا نے حضرت ابو داؤد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ہمیشہ صالح اور سیکھش رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرے۔ جب حرام خون کرے تو بوجھل اور سست ہر جاتا ہے اور حدیث بیان کی ہانی بن کلثوم، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

عبدالرحمن بن عمرو، محمد بن مبارک، صدقہ بن خالد یا کوئی دوسرا، خالد بن وہقان کا بیان ہے کہ میں نے کھلی بن کھلی بن عسائی سے فرمان رسالت بقبضہ بقبضہ کے متعلق دریافت کیا تو بتایا کہ یہ ان کے متعلق فرمایا ہے جو بناؤ کے وقت لڑتے ہیں۔ پس ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے اللہ کچھ بیٹھے کر اس نے

يَا بَلِيسَ فِي تَقْطِمْ قَتْلَ الْمُؤْمِنِ - حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ الْمُصَلِّ بْنِ الْحَزَائِي
 تَمَّ مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَقَّانَ قَالَ
 كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقِسْطِ نَطِيعِيْنَ لِقَيْتِ فَاقْبَل
 رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ قِسْطِينَ مِنْ أَهْلِ إِدْمٍ وَخِيَارِهِمْ
 يَحْمُودُ بْنُ كَثُومٍ قَالَ لَهَّانِي بْنُ كَثُومِ بْنِ
 شُرَيْكٍ الْكُتَائِيَّ فَسَمِعَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ كَرِيْبًا
 وَكَانَ يَقْرَأُ كَهَيْئَةِ قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ
 يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ حَتَّى
 اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مِنْ مَاتَ شَيْئًا وَأَوْمِنُ
 قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّدًا فَقَالَ هَانِي بْنُ كَثُومٍ
 سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَنْ عِبَادَةَ
 ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ
 مُؤْمِنًا فَأَقْبَطَ يَقْتُلُهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ
 صَرًّا وَلَا عَدْلًا قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي الدَّرْدَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُزَالُ الْمُؤْمِنُ
 مُؤْمِنًا صَالِحًا مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِحَرَامٍ وَأَذَا أَصَابَ
 حَرَامًا مَا لَمْ يَجِدْ وَحَدَّثَنَا هَانِي بْنُ كَثُومٍ عَنْ
 مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 ٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمِيْرٍ وَعَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ مَبْرُكٍ قَالَ نَأَصَّدُ قَبْرَ بَنِي خَالِدٍ وَأَوْ
 غِبْرَةَ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ سَأَلْتُ يَحْيَى
 ابْنَ يَحْيَى لَعْنَتَانِي عَنْ قَوْلِكَ اغْتَبَطَ يَقْتُلُ
 قَالَ قَالَ الَّذِينَ يَقْتُلُونَ فِي الْوَقْتِ فَيَقْتُلُ

فساد کے وقت جنگوں میں چلے جانے کی اجازت

عبداللہ بن سلمہ، مالک، عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی بکر بن ابی صعبہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جنہیں چراتا ہوا وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بادش کے مقامات پر بھرے گا۔ اپنے دین کو بچانے کی خاطر آبادیوں سے بھاگ گیا ہوگا۔

۱۔ فتنہ و فساد کے وقت اپنی گزراوقات کا معمولی سا ذریعہ پیدا کر کے جنگوں اور پہاڑوں میں جا رہنا یا گوشہء عافیت میں پناہ لینا ہے۔ فتنوں کے وقت نہ کسی کا مال و جان محفوظ رہتا ہے اور نہ دین و ایمان۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے موقع پر کسی پناہ گاہ تلاش کرے اور کچھ بھی نہ بچا سکے تو کم از کم فتنہ پروروں سے اپنا دین بچالے۔ افسوس! برٹش گورنمنٹ کے پرنسپل ڈورسے آج تک بڑے پراسرار فتنے اٹھاتے گئے، کتنے بجا دین و ایمان کے رہزنیوں کے سروں پر تاج چڑھائی سماتے گئے، جن کے حقیقی خمد و حال کو لوگوں الناس و دیگر نہ سکے۔ ظاہری تقدس پر فریفتہ ہو کر ہزاروں اور لاکھوں مسلمان اپنے دین و ایمان کا بیڑہ موزق کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتنہ بازوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ہر طریق پر استقامت نصیب فرمائے، آمین

بَابُ طَبَقِ النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ

فساد کے وقت لڑنے کی ممانعت

احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں طوائف میں شامل ہونے کی عرض سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بل گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ اُس نے بھی اپنے ساتھی دقاتل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر، ابویوسف نے حسن سے اپنی اسناد کے ساتھ مختصر طور پر اسی معنی روایت کیا۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يونسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا رَيْدٌ يَحْتَمِي فِي الْقِتَالِ فَلَتَيْتَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ لِمَ جِئْتَنِي مَيِّتٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ سَيْفِيهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ وَمَا الْمَقْتُولُ قَالَ إِنَّهُمَا أَهْلُ صَلَاحٍ

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْقَطَرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يونسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا رَيْدٌ يَحْتَمِي فِي الْقِتَالِ فَلَتَيْتَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ لِمَ جِئْتَنِي مَيِّتٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ سَيْفِيهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ وَمَا الْمَقْتُولُ قَالَ إِنَّهُمَا أَهْلُ صَلَاحٍ

مسلمان کے متعلق حکم نازل فرمایا۔ اسے میرے بندو! اور
اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے (۵۳:۳۹)

میں وہ نمان نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وَمَنْ يَكْفُرْ بِمَا نُنَادِيكُمْ بِهِ
وَأَسَىٰ حَمَلٌ كَمَا كُنْتَ تَكْفُرُ بِمَا نُنَادِيكُمْ بِهِ۔
وہ اسے حکم کو کسی آیت نے مسخوخ نہیں کیا ہے۔

سلمان تمبی نے ابو الجملہ سے ارشاد فرمایا: اور جو
کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ
جہنم ہے۔ کے متعلق روایت کی کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو
اس کے اس فعل سے درگزر فرمائے گا۔

قتل ہو جانے کے بعد اُمیدِ مغفرت

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ نے ایک فتنے کا ذکر کیا
اور اُس کی شدت بیان فرمائی۔ ہم بالوگ عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ! اگر وہ ہماری موجودگی میں آیا تو ہمیں ہلاک کر ڈالے
گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا
قتل ہو جانا ہی تمہیں کفایت کرے گا۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے
اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ قتل کر دیے گئے تھے۔

حضان بن ابوشیبہ، کشمیری ہشام مسودی، سعید بن ابوبرہ، ان
کے والد ماجد نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
میرا امت ایسی ہے جس پر رحم فرما جاوے گا۔ اس کے لیے عزت
کا عذاب نہیں ہے اور دنیا میں اس کے لیے عذاب قتلوں
زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔ کتاب الفتن ختم ہو گئی۔

الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالُوا
الشُّرَكَاءُ قَالُوا وَيَدْعُونَ بِالَّذِينَ اسْتَوْفُوا
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ۔

۸۴۲۔ حَلَّ شَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
تَائِبَانَ عَنْ الْمُخْبِرَةِ بْنِ التَّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ
مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا سَخَّهَا شَيْءٌ۔

۸۴۳۔ حَلَّ شَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَابُوشَيْبَ
عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي مِخْلَبٍ فِي قَوْلِ رَبِّي
وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمَ قَالَ
هُوَ جَزَاءُكَ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَّجَا وَتَعَدُّ
فَعَلٌ۔
بِالطَّبِطِ مَا يَرَىٰ فِي الْقَتْلِ۔

۸۴۴۔ حَلَّ شَنَا اسْتَدْرَكَ نَابُوشَيْبَ سَلَامُ
ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَعَلْنَا أَوْ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْنَا هَذِهِ لَتَهْلِكُنَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنْ أَحْسَمْتُمْ
الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَمَا آيَةُ إِخْوَانِي فَيَلُوا۔

۸۴۵۔ حَلَّ شَنَا عَمَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ
تَأَكَّرْتُ مِنْ هِشَامِ نَالَ السَّعُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَوْسَى قَالَ
قَالَ لِمُؤْمِنٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرِي
هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِي
الْآخِرَةِ وَعَدَّ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا الْفِتْنَةَ الْقَاتِلَ
وَالْقَتْلَ۔ الْخَيْرُ كِتَابُ الْفِتَنِ۔

أَحَدُهُمْ قَبِيضَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى فَلَا يَسْتَغْفِرُ
اللَّهُ تَعَالَى لِعِقَابِي مِنْ ذَلِكَ.

۸۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَاحِيَةً أَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْزُوقِ بْنِ
مُجَالِيدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَلِيفَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ
سَمِعْتُ زَيْنَ بْنَ نَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ
أَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ وَمَنْ يَقُولُ مَوْثِقًا مُتَعَمِّدًا
فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ النَّبِيِّ وَالْمُؤْمِنِ
وَالَّذِينَ لَا يَدِينُونَ مَعَ اللَّهِ أَلِهَاتُ الْأَخْوَالِ وَالْأَقْرَبِينَ
النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْإِبْرَاهِيمَ بَيْتَهَا.

۸۷۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى النَّخَعِيُّ
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَحَدٍ شَيْخِي
الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ بَنِي
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أَنْزَلَتْ آيَةُ فِي الْعُقَابِ وَ
الَّذِينَ لَا يَدِينُونَ مَعَ اللَّهِ أَلِهَاتُ الْأَخْوَالِ وَالْأَقْرَبِينَ
النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْإِبْرَاهِيمَ قَالَ مُشْرِكُوا
أَهْلَ بَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَعَدَّوْنَا
مَعَ اللَّهِ أَلِهَاتُ الْأَخْوَالِ وَالْأَقْرَبِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى الْآيَةَ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَأُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ سَيَرْحَمُهُمْ هَذِهِ
لِأُولَئِكَ قَالَ فَأَمَّا آيَةُ النِّسَاءِ وَمَنْ
يَقُولُ مَوْثِقًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمَ آيَةُ
قَالَ التَّحِيلُ إِذَا عَرَفَ شِرْكَ الْأَعْلَامِ كَلَّمَ
قَلْبَ مَوْثِقًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمَ فَلَا تَوْبَةَ
لَهُ قَدْ كَرِهْتُ هَذَا الْمُجَاهِدَ فَقَالَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ

۸۷۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَاحِيَةً
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ مَعْبُودٍ
ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي

درست کہا ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے اس کی توبت پر استغفار
نہ کرے۔

عابد بن عوف نے عابد بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس جگہ پر فرماتے ہوئے
سنا کہ آیت ۱۔ اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس
کا بدلہ جہنم ہے جس میں بیٹھ رہے گا (۹۳:۴) یہ سورہ الفرقان
کی آیت ۱۔ وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت نہیں
کرتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام
قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ (۹۸: ۱۲۵) کے چھ ماہ بعد
نازل فرمائی گئی تھی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا تو حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب سورہ الفرقان کی
آیت ۱۔ وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرچا نہیں کرتے
اور نہ کسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق
کے ساتھ (۹۸:۱۲۵) تو مکہ مکرمہ کے مشرکوں نے کہا: ہم نے
اس جان کو قتل کیا جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اللہ کے
ساتھ دوسرے معبود کی عبادت کی ہے اور بے حیائی کے کام
کئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ مگر جنہوں نے
توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ایسے لوگوں کی پریموں
کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدلہ دیتا ہے (۹۰:۱۲۵) یہ انہوں
کے متعلق ہے۔ فرمایا کہ سورہ النساء کی آیت ۱۔ اللہ جو کسی
صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے
(۹۳:۴) یہ اس مسلمان کے متعلق ہے جو حکم اسلام کو جانتے
ہوئے کسی صاحب ایمان کو دانستہ قتل کرے تو وہ جہنمی ہے
اور اس کی توبہ نہیں ہے۔ میں نے کہا ہے اس کا ذکر کیا
تو انہوں نے فرمایا: مگر جو نادم ہو۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مذکورہ واقعہ کو روایت کرتے ہوئے آیت ۱۔ قَدْ قَتَلْنَا
بِحَيِّ اللَّهِ أَلِهَاتُ الْأَخْوَالِ کے متعلق فرمایا کہ وہ مشرکوں ہیں۔ اور

سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو میرا ہم نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام وہی ہوگا جو میرے والد ماجد کا ہے۔ قطر کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ حدیث سفیان میں فرمایا کہ نہیں جاتے گی یا دنیا ختم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ عرب کا مالک وہ شخص ہوگا جو میرے الہ بیت سے اور میرا ہم نام ہوگا۔
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمر بن عبد اوفی البکر ابن عیاش کے الفاظ بھی معنا سفیان جیسے ہیں۔

ابو طفیل نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زمانے کی زندگی سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تب بھی اللہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے فرد کو کھرا کرے گا جو میرے الہ بیت سے ہوگا اور زمین کو انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔

احمد بن ابوالبرہم، عبد اللہ بن جعفر زرقی، ابو اللیث حسن ابن عمر، زیاد بن بیان، علی بن نفیل، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ عبد اللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے ابو اللیث کو علی بن نفیل کی تعریف کرتے اور اچھا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

ابو نعروہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمدی کجھ سے ہوں گے جو کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مِنْ الدُّنْيَا لَأَيُّومًا قَالَ تَأْيِيدَةً لَعَوْلِ اللَّهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ جَلًّا مَعِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِي أَسْمَاءَ اسْمِي أَسْمَاءُ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ حَدِيثٌ فَظَلِمَ بِلَا الْإِهْنِ فَسَطَّوْا عَدْلًا كَمَا مَلَيْتُمْ ظَلَمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثٍ سَفِيَانٌ لَا تَنْهَبُ أَوْ لَا تَسْتَصِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِي أَسْمَاءَ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاؤُدَ لَفِظَ عَمَّ وَأَيْ تَبِي بِمَعْنَى سَفِيَانٍ.

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الفَصْلُ بْنُ دَكَّانٍ نَافِطِرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي ذَرَّةَ عَنِ ابْنِ نَظَيْلٍ عَنِ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مِنْ الدُّنْيَا لَأَيُّومًا لَبَعَثَ اللَّهُ هَجْلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلِكُهَا عَدْلًا كَمَا مَلَيْتُمْ جَوْرًا.

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْمَلِيحُ الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ بَابُو بْنِ بِيَانٍ عَنِ عَلِيِّ بْنِ نَيْلٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمَسْتَبِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ يُشْفِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نَيْلٍ وَبَيْنَ كُمَيْتٍ صَلَاحًا.

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ بَرْكِيٍّ نَاعِمًا أَنَّ الْقَطَّانَ عَنِ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ نَظَيْلٍ عَنِ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْحَدَّادِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مَعِي

اول کتاب المہدی

حضرت امام مہدی کا بیان

۸۴۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَمْرَانَ تَمْرُوَانُ
ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَعْقِبَ بْنِ ابْنِ خَالِدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا
الَّذِينَ قَامُوا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمْ شَأْنُ عَشْرٍ
خَلِيفَةٍ كُلُّهُمْ رَجُلٌ مِمَّنْ عَلَيْكَ الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ
كَلَامَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْهَمُهُ
فَقُلْتُ لِإِبْنِ مَائِقُولٍ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَاشٍ.

حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے
مہل گئے اور ہر ایک پر امت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ مزید سنا لیکن میں جو کچھ سنا
والدہ خرم سے گزارش کی کہ کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا یہ سنا
بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

۸۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو حَبِيبٍ
نَادَاوُدَ عَنْ كَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الَّذِينَ عَزَمُوا إِلَى اشْتِ
عَشْرَ خَلِيفَةٍ قَالَ فَكَلَّمَ النَّاسَ وَصَدَّحُوا أَنَّهُ
قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً فَكَلَّمَ لِإِبْنِ مَائِقُولٍ مَا قَالَ
قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَاشٍ.

حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا۔ یہ دین بارہ خلفا تک برابر قائم رہے گا۔
راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تکبیر کہی اور خوب نودر گیا۔
پھر آپ نے ہستہ آواز سے کچھ فرمایا۔ میں والدہ ماجدہ کی
خدمت میں عرض کر رہا تھا کہ اباجان! حضور نے کیا فرمایا؟ فرمایا
کہ سب قریش سے ہوں گے۔

۸۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْبِلٍ نَاهِضِي نَاهِضِي
ابْنُ حَقِيقَةَ نَالِ الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدِيُّ عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهَذَا الْحَدِيثِ نَادَاوُدَ كَلَّمَ رَجُلًا
إِلَى مَنَزِلِهِ أَنَّهُ قُرَاشٍ فَقَالُوا أَنَّهُ يَكُونُ مَاذَا
قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَمْدِيُّ.

اسود بن سید ہمدانی نے حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی
فرمایا۔ جب آپ کا شانہ اقدس کی طرف لوٹے تو قریش حاضر
بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر قتل و
قتال ہوگا۔

۸۴۹- حَدَّثَنَا سُرْدَانُ عَمْرٍو بْنِ عَمِيْدٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَابِئِي
يَعْقِبَ بْنَ عَيَّاضٍ وَحَدَّثَنَا سُرْدَانُ قَالَ مَا
يَعْنِي عَنْ سَفِيَّانٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ سَأَلْتُ اللَّيْثُ بْنَ مَوْسَى أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي جَمِيلُ بْنُ
ابْنِ مَوْسَى عَنْ فِطْرِ الْمَعْنِيِّ كَلَّمَ عَنْ عَلَامِ

سرد، عمر بن عمید — محمد بن العلاء، البرکری، العیاش۔
سرد، یحییٰ، سفیان — احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن موسیٰ،
زائدہ — احمد بن ابراہیم، جبر اللہ بن موسیٰ، فطر، مایم
زتر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا کی زندگی
کا ایک روز بھی باقی رہ گیا۔ زندہ کی روایت میں ہے کہ اللہ
تعالیٰ سے لیا کر دے گا۔ یہاں تک کہ مجھ سے یا میرے لئے

کے دست راست یعنی مولوی محمد اسماعیل دہلوی صاحب (المتوفی ۱۲۷۲ھ / ۱۸۳۳ء) نے انہیں جو مواد مستقیم کتاب میں صاحب دینی و عصمت بتایا اقدار الہامات کے نام سے جو بے نیاد اؤد معنی خیز بیانات پر درقلم ہے وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے سامعین فرنگ کی شہرہ بازی تھی۔ جب یہ برطانوی منصوبہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہو گیا تو چند متعین نے وہاں اپنا کادو ماری کرنا شروع کر دیا اور اپنے کادو کو چلانے نیز فری الہامات کی روشنی میں سید صاحب کو سچا دکھانے کی عزم سے ان کی فیہوت کا سکہ رد اعلیٰ کی فرنگ لکھ دیا۔ بلکہ بعض حضرات نے تو سید صاحب سے ملاقات اور کلام کرنے کے فری قہے بھی گھڑے اور انہیں کئی شکل دی گئی۔ یہ نفع شیطانی پکڑیں تھیں کہ حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ہاں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فری و فری و جمال سے کچھ مرہ پیلے پیدا ہوں گے۔ وقت آنے پر وقت کے ابدال و اقصاب انہیں پہچان میں آئے اور ان کے ہاتھ پر ہیجت کریں گے۔ احادیث مطروہ میں ان کے کارناموں کی تفصیل آئی ہیں اور فضائل و کمالات وارد ہوئے ہیں۔

ہمام نے فتاویٰ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے نو سال کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معاذ کے ہوا اؤد حضرات نے بھی ہمام سے نو سال روایت کیے ہیں۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ حَكِيمٍ الْبَاهِلِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَنَا قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ هَمَّامٍ

ابن المشي، عمرو بن حاتم، ابو العلام، قتاده، ابو ضليل،

عبد اللہ بن حارث، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جبکہ سابقہ یعنی معاذ بن ہمام کی حدیث زیادہ مکمل ہے

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لکھ کر عرض جانے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔

میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جو جبراً اس لشکر میں شامل کیا گیا جو اس کا حال ہوگا، فرمایا کہ ان کے ساتھ ہی عرض جانے گا لیکن قیامت کے روز اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ حَكِيمٍ الْبَاهِلِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَيْظِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَيْشٌ لِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَأْتِيهِمْ يَوْمَ الْبَيْعَةِ عَلَى بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا عَنْ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَأْتِيهِمْ يَوْمَ الْبَيْعَةِ قَالَ تَأْتِيهِمْ يَوْمَ الْبَيْعَةِ قَالَ تَأْتِيهِمْ يَوْمَ الْبَيْعَةِ

بارد، ابن مغیرہ، عمرو بن البرقیس، شعیب بن خالد، ابو اسحق سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسن کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو نامزد فرمایا ہے اور مقرر ہے اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے

أَجَلًا لِحَبَّتِهِ أَحَى الْأَنْفَ بِمَلَأَ الْأَكْمَدَ
فَنَسَاطَا وَعَدَلَا كَمَا كَانَتْ ظِلْمًا وَجَوْرًا
وَمَكَرًا سَكَّ سِينًا.

۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ عَنْ
صَالِحِ بْنِ أَبِي خَالِيسٍ عَنْ صَاحِبِ لَدْنِ عَن
أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَكُونُ الْخِلَافُ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ
فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا
إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
فَيَخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِيَةٌ فَيَأْتِيَهُمْ بَيْنَ
الْمَكَّةِ وَالْمَقَامِ وَيَعْتَلِ الْمَكَّةَ بَعَثَ مِنْ
الشَّامِ فَيُخَفِّفُ بِهِ بِالْبَيْتِ أَرَادَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ
الْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى أَحَدًا مَنَّا سَ ذَلِكَ آتَاهُ
أَبْكَالَ الشَّامِ وَهَضَابُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَأْتِيَهُ
ثُمَّ يَسْتَوْجِلُ مِنْهُمْ نِسْبَةَ خَوَالِهِ كُلِّ
فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْدَ فَتْوَهِمْ عَنَّا عَلَيْهِمْ خَدَو
ذَلِكَ بَعَثَ كُلِّ دُونَ حَسْبَةٍ لِمَنْ لَمْ يَسْهَدْ
عِنْتَهُ كُلِّ قَبِيْلَةٍ الْعَمَلِ وَيَعْمَلُ فِي
النَّاسِ بِسَنَةِ بَيْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيُلْفِي الْإِسْلَامَ بِجِدِّهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْتُمُ
سَكَّ سِينًا ثُمَّ مَوْتِي وَصَلَّى عَلَيْكَ الْمُسْلِمُونَ
قَالَ ابُودَاؤُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ نَسَمَ
سِينًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَسَمَ سِينًا.

یوں مہر دیں گے جیسے وہ ظلم و ستم سے مہر گئی ہوگی۔ وہ سات
سال حکومت کریں گے۔

صالح بن خلیل کے ایک دوست سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تدویز مطہرہ حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک خدیج کی وفات کے وقت
اختلاف واقع ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک شخص مکرّمترہ کی طرف
بھلے گا تو اہل مکہ سے کچھ لوگ اُس کے پاس آئیں گے کہ
اُسے امامت کے لیے نکالیں گے بلکہ وہ ناخرش ہوگا۔
پس جبراً اور مقام اہل بیت کے درمیان اُس کے ہاتھ پر
بیعت کی جائے گی۔ شاہ سے اُس کی طرف ایک لشکر
بھیجا جائے گا۔ جو مکرّمترہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیدار
کے مقام پر زمین میں دھسا دیے جائیں گے جب لوگ
ایسا دیکھیں گے تو شام۔ نے ابدال اور عراق کے جسے حاضر
ہو کر بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ تشریح سے ایک آدمی
کو کھڑا کرے گا جو ہر کنی کا بھائی ہوگا۔ وہ ایک لشکر
بھیجے گا جس پر تھوپی فتح پائیں گے۔ پھر کتب کی فوج بھیجے گی
اُس پر انھوں نے جو جہن کتب کے مال قیمت میں شامل
نہ ہوا۔ یہی مال تقسیم کر دیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے
نبی کی سنت رائج کر دی جائے گی۔ اسلام اپنے سچے فریق
میں گاڑے گا۔ یہی وہ سات سال رہنے کے بعد وفات
پائیں گے اور مسلمان ان پر ناز پڑھیں گے۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ ہشام سے بعض نے زسال اور بعض نے سات
سال روایت کیے ہیں۔

۱۰۰- احادیث مطہرہ کے مطابق امام تہدیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل سنت و جماعت کے بہت بڑے بزرگ اور
فروع و مجال کے وقت امت محمدیہ کی تنازوں اور امیدوں کا مرکز ہوں گے۔ روافض نے ان کے متعلق جو محکمہ فیروز پور
کیا جو اسے کہ وہ غلام محمد کے غلام سن میں پیدا ہوئے تھے، غلام کارنامے انجام دینے کے بعد مسلمانوں سے ندامت جو
کر فارغ رہیں راے تھا پچھتے ہوئے اہل قیامت کے نزدیک ظہور فرمائیں گے۔ یہ سن گزرت اور رضی قہر ہے۔ اسی
طرح سید احمد بلوچی صاحب المعرفی (شہادہ ۱۳۸۵ھ) کے متعلق امام تہدیٰ ہونے کے دماغی کیے گئے اور مومن

اَوَّلُ كِتَابِ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

وصیت کرنے کی تاکید کا بیان

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان مرد کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو کہ وہ دو دراتیں بھی گزارے مگر اس کے پاس کھلی ہوئی وصیت ہوتی چاہئے۔

مسجد اود محمد بن عمار ابو معاویہ، اعش، الودان، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میراث میں نہیں چھوڑے کوئی دینلو درہم، اونٹ یا بکری اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

موصی کو اپنے مال سے جو وصیت جہائز نہیں

عامر بن سعید سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں سخت بیمار پڑا جس سے شفا ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بیشک میرے پاس کافی مال ہے۔ اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ نصف؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی سہی لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بتر ہے کہ انہیں تنگ چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان پر خرچ نہیں کرتے مگر اس کا نہیں ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لغتہ جو تم اپنی میری کے منہ میں دہتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!

بِأَيِّهَا مَا جَاءَ فِي مَا يَأْتِي مِنَ الْوَصِيَّةِ۔

۱۰۸۸۔ حَلَّ ثَنَا اسَدُ بْنُ سُرَيْهٍ يَأْتِي عَنْ عُبَيْرِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقَّ لِأَمْرِئٍ سُرَيْرٌ لَمْ يَتْبَعْهُ يَتِيمٌ لَيْلَتٍ بِلَيْلٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

۱۰۸۹۔ حَلَّ ثَنَا اسَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ نَأَى أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَاهِمًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصِيَّ يَشْتَرِي۔

بِأَيِّهَا مَا جَاءَ فِي مَا يَأْتِي جُزْءٌ لِلْمَوْصِي فِي مَالِهِ۔

۱۰۹۰۔ حَلَّ ثَنَا حُثَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا مَسْفِيَانٌ عَنِ الرَّهْمِيِّ عَنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيدًا فَبَدَأَ فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي مَالًا لَمْ يَرَوْكَ لَيْسَ بَرٍّ عِنْدِي إِلَّا ابْتِغَى أَفَاتِنَ تَصَدَّقَ بِالْمَلَكَيْنِ قَالَ لَا قَالَ يَا لَشَطْمٍ قَالَ لَا قَالَ فَبِالْمَلَكِ قَالَ الْمَلَكُ وَالْمَلَكُ كَيْفَ إِنَّكَ إِنْ تَرَكَ وَرَثَتَكَ أَهْلِيَّةَ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَدْرَهُمْ حَالَتَهُ يَتَلَفَعُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفْعَةَ الْأَجْرَةِ فِيهَا حَقٌّ لِلْفَتْمَةِ تَدْرَعُهَا إِلَيَّ فِي أَمْرٍ أَرَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ خَلَفْتُ عَنْ هَجْرَتِي قَالَ إِنْ خَلَفْتُ بَعْدِي فَمَعَمَلٌ هَلَكَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ فِي الْخَلْقِ وَلَا
 يُشْبِهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ بَيْمَلَةَ الْأَنْصَارِ
 عَلِيًّا وَقَالَ هَانُونَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي قَيْسٍ
 عَنْ مَكْرَمِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ
 هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللَّهُ
 وَجْهَهُ يَقُولُ قَالَ لَتَعَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْخَامِرُ
 ابْنُ حِرَاتٍ عَلَى مَقَدِّ مِثْرَجٍ يُعَالِ كُ
 مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يَمْلِكُ لِأَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا كُنْتَ
 فَمِنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 وَجِبَّ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ لِأَجَابَتْ
 إِخْرُ كِتَابِ التَّمْهِيدِ عِ

اسم گرامی پر ہوگا۔ وہ تخلیق میں نہیں بلکہ مطلق میں حضور سے
 مشابہت رکھے گا۔ پھر زمیں کو انصاف سے بھر دینے کا ذکر
 فرمایا۔ اسحاق، عمرو بن ابوقیس، مطرف بن طریف، حسن،
 ہلال بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ
 وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا:۔ درود انہوں سے ایک آدمی نکلے گا جس کو عمارت
 بن عزت کہا جائے گا۔ اس کے آگے حضور نامی ایک شخص
 ہوگا جو آل محمد کو قسط یا پناہ دے گا جیسے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قریش نے جگہ دی تھی۔ اس کی حد
 کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کا حکم ماننا واجب
 ہوگا۔ کتاب الہدیٰ ختم ہوئی۔



سورہم اپنی موت کے وقت خیرات کرے۔

وہمیت کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کراہیت

عمرو بن عبد اللہ، عبد الصمد، نضر بن علی، حواری، اشعث بن جابر، عمر بن حوشب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی خواہ مرد اور عورت اساتھ سال تک خدا کی عبادت کریں۔ پھر ان دونوں کو موت آئے تو وہمیت کے ذریعے نقصان پہنچائیں۔ پس ان کے لیے جہنم واجب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے میرے (شہرین حوشب کے) سامنے یہ آیت تلاوت کی وہمیت کے بعد جس کی وہمیت لگائی ہو یا قرض جو تکلیف دینے کے لیے نہ ہو (۱۲:۱۳) امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مذکورہ آیت ابن جابر رضی اللہ عنہ کے جبرہ امجدی ہیں۔

حصایا میں شامل ہونے کا بیان

سالم بن ابی سالم جیشانی کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ابو ذر! میں نہیں کمزور دیکھا ہوں اور بیشک میں تمہارے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ لہذا تم ڈو ڈو آؤ کیوں بر بھی حاکم نہ بننا اور یتیم کے مال کا والی نہ بننا۔

والدین اور اقرباء کیلئے وہمیت کرنا منسوخ ہے

احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین بن واقد، ان کے والد ماجد یزید نخوی، حکمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ اگر مال چھوٹے تو وہمیت کرنا ہے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے (۱۲:۱۳) کے تحت اسی طرح وہمیت ہوتی تھی، یہاں تک کہ اسے آیت میرا نے منسوخ کر دیا۔

فِي حَمَانِ يَدِي هُوَ خَيْرٌ لِّكَ مِنْ أَنْ يَتَّصَلَكَ بِمَا تَأْتِي عِنْدَ مَوْتِكَ۔

باب ۱۲۶ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَهْمِيَّةِ۔
 ۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَبْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَصَرْنَا بَنِي الْحَدَّادِ قَالَ تَالِ الشَّعْثُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ مَوْشِبٍ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَعْمَلُ وَانْمَاءُ يَطْلَعُهُ اللَّهُ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْصُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضْلِكُنَّانِ فِي الْوَهْمِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ وَقَدْ قَرَأَ هُنَّ آيَةُ الْوَهْمِيَّةِ مِنْ هُمَانِ مِنْ بَدَنِ وَهْمِيَّةٌ يُوجِعُ بِهَا أَوْ دِينَ غَيْرَ مُضْلِيٍّ حَتَّىٰ بَلَغَ ذَلِكَ الْعَوْدَ الْعَظِيمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَعْزِي الشَّعْثُ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ۔

باب ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي الذُّخُولِ فِي الْوَهْمِيَّةِ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو عُمَيْرٍ الْحَمْدِيُّ الْمُعَمَّرِيُّ قَالَ نَسِيعُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ جَدِّكَ اللَّهُ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِلْمُعَمَّرِيِّ فَلَا تَأْمُرْ عَلَىٰ شَيْئِكَ وَلَا تُؤْكَلْ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ۔

باب ۱۲۸ مَا جَاءَ فِي تَسْخِ الْوَهْمِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدِ النَّخَوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّ تَوْلَةَ خَبَرَ الْوَهْمِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَكَانَتْ الْوَهْمِيَّةَ كَذَلِكَ حَتَّىٰ تَسْخَهَا آيَةُ الْوَهْمِيَّةِ۔

تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا تَزِدْ أَدْبِيَةَ إِلَّا رِيحَةً
 حَرِيصَةً لَعَلَّكَ إِنْ تَخَلَّفْتَ حَتَّى يَسْتَنْعِمَ بِكَ
 أَخْوَامٌ وَصَهْرُكَ أَخْوَانٌ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ
 امْنِصْ لِاصْحَابِي هَجْرَةَ كَمْزُولَا تَزِدْ هَجْرَةَ عَلَى
 أَحْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاشِرَ سَعِيدُ بْنُ حَوْكَةَ سَيَزِي
 لَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَاتَ
 سَعِيدٌ

کیا میں اپنی ہجرت کے باوجود پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ اگر
 تم میرے بعد پیچھے رہے تو زمین لے لے کے کا کر دے گا۔ من سے نہ ہاری
 رفت اور سعادت میں اضافہ ہو گا۔ شاید تم پیچھے رہ جاؤ اور کہتے
 ہی لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں اور کہتے ہی لوگوں کو نقصان پہنچے۔
 پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرماؤ
 اسیں واپس نہ لوٹاؤں گی اگر لوگوں پر لیکن تا سفر ہا حضرت سعید بن
 حوالہ کا کہ رسول اللہ بھی انھوں سے لیا کرتے تھے کیونکہ ان کا حال کھ کھ کر درم

ف۔ جب ۳۵ھ میں مکہ مکرمہ کو فرج کیا گیا تو حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار پڑ گئے انہیں
 عند شہ لا حق ہوا کہ شاید میں بھی ہجرت کرنے کے باوجود مدینہ منورہ نہ جا سکوں اور حضرت سعید بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی طرح مکہ معظمہ میں دفن ہونا پڑے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق یہ مدتوں زندہ رہے
 ان کے سال وفات میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن مولوی وحید الزمان خان صاحب نے لکھا ہے: "۳۵ھ میں سعید
 کا انتقال ہوا، تو اس بیماری کے بعد سعید بن ابی وقاص ۲۵ برس تک زندہ رہے" بیماری کچھ میں علاوہ صاحب کا
 حساب آیا نہیں کیونکہ ۳۵ھ ہجری میں فرج مکہ کے وقت حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے۔
 اور بقول علامہ صاحب ۳۵ھ میں انہوں نے وفات پائی تو اس بیماری کے بعد پینتالیس برس تک کس طرح

نہ رہے؟

تندرستی میں صدقہ دینے کی فضیلت

علامہ ابن قتیبا نے ابو زرہ بن عمرو بن عمرو سے روایت
 کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک
 آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار
 ہوا میرا رسول اللہ! کو نسا صدقہ انقض ہے؟ فرمایا جب رقم
 تندرست ہو، مال کا لاچھ ہو، زندگی کی امید ہو اور غریبی سے
 ڈرتے ہو۔ اتنا نہ کہے کہ جو ان خلق میں آچھنے تو اس وقت
 کہنے لگو کہ لگان کے لیے لگانا مال ہے اور غلام کے لیے اس قدر
 مال ہے۔

بِأَجْلِهَا فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي الصَّخَةِ
 ۱۰۹۱- حَوْلَ ثَمَامَةَ قَالَ نَاحِدًا لَوْ أَحَدٌ
 ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَاحِمَةَ ابْنُ التَّعْقِطِ عَنْ
 أَبِي زُرَّعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ
 قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَحْضَلُ قَالَ آتَى
 تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَرِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمَلُ النِّقَاءَ
 وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تَسْهَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ
 الْحُلُومَ فَكُنْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا
 وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

۱۰۹۲- حَوْلَ ثَمَامَةَ قَالَ لَوْ أَحَدٌ مِنْ صَالِحِينَ قَالَ أَنَا ابْنُ
 ابْنِ قُدَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ
 شَرِيحِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَصَدَّقَ الْمَرْءُ

احمد بن صالح، ابن ابی ذریک، ابن ابی ذئب، شریحی
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی ایک
 دلہم اپنی زندگی میں صدقہ کرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ

یقیم ہونے کی مدت کب ختم ہوتی ہے ؟

احمد بن صالح ایچی بن محمد بنی ، عبد اللہ بن خالد بن سعید بن البرہم ، اُن کے والد ماجد ، سعید بن عبد الرحمن بن نفیس ، بنی عمرو بن عوف کے ایک شیخ ، اُن کے ماموں جان عبد اللہ بن ابوالاحمد سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُن کر یہ بات محفوظ رکھی ہے کہ احتلام ہو جانے کے بعد یقیمی نہیں رہتی اور رات تک دن بھر کی خاموشی کا روزہ کوئی چیز نہیں ہے ۔

یقیم کا مال کھانا کتنا بڑا گناہ ہے

ابوالغیث نے حضرت ابویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ہلاک کرنے والے مسات گناہوں (کبیرہ گناہوں) سے بچتے رہنا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ! وہ کون سے ہیں ؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ، جادو کرنا ، اس جان کو قتل کرنا جو کہ اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ ، شہود کھانا ، شہیم مال کھانا کھانے سے منکر ہے ، پیٹھ میں پیٹھ دکھانا اور خادوئہ والی بدکاری سے بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر بدکاری کی تمت لگانا ۔

ابراہیم بن یعقوب جوزجانی ، معاذ بن ہانی ، سیرب بن شہداد ایچی بن ابوالکثیر ، عبد الحمید بن سنان ، سعید بن عمیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا : یا رسول اللہ ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں بھڑکا ہوا کہ وہ تو ہیں پھر معنا مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے دُ یہ بتلائے ، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیعت اللہ میں جو باتیں حرام ہیں انہیں حلال کر لینا حالانکہ وہ زندگی اور موت میں تمہارا قیہ ہے ۔

بانتک ما جاء مني يقطع النيم

۱۰۹۹۔ حدثنا أحمد بن صالح قال قال نافع بن معوية بن زهير بن عبد الله بن خالد بن سعيد بن أبي مرزوق عن أبيه عن سعيد بن عبد الرحمن بن رقيش أن سمع شيوهما من بني عمرو بن عوف ومن خالد بن عبد الله بن أحمد قال قال علي بن أبي طالب حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيم بعد احتلام ولا صمات يوم إلى الليل

بانتك ما جاء في الشدين في كل مال النيم

۱۱۰۰۔ حدثنا أحمد بن سعيد بن محمد بن علي بن نايف بن وهب عن سليمان بن بلال عن ثور بن يزيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جئنا التبع المريقات قبل يارسول الله ما هت قال العيزك يا لله والسنخ وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق وأكل الربوا وأكل مال اليتيم والتولي يوم التحف وقد ذت المنصات العاقلات المؤمنات

۱۱۰۱۔ حدثنا إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني قال نا معاذ بن هارث قال نا حرب بن شداد قال نا يحيى بن أبي كتيبة عن عبد الحميد بن سنان نا عبد بن عمرو عن أبيه أنه حدثه وكان له صعبان إن مر جلا سأل فقال يارسول الله ما الكبار قال هن شتم ذكمت معناه ما دعو عقوق الوالدين المسلمين وأسئحلان البيت الحرام قبلتكم كالحياة

وارث کے لیے وصیت کرنے کا حکم

شرعیسین بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے۔

تیمم کو کھانے میں شریک کرنا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور نزدیک جاؤ تیمم کے مال کے گلاچے طریقے سے اور ٹیکہ ہو لوگ تیمم کے مال میں سے کھاتے ہیں ظلم کے ساتھ (۲۰۲) تو جس کے پاس کوئی تیمم تھا وہ اس کے کھانے کی چیزوں کو اپنے کھانے کی چیزوں سے اور اس کے پینے کی چیزوں کو اپنے پینے کی چیزوں سے علیحدہ رکھتا۔ پس نہ کھانا اگر بیچ جائے تو نہ دیا جائے اور نہ کھانا لیتا یا خواب ہو جائے بات لوگوں پر گواہ نہ رہی مگر اللہ اور رسول اللہ سے اس کا ذکر کیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اے محبوب! تم سے تمہیں کے متعلق رسالہ کرتے ہیں فرادہ کہ ان کی اصلاح کرنا تکلف ہے اگر انہیں اپنے متشائل کر لیتے تھے بھائی ہیں (۲۰۲:۲۰۳) پس لوگوں نے ان کے کھانے کو تیمم کے مال سے اس گلہ دل کتنا مال لے سکتا ہے؟

عرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر کہ ہوا۔ میں تنگ دست ہوں میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میرے پاس ایک تیمم ہے فرمایا تیمم کے مال سے کھانے کو لے لو لیکن فضول خری نہ ہو اس کے جان ہونے کا ڈر نہ ہو اور اپنی پونجی نہ بنانی چلتے۔

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ.

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَانُ بْنُ حَفْصَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيَّاشُ بْنُ سُرَيْبٍ عَنْ سُرَيْبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَخْطَى كُلَّ ذِي عَرَضٍ حَقًّا فَلَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ.

بَابُكَ مَا خَالَطَهُ الْيَتِيمُ فِي الطَّعَامِ.

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا

حُوْرِيٌّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا

مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا الَّذِي فِي أَحْسَنِ وَاِنَّ السَّيِّئِينَ

يَأْكُلُونَ أَمْوَالَهُمْ لِنَسَاوِي ظُلْمًا الْأَيْتُ أَنْفَلْنَ مِنْ

كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَرَّلَ طَعَامًا مِنْ طَعَامِهِ وَ

شَرِبَ مِنْ شَرِبِهِ فَعَمِلَ بِفَضْلِ مِنْ طَعَامِهِ

فِيصَلِّ لَكَ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ فَاسْتَنْزَلَ عَلَيْهِ

قَدْ كَرِهَ ذَلِكَ لِيَسْمَعَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَلْزِمَنَّ النَّبِيَّ كُلَّ

إِصْلَاحٍ لِيَهْدِي خَيْرًا وَإِنْ تَخَالَطَوْهُ فَاخْتَابُوا

فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرِبَهُمْ بِشَرِبِهِ.

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي مَا لَوْ لِيَ الْيَتِيمِ أَنْ يَتَّكِلَ مِنْ

مَالِ الْيَتِيمِ.

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْعُودَةَ أَنَّ خَالِدَ

ابْنَ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ يَعْقِبَ

الْمَعْلُوكِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ

فَكُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ خَيْرٌ مِنْ مَسِيءٍ وَلَا تَبَادِرْ

وَلَا تَتَأْتَلِ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ ابْنُ شُبَيْتَةَ
حَبَسَتْ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقَتْ بِهَا فَصَدَّقَتْ بِهَا
عَمَّا أَنْتَ لَا يَبْعُ أَصْلَهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُؤْتَى
لِلْفَقْرِ أَوْ الْقَرْبَى وَالرَّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ
ابْنُ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بَشِيرٍ وَالصَّبِيحِ ثُمَّ
أَنْفَعُوا الْأَجْنَاسَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُمَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا
بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعَمَ صِدْقًا غَيْرَ مَمْنُونٍ فِيهِ
ثَمَادَ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَيْرُ مَا تَأْتِي
مَالًا

۱۱۰۵۔ حَلَّ شَنَا سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمُهْرَبِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدْرَةَ هَمِّ بْنِ
الْخَطَّابِ قَالَ نَسَخَ لِي عَيْكَ الْحَمِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْكَ اللَّهِ بْنِ هَمِّ بْنِ الْخَطَّابِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا كَتَبْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرِؤَ فِي تَمِيمٍ فَقَضَى مِنْ خَيْرِهِ
نَحْوَ حَدِيثِ نَدِيعٍ قَالَ عَيْرُ مَا تَأْتِي مَا لَأَقَمَا
عَفَاعَتَهُ مِنْ تَمِيمٍ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ
وَسَائِ الْقَضَاةِ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِحُ تَمِيمٍ
اشْتَرَى مِنْ تَمِيمٍ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ حَمِيمِي
وَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَسَدِ قَبْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ أَمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَثَ بِحَدَّثٍ أَنْ تَمُتَا
وَصَرَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدُ الْكَنْزِيُّ فِيهِ وَالْمَالَةُ
السَّهْمُ الَّذِي يَخْبَرُ وَرَقِيقَةُ الْكَنْزِيِّ فِيهِ
وَالْمَالَةُ الَّتِي أَطْعَمَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْوَادِي تَلْبِيهِ حِفْصَةَ مَا عَاشَتْ لَعَنَ
بِلَيْهِ ذُو الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يَبْعُ وَلَا يَشْتَرِي
بِنَفْسِهِ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ الْمَحْرُومِ

آپ اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اگر تم چاہو تو
اصل زمین روک لو اور جو اس سے حاصل ہو اسے خیر
کردار میں حضرت عمر نے اسے خیرات کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت
کی جائے، نہ ہبہ کی جائے اور کسی کی میراث میں ملے کچھ نہ بیلا
قریبی رشتہ داروں، گون چھڑانے والوں، اللہ کی راہ میں لڑنے
والوں اور سفاروں کے لیے اس کی پیداوار جو۔ بشرنے مہمانوں
کو بھی بیان کیا ہے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور اس کے متولی پر
کوئی گناہ نہیں ہے اگر دستور کے مطابق اس میں سے کھائے اور اپنے
ان دونوں کو کھلائے جو مالدار نہ ہوں۔ بشرنے محمد کا قول بیان
یہ یحییٰ بن سعید کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدر کی
نقل کر کے دی عبدالحمید بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر خطاب نے
یعنی اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت کرنے
والا ہے۔ یہ تحریر ہے جو اللہ کے بندے عمر نے تمغ کے متعلق
لکھی۔ پھر واقعہ بیان کیا حدیث نافع کی طرح کہ کہا مال جمع کرنے
والا نہ ہو اور جو اس کے پھیل کر وہ سائل اور محروم لوگوں کے
لیے ہیں باقی واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ اگر تمغ کا مستولی چاہے تو
پہل بیع دے اور غلام کام کرنے کے لیے خریدے۔ یہ سبقت نے
لکھا ہے اور حضرت عبداللہ بن ارقم نے اس پر گواہی دی۔
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
جس کی وصیت فرمائی اللہ کے بندے عمر نے جو امیر المؤمنین
ہیں کہ اگر مجھ پر کوئی حادثہ وارد ہو جائے تو تمغ، ضرر میں
الاکووع، وہ غلام جو اس میں ہے اور میرے وہ سوتے اور غلام
جو غیر میں ہیں نیز مسودہ جتنے جو۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مرحمت فرمائے تھے، ان سب کی حقیقت
متولی رہے گی جب تک وہ زندہ ہے اس کے بعد میرے گھر
والوں میں سے جو سب سے دانش مند ہو۔ لیکن ان کی خرید و
فروخت نہیں کی جائے گی۔ اسے خرچ کیا جائے جہاں مناسب
نظر آئے کسی سائل، محروم، قریبی رشتہ دار پر لاد متولی کے
کھانے کھلانے یا غلام خریدنے میں کوئی مضائقہ

وَأَمْرَانَا.

باب ۱۱۰۲ مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكُفْرَ
مَعَ جَمِيعِ الْمَالِ -

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُبَابِ
قَالَ مَضَعِبُ بْنُ عُمَيْرٍ قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَكُنْ
لَهُ الْإِسْرَةُ لَكُنَّا إِذَا عَظَّمْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ
رِجْلَاهُ فَإِذَا عَظَّمْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظُّوا إِيهَارَأْسَهُ
وَأَحْجُوا أَعْلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ -

باب ۱۱۰۳ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيلِ يَهَبُ الْيَهْيَةَ
ثُمَّ يُوضَعُ لَهَا أَوْ يَرْتَهَبُ -

۱۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا
زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ لَعْلُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ كُنْتُ
تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِوَلِيدَةَ وَإِنَّمَا مَاتَتْ وَ
تَرَكْتُ ثَلَاثَ الْوَلِيدَةِ قَالَ قَدْ وَجِبَ الْجُزُؤُ
وَرَجَعْتَ إِلَيْكَ فِي الْيَهْيَاتِ قَالَتْ وَإِنَّمَا مَاتَتْ
وَعَلَيْكَ مَا صَدَّقْتُكُمْ فِيهَا فَجَرِي وَيَقْضِي عَنْهَا أَنْ
أَصُومَ عَنْهَا قَالَ تَعَمَّقْتُ وَإِنَّمَا تَحْتَمُّ فِي جَرِي
أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَحْبَبَ عَنْهَا قَالَ تَعَمَّقُ -

باب ۱۱۰۴ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيلِ يُوقَعُ الْوَقْفَ
۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَابِشٌ بْنُ
نُزَيْعٍ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَابِشٌ بْنُ
الْمُقْتَدِرِ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَابِشٌ
عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَابِغٍ عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ صَابَ
عَسَى أَرْضًا يَخْبِرُ فَإِنِّي أَلْتَقَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَهَا أَصَبْتُ مَا لَا أَصَبُ لَهَا

کفن بھی مردے کے مال میں شمار ہوتا ہے۔

ابو داؤد نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر کو فروداً حد میں شہید کیا گیا تھا ان کے پاس ایک کھن کے سوا کچھ نہ تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھن جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھن جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کے سر کو ڈھک دو اور ان کے پیر کو پیرا نہ کر ڈال دو۔

کوئی چیز میرے گردی جائے پھر وہی آدمی اسے وصیت یا میراث میں پلٹے

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں ایک لونڈی پیش کی تھی۔ اربان کا انتقال ہو گیا اور وہ لونڈی ترکہ میں چھوڑی ہے۔ فرمایا کہ کہلا ثواب دا جب ہو گیا اور لونڈی میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔ عرض کی کہ جب وہ فوت ہوئیں تو ان پر ایک مہینے کے روزے تھے۔ کیا یہ جائز ہے۔ کہاں ان روزوں کی میں ان کی طرف سے قضا کر لوں۔ فرمایا، ہاں۔ عرض کر انہوں نے حج بھی نہیں کیا تھا تو کیا یہ کفایت کریگا کہ میں ان کی طرف جس نے کوئی چیز وقف کر دی

مسدد، یزید بن زریع - مسدد، بشر بن مفضل -

مسدد، یحییٰ، ابن عوان - نافع سے روایت ہے کہ حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر کو خیر میں زمین ملی تھی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھے یہ ایسی زمین ملی ہوئی کہ اس سے نفیس میرے پاس اور کوئی مال نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الزَّحْرِيِّ يُسَلِّمُهُ
وَلَيْتَهُ أَتَى مَمَةً أَنْ يُفْذَحَهَا۔

۱۱۰۹۔ حَكَّ شَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ
مَرْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ نَالُوا زَاخِمِي قَالَ
حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصِمَ بْنَ وَائِلٍ وَهُوَ
أَنَّ يُعْتِقَ عَنْ مَائَةَ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنَهُ هِشَامَ
خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ هَمَّوًّ أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ
الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَعَالَ حَقًّا سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ ابْنِي
يُعْتِقَ مَائَةَ رَقَبَةٍ وَإِنْ هَشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ
خَمْسِينَ وَلَقِيْتُمْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ سَرَقَبًا
أَفَاعْتِقَ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ هَذَا وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمْ
عَنْهُ بَلْعَةً ذَلِكَ۔

حربی کافر کی وصیت کے مطابق مسلمان اس کا وارث
ہوا۔ کیا وہ وصیت پوری کرے؟

عمر بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایا
کی ہے کہ عاصم بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو
گروہیں آزاد کی جائیں۔ پس اس کے بیٹے ہشام نے پچاس گروہیں
آزاد کر دیں۔ پھر اس کے صاحبزادے حضرت عمرو نے باقی پچاس
گروہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ پس دل میں کہا کہ کیوں نہیں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں۔ پس یہی حکم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ میرے باپ نے سو گروہیں آزاد کرنے کی وصیت
کی تو ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیں اور پچاس
گروہیں ان کی طرف سے باقی رہ گئیں۔ پس کیا میں ان کی طرف
سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اگر وہ مسلمان ہوتے اور تم ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے
یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اس کا ثواب انہیں پہنچ جاتا۔

ن۔ اگر ایسے شخص کے لیے ثواب بھیجا جائے جو مسلمان ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا تو ثواب اُسے ضرور
پہنچتا ہے لیکن جو مسلمان نہیں یا اس کا ایمان پر خاتمہ نہیں ہوا تو اُس کے وہ اعمال جو بظاہر نیک نظر آئیں وہ بھی
منازع ہو گئے۔ آخرت میں ان کا اُسے کوئی اجر نہیں ملے گا اور نہ کسی کا ایصالِ ثواب کرنا اُسے پہنچنے کا۔ کافر کے لیے
ایصالِ ثواب کرنا بے سود اور دانستہ ایسا کرنا سخت گناہ اور جہالت ہے۔ بعض مسلمان کلمانے والے بھی کافروں کی
طرح اپنے مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنے سے پرہیز کرتے بلکہ چڑتے ہیں۔ معلوم نہیں کفار کی طرح کیا بیٹیں
الْغَنَاءُ مِنْ أَصْحَابِ التَّمْكِيرِ كَمَا يَوْهَىٰ ابْنَةُ مُرْدُونَ تَمَكُّ ثَوَابٍ كَيْ سَيُفْجَعُ سَعَةَ نَامِيْدٍ هُوَ لَيْسَ هِيَ؟ أَمْ خَرَّابُنِي هِيَ
عَزْبُوَاتَارِبٍ سَعَةَ اِتْمَالَا تَلْعَقُ هُوَ جَانِي كِي كُوْنِي وَجُو تَوْضُوْدٍ هُوَ كِي اَنْبِيْ ثَوَابٍ سَعَةَ مَرْمُوْمٍ رَكْنِي كِي كُوْنِي سَر تَوْضُوْ
كُو شِيْشِ كِي جَانِي هِيَ۔ وَهْ حَضْرَاتِ بِنَاتِيْ يَانِي تَانِيْ لِيْ كِيْنِ عِ

کہ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

جو مر جائے جبکہ اس پر قرض ہو اور مال چھوڑے

تو قرض خواہ استظار کریں اور دار ثلوس سے نرمی بریں

وہب بن کیسان کو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَ
عَلَيْهِ دَيْنٌ وَكَهْ وَفَاءٌ لَيْسَتْ تَطْرُقُ عَرْمَاوَةً
ذَبْرُقًا بِالْعَارِيَةِ۔

۱۱۱۰۔ حَكَّ شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمَلَاءِ أَسَّ

نہیں ہے۔

میت کی طرف سے صدقہ دینا

سلیمان بن بلال کے خیال میں طہار بن عبدالرحمن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جائے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ایک وہ صدقہ جو نکالنا جاری ہے صدقہ سترہ علم جس سے فائدہ اٹھانے والے تیسرے نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

وَرَبِي النَّبِيُّ وَلَا مَحْرَمَ عَلَيَّ مِنْ وَلِيِّانِ أَكَلِ
أَوْ أَكَلِ أَوْ اشْتَرَى رَفِيقًا مِنْهُ.

بَابُ الْجَدِّ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ النَّبِيِّ.

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا الزَّبْيَعِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدَّبِيُّ

قَالَ تَابُوا مِنْهُ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَدَلٍ

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَاهُ سَمِعَ أَبِي عَنِ

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ

ثَلَاثَةٍ أَشْيَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ

بِهِ أَوْ ذَكَرٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

ف. فَرَأَى رَسَالَاتِ الْإِنْدَالِ عَنِ النَّخْبَرِ كَمَا عَلَيْهِ

مَنْكَ أَنْ يَرْمَعِ بَدَنًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

بِأَنْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا أَوْ يَتَنَاوَلَ عَمَلًا كَرِيمًا

جو بغیر وصیت کیے مر جائے اس کی طرف سے صدقہ دینا

ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی۔

یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ کا چاہک انتقال ہو گیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور وہ صدقہ و خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی

طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ یہی کہہ کر فرمایا ہاں پس اس کو ملے گی والدہ ماجدہ کی طرف سے صدقہ خیرات کی۔

احمد بن منیع، روح بن عبیدہ، زکریا بن اسحاق، عمر بن دینار، حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ!

میری والدہ ماجدہ فوت ہو چکی ہیں اگر ان کی طرف سے میں خیرات کروں تو کیا انہیں فائدہ پہنچے گا؟ فرمایا ہاں۔

عرض کی کہ میرا ایک باپ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر اس کا

أَوَّلُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

قسم اور نذر کا بیان

جھوٹی قسم کھانے کا عذاب

محمد بن صبیان بزار، یزید بن ہارون، ہشام بن عمار، محمد بن سیرین، حضرت عمر بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مغلوب ہو کر دیدہ دانستہ جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بسنا لے۔

کسی کا مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم کھانا

تقیق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حلف اٹھائے اور ہوا چاقی قسم میں جھوٹا سا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر کے جو خدا کے حضور جب حاضر ہو گا تو وہ اس پر غضبناک ہو گا۔ حضرت اشعث نے فرمایا کہ خدائے قسم پر میرے متعلق ہے کیونکہ میرا ایک یہودی کے ساتھ زمین پر جھگڑا تھا اس نے مجھے دینے سے انکار کر دیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارا کوئی گواہ ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں حالات تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ سِوَىٰ مَا رَزَقْتُمْ مِنْهُ ۗ هُوَ الَّذِيْ يَرِىٰٓ اَعْيُنَكُمْ وَيَسْمَعُ سِرْوَكُمْ وَهُوَ هُوَ عَلِيْمٌ غَلِيْبٌ** (سورہ بقرہ: 224)۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جو میں نے زمین کے متعلق تھا۔ حضرت عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری زمین اس کے پاس

باب ۲۱۵۔ التَّلَاطُفُ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ۔
۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى بَيْنِيْنِ مَضْبُورَةٍ كَاذِبًا فَلَيْتَنُوْا بِوَسْمِهِمْ مَّقْعَدَةَ مِنَ النَّارِ۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى وَهَذَا مِنْ السَّرْمِيِّ الْمَعْنَى قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى بَيْنِيْنٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ تَرِيٍّ مُسْلِمٍ لِكُلِّ لِقَاءٍ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٍ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِي وَاللّٰهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ ارَضَنْ فَجَدَدِي فَقَدَسَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا بَيْتِي قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ أَخْلَفْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا بَخِلْتُ وَبَدَّ هَبْ بِعَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا إِلَى الْخِرَابِ الْآيَةِ۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ نَا الْقُرْبَابِيُّ قَالَ نَا الْعَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ بَنِي كُرْدٍ وَمِنْهُمْ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ آتٍ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتِصَمَا

شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَنَّ هِشَامَ بْنَ
عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ نُوفِيًّا وَتَرَكَ عَلَيْهِ
ثَلَاثِينَ وَسَعْفًا لِحَيْلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ
جَابِرُ قَائِلًا فَاذْكُرْ مَا سَمِعْتَ مِنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَشْفَعُ لَكَ إِلَهِي فَجَاؤَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ
بِمَنْ خَلَعَ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ قَائِلًا وَكَلَّمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَنْظُرَهُ قَائِلًا وَ
سَأَلَ الْحَدِيثَ ، أَخْرَجَ كِتَابَ الْوَصَايَا .

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے والد ماجد فوت ہو گئے اور
ایک یہودی کا میں دست قرظہ چھوڑا۔ حضرت جابر نے اس
سے مہلت مانگی۔ لیکن اس نے انکار کر دیا تو حضرت جابر
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اس (یہودی)
سے ان کی سفارش کر دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کی کہ اپنے
قرظے کے بدلے میں پیٹھے پھیل بانٹ میں ہیں انہیں وصول کر
لے تو اس نے انکار کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اس سے کہا کہ اسے (حضرت جابر کو) مہلت دے دو تب
بھی اس نے انکار کر کیا۔ اور پھر باقی حدیث بیان کی۔
کتاب الوصایا ختم ہوئی۔



ہو میرے منہ کے پاس قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو خواہ وہ ایک ترسواک ہو کھائی ہو مگر وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے یا اس کے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔

اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا

حمید بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حلف اٹھایا اور اپنے حلف میں کہا کہ لاتسک قسم تو اُسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اٹھائیں تو اُسے چاہیے کہ کوئی چیز خیرات کرے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم نہ کھایا کرو اپنے باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ جنوں کی اور قسم نہ کھایا کرو تمہارا اللہ کی اور اللہ کی قسم بھی نہ کھاؤ مگر جب کہ تم پتھے ہو۔

آباؤ اجداد کی قسم کھانا منع ہے

حضرت ابن عمر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ملے جب کہ وہ سواروں کے ساتھ تھے اور اپنے باپ کی قسم کھاتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کے لیے سے منع فرماتا ہے۔ جس کو قسم کھانی پڑے تو وہ اللہ یا خدا دشمن رہے۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے: پھرتنا مذکورہ حدیث کی کم تک روایت کی ہے۔ یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے

أَنْتَ سَمِعَ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مَنْبَرِي هَذَا عَلَى بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَلَا عَلَى سِوَاكَ أَحْضِرْ الْأَيْمَةَ مَقْعِدَهُ مِنَ الْمَنَارِ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

باب ۶۲۸ التَّيْمِينُ بِغَيْرِ اللَّهِ.

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَمَّا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ وَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَفَأَمْرُكَ فَلْيَصِدِّقْ بِنَجْوَى.

۱۲۷۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَافِعُ بْنُ عَافِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَزْوَاجِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ.

باب ۶۲۹ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ.

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَهْتِكُكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِكِسْفَتِ.

۱۲۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الرَّزَّاقِيُّ أَمَّا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ مَعْنَاهُ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ مِنْ
الْبَيْتِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى
أَعْيُنِيهَا أَوْ هَذَا أَوْ هِيَ فِي بَيْتِهِ قَالَ هَلْ
لَكَ بَيْتٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْلَفَهُ وَاللَّهِ مَا بَعْدَكَ
أَنَّهُ أَرْضِي أَخْتَصِيئِنَهَا أَوْهُ فَتَعَبْتُ الْكِنْدِيُّ
لِيَسْمَعَنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا يَنْتَظِمُ أَحَدٌ مَا لَأَسْمِعِينَ إِلَّا لِقَوْلِ اللَّهِ
وَهُوَ أَحْرَمٌ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ.

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ قَالَ تَأ
أَبُو الْأَوْحُسِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ وَاثِلِ
ابْنِ حَجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
مِنْ حَضْرَمُوتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي هَذَا أَعْلَمِي عَلَى أَرْضِ الْأَجَلِ
فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي بَيْتِي أَرِزْهُمَا
لَيْسَ لِي فِيهَا شَيْءٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ الْكَتْبُ بَيْتُهُ قَالَ لَأَقَالَ
فَلَتَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ
لَا يَبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتُورِخُ مِنْ بَيْتِي
فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ
إِلَّا ذَلِكَ فَانْطَلِقْ لِيُحْلِفَ لَكَ فَلَمَّا دَبَّرَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَأَنْ حَلَفَ
عَلَى مَا لِي بِمَا حَلَفَ ظَالِمًا لِيُطْفِقِينَ اللَّهُ وَهُوَ
عَنْهُ مُعْرِضٌ.

باب ۶۲۷ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْبَيْتِ
عِنْدَ مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
ابْنُ شَكْرٍ قَالَ تَأَهَّسْتُ مِنْ هَاشِمٍ قَالَ الْحَدْرَمِيُّ
عَبْدُكَ اللَّهُ بْنُ نِسْطَائِسٍ مِنْ آلِ كَثِيبَةَ بْنِ الْعَلَدِ

نے چھین لیا تھی جواب اس کے تجھے میرے ہے۔ فرمایا کیا تمہارے
پاس کوئی شہادت ہے؟ عرض کی کہ نہیں لیکن میں تمہارا کتم کھاتا
ہوں کہ لیتا یہ زمین میری ہے جو اس کے باپ نے غصب کر لی تھی۔
یہ سن کر ہی مجھ کو تم کھانے کے لیے تیار ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم کھارے گی اس کا مال ٹھہر کر سے وہ اللہ تعالیٰ
کے حضور پیش ہو گا تو اس کے ہاتھ پر نہیں ہوں گے۔ یہ سن کر کیندی
نے کہا کہ یہ زمین ان کی ہے۔

علقہ بن وہاب بن حجر حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت
کی ہے کہ ایک اہل کیندی حضرت سے اہل ایک کندہ سے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرمی عرض گزار
ہوا کہ یا رسول اللہ انہوں نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میری
آبائی تھی۔ کیندی نے کہا کہ وہ زمین میرے قبضے میں ہے میں اس میں
کاشفکاری کرتا ہوں، اللہ ان کا اس زمین میں کوئی حق نہیں۔ تمہارا کرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس شہاد
ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے مقابلے پر دوسرے کے قسم کھا لے۔
عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ جھوٹے ہیں۔ قسم کھانے میں ایسے
نڈر ہیں کہ کوئی میسر حاصل نہیں ہوتی۔ تمہارا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تمہارے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ وہ قسم کھانے
کے لیے جن دیشے۔ جب بیٹھے پھیرے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے ایسے مال پر قسم کھائی کہ اسے ناحق کھائے
تو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو وہ ایسے شخص سے
اعراض فرمائے گا۔

منبر رسول کے پاس جھوٹی قسم کھانا گناہ عظیم ہے۔

آل کثیر بن الصلت کے فرود عبداللہ بن نسطاس نے حضرت
جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں

ابراہیم بن عبد اللہ اعلیٰ کی دادی جان سے ان کے والد حضرت
سید بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے ارادے سے نکلے
اور ہمارے ساتھ حضرت داؤد بن محمد تھے۔ انہیں دھڑوا کر ہم
اُن کے دوش سے پکڑ لیا۔ پس لوگوں نے قسم کھانے سے گریز کیا۔ لیکن
میں نے قسم کھالی کہ میرا بھائی ہے۔ پس اہم نے انہیں پھیر دیا۔
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ
کو یہ بات بتائی کہ دوسرے لوگوں نے قسم کھانے سے کئی کڑائی لگیں
میں نے قسم کھالی کہ میرا بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا
کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ف۔

ف۔ جب تک مسلمان نے لڑی برحق کے پڑھانے نہ ہونے اس میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو پوری دنیا سے
اپنی عظمت منواتے رہے اور آج جب کہ ہم ایک دوسرے کے لیے بلائے ناکامی بن گئے تو اس کا نتیجہ بھی ننگا ہوں گے سامنے
ہے کہ اقوام عالم کی ننگا ہوں میں سامانِ تعینیک بن کر رہ گئے ہیں۔ شاعر مشرق بھی اسی کے لیے دعا گو ہوتے تھے۔

ہاں دکھاوے یا الہی پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پھیرے کی طرف اسے گردشِ آیام تو

اسلام کے سوا کسی ملت سے بری ہونے کی قسم کھانا

ابو قتادہ بنے حضرت ثنابت بن شحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جس نے اسلام کے جو کسی اور دین اور وقت کی جھوٹی قسم کھائی تو
وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا اور جس نے کسی چیز کے ساتھ
اپنے آپ کو قتل کیا تو قیامت کے روز وہ اسی کے ساتھ خدایا
دیا جائے اور آگوشی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو
اس کے اختیار میں نہ ہو۔

عبداللہ بن ربیع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم
کھاتے ہوئے کہا کہ میں اسلام سے دور ہوں، اگر وہ چھوٹا ہے

۱۲۷۸۔ حَلَّ شَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدِ
نَا أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ قَالَ نَلَا سَوَاءً شَيْئًا هَبْتُ
أَبْرَاهِيمَ بْنَ عَبِيدَةَ الْأَعْلَى عَنْ جَدِّتِهِ عَنْ أَبِيهَا
سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا سَبْدُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَسْلُ بْنُ
حُجْرٍ فَأَخَذَ كَاهِدُوكَ فَفَتَحَ حِمَى الْعَوْمِ أَنْتَ
يَخْلُوكُوا وَحَلَفْتُ أَنْتَ أَجْحَى فَحَلَّ سَبِيلَكَ فَابْتِنَا
بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ
أَنَّ الْعَوْمَ نَخَرَجُوا أَنْ يَخْلُوكُوا وَحَلَفْتُ أَنْتَ
أَجْحَى قَالَ صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ

۱۲۷۹۔ حَلَّ شَا أَبُو تُوَيْبَةَ الرَّبِيعِيُّ مِنْ نَافِعِ
مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الصَّخَالِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ نَحَتَ الشَّجْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِعَيْلَةِ عَائِشَةَ الرَّبِيعِيَّةِ
كَأَذِيَابِ قَوْمِكَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِشَيْءٍ مِنْ
يَوْمِ الْبَيْتَةِ وَلَيْسَ عَلَى دَجَلِي نَذْرٌ فَيَسْمَا
لَا يَسْمَاكَ.

۱۲۸۰۔ حَلَّ شَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سَهْبِ
ابْنِ حَبَابٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ يَعْقِبَ بْنِ وَاقِلٍ حَكَتَنِي
هَبْكَ لَدُونِ بَرِيكَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

خدا کی قسم ہمیں زمان کی کبھی اصالت یا حکایتاً بھی قسم نہیں کھائی۔

سید ابن ابوجبیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو حضرت ابن عمر نے اس سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ جس نے خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے مشرکوں جیسا کام کیا۔

سلیمان بن داؤد عمکی، اسماعیل بن جعفر دہلی، ابوسمیع نافع بن مالک، عامران کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی یعنی اعرابی کے قتلے والی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نجات پا گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے۔ جنت میں داخل ہو گا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے۔

امانت کی قسم کھانا منع ہے

احمد بن یونس، زہرا و لید بن عبدطالی، ابن عبید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

قسم میں پہلو تکال کر سچنا

علو بن الوصالح کے والد ماجد ابوصالح نے حضرت ابوجبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری قسم کی محنت اس پر موقوف ہے کہ تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے۔ مردہ کا بیان ہے کہ یہ حدیث بعینہ خیر مجھے عبد اللہ بن ابوصالح سے پہنچی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ تمہارا والد ابوصالح اور عبد اللہ بن ابوصالح یہ دونوں ایک ہیں (یعنی ایک شخص کے دو نام ہیں)

إلى يا أيها كرمنا أذ قال عمر خذ الله ما حلفت
بهن أذ أكرأ ولا الشرا.

۱۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
أَذْرَيْسُ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا يَحْلِفُ لِأَهْلِ الْكُفَّةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عَمْرٍو إِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ أَشْرَكَ.

۱۲۷۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِّيُّ
ثَابِتُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي سَهِيلٍ
ثَابِتِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ
طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِي حَدِيثٍ قِصَّةً
الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمْ
وَأَبْتَرْتُمْ صَدَقَ دَخَلَ لَجَنَةً وَابْتَدَأَتْ
صَدَقَ.

بِأَسْبَابِكُمْ كَرَاهِيَةَ الْحَلْفِ بِالْأَمَانَةِ.

۱۲۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَازِهُرِيًّا
أَوْلَيْدُ بْنُ نَعْلِيَةَ الطَّلَبِيُّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا.

بِأَسْبَابِكُمْ فِي الْأَمَانَةِ.

۱۲۷۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا
حَرَامُ مَسْدُ قَالَ تَأْتِيهِمْ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغُ عَلَيْكَ عَلَى مَا
يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مَسْرُودٌ قَالَ
أَخْبَرَنِي هَيْكَلُ اللَّطَّافِيِّ أَبُو صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
هَمَّامًا وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي صَالِحٍ.

اکثریوں قسم کھایا کرتے۔ اس قسم ہے اس ذات کی جو دلوں کی پیڑھی کے
والی ہے۔

عاصم بن شمیم سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قسم
میں تاکید منظور ہوئی تو فرماتے۔ یہ قسم ہے اس ذات کی جس کے تپنے
میں ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے۔

محمد بن عبدالعزیز بن ابوزرمرہ زید بن ابوجاہ، محمد بن ہلال
کے والد ماجد نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی بات پر قسم
کھاتے تو فرمایا کرتے، میں اور میں اللہ سے منفرت
چاہتا ہوں۔

حسن بن علی، ابراہیم بن حمزہ، ابراہیم بن مغیرہ جزاہلی، عبدالرحمن
بن عیاش سمعی انصاری، ولیم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عمر
بن منتفق عقیلی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ان کے چچا
جان حضرت لعیط بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ
بیان ہے کہ اسی طرح یہ حدیث میان کی عجب سے اسود بن عبداللہ
نے عاصم بن لعیط کے واسطے سے کہ حضرت لعیط بن عامر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد لے کر تہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے۔ حضرت لعیط کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پھر باقی حدیث بیان
کی جس میں ہے۔ یہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تمہارے محبوب کی قسم۔

بھیلانی کی وجہ سے قسم توڑ دینا

ابورہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک خدا کی قسم، اگر اللہ نے چاہا اور

عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَأَكْرَمًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذَا الْيَمِينِ
لَأَوْ مَقْلِبِ الْقُلُوبِ۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَنَاوَيْكِيمٌ
نَاعُكِيُّ مَةَ بِنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَمِيمٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَمَعَ فِي الْيَمِينِ قَالَ
لَأَوْ أَلْوَمِي نَفْسِي إِلَى الْقَاسِمِ بِيَدِهِ۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ
أَبِي بَرِزَةَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي حَبَابٍ أَخْبَرَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَاهُ بِرَّةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ يَقُولُ
لَأَوْ اسْتَفْضِرُّ اللَّهُ۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَائِبُ الرَّاهِمِيِّ
ابْنُ حَمْزَةَ نَائِبُ الرَّاهِمِيِّ بِنُ الْمُغِيثَةِ الْجَدْرِيِّ نَا
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشِ السَّمْعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ دَلْعَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاجِبِ
ابْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنتَفِقِ الْعَقِيلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَقِبِ لُقَيْطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْعَمٌ وَحَدَّثَنِي
أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ لُقَيْطِ
أَنَّ لُقَيْطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُقَيْطُ فَقَدْ مَنَعَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرِهَ حِينَئِذٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُ
إِلَيْهِكَ۔

بِالسَّبَبِ الْجَنَّةِ إِذَا كَانَ خَيْرًا۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَحْوًا
نَحْوِ الْوَلَدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بَرِزَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَلْفٍ فَقَالَ
إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهَذَا
كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى
الْإِسْلَامِ سَالِمًا.

بِاسْمِكَ التَّجَلَّى بِحَلْفٍ أَنْ لَا يَبْدَأَ.

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى تَابِعِيُّ
ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوْسُفَ
ابْنِ عِيكَرٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كَفِّهِ
فَقَالَ هَذَا وَإِدَامُ هَذَا.

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عِيكَرٍ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ حَفْصٍ قَالَ مَا إِنِّي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِبْنِ يَحْيَى عَنْ بَرِيدِ الْأَخْوَرِيِّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ
عِيكَرٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ سَلَامٍ مَثَلَهُ.

بِاسْمِكَ الْإِسْتِثْنَاءُ فِي الْبَيِّنِينَ.

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا
سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
يَكْلُمُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَلَفَ عَلَى بَيِّنِينَ فَقَالَ إِنَّ سَاءَ اللَّهُ فَعَدَّ
اسْتِثْنَى.

۱۲۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى وَسَلَّمَ
وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَ نَاعِظُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتِثْنَى
فَإِنْ سَاءَ رَجَعِمُ وَإِنْ سَاءَ تَرَكَ عَدَّ حَيْثُ.

بِاسْمِكَ مَا حَلَفَ فِي بَيِّنِينَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ.

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا عِيكَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفَّيُّ
نَا ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَلَمِ

جو قسم کھاتے کہ سالن نہیں کھاتے گا

محمد بن یحییٰ، یحییٰ بن العلاء، محمد بن یحییٰ، حضرت یوسف بن
عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے روٹی کے ٹکڑے
پر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے۔

ہارون بن عبد اللہ عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، محمد بن
ابو یحییٰ، بزیڈ، عور سے حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

قسم میں اِنْ شَاءَ اللَّهُ کہنا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض فرمایا کہ
ہوئے تو کیا، جو کئی بات پر قسم کھاتے اور اِنْ شَاءَ اللَّهُ کہتے تو
اُس نے استثنا کر لیا۔

محمد بن یحییٰ، عبد اللہ بن مسعود، عبد الوارث، ابویہ، نافع نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے قسم کھاتے ہوئے استثنا کر
لیا تو چاہے رجوع کرے اور چاہے نہ کرے، تم نہیں
ٹوٹے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قسم کھایا کرتے تھے؟

موسى بن عقبه نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ كَتَبْتُ مِنْ
 يَتِيمٍ قَالَ أَنَا كَتَبْتُ مِنَ الرَّهْمِيِّ عِنْدَ
 لَيْسَ لِي مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو كَهْمَرٍ
 يَسْمُوهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلِدْ إِلَّا الْيَتِيمَ فَذَكَرَهُ رُبًّا فَأَعْرَجَهَا
 أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَبْتُ بَعْضًا وَكَطَّاتٌ بَعْضًا فَقَالَ فَهَسَبْتُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا ابْنَ آدَمَ لَتَحْرِيحُنِي سَالِفِي
 أَخْلَطْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمْ تَلِدْ نَفْسًا

۱۲۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ تَلَمَذْتُ ابْنَ كَثِيرٍ عَنِ الرَّهْمِيِّ
 عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا السَّبَدِ كَرِهُ الْقَسَمَ
 مَا دَفَعْتَهُ وَلَمْ يُغْفَرْهُ

باب ۳۸ فی الحلف ما دامت عقداً
 ۱۲۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا
 حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ يَحْيَى عَنْ
 ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْعَالِبَ الْيَتِيمَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيْتَةٌ
 فَأَسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الْوَدِيُّ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ غَفَرَ لَكَ بِالْأَخْطَابِ
 فَرَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُبَّ آدَمٍ مِنْ
 هَذَا النَّحْوِ بَشَرًا إِنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ

باب ۳۹ کفر الشاکر فی الکفارة

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَتَلْتُ
 عَلَى آسِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عبد اللہ، حضرت ابی جاس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے ساتھ بیٹھا تھا کہ وہ اس کو دعا پڑھا کہ اس کے دل میں سے ایک
 خواب نکلے۔ اس نے خواب بیان کیا تو حضرت ابو بکر نے تعبیر
 بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعبیر کا کچھ حصہ
 درست ہے اور کچھ درست نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ
 میں آپ کو قسم دیتا ہوں میرے والد ابی جاس پر تیرا بیٹا ہے۔ انشا فرمیں
 کہ میں نے کون سی بات غلط کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے ان سے فرمایا کہ قسم نہ دو۔

محمد بن یحییٰ، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر زہری، عبد اللہ بن
 حضرت ابی جاس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت ہے لیکن
 قسم کا ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ نے نہیں بتایا۔

جان بوجہ کر جھوٹی قسم کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 دو شخصوں نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
 پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی سے گواہ پیش کرنے
 کے لیے فرمایا۔ اس کے پاس گواہ نہ تھے۔ آپ نے دعا طے سے
 قسم کے لیے فرمایا۔ پس اس نے حلف اٹھایا کہ تمہاری قسم، جس کے
 سوا کوئی مسودہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 تم نے یہ کہا کیلئے لیکن تمہیں جنوں دل سے لا الہ الا اللہ کہنے
 کے سبب معاف کر دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث
 کو یہاں پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اُسے کفارہ ادا
 کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

کفارہ کے کتنے صابغ ہیں؟

عبدالرحمان بن حمر نے ام حبیب بنت زویب بن قیس
 مزنیہ سے روایت کی ہے جو ان میں سے تھا اسلم کے ایک شخص

السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَابَلْتَهُ
إِنْ سَأَلَكَ لَأَحْلِفُ عَلَى يَمِينِي فَأَرَى عَيْبَهَا
خَيْرًا مِنْهَا لِأَنَّكَ تَمَيَّيْتُ بِمِثْلِي وَأَتَيْتُ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ أَوْ قَالَ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ
كَفَرْتُ بِمِثْلِي.

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ النَّبَّارُ
نَاهِسْتِمُ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورُ بْنُ الْحَسَنِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ
إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينِي فَرَأَيْتُ عَيْبَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ بِمِثْلِكَ قَالَ
أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يُرْوِي عَنْهُ الْكُفَّارَةَ
قَبْلَ الْوَيْحِ.

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفَةَ نَاعِبُ الْأَعْمَلِي
قَالَ نَاسِعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَعُوَةَ قَالَ كَلِمَتِي عَنْ يَمِينِكَ
تَمَّ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَحْمَدُ
إِنِّي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَخَدِيدُ بْنُ حَازِمٍ وَ
أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الصَّحِيحِ رَوَى عَنْ كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ الْكُفَّارَةَ قَبْلَ
الْوَيْحِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ الْوَيْحَ قَبْلَ
الْكُفَّارَةِ.

بِالسَّيِّئِ فِي النَّسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا.
۱۲۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ السَّمْعَانِيُّ
عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ عَيْبَةَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُقْسِمُ.
۱۲۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَائِسٍ

میں کسی بات پر قسم کھانی، پھر دیکھوں کہ بھلائی اس کے سوا دوسری
صورت میں ہے تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے کر بھلائی کی طرف آجاتا
ہوں یا یوں فرمایا کہ بھلائی کی طرف آجاتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ
دے دیتا ہوں۔

حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
اے عبدالرحمن بن سمہ! جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی
اس کے سوا میں دیکھو تو بھلائی کی طرف ہو جانا اور اپنی قسم کا کفارہ
ادا کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا
کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کی اجازت ہے۔

حسن نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی
طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور
بھلائی کی طرف ہو جاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابویوسف
اشعری، حضرت عدوی بن حاتم اور حضرت ابوجہرہ کی اس سلسلے
میں جو روایات ہیں، ان میں سے بعض کے اندر کفارہ قسم توڑنے
سے پہلے ہے اور بعض روایتوں میں قسم کا ٹوٹنا کفارہ دینے سے
پہلے وارد ہوا ہے۔

کیا لفظ قسم بھی قسم کھانے میں شمار ہوتا ہے
عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ حضرت ابوجہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
قسم کھائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
قسم نہ کھاؤ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق، ابویحییٰ، معمر بن زبیر

طرف سے ایک ایمان والی لوٹتی آ کر اڑا کی جلتے ہیں یہ نبی کریم ﷺ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہونے کا بیرون آتے
میری حالت مختصر نے ایک ایمان والی لوٹتی آ کر اڑا کرنے کی مجھے وصیت
کی اور میرے پاس نو بیبکی ایک کالی لوٹتی ہے۔ پھر اس طرح بیان
کی امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ نے اسے عمر فارق روایت
کی اور حضرت شریہ کا ذکر نہیں کیا۔

نذر کی ممانعت

عبداللہ بن عمرو ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نذر سے منع ہی کیا کرتے اور فرماتے کہ نذر کی چیز کو ناسحق
تو نہیں، ان اس کو جو سے نخل کا مال نکل جاتا ہے۔

گناہ کی نذر ماننا

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس
نے نذر کی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانے تو اُسے پوری کرے اور جس
نے نذر مانا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اُسے پوری نہ کرے۔

حکمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبے میں ارہے تھے کہ
ایک شخص کو دعویٰ ہے کہ اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کہا کہ یہ ابوالسراہل ہے۔ اس نے نذر مانا ہے کہ کھڑا ہے
گا۔ بیٹھے گا نہیں، نہ سلتے میں رہے گا، نہ کلام کرے گا اور
روزہ رکھے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ کلام کرے، سالتے
میں رہے، بیٹھے جائے اور اپنا روزہ پورا کر لے۔

جس کے نزدیک معصیت کی قسم توڑنے پر کفارہ ہے

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

النَّبِيُّ إِنْ آمَنَ أَوْ صَدَّقَ أَنْ يُعْتَقَ عَنْهَا
سَقِيَّةٌ مَوْمِنَةٌ فَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ آمَنَ أَوْ صَدَّقَ
إِنْ أَخْتِقَ عَنْهَا رَقِيَّةٌ مَوْمِنَةٌ وَجَدِي حَارِثَةُ
سُودَاءُ مَوْمِنَةٌ فَذَكَرَ عُمَرُو قَالَ أَيْدَادُ عَمْرٍو
إِنْ عَمِرَ اللَّهُ أَسْرَكَ لَكَ يَدَا الشَّيْخِ

باب ۱۱۱۱ كراهية النذر

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا حَنْبَلٌ ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَأَلَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ الْهَمْدِيِّ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ وَالْعَمَلِ
لَا يَرُدُّ شَيْئًا لَهَا سَقِيَّةٌ خَيْرٌ مِنْهَا مِنَ الْبَيْعِ
بِالْمَعْصِيَةِ

۱۵۲۰- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
طَلْحَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْمَلِكِ الْأَعْلِيِّ بْنِ الْقَلْبِيِّ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ
نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِمِ

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا
يُحْيَى نَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
أَذْهُوَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي الشَّمْسِ فَيَسْأَلُ عَنْهُ
فَقَالَ هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ
وَلَا يُعْفَدَ وَلَا يَسْتُظَلَّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُومُ
قَالَ مُرَّةٌ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلَا يَسْتُظَلَّ وَلَا يُعْفَدَ
وَلْيُجِبْ صَوْمَهُ

باب ۱۱۱۲ من رأى عليه كفارة إذا كان
في معصية

۱۵۲۱- حَدَّثَنَا سُؤْدَةَ بِنْتُ إِسْرَائِيلَ

کے نکاح میں تیسرا اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوبت
 مطہرہ حضرت صفیہ کے بیٹھے سے نکاح کیا۔ اس شرط سے نفی
 کہ پہلی ام حبیب نے ایک صاع کفارہ دیا۔ اسناد ام حبیب
 نے حضرت صفیہ کے بیٹھے سے حدیث روایت کی، انہوں نے
 حضرت صفیہ سے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاع
 کفارہ تھا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اسے (نبوی صاع) کو
 قولا تو وہ ہشام بن عبد الملک کے در سے اڑھائی مہ تھا۔

ابن حزم نے عن ام حَبِيبٍ بِنْتُ ذُو يَكِبِ بْنِ
 فَسَبِي الْمَرْبُوتِ وَكَانَتْ نَحْتًا سَجَلِي مِنْهُ
 مِنْ اَسَدَةَ تَدَكَانَتْ تَحْتِ ابْنِ اَخِي لَصْفِيَّةِ
 وَوَجَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ
 حَزْمَةَ فَوَهَبْتَ لَنَا امَّ حَبِيبٍ صَاعًا
 حَذَّ نَسَاعًا ابْنِ اَخِي صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ اَنَّهُ
 صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ
 فَجَرِيَّةَ فَوَجَّحْتُ مَدِينٍ وَنَهْمًا يَحْدِ
 هَتَامٍ

مسلمان لوٹدی کا بیان

عطا بن یاسر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
 میں نے اپنی لوٹدی کو توبہ پیشا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم پر یہ بات گراں گزری تو میں عرض گزار ہوا کہ کیا اسے آزاد کر
 دوں؟ فرمایا کہ اسے خریدے پاس لاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اسے
 لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس (لٹی) نے
 نکل کر آسمان میں، آپ نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لوٹدی نے
 کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھ
 ہوا کہ اسے آزاد کر دو کہ چونکہ یہ ایمان والی ہے۔ ف

بَابُ ۶۴ فِي التَّائِبَةِ الْمُؤْمِنَةِ
 ۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَائِبُ أَبِي عُبَيْدِ
 الْعَبَّاسِ الصَّنَّاعِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ
 عَنْ هِلَالِ بْنِ ابْنِ أَبِي سَيُوفَةَ عَنْ عَطَاوِ بْنِ
 بَسَّارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَمَارِيَّةَ بِنِي صَدَّقْتُمَا صَدَقَةٌ
 فَعَطَمَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَفَلَا أُخْبِرُهَا قَالَ آتِي فِي بَيْتِهَا قَالَ
 فَبِحَبْنُ بَيْتِهَا قَالَ ابْنُ اللَّهِ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ
 قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبِرُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

ف۔ اللہ کو ماننا اور اس کے رسول کی رسالت کا اقرار کرنے سے آگے دائرہ اسلام میں آجاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے ایمان و فون باتوں کے اقرار پر اس لوٹدی کو موثر قرار دیا۔ ہاں جب کسی سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جو شریعت مطہرہ
 کی نظر میں کفر یا شرک ہو تو اس میں توحید و رسالت کا اقرار اور کلمہ گوئی بھی بے سود ہو کر جائے گی بلکہ اس شخص کو خواہ مفتی و
 شیخ طریقت بھی کیوں نہ بننا اور کلمہ گو بھی ہو کہ مسلمان نہیں رہے گا اور خدا کے نزدیک کافر و مشرک ہو جائے گا۔ دوسری بات
 یہ تو نظر رہے کہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ مقصود سوال سے صرف اتنا تھا کہ اس لوٹدی کو
 خدا کا تصور ہے یا نہیں۔ کسی جگہ میں جو چیز ہوتی ہے جس کا جسم ہوا اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کسی جگہ میں
 رہا نہیں سکتا، نہ کوئی چیز اس کا ساحل کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَائِبُ أَبِي عُبَيْدِ
 حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

ابو سلمہ نے حضرت شری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
 ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے انہیں وصیت کی تھی کہ ان کی

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
 کے کام کی کوئی خدمت نہیں اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کے کفر سے
 ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث شریفہ سے سنا جو ابی
 مبارک سے اس حدیث ابی اسلم کے متعلق روایت کی۔ پس یہ اس
 بات کی دلیل ہے کہ زہری کو ابی اسلم سے سماع حاصل نہیں ہے۔
 امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے
 ہوئے سنا ہے کہ اس حدیث کو کسا سے لیے بجا لایا گیا جو عرض کی
 گئی کہ اس کا بجا لانا آپ کے نزدیک ثابت ہے اور کیا اسے آج
 اویس کے سوا کسی نے روایت کیا ہے؟ فرمایا کہ ابی اسلم
 جیسے ہیں یعنی ابی اسلم بن سلیمان بن بلال اور ابی اسلم نے اسے
 روایت کیا ہے۔

احمد بن محمد روزی، ابی اسلم بن سلیمان، ابی بکر بن ابی اسلم، سلیمان
 بن بلال، ابن عقیق اور موسیٰ بن عقبہ بن ابی اسلم، سلیمان بن ارقم،
 یحییٰ بن ابی اسلم، ابی اسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ ان کے کاموں کی خدمت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کے
 طرح ہوتا ہے۔ احمد بن محمد روزی نے کہا کہ یہ حدیث علی بن مبارک
 کی حدیث ہے جس کو روایت کیا یحییٰ بن ابی اسلم، محمد بن زبیر ان کے
 والد ماجد حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اس (احمد بن محمد روزی) کا
 مقصد یہ ہے کہ اس میں سلیمان بن سادرم کو دوہم کہا اور زہری کی
 روایت ہونے پر محمول کیا اور اس کا رد کیا کہ اسے ابی اسلم نے
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

مسدد، یحییٰ بن سعید قطان، یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن
 بن زحر، البرسید، عبداللہ بن مالک نے حضرت عقبہ بن عامر

أَبُو مَعْبُدٍ نَاعَبُكَ اللَّهُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْرِي فِي
 مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَةٍ كَمَا رَأَى يَمِينُ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ
 سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ شَيْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ
 الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثَ
 ابْنِ سَلَمَةَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ
 مِنْ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ
 ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ أَصْدَقَ وَأَعْلَمَ هَذَا الْحَدِيثَ
 قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِسْنَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ
 عَمْرُو بْنُ ابْنِ أَوْسٍ قَالَ أَبُو بَرٍّ كَانَ أَكْثَلَ مِنْهُ
 يَعْنِي أَبُو بَرٍّ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ يَلَالٍ وَقَدْ
 رَوَاهُ أَبُو بَرٍّ.

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّمِرِيُّ
 نَأْيُوبُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ ابْنِ أَوْسٍ
 عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَلَالٍ عَنْ ابْنِ عَقِيْقٍ وَمَوْسَى
 ابْنِ عَقِيْقَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ
 أَرْقَمٍ أَنَّ يَعْجَبِيَّ ابْنَ ابْنِ كَثِيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ
 ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْرِي فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَةٍ
 كَمَا رَأَى يَمِينُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّمِرِيُّ
 لَأَمَّا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ
 يَعْجَبِيَّ بْنِ ابْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الثَّبَرِيِّ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ عَمْرُو بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَانَ سَلِيمَانَ بْنِ أَرْقَمَ
 وَهَمَّ فَبِيْرِهِ وَحَمَلَهُ عَلَيْهِ الزُّهْرِيُّ وَارْسَلَهُ
 إِلَى ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مَسْدَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 سَعْدِ بْنِ الْقَطَّانِ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْجَبِيُّ بْنُ سَعْدِ بْنِ

فرمایا، تم اس ذات کی جس نے تمہارے مصطفیٰ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر تم اس جگہ نماز پڑھتے تو وہ تمہیں بیت المقدس کی نماز کی جگہ کفایت کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے انصاری نے ابن جریر سے، جعفر بن عمر اور عمر بن حنبلہ نے فرمایا کہ انہیں یہ حدیث بتائی، حضرت عملاً زحران بن عوف نے نیز ادر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتھے ہی اصحاب کے واسطے سے۔

میت کی طرف سے نفل پوری کرنا

عبداللہ بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ فتویٰ پوچھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ مختصر فوت ہو گئیں اور ان کے اوپر ایک نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں۔ فرمایا کہ ان کی طرف سے تم اسے پوری کر دو۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے سعد بن عبادہ سے پوچھا کہ میں نے روزے رکھے مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بچائے رکھے تو ایک مہینے کے روزے رکھے مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بچائے رکھا لیکن اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ فوت ہو گئی۔ پس اس کی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ اس کی طرف سے تم روزے رکھ لو۔

عبداللہ بن عطاء نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے ایک لونڈی اپنی والدہ ماجدہ کو

قَالَ عَبَّاسُ ابْنُ حَنْظَلَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ سَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلَى بَعَثَ مُحَمَّدًا يَا لِحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَهُنَا لَمْ تَخْرُجِي عَنْ صَلَاةٍ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْرٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ عَمْرُؤُ بْنُ حَبِيَّةٍ وَقَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِيْهَا.

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُؤُ بْنُ حَبِيَّةٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ التَّحْرُوقَ فَذَرَتْ أَنْ تَجَاهَا اللَّهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَجَاهَا اللَّهُ فَكَرَتْصُومَ حَتَّى مَاتَتْ فَجَاءَتْ ابْنَتُهَا وَأَخْبَرَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا.

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَارَهُبٌ قَالَ نَاعِلُ اللَّهِ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ نَأَى أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَأَى بَيْتٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُثَيْبِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَخْبَنَ
نَدْرَتٌ أَنْ تَحْتَجَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا إِلَّا خَلَقَ
سَبِيحًا فَلْتَحْتَجَّ مَا أَلَيْتُ وَلَسْتُ كَفَرًا بَعِيثًا.

۱۵۰۹- حَلَّ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَأَى خُبَيْبٌ عَنْ
حَمِيدِ بْنِ لَطَوِيلٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَسْبَغٍ عَنْ أَبِي
إِبْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَهَادِي بَيْنَ ابْنَيْكَ فَسَأَلَ
عَنْهُ فَقَالُوا إِنَّهُمَا ابْنُ يَمَثِي فَقَالَ إِنْ اللَّهُ
لَعَنَى هُنَّ تَعْنِي بَيْ هَذَا النَّفْسِ وَأَمْرًا
إِنْ يَرْكَبَ.

بِالْبَيْتِ مَنْ نَدَرَ أَنْ يَصِلَ فِي بَيْتِ
الْمُقَدَّسِ.

۱۵۱۰- حَلَّ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
تَأَخَّرَ قَالَ حَبِيبُ الْمُعَلِّقِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
أَبِي دَرَامٍ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نَدَرْتُ
لِلَّهِ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَدَنًا أَنْ أَصَلَ فِي
بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سَلَعْتِكُنَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَادَ عَلَيْهِ
فَقَالَ شَأْنُكَ إِذَا.

۱۵۱۱- حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِيٍّ قَالَ نَأَى
أَبُو عَاصِمٍ وَشَاهِبُ عَسَى الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى
قَالَ نَأَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
أَنَّ الْعَنْبَرِيَّ ابْنَ سَفِيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَضْرًا
ابْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَحَمْرَدَ

مملو آل طلحہ کے سب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میری پس نے
پیدل حج کرنے کی نیت (ندرت) کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری پس کی شفقت کا کوئی اجر
نہیں دے گا۔ اُسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم
کا کفارہ ادا کر دے۔

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی
کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کے سہارے میں رہا تھا۔
پس اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو لوگوں نے کہا: ایسے چلنے کی
ندرت کی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے جو اپنی جان کو
بے لہجہ اور اُسے حکم فرمایا کہ سوار ہو جائے۔

جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نیت مانی

عطار بن ابی ہریرہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه وسلم کی جگہ فتح مکہ کے روز ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا
یا رسول اللہ! میں نے اللہ کے لیے نیت مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ
نے مکہ کو تم کو آپ کے ہاتھوں فتح کروادیا تو میں بیت المقدس میں
دو رکعتیں پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی جگہ پڑھ لو۔ پھر اس
سے دوبارہ فرمایا کہ ایسی جگہ پڑھ لو۔ پھر تیسری مرتبہ فرماتے ہوئے
فرمایا کہ جیسے تمہاری مرضی ہو۔

محمد بن خالد ابو عامر عباس مغربی ہرودج، ابن جریر،
یوسف بن حکم بن البرصقان، حفص بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف
اور عمرو عباس بن حنظلہ، عمر بن عبد الرحمن بن عوف نے اسے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی اصحاب سے روایت
کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

بَابُ ۱۵۱۷ التَّنْبِيْهِ فِي مَا لَا يَمْلِكُ

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَا نَحْمَدُكَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ دَلَابَةَ عَنْ ابْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ الْعَضْبَةُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمِيْلٍ وَ كَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاخِيقِ قَالَ فَأَيُّو قَاتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ فُطَيْفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَأْخُذُنِي وَ تَأْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاخِيقِ قَالَ تَأْخُذُكَ بِحَبْرٍ بِيضَةٍ حَلْفَانِكَ تَقْبِيعُ قَالَ وَكَانَ تَقْبِيعُ قَدْ اسْتَدْرَأَ رَجُلَانِ مِنَ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ قَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ وَ أَنَا سُلَيْمٌ أَوْ قَالَ وَ قَدْ اسَلَمْتُ فَلَمَّا مَضَى قَالَ ابُودَاوُدَ فَهَمَّتْ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى سَأَدَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَقِيقًا فَحَمَّ لِيهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَ أَنْتَ تَمَلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَدَعْتَ كُلَّ الْعَلَاحِ قَالَ ابُودَاوُدَ ثُمَّ سَرَّجَعْتَ إِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ابْنِ حَارِثٍ فَاطِعِمْ مِغْلَابِ بْنِ ظُهْيَانَ فَاسْتَقْبَحِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا حَاجَتُكَ أَوْ قَالَ هَذَا مَا حَاجَتُ فَقَالَ فَهَوِّدِي الرَّجُلَ بَعْدَ التَّحْلِيكِ قَالَ وَ حَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَةَ لِرَجُلٍ قَالَ فَآخَا هَا رَأَيْتُ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سِرْحِ الْمَدِينَةِ قَدْ هَبُوا بِالْعَضْبَةِ فَلَمَّا ذَهَبُوا أَيُّهَا وَ اسْرَدُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا كَانَ اللَّيْلُ يَرِيحُونَ لِابِلِهِمْ فِي

اس بیچہ کی قسم کھانا جو اپنے اختیار میں نہ ہو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عضباد اوشنی بن عقیل کے ایک شخص کی تھی جو ماریوں کو لے کر سب سے آگے جاتی تھی وہ تید ہوا اور باندھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے گھر سے پر سوار تھے اس نے کہا کہ اے محمد! آپ مجھے اور ماریوں کے آگے جانے والی کو کس لیے پکڑتے ہیں! فرمایا کہ ہم تمہیں بھی تعقیف کے جرم میں پکڑتے ہیں جو تمہارے تعقیف ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ تعقیف نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو صحابیوں کو تید کر رکھا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں یا یہ کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں جب آپ چلے گئے تو بعلول امام ابوداؤد اور محمد بن عیسیٰ نے وہ پکارا۔ اے محمد! اے محمد! چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیم و شقیق تھے، لہذا اس کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا۔ کیا بات ہے؟ کہا میں مسلمان ہوں فرمایا کہ یہ تو اس وقت کہتے جب آزاد تھے تاکہ پوری طرح نجات پاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر میں حدیث سلیمان کی طرف لوٹتا ہوں اس نے کہا اے محمد! میں سمجھتا ہوں، مجھے کھانا کھلائیے، میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مقصد یہی ہے یا فرمایا کہ یہی اس کا مقصد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی مذکورہ دونوں آدمیوں کے تید میں چھوڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عضباد کو اپنی سواری کے لیے رکھ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ مشرکوں نے مدینہ منورہ کے مومنین پر تو اکڑا لیا اور عضباد کو بھی لے گئے جب وہ اُسے لے گئے تو مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی تید کر لیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ رات کے وقت وہ اپنے اونٹوں کو میدانوں میں چھوڑ دیا کرتے تھے۔ ایک رات وہ سو گئے تو وہی عورت کھڑی ہوئی اور جس اونٹ پر ہات رکھتی وہ آواز نکالتی تاکہ کہ عضباد کے پاس آگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ اسی اونٹنی کے پاس آئی جو بسکین لاد تیز رفتار تھی وہ اس پر چڑھ گئی اور

صدقہ فرمائی تھی۔ وہ فوت ہو گئیں اور وہی لونڈی چھپے چھوڑی ہے
فرمایا کہ تمہارا ثواب سلام ہو گیا اور وہ تمہارے پاس میراث میں
لوٹ آئی۔ عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئیں اور ان پر ایک سینے کے
روزے تھے۔ پھر صومہ شب عمرو کی طرح حدیث بیان کی۔

نذر پوری کرنے کا حکم

عرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت
کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میں نے آپ کے سر پر خ
بجلنے کی منت نائی تھی، فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو۔ عرض گزار ہوئی
کہ میں نے فلاں جگہ جانور ذبح کرنے کی نذر کی تھی، جہاں دو روایت
میں لوگ ذبح کیا کرتے تھے فرمایا کیا بت کے لیے؟ عرض گزار
ہوئی کہ نہیں، فرمایا کیا تھکان کے لیے؟ عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔
فرمایا تو ابجی نذر پوری کر لو۔

یحییٰ بن کثیر نے ابو قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ثابت
بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک آدمی نے نبی کریم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زبان میں ہوانہ کے مقام پر ادا نہ فرج
کرنے کی منت مانی۔ میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے ہوانہ کے مقام پر ادا نہ
فرج کرنے کی منت مانی ہے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا وہاں جاہلیت کے جنوں میں سے کوئی بت ہے جس کی پوجا
جاتی ہے؟ عرض گزار ہونے کہ نہیں، فرمایا کہ کیا وہ ان کی عید منانے
کی جگہوں میں سے کوئی عید منانے کی جگہ ہے؟ عرض گزار ہونے
کہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر
لو کیونکہ نذر وہ پوری نہیں کی جاتی جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مادہ
نہ وہ جس کا آدمی مالک نہ ہو۔

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ نَصَبْتُ عَلَى الرَّجُلِ
وَبَيْدَةٍ وَإِنَّمَا مَاتَتْ وَتَوَكَّتْ تِلْكَ الْوَالِدِيَّةُ
قَالَ قَدْ وَجِبَ اجْرُوكَ وَرَجَعَتْ لَكَ فِي
الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَالْإِنَّمَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ
شَهْرٍ فَنَزَحْتُ حَدِيثَ عَمِي وَ-

بَابُ ۴۲ مَا يُؤْتَرُ بِهِ مِنْ وَقَائِدِ النَّذْرِ -

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا الْحَارِثُ
ابْنُ عَمْرٍو قَدْ قَدَّمَ عَن عُمَيْرِ بْنِ الْاَحْمَسِ
عَنْ عَمِي وَمِنْ شُعَيْرٍ عَنْ اَبِي عَن جَدِّهِ اَنَّ
امْرَاةً اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلَيَّ رَأْسِي
بِالذَّبِّ قَالَ اَوْ فِي يَدَيْكَ قَالَتْ اِنِّي نَذَرْتُ
اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا اَمَّا كَانْ يَذْبَحُ
فِيهَا هَلْ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لَصَمَّ قَالَتْ لَا قَالَ
لَوْ نِ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْ فِي يَدَيْكَ -

۱۵۱۶- حَدَّثَنَا اَدُوْدُ بْنُ رَسِيْدٍ قَالَ نَا
شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اِبْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابُو قَتَادَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ
رَجُلٌ عَلَيَّ عَمْرٍو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَنْحَرَّ اَبْلًا بِمَوَاتِنَ قَالِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَّ اَبْلًا بِمَوَاتِنَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ
فِيهَا وُثْنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا
لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ
قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوْ فِي يَدَيْكَ فَاتَتْ لَا وَقَاءَ لِنَذْرِي فِي مَعْصِيَةِ
اللهِ وَلَا فِي مَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ -

میں حضرت کعب بن مالک، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حقیقت میں میرا اللہ تعالیٰ سے تو یہ کہنا ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سے الگ نکل جاؤں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو جائے صدقہ کے طور پر فرمایا کہ ایسا نہ کرو عرض گزار ہونے کو اس کا نصف؟ فرمایا کہ اتنا بھی نہیں عرض گزار ہونے کو تیار؟ فرمایا، ہاں عرض گزار ہونے کو میں اپنا حیمیر والا حصہ روک لیتا ہوں۔

زمانہ کفر میں منت، مانی پھر مسلمان ہو گیا

ناقص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن کلاب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں مذربانی تھی کتنا گنہگار تھی ایک رات، اعرکاف بیٹھوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو۔

غیر معین نذر ماننا

ہارون بن عبادانزی، ابو بکر بن عباس، محمد بن ابی بکر، کعب بن علقمہ، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کا کفارہ بھی قسم کے کفارے کی طرح ہے۔

محمد بن عوف، سعید بن مسلم، یحییٰ بن ابی زب، کعب بن علقمہ ابن ابی اسد، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مذکورہ حدیث کی طرح۔

قَالَ ابْنُ اسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ أَنْ أَخْرَجَ مِنْ مَالِي كَلْبًا إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنَضَفْتُ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَلْتُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَأَنِّي سَأَمْتُكَ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرٍ بِأَمْرِكَ سَدَى الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ.

۱۵۲۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَايَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ بِنَذْرِكَ.

۱۵۲۱. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ نَايَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ أَنْ أَخْرَجَ مِنْ مَالِي كَلْبًا إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنَضَفْتُ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَلْتُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَأَنِّي سَأَمْتُكَ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرٍ بِأَمْرِكَ سَدَى الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ.

۱۵۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ أَنْ أَخْرَجَ مِنْ مَالِي كَلْبًا إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنَضَفْتُ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَلْتُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَأَنِّي سَأَمْتُكَ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرٍ بِأَمْرِكَ سَدَى الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ.

أَفْتَيْتُمْ قَالَ فَوَمُوا لَكُمْ وَفَامَتِ الْمَرْأَةُ
فَجَعَلَتْ لَهَا نَضَعُ بِيَدِهَا عَلَيَّ لِحْيَتَهَا حَتَّى
أَتَتْ الْعَضْبَاءُ قَالَ فَأَنْتَ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ
مَجْرُسَةٍ قَالَ فَمِنْ كَيْسَتَانِ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا
إِنْ عَمَّا صَالِ اللَّهُ لَسْتَحْرَهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ
النَّبِيَّةُ عَرَفَتْ النَّاقَةَ نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِيءَ بِهَا وَأُخْبِرَتْ بِهَا
فَقَالَ يَسُّ مَا جَزَيْتَهَا وَأُخْبِرْتَهَا أَنَّ اللَّهَ عَمَّا
عَلَيْهَا لَسْتَحْرَهَا لَوْ قَاءَ لِنَبِيٍّ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ
وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ
الْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةٌ آتَى ذَرِيَّةَ

اُسے اللہ کے لیے کروا کر اگر اللہ تعالیٰ اسے بچالے تو اوشی کفر سے
کردے گا۔ جب وہ میرے حضور میں پہنچی تو انہی میں پہنچا بی بی کو کہ
بی بی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازمنہ ہے میں تم کو کرم صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ بات بتائی تھی تو آپ نے اسے جو ایسا دہرا اُسے لے کر
آئی اور اس کی نذر پیش کرنے کے متعلق عرض کیا۔ فرمایا کہ تم نے
اسے بڑا دہرا کر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے ذریعے بچایا اور
تم اسے ذبیح کرتی ہو۔ ایسی نذر عری نہیں کی جاتی جس میں اللہ تعالیٰ
کی نافرمانی ہو یا آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا
کہ وہ عورت حضرت ابوداؤد کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ایک تو یہ سبق ملا کہ عمن کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جو چیز اپنی
بلک میں نہ ہو اس کو راہِ خدا میں دینے کی نذر نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی ایسے خبری میں ایسی نذر کرے تو اس کا پورا کرنا ضروری
نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اپنا مال راہِ خدا میں دینے کی نذر کرنا

ابن شہاب نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک
سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب کے قائدان کے بیٹوں
میں سے عبداللہ بن کعب مالک ہوا کرتے۔ ان کا بیان ہے کہ
حضرت کعب بن مالک صلی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے عمن میں گزار
ہوا کہ یا رسول اللہ! میری متقی تو یہ تو یہ ہے کہ میں اپنے تمام مال
سے جدا ہو جاؤں اور اُسے اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ
کے لیے پیش کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اپنا کچھ مال رکھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض گزار پوچھا
کہ میں اپنا خیر والا حصہ اپنے لیے روک لیتا ہوں۔

بِأَنَّكَ مَنْ تَدَّ مَا نَبَّصَدَفَ بِعَالِمٍ
۱۵۱۸ حَلَّ شَأْنِ سَلِيمَانَ بْنِ دَاؤُدَ وَابْنِ
السَّرْحِ قَالَ تَابُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
قَالَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
ابْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنَ
مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِي جَيْفِ عَمِي
عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْتَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً
إِلَى اللَّهِ وَالِى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ
فَهُوَ خَيْرُكَ قَالَ قُلْتُ إِنْ أَمْسِكْتُ سَهْوِي
الَّذِي يَخْبِيهِ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب کے والد ماجد نے ان
کے دادا جان کے واقعے میں روایت کرتے ہوئے فرمایا۔

۱۵۱۹ حَلَّ شَأْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَخِيٍّ قَالَ
تَا حَسَنُ بْنُ التَّرْبِيعِ قَالَ تَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ

کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ کھائیں مگر ان میں نے آج
سیسی مٹی رات پر گز کوئی نہیں دیکھی فرمایا کہ ان کا کھانا لانا دیکھنے
کھانا لایا گیا تو حضرت ابو بکرؓ اسے کھانے لگے اور انہوں نے
بھی کھایا۔ مجھے بتایا گیا کہ صبح کے وقت میں حضرت ابوبکرؓ ہی کی ہاتھ
میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا جو میں نے کیا اور جو آپ انہوں نے کیا
فرمایا بلکہ تم تو بہت نیک اور بڑے سچے ہو۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا۔ سالم بن نوت نے نبی صلی
میں یہ بھی کہا کہ کفار سے کہ بات تمہیں تک نہیں پہنچی۔

رشتہ توڑنے کی قسم کھانا

عمر بن شیبہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ
انصاریوں سے دو بھائیوں کو میراث ملی تو ایک نے اپنے دوسرے
بھائی سے اُسے تقسیم کرنے کے لیے کہا۔ دوسرے نے کہا کہ اگر تم
نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کرنے کا سوال کیا تو میں اپنا سارا مال کعبے
کے لیے وقف کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے
فرمایا کہ کعبہ کو تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنی قسم کا کفارہ
دو اور اپنے بھائی سے کلام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم پر نہ ایسی قسم ہے اور
نہ نذر جس میں رب کی نافرمانی ہو اور نہ قطع رحمی میں اور نہ اس چیز
میں جس کے تم مالک نہ ہو۔

قسم کھانے کے بعد ان شاء اللہ کہنا

ساک نے مکر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قریش سے جہاد کروں گا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ
سے جہاد کروں گا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا پھر
فرمایا کہ اگر اللہ نے جہاد امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو کہتے

حَتَّى نَطْعَمَهُ قَالَ مَا دَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ
قَطَّ قَالَ فَيُؤْطَعُ مَا كُنَّ قَالَ فَعَرِبَ طَعَامَهُمْ
فَقَالَ يَسْمُ اللَّهُ قَطْعِيمٌ وَطَعِيمُوا فَأَخْبِرْتُ
أَنَّهُ اصْبَحَ فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعُوا وَصَنَعُوا قَالَ بَل
أَنْتَ أَبْرَهُمْ وَأَصَدُّهُمْ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَسِئًا
ابْنُ نُوحٍ وَعَدِلَ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ الْحَرَبِيِّ عَنْ
أَبِي عَثَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَمْنَانِ
الْحَدِيثُ نَحْوَهُ سَمِعَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
قَالَ وَكَمْ يَلْفَعْنِي كَفَّارَةٌ

بَابُ ۶۵۲۔ الْبَيْتِينَ فِي قَطْعَةِ التَّرْحِمِ

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ قَالَ
تَأْتِينِي بَنُ رَزِيْقٍ قَالَ تَأْخِيْبُ الْمَعْرُوفِ عَنْ
عَمْرِئِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ آخِرِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا بَيْنَهُمْ لَمِيْرَاتٍ
فَسَأَلَ أَحَدُهُمْ بِصَاحِبِهِ الْفُسَيْمَةَ فَقَالَ
إِنْ عُدْتُ تَسَأَلْنِي عَنْ الْفُسَيْمَةِ فَعَلَّ مَالِي
فِي رِيَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرَانُ الْكَعْبَةُ عَيْنَةٌ
عَنْ مَالِكٍ كَفَرْتُمْ بِيَمِينِكَ وَكَلِمَةُ أَحَاكَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَمِينُ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرِي مَعْصِيَةٍ
الزَّيْتِ وَلَا فِي قَطْعَةِ التَّرْحِمِ وَلَا فِي مَالِ الْبَيْتِ
بَابُ ۶۵۳۔ الْحَالِفُ يَسْتَنْبِئُ بَعْدَ
مَا يَتَكَلَّمُ

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
تَأْتِيْبُكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَمْرِئِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ
لَا عَزْوُونَ فَمَا كَسَا وَاللَّهُ لَا عَزْوُونَ فَمَا نِشَاءُ وَاللَّهُ

باب ۱۶ لغو الیمین۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ سَعْدَةَ قَالَ
لَا حَسَنًا يَعْني ابْنَ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ
بَعْنِي لَصَّاعٌ عَنْ عَطَاءٍ فِي اللُّغُوِّ الْيَمِينِ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ
كَلَامِ اللّٰهِ وَدِيْلِي وَاللّٰهُ قَالَ اَبُوْدَاوُدُ اِبْرَاهِيْمَ
الصَّاعِ قَتَلَهُ اَبُو مُسْلِمٍ بَعْدَ نَدَسٍ قَالَ وَ
كَانَ اِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ اَسْتَبِيْهَا
قَالَ اَبُوْدَاوُدُ نَدَى هَذَا النَّبِيَّ دَاوُدُ بْنُ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّاعِ مَوْفُوفاً عَلٰى
عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ
اِبْنُ اَبِي سَلَمَةَ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ كُلُّهُمُ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفاً۔

باب ۱۷۔ فِي مَنْ حَلَفَ عَلٰى طَعَامٍ لَا يَأْكُلُهُ۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اُمُوَيْلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اِسْعٰقُ بْنُ النُّجَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ
اَوْعَنْ اَبِي السَّيْلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
اَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ بِمَا ضَيَّفْتُ لَنَا وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ
يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَ لَا اَرْجِعَنَّ اِلَيْكَ حَتَّى تَصْرَمَ
مِنْ صِبَاغَةٍ مَوْفُوفاً وَمِنْ فَرَاهِمٍ فَاتَاهُمْ
بِضَا اَهْمُ فَقَالُوا لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَأْتِيَ اَبُو بَكْرٍ
فَجَاءَ فَقَالَ مَا فَعَلْتَ اَصْبَاوُ كَمَا فَرَعْتُمْ مِنْ
فَرَاهِمٍ قَالُوا لَا قُلْتَ قَدْ اَسْتَبَيْتُمْ بِضَا اَهْمُ
فَاَوْقَالُوا وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَخِيْبَ فَقَالُوا
صَدَقَ قَدْ اَتَانَا قَابِيْنَا حَتَّى تَصْرَمَ قَالَ
فَمَا مَنَعَكُمْ قَالُوا اِمَّا نَكَتَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ
اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا وَنَحْنُ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ

فضول مسلم

ابراہیم سارنے عطاء سے فضول قسم کے بارے میں روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مردہ آدمی کا ایسا کلام ہے جو وہ اپنے گھر میں بخوٹا لوگنا رہتا ہے جیسے کلمہ اللہ اور کلمی واللہ وغیرہ۔ امام الیوداؤد نے فرمایا کہ ابراہیم سار کو ابو مسلم نے قنزہ کے مقام پر قتل کیا تھا اور فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہے کہ جب چتھوڑی ہاتھ سے اولاذان کی آواز سنتے تو اسے چھوڑ دیتے۔ امام یوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو داؤد بن ابی فرات نے ابراہیم سار سے حضرت عائشہ پر موقوف کرتے ہوئے اور اسی طرح روایت کیا اسے زہری اور عبد الملک بن ابی سلمہ مالک بن مینول سب نے عطاء سے حضرت عائشہ پر موقوف کرتے ہوئے۔

جس نے قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پاس مہمان آئے اور حضرت ابوبکرؓ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔ فرمایا کہ میں تمہارے پاس واپس نہیں آسکوں گا بیان تک کہ ان کی ضیافت اور کھانے سے فارغ ہو جاؤ گے۔ پس ان کے لیے کھانا لایا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکرؓ نہیں آجائیں۔ پس وہ آگئے تو فرمایا: رہمانوں کے ساتھ کیا کیا؟ آپ حضرات کھانا کھا چکے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں عرض کرنا: جو کلمہ میں نے کھانا حاضر کیا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ خدا کی قسم، ہم نہیں کھائیں گے جب تک وہ تشریف نہ لائیں۔ میں انہوں نے میری تصدیق کی کہ ہم سے پاس کھانا لایا گیا لیکن ہم نے آپ کے تشریف لائے تک کھانے سے انکار کر دیا۔ فرمایا کہ آپ لوگوں نے کیوں کھانا نہ کھایا؟ کہا آپ کو وجہ سے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی خدا کی قسم آج

انے جو اس کے بار میں ہو تو اسے پورا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ
 رعایت کیا اس حدیث کو ریختن وغیرہ کے جہاں اللہ بن سید بن ابی ہریرہ
 سے اور سب نے موقوف کیا ہے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما پر قسم اور نذر کا بیان ختم ہوا۔

الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ كُفَّارَةٍ
 كُفَّارَةٌ يَوْمَئِذٍ وَمَنْ نَذَرَ تَدْرًا لَا يُطْفِئُ
 كُفَّارَتَهُ كُفَّارَةٌ يَوْمَئِذٍ وَمَنْ نَذَرَ تَدْرًا
 بِطَافَةٍ فَلَيْفَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا
 الْحَدِيثَ وَكَيْفَ وَخَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
 ابْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ أَوْ قَفْوَةَ عَلِيٍّ ابْنِ عَبَّاسٍ
 أَخْرَجَتْهُ الْإِيمَانُ وَالنُّذُورُ



ہے حضرت نے شریک، سہاک، عکرمہ، حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سننا روایت کیا ہے۔

لَا تُعْرَوْنَ فَمَا كَيْسًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ
أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ اسْتَدَّ هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ وَاحِدٍ
عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَتَّى عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ.

مسعود بن سہاک نے عکرمہ سے فرمایا روایت کی کہ آپ نے فرمایا
خدا کی قسم میں قریش سے جو لوگوں کا پھر فرمایا اگر اللہ نے چاہا پھر
فرمایا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ
نے چاہا۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا۔ پھر قریش
زینے کے بعد فرمایا۔ اگر اللہ نے چاہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ
ولید بن مسلم نے شریک سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ پھر
آپ نے ان سے جہاد نہ کیا۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ مَسْعُومِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
عِكْرِمَةَ بَرَقَعَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا تُعْرَوْنَ فَمَا كَيْسًا
ثُمَّ قَالَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا تُعْرَوْنَ
فَمَا كَيْسًا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ
لَا تُعْرَوْنَ فَمَا كَيْسًا ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شَاءَ
اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَدْفِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ
عَنْ شَرِيكٍ ثُمَّ كَرِهَ تَفْرُغُهُ.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس چیز کا کوئی
مالک نہ ہو اس میں نذر ہے اور نہ قسم۔ اسی طرح اللہ کی نافرمانی اور
قطع رحمی میں بھی نہیں ہے اور جو کسی بات پر قسم کھائے، پھر اس کے
خلاف میں بھلائی نظر آئے تو اس بات کو چھوڑ دے اور بھلائی
والے پہلو کو اختیار کر لے اگر کسی سے (برائی) واسطے پہلو کو چھوڑ
دیا تو یہی اُس کا کفارہ ہے۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا الْمُؤَدَّبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ
نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلِمَةٌ لَا تَنْزِرُ وَلَا تَبْعِي فِي مَالٍ لَا يَمْلِكُ الْإِنْسَانُ
أَدَمَ دَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطْعِنَةِ رَحِمٍ
وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَمَا أَيْ غَيْرَهَا أَخْبَرَنَا
مِنْهَا وَلَيْدٌ عَنْ أَبِي نِيَّاتِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
تَرَكَمَ مَا كَفَّارَةٌ.

اسی صفت ماننا جو مسیہ یا مسیہ ہو
جعفر بن مسافر تلمیسی، ابن فدیک، طحیون بن یحییٰ انصاری، علی بن
بن سعید بن ابی حمزہ، یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی شیخ، کریم نے حضرت ابی
عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جو نذر مانے اور اس کا نام نہ لے (غیر مسیہ بن کر کے) تو اس
کا کفارہ قسم کی طرح ہے اور جو گناہ کے کام کی نذر مانے تو اس کا کفارہ
بھی قسم کے کفارہ کی طرح ہے اور جو ایسی بات کی نذر مانے جس
کی حالت سے باہر ہو تو اس کا کفارہ قسم کی طرح ہے جو ایسی بات کی نذر مانے

بِأَشْبَهٍ مِنْ تَنْزِيرِ الرَّايِطِيْفَةِ.
۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ
النَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي قَدَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي
طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْآنصَارِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ
ابْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
بَدَسَ نَذْرًا لَمْ يَسْتَوْبِهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةٌ

مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ الْآيَةَ

سنن نسائی

(مترجم)

جلد سوم

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

(۳۰۳/۵۶۹۱۵)

ترجمہ: مولانا دوست محمد شاکر - مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

ناشر

فرید بک ٹرال ۳۸۰ اردو بازار - لاہور پاکستان



صلى الله
عليه وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ النِّكَاحِ نکاح کے احکام میں کتاب

نکاح اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا بیان اور اس پیغمبر کا بیان جو اللہ تعالیٰ شانہ تم والہ نے اپنی حبیب محکم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے درست کی اور باقی مخلوق کو اس سے منع فرمایا تاکہ اس سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نفیست جلا مخلوق پر ظاہر ہو۔

۲۰۰ عن عطاء قال حضرته يوم ابرئ عتايي جنة ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن عتايي هذا ميمونة اذا ما فعلتم جنة هذا ولا تزعمون ولا تزولون فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان معه يشم ينسوي فكان يشمه ليشم ان واحد لعل يكون يقسمه لها.

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ تم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں حاضر تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حاضر ہوئے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں جب قرآن کا جنازہ منوں سے اٹھاؤ اسے چمکانگے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ رہتے تھے اور ہر ایک کی باری مقرر فرماتے مگر ایک زوجہ مطہرہ کی باری مقرر نہ فرماتے۔

نوٹ، مقامِ نبوت مکہ مجتہد سے ڈونزل دوڑ ہے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، جویریہ، صفیہ، میمونہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی باری میں اگلی پاس رہتے مگر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا متبعت ہو گئیں اور انہوں نے اپنی باری بھی ام المومنین حضرت عائشہ کو دے دی بلکہ آپ حضرت سودہ کی باری میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ان تیام پذیر ہوتے۔

۲۰۱ عن عطاء عن ابن عتايي قال لوقى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده يشم ينسوي يصيهمن الا سودة فانها وهبت يومها وليتصفا

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ نبوت کے وقت آپ کی نو بیویاں تھیں آپ ان کے ال ان کی باری کے مطابق تشریف سے جاتے لیکن

ابواب سنن نسائی

285..... کتاب النکاح

378..... کتاب الزینة

لَعَالِشَدَّةَ .

آپ حضرت سوادہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف نہیں لے جاتے تھے؛ کیونکہ حضرت سوادہ رضی اللہ عنہا نے اپنی دن رات کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رضہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نوا اذواج مطہرات تھیں آپ ان کے پاس ایک رات میں تشریف لے جاتے۔ اور ایسا آپ بھی کبھی کرتے مگر نہ آپ عموماً ایک رات میں ایک بیوی کے پاس تیار پذیر ہوئے!

۳۲۲ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَيَّ لَيْسَ بِي فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ لَكُمُ يَوْمَئِذٍ بِسَعْمٍ لَيْسَ بِي .

نہ، ایک رات میں سب کے پاس تشریف لے جاتے اور ایک بیوی کے پاس رات میں ایک بیوی کے پاس تیار پذیر ہوئے!

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں ان عورتوں کی اس بات سے شرم کرتی جو اپنی جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا کریں۔ مجھے تعجب نہ تھا کہ آپ ان عورتوں کی جان بھرتے تھے اور میں بھی ان میں سے ایک تھی کہ یہ بات تعجب اور حیرت کی معلوم ہوتی نا

۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَّتْ أَعْمَاءُ عَلَى النَّبِيِّ وَهَبْنِ أَنْسَهْمُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقُولُ أَتَكْبُرُ الْحَرَمَةَ لِنَفْسِنَا وَانزَلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَرْجِي مَنْ نَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤَدِي إِلَيْنَّ مَنْ نَشَاءُ فَلَدْتُ وَاللَّهِ وَارَى رَبِّكَ إِلَّا لِيَسْأَوْعَ لَكَ فِي هَوَاكَ .

بہذا نال اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی تیرجی من نشاء منہن وتؤدی الین من نشاء اسے رسول تو مجھے چاہے ان میں سے کسی کو بھی رکھ سے! اور مجھے چاہے اپنے پاس بھروسے اس وقت میں نے کہا خدا کی قسم آپ کا سب آپ کی خواہش اور نبی کے مطابق ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت سل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم سب ایک جگہ میں تھے اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو اپنی جان بخش دی! آپ جیسے! چاہیں کریں یہ بات سُن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس عورت سے میرا نکاح کرو دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم جو آؤ گے لے آؤ۔ خواہ لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو۔ وہ گیا اور اسے کوئی چیز نہ ملی۔ اور نہ ہی لوہے کی کوئی انگوٹھی ملی! آپ نے ارشاد فرمایا! کیا تھے قرآن مجید سے کچھ سورتیں حفظ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے اس عورت کو نکاح قرآن کی ان سورتوں کے بدلے میں کیا

۳۲۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذَا قَالَتْ أُمَّتُ أَفِي قَدِّ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بِي زَائِكَ قَتَمْتُ رَجُلًا فَقَالَ هَلْ رَوَيْتِهَا فَقَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبِي وَ لَوْ خَارَتْنَا مِنْ حِدِّي قَدِّ هَبْتُ قَتَمْتُ بَعْدَ نَيْشَاءُ وَلَا خَارَتْنَا مِنْ حِدِّي بَلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ مِنْ مَوْبِرِ الْقُرْآنِ تَتَمُّوْنَ قَالَ تَمُّوْا فَانْفَرَدَ وَجِبَ مَعَهُ مِنْ مَوْبِرِ الْقُرْآنِ .

لوگ، اللہ رب العزت نے سب سے ترانہ مجید میں یہ حکم نازل فرمایا کہ اب آپ کو زیادہ عورتوں سے نکاح نہ چاہیے، تم اربعین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اختیار ہو گیا کہ آپ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کر سکتے ہیں!

نکاح کی تزغیب والے کا بیان

الْحِثُّ عَلَى النِّكَاحِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عُمَرُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَغْنَى فَنِيئَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فَنِيئَةً كَمَا أَدْرَيْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَنْتَكِرُ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَحْفَنُ لِلْبَيْعَةِ وَأَحْصَنُ لِلتَّوَجُّعِ وَمَنْ لَا قَالَ عُمَرُ لَنَا وَجَاءَ.

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان کے پاس تشریف لائے، ماہانہ کی نگہا کر کے تیرہ ماہ کا غصہ بنا، بگوشہ اور ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی (اپنی بیوی کو) گلانے چاہے، اس سے جو کوئی رکنا ہو تو اسے چاہے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ بچی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور جس شخص کو اس قدر استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے روزہ اس کو بھی بنا دے گا!

نوٹ: استطاعت رکنا یعنی گلانے چاہنے کی نگاہ بچی رہتی ہے۔ یعنی بیگانہ عورتوں پر نہیں پڑتی شرمگاہ۔ زنا سے محفوظ ہوتی ہے۔ جو شخص اس قدر روزہ رکھے یعنی عیس اور ضرب بگوشہ روزہ رکھے روزہ بھی بنائے لا مطلب ہے کہ روزہ اس کی شہوت مٹا دے گا!

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عُمَرُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَغْنَى فَنِيئَةً أَنَا وَمَنْ جَاءَ مِنِّي فَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَحْفَنُ لِلْبَيْعَةِ وَأَحْصَنُ لِلتَّوَجُّعِ وَمَنْ لَا قَالَ عُمَرُ لَنَا وَجَاءَ.

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تمہیں کسی زحمت عورت کی تلاش ہو تو تم اس سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں۔ بعد ازاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں کسی زحمت عورت کی تلاش ہو تو تم اس سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں۔ بعد ازاں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح انسان کی نگاہ کو بہت کر دیتا ہے۔ زنا سے بچا ہے اور جس کو نکاح کرنے

سے نبی اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرمائیے اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور یہاں کی موتی چاہے تو اُمّیں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور تمہیں اولیں وقت میں رخصت کروں!

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ دُعا کی حالت میں ہوتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم بھی آسمانہ حال چاہوں۔ اور بعض نے تو اس سلسلے میں گفتگو بھی کر ڈالی۔

اس پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک گھر چھانے کی قسم کھائی؛ بعد ازاں ایک ماہ کے بعد یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تم ترغیب لائے۔ سب سے پہلے آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسمی اختیار کیا؛ بعد ازاں سب نے اسی طرح کیا؛ حضور کے گھر میں گویا فاقہ پڑا اور یہ فقر اختیار کیا تھا، جو آنا آپ فرما کر سے عزائم میں تقسیم فرمادیتے۔ اور پھر آپ کو اپنی فروریات پوری کرنے کے لیے عرض لینا پڑا!

۳۶۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدَّخَيْرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَاءِ أَذْوَكَانَ طَلَقًا.

میں نے عرض کی ہے کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو موت اختیار دیا تھا؛ اور کیا اختیار دینے سے طلاق واجب ہو جاتی ہے؟

نوٹ: یعنی موت اختیار دینے سے طلاق نہیں پڑتی اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو اسے طلاق ہو جاتی ہے!

۳۶۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ فَخَيْرَنَا، فَلَمْ يَحْضُرْنَا حَلًا وَلَا نِسَاءً.

۳۶۸ عَنْ عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَلَّ لَنَا النِّسَاءَ.

۳۶۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا أَنْ تَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا نَشَاءُ.

یہ بات ارشاد فرماتے ہیں مالا محضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے میں پہلے ہی یہ بات بول ارشاد فرمائی تھی! اسے تو جوانوں کی جماعت تم میں سے جس شخص کو استقامت ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے

قَالَ كُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النَّبَاتِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ مَالًا فَلْيَتَزَوَّجْ.

مجبور رہنے سے منع کرنے کے متعلق باب

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مجبور رہنے کی اجازت نہ دی۔ اگر آپ انہیں مجبور رہنے کی اجازت بخشتے تو ہمیں ہرجا جاتے۔ (بینی خوب مجبور رہتے)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور رہنے سے منع فرمایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور رہنے سے منع فرمایا!

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فوجان ہوں، اور مجھے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی نہیں کہ میں کسی عورت سے نکاح کروں۔ لہذا اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں تمہیں ہو جاؤں آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۳۱۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَكُنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَمَانَ التَّبَتُّلِ وَلَوْ أَدِنَ لَنَا لَا أَحْتَمِلِينَا.

۳۱۹ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

۳۱۸ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ عَمَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

۳۱۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ هَدِيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَجُلٌ مَثَانِي قَدْ تَحَشَيْتُ عَلَى نَفْسِي الْعَدَّتْ وَلَا أَحَدٌ طَوْلًا أَنْ تَزُوْجَ النِّسَاءَ فَأَخَذْتَنِي فَأَعْرَضَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ تَلَفًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

وَمَنْ لَعَلَّيْسَ طَعِمَ فَلْيَصُومَ فَإِنَّهُ
لَنَا وَجَاءُ

۳۲۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ اسْتِطَاعَ مِنْكُمْ
الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَعَلَّ
لَيْسَ طَعِمَ فَلْيَصُومَ بِالْقَوْمِ فَإِنَّهُ
لَنَا وَجَاءُ

۳۲۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّيْبِ مِنْ
اسْتِطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحُوا
فَإِنَّهُ أَعْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ
لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَعَلَّ لَيْسَ طَعِمَ فَإِنَّ
الْقَوْمَ لَنَا وَجَاءُ

۳۲۱۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ
الشَّيْبِ مِنْ اسْتِطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَ
فَلْيَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۳۲۱۵ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي
مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِبَيْتِي فَلَقِيَهُ
عُشْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ
يُحَدِّثُهُ فَقَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ
أَتَزَوَّجُكَ حَبَابِيَةَ شَابِيَةَ
فَلَعَلَّهَا أَنْ تَدْخِرَكَ
بِبَعْضِ مَا مَعَنِي مِنْكَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَا
لَيْنٌ قُلْتُ ذَاكَ لَعَلَّ

کی طاقت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کیلئے
روزہ نہیں ہونے کی طرز ہے :

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایہی ارشاد فرمایا۔ تم لوگوں میں سے جن شخص کو استطاعت ہو
اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے اور جسے طاقت نہیں
وہ روزہ اختیار کرے کیونکہ روزہ مجبور آدمی کے حق
میں ایسے ہے۔ جیسے کسی آدمی کو بھی کر دیا جائے!

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اے نوجوانوں کی جماعت تمہیں نکاح کر لینا چاہیے اگر
تمہیں طاقت ہو کہ جو نکاح آکھوں کہ بد نظر کی سے محفوظ
رکھتا ہے اور مرد و عورت کی شریک ہوں کہ بدکاری
سے بچا جائے۔ اور جس شخص کو استطاعت نہیں اسے
چاہیے کہ وہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اس کی شہوت
کا قزو ہے۔

نوٹ۔ اپروالی اور اس حدیث شریف کا ترجمہ ایک کتاب ہے
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس
حدیث شریف کو بھی اپروالی حدیث کی مانند قرار
دیا ہے!

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی میں تھا
وہاں ان کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
ان سے گفتگو فرماتے لگے! حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ فرماتے گئے اے ابو عبدالرحمن میں آپ کا نکاح
ایک زہرا کی لڑکی سے کرادوں! اور مجھے امید ہے کہ
وہ آپ کو آپ کے گزشتہ بچے یا دولا جائے گی (یعنی
زوجاتی کی طرح طاعت آموز ہوگی)
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھے

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور
میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں اور روزہ رکھتا ہوں
بھی کرتا۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں! اس کے
باوجود بھی اگر کوئی شخص میرے طریقے سے انحراف
کرتے وہ ہم میں سے نہیں۔

اس امر کے بارے میں باب کہ کوئی
شخص گناہ پہنچنے کیلئے نکاح کرے
اللہ جل شانہ اس کا مددگار ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ رب العزت نے
اپنی ذات مبارک پر فروری اور ایک لازمی حق قرار
دے دیا ہے۔ ایک تودہ حکایت جن کا ارادہ بدل
کتابت اور کرنے کا ہو۔ دوسرا اس ارادے سے
نکاح کرنے والا کہ وہ گناہ سے بچے اور پاک دامن
رہے۔ اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

کنواری عورت کو نکاح میں لانا

کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ میں نے نکاح کیا اور اس کے بعد حضور سرور کو میں
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔
آپ نے پوچھا اے جابر آپ نے نکاح کیا۔
میں نے عرض کی ہاں! آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ
میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو:
نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا تاکہ اس
سے کہتا۔ اور وہ تجھ سے کہتی!

لَيْكُنِّيْ اَصِيْبًا وَاَنَا وَاَصُوْمُ وَاَقِيْطُ
وَاَتَزَوِّجُ النِّسَاءَ فَسَنَ
رَاغِبٌ عَنِّي سَتِيْ قَلِيْسٌ وَمِيْ.

بَابُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ التَّالِكِ
الَّذِي يُرِيْدُ الْعَفَاةَ

۳۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقَّ عَلَيَّ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ عُوْنُهُمْ الْمَكَاتِبُ
الَّذِي يُرِيْدُ لِاِذَا وَالتَّالِكُ
الَّذِي يُرِيْدُ الْعَفَاةَ وَ
الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ.

نِكَاحِ الْاَبْكَارِ

۳۳۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ
فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْتُ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتِ بَا
جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَخْلَاةُ
يَتِيْمًا فَتَلْتُ يَتِيْمًا قَالَ وَهَلَّا
يَخْرُ تَلَا عِيْمًا وَ تَلَا عِيْبًا.

أَنْ تُرْجِعَ إِلَى مَسْكِنِهَا وَسَاءَ لَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْإِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدَرَ فِي مَسْكِنِهَا حَتَّى تَنْتَضِيَ عِدَّتَهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُعَبِّرُ بِأَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذَلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتُ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْشَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى النَّيْمِ حَرَجَ مَعَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْبِيقَةٍ مِنْ بَقِيَّةِ صَلاَحِهَا وَأَمَرَهَا بِالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَيْشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ يَنْفَقَتُهَا فَأَرْسَلَتْ نَعَمْتَ إِلَى الْحَارِثِ وَنَيْبِ بْنِ تَسْلَمِ الَّذِي أَمَرَ لَهُمْ رَوْحَانَةَ لَا وَاللَّهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِ حَامِلًا وَمَا بِنْتُ تَكُونُ فِي مَسْكِنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ إِنَّهَا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَّرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَصَدَّقْنَا قَوْلَ فَاطِمَةَ فَأَيُّنَ اسْتَبَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اسْتَبَلَّ عِنْدَ ابْنِ أَبِي مَكْتُومٍ وَالْأَعْمَى الَّذِي سَتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَمَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ مَرَجًا لَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَكُنْتُ أَمْرُ شَيْئًا عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَتَهُ ابْنُ تَابِتٍ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا مَرَوَانَ وَقَالَ لِمَ اسْمَعُ هَذَا الْخَبْرَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلِكَ وَسَأَخُذُ بِاللَّحْضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ

سے چلی جائیں، بعد ازاں مروان نے یہ بات سنی اور اسے پھسے وہیں جا کر رہنے کا حکم دیا۔ جہاں سے وہ چلی آئی تھی اور اس کی وجہ دریافت کی کہ وہاں سے کس وجہ سے چلی آئی ہیں۔ اور اپنے گھر میں صحت کیلئے نہ پوری کی۔ اس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ میں اپنی خالہ کے کہنے پر نکل آئی تھی۔ پھر اس کی خالہ نہیں کی بیٹی فاطمہ نے یوں بیان کیا کہ میں عمرو بن حفص کی منگوا تھی۔ بعد ازاں جب حضور سرور کو یہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو مین کا امیر بنا کر ارسال فرمایا تو میرا نانا بند بھی ان کے ساتھ گیا۔ پھر جوطان میں ملافتوں سے باقی رہ گئی تھی وہاں جا کر مجھے کہلا بھیجی اور مجھے نفقہ دینے کے لئے حارث بن ہشام اور نایب بن ابی ربیعہ سے کہلا بھیجا، میں نے ان دونوں سے دریافت کیا کہ میرے خالہ نے مجھے کیا حکم کیسے۔ انہوں نے بتایا کہ اسے نفقہ یعنی خرچ دینے کا؛ ہاں اگر حامل ہوئی تو اس کو نفقہ ملے گا اور یہ بھی کہا کہ اس کو ہماری اجازت کے بغیر ہمارے گھر میں ٹھہرنا بھی درست نہیں۔ بعد ازاں حضرت فاطمہ فرماتے گئیں کہ میں حضور سرور کو مین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہی قصہ آپ کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ دونوں؛ صحیح کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں چلی جاؤں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم ان ام منگوا نایب کے ان جا کر رہو جو ان کا ذکر اللہ رب العزت نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے حضرت فاطمہ نے انہوں کو مین نے ابن ام مکتوم کے پاس عدت کے ایام گزارے اور چونکہ آپ نایب تھے اس لئے میں آپ کے پاس اپنے کپڑے آنا رہتی۔ پھر حضور سرور انکسائت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

صالح اسرار میں نہ لکھنا تھا

۳۲۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَبِيِّي رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصْبَتَ
أَمْرًا قَبْدِي قُلْتُ نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَكْرًا
أَمْ آيْمًا قُلْتُ آيْمًا
قَالَ فَعَلَّا يَكْرًا تَلَاعِبُكَ

تَزْوِجُ الْمَرَاةِ مِنْهَا فِي السِّنِّ

۳۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا
عَلَيَّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ .

نوٹ، چھوٹے زمانے سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں حضرات کی عمر بڑھی تھی اور حضرت قاطمہ الزہراء
رضی اللہ عنہا ان سے عمر میں چھوٹی تھیں

تَزْوِجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةِ

۳۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّادَةَ أَنَّ عَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ عَشْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ
شَاكِرٌ فِي أَهْلِهِ مَرْوَانَ بْنَ سَعِيدٍ بِنِ
تَرْبٍ وَأُخْتَهَا بِنْتُ قَلْبِسِ النَّبِئَةِ
فَأَمَّا سَلَّتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا قَاطِمَةَ بِنْتُ
قَلْبِسِ تَامَرُهَا يَا لَيْتَ نَقَالَ مِنْ بِنْتِ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ يَذَلِكِ مَرْوَانَ
فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَتِهِ سَعِيدٍ فَأَمَرَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ مروی ہیں کہ میری
امانت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہوئی آپ نے پوچھا اے جابر! کیا
آپ ہمارے بعد میری اولاد میں سے کسی عورت کی امان
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دیانت نیا کہ تو نے نکاح کیا ہے
سے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کہ ساتھ نکاح
کیا آپ نے فرمایا۔ تو نے کنواری عورت سے نکاح
کیوں کیا جو تجھے کھلائی

عورت کا اس کے ہم عمر سے نکاح کرنا چاہیے

یہ ہے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ
اپنے باپ کو روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے حضور کو
یہ حضرت قاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لیے پھاڑا
تو آپ نے فرمایا کہ ناظم چھوٹی ہے اور پھر حضرت علی نے پیام
دیا تو آپ نے حضرت ناظم رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

نوٹ، چھوٹے زمانے سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں حضرات کی عمر بڑھی تھی اور حضرت قاطمہ الزہراء
رضی اللہ عنہا ان سے عمر میں چھوٹی تھیں

غلام مرد کا آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا

یہ ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت
سیدہ زینب کی لڑکی کو طلاق دیا۔ حالانکہ وہ اب
عبداللہ بن جابر بن ابی سفیان تھی۔ اور ان ایام میں مردان کی
سحومت تھی۔ اور طلاق ایسا ہی طلاق ہے جس میں عورت کا
کچھ بھی حصہ باقی نہ رہے اسے لڑکی۔ بعد ازاں اس
عورت کی خالہ نے جس کو نام ناظم تھا اسے نکاح کیا
کہ آپ عبداللہ بن عمر کے گھر نہ پہنچی۔ اور ان

بعضین مضمناً۔

بمائی اور قرین میں انفرجی کا باپ سلام نہ ہو تو وہ دین کے
سال اور قرین میں انفرجی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روای ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں
جو غزوہ بدر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
شریک تھے، آپ نے ایک انصاری عورت کے غلام
حضرت سالم کو اپنا متبھی بنایا جیسے حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو اپنا متبھی
بنایا۔ اور حضرت ابوہریرہ نے حضرت سالم کا کھان
اپنی بیٹی ہند نامی ولید کی بیٹی سے کر دیا۔ اور ہند وہ
عورت تھیں جنہوں نے ابتدائی دور میں ہجرت کی تھی۔
اور اس وقت وہ تمام بیواؤں اور قریشی عورتوں سے افضل
تھیں۔ جب اللہ رب العزت نے حضرت زید
بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مصنفین یہ آیت شریفہ
نازل فرمائی:

أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ
اللَّهِ .

یعنی اپنے مشقی غلاموں کو ان کے والد کا نام:
لے کر کارو کر ہی اللہ کے اہل قرین انصاف ہے۔
بعد ازاں ہر ایک مشقی غلام کو ان کے آباء واجداد کی طرف
نسبت کرنے لگے اگر کسی کے یہ آپ کا نام معلوم نہ ہو
تو وہ ان کے آقاؤں کی طرف منسوب کر دیا جاتا

عَنْ عَائِشَةَ نَزَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ
شَيْبَةَ بْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مَعَهُ
قَعْدٌ يَدْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَتَّى سَالِمًا وَ
تَو مَوْلَى لِأَمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَكَانَتْ تَبَتَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْبُؤُ بِنِ حَارِثَةَ
وَأَنَّكُمْ أَبُو حُدَيْفَةَ بْنَ
عُبَيْدَةَ سَالِمًا بِنْتُ أَخِيهِ هَذَا
بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ سَابِغَةَ
وَكَانَتْ هَذَا بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ
عُبَيْدَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ لَا وَدَّ
مَعَهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ آيَاتِ
قُرْآنٍ فَكُنَّا نَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي تَدْبُؤِ بِنِ حَارِثَةَ أَدْعُوهُمْ
لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ
مَذَّ كُلُّ أَحَدٍ يَنْتَحِي مِنْ أَوْلِيائِكَ
إِلَى أَبِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُعْلَمُ أَبُوهُ
مَدَّ إِلَى مَوَالِيهِ .

حسب کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روای ہے
کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
دنیا دار کا حسب و نسب مال و دولت ہے!

الْحَسَبُ

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا
الَّذِي يَدْعُونَ إِلَيْهِ الْعَمَالُ .

عَلَيْهَا مَحْتَصَرًا.

انکہ کیا۔ اور کہا کہ ہم نسا اس سے پہلے یہ حدیث شریف کسی سے نہیں سنی اور ہم اسی طرح پتھر رمال کریں گے جس پر لوگوں کو ملانے کے لئے دیکھا! (یہ حدیث شریف مختصر ہے)

نوٹ: حدیث شریف کی ابتدا میں ارشاد ہے۔

ایسی طلاق دہی جس میں عورت کا کچھ علاقہ باقی نہ رہے یعنی طلاق بائن جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے!

مصنف نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے۔ آزاد عورت کا غلام مرد سے نکاح کیا جا سکتا ہے جیسے کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم بنت تمیم کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حذيفة

ابن عتبة بن ربيعة بن عبد

شمس وكان ممن شهد بدرًا

مع رسول الله صلى الله عليه

وسلم تزوجت سلمًا وأنكحها

ابنة أخيه هندا بنت الوليد

ابن عتبة بن ربيعة بن عبد

شمس وهو مولى لامرأة من

الأنصاريين فكانت امرأة رسول الله

صلى الله عليه وسلم نبيًا

وكان من نبي رجلا في

الجاهلية دعاها من

ابنة خواتم من ميرة

حتى أنزل الله عز وجل

في ذلك أدعوهم لإبائهم

هو أخط عند الله فإن

لعمركم أن أباءهم

فأخاؤكم في الدين

دموا إليكم فمن لم يعلم

لأنه كان مولى وأختي

آل المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

مردی سے کہ عتبہ کے بیٹے جناب حضرت ابو حذیفہ

رضی اللہ عنہم حضرت سالم کو نکھی کیا حضرت سالم کرمی

انصاری عورت کے آزاد غلام تھے۔ اور جناب ابو حذیفہ

رضی اللہ عنہم حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ بعد ازاں ابو حذیفہ رضی اللہ

عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بیٹی ہندا

سے کر دیا جو ولید بن شمر کی بیٹی تھی اور اسی طرح

حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدہ کو اپنا

فرزند بنایا تھا اور جاہلیت میں کس عورت کا بیٹی بنانے

والے کو اس لئے کہ اب کیا کرتے۔ اور وہ اس کا

کی میراث کا وارث ہوا۔ اور ان کی مدت تک بوس ہی گذر

رہا پھر اللہ رب العزت والہم نے یہ آیت شریفہ اس

بائے متعلق نازل فرمائی!

ادعوهم لإبائهم هو أخط عند الله

فإن لعمركم أن أباءهم

فأخاؤكم في الدين

دموا إليكم فمن لم يعلم

لأنه كان مولى وأختي

اگر تم ان کے باپ کو نہ جانتے ہو تو وہ دین میں تمہارے

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

باجھ عورت سے نکاح کرنا

مکروہ ہے !!

سیدنا حضرت سیدنا رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ایک شخص حضور سرور کو کہیں علی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک شریف اور مرتبہ والی عورت ملی ہے لیکن اس کی اولاد نہیں کیا میں اس کے ساتھ نکاح کروں! آپ نے اسے منع فرمایا۔ بعد ازاں وہ پھر آیا پھر منع کیا! پھر تیسری دفعہ آیا اور آپ نے منع فرمایا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسی عورت سے نکاح کرو جس سے اولاد ہو اور وہ عورت مرد کی دوست مائش کی طرح ہو کیونکہ تم میں سے اپنی امت کی! کثرت پر فخر کروں گا!

۲۳۳۱ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْعَتُهَا إِلَّا أَن تَلِدَ فَأَتَزَوَّجُهَا فَمَنْعَهَا كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَمَنْعَهَا فَقَالَ تَزَوَّجُهَا لَوْلَا لَوْلَا لَوْلَا فَيَا بَنِي مَكَا شِرَّةٍ يَكْفُرُ

تَزْوِيجِ الزَّانِيَةِ

زانی عورت کو نکاح میں لانا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ زانیہ بن ابی مرثد غنوی ایک سخت کوش شخص تھا! اور مجھ سے قیدیوں کو سوار کر کے مدینہ منورہ کی طرف لایا کرتا!

۲۳۳۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدَةَ الْقَعْنَبِيَّ وَكَانَ رَجُلًا بَشِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارِيَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى مَدْيَنَةَ قَالَ فَذَعَبْتُ رَجُلًا لِأَخِي خَيْلَةَ وَكَانَ يَمْكَةً بَغِيًّا يُقَالُ لَهَا عُنَابٌ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ فَتَزَوَّجْتُهَا فَقَالَ يَخْلَعُ النَّبِيُّ مِنْ هَذَا مَرْثَدًا مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انطَلِقْ اللَّيْلَةَ قِلْبَتِ عِنْدَنَا

مرثد نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو لایا تاکہ اسے سواری پر بٹھالوں۔ اور مجھ کو تم میں ایک زانیہ عناق نامی اس کی اہل شناسی۔ مرثد کہتے ہیں کہ جب میں نکلا تو دیوار کے سارے میں میری نظر سبھی (آدمی کا سایہ) پر پڑی اور بولی کہ یہ کون ہے! اچھا مرثد ہیں اسے مرثد خوش آمدید۔ چلے آج کی رات ڈیرے سے یہ جا رہے ساتھ ہو جائیے! مرثد کہتے ہیں کہ میں نے کہا! اسے عناق! حضور سرور کو کہیں علی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو

نوٹ، یعنی وہ لوگ اللہ کی اور توڑی کوسب کہتے ہیں۔ مالا جو حسب ان عہد و عاقبات اور بہترین اخلاق کہتے ہیں جو پشت در پشت چلتی ہوں خواہ رو پر پیسہ اور مال اور دولت نہ بھی ہو!

عورت میں کونسی خوبی دیکھ کر اس سے نکاح کیا جائے

عَلَى مَا تَلَحَّحُ الْمَرْأَةُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ آپ نے حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوران میں ایک عورت کے ساتھ نکاح فرمایا۔ جس کے بعد ان کی ملاقات حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی: تو حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جاہر کیا آپ نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے دریافت فرمایا: کنوارا یا پرہیزگار عورت سے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: بیوہ سے یعنی اس کا نکاح ایک دفعہ ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیوں آپ نے کنوارا عورت سے نکاح کیوں دیکھا؟ جو آپ کا دل پہلاقی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہنیں ہیں! اور میں اس عورت کو ان کے پاس لالے سے ڈرا آپ نے فرمایا: اگر ایسی بات ہے تو تو نے بہت اچھا کیا! اور حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے اس کی دینداری یا اس کی مالکیت یا حسن و جمال کی بنا پر نکاح کیا جائے! اور تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم دین والی عورت سے نکاح کرو۔ آپ کے ہاتھ آؤ ہوں۔

عَنْ جَابِرِ أَنَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَكْرَهُ أَمْ كَيْفِيًّا قَالَ قُلْتُ بَلَى نَيْبًا قَالَ فَهَلَا يَكْرَهُ تِلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْ لِي إِخْوَانًا فَخَبَّرْتُهُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْتِي وَبَيْتَهُمْ قَالَ فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنَحُّ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَوَبَّتْ يَدَايَ

نوٹ، قریشیوں سے بددعا دینا مراد نہیں بلکہ عموماً یہ ایک روزمرہ کا مادہ تھا البتہ اس سے یہ بددعا ہو سکتی ہے کہ تو اس کے ظلم کرے گا تو میرا کام ناکارہ اور بے فائدہ ہو جائے گا!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى عَيْدِي
 لِامْرَأَةٍ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ
 وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدِي لِامْرِئٍ قَالَ
 فَلَقِيَهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ
 اسْتَمْتَمْتُمْ بِهَا.

ہیں، ہوا اور عین کیا کریری ایک بیوی سے اردو مجھے لوگوں
 کی یہ نسبت زیادہ عزیز ہے۔ لیکن اس میں ایک نقص ہے
 کہ اگر لوگوں میں سے کوئی شخص اسے ہاتھ لگاتا ہے تو وہ
 منع نہیں کرتی۔ یعنی زاپہ راخنی ہو جاتی ہے حضور سرور کو زمین
 علی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے طلاق دے دو!
 تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس کے بغیر نہیں کر سکتا: آپ
 نے ارشاد فرمایا۔ تم اس سے اپنا مطلب نکالو!

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزَّوَانِ

زانی عورتوں سے نکاح کرنا
 مکروہ ہے:

۲۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 تُنْكِحُ النِّسَاءَ إِلَّا بَعَةَ
 يَمَلِكِهَا وَيَحْسِبُهَا وَيَحْتَمِلُهَا
 وَلِدَيْهَا مَا عَطَفُ يَدَا آيَةِ الدِّيَّانِ
 تَرَبَّتْ يَدَاكَ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ
 حضور سرور کو زمین علی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتوں
 سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، مال
 خانہ دانی شرافت سخی و جمال اور دین کے سبب ان سے
 نکاح کیا جاتا ہے۔ تو اپنا کام دیندار عورت سے نکال
 تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں!

تمام عورتوں میں سے بہترین عورت
 کون ہے

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں
 کہ کبھی شخص نے حضور سرور کو کلمات علی اللہ علیہ وسلم سے
 دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سے
 کوئی عورت اچھی ہوتی ہے: تو آپ نے ارشاد فرمایا جو
 اپنے خاوند کو خوش کرے جب اس کا خاوند اس کی:
 طرف دیکھے، اور جب وہ حکم کرے تو یہ بجا لائے: اور
 یہ اپنے دل میں مخالفت نہ کرے!
 اور اپنے مال کو خاوند کو بڑا لگے!

۲۲۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ
 الَّتِي تَسْرَهُ إِذَا نَفَرَ وَتَطِيعُهُ
 إِذَا أَمَرَ وَذَلَا تُخَالِفُهُ فِي
 نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِسَاءَ
 يَكُونُ.

فِي الرَّجُلِ قُدَّتْ يَاعَنَاقِي
 أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَمَ الزَّيْنَةَ
 قَالَتْ يَا أَهْلَ النُّجَيْمِ هَذَا
 الدُّنْدُلُ مَلَأَ النَّبِيُّ يَحْيَى
 أَسْرَاءَ كُمْ مِنْ مَنَعَةٍ
 إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلِّطْتِ
 الْخَنْدَمَةَ وَقَالَ لَبَّيْ تَكَابُيْهُ
 فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى
 نَابِيٍّ فَنَالُوا فَصَاءَ بَوَا
 لَهُمْ عَلَى وَأَعْمَأَهُمُ اللَّهُ
 عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي
 لِحَمَلَتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ
 بِهِ إِلَى الْأَسَاءِ فَكَكْتُ
 عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُدَّتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَنْ تَكْحُرَ عَنَّا فَسَلِّطْتَ عَنِّي
 فَتَرَكْتَ الزَّيْنَةَ لَا يَتَكَبَّرُهَا إِلَّا نَابِ
 أَوْ مَشِيرٌ لَكِ دَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَنِّي وَ
 قَالَ لَا تَكْبِرِيهَا.

نوٹ: مرد اگر بدکار ہو تو وہ نیک سبیرت اور پاکیزہ نظرت نہ دیکھ لے گا۔ اور اگر نیک ہو تو وہ بدکار عورت نہ لگائے

(۱) ایک قرہ کر اس کا کفو نہیں۔ لہذا اس کے بیٹے یہ مارے

(۲) دوسرے یہ کہ ایک کو دوسرے سے ملنے یا بیماری کا ٹنگ جائے؛ مومنخ ترقاکی

بعض علماء کے نزدیک یہ حکم بتلئے اسلام میں تھا اس وقت بدکار عورتوں سے نکاح حرام تھا؛ اور اس کے بعد درست ہو گیا اب زانیہ اگر تو بہرے تو اس سے نکاح درست ہے؛

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور رسولؐ کے علی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

۳۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَبَّأَ
 مَا حَبَّلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دلداروں کو لطف کا ایک بڑا اہم ذریعہ ہے؛ وہ بلکہ انجیر دار رسولؐ
 حاضر ہے اور وہ تمہارے قیدیوں کو کچھ جو کم سے!
 میری منورہ تک اٹھائے جائے گا۔ یہ سن کر میں ایک
 خند مر کی طرت پلاؤں کہتے ہیں کہ میں کاشی کرتے۔
 ہوسے اٹھ آدمی آئے اور وہ میرے سر پر لگا کر کھڑے
 ہو گئے! بعد ازاں ان کا پیشاب پھر پڑا۔ یہی
 اللہ تعالیٰ نے انہیں اہم کاروا! بعد ازاں میں اپنے
 ساتھی کے پاس آیا۔ اور اس کو سوار کر لیا۔ جب میں
 اپنے مقام آنا تک پہنچا تو میں نے اس کی تہ کو کھول
 دی بعد ازاں میں حضور رسولؐ کے علی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں مناق سے نکاح کر سکتا ہوں؟
 حضور رسولؐ کا منات صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کا کچھ
 جواب نہ دیا؛ بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی!
 أَنْزَلْنَاهُ لَا يَتَكَبَّرُ عَلَيْهَا إِلَّا نَابِ
 أَوْ مَشِيرٌ لَكِ.

یعنی مشرک بدکار عورت کو صرف بدکار عورت یا مشرک
 بھاریاہ میں لاسکتا ہے۔ شہنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضور رسولؐ
 کا منات صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اور آپ نے یہ آیت
 شریفہ میری موجودگی میں تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا؛ اس
 سے نکاح نہ کرو!

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ شُعْبَةَ قَالَتْ
 خَلَّتْ أَمْرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْتِ إِلَيَّ
 قَلْبِي كَأَنَّكَ أَنْظِرْتِ إِلَيَّ فَإِنَّهُ أَجَدُّ
 لِي يَوْمَ تَبْتَئُنَا

سیدنا حضرت مغیرہ کا شہر سے مروا ہے کہ
 میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
 میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا آپ نے پوچھا کیا تو نے
 اسے دیکھ لیا ہے کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں! آپ
 نے ارشاد فرمایا! اس عورت کو دیکھو یہ مجھے اس سے بہت وادعت
 ہو گی

التَّوْبِيحُ فِي شَوَالٍ

عید کے مہینے میں نکاح کرنے

کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزْوِجِي
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي شَوَالٍ وَأَدْخِلْتُ عَلَيْهِ
 فِي شَوَالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ حُجْبًا
 فَتَنَّا تَدْخُلُ بِنِسَاءِهَا فِي شَوَالٍ
 فَأَنَّ نِسَاءَهَا كَانَتْ تُغَطِّي عَيْنَهَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 وہی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
 سے عید کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال میں مجھے آپ کے ان
 نعمت کیا گیا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 کو لگے کہ یہ تمہیں جانتی تھیں۔ شوال میں عورتوں کی
 رخصتی ہو، ایک گروہ سے بڑھ کر کوئی عورت
 حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شرف
 اور زیادہ فائدہ دینے والی تھی

نکاح کا پیغام بھیجنا

الْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

سیدنا حضرت عمار بن شراحیل نے حضرت
 فاطمہؓ کی بیٹی سے شہنا جو کہ ان عورتوں میں
 سے تھیں جنہوں
 نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی!! حضرت فاطمہ رضی اللہ
 عنہا اچھا حال عمار بن شراحیل سے اس طرح بیان کرتی
 ہیں اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی
 اللہ عنہ نے کئی بار براہِ فرض کے ذریعے بھیجا: اور
 حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ
 بن لیث رضی اللہ عنہ کے واسطے پیغام بھیجا جو حضور کے
 غلام تھے! اور حضرت فاطمہ لڑائی میں کہیں نے حضور

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ شَرِيحَةَ أَنَّ
 سَيِّدَةَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَلْبِشٍ وَكَانَتْ
 مِنَ الْمُهاجِرَاتِ الْأُولَى وَكَانَتْ
 تَقَطِّبُنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي
 بَيْتِ قَيْنِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَا
 سَامَةَ بْنِ نَائِدٍ وَقَدْ كُنْتُ حَدَّثْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِأَنَّ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَحِبِّبْ أَسْمَاءَ

نیک بیوی کا لانا کتنی خوبیوں کا

مال ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن ماس ثقیفی راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی ساری دولتیں اور فائدہ ہے۔ لیکن اس میں سے بڑھ کر جو شے اور لوگوں میں ہے وہ نیک بیوی ہے۔

عورت ہے

نہی، یعنی جس شخص کو خوش بخت اور خوش اخلاق عورت ملے اسے دنیا میں سب سے بڑھ کر دولت ملی۔

الْمَرَاةُ الصَّالِحَةُ

۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ عَرٌّ وَخَيْرٌ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

جس عورت میں رشک بہت

زیادہ ہوا اس کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی جس میں لوگوں نے عین کیا کیا نام لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کر لیں؟

(یعنی مدینہ منورہ والی عورتوں سے) حکم حکومتی ہے

نکاح کر لیا کریں یا نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری عورتوں میں بہت زیادہ رشک پایا جاتا ہے!!

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنے

کے حوازی کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت کے پاس پیغام بھیجا تو اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنے سے دیکھ لیا ہے، اس نے کہا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو دیکھ لیجئے۔

الْمَرَاةُ الْغَيْرِي

۲۲۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَنْظُرُونَ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنْ فِيهِمْ نَعِيدَةٌ بِشِدَّةٍ يَدَعُ.

إِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّرْوِيجِ

۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتُمْ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَامَرَةٌ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهَا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں
 کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
 فرمایا کہ جو کافر کا دینے کے لئے چیزوں کی قیمت پر کاغذ
 دیکھ لو اور اس میں شخص مساکم کا مال فروخت نہ کرے اور
 کوئی شخص اپنے بھائی کے مولد پر نہ لگائے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر
 نہ کرے اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ
 دلائے، ہاں کہ وہ اس کے برتن میں جو کچھ موجود ہے
 اسے ادا دے جائے!

نوٹ، کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلائے یعنی اپنی خواہش کے لئے طلاق نہ دلاوے؛ جو
 چیز اس کے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اس کے حصے میں ہے!

عرض یہ کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کے لئے ایسا نہ کرے کہ اگر فلاں عورت کو طلاق ہو جائے گی
 تو میں اس کے ساتھ آرام اور سکون سے رہوں گی! اور اس سکون کا حصہ مجھے ملے گا؛ کیونکہ ہر کسی کا حصہ اس کے
 ساتھ ہے۔ اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا! پھر اسے ظلم و جور اور ناحق طلاق دینا کیا نامہ؟؟

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ
 حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص
 اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی
 ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح
 کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے
 چھوڑ دے!
 ترجمہ کنی بار ہو چکا ہے

پہلے پیغام دینے والے کی اجازت سے یا
 اس کے چھوڑ دینے کے بعد نکاح کا پیغام

دینا چاہیے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا تَنكِحُوا وَلَا يَنْكِحُوا
 حَاضِرًا يَبَادٍ وَلَا يَبْدِعُ الرَّجُلُ
 عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى
 خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسَالُ الْمَرْأَةُ
 طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتُمَنِي مَا فِي
 بَاطِنِهَا

۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا يَخْطُبُ أَحَدٌ كُمْ عَلَى خِطْبَةِ
 أَخِيهِ

۲۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا يَخْطُبُ أَحَدٌ كُمْ عَلَى خِطْبَةِ
 أَخِيهِ عَلَى أَنْ يَنْكِحَ أَوْ
 يَتْرُكَ

۲۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدٌ كُمْ
 عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

خِطْبَةُ الرَّجُلِ إِذَا تَرَكَ
 الْخَاطِبُ أَوْ أذِنَ لَهُ

۲۲۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

فَلَمَّا صَلَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ يَا نَبِيَّ عَزْمِي مَنْ يَشْتَتُ فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى أُمِّ سَرِيكٍ وَأَمْرُ سَرِيكٍ نِ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ قَوْنِ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ الثَّقَفَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نَزَلُ عَلَيْهَا الصَّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَنْتَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ سَرِيكٍ كَثِيرَةٌ الصَّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقَطَ عَنْكَ عِمَامُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَائِقِيكَ فَجَوَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضٌ مَا تَكْرَهُنَّ وَالْكَوْنُ انْتَقَى إِلَيَّ ابْنِ عَتِيبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَمْرٌ مَكْتُومٌ وَهُوَ سَاجِدٌ مِنْ نَبِيِّ يَنْهَى فَإِنَّتَقَلْتُ إِلَيْهِ مَعْتَصِرًا

کوئی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ حضرت اسامہؓ سے محبت رکھے! ناظر فرماتی ہیں۔ کہ جب حضورؐ جو نور علی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کی حضورؐ میں آپ کے اختیار میں ہوں۔ آپ میں سے یاہیں اس سے میرا نکاح فرمایا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ تم شریک کے پاس جائے اور ام شریک انصار میں سے ایک نیک عورت تھیں (یعنی مدینہ منورہ والوں میں سے) اور اللہ جل جلالہ ہم کو ان کے راہ میں بہت زیادہ خرچ کرے گا تمہیں اور مہمان الہی کے پاس آتے تھے ناظر بنت تمہیں نے کہا کہ ان میں ایسا بھی کرتی ہوں یعنی میں تم شریک کے پاس جا کر ٹھہرتی ہوں تو حضورؐ سرور کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہمیتاہم نبیہم۔ جو کچھ تم شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے۔ شاید اس طرح تمہاری اور مہتری رک جائے۔ یا چند لیوں برسے کڑا اٹھ جائے! بعد ازاں لوگ تجھے نکلی اور کل یہیں گے تو تجھے رسولؐ ہوگا! تیرا اپنے چچا زاد بھائی عبد اللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا سنا سب ہے! اور وہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے ہیں۔ ناظر فرماتی ہیں کہ یہ ان کے پاپوں کی گواہی اور اس

حدیث شریفہ کو مختصراً بیان کیا گیا

نوٹ: یہی حضرت ناظر رضی اللہ عنہا نے اپنے رہنے والوں اس حدیث شریفہ میں بیان نہیں کیا بلکہ دوسری حدیث

شریفہ میں بیان کیا ہے! وَاللَّهِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ

ایک شخص کے دیئے گئے

عَلَى خُطْبَةِ أَحْيِيهِ

ہر پیغام پر پیغام کے ممنوع ہونے کا بیان

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدٌ كَرُّ عَلَى خُطْبَةٍ بَعْضٍ

یہ ناظر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورؐ جو نور علی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک کے پیغام پر دوسرا کوئی شخص پیغام نکال نہ بھیجے!

بجرح و تہ ما یتاہبیں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تبتار کی عورت کے پاس پورے بھر جائیں تو تم مجھ سے اجازت لینا
فاطر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اکام بدت پورے ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا
اے آپ کے پاس کس شخص کا پیغام آیا؟ میں نے عرض کیا کہ معاویہ اور ایک دوسرے۔ قریشی شخص کا
جنور طبرہ السام نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ میں سے ایک لڑکے ہی ہیں۔ اور ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور رہے معاویہ
آؤ گا تو وہ اتنے شدید میں کران کے پاس بھلائی کا نام ہی نہیں بلکہ آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کریں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ کے نام سے نفرت کی۔ آپ نے تین دفعہ بھی ارشاد فرمایا! آپ فرماتی ہیں کہ میں نے پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کر لیا!

أَذْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ عَمَلِكُ فَقُلْتُ مَعَاوِيَةَ وَرَسُولُهُ أَشْرُ مِنْهُ قَوْلَيْهِ فَذَرَانِ ابْتِغِي مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَوَسَّكُمَ أَمَا مَعَاوِيَةَ مَا نَدَا غَلَامًا مِنْ عَمَلِكُ حُرَّيْبٍ لَا سُبَى لَنَا وَأَنَا الْأَشْرُ ذَارَةٌ صَاحِبِ سَبْرِ لَا خَيْرَ فِيهِ وَزَيْكِرُ ارْتَجِيْنِ اسْمَاءَ وَكُوْهُنَّ فَقَالَ لَهَا ذَلِكَ قَوْلَاتِ مَرَاتٍ فَذَكَرْنَهُ

اس بات کے بارے میں
باب اگر کوئی عورت پیغام
پوچھنے والے کی حالت کے
متعلق دریافت کرے تو جو
کچھ معلوم ہو اسے بیان کر
دینا چاہیے!!

بَابُ إِذَا اسْتَشَارَتْ
الْمَرْأَةُ رَجُلًا
فِيْمَنْ يَخْطُبُهَا
هَلْ تُخْبِرُهَا
بِمَا يَعْلَمُ

سیدہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

کہ حضور مرد کو نہایت صلحاً اُٹھایا اور اس نے ارشاد فرمایا۔
 کہ تم میں سے کوئی شخص فرزندت اچھوتے کے وقت کسی
 دوسرے کی چیز پر فروخت نہ کیا کرے یعنی ایک کے
 خریدار کو پاس والا بیچو پاسی نہ بلایا کرے تاکہ اس
 کے بیچ پاسی عمل نہ پڑے اور کوئی شخص دوسرے
 آدمی کے پیغام پر نہ کاج کا پیغام نہ کرے جب
 تک کہ پیغام دینے والا اسے چھوڑ دے یا وہ اس کی اجازت
 نہ دے!

یہ نہ حضرت ابو سلمہ اور

حضرت عبدالرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہما دونوں
 حضرات سے مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے
 حضرت فاطمہ بنت عیسیٰ سے ان کا حال دریافت
 کیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے احوال بیان
 فرمائے تھیں اور کہنے لگیں کہ میرے خاوند نے مجھے یہی
 طلاق دیا تھی اور مجھے کہنے کے لئے کچھ مانع بھی
 دیا جو اچھا نہ تھا یعنی چھوڑ جائے جو طریقہ! حضرت فاطمہ
 رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے خاوند کے وکیل
 سے کہا اگر مجھے کہنا اور ٹھکانہ دینا اس پر پہنچتا ہو گا!
 تو میں کس سے یہ دونوں چیزیں لوں گی! اور میں یہ
 مانع نہیں تھی! بعد ازاں میرے خاوند کے وکیل نے
 جواب دیا: تمہیں کہنا اور ٹھکانہ دونوں نہیں مل سکتے
 ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے
 حضور مرد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا
 اس بات کا تذکرہ کیا بعد ازاں آپ نے اسی طرح
 ارشاد فرمایا۔ یعنی مجھے کہنا اور ٹھکانہ میرے خاوند کی
 طرف سے نہیں پہنچتا چلو جاؤ اور عذرت کے دن
 فلاں فلاں عورت کے پاس پورے کرو اور حضرت فاطمہ
 رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اس عورت کو کہاں
 آپ کے آدمی آیا گیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ایلی
 ایلی تم سب کو ہم نے ان اچھی عذرت کے دن کراؤ

نَحْيُ سَأَلَهُ اللَّهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
 يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ
 بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ
 عَلَى خَطْبَةِ الرَّجُلِ حَتَّى
 يَقُولَ الْخَاطِبُ قِيْلًا
 أَوْ يَأْذَنَ لَهُ

الْخَاطِبُ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابن شَرِيحَانَ أَنَّهُمَا سَأَلَا
 فَاطِمَةَ بِنْتَ تَيْمِسَ عَنْ
 أَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِي
 زَوْجِي ثَلَاثَةً فَكَانَتْ
 مَرُوزَتِي طَعَامًا فِيهِ
 شَيْءٌ قَتَلْتُ وَأَمَّا لَيْسَ
 كَانَتْ لِي التَّفَقُّةُ وَالشُّكْرَى
 لَا طَلَبَةَ هَا وَلَا أَكْبَلُ هَذَا
 فَتَالَ الرَّبِيعِيُّ لَيْسَ لَيْسَ
 سَكْنِي وَلَا تَفَقُّةٌ قَالَتْ
 فَأَيْدِي، النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
 ذَلِكَ لَهُ فَتَالَ لَيْسَ لَيْسَ
 سَكْنِي وَلَا تَفَقُّةٌ فَأَعْتَبَنِي
 عِنْدَ فُلَانَةٍ قَالَتْ وَكَانَتْ
 يَأْتِيهَا أَمْعَابُهُ شَمًّا
 فَتَالَ أَعْتَبَنِي عِنْدَ ابْنِ
 أُمِّ مَكْتُومٍ فَتَالَ أَعْتَبَنِي
 فَإِذَا حَلَلْتِ فَقَالَ سَأَلُوا
 اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَذَكَرْتُ فَقَالَ حَلَلْتِ

میں نے نکاح کر لیا اور اللہ رب العزت نے اس کے نکاح میں
جہان اور برکت دے دی لوگوں نے مجھ پر رشک کیا۔

جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت
کا حال جانے کے لئے نکاح کرنا منظور ہے تو کہہ دے
وہ شخص جس سے دریافت کیا جائے کہ جو کچھ جانتا ہو
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا
ایک آدمی انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو نے
دیکھ لیا ہے اس عورت کو کیونکہ انصاری لوگوں کی
انکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

وَجَدَتْ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعِ أَحْرَعَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِسَ بْنَ عَبِيدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَهُ وَالصَّوَابُ
أَبُو هُرَيْرَةَ -

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے عورت کا حال
دریافت کرے جسے نکاح کرنا منظور ہے تو وہ شخص
جس سے دریافت کیا جاتا ہے وہ کہہ دے جو
وہ جانتا ہو

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ
ایک انصاری حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں کسی
عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں! آپ نے فرمایا
اس کو دیکھ لے، کیونکہ انصاری لوگوں
کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے!!

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا! ایسے قصہ

اس بات کے بیان میں باب کر لائی والا لڑکی کے
حال کو اس شخص کے سامنے پیش کرے جس سے
وہ خوش ہو

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
راوی ہیں آپ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ

هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

Pro. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي فِي تَزْوِجَتِ امْرَأَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْظُرَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعِ أَحْرَعَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِسَ بْنَ عَبِيدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَهُ وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ -

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا
فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ
بِمَا يَعْلَمُ

Pro. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا
أَمَرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ أَنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ
فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا .

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا! ایسے قصہ
باب عرض الرجل ابنته على
من يرضى

Pro. عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّبْتُ
حَدَّثَهُ يَدُّ عُمَرَ مِنْ

اللہ عنہم لارا کا ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت تمیم کو
ابو عمرو بن نفیس نے طلاق دے دی اور انہیں لڑ
بالکل بے نفی کر دیا۔ ابو عمرو کہیں گئے ہوئے تھے ان
دیکھنے والوں نے فاطمہ کو کچھ جو بھیجے جس پر وہ ناخوش ہوئے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو
ابْنِ حَفِصٍ طَلَّقَهَا ابْتِهًا وَهُوَ
عَائِدٌ فَأَسْأَلَهَا بِهَا وَجِئَهُ
بِشَعِيرٍ فَسَخَطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ
مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ
فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ
لَهُ وَقَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا

ببدالان ابو عمرو کے دیکھنے لے کہا خدا کی قسم ہم پر کوئی
شتم نہیں بعد انان فاطمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت آمدن میں حاضر ہوئیں اور یہ قسم حضور پر پڑا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آمدن میں عرض کیا: آپ
نے ارشاد فرمایا: تمہیں غرض نہ ملے گا: بعد انان آپ نے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جیسے اپنی
عدت کے دن پورے لیجئے (مشرک کے پاس پھر فرمایا ام
شریک کے پاس صحابہ کرام کی آمد تک عدت ہے لہذا آپ ابن کعبہ
کے ہاں عدت گزاریں۔ کیونکہ وہ نابینا ہیں!

اگر آپ اپنے کپڑے اتاریں گی تو کوئی صرغ نہیں۔ اور
جب آپ کی عدت پوری ہو جائے تو تم مجھ سے
اڑن لیجئے! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔
جب مجھے عدت سے نکالنا حلال ہو اپنی پوری ہو گئی
عدت اور رسول سے نکاح کر لینا جائز ہو گیا تو میں
نے حضرت معاویہ اور ابوجہم کے پیغام ارسال کرنے
کا ذکر حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا: اور
آپ نے ارشاد فرمایا۔ ابوجہم کے کندھے سے لٹھ
نہیں اترتا! معاویہ غریب ہیں ان کے پاس ایک کوڑی
نہیں۔ لہذا آپ حضرت اسامہ سے نکاح کر لیجئے
فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ
عنہ سے میری طبیعت کے کامیاب محسوس کہ بدلانان
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کریں

أَنْ تَعْتَدِي بِنْتِ أُمِّ
بَنِيكَ شَعْرًا قَالَ بَلَى
أَمْرًا أَنْ تَعْتَدِيهَا أَحْمَدُ ابْنُ
وَاعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ
مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ مَحْبِلٌ
أَعْلَى تَصْعَبِينَ نَبَا بَكِ
فَإِذَا حَلَلْتَ فَأُذِنِي
قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ
لَهُ أَنَّ مَعَاذِيَةَ بِنْتُ
أَبِي سَعْيَانَ وَأَبَا حَبِي
خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَحُمُّ
عَصًا وَمَنْ عَائِقَتِهِ وَأَمَا
مَعَاذِيَةُ فَصَلِّ لَوْلَا مَا لَ
لَنَا وَالْكَوْنِ انْصَبِي اسْمًا
أَنْ تَأْتِيَهُ فَكْرَهُهُ شَعْرًا
قَالَ انْصَبِي اسْمًا بِنْتِ
تَأْتِيَهُ فَكَلَّحْتَهُ فَجَعَلَ
اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطَتْ
بِهِ .

ذکر: اور میں نے یہ جواب نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے سنا تھا۔ اور میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ اور میں نے سوچا اگر آپ اس سے نکاح کریں گے تو میں خود کراں گا!

باب اس امر کے بیان میں کہ

عورت جس شخص سے راضی ہو

اس سے خود نکاح کرنے کی

درخواست کر سکتی ہے

یہنا حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس کو بیٹھا تھا اور ان کے پاس آپ کی ٹوکی بھی موجود تھی۔ حضرت انس فرماتے گئے کہ ایک عورت حضور پر نور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ اور خود ماننے ہو کر عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری کچھ حاجت اور ضرورت ہے؟ (یعنی اگر آپ کو عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لیجئے)

یہنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور پر نور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا (نکاح کی۔ درخواست کی) جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی نکلی بیوی اور کہنے لگی کہ یہ عورت کتنی بے شرم تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ یہ عورت بہتر تھی کہ نہ نکاح کرے نہ اپنے پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرے

وَسَمِعُوا بِذِكْرِهَا وَكَوْنَهُ
أَكْبَرُ لَأَمْشِي سِوَهُ وَسَمِعُوا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَمِعُوا لَوْ تَرَكَهَا
كَحَقًّا

باب

عَرَضِ الْمَرْأَةِ

نَفْسَهَا عَلَى مَنْ

تَرْضَى

عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَعْقُوبَ
كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ
مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
نَفْسِي فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَيْسَ فِيَّ
حَاجَةٌ؟

عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَعْقُوبَ
عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَحَّحَتْ ابْنَةَ النَّبِيِّ
فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقْلًا
حَيَاتُهَا فَقَالَ أَلَسْتَ مِنْ
خَيْرِ قَوْمِكَ عَرَضَتْ نَفْسَهَا
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خُنْسِي يُعْنِي ابْنَ حَدَّادَةَ
وَ كَانَ مِنْ اصْحَابِ الْبَيْتِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ شَهِدَ بَدَا مَا فَتَوَقَّى
بِالْمَدِينَةِ فَلَقِيَتْ عُثْمَانَ
ابْنَ عَفَانَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ
حَدِيثَهُ فَقَالَ
يَسَلُّتُ اَلْكُفْرَانَ حَفْصَةَ
فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ
فَلَقِيَتْ لِيَاكِلَةَ فَلَقِيَتْهُ
فَقَالَ مَا اُرِيدُ اَنَا تَتَوَجَّهَ
يَدِي هَذَا فَقَالَ عُمَرُ
فَلَقِيَتْ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ اِنَّ
يَسَلُّتُ اَلْكُفْرَانَ حَفْصَةَ
فَلَمْ يَرِسْ اِلَيْهَا شَيْئًا
فَكَتَبَتْ عَلَيْهِ اَوْحَدَ مِنْهُ
عَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ فَلَقِيَتْ لِيَاكِلَةَ وَتَوَلَّيَا
اِلَيْهَا سَمُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمَهَا
رَأْيًا فَلَقِيَتْ اَبْرَهِيْمَ فَقَالَ
لَعَلَّكَ وَحَدَّثْتَ عَلِيَّ بْنَ
عَرَفَةَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمَّا
اَسْحَبْتِ اِيْلَيْكَ شَدَّتَا قُدْرِي
نَعُوْ قَالَ فَاِنَّهُ لَوْ يَتَنَعَمِي
حَيْثُ عَرَفْتِ عَلَيَّ اَنْ
اَرْجِعَ اِلَيْكَ سَتَلِيْنَا اِلَّا
اِنِّي سَمِعْتُ سَمُوْلَ
اَللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

بہوہ ہو گئیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا خاوند بنی
جہا کا نام ابن حدادہ تھا اور ابن حدادہ صحابی تھے اور
ان صحابہ کرام میں سے تھے جو بدری
نے۔ اور وہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گیا
بناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم فرماتے
ہیں کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
ہوئی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے خدمت
میں پہنچ گیا اور میں نے کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہیں تو
میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیتا ہوں
حضرت عثمان رضی اللہ عنہم فرماتے گئے میں اس پر ناز کوں گا
اور میں بھی راتیں ٹھہراؤں۔ بعد ازاں حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ میں ان دونوں نکاح نہیں کیا
چاہتا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ میری
ملاقات سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے ہوئی۔ اور میں نے آپ سے کہا۔ اگر آپ چاہتے
ہیں تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
سے کر دیتا ہوں۔ ایک بناب حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہم کہ فرمایا سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم
فرماتے ہیں کہ جب آپ کے جواب دہنے پر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہم کے جواب میں زیادہ رنج ہوا۔ بعد ازاں
میں بھی راتیں ٹھہراؤں۔ آخر کار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کا پیغام پہنچا
اور میں نے آپ کا نکاح حضور سرور کو میں صلی اللہ علیہ
وسلم سے کیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہم کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور پوچھا غالباً
آپ کو میرے خاموش رہنے سے رنج اور افسوس
ہوا ہو گا۔ جب آپ نے حضرت حفصہ رضی
اللہ عنہا کے صلح منکرہ فرمایا تھا۔ حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہاں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہم فرماتے گئے کہ جب آپ کے میرے سامنے ہوا

صَلَوَةُ الْمَدْرَةِ إِذَا
خُطِبَتْ وَاسْتَخَارَتْهَا

رَبِّهَا

۳۷۵۵ عَنْ النَّسِ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ
عِدَّةُ نَائِبِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِرَبِّدِي إِذْ كُفَّهَا عَنِّي
قَالَ نَائِبٌ فَأَنْطَلَقْتُ
فَقُلْتُ يَا نَائِبُ أَتَيْتُ
أُمَّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْتُ يَدَ كَرْبِ
فَقَالَتْ مَا أَنْكَأَ صَاحِبَةَ
سَيِّدَاتِي حَتَّى اسْتَأْمَرَ
رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى
مَسْجِدِهَا وَتَوَلَّى
الْقُرْآنَ وَحَاءَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْتُ يَعْنِي فَدَخَلَ
بِعَاقِبَةِ أَمْرِ.

۳۷۵۶ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ
نَائِبَةُ يَدُ جَعْبِشٍ تَقْحُرُ عَلَيَّ
نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْكَأَ حَتَّى مِنْ السَّمَاءِ

جب کسی عورت کو نکاح کا
پیغام آئے تو وہ نماز پڑھے

اور اپنے رب استخارہ کرے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی

ہیں۔ یہ سب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔
پہلی اور دوسری تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ جانیے۔
اور حضرت زینب کے پاس میرا ذکر کیجئے۔ حضرت
زینب رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے جب حضرت
زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اسے زینب خوشی
کیجئے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت
زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں ابھی کچھ نہ کر سکی
میں اب تک کہیں اپنے رب کو حکم لے لوں۔ یہ کہہ
کر وہ اپنی مسجد میں گھڑی ہوئیں۔ اور قرآن مجید نازل
ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
بے اجازت اللہ کے گھر میں تشریف لائے۔
کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یوں نازل
فرمایا ہے۔ کہ ہم نے آپ کا نکاح حضرت زینب رضی
اللہ عنہا سے کر دیا۔ بعد ازاں جب نکاح ہو گیا تو آنے میں ہلاکت
کی ضرورت ہی کی تھی۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ
زینب بنت محمد سب عورتوں پر فرمایا کرتی تھیں
اور فرماتی تھیں کہ اللہ رب العزت نے میرا نکاح
آسمان پر فرمایا۔ اور

أَمَّا قَوْلِي أَن لَيْسَ
أَحَدٌ مِنِّي أَوْلِيَايَ
شَاهِدٌ فَكَيْفَ أَحَدٌ مِّنْ
أَوْلِيَايَ لِيك شَاهِدٌ وَلَا عَائِدٌ
يُكْرَهُ ذَلِكَ فَتَأَلَّتْ لِإِبْنَيْهَا
بِأَعْمَدٍ قَوْمٌ فَزَوَّجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوْجَةً
مُخَصَّمَةً.

إِنكَاحُ الرَّجُلِ بِنْتَهُ
الصَّغِيرَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تَمِيمٍ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْرِ سَيْنِينَ وَدَخَلَ عَلَيَّ لِسَبْرِ سَيْنِينَ.

عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْرِ سَيْنِينَ وَصَحْبَتُهُ تَسْعًا.

ہوں تو تو غریب ان کی خود کفیل ہو جائے گی اور آپ جو یہ کہتی ہیں کہ میرے والی (درپرست) یہاں موجود نہیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تیرے والی خواہ وہ غائب ہوں یا حاضر سب اس بات کو جواز نہیں گئے۔ یہ بات سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سادہ فرمایا۔ اے عمر! مجھے اور میرا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیجئے۔ تو عمر بن ابی سلمہ نے اپنی والدہ ماجدہ کا نکاح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا (حدیث تصدقاً مختصر ہے)۔

کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات سال کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور آپ کے ساتھ نو برس کی عمر میں خلوت ہوئی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات برس تھی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا اور جب ان کی عمر نو برس کی تھی تو ان کے ساتھ خلوت ہوئی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر میں نکاح اور نو برس کی عمر میں خلوت فرمائی۔

نوٹ:- جب آپ سے نکاح کیا تو آپ نابالغ تھیں ان کے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح کر دیا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

آسان اور بابرکت فرامیے گا اور اگر آج جانتا ہے۔ کہ یہ کام میرے لیے برکت ہے۔ اور میرے کل دنوں دنیا میں یہ نقصان دہ ہے اور اس کا انجام میرے حق میں برا ہوگا تو اس کام کو مجھ سے نال مے یعنی اسے ارشاد فرمایا کہ استخارہ کرنے والا اپنی ضرورت کا نام لے۔ مثلاً اس طرح کہے: اللہ جان کنفت تحلہ ہبہ النکاح یا ہذہ النکاحا سختی لی فرض اسے جو کام بھی پیش آئے اس کا نام اس کے لفظ کی جگہ لیا جائے۔ کیونکہ اس کام کو کہتے ہیں۔

بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کر سکتا ہے

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اول پیغام نکاح لے کر آپ کے پاس آیا اور آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارسال شدہ نکاح کا پیغام دینے آئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک غیرت مند اور بچوں والی عورت ہوں اور میرے سر پرست بھی یہاں حاضر نہیں ہیں۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آپ بھران کے پاس جاؤ اور ان سے کہیں کہ یہ جو کچھ آپ کہتی ہیں کہ میں غیرت مند عورت ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں اسے خلاصہ دعا کر دوں گا کہ تمہاری جن باتیں ذرے کے گاتے اور تمہارا یہ کتنا کہ میں بچوں کو ملتی ہوں

انکاح الابن امہ

۳۲۵۸ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَاذَّوَجَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُوبَ بْنَ النَّظَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَحْبَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ غَيْرِي وَإِنِّي امْرَأَةٌ مُصِيبَةٌ وَكَيْسٌ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا أَمَا قَوْلِكَ لَأَنْتِ امْرَأَةٌ غَيْرِي فَسَادَ اللَّهُ لَكَ فَيَنْ هِبْ غَيْرَتِكَ وَأَمَا قَوْلِكَ إِنِّي امْرَأَةٌ مُصِيبَةٌ فَسَتَكُنِينَ صَبِيانَكَ وَ

بھیجا۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ بعد ازاں میری ملاقات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے گئے شاید تمہیں خشک اور ناراضگی ہوئی ہو اس وقت جبکہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال میرے پاس بیان کیا تھا۔ اور میں نے پٹ کر اس کا کوئی جواب آپ کو نہ دیا۔ آپ نے کہا اے ابوبکر صدیق! یہ تو میری جگہ ہے جو کہ حضور سرور کا نکاح ہے اور میں ایسا آدمی نہیں جو کہ حضور سرور کا نکاح صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کا نشانہ کر دوں میں نے اپنے دل میں اس بات کا خیال کر لیا تھا کہ اگر حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ تو میں کہوں گا۔

کنواری عورت کا نکاح کرنے کے لیے

اس سے مشورہ کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے۔ اور نوجوان عورت سے اجازت راذن بہ کساح حاصل کرنا چاہیے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہتا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کا نکاح صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے اور تعلیق کنواری سے اجازت بہ کساح حاصل کرنا چاہیے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہتا ہے۔

شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدًا
وَمَعَى عَلَى عُمَانَ فَاكَيْتُ
لِيَابِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانكحَهَا
إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ
لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلِيَّ حِينَ
عَرَضْتَ عَلِيَّ حَفْصَةَ فَكَمْ
أَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عَمْرٌ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ
يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا
فِيمَا عَرَضْتَ عَلِيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ
كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَا
وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَرِهَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَلْتُهَا.

بِسْتِيذَانِ الْبَكْرِ فِي نَفْسِهَا

۳۱۶۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيُّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا
وَأَبْكَرُ نِسَاءً دُونَ فِي نَفْسِهَا
وَلَا ذُنُوبًا صَبَاتُهَا.

۳۱۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيُّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ
وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تَسْتَأْمُرُ
وَلَا ذُنُوبًا صَبَاتُهَا.

۳۲۲ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهِيَ بِنْتُ رَسُولِهِ وَمَاتَ عَنْهَا
وَهِيَ بِنْتُ شَمَافِ
عَشْرَةَ -

إِنكاح الرجل ابنته
الكبيرة

۳۲۳ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ
مِنْ حُنَيْنِ بْنِ حَدَّادَةَ
السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَوَقَّى بِالْمَدِينَةِ
قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ عُمَانَ بْنَ
عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ قَالَ
قُلْتُ إِنَّ سَهْمًا أَنْكَحَتْكَ
حَفْصَةَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي
أَمْرِي فَلَيْتُ لِكَيْلِي شَهْرٌ
لَعَلِّي أَتِي فَقَالَ فَدَايِدُ أَلِ
أَنَّ لَا أَتَذَوِّجَ يَوْمِي هَذَا
قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
وَالصَّحَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَقُلْتُ إِنَّ سَهْمًا زَوَّجَكَ
حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ فَصَدَّقْتَ
أَبُوبَكْرٍ فَلَمْ يَسْجِعْ لِي

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی
ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ
سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر نو برس تھی اور
جب حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف
ہوا تو آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

کسی شخص کا اپنی بیٹی کا نکاح کرنا

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم راوی
ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب کی بیوی تھیں وہ
بیوہ ہوئیں۔ اور آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابی تھے مدینہ منورہ میں فوت ہوئے حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال ان کے پاس بیان کیا۔ اور
میں نے کہا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہارا نکاح حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اپنے حالات دیکھ کر
جواب عرض کروں گا کہ ہر ایک طاقت میں انہوں نے کہا کہ میں ان کو نکاح میں
کر دوں گا۔ سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں، بعد ازاں میں حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے بھی
یہی کہا کہ اگر آپ کو خواہش ہو تو میں آپ کا نکاح حضرت
حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ جناب
ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا
جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں مجھے چنانچہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا اتنا حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ پر بھی نہ آیا تھا۔ بعد ازاں میری کئی راتیں
اسی طرح گزر گئیں۔ بعد ازاں حضرت حفصہ رضی اللہ
عنها کے لیے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام

وَلَا تُنْكِرُ بِكْرَ حَتَّى
تُسَأَلَ مَرْكَائُوا بِهَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْ نَهَا
تَالَ إِذْ نَهَا أَنْ
تُنْكِرَ .

إِذْنُ الْبِكْرِ

۲۲۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اسْتَأْذِرُوا النِّسَاءَ
فِي أَبْصَاعِهِنَّ قَبْلَ أَنْ
الْبِكْرَ تَتَّبِعِي وَتُنْكِرُ
قَالَ هَذَا نَهَا .

۲۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُنْكِرُ الْإِثْمَ حَتَّى
تُسَأَلَ مَوْلَا تُنْكِرُ الْبِكْرَ حَتَّى
تُسَأَلَ مَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
إِذْ نَهَا قَالَ إِنْ تَنْكِرَ .

النِّيبُ يَرْوِجُهَا أَبُوهَا

وَهِيَ
كَارِهَةٌ

۲۲۲ عَنْ عَنَّا عَائِشَةَ خَدِيمَتِ
أَبِي آدَاهَا رَوَّجَهَا
وَهِيَ تَيْبٌ فَكَرِهَتْ
ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی سے کرنا چاہئے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت کیسے اذن
دے گی (یعنی وہ تو میت فرماتی ہے) آپ نے ارشاد
فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت اور
اذن ہے۔

کنواری عورت کے اذن دینے کا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا۔ عورتوں سے ان کی پونجی کے متعلق اجازت اور
حکم لے لیا کرو کسی نے عرض کیا کہ کنواری عورت تو
شرم کرتی اور خاموش ہو جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد
فرمایا اس کا خاموش رہنا اس کا اذن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جو ان بیوہ کا علاج اس کے اذن کے بغیر نہ کرے اور نہ
ہی نہایت عورت کا اس کی اجازت کے بغیر لوگوں نے عرض کیا
کہ نہ رہنا حضرت کس اجازت سے ہے۔ آپ نے ارشاد
فرمایا۔ اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔

اگر عورت کنواری نہ ہو اور اس کا باپ
اس کی مرضی کے خلاف نکاح کر لے تو ایسی
عورت کا کیا حکم ہے۔

حضرت خلفہ رضی اللہ عنہما روایت فرماتی ہیں کہ
ان کے والد حضرت خدام نے ان کا نکاح کیا دس گنا بیک
وہ کنواری نہ تھیں تو اسے بُرا معلوم ہوا۔ لہذا ایضاً حضور
سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر
ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

رہنا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرمایا: جو عورت اپنی ذات کے معاملہ میں اپنے والی یعنی سرپرست کی نسبت اپنی جان و نفس کا فرومایا مالک ہے اور جو عورت باکرہ عورت جب بائع ہو کر قاس سے اذن لیا جائے اور اس کا اذن: یا عاترہا رہنا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر عورت کنواری نہ ہو تو اس کے ولی کا اس پر کچھ بس نہیں چلتا اور کنواری عورت سے اجازت لے کر اس کا نکاح کرنا چاہیے۔ اور پوچھنے کے وقت خاموش رہنا ہی اس کا اقرار اور اجازت دینا ہے۔

والد کو چاہیے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے سے قبل اس سے پوچھ لے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت کنواری نہیں وہ اپنی ذات کی خود مالک ہے اور کنواری عورت سے بھی اس کا والد اس کی اجازت لے کر نکاح کرے۔ مادہ کا نام شہادتیں کی اجازت

اگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہے جو کنواری نہ ہو تو اس عورت سے اجازت لے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہد عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر کرنا چاہیے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کے اذن

۳۲۶۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآيَةُ أَطْلُقُ بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيمَةُ نُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَلَا ذَنْبَ لَهَا صَمَاتُهَا۔

۳۲۶۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَالِي مَعَ الْيَتِيمِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ نُسْتَأْمَرُ قَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

إِسْتِئْذَانُ الْوَالِدِ الْبِكْرِي فِي نَفْسِهَا

۳۲۶۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَتَمَرُّ أَبُوهُمَا وَلَا ذَنْبَ لَهَا صَمَاتُهَا۔

إِسْتِئْذَانُ الشَّيْبِ فِي نَفْسِهَا

۳۲۶۹ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكُحُوا الشَّيْبَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ

الْخُصَّةُ فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

۳۲۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ
الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي
حَدِيثٍ يَعْلَى بِسِرِّهِ.

۳۲۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَكَهَّ مَيْمُونَةَ وَ
هُوَ مُحْرِمٌ.

۳۲۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَكَهَّ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ
وَجَعَلَتْ أَمْرَهَا إِلَى الْعَبَّاسِ
فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ.

۳۲۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

أَلْهُي عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

۳۲۹ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَقَّانَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ
الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكَحُهُ وَلَا يَطْبُقُ.

احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا درست ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سارث کی بیٹی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور حضرت جلی کی حدیث پاک میں مقام سرف کا بھی ذکر ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ کے وکیل تھے اور انہوں نے آپ کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

نوٹ:۔ حدیث نبیہ اور اس سے گزری ہوئی حدیث میں اختلاف ہے تاہم علماء کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریفہ کو ترجیح دی ہے۔ اور اس حدیث شریفہ کو ممانعت تشریحی پر محمول

فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

نکاح تردڈالا۔

الْبِكْرِ يُرِوْجَهَا أَبُو هَارٍ
وَهِيَ كَارِهَةٌ

۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ

فَتَاةٍ دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ

إِنَّ أَبِي رَزَّحِيحٌ

ابْنُ أَخِيهِ لِيُرْفَعَهُ فِي

حَسْبَيْتَهُ وَأَنَا كَارِهَةٌ

فَقَالَتْ أَجَلِيئِي حَتَّى

يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِ رَسُوْلُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَنِي إِلَى

أَبِيهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ

الْأَمْرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا

رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَزْتُ

مَا صَنَعَ أَبِي وَلَكِنْ أَرَدْتُ

أَنْ أَعْلَمَ أَنْ لِلنِّسَاءِ مِنَ

الْأَمْرِ شَيْءٌ

۳۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَأَمَّرُ

النِّسَاءُ فِي نَفْسِهِنَّ فَإِنْ

سَكَتَتْ فَهِيَ كَأَنَّهَا ذَاتُ

اِبْتٍ فَلَا جَوَارَ عَلَيْهَا۔

اگر کنواری عورت کا نکاح اس کا والد کر دے

اور وہ ناراض ہو تو اس کا کسی حکم ہے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی

ہیں کہ ان کے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی اور کہنے

لگی کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا نکاح

کر دیا ہے تاکہ میری دہیرے سے اس کی عورت اور

خاستہ جاتی رہے اور میں اس کے ساتھ نکاح

ہو جانے پر خوش نہیں ہوں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ بیٹھے جائیں اور

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لانے

دیں۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ

وسلم تشریف لائے اور حضور کو اس کے متعلق اطلاع

دی گئی تو آپ نے اس کے والد کو بل بھیجا اور اس لڑکی

کو حضور سرور کو زمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا

وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بات

ہو گئی جو کچھ میرا والد کر چکا یعنی اب تو نکاح ہو چکا اور

والد کا کیا ہوا میں نہیں ٹوٹا کرتی۔ تاہم میں یہ معلوم کرنا

چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس امر میں کچھ اختیار

ہوتا ہے کہ نہیں۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ حضور سرور کو زمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ ہاگہ عورت سے اس کی ذات اور نفس کے کھولنے

میں اجازت مل جائے۔ اگر وہ خاموش رہے تو ہی

اس کی اجازت ہے۔ اور اگر انکار کیا تو اس پر زبردستی

نہیں کی جاسکتی۔

اسے ایمان والو تم اللہ سے ڈرتے رہو جس کا تم آپس میں واسطہ دیتے ہو اور رشتوں سے آگاہ و خبردار رہو۔ اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے۔

تیسری آیت سمدۃ العزب کے آخری دو کلمات میں ہے۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اسے ایمان والو! اللہ اب العزت سے ڈرتے رہو اور عاف و سعید صحی بات کہو جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے کام منوار دے اور گناہ بخش دے اور جو شخص اللہ اور اس کے حبیب کے ارشاد کے مطابق چلا اس نے بہت بڑی مراد کو پایا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مسئلہ گفتگو کی تو آپ نے بیٹھ کر پڑھا الحمد للہ اور فرمایا میں تو خبردار انبات رسالت کے بعد طلب ہے کہ جس کو بڑا اور اہم کام پیش آئے یا لوگوں کو نصیحت کرنی مقصود و منظور ہو۔ تو وہ مسنون کام کرنے سے پہلے یہ خطبہ پڑھے۔

خطبہ کے مکروہ ہونے کا بیان

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو افراد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خطبہ پڑھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا مَنْ يَطْعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ خَوِيَ مِنْهُنَّ جِنٌّ شَرٌّ مَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ خَوِيَ مِنْهُنَّ جِنٌّ شَرٌّ مَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ خَوِيَ مِنْهُنَّ جِنٌّ شَرٌّ

نوٹ :- یعنی خطیب مذکور کریوں کہنا چاہیے تھا۔ ومن يعصم الله ورسوله فقد رَشِدَ۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ لہذا حضور نے انہیں یہ ارشاد فرمایا۔

اس کلام کے بیان میں باب جس سے

تکلیف ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت مہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَاجِدًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ مُحَمَّدًا وَرَسُلِهِ مِنْ بَعْدِهِ اللَّهُ فَلَاحِدٌ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا بَعْدُ

مَا يَكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ سَاجِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطْعِمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يُعْصِمْهَا فَقَدْ خَوِيَ مِنْهُنَّ جِنٌّ شَرٌّ مَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ خَوِيَ مِنْهُنَّ جِنٌّ شَرٌّ مَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَقَدْ خَوِيَ مِنْهُنَّ جِنٌّ شَرٌّ

بَابُ الْكَلَامِ الَّذِي يُنْعَقُ بِهِ الْبِكَاءُ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ الْقَوْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ حضرت زناہ نے مجھے ایسی طلاق دی جس میں میرا ان کے ساتھ کچھ تعلق نہ رہا۔ یعنی تین طلاق دی تھیں بعد ازاں حضرت عبدالرحمن ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے خازن ہوئے ایک پاس لڑکھے کے پلچیا پہنیں بت نغیث زناہ اور کزریں یہ بات سُن کر حضرت سرور کو تین صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ارشاد فرمایا شاید تم یہ چاہتی ہو کہ تم زناہ کے پاس چلی جاؤ! یہ بات کہی نہیں ہو سکتی! جب تک وہ تمہارے مزے کو نہ چکھے اور تم اس کے مزے کو نہ چکھو۔

نوٹ: یعنی تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کرنا کافی نہیں بلکہ اس سے صحبت بھی ضروری ہے۔ جب تک عداوت آپ کے ساتھ طہی نہ کریں گے تو آپ زناہ کو جائز اور حلال نہ ہوں گے۔

اس پر علیہ عورت کے حرام ہونے کا بیان

جو مرد کی پرورش میں ہو

حضرت محمد بن ابی سلمہ کی بیٹی حضرت زینب اور ان کی ماں ام سلمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے راوی ہیں کہ حضرت ام

جلیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں کہ میں نے

حضور سرور کو تین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونے والی میری بہن سے نکاح کر لیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خوشی اور رضامندی اسی میں ہے؟ میں نے کہا ہاں (یہ اس پر رضامند ہوں) کیونکہ میں آپ کی اکیل اور واحد بیوی بنی۔ (بلکہ مجھ پر سونپیں ہیں) پھر بہن کی بہتری ہو تو مجھے انتہائی خوشی ہوگی حضور سرور کو تین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ کی بہن میرے لیے حلال نہیں بعد ازاں میں نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو آپس میں ذکر کرتی تھیں کہ آپ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ورہ کے ساتھ نکاح کرنے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
لَا تَرْفَعُ عَلَيَّ طَلْقِي فَأَبَتْ طَلْقِي
وَإِنِّي تَنَزَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ الزَّيْبِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا امْتِلْ هَذَا
بِنْتِ التَّوْبِ فَصَحَّحْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُؤَيِّدِي بِنْتِ
تَنَزَّجِي إِلَى رِفَاعَةَ لِأَحْسَنِي بِنْدُوقِ
عَسَيْتُكَ وَتَنَزَّجِي فِي عَسَيْتِكَ۔

تَحْرِيمُ الرَّبِيبَةِ الَّتِي فِي

حَجْرِهِ

عَنْ عَمْرَةَ أُمِّ زَيْنَبِ بِنْتِ
أَبِي سَلَمَةَ وَأُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ تَرْوِي
الَّتِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي
سَعْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَخْتِي بِنْتُ أَبِي
سَعْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَحَبَّبْتِ لِي ذَلِكَ
فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ
وَإِحْبَابٌ مَن يُشَارِكُنِي فِي خَيْرِ
أَخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْتِيكَ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ
وَاللهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَسْتَحَدِّثُ
أَنَّكَ شَرِيبَةٌ أَنْ تَنْكَحَ دَرَّةً بِنْتُ
أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ

بِنِ اسْمَائِي مَتْرًا
وَسَلَّمَ فَقَامَتْ أَمْرًا فَعَالَتْ يَارَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّهَا
قَدَا وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَخَرَّ فِيهَا
رَأْيُكَ فَسَكَتَ فَلَمَّ يُحِبُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ شَرَّ قَامَتْ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهَا قَدَا وَهَبَتْ
نَفْسَهَا لَكَ فَخَرَّ فِيهَا رَأْيُكَ فَخَامَ
رَجُلٌ فَقَالَ رُوِّجِيْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَادْهَبِي
فَاطَلَبِي وَكُوْخَاتِمَاهُنَّ حَدِيدًا فَذَهَبِي
فَطَلَبِي شَيْءًا فَجَاءَتْ فَقَالَ لِمَ أَحَدُ شَيْئًا
وَالْآخِرَاتِمَاهُنَّ حَدِيدًا قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِّنَ
الْقُرْآنِ قَالَ نَعَمْ مَجِي سُوْرَةُ كَذَّارِ
وَسُوْرَةُ كَذَّاقَالَ انْكَحِيْهَا عَلَى مَا مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ -

النِّكَاحُ فِي النِّكَاحِ

۳۲۸۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَإِنَّ أَحَقَّ النِّكَاحِ أَنْ يُؤْتَى بِهِ مَا
اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ النِّكَاحَ
نوٹ ۱- اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شرط کی جائے اس کو پورا کرنا لازمی ہے کیونکہ سب سے پہلے ہر فریق ہوا اس کے بعد دوسری شرطیں لگیں! لہذا جو پہلے اور مقدم ہے اسے پہلے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے وہ شرط پوری کرنے کے قابل ہے جس سے تمہارے لیے عورت کی شرکاء حلال ہوئی یعنی بڑا اور نازک سے مقم ہے۔ اس کو پورا کرنا لازمی ہے کیونکہ سب سے پہلے ہر فریق ہوا اس کے بعد دوسری شرطیں لگیں! لہذا جو پہلے اور مقدم ہے اسے پہلے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

۳۲۸۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ النِّكَاحِ أَنْ يُؤْتَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ
(ترجمہ دہی جواد برگرز)

النِّكَاحُ الَّذِي يُجَلِّ بِهٖ الْهٰطَلَقَةُ
ثَلَاثًا تَلْمِطَلَقُهَا

۳۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ
أَمْرًا سَرَّاعَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حاضر تھا۔ اور ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتی ہوں۔ لہذا اب جو کچھ آپ کی سمجھ میں آئے سو وہ کیجیے آپ چاہیں اور کہہ دیجئے۔ لہذا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے آپ کو جو چاہی سو کر لی اور نہ لیا اور وہ نظر آ کر مجھے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نکاح کر دیجئے۔ آپ نے ہدایات فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی ہموں بیزو ہے؟ اس نے کہا نہیں حضور نے فرمایا جاؤ اور دو سووند لگاؤ! خواہ تمیں لوہے کی انگوٹھی میں سے اس نے جا کر دو سووند اور تلاش کیا

آخر پھر آ کر کہنے لگا حضور نے تو مجھے کوئی لوہے کی انگوٹھی ملی اور نہ ہی کوئی اور چیز ملی۔ آپ نے پوچھا کیا آپ کو قرآن مجید سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں خدا فلاں سورت یعنی کچھ سورتیں ہیں۔ سارا قرآن مجید یا نہیں آپ نے فرمایا۔ میں آپ کو نکاح اس عورت سے اس قرآن کے عرض ہوا آپ کو معلوم اور یاد ہے کرنا۔ ہر

نکاح کی شرط و کامیابان

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے وہ شرط پوری کرنے کے قابل ہے جس سے تمہارے لیے عورت کی شرکاء حلال ہوئی یعنی بڑا اور نازک سے مقم ہے۔ اس کو پورا کرنا لازمی ہے کیونکہ سب سے پہلے ہر فریق ہوا اس کے بعد دوسری شرطیں لگیں! لہذا جو پہلے اور مقدم ہے اسے پہلے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

اس نکاح کا بیان جس سے تین طلاقیں دی گئی عورت حلال ہو جاتی ہے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نافع کی عورت حضور سرور کونین صلی اللہ

تو یہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا بلا اجازت آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ آئندہ کبھی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے نکاح کی تجویز میرے ساتھ نہ کرنا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم نے سنا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے گئے کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں۔ اگر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کر رہی ہوں تو آپ میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

نوٹ:- یعنی درہ مجھے کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی ماں میرے نکاح میں ہے لہذا وہ میری رضیہ ہوئی اور رضیہ حرام ہوتی ہے۔ جبکہ وہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

دو بہنوں کا ایک مرد کے نکاح میں جمع ہونا حرام ہے

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری بہن کی طرف کچھ رغبت ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں کیا کروں ام حبیبہ نے کہا کہ نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اور اس کام میں آپ کے دل کی خوشی کیا ہے؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں اس میں خوش ہوں۔ کیونکہ میں اکیلی نہیں ہوں۔ پھر میں اس بات میں بھی خوش ہوں کہ میری بہن اس بھلائی اور نیکی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کھڑکی میں سے نکاح کا پیغام دے رہے ہیں۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَضْمَمَ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجَهَا قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَتْ نَعَمْ كُنْتُ بِسُخْرِيَةِ وَأَحَبُّ مَنْ يُشْرِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ كَوْنُكُمْ تَكُنُّنَّ رَمِيئَاتِي مَا حَلَّتْ لِي إِخْتًا لِأَبْنَةِ أَخِي مِنَ الذَّمِّاعَةِ فَلَا

فَقُلْتُ نَعَمْ فَغَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنهَا
رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي أَنهَا
لَأَبْنَةُ أُخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي فَأَبَا
سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِي كُنَّ
وَلَا أَخَوَاتِي كُنَّ

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَمْرِ وَالْبَيْتِ

۳۲۰۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتُكْرَهُ بَيْتٌ إِلَى بَعْنِي أُحْتَنَاهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتُحِبُّنَ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ
لَسْتُ نَكُ بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مَنْ
يُشْرِكُنِي فِي حَبِيرٍ أُحْتِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ ذَلِكَ لَا تَحِلُّ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ تَحَدَّ شَتَا
إِنَّكَ تَسْكُرُ دَمْرَةَ بَيْتٌ إِلَى سَلَمَةَ
فَقَالَ بَيْتٌ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ
أُمُّ حَبِيبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَا لَمْ
مُنَّكَ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ
لِي هَذَا لِأَبْنَةِ أُخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي
وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضَنَّ
عَلَيَّ بَنَاتِي كُنَّ وَلَا أَخَوَاتِي كُنَّ

ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ
فرماتی ہیں کہ میں نے حضور مرقدہ کو مین صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ میری بہن سے
نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا آپ یہ بات دل سے
چاہتی ہیں؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں! اور میں وہ
عورت نہیں جو اپنے خاندان کے پاس اکلوتی ہو۔
بلکہ میں تو ترو دل سے اس بات کی متمنی ہوں کہ میری
بہن بھلائی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ
میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو سنا ہے
کہ آپ درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتے ہیں
جو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ نے
پوچھا کہ کیا تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو کہتی ہو؟
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ام سلمہ کی بیٹی ہی کا ذکر ہے
آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ میری بیٹی ہو
میں نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی۔ کیونکہ
وہ میرے دودھ شربک بھائی کی بیٹی ہیں۔ کیونکہ
مجھے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو حضرت

الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَتَيْهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا

کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو بھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا اثنائینی چھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنُكِّحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَتِهَا أَوْ عَلَى خَالَاتِهَا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو بھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اثنائیں کا یعنی چھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو بھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا اثنائینی چھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

تَحْرِيمُ الْبَحْرَيْنِ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا

بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَتِهَا أَوْ عَلَى خَالَاتِهَا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھتیجی سے بھوپھی پر اور بھانجی سے خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنُكِّحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَتِهَا أَوْ عَلَى خَالَاتِهَا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو اثنائیں کا چھوپھی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کی بھتیجی سے اس کی چھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔ اور خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

تَعْرِضَنَّ عَلَيْكَ بَنَاتِكَ
وَلَا أَحْوَاتِكَ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہی درہ جو ابوسلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا اگر وہ بری ربیبہ نہ بھی ہوتی تو میرے بھی میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر کبھی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کا ذکر میرے سامنے نہ کرنا۔

بھتیجی اور پھوپھی کا جمع کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کے ساتھ۔ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کے ساتھ۔ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کے ساتھ۔ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ تَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَمَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَى عَنْ أَرْبَعٍ يَجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةَ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةَ وَخَالَتِهَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ

حرام ہوتے ہیں جتنے نسب حرام ہوتے ہیں
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا دودھ پلانے سے اتنے ہی
رشتے ناطے حرام ہو جاتے ہیں جتنے کہ اولاد یا نسل
ہیں ہونے سے حرام ہوتے ہیں۔

مِنَ النَّسَبِ -
۲۳۰۶ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا
يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ -

نوٹ ۱۔ اور ان کی تفصیل قرآن مجید کی سورہ نسائیں دیکھی گئی ہے۔

رضاعی بھائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے
الگ ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح نہ ہونے
کا شوق رکھتے ہیں یعنی جو ہاشم کو چھوڑ کر قریش میں
کیوں تلاش کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ تمہارے
خیال میں کوئی عورت ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں
حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا وہ تو میری
دودھ کے رشتے سے بھتیجی ہے اور وہ میرے لیے
حلال نہیں۔

تَحْرِيمُ ابْنَةِ الْأَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
۲۳۰۷ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ
تَتَوَقَّفُ فِي قُرَيْشٍ وَمَتَاعَمَاتٍ قَالَ
وَعِنْدَكَ أَحَدًا قُلْتُ بِنْتُ حَمَزَةَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَحَا لَا تَحِلُّ لِي إِخْوَانُ ابْنَةِ أَخِي
مِنَ الرَّضَاعَةِ -

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی
ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آگے
میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا تذکرہ ہوا تو آپ
نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں

۲۳۰۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِنْتُ حَمَزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ
أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ -

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے
حضرت حمزہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کا ذکر کیا
گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو دودھ کے
ناٹے سے میری بھتیجی ہیں۔ خدا کی قسم دودھ دینے
ہی حرام کرتا ہے۔ جیسے کہ نسب حرام کرتا
ہے۔

۲۳۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى بِنْتِ
حَمَزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
وَاللَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا
يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ -

۳۲۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكِحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَقِبَتِهَا وَخَائِلَتِهَا۔

۳۲۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكِحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَقِبَتِهَا أَوْ عَلَى خَائِلَتِهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی کسی بہتے ہوئے بھتیجی سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کے ہوتے ہوئے بھتیجی سے اور بھانجی کے خالہ پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

دودھ کے باعث کون کون سے رشتے

حرام ہو جاتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھتیجی کے رشتے حرام ہیں۔ اتنے ہی رشتے دودھ پینے کے باعث حرام ہو جاتے ہیں یعنی رضاعت اور ولادت کا حکم نکاح کے حرام ہونے میں ایک ہی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا اطلاع دی گئی کہ آپ کے چچا اقلع نامی آپ کی خدمت میں حاضر کی اجازت طلب کرتے ہیں اور حضرت اقلع دودھ کے رشتے سے چچا تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پردہ کیا اور اس امر کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان سے پردہ نہ کریں کیونکہ دودھ سے اتنے ہی لوگ محرم ہوتے جتنے رشتے نسب سے محرم ہو جاتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دودھ پلانے سے اتنے رشتے

مَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ

۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ عِبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ۔

۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ يُسْمَى أُمَّ فَلَمَّ إِسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَّجَتْهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِّجِي مِنْهُ فَإِنَّهَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ عِبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا إِلَى
إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ تَسْأَلًا
عَنِ الرِّضَاعَةِ فَكَتَبَ أَنَّ شَرِيحًا
حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنُ مَسْعُودٍ
كَانَ يَقُولَانِ يُحْرِمُ مِنَ الرِّضَاعِ
قَدِيمُهُ وَكَثِيرُهُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ
أَنَّ أَبَا الشَّعْبَاءِ الْمُحَارِبِيَّ ثَنَا أَنَّ
عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ سَيِّدَةَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهَا وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تَحْرِمُ
الْخُطْفَةَ وَالْخُطْفَتَيْنِ .

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم روایتی ہیں کہ ہم نے
رضاعت کے متعلق حضرت ابراہیم بن یزید نخعی کو لکھا
استفتاء بھیجا۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ مجھے حضرت
شریح اور حضرت علی اور حضرت مسعود رضی اللہ عنہم
نے بیان کیا کہ دودھ پینے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے
اگرچہ گھٹا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا کہ ابو خنیس بخاری
نے مجھ سے بیان کیا اور آپ سے ام المؤمنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک یا دودھ
اچک لینا نکاح کو حرام نہیں کرنا۔ یعنی ایک یا دو گھنٹ
پی لینے سے نکاح باقی رہتا ہے۔

نوٹ :- رضاعت اور ت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے۔ مرد یا جائزہ کا دودھ پینے سے ثابت نہیں ہوتا
اور دودھ پینے سے مراد یہ معروف طریقہ نہیں۔ بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا۔ جب بھی یہ حکم ہے۔ اور
مغزور ایسا یا زیادہ ہر حال حرمت ثابت ہوگی۔ جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو۔ اور اگر چھاتی نہیں لی مگر یہ معلوم
نہیں کہ دودھ پینا کہ حرمت ثابت نہیں (ہدایہ۔ جوہر نیرہ)

(ہمارے شریعت مدرسہ معتمد مطبوعہ شیخ غلام علی ایبدر سنہ ۱۳۶۸)
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا
تھا۔ یہ جہات حقوز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو
پسند نہ آئی۔ میں نے آپ کے چہرہ پر غصہ دیکھا
بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ تو دودھ کے رشتے سے میرے بھائی ہیں۔ تو آپ
نے ارشاد فرمایا تم دیکھو یا کہو کہ کون سے لوگ تمہارے
بھائی ہیں اور دوسری دفعوں ارشاد فرمایا۔ کہ ای
بات کو اچھی طرح دیکھو یا کہو۔ دودھ کے رشتے
سے کون سی عورتیں تمہاری نہیں ہیں۔ کیونکہ دودھ
پینے کا اعتبار بھوک میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدًا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْعَصَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ
فَقَالَ أَنْظِرْنِ مَا لِإِخْوَانِكَ وَمَوَدَّةَ
أَخِي أَنْظِرْنِ مَنْ إِخْوَانُكَ مِنْ
الرِّضَاعَةِ فَإِنَّ الرِّضَاعَةَ مِنَ
الْأُمَّجَاعَةِ .

نوٹ :- یعنی دودھ کی حاجت کے سن میں جو رضاعت ہو وہی معتبر ہے۔

الْقَدْرُ الَّذِي يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيهَا أَنْذَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِيمَا أَنْذَلَ اللَّهُ مِنَ الْقَدْرَانِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمُ مِنْ تَوَلُّوهُنَّ بِحَمْلِ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهِي وَمَا يَقَعُ مِنَ الْقُرْآنِ -

نوٹ: چونکہ قرآن مجید میں آیت مذکورہ نہیں ہے۔ کیونکہ بعد ازاں اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کی خبر نہ تھی۔ در بعض علماء کے نزدیک اس آیت شریفہ کا حکم باقی رہا۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا ہے۔ لہذا تصور اددو صیغہ بھی حرام کر دے گا۔

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عِنَ الرِّضَاعِ فَقَالَ تُحْرَمُ الْأُمْلَاجِمَا وَلَا الْأُمْلَاجِيَانِ وَقَالَ تَتَأَدُّ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحْرَمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحْرَمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ -

کتنا دو دھپینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی گئی۔ عنہا وضعات معلوہات - ان دوس گھونٹوں کا حکم معلوم ہے۔ کہ یہ نکاح کو حرام کرتے ہیں پھر پہلی آیت شریفہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی۔ یعنی جس معلومات جس کے معنی پانچ گھونٹ کے ہیں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور وہ آیت قرآن مجید میں پڑھی جاتی تھی۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوستے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ (یعنی چھاتی چوستے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوستے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو بار چھاتیوں سے دودھ چوستا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔

پلایا ہے مروئے نہیں پلایا۔ بعد ازاں حضور نے ارشاد فرمایا
وہ تمہارے چچا ہیں اور تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروئی ہے کہ ابو نفیس کے بھائی افع نے مجھ سے گھر
کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے انہیں اجازت
دینے سے انکار کیا۔ حالانکہ وہ دودھ کے رشتے سے
میرے چچا تھے۔ جس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت آدس
میں عرض کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے گھر آنے کی
اجازت دو کیونکہ وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ
صدقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ قصہ آیت حجاب آتے
کے بعد کا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروئی ہے کہ مجھ سے بڑے چچا افع نے گھر میں آنے کا اذن
پیرہ کی آیت آنے کے بعد مانگا اور میں نے اسے
اذن نہ دیا۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ مسئلہ
پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو کیونکہ
وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کیا اسے اللہ کے رسول
مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مروئے نہیں پلایا
بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو کہ تمہارا
آؤ وہوں وہ تمہارے چچا ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے مروئی ہے کہ ابو نفیس کے بھائی افع نے مجھ
سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی۔ اور میں نے
انہیں اذن نہ دیا۔ اور کہا کہ میں اس وقت تک اجازت
نہ دوں گی جب تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
سے اجازت حاصل نہ کروں۔ جب حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ
أَفْكَمَ أَخْوَابِ الْفُقَيْمِ يَسْتَأْذِنُ عَلِيًّا
وَهُوَ عَمِيٌّ مِنَ الرِّضَاعِ قَابِلَةٌ
أَنْ أُوذِنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ إِشْدِ فِيكَ فَاتَهُ عَمَّكَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ
نَزَلَ الْحِجَابُ .

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ
عَلِيٌّ عَمِّيَّ أَفْكَمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ
لَقَوْلِ أَذِنَ لَكُمْ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ
إِشْدِ فِيكَ فَاتَهُ عَمَّكَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَمْرُ صَعْتِنِي الزَّوْءُ
وَلَمْ يَدْخُعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِشْدِ فِي
لَكَ تَوَبَّتْ يَبِيئُكَ فَاتَهُ عَمَّكَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ
أَفْكَمَ أَخْوَابِ الْفُقَيْمِ يَسْتَأْذِنُ
فَقُلْتُ لَا أُذِنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذِنَ
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْكَمَ
أَخْوَابِ الْفُقَيْمِ يَسْتَأْذِنُ

۳۱۷ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْهُ الرَّجُلُ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ هَلْهُ لِعَوْرِ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ تَوْكَانَ فَلَا تَحْيَا لِحَيْبِهَا مِنَ الرَّضَاعِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّضَاعَةَ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

۳۱۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَلِيٌّ أَبُو الْعَبْدِ مِنَ الرِّضَاعِ فَرَدَّ دُنُوهُ وَقَالَ هَشَامٌ هُوَ أَبُو الْقَعْبِيسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي كُنْهٍ

۳۱۹ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ آخَا أَبِي الْقَعْبِيسِ اسْتَأْذَنَ عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ قَالَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهَا فَنَذِرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ فِي كُنْهٍ فَذَاتَهُ عَمَّكَ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمُرْأَةَ وَكُنْتُ يَرْضِعُنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَذَبَّرَ عَلَيْكَ -

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لے فرما تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے سنا کہ کوئی شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر گئے گا اجازت طلب کرتا ہے میں نے کہا کہ رسول اللہ انکا آپ کے گھر آنے کا اجازت طلب کرتا ہے آپ نے زبانی میں نے پہچاننا تو معلوم ہوا کہ وہ حفصہ بنتہ کے دودھ کے رشتے میں چچا ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ اگر فلاں فلاں شخص زندہ ہو تو دودھ کے رشتے سے میرا چچا تھا اور میرے ہاں بھی آیا کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دودھ کا رشتہ تبریح کو حرام نہ کرتا ہے۔ جیسے اولاد اور نسل میں ہونا۔ حرام کرتا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا ابو الجعد میرے پاس آئے اور میں نے انہیں روٹا دیا یعنی گھر میں نہ آنے دیا۔ اور شام نے کہا وہ ابرا القعیس تھے۔ بعد ازاں حضور پرور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ حضور سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے گھر میں آنے کی اجازت دو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوقعبیس رضی اللہ عنہ کے بھائی نے مجھ سے گھر کے اندر پردے کی آیت نازل ہونے کے بعد اذن طلب کیا۔ اور میں نے اسے اندر آنے کا اذن نہ دیا۔ اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دیجئے تاکہ وہ گھر میں آئیں۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتے سے تمہارا چچا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ

آپ نے ارشاد فرمایا تم سے دودھ پلا دو۔ اس نے عرض کیا کہ کس طرح پلاؤں وہ تو ترجمان مروی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ بڑی عرواے ہیں؛ بعد ازاں پھر ایک دن حاضر ہو کر کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بنی بنا کر مبعوث فرمایا۔ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو کہی نہ دیکھا کہ انہوں نے اپنے تئیر بدلے ہوں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کو نبین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس بات کا حکم فرمایا کہ وہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو دودھ پلا دے۔ غلام حضرت سالم کو دودھ پلاؤں کیونکہ اس طرح حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی (ذیقت وغصہ) سرد ہو جائے گا۔ پھر اس صورت نے دودھ حضرت سالم کو پلایا اگرچہ وہ بڑا کانا تھا بلکہ پورا دم تھا اور حدیث ہذا میں راوی ربیعہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (یعنی یہ حکم حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ منحصر تھا۔ بعد کسی کو بڑے پن میں دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ حضور سرور کو نبین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ السلام ہاں کرتے ہیں اور وہ بالعموم کی طرح باشعور ہیں اور سنانے و عقلمند مردوں کی طرح وہ سب باتیں جانتے ہیں۔ تو آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تو تم انہیں اپنا دودھ پلاؤ اور تمہارے ساتھ ان کا نکاح حرام ہو جائے گا۔

(اسی وجہ سے ابن ابی ملکیہ نے کہا کہ میں ایک برس تک ٹھہرا رہا۔ اور میں نے اس حدیث پاک کو بیان نہ کیا۔ بعد ازاں جب میری ملاقات حضرت عائشہ سے ہوئی تو آپ نے

وَكَيْفَ رُضِعَتْ وَهِيَ رَاجِلٌ كَيْفَ فَقَالَ اَسْتُ اعْلَمُ اَنَّهٗ رَاجِلٌ كَيْفَ شَحْبًا وَاَوْتُ بَعْدًا فَقَالَتْ وَاللَّيْلِ بِمَكَرٍ يَا لِحَقِّي نَيْبًا مَا سَأَيْتُ فَنَ وَجِهَ اِنِّي حُدَيْفَةٌ بَعْدُ شَيْئًا اَكْرَهًا۔

۳۳۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً اَبِي حُدَيْفَةَ اَنْ تُرَضِّعَ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُدَيْفَةَ حَتَّى يَذْهَبَ غَايَةً اَبِي حُدَيْفَةَ فَاَمَّا رَضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَتْ اَمَّا يَبِيعَةٌ فَكَانَتْ رُضْعَةً لَيْسَ بِوَلَدٍ۔

۳۳۳۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَدَ مَا يَعْقُدُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَنْضِجِيهٗ تَحْدُمِي عَلَيْهِ بِمَا لَكَ فَمَا كُنْتُمْ حَوْلًا لِأَحَدٍ تَبِيهٖ وَتَقِيَّتِ النِّقَابِمْ فَقَالَ حَدِيثٌ بِهٖ وَلَا تَهَابِي۔

فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ اسْتَدْفِي
فَأَشَكَ عَمَّكَ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي
رُمْرَاءَ أَبِي الْقَعْبَسِ وَكُنْتُ مَرْضَعِي
الذَّجَلِ قَالَ اسْتَدْفِي لَهُ فَإِنَّ عَمَّكَ

نہ بت میں عرض کیا۔ اور تمہیں کے جانے منع آئے اور
اندر آنے کی اجازت مانگتے تھے۔ میں نے انہیں گھر کے
اندر نہ آنے دیا اور انکار کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا
انہیں گھر کے اندر آنے کی اجازت دو۔ کیونکہ وہ تمہارے
چچا ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دودھ اور تمہیں کی بھری نے پلایا ہے مردے نہیں پلایا
آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں اجازت دے دودھ آپ کے
چچا ہیں۔

بڑی عمر میں دودھ پلانے کا بیان

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام
المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
کہ سہیل کی بیٹی سہیلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ مجھے ابو ذلیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر دھن
کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ جب کبھی حضرت سالم میرے
پاس تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم انہیں
دودھ پلا دو انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو درطبیحی والے
ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ آپ انہیں دودھ پلائیں اور
آپ کا یہ دودھ پلانا حضرت ابو ذلیفہ رضی اللہ عنہ
کے منہ پر کی چیز۔ کہو در کہ دے گا۔ یعنی حضرت
ابو ذلیفہ رضی اللہ عنہ کا منہ چھونا ہے گا۔ حضرت
سہیلہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابو ذلیفہ
کے چہرہ پر ایسی کوئی چیز نہ دیکھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی حضرت سہیلہ حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آئیں اور عرض کیا کہ
اور کہنے لگیں کہ میں حضرت ابو ذلیفہ کے منہ پر دھن
ہوئے دیکھی ہوں جب سالم گھر میں تشریف لاتے ہیں

بَابُ مَا ضَاعَ الْكَبِيرُ

عَنْ عَائِشَةَ تَارُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتِ سَهْلَةَ
بِنْتُ سَهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفِي لَأْرِي فِي وَجْهِ أَبِي
حُدَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِحٍ عَلَيَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ
قَالَتْ قُلْتُ إِنَّهُ لَدُوْرِيْبِيَّةٌ فَقَالَ
أَرْضِعِيهِ إِنَّهُ يَدَاهِبُ مَا فِي
وَجْهِهِ أَبِي حُدَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا
عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِهِ أَبِي حُدَيْفَةَ بَعْدَهُ.

عَنْ عَائِشَةَ تَارُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتِ سَهْلَةَ
بِنْتُ سَهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى
فِي وَجْهِ أَبِي حُدَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ
سَالِحٍ عَلَيَّ قَالَ قَالَتْ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ

موتی چلی بیٹے۔ اس رضاعت کا مطلب یہ ہے کہ بڑی عمر میں اگر کسی شخص کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھڑ میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اور نبی نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت سہلہ کو حضور سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم فرمایا تھا تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھڑ میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت سہلہ کو جو حکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ وہ حضرت سالم کے ساتھ مخصوص تھا۔ اور انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہمارے گھڑ میں اس رضاعت کے سبب کوئی نہ آیا۔

نوٹ:- اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہم بھی اسے گھروں پر معاف دیتے۔ تاہم یہ حکم عام نہیں۔

حضور سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے اس مسئلہ کے عام ہونے کا انکار کیا اور اس کے باعث سے وہ کسی کو گھڑ میں آنا اجازت نہ رکھتی تھیں اور سب نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کسی شخص کے لیے ہمارے ہاں یہ رخصت نہیں بلکہ اس حکم کو حضور سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم کے لیے خاص ہی تھا۔ اور اس رضاعت کی وجہ سے ہمارے ہاں کوئی شخص نہ آسے اور نہ ہمیں کوئی دیکھے اور کسی شخص کو یہ حکم نہیں۔ کادوہ اس پر تیس کر کے اور اس کی اجازت دے۔

دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو امر سنت و ہدایت کی روایت کی کہ حضور سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا خیال تھا کہ میں لوگوں کو دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنے سے

رَضَاعَةَ الْكَبِيرِ وَقَدْ نَبَأَ عَائِشَةَ
وَاللَّهِ مَا نَذَى النَّبِيُّ: مَرَّرْنَا سُرَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ
سَهْلٍ الْأُرْحُصَةَ فِي رَضَاعَةِ سَلْمٍ
وَحَكَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ
بِهَذَا الرِّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

نوٹ:- اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہم بھی اسے گھروں پر معاف دیتے۔ تاہم یہ حکم عام نہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ أُمِّ رَجُلٍ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ
تَقُولُ أَنِّي سَأَلْتُهُ: زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُنَّ
بِتِلْكَ الرِّضَاعَةِ وَقَدْ نَبَأَ عَائِشَةَ
وَاللَّهُ مَا نَذَى هَذِهِ إِلَّا رَحْصَةَ مَا خَصَّهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً
يَسْأَلُونَ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ
بِهَذَا الرِّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

الْغَيْلَةُ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ جَدَامَةَ
بِنْتِ وَهَبٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ
هَمَمْتُ أَنْ أُنْهَى عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّى

فرمایا کہ اس حدیث شریفین کو بیان کیجئے اور اسے بیان کرنے میں خوف نہ کیجئے۔

نوٹ ۱۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ وہ مائل بالغ ہے اور مائل بالغ مردوں کی طرح سب کچھ جانتا ہے۔ بچہ نہیں اپنی اہلیہ کے لئے اس حدیث پاک کو حضرت تھام کے لیے روایت فرمایا۔ کیونکہ یہ حدیث ہذا اکثر علماء کے فہم سب کے خلاف تھی بعد ازاں تھام کے کہنے پر روایت کرنے لگے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کے آزار کردہ غلام سالمؓ ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ یعنی جہاں سب لوگ ہوتے تھے۔ ان میں بل کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی رہائش پذیر تھے۔ اور ان کے لیے کوئی الگ اور جدا گھر نہ تھا۔ بعد ازاں حضرت سہیلؓ کی بیٹی اور حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت سالمؓ مائل بالغ مرد ہیں اور انہیں سب کچھ معلوم ہے وہ گھر میں آتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کو ان کا گھر میں آنا ناگوار کر دیتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ اسے اپنا دودھ پلا دیں تو اس کے حق میں حرام ہو جائے گی! اس نے حضرت سالمؓ کو دودھ پلا دیا۔ اور بعد ازاں وہ بات حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے سنا کر رہی۔ بعد ازاں حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور عرض کرنے لگیں کہ میں نے جب سے حضرت سالمؓ کو دودھ پلا دیا تب سے وہ بات حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے نکل گئی۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے انکار کیا اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث کسی شخص کو گھر میں آنے کی رخصت اور اجازت نہیں

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ سَالِمَةَ
مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ كَانَتْ
مَعَ أَبِي حُدَيْفَةَ وَاهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ
فَأْتَتْ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمَةَ
قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلُ مَا
عَقَلُوهُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَإِنِّي
أُظَنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ مَعِيَ
ذَلِكَ شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْضِعِيهِ تَحْرِيماً
عَلَيْهِ فَأَمَّا صَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي
فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ فَرَجَعَتْ
لِأَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي نَدَا أُمَّ صَعْتَهُ
فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي
حُدَيْفَةَ.

عَنْ عُرْوَةَ ذَالَ أَبِي سَائِدٍ
أَنَّهَا وَجِأ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ تَبْلُوكَ
الرِّضْعَةِ أَحَدًا مِنَ النِّسَاءِ يَرْضِعُهُ

نہیٹ کے گا۔

حق رضاعت کیلئے ہے اور کس طرح ادا ہو سکتا ہے

جناب حضرت حجاج ابن حجاج نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق رضاعت کس طرح ادا ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک غلام یا لونڈی دہینے سے۔

نوٹ:- دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی مول لے کر دے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے۔

گو ایسی سے رضاعت کا ثابیت ہونا

سیدنا حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آندس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں

فلاں ابن فلاں عورت

کے متعلق بیان کیا کہ میں نے اس سے نکاح کیا۔ بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ آپ نے اپنا رخ الٹ کر میری طرف سے پھیر لیا۔ میں پھر آپ کے سامنے گیا۔ اور میں نے عرض کیا وہ جمہولی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کیسے جموں؟ کہیں وہ اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ تم دونوں کو اس نے دودھ پلایا۔ جس سے تو نے نکاح کیا ہے۔ اسے چھڑ دو۔

باپ کی منگواہی سے نکاح کرنے والے کا حکم

سیدنا حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی اور ان کے پاس ایک مجنوں بھی تھا۔ میں نے پوچھا کہ ہر کا قصد ہے؟

حَقُّ الرِّضَاعِ وَحُدْمَتُهُ

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَدَّ هَبِّي عَنِّي مَذْمُومَةَ الرِّضَاعِ قَالَ عَتْرَةٌ عَبْدًا أَوْ أَمَةً۔

الشَّهَادَةُ فِي الرِّضَاعِ

عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فَلَا تَعْنِي بِنْتِ فُلَانٍ فَجَاءَتْ سُبْحَى امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ دَجِيهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ نَمَعْتُ أَتَاهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ۔

نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ النَّبِيُّ فَقُلْتُ إِنَّ كَرِيهًا قَالَ أَمَا سَلَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذَكَرْتُ أَنَّ فَايَسَ وَالشَّوْمَ
يَصْنَعُهُ وَقَالَ لِاسْتَفْتَى يَصْنَعُونَ
فَلَا يَصْنَعُونَ وَلَا دَهْوًا.

منع کروں۔ بعد ازاں مجھے یاد آیا کہ فارسی اور روم کے لوگ جماع کرتے تھے۔ اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ اور اسحاق کی روایت میں یَصْنَعُونَ ہے۔ اور ایک روایت میں یَصْنَعُوہ ہے۔ تاہم معانی میں کچھ فرق نہیں۔

نوٹ: ۱۔ اہل عرب کا خیال تھا بچے کی ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے صحبت نہیں کرنی چاہیے اور اس سے لڑکا ضعیف اور نحیف و کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ خیال درست نہیں۔ البتہ اگر حمل بٹھیر جائے تو اس کا دودھ بچے کو نقصان پہنچا لیتے۔

عورت کے رحم میں نطفے کو داخل نہ کرنا

بلکہ اسے فرج کے باہر گزار دینے کا بیان

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا ذکر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں کس چیز کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ کس شخص کی عورت ہے اور وہ اس سے قربت کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے باوجود عورت حاملہ نہ ہو۔ اسی طرح انہی کے پاس جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان کو حمل نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر ایسا ذکر ناکہ نہیں یعنی اگر انزال باہر نکال کر دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہ قدر ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ السُّدْرِيِّ قَالَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَأْتُمْ فَلَنَا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَمَاءُ.

نوٹ: ۱۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے نطفہ کا قرار پانا مقرر ہو چکا ہے اس میں کوئی حیلہ نہیں چلتا۔ اگر اللہ رب العزت کو منظور ہوا کہ حمل بٹھیرے تو وہ ہمیں اس وقت اس کام سے باز رکھے گا اور تم نطفہ کو باہر نہ ڈال سکو گے۔ اور اس کام سے یہ خیال ہی ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ جب ہمارا جی چاہے گا تو ہم نطفہ بٹھیر لیں گے۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نطفہ خارج کرنے کا مسئلہ دریافت کیا۔ اور وہ کہنے لگا کہ میں حمل نہیں بٹھیرانا چاہتا۔ اور میری بیوی میں نطفہ قرار پاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم میں رکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یعنی تقدیر کا کھلا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ السُّدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنَّ أَمْرَأَتِي تَوْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ فَقَالَ أَيُّبَعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْكُرَاتٌ مَا تَخْدَرُ فِي الرَّجِيمِ سَيَكُونُ.

تو اس وقت حرام نہیں ملا اور حدیث ہذا میں جو تغیر آئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ اور وہ تغیر یہ ہے کہ یعنی یہ عورتیں عدت گزارنے کے بعد تہار سے لیے ہیں مگر نہ کہ یہ عورتیں جہاد میں پکڑی گئی تھیں لہذا فونڈیاں ہر گز نہیں لگنے کے خاندان کا فزندہ ہوں۔ لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے صحبت کر سکتے ہیں۔

بیٹی یا بہن کے مہر پر نکاح کرنے کی

ممانعت کا بیان

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء سے منع فرمایا۔

نوٹ: ۱۔ شہداء کا مطلب ہے کہ دو شخص آپس میں نکاح کر رہے ہیں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے سے کر رہے اور اس کے مہر بے میں اپنے داماد کی بہن سے نکاح کرے۔ جاہلیت کے دور میں ایسا دستور تھا۔ اسلام کا دور آیا نکاح کرنا حرام ہے

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے۔ نہ جنب

ہے اور نہ شہداء۔ اور جس شخص نے وٹا رکا وہ ہم سے نہیں۔

نوٹ: ۱۔ جلب نکرہ میں معدق کے پاس مال ٹنگرانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھڑ دوڑ میں

اپنے گھڑے کے پیچھے رہنا۔ تاکہ اسے ڈانٹا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے

ساتھ رکھے۔ جب وہ گھوڑا تنگک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے۔ یہ جائیانی اور شرط کے خلاف ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ ہی شہداء۔ امام نسائی نے

یہ روایت جمع فرمائی ہے اور صحیح حدیث بشرط ہے۔

شہداء کا بیان

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء سے منع

فرمایا اور شہداء کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی

کا نکاح اس کے ساتھ کرے اس شرط پر کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ

کر رہے اور دونوں طرف کا مہر کچھ بھی مقرر نہ کریں۔

بابُ الشَّخَائِرِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّخَائِرِ

نُوحًا: ۱۔ شہداء کا مطلب ہے کہ دو شخص آپس میں نکاح کر رہے ہیں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے سے کر رہے اور اس کے مہر بے میں اپنے داماد کی بہن سے نکاح کرے۔ جاہلیت کے دور میں ایسا دستور تھا۔ اسلام کا دور آیا نکاح کرنا حرام ہے

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے۔ نہ جنب

ہے اور نہ شہداء۔ اور جس شخص نے وٹا رکا وہ ہم سے نہیں۔

نوٹ: ۱۔ جلب نکرہ میں معدق کے پاس مال ٹنگرانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھڑ دوڑ میں

اپنے گھڑے کے پیچھے رہنا۔ تاکہ اسے ڈانٹا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے

ساتھ رکھے۔ جب وہ گھوڑا تنگک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے۔ یہ جائیانی اور شرط کے خلاف ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ ہی شہداء۔ امام نسائی نے

یہ روایت جمع فرمائی ہے اور صحیح حدیث بشرط ہے۔

نوٹ: ۱۔ جلب نکرہ میں معدق کے پاس مال ٹنگرانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھڑ دوڑ میں

اپنے گھڑے کے پیچھے رہنا۔ تاکہ اسے ڈانٹا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے

ساتھ رکھے۔ جب وہ گھوڑا تنگک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے۔ یہ جائیانی اور شرط کے خلاف ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ ہی شہداء۔ امام نسائی نے

یہ روایت جمع فرمائی ہے اور صحیح حدیث بشرط ہے۔

نوٹ: ۱۔ جلب نکرہ میں معدق کے پاس مال ٹنگرانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھڑ دوڑ میں

اپنے گھڑے کے پیچھے رہنا۔ تاکہ اسے ڈانٹا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے

ساتھ رکھے۔ جب وہ گھوڑا تنگک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے۔ یہ جائیانی اور شرط کے خلاف ہے۔

وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ تَدْرَجَ امْرَأَةً آيَةً
 مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ إِذَا فَتَكْنَا

قرآب نے جواب دیا کہ مجھے حضور مرور کرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں اس کی گردن اٹا دوں یا پتھل کر دوں اس کا گردن زدنی کی وجہ یہ ہے کہ اس اپنے والد کی بیوی سے اس کی زناات کے بعد نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۱ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ
 قَالَ أَصْبَحْتُ عَتَّى وَمَعَهُ سَأْأِيَةٌ
 فَقُلْتُ آيَتٌ شَرِيحَةٌ فَقَالَ بَعَثَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَجُلًا مِنْكُمْ امْرَأَةً آيَةً فَأَمَرَنِي
 أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَإِذَا فَتَكْنَا

سیدنا حضرت جرادر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو اس سے روایت فرماتے ہیں کہ میری صاحبزادی اپنے چچے سے جوئی اور ان کے پاس ایک جھڑا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے حضور مرور کو زناات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے تاکہ میں اس کی گردن اٹا دوں۔ اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کا مال و دولت لے لوں۔

تَاوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ
 مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اس آیت شریفہ کی تفسیر وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یعنی آیت شریفہ کا نزول کہاں اور کس وقت ہوا

۳۳۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخَدْرِيِّ
 أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَدْعَانٍ فَكَفُّوا
 عَمْرًا وَقَاتَلُوهُ وَظَهَرُوا عَلَيْهِ
 فَكَاهَبُوا لَهُمْ سَبَايَ لَهَنَ أَمْرًا وَاجِرًا
 فِي الْمَشْرِكَ بَيْنَ فَكَاتِ
 الْمُسْلِمِينَ تَحَرَّجُوا مِنْ غَشِيَانِهِنَّ
 فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ
 مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
 آتَى هَذَا الْكُتُبَ حَلَالًا إِذَا فَتَكْنَا
 عَدَّاهُنَّ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مرور کرین صلی اللہ علیہ وسلم نے اداس کی طرف لشکر بھیجا۔ اداس طاقت میں ایک مجید کا نام ہے پھر دشمن سے متاثر ہوا۔ انہیں مارا اور ہم ان مشرکوں پر غالب آئے اور ہمارے ہاتھ لڑیاں لگیں۔ اور ان کے خاوند مشرکوں میں ہی رہ گئے۔ یعنی عورتیں لائق تھیں۔ مسلمانوں نے ان کے ساتھ جماع کرنے سے پرہیز کیا۔ پھر اللہ جل جلالہ روئے نزل کرنے سے آیت شریفہ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یعنی تم پر وہ عورتیں حرام ہیں جو دوسرے آدمیوں کے نکاح میں ہیں۔ لیکن جب تم ان کے مالک ہو جاؤ

حکم فرمایا۔ وہ بلایا گیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ علم ہے؟ اس نے گن کر عرض کیا۔ مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے وہیں ارشاد فرمایا کہ حشمتہ کے ساتھ ساتھ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اس عورت کو تمہاری ملک میں اس قرآن مجید کے بدلے کر دیا جو تمہیں یاد ہے۔

اس شرط پر نکاح کرنا کہ مرد مسلمان ہو جائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم سے نکاح فرمایا۔ اور ان کا مہر اسلام تھا۔ حضرت ام سلیم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ بعد ازاں ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا ام سلیم نے جواب دیا کہ میں تو مسلمان نہ ہوئی ہوں اگر تو بھی مسلمان ہو جائے تو میں تجھ سے نکاح کروں گی۔ بعد ازاں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور ان کا مہر اسلام قرار پایا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ کی قسم اسے ابو طلحہ آپ رو کرنے کے قابل نہیں (یعنی آپ کی بات مانی جائے گی) مگر صرف اس واسطے کہ آپ کا نہیں اور میں مسلمان ہوں میرے لیے جاننا اور حلال نہیں کہ میں تجھ سے نکاح کروں ہاں اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تمہارا مسلمان ہونا مہر ہو جائے گا۔ اور کچھ مہر تو نہیں کہہ سکتی اور میں مہر کی جگہ اسلام لانے کو ہی سمجھتی ہوں۔ اور آپ سے کسی اور چیز کی درخواست نہیں کروں گی۔ بعد ازاں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور مہر وہی رہا۔ حضرت ثابت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَكَتَ مُؤَلِّيًا فَاَمَرِيهِ فَكَرِهِي فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا دَامَ مَعَكَ مِنَ الْعَدَانِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا عَدَدًا هَا فَفَأَالَ هَلْ تَقْرَأُ هُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَكُنَا كَمَا يَسَا مَعَكَ مِنَ الْعَدَانِ

التَّزْوِيجِ عَلَى الْإِسْلَامِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ أَسْلَمَتْ أُمَّ سَلِيمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَحَطَّهَا فَقَالَتْ إِنْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتُ نَأْتِيكَ فَاسْتَوْفَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُدْرِيكَ وَلَيْسَ لَكَ جُلِيٌّ كَأَبِي وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَسِحُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تَسَلَّوْا قَدْ أَكَّ مَهْرِي وَلَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَاسْأَلُوْا فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَتَمَّ سَمِعْتُ بِأَمْرٍ قَطُّ كَانَتْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شنار سے منع فرمایا۔ اور راد لڑیں میں سے عبید اللہ نے بیان فرمایا کہ شنار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کر دے کہ وہ دوسرا نکاح اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

قرآن مجید کی سورتین سکھانے پر نکاح کا کیا

سیدنا اہل بیت رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ ایک سخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچے آپ کے حوالے کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طعن دیکھا تب نے نظر اٹھا کر دیکھا بعد ازاں آپ نے سر مبارک پیکھ کر یا جب عدوت نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بائیں ہاتھ کو چمکایا تو وہ بیٹھ گئی۔ اسی دوران حضور کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرتے دیکھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آؤ آپ اس عدوت کو نہیں چاہتے تو آپ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آپ نے دیانت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ اس نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا دیکھو اگر تمہیں لوہے کی انگوٹھی بھی ہے تو لے آئیے۔ وہ لگا اور دایسے آکر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی تاہم میرا یہ تہ بند حاضر ہے۔ اور میں اسے آدھا دے دوں گا آپ نے پوچھا کہ یہ تمہاری جاودہ کیا کرے گی۔ اگر تو پتے لڑا کر لے لے کچھ نہیں اگر وہ پتے کی ترنگہ کرے گا وہ آدنی دینک بیٹھا رہا۔ بعد ازاں اٹھ کر چلا اور آپ اس کی طرف آپ نے جاتے وقت دیکھا۔ آپ نے

۳۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ تَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّخَارِ خَالَ عِبْدُ اللَّهِ وَالشَّخَامُ كَانَ مَبْرُوحَ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يَذُوجَهُ أُخْتَهُ.

۳۳۳ التَّزْوِيجُ عَلَى سُوْرٍ مِنَ الْقُرْآنِ

۳۳۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُمَّرَأَةً

جَاءَتْ لِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ

لِأَصْبَ لَفَتِي لَكَ نَظْرًا وَإِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَدَ النَّظْرُ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ

شَوْطًا طَأَّ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ

السَّرَاةَ أَتَتْهُ لَمْ يَقْبُضْ فِيهَا شَيْئًا

جَلَسَتْ فَقَامَ سَاجِدًا مِنْ أَصْحَابِهِ

فَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ

لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَذَوِّجْنِيهِمَا

فَنَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ

لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ انْظُرْ

فَلَوْ خَافَتَا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبٌ شَرٌّ

سَاجِدًا فَقَالَ لِأَنَّ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ وَرَأَى حَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ

وَلَكِنْ هَذَا الزَّارِعِيُّ قَالَ سَهْلٌ مَالَهُ مِرْدَاءٌ

فَلَمَّا نَاصَفَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا تَصْنَعُ يَا رَأِيكَ إِنْ لَيْسَتْ لَكَ

يَكُنْ عَلَيْهِمْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ

عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ لِيَلْسَ الرَّجُلُ حَتَّى

طَالَ مَجْلِسُهُ شَرٌّ قَامَ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ

جس شخص نے اپنی لوثی کا آڈا لکھا اور پھر اس سے نکاح کر لیا اس
کیے آڈا لکھنے اور نکاح کرنے کے بعد جاڑیں۔

مہروں میں عدل اور انصاف کرنے کا بیان

سیدنا حضرت مروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ

آپ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اللہ عنہا سے دریافت کی وہ آیت یہ ہے وَرَأْفَتُكُمْ

أَنْ تَدْنَسُوا فِي الدِّيَارِ مَا تَلَعُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنْ

النِّسَاءِ یعنی اور اگر دوسرے تم پر کسی کے حق میں انصاف

نہ کر سکو کہ تو ان عورتوں سے نکاح کرو جنہیں پسند آئیں

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

فرمایا اے میری بہن کے بیٹے۔ اس آیت میں ان عورتوں

کا بیان ہے۔ جو اپنے والیوں کے پاس پودش پائی

ہیں اور وہ لڑکیاں اس مال سے حصہ پاتی ہیں جو انہیں

ورشہ کے سبب سے ملا ہے۔ ان کے والیوں نے

اس کی صورت حال دیکھ کر یوں چاہا کہ وہ انہیں

اپنے نکاح میں لے لیں۔ مگر صرف اتنے ہی مال سے

جتنا انہیں غیر آدمی دے سکتا ہے۔ یعنی آپ ان سے

نکاح نہ کریں اور دوسروں سے ان کا نکاح کر دیں

تو دوسرا مزید دے گا۔ لیکن والی یہ چاہتے ہیں

کہ وہ بے انصافی کر کے تھوڑے مال پر نکاح کر لیں

دیں۔ اللہ جل شانہ نے ان کے ساتھ ہرگز نکاح کرنے

سے منع فرمایا۔ اور حکم ہوا کہ اگر نکاح کرنا چاہتے

ہو تو ان کے معاملہ میں انصاف کرو اور اعلیٰ دوجے

کا مہر مقرر کرو۔ وگرنہ ان کے سوا جسے چاہو اس کے ساتھ

نکاح کرو۔ عہدہ نے کہا۔ بعد ازاں ام المومنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ اس معاملے کے بعد

لوگوں نے حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

معاملے کے متعلق استفتا کیا اور اللہ ذی الجلال و الاکرام

جَارِيَتَهُ تَتَوَدَّ وَجْهًا فَلَا أَحْجَانِ

الْقِسْطُ فِي الْأَصْدِاقَةِ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ

عَدْوَجَلًا وَإِنْ حِفْظُوا أَنْ كَلَّا

تُقْسِطُوا فِي الْمَتَانِي فَانْحَكُوا

مَا طَابَ كَحُكْمِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ

يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَتَحَوَّنُ

فِي حَجْرٍ وَلَيْسَ بِهَا فَتَسَارِكُهُ فِي

مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَا لَهَا وَجَمَّ لَهَا

فَأَيْرِيكُ وَلَيْسَ بِهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِخَيْرٍ أَنْ

يُقْسِطَ فِي حِمْلِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا

يُعْطِيهَا غَيْرَهُ فَهَؤُلَاءِ أَنْ يَنْكَحُوهُنَّ

إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا إِلَيْنَّ وَيَبْلَغُوا إِلَيْنَا أَعْلَى

سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأَمْدُوا أَنْ

يَنْكَحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ

النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ

عَائِشَةُ سَوَّاتِ النَّاسِ اسْتَفْتُوا

مَأْسُوكِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعْدَ نِيَّتِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَدْوَجَلًا وَ

يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قِيلَ اللَّهُ

يُعْطِيكُمْ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَتَدْعُونَ

أَنْ تَنْكَحُوهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ

وَأَلْفِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يَتَلَى

فِي الْكِتَابِ الْآيَةَ الْكَاذِبِي الَّتِي

فِيهَا وَارِثٌ حِفْظُوا كَلَّا تَقْسِطُوا

فِي الْيَتَامَى فَانْحَكُوا مَا طَابَ

مَهْرًا قَبْلَ أَنْ تُرْسِلَهُ
إِلَّا سَلَّمَ فَذَا خَلَّ بِهَا
فَوَلَدَتْ لَهَا.

ابو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد رادی ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی عورت نہیں سنی جس کا ہمراہ مسلم رضی اللہ عنہ سے بزرگ اور بہتر ہو۔ کیونکہ حضرت ام سلمہ کا ہمراہ اسلام تھا اور اسلام سے بڑھ کر کوئی سی چیز ہو سکتی ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے قرمت کی اور آپ کے لفظ سے بچے پیدا ہوئے۔

آزاد کرنے کو مہر قرار دے کر نکاح کر

لینے کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ رادی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر کو آزاد فرمایا اور آپ کے آزار کرنے کو مہر قرار فرمایا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا۔ اور آزادی ہی کو اپنا مہر قرار فرمایا۔

لوٹنی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح

کرنے کا اجر

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین افراد کو گناہ جو ثواب ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس لوٹنی ہو اور اس نے اس طرح ادب سکھایا ہو جس طرح ادب سکھانے کا حق ہے۔ اور اس طرح علم سکھایا جیسے علم سکھانے کا حق ہے یعنی علم و ادب میں اسے لائق اور فائق کیا یا ورنہ آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کرے اور جو مردہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ جل جلالہ کا حق ادا کرے اور وہ شخص جو اپنی کتاب میں سے ایمان لائے۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رادی ہیں کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

الَّذِي يُرِي عَلَى الْعِتْقِ

۳۳۳۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَغْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ مِمَّا أَقْبَاهَا

۳۳۳۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

عَنْ الرَّجُلِ جَارِيَتِهِ تَمَّتْ تَزْوِجُهَا

۳۳۳۸ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَحَبَّهُمْ مَدْرَتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ أَمَةٌ فَآذَى بِهَا فَأَحْسَنَ آذَى بِهَا وَعَلِمَهَا فَاحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَغْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدًا يُعْزِي حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَمُؤْمِنٌ أَهْلًا نِكَاحًا.

۳۳۳۹ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَغْتَقَ

پرسوز گماری ہو تا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے اولین مستحق تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی اور لڑکی کا ہر بارہ اوقید سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا۔ اور آدمی اپنی بیوی کے ہر میں غلو اور زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تم سے ایسے شک کی رسمی کی تکلیف اٹھائی یعنی کا حمار وہ ہے یعنی یہ بھی میں ہی لایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے پینہ آیا جیسے تکلیف سے شک پسجتی ہے۔ ابو العجاج کہتے ہیں کہ میں ایک خالص عرب نہ تھا۔ تو مجھے معلوم نہ ہوا کہ معنی التریقہ کے کیتے ہیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ ایک اور بات کی کرتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص لڑائی میں مارا جائے یا مرجائے تو کہتے ہیں کہ وہ شہید ہوا اور مارا گیا اور غالباً اس نے اپنے اوٹ کی سرین پر بوجھ لاد رکھا ہو یا کچا ہونے پر سونے چاندی کا کوئی سامان سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نیت خالص جہاد کی نہ ہو تو تم ایسا مت کہو۔ بلکہ اس طرح کہو جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو وہ جنت میں جائے گا۔ اور کسی شخص کے متعلق کچھ نہ کہو اللہ رب العزت کو معلوم ہے کہ اس کی نیت اور ارادہ کیا تھا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔ در آنجا لیکر وہ جشن کی سرزمین پر تھیں اور ماں کے بادشاہ نے جس کا نام نباشی تھا۔ نکاح کر کے جہیز وغیرہ اپنی جیب سے دیا۔ اور چار ہزار درہم ہر مقرر کیا اور اسے حضرت شریبل بن حسدر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دے کر بھیجا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ایک جہیز نہیں بھیجا تھا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ازواج

كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْدَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا مِنْ اَمْرٍ وَلَا اَصْدَقَتْ اَمْرًا مِنْ مَتَابِعِهِ اَكْثَرَ مِنْ اَشْيِ عَشْرَةَ اَوْ قِيَّةً وَاِنَّ الرَّجُلَ يَبْعَثُ بِمَصْدَقَةِ اَمْرَةٍ حَتَّى يَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَحَتَّى يَعْدَلَ طَلِفَتْ لَكُمُ هَلْكَ الْفِتْرَةِ وَ كُنْتُ غَلَمًا مَهْرِيًّا مَوْلَا فَلَكَ اَدْرِي مَا عَلَنُ الْقُرْبَةَ قَالَ وَاَخَذِي يَقُولُونَهَا لِمَنْ قَتِلَ فِي مَعَارٍ يَكُمُ اَوْمَاتٌ قَتِلَ فَلَكَ شَرِيحًا اَوْمَاتٌ فَلَكَ شَرِيحًا وَ لَعَلَّهُ اَنْ يَكُونَ قَدًا اَوْ قَرَّ عَجَزًا وَاَبْتَهُ اَدَدَتْ مَا اَحْلَيْتَهُ ذَهَبًا اَوْ وِرْقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُولُوا اِذَا كُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ اَوْمَاتٌ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

عَنْ امِّ حَبِيبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّوَجَهَا وَهِيَ بِنْتُ مَيْمُونِ الْحِمْيَرِيَّةِ زَوْجَهَا النَّجَاشِيُّ وَامَهْرُهَا اَرْبَعَةُ اَلْفِ دِرْهَمًا مِنْ عُنْدِهَا وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شَرِيْبِلِ بْنِ حَسَنَةَ وَكَمْ يَبْعَثُ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْرًا نِسَائِهِ اَرْبَعَةَ مِائَةٍ دِرْهَمًا.

لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ نَكَاحٌ
عَائِشَةَ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ
الْمُخْرَجًا وَتَرَعْمُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ
رَغْبَةً أَحَدَكُمْ عَنْ يَتِيمَتَيْهِ
الَّتِي تَكُونُ فِي حَبْرَةٍ جَبِي
تَكُونُ قَلْبَكُمُ الْمَالِ وَالْجَمَالِ
فَهُمَا أَنْ يَنْكِحُوا مَا سَاءَ
فِي مَا لَهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ
لَا كَابَ لِقُوسٍ مِنْ أَجْلِ رَاغِبِيهِ
عَنْ

نے یہ آیت نازل فرمائی وَكَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ
اللَّهُ يُغَيِّبُكُمْ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرَعْمُونَ أَيُّ
تَنْكِحُوهُنَّ یعنی تجھ سے عورتوں کے متعلق پوچھتے
ہیں تو آپ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے
فردی مادہ فرماتا ہے۔ اور وہ جو تمہیں میں نے کتاب
میں سنائی ہیں۔ لہذا تم جن یتیم عورتوں کو ان کا مقصد
حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ انہیں نکاح میں لے
لو اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ اس بچھل آیت میں اللہ رب العزت نے جو یہ قول
وَمَا يَشَاءُ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ اس سے پہلی آیت
شرعیہ مراد ہے یعنی وَإِنْ نَحْنُ لَأَكْفِسُوهُنَّ
الْيَتَامَى فَإِنَّكُمْ مَا كَلَبْتُمْ مِنَ النِّسَاءِ اور
دوسری آیت میں فرمایا وَتَرَعْمُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ اس
آیت سے یہ عرض ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش
میں ہیں اگر وہ مال و دولت اور حسن و جمال میں اچھی نہ
ہو تو ان کی طرف رغبت نہیں کرتے؛ لہذا تمہیں ان سے
نکاح کرنا ممنوع ہوا جن کے مال کو کسبت کرتے ہو کیونکہ
رغبت کے باوجود ہمیں کئی کرنا یہ انصافی ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
اَثْنَيْ عَشْرَةَ أَوْ ثِيْبِيْنِ وَنَحْنُ وَذَلِكَ
حَسْبُ مَا بَعَثَ رَدَّكُمْ

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما روایتی ہیں کہ
میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور اٹھ
کہا اور اس کے پانچ سو درہم ہر گئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا
كَانَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْاقٍ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایتی ہیں کہ
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہر
دس اوقیہ تھا۔

عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ نَكَاحٌ قَالَ قَالَ
بْنُ الْخَطَّابِ الْأَلَا تَخْلَعُوا صَدَاقَ
النِّسَاءِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرُومَةً فِي
الْبَدَنِ تَبَا أَوْ تَفَرَّى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت ابو عجماء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا
خبردار عورتوں کے مہروں میں غلو اور زیادتی نہ کیا کرو
کیونکہ اگر ایسا کرنا دنیا میں عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں

وغیرہ کا کہ تعلق نہیں۔ اور جو کچھ نکاح باندھنے کے بعد عورت کو دیا جاتا ہے۔ وہ دینے والے کا حق ہے۔ یعنی اس میں دینے والے کا دعویٰ چل سکتا ہے۔ اور اس حدیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ کسرال دالوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

بہر کے بغیر نکاح کرنے کی اباحت اور جواز کا بیان

سیدنا حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا۔ اس طرح کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس میں بہر کا کچھ حصہ نہ آیا تھا۔ یعنی مہر کی تیسری نمک۔ اور وہ شخص صحیحیت کرنے کے بغیر فوت ہو گیا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے پوچھو کیا تھیں اس مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی عقل و دانش سے کہوں گا اگر درست ہوا تو یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ کہ ارشاد فرمایا اس عورت کے کسرش دینا چاہیے یعنی اس طرح کا بہر جو اس عورت کے جیلے اور خانوے کی دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کی ہم عمر ہیں۔ اس عورت کا بہر ویسا ہی ہے۔ اور یہ بغیر زیادتی اور اتقان کے ہے اور اس عورت کا حصہ اس کے ترکے میں بھی ہے۔ اور اسے عدت بھی گزارنی چاہیے۔ یہ بات سن کر ایک تبیذ اشبح کا ایک شخص کراہیہ کرنے لگا کہ ہاں ایک عدت کے جھگڑے کا فیصلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔ اس عورت کو بروا سنت و اشقی کہتے ہیں اور اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اسے یہ بھی توفیق نہ مل کر وہ صحبت کرنا پھر اس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا حکم فرمایا۔ جو اس عورت سے بھی دوسری عورتوں کا تھا اور اس کو میراث میں شامل کیا اور اس عورت کے لیے

إِبَاحَةُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

عَنْ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ فِي نَجْدٍ تَزَوَّجَ
امْرَأَةً لَمْ يَكُنْ يَغْرُضُ لَهَا
فَتَوَفَّتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلُّوا هَلْ
تَجِدُونَ فِيهَا أَشْرَاقًا لَوْ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا جَدُّ
فِيهَا يَحْيَى أَشْرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْفِي
فَبِأَنَّ كَاتِ صَوَابًا فَمِنَ
اللَّهِ لَهَا كَبْهَرٌ نِسَائِيهَا
لَا وَكَسْرٌ وَلَا شَطَطٌ وَ لَهَا
السِّبْرَاتُ وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ
فَقَامَ رَجُلًا مِّنْ أَشْجَعٍ فَقَالَ
فِي مِثْلٍ هَذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا
بِئِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بِرَدْوَعُ بِنْتُ
وَاشْتَقِي تَزَوَّجَتْ رَجُلًا قَمَاتٍ
قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى
لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ
نِسَائِيهَا وَ لَهَا الْمِيرَاثُ وَ عَلَيْهَا
الْعِدَّةُ فَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بِكَدِّهِ
وَ كَبَدِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ الصُّفْرَةِ
فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَذَقَّبَ امْرَأَةً مِنْ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُمْ سَفَّتُ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةٌ
نَوَاقِةٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِيكُمْ وَكُوَيْبَشَاءُ -

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِهِ أَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَذَقَّبَ امْرَأَةً مِنْ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُم سَفَّتُ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةٌ نَوَاقِةٌ مِنْ ذَهَبٍ -

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّمَا امْرَأَةٌ تَكْبِتُ عَلَى صِدْقَانِ
أَوْ جَبَّارٍ أَوْ جَدِّ قَبْلَ عَصْمَةَ الزَّيْنَبِ فَهَوَّلَهَا
وَمَا كَانَ بَعْدَ عَصْمَةَ الزَّيْنَبِ فَهَوَّلِي مَنْ أَعْطَا
وَإِذَا مَا كُنْتُ عَلَيْكَ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ
أَوْ ابْنَتُهُ -

نوٹ:۔ یعنی اگر بہن اور بیٹی کو دینے والے سے خوش رکھے گا تو وہ تمہیں دُعا فرمائیں گی کہ تمہیں جو چاہو عورت کرے دیا جائے گا اور اگر ایک تو وہ عورت کا مال ہوگا اور اس میں خاندان

عظمت کا ہر چار سو درہم تھا۔
سونے کی ایک گٹھلی پر نکاح کرنا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرمادی ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ کے کپڑے پر بے پردہی پر پیلاد جبر لگا ہوا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا تو نے کیا ہر دیا۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سونے کی ایک گٹھلی۔ تو حضور سرور کرمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کو بیہ کر دو خواہ ایک بیکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر شادی کی خوشی کا نشان دیکھا اس وقت میں نے حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اس کا کیا ہر دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سونے کی ایک گٹھلی پر۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سے روکا ہے کہ حضور سرور کرمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے ہر یا بخشش یا بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو چیز فقہ نکاح کے بعد ہوگی وہ دینے والے کا حق ہے۔ اور ان کی عورت دہریہ بنی وہ بیٹی کے سبب سے ہے۔

نوٹ:۔ یعنی اگر بہن اور بیٹی کو دینے والے سے خوش رکھے گا تو وہ تمہیں دُعا فرمائیں گی کہ تمہیں جو چاہو عورت کرے دیا جائے گا اور اگر ایک تو وہ عورت کا مال ہوگا اور اس میں خاندان

مروی ہے۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی قوم کے لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تھا۔ تب ہی اس کا ہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی۔ اور اس حالت میں فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا مشکل مسئلہ حضور مرور کر نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آج تک کسی شخص نے ہم سے نہیں پوچھا۔ لہذا تم کسی اور شخص کے پاس جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا پچھلایا ایک ماہ تک کیا اور آخر کہنے لگے کہ ہم کس کے پاس جائیں اور کس سے پوچھیں؟ حضور مرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تمہارے جیسے بزرگ اس شہر میں نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب میں اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہوں اگر یہ درست اور صواب ہو تو انہی کے جانب سے ہے جو وحدہ لا شریک لہ ہے اور اگر خطا اور غلط ہو تو یہ میرا قصور ہے اور شیطان کا۔ کیونکہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطا اور غلطی سے بری ہیں میری قتل و دانش میں سے آنا مہر دینا چاہیے جتنا اس طرح کی دوسری عورتوں کا ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ اور اسے چار ماہ دس دن مدت گزارنی چاہیے۔ اور کہا کچھ لوگوں نے اشجع سے یہ مسئلہ سنا۔ پھر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ایسا فیصلہ فرمایا جسے حضور مرور کرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کا فرمایا تھا۔ اور اس عورت کا نام برواع بنت واثق مشہور تھا۔ راوی کا بیان سننے کے ہیں نے حضرت عبداللہ کو ایسا خوش کہی نہیں دیکھا مگر اسلام لانے کے وقت

عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ آتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا لَيْتَ رَجُلًا
مِمَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَكُوَيْفُ رِضٍ
لَهَا صِدَاقًا وَكُوَيْبِجَمَعَهَا إِلَيْهِ
حَتَّى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا
سَأَلْتُ مَنْدًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ عَلَيَّ
مِنْ هَذِهِ فَأَثَرًا غَيْرِي فَأَنْتَلَعُوا
إِلَيْهِ فِيهَا شَهْرًا شَوْقًا لَوَا كَه
فِي إِخْرَافِكَ مَنْ سَأَلَ إِنْ
تَوَّ سَأَلَكَ وَأَمَّتْ مِنْ أَجَلِهِ
أَصْحَابٍ مَسْحَمًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْبُكْدِ وَلَا
تَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَلْتُ
فِيهَا بِجَهْدِ رَأْيِي فَإِنْ كَانَ
صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَوَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَاءً
فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ
وَرَسُولُهُ مِنْهُ بَرَاءٌ أَرَى أَنْ
أَجْعَلَ لَهَا صِدَاقًا نِسَائِيهَا
وَلَا وَكَسَّ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا
الْيَمِينُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةٌ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذَلِكَ
يَسْمَعُ أَنَابٍ مِنْ أَشْجَعٍ
فَقَامُوا فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ
قَضَيْتَ بِهَا قَضَى بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي امْرَأَةٍ وَمَا يَقَالُ لَهَا
يُدْوَعُ يَنْتُ وَاشْتِ قَالَ فَمَا مَرَوِي

الْحَدِيثُ الْاَسْوَدُ عَنْ عَبْدِ
رَاحِدَةَ -

حدیث کا حکم کہ آیا بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور خوش ہو کر اللہ اکبر کہا کہ آپ کا فیصلہ درست نکلا۔ امام نسائی نے فرمایا کہ زائدہ کے سوا ایسی حدیث میں اسود کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

۳۳۵۹ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّهُ أَقْبَىٰ فِي امْرَأَةٍ
تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا
وَكُوَيْفَرَضَ لَهَا صِدْقًا وَكُوَيْفَ
يَدْخُلُ بِهَا فَاحْتَلَقُوا لَيْسَ
قَرِيبًا مِثْلَ شَهْرٍ لَا يُفْتِنُهُمْ
شَرٌّ قَالَ آمَنَىٰ لَهَا صِدْقًا
نِسَائِهَا لَا وَكَسْرٍ وَلَا شَطَطٍ
وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْبُعَاةُ
فَشَبَّهَ مَعْزِلَ بِنْتِ سَيِّدَانِ
الْاَسْوَدِ اَلْحَدِيثِ اَللّٰهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَىٰ فِي يَدْوَعِ بِنْتِ
دَاوَيْدَ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ.

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کا جھگڑا پیش ہوا اور وہ جھگڑا یہ تھا کہ ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی اور وہ ویسے ہی فوت ہو گیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے ایک ماہ تک چکر لگاتے رہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فتویٰ نہ دیا۔ آخر ایک دن آپ ارشاد فرمائے کہ مجھے یاد ہوتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے بچے کی نوزدگی کی طرح ہے نہ ہی یہ کم ہے اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ نیز حضرت بکر بن ابراہیم اس پر لازم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات پر حضرت معقل بن سنان نے گواہی دی اور فرمایا کہ حضور سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروح و اشق کی بیٹی کے جھگڑے کا فیصلہ اسی طرح کیا تھا جیسے آپ نے کیا ہے۔

۳۳۶۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي تَزْوِجِ امْرَأَةٍ فَمَاتَ وَكُوَيْفَ يَدْخُلُ بِهَا وَكُوَيْفَرَضَ لَهَا صِدْقًا وَعَلَيْهَا الْبُعَاةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْزِلُ بْنُ سَيِّدَانَ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ فِي يَدْوَعِ بِنْتِ دَاوَيْدَ -
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے مقدمے میں حکم فرمایا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نہ ہی مہر مقرر کیا۔ اور نہ ہی صحبت کی اسی طرح کہ ایسی عورت کے مہر اور میراث دلایا جائے۔ یہ سن کر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشق کی بیٹی بروح کے حق میں اسی طرح کا فیصلہ سنا تھا۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی ایک روایت

فَارْحِمَهُ - اور اگر حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو رجم کروں گا۔
نوٹ: کیونکہ جب مالک نے لوڈی کا فرج کسی شخص کے لیے حلال کر دیا تو وہ حلال ہیں ہوتی تاہم شہد کی وجہ سے زنا
کی وجہ سے جاری نہیں ہوگی اور اسے تعزیر کے طور پر سوکڑے مارے جائیں گے۔

سیدنا حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے
پاس اس شخص کا ٹھکانا آیا جس کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا۔
اور لوگ اسے قزوڑ کے نام سے بھی پکارتے تھے اور
ٹھکانا یہ تھا کہ اس شخص نے جبری کی لوڈی کے ساتھ
زنا کیا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں اس طرح فیصلہ کروں گا جس طرح حضور ص
کا نام تھا، اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ اور حضرت
نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تیرے لیے یہی ہوئی
لوڈی حلال کر دی تو میں تجھے کڑے ماروں گا ورنہ
تجھے پتھروں سے رجم کروں گا۔ آخر یہ ہوا کہ اسے سو
کڑے مارے گئے۔ کیونکہ اس کی جبری نے اسے وہ لوڈی
حلال کر دی تھی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اور انہوں نے
مجھے یہی لکھ بھیجا تھا۔

حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس شخص کے متعلق جس نے اپنی جبری کی لوڈی سے زنا کیا تھا یہ فیصلہ
کیا کہ اگر اس کی جبری نے اس کے لیے حلال کر دی تھی تو اسے سو کڑے
مارے جائیں اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسنگ کر دیا جائے۔

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَجُلًا يَقَالُ لَهُ
عِدْنَا الرَّحْمَنُ بْنُ حَنِينٍ وَيُنَبِّئُ قَزُوڑًا
أَنَّهُ دَفَعَ بِجَارِيَةٍ امْرَأَتَهُ فَرَفَعَ
إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَا قِضِيَّةَ
فِيهَا بِقِضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَدَّتُكَ
وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجِمْتُكَ
بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ
فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ
لِإِبْنِ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ
إِلَيَّ بِهَذَا۔

عَنْ نِعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةٍ
امْرَأَتَهُ إِنَّكَ كَأَنَّ أَحَلَّتْهَا لَهُ
فَأَجْلَدُهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ
أَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْحِمَهُ۔

عَبْدُ اللَّهِ فَرِحَ فَرِحَ قَدْحَةً يَوْمَئِذٍ إِلاَّ
يَا سَلَامَهُ -

نوٹ:- حدیث تیرے اجماع اور قیاس پر دلیں اور برہان میں ہے۔

هَبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ بِغَيْرِ
صَدَاقٍ

۳۲۶۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ
أُمُّ دَاةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
قَدَّ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ
قِيَامًا طَوِيلًا فَقَالَ الرَّجُلُ فَقَالَ
رَوَّحْنِيهَا إِنْ كُنَّ بِكَ بِمَا حَاجَتُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَحَدٌ شَيْئًا
قَالَ التَّمِسْ وَتَوَخَّاتِهَا مِنْ صَدِيقٍ
فَالْتَمَسَ فَلَوْ يَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا
وَكَذَا يُسَوِّرُ سَمَاهَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
رَوَّجْتُكُمَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ -

بَابُ إِحْلَالِ الْفَرَاجِ

۳۲۶۳ عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرَّجُلِ بَاتِيَ جَارِيَةً أُمَّرَأَةً قَالَ
إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَدَّدْتُكَ وَوَاحِدَةً
جَدَّدْتُكَ وَإِنْ كُنَّ أَحَلَّتْهَا لَكَ

یعنی یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنه بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کی رائے حضور سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہو گئی۔

ایسی عورت کا بیان جس نے اپنے آپ
کو کسی مرد کے لیے بلا ہبہ کر دیا ہو
سینا حضرت سہل بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں
کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول
اللہ میں اپنی جان کو آپ کی خدمت اقدس میں ہبہ
کرتی ہوں اور یہ کہنے کے بعد دین تک کھڑی رہی
اسے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی خواہش
ہمیں تو آپ میرے ساتھ اس کا نکاح کر دیجئے۔

آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے مجھ اس نے عرض
کیا میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور وضو
خواہ تمیں روہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ لے۔ وہ تلاش
کرنے گیا اور اسے کچھ نہ ملا! آپ نے اسے پوچھا
کی تمیں قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں
فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں! حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اس عورت کا
نکاح تم سے کر دیا۔ اس قرآن مجید کے بسے جو تم میں
یاد ہے۔

فرج کا کسی شخص کے لیے حلال کرنا

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کے لیے جس نے اپنی بوری کی لٹری سے زنا
کیا تھا حکم ارشاد فرمایا کہ اگر اس کی بوری نے وہ
عورت حلال کر دی تھی تو میں اسے سو کر بے ماروں

يَوْمَ تَخْبِرُ عَنْ مَتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ
الْكَلْبِيِّ يَوْمَ حَتَيْنٍ وَقَالَ لَهَكَذَا أَحَدُنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهِ -

۳۲۶۲ عَنْ سَبْرَةَ الْجُبَيْتِي أَنَّهُ قَالَ إِذْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَتْعَةِ
فَانطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ
بَنِي عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا قَالَتْ
مَا تُعْطِينِي فَقُلْتُ رَهْدًا لِي وَقَالَ
صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رَهْدًا صَاحِبِي
أَجُودٌ مِنْ رَهْدَائِي وَكُنْتُ أَشْبَهُ
مِنْهُ فَإِذَا انطَلَقْتُ إِلَى رِدَائِ صَاحِبِي
أَعْجَبَهَا وَإِذَا انطَلَقْتُ إِلَى أَعْجَبْتَهَا ثُمَّ
قَالَتْ أَنْتَ دَرَهْدَانُكَ يَكْفِينِي
ثُمَّ كُنْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي
يَسْمَعُ فَلْيُخْلِجَنَّ سَيِّلَهَا -

اعْلَانِ الْبِكَارِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ اللَّذِّ
۳۲۶۳ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْ مَا بَيْنَ الْخَلَالِ
وَالْحَرَامِ اللَّذِّ وَالصَّوْتِ فِي الْبِكَارِ

كَيْفَ يَدْعَى لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ

۳۲۶۴ عَنْ أَبِي بَلْمَعَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَضَّلَ مَا بَيْنَ الْخَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتِ -
۳۲۶۵ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ
بْنُ أَبِي طَالِبٍ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جَشْمٍ
فَقِيلَ لَهُ يَا زَيْدُ وَالْبَيْتَيْنِ قَالَ قَوْلًا
كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

متعہ کرنے سے منع فرمایا اور ابن شثنیٰ فرماتے ہیں کہ آپ
نے یوم حنین کو منع فرمایا۔ یوں ہی جناب عبدالوہاب
نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی۔

سیدنا حضرت سبرہ جبہی رضی اللہ عنہا راوی ہیں۔ کہ
حضور سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے کی اجازت
بخشی تو میں اور ایک دوسرا آدمی قبیلہ بنو عامر کی ایک
عورت کے پاس گئے اور ہم نے اپنی خواہش اس سے
بیان کی۔ اس نے پوچھا کہ مجھے کیا دے گے؟ میں نے کہا
کہ میں تمہیں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی
کہا۔ میرے ساتھی کے پاس مجھ سے اچھی چادر تھی۔ لیکن
میں اس سے کم سن تھا اور اس سے زیادہ زور ن تھا۔
جب وہ عورت میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی
طرف جھکتی۔ اور جب وہ مجھ کو دیکھتی تو میں اسے اچھا سا
ہوتا تھا۔ پھر وہ مجھے کہنے لگی۔ تو اگر کوئی اور تیری چادر مجھے
پسند ہے۔ بعد ازاں میں نے اسے اس کے بعد میں مذ
رکھا۔ حضور سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جس شخص کے پاس ایسی عورتیں ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان عورتوں کو نکالیں۔

نکاح کی آواز اور دف بجانے کا اعلان

سیدنا حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ راوی ہیں
کہ حضور سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال
نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے۔

نکاح کیے جانے والے شخص کو اس وقت
کیا دعا دینی چاہیے

محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حلال و حرام نکاح کی تمیز آواز سے ہوتی ہے۔
سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضرت عقیل ابن ابی طالب نے اپنے ہمراہ کی ایک عورت سے نکاح کیا
تو انہیں لوگوں نے بار بار دعا والیں کہہ کر دعا دی۔ حضرت
عقیل فرماتے تھے کہ جس طرح حضور سرور کریم صلی اللہ

سیدنا حضرت سلم بن محبت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا۔ کہ اس نے اپنی بیوی کی لڑکی سے زنا کیا تھا۔ اس طرح پر اگر اس مرد نے اس سے زنا کیا تو وہ لڑکی اور وہ لڑکی اور مرد کو اس طرح کی یکساں عتاب ہی بخا کر دینی ہوگی اور اگر اس کی مرضی سے کیا تو وہ لڑکی مرد کی ہوگی اور ایسی ہی لڑکی بیوی کو خرید کر بیٹا

سیدنا حضرت سلم بن محبت رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لڑکی سے زنا کیا۔ بعد ازاں یہ حاملہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آمد میں پیش ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس آدمی نے زبردستی اور اس کی نالافتگی سے زنا کیا تو وہ لڑکا آزاد ہوگی، لڑکی سے دوسری لڑکی خرید کر اپنی بیوی کو دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے یہ کام ہوا تو یہ لڑکی اس کی بیوی کی بیٹی تھی۔ اور اپنے مال میں سے اس شخص پر دوسری لڑکی دینی واجب ہوگی۔
ہتھکے حرام ہونے کا بیان

۳۲۶۷ عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ الْحَجَّاقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْجُلٍ وَجِلِي جَارِيَةٍ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسِيْدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَ طَا وَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسِيْدَتِهَا مِثْلُهَا۔

۳۲۶۸ عَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْمَحْبَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا عَثَى جَارِيَةً لِامْرَأَتِهِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهِ وَعَلَيْهِ الشَّرْوَى لِسِيْدَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسِيْدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مِثْلِهِ۔

تَحْرِيمُ الْمُتَعَةِ

۳۲۶۹ عَنْ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا لَا يَرَى بِالْمُتَعَةِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِيهِ أَنَّهُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَمْدِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ حَيْبَرَ۔

۳۲۷۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ الْإِسَاءِ يَوْمَ حَيْبَرَ وَالْحَوْمِ الْحُمْرِ إِلَّا نِسِيَةً۔

۳۲۷۱ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں جناب حسن اور عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ ایک شخص ہتھکے حرامت کو کچھ نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو گمراہ ہے۔ کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حیرت کے دن متعارف کرانے کے وقت سے منع فرمایا۔ سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح حیرت کے دن عورتوں سے ہتھکے کرنے اور گرسے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ جو کہ صحابہ شریفی نہ ہو، کیونکہ اگر حرام ہے یا سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح حیرت کے دن عورتوں سے

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میری زوجہ محترمہ کی میرے ہاں کبھی نہ آئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے کچھ دو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ کھلیہ کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا وہ میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا یہی دلہن کو دے دیجئے۔

نوٹ:- طہرین العارث کی طرف منسوب ہے۔ جو زرہ بتایا کرتے تھے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کے نکاح کے وقت ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت فاطمہ کو کچھ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ کہاں لگی۔

بیحد کے ماہ میں دلہن کو خاوند کے پاس بھیجا

۱۴ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

مردی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں مجھ سے نکاح فرمایا اور شوال میں میری رخصتی ہوئی مجھ سے بڑھ کر آپ سے کوئی بڑی مظلوظ نہیں ہوئی۔

نوبرس کی عمر میں رخصتی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نوبرس کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

سفر میں رخصتی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فِي قَالَ أَعْطَهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَأَيُّ ذِرَاعِكَ الْمُحْطِيَةِ قُلْتُ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطَهَا أَيَّامًا.

۲۲۸۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي قَالَ فَأَيُّ ذِرَاعِكَ الْمُحْطِيَةِ.

الْبِنَاءُ فِي الشَّوَالِ

۲۲۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَالٍ وَأَدْخَلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَالٍ فَأَشَى نِسَابَهُ كَانَ أَحْطَى عِنْدَهُ مِثِّي.

الْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْبَعٍ

۲۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ ثَمْتٌ بَسْتٌ سِتِّينَ وَنِصْفِي بِهَا وَهِيَ ثَمْتٌ بَسْتٌ سِتِّينَ

الْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ

۲۲۸۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

وَسَلَّمَ بَارِكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ
لَكُمْ-

علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم بھی اسی طرح کہو اور حضور سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا تھا یا باریک اللہ
فیکم وبارک لکم اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں برکت
دے اور تمہیں برکت والا کرے۔

نکاح کے وقت حاضر نہ ہو سکنے والے

شخص کو دعا دینے کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن کے کپڑے
پر زرد نشان دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے حضرت
عبدالرحمن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے نکاح
کیا ہے اور گھٹی کے برابر سونا بطور ہتھوڑا کیا ہے حضور سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ اللہ تک ارشاد فرما کر دعا
دی۔ یعنی اللہ تمہارے نکاح میں برکت دے اور ارشاد
فرمایا کہ دلیر کرو خواہ تمہیں دوزخ میں بھیجوں نہ وہی بڑے۔

شادی میں زرد و چیز لگانے کی نصحت کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے
اور انہوں نے عرض کیا کہ وہ خدا لاساگس تھا۔ حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت عبدالرحمن نے
عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کتنا ہر
بادھا عرض کیا کہ ایک گھٹی کے برابر سونا یا نچھوڑا کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ دلیر کرو خواہ تمہیں اس میں ایک بکری بھیج دی جائے۔

خلوت کی بخشش دینے کا بیان

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے زردی کا اثر بھی پوچھا یہ قول عبدالرحمن کا ہے، آپ نے پوچھا
یہ کیا ہے کہ یہ نکاح کرنے کا نشان ہے میں نے ایک انصاری عورت
سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا دلیر کرو اگر یہ ایک بکری بھیج
سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

دَعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدْ التَّرْوِيحَ

۳۲۴۶ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَثْرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ
تَزَوَّجْتُ أَمْرَأَةً عَلَى دَرَمٍ نَوَاقٍ مِن
ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمَ
وَلَوْ بِشَاةٍ-

الرُّحْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّرْوِيحِ

۳۲۴۷ عَنْ أَنَسِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ
جَاءَ وَعَلَيْهِ مَرْدَعٌ مِنْ مَرَعْمَرَانَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَهْيِمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ أَمْرَأَةً قَالَ وَ
مَا أَصْدَقْتُ قَالَ دَرَمٌ نَوَاقٍ مِن
ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمَ وَ لَوْ بِشَاةٍ

رِخْلَةُ الْجُلُودِ

۳۲۴۸ عَنْ أَنَسِ كَمَا لَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى كَاتِبِهِ لَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ صُفْرَةً فَقَالَ لَعْنِي
كَمَا لَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۴۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرَضَى اللَّهُ

ثابت نے حضرت انس سے دریافت کیا اور پوچھنے لگے اس کا ہر انہوں نے کیا باندھا تھا۔ انہوں نے جواب دیا اس لوٹکی کا ہر اس کا آزاد کر دینا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی راستے میں ہی تھے کہ حضرت ام سلمہ ان کو آتا رہا پیرا تہ کر کے رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئیں اور صبح تک آپ ان کے پاس رہے اور ارشاد فرمایا۔ صبح کو جو کچھ جس کے پاس ہو وہ ساتھ لائے! اور چڑھا بچھایا گیا تو صبح کے وقت لوگوں نے مختلف اشیاء لانا شروع کیں۔ کوئی پیڑ کوئی کھجور لایا تو کوئی گھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو اکٹھا کر دیا۔ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حجر کے دانے میں تین دن ٹھہرے۔ جب آپ نے صیفیہ بنت حنی بن الخطاب سے شادی کی۔ اور بعد ازاں آپ پر وہ تین سو روزوں میں شامل کی گئیں۔ یعنی ازدواج مطہرات ہیں)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمادی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ اور آپ صیفیہ بنت حنی کے پاس ٹھہرے رہے اور میں نے مسلمانوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت کے لیے بلایا حضور نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ بعد ازاں اس چڑے کے دسترخوان پر کھجوریں۔ گھی اور پیڑ لائے گئی اور حضور کھولید اس پر ختم ہو گیا یعنی گھی نہ کھور لاکر رکھ دیں کسی نے پیڑ اور کسی نے گھی اور اس کا ولیمہ دینا کہ سب نے کھا یا۔ بعد ازاں لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ صیفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بری ہو گئیں جیسے دوسری عورتیں حضور کی بیویاں ہیں اور یہ بھی مسلمانوں کی ماؤں میں سے ایک ہیں یا ابھی لوٹکی ہیں! پھر کہنے لگے اگر پردے میں رہیں تو کبھی

قَلْبِي بِهِ قَالَ وَ بَسَطَ
تَلْعًا لَجَعَلَ الرَّجُلُ

يَجِيئُ بِالْأَقِطِ وَ

جَعَلَ الرَّجُلُ

يَجِيئُ بِالْمُرِّ

وَجَعَلَ

الرَّجُلُ

يَجِيئُ بِالسَّمَنِ

فَحَاسُو حَيْثُ فَكَانَتْ

وَلَيْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۵ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَيْفِيَةَ بِنْتِ حَنِيِّ

بْنِ أَخْطَبِ بَطْرِينِ حَيْثُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

حِينَ عَرَسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ

عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

۳۸۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ أَيَّامٍ وَثَلَاثَةَ

ثَلَاثًا بِنْتِ صَيْفِيَةَ بِنْتِ حَنِيِّ فَمَا عَوْتُ

الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ

فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ

بِالْأَقِطِ وَاللَّمِ وَالْمُرِّ وَ

الْأَقِطِ وَأَسْنِنَ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ

فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ

فَقَالُوا إِنَّ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَجْزِبْهَا فَهِيَ

مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا

ارْتَحَلَ وَطَأَهَا خَلْفَهُ

وَمَلَأَ الْحِجَابَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَبْنَا
عِنْدَهَا الْعُدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَجِبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجِبَ
أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا مَرَدِيْفُ أَبِي طَلْحَةَ
فَأَخَذَ بِيئِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رُفَاتِ خَيْبَرَ وَإِنْ رَبِّي تَمَسَّ نَحْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأُرَى بِيضَ
نَحْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ
الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرِي خَيْرِ إِنَّا
إِذَا تَرَلْنَا بِسَاحَةِ تَوْمَ فَاءَ صَبَاحِ الْمُنَادِرِينَ
قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى
أَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَالُوا مُحَمَّدًا

وَقَالَ بَعْضُ أُمَّهَاتِنَا وَالْمُحْسِنُ
وَأَصْبَنَاهَا عَنَوَةَ تَجْمِعُ النَّبِيَّ فَمَا وَدِيحَةَ
فَقَالَ يَا بِيئِ اللَّهُ اعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ
قَالَ أَذْهَبُ نَحْدَ جَارِيَةٍ نَأْخُذُ صَفِيَّةَ
بِنْتِ حَبِيبٍ فَيَجَاءُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِيئِ اللَّهُ اعْطَيْتِ
وَدِيحَةَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ سَيِّدَةَ
قَرْيَطَةَ وَالنَّبِيَّ مَا تَصَلَحُ إِلَّا لَكَ
قَالَ أَذْعُوهُ بِهَا فَيَجَاءُ بِهَا فَلَمَّا فَتَنَظَرَ
إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خُدْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ
وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَقَهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ تَابَتْ يَا أَبَا
حَمْزَةَ مَا أَصَدَّقَهَا قَالَ نَفْسَهَا
اعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ
بِالطَّرِيقِ جَهَزَهَا لَهُ أَمْرٌ سَلِمَ
فَأَهْدَاهَا لَهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ
عَرُوسًا قَالَ مَنْ عِنْدَكَ شَيْءٌ

حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر پر پہلے کہا اور
فرمایا۔ تو ہم نے صبح کی نماز اذاعہ سے پہلے میں پر صبحی بید
انہاں حضور سرور کو کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے
اور ابوطالب بھی سوار ہوئے اور ابی طلحہ کے ساتھ سوار کی پر پہنچا جب حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خیر کی گولہ کی پانچے یا گولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہلاں بلکہ سے پھر باٹھا اور ابی طلحہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلاں بلکہ کی معنی دیکھ رہا تھا
جب ہم سوتی میں داخل ہوئے تو ارشاد فرمائے گے، اے اللہ! اگر خیر تیار ہو بار بار جان لوگ
کے گھروں اور مہنوں میں ہم آئے تو ارشاد فرمائے گے
ان لوگوں کے حق میں جو خود آئے گئے۔ آپ نے تین دفعہ
ایسا ہی ارشاد فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت لوگ اپنے کام
کا جگہ کے لیے جا رہے تھے۔ عبد العزیز
فرماتے ہیں خیر کے لوگ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اس لشکر کے سرور ہیں۔ اور بعض کی روایت میں ہے

اور شکر ہے

یعنی وہ یہ کہتے جھاگ دوڑ رہے تھے کہ کھڑا کیا
لشکر آیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھانڈاں ہم نے زبردستی ذکر
خیر فرج کیا۔ اور قیدی لڑکوں کو جمع کیا گیا۔ ایک صحابی نے
جلی حاضر ہو کر عرض کرنے گئے یا رسول اللہ ان لڑکیوں میں
سے ایک لڑکی مجھے عنایت فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا
جاؤ ان میں سے ایک لڑکی لے لو۔ انہوں نے ان لڑکیوں
میں سے ایک لڑکی صفیہ بنت حبیبی کو لے لیا۔ اسی دوران
ایک شخص نے کہا: حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرض کیا۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے صفیہ کو حضرت
وحید کے حوالے کر دیا (وہ عورت حضرت وحید کے لائق تھیں)
کیونکہ وہ قرظ نظر اور خوب نظیر قبائل کی بیٹی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم
اسے بلاؤ پھر وہ عورت آئی جب وہ عورت آئی تو آپ نے
اس پر نظر ڈالی اور حضرت وحید کو بھی کو فرمایا تم ان میں سے کوئی
اور لڑکی لے لو سادی کہتے ہیں کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو زاد کیا اور ان سے نکاح کیا حضرت

الْأَنْبَاطُ

۳۳۹. عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنَزَّجَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَخَذْتُمْ أَنْبَاطًا قُلْتُ وَ أَذَى لَنَا أَنْبَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَكُونٌ

گرٹھائی شدہ چادر رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضور سرور کو کین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ نہائی بھی بنائی ہے۔ میں نے عرض کیا میرے پاس نہائیاں نہیں ہیں۔ تو حضور سرور کو کین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب تم لوگو! یعنی عنقریب مسلمان اللہ ہو جائیں گے اور ان کے پاس نہائیاں اور دوسری اکرام کی اشیاء ہوں گی۔

الْهَدْيِيَّةُ لِمَنْ عَرَسَ

۳۴۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ وَصَنَعَتْ أُمَّيْ أُمُّ سَلِيمٍ حَيْسًا قَالَ فَذَاهَبَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمَّيْ تَقْرِيكَ السَّلَامَةَ وَتَعْمَلُ لَكَ إِنْ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ قَالَ صَنَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُ فَادْعُ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَمَنْ لَيْبَتْ وَسَنِي رِجَالًا فَدَاعَوْتُ مَنْ سَنِي وَمَنْ لَيْبَتْهُ قُلْتُ لِأَنْسِ عِدَّةَ كُمْ كَانُوا قَالَ بَعِي زُهَاءَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبَلَّتْ عَشْرَةَ عَشْرَةَ عَشْرَةً فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَافْتَحَرَجَتْ

شادی کرنے والے کو ہدینہ اور تحفہ پیش کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کو کین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ اور آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لے گئے! اور میری والدہ نے عیس بنایا جو کہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور بھجور گھی اور زہرا ملا کر بنایا جاتا ہے۔ بعد ازاں میں اس کھانے کو حضور سرور کو کین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کو سلام عرض کیا ہے۔ اور عرض کیا ہے کہ یہ تمہاری سی چیز آپ کے لیے ہے تو حضور ازراہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے رکھ دو اور بناؤ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ۔ اور آپ کو جو کوئی ملے اسے بھی بلا کر لاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا نام لیا اور پھر میں ان لوگوں کو بلا کر لایا جن کا آپ نے نام لیا تھا اور انہیں جو شخص مجھے راستے میں ملا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کھانے آ رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری بہن سواہری جنتی سرور کو کین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس دس افراد حلقہ بنا کر بیٹھو اور ہر شخص اپنے ساتھیوں سے کھائے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور

بَيْنَهَا وَبَيْنَ
النَّاسِ-

کہ اہل بیت المؤمنین کے لیے میرا دل میں شامل ہیں وگرنہ لوٹتی
ہیں۔ جب کہ کچھ ہوا تو کجاوے پر بچھونا
بچھنی طرف سے بچھایا گیا اصرار کے بعد
دوسرے لوگوں کے درمیان پردہ ڈالنا گیا۔

شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے

سیدنا حضرت مامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ
میں ایک شادی میں شامل ہوا جہاں قرظ بن کعب اور
حضرت ابو سعید انصاری بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں
ٹاکیاں کار رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اہل بیت میں شامل ہوا تو تمہاری
موجودگی میں یہ کام ہر باہے وہ دونوں اصحاب فرماتے
گئے اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سفر
وگرنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی
گئی ہے بلکہ شادی ایک خوشی ہے اور اس میں بیٹھا
کھیل کر دلی اجازت ہے گانے بجانے میں اگر دوسری حرام
چیزیں نہ ہوں تو حرام نہیں ہے۔

اپنی بیٹی کو بھیمز دینے کا بیان

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت
سرور کرمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنها کو مشک اور بکیرہ کا جینز دیا جس میں اذخر کہاٹے
والی گھاس بھری ہوئی تھی۔ اور آپ نے سیاہ رنگ
کی چادر پھیل بھی دی۔

بچھونا رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ حضور سرور کرمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا مرد کے لیے ایک بچھونا۔ اس کی بوری کے لیے
دوسرا تیرا ملہماں کے لیے اور چوتھا شیخان ٹکے لیے

اللَّهُو وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

۳۸۷ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى قُرْظَةَ بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ
وَ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَأَذَا جَوَارِحِي
يَعْتَبِينَ فَقُلْتُ أَيْمًا صَاحِبًا رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ
بَدْرٍ يُفَعِّلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ
أَجْلَسْ إِنْ شِئْتَ نَأْسَمِعُ مَعَنَا وَإِنْ
شِئْتَ أَذْهَبُ قَدْ رُخِصَ لَنَا فِي
اللَّهُو عِنْدَ
الْعُرْسِ-

جہاز الرجل ابنته

۳۸۸ عَنْ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي حَيْضِلٍ وَقَرِيبَةٍ
وَسَادٍ حَشْرُهَا
إِذْخَرُ-

الْفَرْشُ

۳۸۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَرَأْسُ لِلرَّجُلِ وَفَرَأْسُ لِأَهْلِهِ
وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب عَشْرَةِ النِّسَاءِ

۳۳۹۳ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَ الْإِنْتِ مِنْ النَّبِيَّاتِ وَالطَّيِّبُ وَجَعَلَ قَرَّةً عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ -

۳۳۹۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَ الْإِنْتِ وَالطَّيِّبُ وَجَعَلَ قَرَّةً عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

۳۳۹۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ -

مِثْلُ لِرَجُلٍ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ
۳۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ لِأَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدًا شَقِيهًا مَائِلًا -

۳۳۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمَلْتُ فَلَا تَلْبِسْنِي فِيمَا تَمَلِكُ وَلَا أَمَلِكُ أَرْسَلَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدًا -

نوٹ:- میں دل کی محبت میں میرا بس اور طاقت نہیں چلتی۔ مگر جس قدر میرے مقدر اور طاقت تلکے میں ظاہری انصاف کرتا ہوں۔

بیویوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کی تمام چیزوں میں مجھے عورتیں اور خوشبو سب سے بڑھ کر پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت عورتوں اور خوشبو ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو عورت کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی شے سے محبت نہیں تھی۔

ایک بیوی سے نسبتاً زیادہ محبت کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کو دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک طرف زیادہ میلان رکھے۔ تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا بدن ایک طرف جھکا ہوگا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روکا ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس باری باری قیام پذیر ہوئے۔ بعد ازاں ارشاد فرماتے یا اللہ میرا بہ کام ہے جس میں میں اختیار رکھتا ہوں۔ لہذا اگر مجھے اس کام میں نہ پکڑو۔ جزو تو مالک ہے اور میرے اختیار میں نہیں۔

نوٹ:- میں دل کی محبت میں میرا بس اور طاقت تلکے میں ظاہری انصاف کرتا ہوں۔

طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ
طَائِفَةٌ قَالَتْ لِي يَا أَسُّ
ارْتَعِ فَرَعَتْ فَمَا أَدْرِي
حِينَ رَفَعْتُ كَانَ الْكَلْبُ
أَمْرَجِينَ
وَصَعْتُ

دوبارہ دوسرا گروپ آیا اور انہوں نے بھی کھانا کھا لیا۔
اس طرح ایک گروہ آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا جب یہ
رگ کھانا تناول فرما چکے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ
اسے اس کھانے کو اٹھائے۔ میں نے وہ کھانا اٹھایا
جو میں نے رکھا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
مجھے معلوم نہ تھا کہ اٹھاتے وقت زیادہ تھا یا رکھتے وقت

نوٹ:- یعنی کم ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید اس سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے حدیث ہذا سے
نہ صرف ولیمہ کے وقت کھانا دینے کا ثبوت ملے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کا بڑا حضور اور اہل صلی اللہ علیہ وسلم

مجموعہ صحاح
۳۲۶۲ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَخِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَأَخِي
بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ
سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالًا فَهَوَّ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَإِني أَمْرَاتَانِ
فَأَنْظُرُ أَيَهُمَا أَحَبَّ إِلَيْكَ فَأَنَا
أَهْلَقْتُهَا فَإِذَا أَحَلَّتْ فَتَرْوِجُهَا قَالَتْ
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ
وَ مَالِكَ دَلَّيْنِي أَيَّ عَلَى الشُّوقِ
فَلَمْ يَبْرَجْ حَتَّى مَرَجَعَ بِسُنَيْنٍ وَ
أَقْبَلَ قَدْ أَنْصَلَهُ قَالَ وَ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى أَثْرِ صَفْرَةٍ فَقَالَ مَهْمٌ
فَقُلْتُ تَرْوِجُتِ أَمْرَاتَانِ مِنْ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمُ
وَلَوْ يَشَاءُ
أَخَذَ رِثَاتَهُ السَّكَاةُ ۳

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ
حضور سرور کوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کو
بھائی بھائی بنا دیا۔ تو آپ نے حضرت سعد بن ربیع رضی
اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو بھائی
بنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا
کہ میرے پاس مال دو دولت ہے۔ اور میں اسے دو گھول
میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ تم لے لو۔ اور ایک حصہ میں اپنے
پاس رکھوں گا اور میرے پاس دو بیویاں ہیں آپ دیکھیں
ان میں سے جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے
دوں گا اور جب عدت گزار جائے تو آپ اس سے نکاح
کر لیں۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ رب العزت
تہا ری بیویوں اور مال میں کرکت دے۔ مجھے بازار دکھا دو
پھر وہ بازار تشریف لے گئے تھی اگر گھی اور پنیر کو نفع کم کر
لائے۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضور سرور کوئین صلی
اللہ علیہ وسلم نے فجر پر زردی کا نشان ملا حضور فرمایا تو دریافت
فرمایا کہ زردی کا نشان کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں
نے ایک انصاری سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم ولیمہ کو خواہ
تمہیں ایک بکری ہی کا کرنا پڑے۔

نکاح کا تب ختم نہ ہو

حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان جوڑوں میں سے میری برابر کی عزت تھیں دینے والی اور جسے اور حسن و جمال میں مساوی تھیں، اور میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر دنیا کی خداترسی اور سپائی رشتہ داروں کو برقرار رکھنے کی اور مدد و خیرات کرنے والی کوئی خاتون نہیں دیکھی اور آپ و خاتون میں جو کام کاج اور محنت کرنے کے لیے اپنے آپ کو تھکا دیتے والی تھیں۔ یعنی اس کام میں جو مدد و خیرات کرنے میں انہیں کوئی شرط نہ تھی آپ میں فقط یہ بات کہ آپ مزاج کی تیز اور گرم تھیں اور آپ کو فخر بہت جلا آجاتا۔ تاہم جلدی جاتا رہتا آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور آپ چادریں اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ جیسے حضرت زینب کے تشریف لانے کے وقت تھے۔ آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت بخشی وہ اُٹھیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواجِ مطہرات نے مجھے ارسال کیا ہے اور وہ ایسی بات کے متضمنی ہیں۔ کہ آپ حضرت ابو قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف فرمائیں اور وہ مجھے برا بھلا کہتے لیکن اور خوب زبان درازی کی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک کو دیکھ رہی تھی، کہ کیا آپ مجھے جواب دینے کی اجازت بھی دیتے ہیں یا کہ نہیں حضرت زینب اپنے ایسی حال پر تھیں کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا بڑا محسوس نہ ہوگا۔

تب تو میں نے انہیں بھی کہنا شروع کیا اور ان کو گفتگو نہ کرنے دی۔ یہاں تک کہ میں ان پر غالب آگئی حضور سرور کو میں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آخر یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ یعنی ایسے عظیم ترین شخصہ کی بیٹی ہیں تو کہہ کر لائق نافرمانی نہ ہوں اور بات چیت میں کس طرح شکست کھا سکتی ہیں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هِيَ الَّتِي كَانَتْ تَنَاقُضُنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَأِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ نَرِيْبٍ وَأَقْبَى لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَصْدَقَ حَدِيثًا وَ أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَاقَةً

وَأَشَدَّ ابْتِهَارًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَدْلِ الَّذِي تَصَدَّقَ وَ بِهِ وَ تَقَرَّبَ بِهِ مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ جِدَاةٍ كَانَتْ فِيهَا تَمَرٌ مِنْهَا الْفَيْئَةُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ دَخَلَتْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا فَآذَنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أُرْسَلَنِي يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي أَمْرِهِ أَيْ نَحَاةً وَ دَرَقَعَتْ فِي فَاسْطَلَتْ وَ أَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَبَ طَرَفَهُ هَلْ آذِنَ لِي فِيهَا فَلَمْ يَبْرَحْ زَيْنَبَ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَتَمَرَّ فَلَبَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشْهَبْ بِشَيْءٍ حَتَّى أَخَذْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ

حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضُ نَسَائِهِ أَكْثَرُ مِنْ بَعْضِ

عَنْ عَائِشَةَ ثَلَاثَ أَرْوَاجٍ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ
بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ
مُطْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مَرَطِي فَأَذِنَ
لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَرْوَاجَكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَيْكَ
يَسْأَلُكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ
وَ أَنَا سَاكِنَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
بَيْتِيهِ أَلَسْتَ يُحِبُّينَ مَنْ أَحَبُّ
قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاجِئِي هَذِهِ
فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ
ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَرْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَتْهُنَّ
بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ لَهَا
فَقُلْنَ لَهَا مَا تَرَاكِ أَعْنَيْتِ عَنَّا
مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقُولِي لَهُ
إِنَّ أَرْوَاجَكَ يَسْأَلُكَ لَكَ الْعَدْلُ
فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ
لَا وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَةَ فِيهَا أَبَدًا
قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَرْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَبِيبَ بِنْتِ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ

ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مردی ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی اندراج
مطہرات نے آپ کی صاحب زادی حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور
آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور حضور پروردگار
صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک چادر میں لپیٹے ہوئے
تھے۔ تو آپ نے اجازت بخشی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
اندر تشریف لائیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کی اندراج مطہرات نے مجھے اندر بھیجا ہے اور وہ
چاہتی ہیں کہ آپ دوسری اندراج مطہرات اور حضرت
ابی قحافہ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان
انصاف فرمائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے بتایا کہ میں خاموش تھی اور حضور پروردگار صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سے دریافت فرمایا اے
بیٹی کیا تم اس شخص کو نہیں چاہتیں جسے میں چاہتا ہوں؟
آپ نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تو مجھ سے
سے محبت رکھو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے سن
کر کھڑی ہو گئیں اور آپ کی اندراج مطہرات کے پاس
واپس چلی گئیں اور جا کر وہ گھوٹا بیان کیا جو حضور پروردگار صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا تم نے
کوئی کام نہ کیا۔ اب حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مقدس میں پھر جائیے اور کہیے کہ آپ کی بیویوں
حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں انصاف چاہتی ہوں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم میں اب آپ سے
اس کے مسئلہ کو کبھی عرض نہیں کروں گی۔ ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آپ کی اندراج
مطہرات رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب بنت جحش کو

ذکیا۔ اب سرور کرین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و اقدس میں پھر حاضر ہوں۔ حضرت ناظر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم میں اب دوبارہ نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت ناظر رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی تھیں وہ حضور الزور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برعکس کس طرح کرتیں۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت زینبؓ وہ بیوی ہیں جو حضور الزور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میرے برابر تھیں۔ لعنت خداوندان اور خوبصورتی (میں) تب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے ارسال کیا ہے۔ اور وہ حضرت ابو جحش کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی خواستگار ہیں۔ بعد ازاں وہ میری طرف متوجہ ہو کر مجھ سے ناراض ہونے لگیں۔ میں خباب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ الزور کی طرف دیکھتی رہی کہ کیا آپ مجھے ان کے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا کہ نہیں۔ وہ مجھے بُرا کہتی رہیں۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا جواب دینا بُرا معلوم نہ ہو گا۔ اس وقت میں بھی لولی اور انہیں شہوڑی دینے تک خاموش کر دیا۔ تب حضور کرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی

بیٹی ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ - خیرات اور زمانہ پروری میں کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی جان کی خاطر محنت و مشقت اٹھاتی ہوں اور زاب ماصِل کرنے کی خاطر مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپؐ میں معمولی طبیعت کی تیزی اور شفقت تھی

وَمِنْ النَّبِيِّ كَانَتْ تَسَامِيئِي مِنْ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ إِنَّ أَرْوَاجَكَ أَرْسَلْتَنِي وَ
هُنَّ يَكْشِدُنَكَ الْعَدَلَ فِي ابْنَتِهِ
أَبِي تُحَانَةَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى تَشْمِيئِي
فَجَعَلْتُ أَرْأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظَرُ طَرْفَهُ هَلْ
يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَتَّصِرَ مِنْهَا قَالَتْ
فَسَنَمَتِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّه لَا يَكْرَهُ
أَنْ أَتَّصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتَهَا فَلَمْ
أَلْبَسْ أَنْ أَحْمَتَهَا فَقَالَ لَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا
ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَلَمْ أَرِ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ
صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ
وَأَبْدَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ
يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ

تَعَالَى مِنْ تَرْيَبِ
مَاعَدَا سُورَةَ مِنْ

جِدَاةَ كَانَ

فِيهَا تَرْيَبُكَ

عِنْدَهَا الْفِيَاءَةُ

قَالَ أَبُو

عَبْدِ الرَّحْمَنِ

هَذَا أَخْطَاءُ

وَالصَّوَابُ

۲۳۹۹ عَنْ عَائِشَةَ زَكَرَتْ
مَخُولًا وَكَانَتْ أَرْسَلَ أَرْوَاهُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَبِيَّ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأُذِنَ لَهَا
بِمَا خَلَّتْ فَنَفَّاتُ نَحْرًا
خَالَفَعًا مَعْرًا
رَوَاهُ حَسَنُ الرَّضِيِّ عَنْ
عُرْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

(ترجمہ اور پرگزرجکا)

۲۳۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ زَوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَنِي
نَاطِلَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ
كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَشُدُّ نَكَاحَ الْعَدَلِ
فِي ابْنَةِ أَبِي تُحَّافَةَ فَقَالَتْ
فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا
قَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْتَنِي
وَهُنَّ يَشُدُّ نَكَاحَ الْعَدَلِ فِي
ابْنَةِ أَبِي تُحَّافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَحْبِبِينَ
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاحْبِبِيهَا قَالَتْ
فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتُهُنَّ مَا
قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكَ لَمْ تَصْبِي
شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللَّهِ
لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتْ
ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ حَقًّا فَأَرْسَلَنِي
رَبِّي بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مردی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی افواج
مطہرات حجج ہومیں اور انہوں نے حضرت ناطلہ الزہراء
رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
افواج میں بھیجا اور عرض کیا کہ آپ کی افواج حضرت
البرقہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے تعلق

النفاس چاہتی ہیں۔ حضرت ناطلہ الزہراء حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر میں
تھے۔ حضرت ناطلہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ۔ آپ کی بیویوں
نے مجھ کو یہاں بھیجا ہے اور وہ حضرت البرقہ رضی اللہ
عنہ کی بیٹی کے متعلق النفاس کی خواستگار ہیں۔ حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت
کیا۔ کیا آپ مجھ سے محبت رکھتی ہیں۔ انہوں نے عرض
کیا ہاں، آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر آپ حضرت عائشہ سے
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت رکھیں۔ یہ سن کر حضرت
ناطلہ الزہراء رضی اللہ عنہا واپس آئیں اور آپ کی افواج
مطہرات سے وہی کچھ بیان کیا جو حضور برزور صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا آپ نے کچھ

ہوئی کہ جس دن حضرت عائشہ صدیقہ کی باری ہوئی تو وہ کچھ بھیجتے اور عرض کرتے کہ ہم اس طرح بھلائی کے خواستگار ہیں۔ جیسے آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چہرے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دین کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں۔ تو آپ نے جواب فرمایا۔ جب آپ کی باری کا دن آیا تو پھر کہا لیکن آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اور تمام بیویوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ہی نہ دیا۔ بیویوں نے کہا کہ آپ مسلسل کہے جائیں۔ یہاں تک کہ آپ جواب دیں۔ دیکھئے جواب کیا ملتا ہے۔ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا باری کا دن پھر کہا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے حضرت عائشہ کے تسلیق مت ست۔ کیونکہ تم میں سے کسی بیوی کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی ہاں مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں نازل ہوئی۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ جناب حضرت عبیدہ کی روایت سے یہ دونوں احادیث درست ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری دیکھ کر آپ کو کچھ بھیجتے تھے۔ اور اس سے عرض پر ہنسی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔ تو وہ کہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتے تھے۔ تو ان کی باری آنے پر آپ بہت زیادہ خوش ہوتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نصیحت کے لیے آپ کے حالات زندگی اور فضائل ملاحظہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

النَّاسُ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمِ
يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُولُ لَهُ
إِنَّا نَحْتُ الْخَيْرَ كَمَا تَحْتُ
عَائِشَةَ فَكَلِمَتُهُ فَلَمْ يُجِبْهَا
فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلِمَتُهُ أَيْضًا
فَلَمْ يُجِبْهَا وَ قُلْنَا مَا رَدَّ عَلَيْكَ
قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِي قُلْنَا لَا تَدْعِيهِ
حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْكَ أَوْ تَنْظُرِينَ
مَا يَقُولُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلِمَتُهُ
فَقَالَ لَا تُوَدِّيْنِي فِي عَائِشَةَ
فَأَنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَى الْوَجْهِ وَ
أَنَا فِي مَحَابِبِ الْمَرْأَةِ مِنْكُمْ
إِلَّا فِي مَحَابِبِ عَائِشَةَ
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
هَذَا فِي الْكَلِمَاتِ
مَحْبِحَانِ عَنْ
عَبْدَةَ

۳۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمِ
عَائِشَةَ تَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرَضًا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو وہ کہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتے تھے۔ تو ان کی باری آنے پر آپ بہت زیادہ خوش ہوتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نصیحت کے لیے آپ کے حالات زندگی اور فضائل ملاحظہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْحَى اللَّهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

الذَّيْنِ
قَبْلَهُ.

جو فوراً جاتی رہتی۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت خلا ہے۔ اور صحیح روایت وہ ہے جو اس سے پیچھے گزری ہے۔ :-

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے خرید باقی کھاؤں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

نوٹ:- خرید ایک ایسا کھانا ہے جو گوشت روٹی اور شوربے سے بنایا جاتا ہے۔ اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھاؤں سے افضل اور بہتر شمار ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے خرید باقی کھاؤں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پریشان نہ کیجئے خدا کی قسم! جب میں کسی عورت کے ساتھ محاف میں تھا تو مجھ پر کبھی وحی نہیں آتی! ہاں اگر جب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا تو مجھ پر وحی آتی۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر بن حضرت عائشہ کے ساتھ تھے کہ ایک دفعہ یہ آیت اتری فَانكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَجَبْتَ اس حدیث سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج...

نے آپ سے عرض کیا کہ آپ حضور راہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھنٹہ کریں۔ حضرت عائشہ کے متعلق! لوگوں کی یہ حالت

۲۴۰۱ عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ التَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

نوٹ:- خرید ایک ایسا کھانا ہے جو گوشت روٹی اور شوربے سے بنایا جاتا ہے۔ اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھاؤں سے افضل اور بہتر شمار ہوتا ہے۔

۲۴۰۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ التَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۲۴۰۳ عَنْ عَائِشَةَ تَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَإِنَّ رَدَّ اللَّهُ مَا آتَانِي الْوَجْهُ فِي لِحَابِ امْرَأَةٍ مِنْكَرٍ إِلَّا هِيَ.

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر بن حضرت عائشہ کے ساتھ تھے کہ ایک دفعہ یہ آیت اتری فَانكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَجَبْتَ اس حدیث سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

۲۴۰۴ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ نِسَاءَ الْفِطْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتُهَا أَنْ تَكَلِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

كَسْرُهَا-

۳۱۱۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا بَعِيَتْ أَنْتَ بَطْعَامٍ فِي صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَبَاءَتْ عَائِشَةَ مَرْرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا ذَهَبٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فَلَقَتِي الصَّحْفَةَ وَيَقُولُ كَلِّا عَارَتْ أُمَّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ سَلَمَةَ وَأَعْطَى صَحْفَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -

بیوی کے گھوس دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس سے ایک پیالہ میں کھانا لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ تمام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھے ہوئے آپس ان کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا۔ جس سے انہوں نے پیالے کو توڑ ڈالا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے پیالے لے کر لائے اور ارشاد فرمایا کھاؤ تمہاری والدہ جو شکر میں لگی تھی۔ اور آپ نے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیالے لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دیا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت صفیرہ رضی اللہ عنہا کی مثل کھانا تیار کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ ایک بار انہوں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا بھرا رتن ارسال کیا۔ میں رات ذکر کر لی۔ لہذا میں نے بڑی اسی کو توڑ ڈالا۔ بعد ازاں میں نے خلیفہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رتن کا بدلہ ویسا ہی رتن ہے۔ اور کھانا کا بدلہ ویسا ہی کھانا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس قیام پذیر رہتے اور آپ شہد جیتے ایک دفعہ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مشورہ کیا کہ ہم جس سے جس کے پاس حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، وہ عرض کرے کہ آپ سے سفارہ فرمایا کی گئی ہے غالباً آپ نے سفارہ فرمائی ہیں۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف

۳۱۱۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيئَةَ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً فِيهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكَتْ نَفْسِي أَنْ كَسْرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْرَتِيهِ فَقَالَ إِنَاءٌ كَانَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ -

۳۱۱۲ عَنْ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْكُتُ عِنْدَ تَرْيِيبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَتَمَرَّبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَامِيئْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيْتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْتُ إِنِّي إِجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَائِيرٍ أَكَلْتُ مَغَائِيرًا فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لِي فَقَالَ لَا بَنُ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ

پر اللہ رب العزت نے وحی ارسال فرمائی ہے کہ ساتھی ہیں یہ صورت حال دیکھ کر اٹھو اور اپنے اور آپ کے درمیان دروازے کی آڑ لیں! جب وحی ختم ہو چکی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا۔ ان پر بھی سلام اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ آپ انہیں دیکھتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھ سکتے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! جبرائیل ہیں جو آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ دلچسپی جیسے حدیث سابقہ میں گزرا۔

جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ابنا درست ہے اور پہلی خطا۔

أَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَاجْفَتُ الْبَابَ
بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَلَمَّا رَفِقَهُ عَنْهُ
قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرَائِيلَ
يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

۲۲۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ
جِبْرَائِيلَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قَالَتْ
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى

۲۲۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرَائِيلُ
وَهُوَ يُقْرِئُكَ عَلَيَّكَ السَّلَامَ مِثْلَهُ سَوَاءٌ قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ الَّذِي قَدْ خَطَأَ

رشک اور خوش کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے تو آپ کی ایک اور زوجہ نے کھانے کا پیالہ ارسال خدمت فرمایا۔ اس زوجہ نے ناراضی ہو کر پیالہ لانے والے کے ہاتھ پر مارا۔ اور وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مکالمے کے سامنے اور آپ اس میں کھانا جمع فرماتے گئے اور ارشاد فرمایا یاد رکھو کہ کھانا بھیجنے سے تمہاری والدہ جل جلالہ کو کھانے اور آپ تشریف فرما ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑی اپنے گھر سے ثابت پیالہ کے حاضر خدمت ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ کھانے والے کو دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس

بَابُ الْغَيْرَةِ

۲۲۰۹ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى امَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ
فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَتَقَطَّتِ الْقِصْعَةُ
فَأَتَكَّرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْكَمْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى
الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ يَقُولُ
غَارَتْ أَمْتُكُمْ كُلُّوا فَأَكَلُوا فَأَمْسَكَ
حَتَّى جَاءَتْ بِقِصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا
فَدَقَعَ الْقِصْعَةَ الصَّيِّعَةَ إِلَى الرَّسُولِ
وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ لَيْلَةٍ تَقَنَّتُ أَنَّهُ ذَهَبَ
إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُ قَادَا
هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ
سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ قَالَتْ يَا بَنِي أُمَّتٍ وَابْنِي
كَيْفَ شَانٍ وَإِنِّي لَكَيْفَ شَانٍ آخَرَ.

مردی ہے کہ میں نے ایک رات حضور مرد کو نہیں صلے
اللہ علیہ وسلم کو تہ کیا تو میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور
بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ کی کمر
تلاش کیا تو آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں فرما رہے
تھے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں
تیرے سوا اور مرد کوئی نہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ
آپ پر قربان ہوں آپ دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔

نرسہ بی بی نے بھی تشریح فرمادی کہ وہ کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے حالانکہ آپ عبادت میں مشغول ہیں
۳۱۵ عن عائشة قالت ائقعدت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة
تقننت انة ذهب الى بعض نسايه
فتجستت فوجدت راکعاً
او ساجداً يقول سبحانك وبحمدك
لا اله الا انت ققلت يا بني ائت و ابني
انك كيف شان و ابني كيف شان آخر.

۳۱۶ عن محمد بن نيس يقول سمعت
عائشة تقول الا احداً نكتم عن النبي صلى
الله عليه وسلم وعيني ملنا بل قالت لانا
كانت كليلتي انقلب فوضع نعليه عندا
راجله و وضع رداءه و بسط اراة
على فراشه و لم يلبث الا رايما نلت
ابي قد اعدت ثم انتعل رويداً و
اخذ رداءه رويداً ثم فتح الباب
رويداً و خرج و احاقه رويداً و
جعلت في ربي في ترايبي فالتحمرت
و تقعت اراي و انطلمت في
اشوه حتى جاء اليقي فرفع يدايه
ثلث مرات و اطال القيام ثم

سیدنا حضرت محمد بن نسیس نے عرض کیا کہ میں نے حضور مرد کو نہیں صلے
اللہ علیہ وسلم کو تہ کیا تو میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور
بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ کی کمر
تلاش کیا تو آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں فرما رہے
تھے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں
تیرے سوا اور مرد کوئی نہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ
آپ پر قربان ہوں آپ دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔

نَبِيَّ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ
فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا
إِلَى اللَّهِ فَعَلَيْشَاءِ وَحَفْصَةَ وَ
إِذْ أَسَرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ
حَدِيثًا لَعَوْلِهِ
بِنِ شَرِيَّتِ
عَلَاءَ

سے گئے۔ تو اس نے یہی کہا آپ سے ارشاد فرمایا کہ انہیں
میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شہر پیارے اور
اب کبھی نہیں میں گوا کر رکھ دو مرنے والی اور
سے آپ کو کھینچ لے لیں تو اس وقت برائیت شریعت نامی
میری "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

اسے نبی آپ نے چیزوں کو اپنے اور پر کیوں حلال
فرماتے ہیں جنہیں اللہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا ہیں
شہر کہ "إِذْ أَسَرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ
درون اللہ کی طرف تو ذکر کرتی ہو سزا ڈا ستر اللہ ان لیکن ازواجہ حدیثا
جب نماز میں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی عورت سے ایک بات چیا کہ تو ایسا

۱۱۲ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ
يَطَاهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ
حَتَّى حَزَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ
تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ
أَخْبِرَ الْأَيُّهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہما روایت میں کہ حضور را نور
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لڑکی تھی جس سے آپ
صحبت فرماتے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ
رضی اللہ عنہما دونوں آپ سے سبیل عرض کرتی رہیں حتی
کہ آپ نے اس لڑکی کو اپنے آپ پر حرام فرمایا جب
اللہ رب العزت نے یہ آیت فرمائی فرمائی۔ اے نبی
آپ اس کو اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے
آپ پر حلال فرمایا!! — آخر تک

۱۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَسْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا دَخَلْتُ يَدِي فِي شَعْرِهِ فَقَالَ
قَدْ جَاءَكَ شَيْطَانٌ فَقُلْتُ
أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلَى
وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ
فَأَسْلَمَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ ایک رات میں نے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں نے اپنا ہاتھ ان کے لموں میں
ڈالا آپ نے پوچھا کیا تمہارا ہے ہاں تمہارا شیطان آیا یا
میں نے عرض کیا کہ آپ کے یہ شیطان نہیں ہے تو فرمایا
کیوں نہیں۔ میرے لیے بھی شیطان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے
اس کے مقابلے میں میری امداد فرمائی تھی کہ وہ میرا ابدار
بن گیا۔

نوٹ: یعنی شیطان کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کا زور مجھ پر نہیں۔ اور باقی لوگوں پر اس کا زور چلتا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے

۱۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْ دَفَّ

۳۳۱۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَيْتَ قَالَ لَيْسَ لِي فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَصَّتُ نَفْسِي بِعَنْدَرِ بْنِ جَلِيلَةَ وَوَصَّتُ رِدْأَةَ وَسَبَّحْتُ رَدِ ارْمَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمَّا بَلَغْتُ رَأْسَ الْبَيْتِ مَا ظَنُّنِي قَدِ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاحِدًا وَرَدَّ آتَهُ رُوَيْدًا فَتَمَّ لِبَابِ رُوَيْدًا -

وَوَصَّيْتُ وَأَجَافَةُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ وَرِجْعِي فِي بَابِ رُوَيْدًا وَتَقَعْتُ إِرَارِي فَأَنْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْمَقْبِرَةَ فَرَفَعَهُ يَدِي بِمَلَاحِ مَرَاتٍ وَأَطَالَ الْفِيَامُ ثُمَّ انْحَرَفْتُ فَأَمْرًا فَتُ فَاَسْرَعُ فَأَسْرَعْتُ فَهَرَوْتُ فَهَرَوْتُ فَتُ فَاَحْضَرُ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَّحْتُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَيْنَ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ حَشِيَارَ الْبَيْتِ قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرَنِي أَوْ يُخْبِرَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَأَوْقُو فَاخْبِرْتُهُ الْخَبِيرُ قَالَ قَانَتْ السَّوَادُ الدِّيُّ رَأَيْتُهُ أَمَا بِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَمَّ فِي فِي صَدْرِي كَهَمَةٌ أَوْجَعَتْني فَهَرَوْتُ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَجِيذَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَأْسُكَ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَكُنْ عَلَيْهِمُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَانَتْ جَنْبَرِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ آتَانِي جَنْبَرِينَ رَأَيْتُ لَمْ يَكُنْ يَدُ خَلُّ عَلَيْكَ وَقَدْ وَصَّعْتَ رَيْبًا بَلِكُ فَنَادَانِي فَاَحْفَى مِنْكَ فَاَجَبْتُهُ فَاَحْفَيْتُ مِنْكَ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَفَعْتِ وَحَفَيْتِ أَنْ تَسْتَوْجِشِي فَاَمْرُفِي أَنْ إِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَاَسْتَعْفِرُ لَمْ يَرَوْهُ عَائِشَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَائِشَةَ عَلَى قَابِضِ الْفَلْظِ -

۳۳۱۹ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَعْدَتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَأَلِي الْحَمِيْدُ

ترجمہ وہی جواد پر گزرا۔

اتفاق ہے کہ جب آپ نے (مایا) لے عائشہ مجھے کیا ہاتھری سانس چڑھی ہوئی ہے۔ پیٹ پھولا ہوا ہے۔ تو میں نے کہا کچھ نہیں! آپ نے فرمایا بتائی ہے تو مست نہیں تو اللہ جو حلیف وغیرہ سے مجھے بنا دے گا۔

۳۳۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعَدْتُهُ مِنَ الْبَيْتِ وَسَأَلِي الْحَمِيْدُ

ترجمہ وہی جواد پر گزرا

اپنے سر پر ڈھالی اور ادا زار پہنی اور آپ کے پیچھے چلے
 چلی بیباں تک کہ آپ بقیع میں تشریف لائے اور تین
 دفعہ اٹھ اٹھائے اور درینک کھڑے رہے پھر آپ
 لڑتے اور میں بھی لڑتی۔ آپ تیز چلے اور میں
 بھی تیز چلی۔ آپ پھینکے گئے اور میں بھی پھینکی۔ آپ دوڑتے
 گئے اور میں بھی دوڑی۔ میں آگے نکل کر گھر کے اندر آئی
 اور یہی گئی کہ آپ تشریف لائے! آپ نے پوچھا ہے
 عائشہ! تمہیں کیا ہوا، تمہارا یہٹ پھوٹا اور اسے سانس نہ
 رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بتا دو کہ مجھے خداوند کریم
 بتا رہا ہے گا جو طہین اور خمیر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
 بعد ازاں میں نے سب حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا یہ
 آپ ہی نہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے سامنے سے کون
 گزر رہا ہے میں نے عرض کیا کہ میں ہی تھی! یہ میں کو کہ
 نے میرے سینے میں ٹھکانا کہ مجھے درد ہو گیا۔ اور پوچھا
 کیا تو نے یہ سمجھا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ پر ظلم کریں گے! (کہ میں تیری بائی میں دوسری بہری کے
 پاس جاؤں گا!) میں نے عرض کیا کہ وہ کہاں تک پہنچائیں
 اللہ رب العزت نے آپ کو تیار کیا۔ آپ نے

فرمایا۔ اے نبی جبریل میرے پاس تشریف لائے۔
 اور تمہارے پاس نہ آئے کیونکہ وہ اپنے اندر رکھے تھے! بعد
 انہاں مجھے پیچھے سے جھکا اور میں تجھ سے چھپ کر گیا
 کیونکہ میرا خیال تھا کہ آپ آدم فرما رہی ہیں۔ اور مجھے آپ کو
 جگانا لگا کر گھسٹا۔ میں اس بیٹے ڈرا کر کہیں وحشت نہ ہو۔
 اور تو! کبھی نہ ہو۔ بعد ازاں مجھے حضرت جبریل نے
 کہا کہ میں بقیع میں جاؤں اور وہاں مدفون لوگوں کے
 بیٹے دعا کروں! فاتحہ!!

أَنْحَرَفْتُ وَأَنْحَرَفْتُ فَأَسْمَهُمَ فَأَسْمَعَتْ
 فَهَرَوْتُ فَهَرَوْتُ فَأَحْضَمْتُ فَأَحْضَمْتُ
 وَ سَقَيْتُهُ فَدَخَلْتُ وَلَيْسَ إِلَّا أَنْ
 اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكَ
 يَا عَائِشُ رَأَيْتَهُ قَالَ سَلِمَانَ حَبِيبَتَهُ
 قَالَ حَشِيًّا قَالَ لَتُخْبِرُنِي أَوْلِيَجِبْرِئِي
 الْبَلِيغُ الْحَبِيْبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 يَا بَنِي أَنْتَ وَ أُنْحَى فَأَخْبَرْتُهُ الْحَبِيْبُ
 قَالَ أَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتِ أَمَا جِي
 قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَزَنِي لَهْرَةٌ
 فِي صَدْرِي أَوْجَعَتْنِي قَالَ أَهْلَنْتِ
 أَنْ يَجِيْفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ سَأُولُهُ
 قَالَتْ مَهْمًا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ
 عَلِمَهُ اللَّهُ عَمْرٌ وَجَلَّ قَالَ لَعَمْرُ
 قَالَ فَإِنَّ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 آتَانِي حِينَ سَأَيْتِ وَ لَمْ يَكُنْ
 يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَ قَدْ وَصَّعِبِ
 نِيَابِكَ فَتَادَانِي وَ أَخْفَا مِنْكَ
 فَأَجِبْتَهُ وَ أَخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَ
 ظَنَنْتِ أَنَّكَ قَدْ سَأَلْتِ
 فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْتِيَكَ وَ حَشِيْتُ
 أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي
 أَنْ آتِي أَهْلَ
 الْبَيْتِ فَاسْتَقْفِرُ
 لَهُمْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ سنت قدری اور فطرتی ہیں ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، بغل کے بال اکھڑانا، ناخن کاٹنا، مونچھیں کترانا، اماں بالک نے حدیث ہذا کو مؤلف قرار دیا جیسے کہ آگے آتی ہے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ پانچ باتیں پرانی اور فطرتی ہیں: ناخن کاٹنا، مونچھیں کترانا، بغل کے بال اکھڑانا، زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور ختنہ کرانا۔

۵۰۴۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرِ وَالْخِتَانِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمِ الضَّمِيرِ وَتَقْلِيمِ الظُّفْرِ وَالْتَقْصِيرِ الشَّارِبِ.

۵۰۴۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرِ وَتَقْلِيمِ الْأظْفَارِ وَقَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْإِبْطِدِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَالْخِتَانِ

مونچھیں کترانا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کترادو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کترادو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پرورد صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص مونچھیں نہ کترواتے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے وہ ہم میں

۵۰۵۰. عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْفُوا الشَّارِبَ وَاخْفُوا لِحْيَ الْوَجْهِ

۵۰۵۱. عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْفُوا لِحْيَ الْوَجْهِ وَاخْفُوا الشَّارِبَ.

۵۰۵۲. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَوَّ بِعَدَاةٍ شَارِبًا فَلَيْسَ مِنَّا.

نوٹ: یہ یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں۔

سر منڈوانے کی اجازت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرورد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کے سر کا بعض حصہ منڈا ہوا تھا اور بعض نہیں منڈا ہوا تھا۔ حضور انور

۵۰۵۳. عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَّوَمَ أَيَّ حَبِيبًا حَلِقَ بَعْضَ مَا إِسَاءَ وَتَرَكَ بَعْضَ قَعْلٍ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ أَحْلَقْتَهُ كَمَا أَرَادَ

کتاب التریبۃ

آرائش و زیبائش کے متعلق کتاب

پیدائشی، دائمی اور فطرتی طریقے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ ہمیں با تریبے فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کھڑکانا۔ ناخن نرانا۔ سوزوں کو دھونا۔ دائمی بڑھانا۔ سواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ بغل کے بال منڈوانا۔ زیناف بالوں کو مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجہ کرنا۔ مصعب بن شبیبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سو بی بات بھول گیا ہوں مانبا وہ کل کرنا ہے۔

حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ طلق بن عبید کو فطرتی طریقے فرمادیتے تھے۔ سواک کرنا مونچھیں کھڑکانا ناخن اترانا، سوزوں کو دھونا۔ زیناف بالوں کو مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجھے شک ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کرنا بھی ارشاد فرمایا۔

سیدنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ کا نام گلابی معجز بن ایاس ہے، آپ نے حضرت طلق بن عبید رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دس بائیس سنت میں۔ سواک کرنا مونچھیں کھڑکانا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، دائمی بڑھانا، ناخن کھڑکانا۔ بغل کے بال اکھیرنا۔ غنڈہ کلی زیناف بال مونڈنا۔ شرمگاہ کو دھونا۔

امام نسائی نے فرماتے ہیں کہ سلیمان تیمی اور معجز بن ایاس کی روایت درست ہے۔ مصعب بن شبیبہ کی روایت سے وہ منکلا حدیث ہے۔

مَنْ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

۵۰۴۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرِ وَفَقُّ الشَّارِبِ وَفَقُّ الْأَطْفَالِ وَعَسَلُ الْبُرْجِيِّ وَغَفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسُّوَالُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَتَتُّ الْإِبْطِ وَحَلَقُ الْعَانَةِ وَانْتِعَاصُ الْمَاءِ قَالَ مَضْعَبُ بُرِّ شَيْبَةٍ وَنَيْدُ الْعَايِشِ كَالْآنِ يَكُونُ الْمَضْمَنَةَ.

۵۰۴۶ عَنْ سَلِيمَانَ التَّمِيمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرًا مِنَ الْفِطْرِ وَالسُّوَالُ وَفَقُّ الشَّارِبِ تَقْلِيمُ الْأَطْفَالِ وَعَسَلُ الْبُرْجِيِّ وَحَلَقُ الْعَانَةِ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَأَنَا سَكَّكْتُ فِي الْمَضْمَنَةَ.

۵۰۴۷ عَنْ أَبِي بَيْشَرَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ الْمُسْتَجَةِ السُّوَالُ وَفَقُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَنَةَ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَتَوْنِيْرُ اللَّحْيَةِ وَفَقُّ الْأَطْفَالِ وَتَتُّ الْإِبْطِ وَالْحِجْتَانِ وَحَلَقُ الْعَانَةِ وَعَسَلُ الدُّبْرِ.

عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ خَطْبَتَا ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَكْتُوبُ عَلَى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
بِقَدَمَيْهِ مَا قَرَأْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرًا وَسَبْعِينَ سُوْرَةً وَإِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغُلَمَانِ
لَهُ ذَوَابِتَانِ -

زید رضی اللہ عنہ، الزکون کے ہمراہ پھرتے تھے اور آپ کے سر پر ڈو چوٹیاں تھیں۔

سیدنا حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ سنایا۔ اور فرمایا کہ
کیا تم مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھ کر نیک
پڑھنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
مبارک سے ستر سے زائد سورتیں سن چکا ہوں۔ اس وقت حضرت

سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے
والد ماجد سے سنا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے
تو آپ نے فرمایا۔ اے علی میرے نزدیک آئیے۔ حضرت علی
رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم نے آپ کے گیسوؤں کی ایک لٹ پر دست مبارک
رکھا۔ پھر ہاتھ پھیر کر اللہ کا نام لیا۔ اور حضرت علی کیلئے دعا فرمائی۔

بالوں کو لمبا کرنا

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور
میرے سر پر لمبے بال تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا۔ نحوست ہے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے ارشاد فرما
رہے ہیں۔ میں نے جا کر بال چھوئے کرائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔ لیکن تم نے یہ

داڑھی چھوئی کرنا

جناب حضرت روایع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے روایع شاید تہلہ زندگی بہت
لمبی ہو۔ تم میرے بعد لوگوں سے کہ دینا جس شخص نے داڑھی کو
(موڑ کر اور گدے کر یا کسی اذکار سے) چھوٹا کیا یا گھوڑے
کے گلے میں (نظر سے بچنے کے لیے) تلادہ ڈالا اور جانور
کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

تَطْوِيلُ الْجُمَّةِ

۵۰۱. عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي جُمَّةٌ قَالَ ذُؤَابَةٌ وَعَلَنْتُ
أَنَّهُ يَيْتَشِي فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي
فَقَالَ إِنِّي لَأَرَأَيْتَكَ وَهَذَا أَحْسَنُ -

بہت اچھا لیا۔

عَقْدُ اللَّحِيحَةِ

۵۰۲. عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَوَةَ
سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّكَ مَنْ عَقَدَ
لِحْيَتَهُ أَوْ قَلْبًا وَتَرَأَوْا سَتَنْجِي بِرَبِّعِي دَابَّةٌ أَوْ
عَظِيمٌ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ابْرِي مِنْهُ -

التَّيَّامُنُ فِي الرَّجُلِ

۵۰۶۴. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُ التَّيَّامُنَ يَا خُذْ بِمِخْبَرِهِ وَيُغَيِّرُ بِيَسِينِهِ وَيَجِبُ التَّيَّامُنَ فِي جَمِيعِ أَوْسُرِهِ -

إِتِّخَاذُ الشَّعْرَاءِ

۵۰۶۵. عَنْ النَّبِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرًا أَوْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَّتْ كَفْرَبُ مَنِكَبَيْهِ -
بال مبارک کندھوں تک ہوتے۔

۵۰۶۶. عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ -

۵۰۶۷. عَنْ النَّبِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا آيَةُ لَكَ نَمَتْكَ تَضْرِبُ قَرِينًا مِنْ مَنِكَبَيْهِ -

۵۰۶۸. عَنْ هُبَيْرِ بْنِ بَرِّسَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُ فِي آخِرِهَا لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَسَبْعِينَ سُورَةً وَرَأَى زَيْبَ الصَّاعِبِ ذَوَاتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ -

کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور آپ بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

نوٹ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بچے تھے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ میں بلحاظ صحت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔

لنگھی پہلے دائیں طرف سے کرنا

۱) المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ آپ دائیں ہاتھ سے لیتے اور دائیں ہاتھ سے ہی عنایت فرماتے اور آپ ہر حال میں دائیں طرف کو پسند فرماتے۔

سر کے بال بڑھانا

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی شخص کو حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ خصوصاً جب آپ مرنج لباس زیب تن فرماتے۔ اہل آپ کے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال کانوں کے نصف تک تھے۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کسی شخص کو اتنا حسین و جمیل نہیں دیکھا جس قدر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں کے نزدیک تھے۔

سیدنا حضرت ہبیرہ بن بریم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسی شخص کی قرأت کے مطابق کہتے ہو کہ میں قرآن مجید تلاوت کروں؟ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سے زائد سواریں پڑھی تھیں۔ جب کہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ میں بلحاظ صحت

سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (رضائاً راوی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری دور میں ایک قوم ہوگی جو سیاہ خضاب لگائیں گے۔ کجوتروں کے پوتوں کی طرح اور وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فتح مکہ کے دن لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کے سر کے بال اور ہاتھی مبارک کے بال شہد ایک سفید گھاس کے پھولوں اور پھولوں کی طرح دکھانے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس رنگ کو کسی دوسرے رنگ سے تبدیل کر دو

تاہم سیاہی سے پرہیز کرو۔

مہندی اور رسے کا خضاب

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام ایشیا سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور رسہ ہے۔

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام ایشیا سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور رسہ ہے۔

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام ایشیا سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور رسہ ہے۔

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام ایشیا سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور رسہ ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام ایشیا سے بہترین چیز جن سے تم

الَّذِي مَعِنِ الْخَضَابُ بِالسَّوَادِ

۵۰۸۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ مَخْضَبُونَ هَذَا السَّوَادِ إِخْذَ الثَّمَانِ كَحَاصِلِ الصَّمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَاحَةَ الْجَنَّةِ۔

۵۰۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَبِيٌّ يَأْتِي مَخَانَةَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَهِيَ أَسْفُهُ وَلِيَحْتَبِيَهُ كَالنَّعَامَةِ بِبَاصًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّبُوا هَذَا يَشْفِيءُ قَرَابَتِي بِالسَّوَادِ۔

پھولوں اور پھولوں کی طرح دکھانے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس رنگ کو کسی دوسرے رنگ سے تبدیل کر دو تاہم سیاہی سے پرہیز کرو۔

الْخَضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكُتْمِ

۵۰۸۲ عَنْ أَبِي ذَرِّبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكُتْمُ۔

لوٹ، اگر ان دونوں کو لاکر رنگ سیاہ ہو جائے تو وہ منزع ہے۔ لہذا انیس الگ الگ استعمال کرنا چاہیے۔

۵۰۸۳ عَنْ أَبِي ذَرِّبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۴ عَنْ أَبِي ذَرِّبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكُتْمُ۔

اس سے بری الذمہ ہیں۔

سفید بال اکھیر نے کی جانعت

أَلْتَهْمِي عَنْ تَشْفِ الشَّيْبِ !
٥٠٤٣ عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ تَشْفِ الشَّيْبِ -

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیر
سے منع فرمایا۔

خصاب کرنے کی اجازت

الِاذْنِ بِالْخِصَابِ

٥٠٤٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا يَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُوا
تَحَايِفُوهُمْ -

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب
نہیں لگاتے تو تم ان کے خوف کرو۔

لوٹ داس لینے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کفار کی مخالفت کرنا افضل اور بہتر ہے، مسلمان کو ہمیشہ اس اصول
کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہیے اگر جو بات بہتر اور حکمت کے مطابق ہو اسے اختیار کرے۔ اور اگر وہ بات کافروں کے خلاف
جو تو زیادہ بہتر ہے۔

٥٠٤٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَخْلَةً -

ترجمہ حسب سابق۔

٥٠٤٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُوا
تَحَايِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبِغُوا -

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں
لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

٥٠٤٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُوا
فَحَايِفُوهُمْ -

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب
نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

٥٠٤٨ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذِبُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشْتَبَهُوا
بِالْيَهُودِ -

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی عنہما راوی ہیں کہ حضور
پُرُفُوزِ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خضاب سے بڑھاپے
کارنگ بدلنا اور یہودی کی مشابہت نہ کرو۔ (وہ خضاب

نہیں لگاتے۔)

٥٠٤٩ عَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّمُوا الشَّيْبَ كَمَا تَشْتَبَهُوا
بِالْيَهُودِ -

سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت
ہے (امام نسائی نے فرمایا کہ دونوں روایات معفوظ
نہیں ہیں۔)

میں مٹی تھوڑی سی کپٹیوں میں تھی۔ اور تھوڑی سی سر میں تھی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دس بائوں کو برا جانتے تھے۔ ایک تو زردی لگانا، یعنی خلوق دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنا۔ تیسرا ششوں کے نیچے ازار لگانا۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننا۔ پانچویں شہرے کھیلنا، چھٹا عورتوں کو جو عجم مردوں کے سامنے بے پردہ کرنا مستحبات کے بغیر تعویذ گنڈا کرنا۔ تعویذوں کا لگانا۔ نطفہ کو بے موقع بہانا۔ لڑکے کو بیگانا اور آپ انہیں حرام نہیں فرماتے تھے۔

عورتوں کا رنگ لگانا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ آپ کو کتاب پیش کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو کتاب پیش کی اور آپ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کیا یہ مرد کا ہاتھ تھا یا عورت کا؟ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے عرض کیا یہ عورت کا ہاتھ تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

مہندی کی بو کا ناپسند ہونا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے عرض کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں گریں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نفرت کیا کرتے تھے۔

النَّارَ يَبْتَرَا -

۵۹۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ مَخَصَلٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُقَ وَتَلْمِيزَ الشَّيْبِ وَجَدَّ الْأَمْرَ إِذَا تَخَلَّمَ بِالذَّهَبِ وَالصَّرْبَ بِالْكَعْبِ وَالشَّبْرُحَ بِالرِّيْثَةِ يَعْتَمِرُ مَحَلَّتَا وَالتَّرْقِيَّ إِلَّا بِالرَّغْوِذِ أَيْ وَتَعْلِيْقَ الشَّمَائِلِ وَعَزْلَ الْمَاءِ يَعْتَمِرُ مَحَلَّتَيْهِ وَرَفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مَحَلَّتَيْهِ -

الْغَضَابُ لِلنِّسَاءِ

۵۹۳. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَكَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَدْتُ يَدِي إِلَى نَبِيِّكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَأْخُذْهُ فَقَالَ إِنِّي لَوَأَدُّرُ أَيْدِي امْرَأَةٍ حَىٰ أَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتَ امْرَأَةً لَفَعَدْتُ أَطْفَالَكَ بِالْحِثَاءِ -

كِبَاهِيَّةُ رِيحِ الْحِثَاءِ!

۵۹۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَكَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَدْتُ يَدِي إِلَى نَبِيِّكَ فَقَالَ إِنِّي لَوَأَدُّرُ أَيْدِي امْرَأَةٍ حَىٰ أَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتَ امْرَأَةً لَفَعَدْتُ أَطْفَالَكَ بِالْحِثَاءِ -

الشَّيْبِ الْجَنَائِدِ وَالْكُكُو.

۵۰۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَدَّرَ لَعْنُهُ الشَّيْبَ الْجَنَائِدَ وَالْكُكُو.

۵۰۸. عَنْ أَبِي رَمَةَ قَالَ آتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَطَخَ لِحْيَتَهُمَا بِالْجَنَائِدِ.

مسندی لکائی ہوئی تھی۔

۵۰۹. عَنْ أَبِي رَمَةَ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُمَا بِالضُّفْرَةِ.

الْخِضَابُ بِالضُّفْرَةِ !

۵۰۹. عَنْ زَيْنِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَصْفُرُ لِحْيَتَهُ بِالْحُلُقُوبِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تَصْفُرُ لِحْيَتَكَ بِالْحُلُقُوبِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْفُرُ بِهِمَا لِحْيَتَهُ وَكَانَ يُكْرَهُ لِي مَنْ لَطَخَ لِحْيَتَهُمَا وَكَانَ يَصْبِغُ بِهَا قِيَابَةَ كُلِّهَا حَتَّى يَمَامَتَهُ.

اپنے کپڑے سے حتیٰ کہ اپنی پجڑی میں اس خوشبو سے رنگتے۔ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔
نوٹ: ۱۔ حلقوب میں زعفران اور کئی دوسری چیزیں ملی ہوئی ہیں۔ لہذا یہ کئی مرکبات کا ایک بہترین مرکب اور خوشبو کا نام ہے۔

۵۰۹. عَنْ أَبِي رَمَةَ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُمَا بِالضُّفْرَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کیا حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ آپ کو خضاب کی ضرورت ہی نہ تھی بلکہ روایت ہمارے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کبھی خضاب استعمال نہیں فرمایا بلکہ کبھی لگایا۔

۹۲. مَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ يَصْبِغُ لِحْيَتَهُمَا بِالضُّفْرَةِ وَكَانَ الشُّطْرُ عِنْدَ الْعَتَقَةِ يَسِيرًا وَاقْنِي الضُّفْرَةَ يَسِيرًا أَدْنَى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے۔ آپ کے بالوں کی سفیدی تھوڑی سی ہونٹ کے نیچے بالوں

یہنا حضرت سعید المقبری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا اور آپ کے ہاتھوں میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا۔ انہوں نے فرمایا مسلمان عورتوں کی حالت پر انہوں نے ایسا کام کرتی ہیں میں نے حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے اس نے بناؤئی رنگ اختیار کیا۔

بالوں کو جوڑنے والی عورت

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جوڑانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

بال جوڑانے والی عورت

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں، بالوں کو گودنے والی عورت پر ادر جس کا گودا جلتے پر لعنت فرمائی۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں، بالوں کو گودنے والی عورت پر ادر جس کے بال گودے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یوں ہی روایت ہے۔

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک خاتون حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے سر پر بال بہت تنگڑے ہیں۔ کیا میں اپنے بال جوڑوں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ خاتون نے عرض کیا کیا۔ آپ نے حضور انور

۵۰۹۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ قَالَ نَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدَيْهِ كَبْتَةٌ مِنْ كَبَبِ النَّسَاءِ مِنْ شَعْرِ نَقَالٍ مَا بَالَ السُّلَمِيَّاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا امْرَأَةٌ مَا دَأَبَتْ فِي مَرَأَيْهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُورٌ مُزَيَّدٌ فَيَبُؤُ -

الْوَاصِلَةُ

۵۰۹۹ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمَسْتُوَصِلَةَ -

الْمَسْتُوَصِلَةُ

۵۱۰۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمَسْتُوَصِلَةَ وَالْوَائِمَةَ وَالْمَسْتُوَيْمَةَ -

۵۱۰۱ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ بَلْعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمَسْتُوَصِلَةَ وَالْوَائِمَةَ وَالْمَسْتُوَيْمَةَ -

۵۱۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمَسْتُوَصِلَةَ -

۵۱۰۳ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَقَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَتْ أَشَقُّ عَرِّ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ

الْتَفَنُ

۵۰۹۶ عَنْ أَبِي الْحَصَنِ الْأَيْمَرِ بْنِ شَيْبَةَ وَقَالَ
أَبُو الْأَسودِ شَيْبَةَ أَنَّ سَمِعَةَ يَقُولُ خَرَجْتُ أَنَا
وَصَاحِبِي بِي لَيْسَى أَبَا عَامِرٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْبَغْدَادِ
يُنْصِتُ بِأَيْبَاءٍ وَكَانَ قَاتِلَهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ
يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ
قَالَ أَبُو الْحَصَنِ كَسْبَتُنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ لَعَنُوا
أَذْرَكْتُهُ لِمَكْسَتْ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ أَذْرَكْتُ
قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ
تَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ
النُّشَيْرِ وَالرُّشَيْرِ وَالْتَفَنِ وَعَنْ مَكَا مَعَةَ الرَّجُلِ
الرَّجُلِ بِغَيْرِ شَعَارٍ وَعَنْ مَكَا مَعَةَ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةِ
بِغَيْرِ شَعَارٍ وَأَنْ تَجْعَلَ الرَّجُلُ اسْقَلَ ثِيَابًا
حَمْرًا يَسْتَلُّ الْأَعْيَابَ لِيُجْعَلَ عَلَى مَنِيكِبَيْهِ حَمْرًا وَمَثَلُ
الْأَعْيَابِ عَنِ النَّبِيِّ وَعَنْ رَكُوبِ النُّمُورِ وَلِبُوسِ
الْحَوَارِئِ بِأَلَا يَنْفِي سُلْطَانِ -

نوٹ ۱۔ دانتوں کا رنگ کرنا یا برٹھا کرنا یا برٹھا کرنا یعنی اس کی زین بنا کر۔
چیتوں کی کھال پر سواری کرنا۔ یعنی اس کی زین بنا کر۔

انگوٹھی پہنانا حکومت رکھنا جو اس کو ضرورت کے لیے درست اور جائز قرار دیا ہے۔ علمی نے کہا کہ انگوٹھی صرف آرائش و
زیباسش کے لیے پہنی منوع ہے۔ یہی حق نے کہا کہ نئی تشریح ہے۔ ابن القطن نے کہا کہ حدیث ہذا ضعیف ہے۔ اور یہ کہ
ہیثم بن شعیبہ کا حال معلوم نہیں۔ ابن الموفقی کے بقول وہ مشہور ہے۔ ابن حبان نے اس کو ثقافت میں لکھا ہے اور ابن حجر نے کہا
اس کی اسناد میں جس ایک شخص سے ہیثم بن سناہہ متہم ہے لہذا حدیث صحیح نہ ہوئی۔ (زہرا لئی)

بالوں کو جوڑنا

سیدنا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور
پُرْفُورُ صِلِ اللَّهُ بِهِ وَسَلَّمَ نَسَبَ بَالُونَ كُوجُورُنَسَبَ مِنْهُ قُرْبَانًا -

وَصَلُّ الشَّعْرَ بِالْحَرْقِ

۵۰۹۷ عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى عَنِ النَّوْمِ -

نوٹ ۱۔ بازار سے بالوں کا کچھالے کر میں لگانا اور جوئی لگانا اپنے سر میں مصنوعی بال یا اپنے بالوں میں دوسرے کوئی
بال شامل کرنا۔

سفید بال کھیرنا

جناب حضرت ابو الحسنین سیدنا محمد بن حنفیہ سے روایت ہے
کہ میں اور میرے ایک دوست جن کا نام گزانی ابو عامر تھا۔ قبیلہ
معاقر سے تھے تاکہ بیت المقدس میں نماز پڑھیں۔ اور ہمارے
واعظا از قبیلہ کے ایک شخص تھے۔ ان کا نام ابو ریحانہ تھا وہ
صحابی تھے۔ ابو الحسنین نے کہا مجھ سے پہلے میرا ہی نہیں گیا پھر میں گیا اور
اس کے نزدیک جا کر بیٹھا اس نے کہا کیا تم نے ابو ریحانہ کا
دعظ نہیں سنا؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے ابو ریحانہ
کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے
دس بالوں سے منع فرمایا (۱) دانت کا رنگ کرنا (۲) بال
گوندنا (۳) سفید بال کھیرنا (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے
ساتھ تنگے ہو کر واپس پکڑے (۵) سونا (۵) عورت کا عورت
کے ساتھ ایسی طرح سونا (۶) عجمیوں کی طرح پکڑے کے نیچے
ریشم لگانا (۷) عجمیوں کی طرح کندھوں پر ریشم لگانا (۸) لوٹنا
(۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہنانا جو حکومت
رکھنا جو۔

نوٹ ۱۔ دانتوں کا رنگ کرنا یا برٹھا کرنا یا برٹھا کرنا یعنی اس کی زین بنا کر۔
چیتوں کی کھال پر سواری کرنا۔ یعنی اس کی زین بنا کر۔

انگوٹھی پہنانا حکومت رکھنا جو اس کو ضرورت کے لیے درست اور جائز قرار دیا ہے۔ علمی نے کہا کہ انگوٹھی صرف آرائش و
زیباسش کے لیے پہنی منوع ہے۔ یہی حق نے کہا کہ نئی تشریح ہے۔ ابن القطن نے کہا کہ حدیث ہذا ضعیف ہے۔ اور یہ کہ
ہیثم بن شعیبہ کا حال معلوم نہیں۔ ابن الموفقی کے بقول وہ مشہور ہے۔ ابن حبان نے اس کو ثقافت میں لکھا ہے اور ابن حجر نے کہا
اس کی اسناد میں جس ایک شخص سے ہیثم بن سناہہ متہم ہے لہذا حدیث صحیح نہ ہوئی۔ (زہرا لئی)

بالوں کو جوڑنا

سیدنا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور
پُرْفُورُ صِلِ اللَّهُ بِهِ وَسَلَّمَ نَسَبَ بَالُونَ كُوجُورُنَسَبَ مِنْهُ قُرْبَانًا -

وَصَلُّ الشَّعْرَ بِالْحَرْقِ

۵۰۹۷ عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى عَنِ النَّوْمِ -

نوٹ ۱۔ بازار سے بالوں کا کچھالے کر میں لگانا اور جوئی لگانا اپنے سر میں مصنوعی بال یا اپنے بالوں میں دوسرے کوئی
بال شامل کرنا۔

شخص نے عرض کیا اگر بیمار کے لیے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو غیر نیک حلال کرنے والے اور جس کے لیے حلال نہ فرمایا تو حرام سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن آپ نے لعنت نہیں فرمائی۔

۱۱۰۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الزُّبُرِ وَأَهْلَ مَوْلَاهُ وَشَاهِدَهُ وَكَأَيَّتَهُ وَتَرْجِمَهُ إِذْ كُنَّا بِرَبِيعِ بْنِ خَدِيجٍ فِي حِلَّةٍ مِنْ حِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ كَرِيمًا -

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک عورت لائی گئی جو بالوں کو گودا کرتی تھی آپ نے فرمایا میں نہیں اللہ کی قسم ہے کہ دربیافت کرتا ہوں کیا تم نے اس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے اُٹھ کر عرض کیا اسے امیر المؤمنین میں نے سنا ہے آپ نے دربیافت فرمایا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا يَحِ الصَّدَاةَ وَكَانَ يَتَّبِعِي عَنِ النَّوْمِ وَكَهَيْفَ لَعَنَ -

۱۱۰۱ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمُؤْتَمِنَةِ وَنَهَى عَنِ النَّوْمِ وَلَوْ يَقْلُ لَعَنَ -

۱۱۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَا مَرْءَ أَيْتَهُ فَقَالَ أَكْتُدُّ بِأَهْلِهَا هَلْ سَمِعَ أَحَدًا يَنْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا الْمُؤْتَمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُكَ قَالَ قَمَا سَمِعْتُكَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ يَقُولُ لَا يَشْتَمَنَّ وَلَا كَسْتَوْشَمَنَّ -

نے فرمایا نہ گودا گوداؤ۔

الْمُتَفَلِّجَاتِ

۱۱۱۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُؤْتَمِنَاتِ الْفَلَاغِيَّ يُعَيِّنُ خَلْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُؤْتَمِنَاتِ الْفَلَاغِيَّ يُعَيِّنُ خَلْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۱۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُؤْتَمِنَاتِ الْفَلَاغِيَّ يُعَيِّنُ خَلْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

دانتوں کو گرگڑنے اور کشادہ کرنے والی عورتیں!

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھڑنے والی عورتوں۔ دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھڑنے والی عورتوں۔ دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجِدُكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَسَانَ الْحَدِيثِ -

معلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ یا اللہ کی کتاب میں ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور معلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ پھر حدیث مبارکہ کو آخر تک بیان فرمایا۔

الْمُتَنِيصَاتُ

۵۱-۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُؤَشِمَاتِ وَالْمُتَنِيصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْخُسْنِ الْمُبَغَّيَاتِ -

خوبصورتی کے لیے منکے روئیں اکھڑنے والی عورتیں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور معلی اللہ علیہ وسلم نے بال گو دنے والی عورت جس کا سر گودا جانتے بیٹھائی یا منکے بال اکھڑنے والی عورت، اداختوں کے درمیان سے خوبصورتی کے لیے کھولنے والی اور اللہ کی پیدا کردہ صورت بدلنے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

۵۱-۵ عَنْ أَنبَاءِ هَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَسَانَ الْحَدِيثِ -

۵۱-۶ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَأَشِمَةِ وَالْمُسْتَوَشِمَةِ وَالْوَأَصِلَةِ وَالْمُسْتَوَصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنِيصَةِ -

آم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور معلی اللہ علیہ وسلم نے بال گو دنے اور گودانے والی اور جڑوانے اور اکھڑنے والی عورتوں سے منع فرمایا۔

اور اس میں اولیوں کا اختلاف

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا مسود کھلانے والے، مسود کھلانے والا، مسود کا حساب کھنے والا جب انہیں معلوم ہو کہ مسود حرام ہے۔ خوبصورتی کے لیے بال گو دنے والی اور گودانے والی عورتیں صدقہ کو روکنے والا ہجرت کے بعد اسلام سے پھرنے والا ان سب پر حضور پر نور معلی اللہ

الْمُؤَشِمَاتُ

وَذِكْرِ الْأَخَابِثِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بَيْنَ مَرَّةٍ وَالسَّعْيِ فِيهَا ۵۱-۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَيْلُ الرِّبَا وَمُؤَكَّلَةٌ وَكَاتِبَةٌ إِذَا عَمَلُوا ذَلِكَ وَالْوَأَشِمَةُ الْمُؤَشِمَةُ لِلْمُسْنِ وَلَا رِبَا الصَّدَقَةِ وَالْمَرْدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهَجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور معلی اللہ علیہ وسلم نے مسود کھلانے والے، مسود کھلانے والے، مسود کھنے والے، صدقہ کو روکنے والے پر لعنت فرمائی اور حضور انور معلی اللہ

علیہ وسلم کی زبان اقدس سے قیامت تک لعنت ہے۔

۵۱-۸ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ أَيْلُ الرِّبَا وَمُؤَكَّلَةٌ وَكَاتِبَةٌ وَمَا زِمَ الصَّدَقَةَ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النُّسُخِ -

جناب حضرت عمارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور معلی اللہ علیہ وسلم نے مسود کھلانے والے، مسود کھلانے والے، مسود کے گواہ اور اس کے کھنے والے پر لعنت فرمائی بالوں کو گودنے والی اور گودانے والی عورت پر ایک

مید و کلمہ رو سے پر چلا کر رونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۵۱-۹ عَنِ الْكَمَارِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوَشِمَةَ وَالْمُؤَشِمَةَ وَالْمُسْتَوَصِلَةَ قَالَ لَا مِنْ ذَا عَيْ تَقَالُ كَعَوَ وَاحْتَانَ وَالْمُعَكَّلُ كَسَا

کو زعفران میں رنگ کر کے لوگوں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے فرمایا
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح رنگتے تھے۔

عَنْبَر لگانا

جناب حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ میں نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے؟ آپ نے بتایا ہاں۔ آپ مرد

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور
انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی وہ خوشبو ہے۔
جس کی خوشبو معلوم ہو لیکن رنگ دار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں۔ کہ حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو
معلوم ہو لیکن رنگ دار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے۔
جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

بہترین خوشبو

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم راوی ہیں۔ کہ
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی اسرائیل کی ایک نساء نے
انگوٹھی بنائی اور اس میں کستوری بھری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا یہ عمدہ ترین خوشبو ہے۔

زعفران اور حلو لگانا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں۔ کہ ایک
شخص سرور کا نساء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آندس میں حلو
ہوا وہ اپنے کپڑے حلو سے تھیرے ہوئے تھا۔

يَضْبَعُ تَيْسَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْبَعُهُ -

العَنْبَرُ

۵۱۲۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّبُ
كَأَنَّ كَعُوبِزَ كَأَنَّ الطَّيِّبَ الْبَيْسَاءِ وَالْمَعْكَرِيَّةَ
مَشْكًا أَوْ عِزْبِيَّةً لَكَ تَعْتَمِدُ -

الفصل بين طيب الرجال وطيب النساء

۵۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ كَوْنُهُ
وَطَيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ كَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ -
وہ ہے۔ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

۵۱۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ طَيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ
كَوْنُهُ وَطَيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ كَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ -

أَطْيَبُ الطَّيِّبِ

۵۱۲۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْرًا آجَرَ مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ حَاتَمَانِ ذَهَبَ عَشْتُهُ يَسْكَ قَالَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ -

الزَّعْفَرَانُ وَالْحُلُوقُ!

۵۱۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ سَجْلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّهَا سَرْدٌ عَرَجٌ مِنْ
خَلْقِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر لغت فرمایا کرتے تھے۔

تَحْرِيْمُ الْوَشْرِ

۱۱۵ عَنْ أَبِي الْحَصَنِ الْمُخْتَبِرِ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلُومَانِ أَبَا رِيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ لِحَضْرَتِ صَاحِبِي يَوْمًا مَا أَخْبَرْتَنِي صَدَقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَيَّامَ رِيْحَانَةَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَرَ الْوَشْرَ وَالْوَشْوَرَ الْفَتَى -

۱۱۶ عَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ ۱۱۷ عَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْوِ -

دانتوں کو گڑ کر باریک کرنا حرام ہے

جناب حضرت ابو الحسن بن علی اور آپ کے ایک تھے حضرت ابو ریحانہ کے ساتھ رہتے تاکہ آپ سے نیک باتیں سیکھیں ایک دن ابو الحسن نے فرمایا کہ میرا ایک دوست ابو ریحانہ کے پاس تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ریحانہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو گڑ کر باریک کرنے بال گو دینے اور بال اٹھانے کو حرام قرار دیا۔

دونوں احادیث مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں اطلاع ملی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو گڑ کر برابر کرنے اور بال گو دینے سے منع فرمایا۔

سُرمہ لگانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بہترین سُرمہ پتھر کا بنا ہوا (اٹھ) ہے وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اکاٹا ہے (۱) نسانی نے فرمایا کہ حدیث ہذا کی اسناد میں ابو عبد اللہ بن عثمان بن شہتم کی حدیث ضعیف ہے۔

تیل لگانا

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے بتایا کہ جب سر درد رکنا تھا صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی۔ اور جب تیل نہ لگاتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

زعفران کا رنگ

عبد اللہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑوں

الْكُعَلُ

۱۱۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَإِن مِنْ خَيْرٍ أَلْكَهَا لَإِيْدُ أَنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَبْنِي الشَّعْرَ -

اور بالوں کو اکاٹا ہے (۱) نسانی نے فرمایا کہ حدیث ہذا کی اسناد میں ابو عبد اللہ بن عثمان بن شہتم کی حدیث ضعیف ہے۔

الذَّهْنُ

۱۱۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ سَمِعَ عَنْ شَدِيبِ النَّجْدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا آذَى ذَهْنُ رَأْسَهُ لَمْ يَزِمْنَهُ فَإِذَا لَمْ يَذْهَبْ رَأَى مِنْهُ -

تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی۔ اور جب تیل نہ لگاتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

الرَّعْفَانُ

۱۲۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے
پھر وہ لوگوں کے پاس اس عطر سے جانے ناگہ اس کی خوشبو

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةٌ إِذَا اسْتَعْمَلَتْ فَمَرَّتْ
بِمَنْ لَيْدٌ وَذَوَاهٍ رِيحُهَا فِيهِمْ مَا لَيْدٌ
عَنْ تَوْه زَائِرٍ هـ

عورت کا ہنار خوشبو فرغ کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور
پُرُوذ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عورت مسجد کی طرف
جانے لگے اور اسے خوشبو لگی ہوئی ہو تو وہ خوشبو دھو ڈالے

اِغْتَسَالَ الْمَرْءُ مِنَ الطَّيِّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيَتَّسِلِ
الطَّيِّبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ هـ

جب عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو جماعت میں آئے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے
ہوئے ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی جماعت میں نہ آئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبُخُورِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةٌ إِذَا أَصَابَتْ بِالْبُخُورِ فَلَا تَشْهَدُ مَعَنَا
بِعَشاءِ الْآخِرَةِ هـ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ سو
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سردر
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت

عَنْ نَائِبِ امْرَأَةٍ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ
بِعَشاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمْسُحِي طَيِّبًا هـ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جو حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سردر کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت

عَنْ نَائِبِ امْرَأَةٍ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ
بِعَشاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمْسُحِي طَيِّبًا هـ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جو حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سردر کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی

عَنْ نَائِبِ امْرَأَةٍ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ
بِعَشاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمْسُحِي طَيِّبًا هـ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو بلائین سود کی زوجہ تھیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم فرمایا کہ جب آپ عشاء کی نماز کے لیے نکلیں تو خوشبو
نہ لگائیں۔

عَنْ نَائِبِ امْرَأَةٍ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ
بِعَشاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمْسُحِي طَيِّبًا هـ

مردوں کو غزا (تجزیہ) دکھائے تو اسے عذاب ہوگا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت سونے کا ہار پہنے اس کے گلے میں آگ کا دلیا ہی ہار ڈالا جائے گا۔ اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کی دیسی ہی بالی اسے پہنائے گا۔

سیدنا حضرت ثوبان (آپ صحفہ نبوی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ فاطمہ بنت بیبرہ رضی اللہ عنہما حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اندس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے اور موٹے موٹے پھپھتے تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع فرمایا۔ تو وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آپٹ کے ہاتھوں پر مارنے کا ذکر کیا حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے یسین کراپنے گلے سے سونے کا ہار نکالا اور بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ تحفہ عنایت فرمایا ہے۔ اسی دوران حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اے فاطمہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں مردوں کا ناتم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا لیک زنجیر ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھنے کی بجائے تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر باز بھیج دی اور اسکو فروخت کر کے ایک غلام خریدیا پھر اسے آزاد کر دیا۔ جب مردوں کا ناتم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا۔ خدا کا نکر ہے جس نے فاطمہ کو جہنمی آگ سے بچایا۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ بیبرہ کی بیٹی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اندس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں موٹے موٹے پھپھتے (انگشتریاں) تھے پھر

۱۱۱۰ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْتَا اَمْرَاَةٌ تَحْلَتُ فِي بَقْلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ فِي عِقْفِهَا مِنْهَا لِكُلِّ رَاْسٍ اَمْرَاَةٌ جَعَلَتْ فِي اَذُنِهَا حُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ فِي عِقْفِهَا وَفِي اَذُنِهَا مِنْهُ حُرْصًا وَالتَّارِ كَوْمَ الْقِيَمَةِ .
 ۱۱۱۱ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا حُرْصٌ وَقَالَ كَذٰلِكَ فِي كِتَابِ اَبِي اَيُّوْبٍ نَبِيُّ صَخَا مَرَّ بِعَلٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرُبُ لَهَا فَذَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْلُو الْاَيْهَاءَ التَّوَعُّبُ يَنْتَمِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَعَتْ فَاطِمَةُ سَيْسِلَةَ فِي عِقْفِهَا مِنْ ذَهَبٍ لَمَتْ هٰذِهِ اَهْدَاَهَا اِلَى الْبُحْرَنِ فَذَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيُّعْمَلُكَ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْدِهَا سَيْسِلَةَ مِنْ تَابٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَدْرُ مَا رَسَلَتْ فَاطِمَةُ يَا تَسْلِيَةَ الشُّوْقِ فَبَاَعَتْهَا وَاسْتَحْرَتْ بِسَنِيهَا فَلَمَّا ذُوْقَالَ مَثْرَةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً بِسَنِيهَا فَاَعْتَقَهَا فَحَدَّثَ يَدِيكَ فَتَقَالَ حَدَّثَ نَبِيَّ الشَّيْءِ اَنْجِي فَاَطِمَةَ مِنْ تَابٍ .

۱۱۱۲ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا حُرْصٌ وَذَهَبٌ اَنْجِي وَتَبِعُوْهُنَّ حَا مَرَّ عَوْرَةً .

۵۱۳۸ عَنْ نَزِيْبِ الشَّقِيْبَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجْتَ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طَبِيْبًا .

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب کوئی عورت عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۹ عَنْ نَزِيْبِ الشَّقِيْبَةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَّحْتَ إِحْدَاكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَا تَمَسَّ طَبِيْبًا .

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے نکلے تو نہ لگائے۔

۵۱۴۰ عَنْ نَافِعِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلْوَةِ عَيْرِ مَطْرَأَةٍ وَبِكَافُوِيٍّ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان خوشبو لگاتے تو آپ کو ملا لیتے۔ اور اس میں اور کوئی خوشبو نہ ملانے اور آپ بعض کافور عود کے ساتھ ملا لیتے پھر دہاتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی۔

الْكَرَاهِيَةُ

لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

۵۱۴۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ الْجَلِيْبَةَ وَالْحَرِيْمَةَ وَيَقُولُ إِنَّ كُسْمَةَ تُجْبُونَ جَلِيْبَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْمَةَهَا وَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج، جلیبہ اور حریم اور شیم پینے سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ اگر تم جنت کا زلیور اور اس کا ریشم پسند کرتی ہو تو اسے دنیا

مست بہنو۔

۵۱۴۲ عَنْ أُخْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا تَكُنْنَ فِي الْوَيْصَةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّكِ لَيْسَ مِنْكِنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تَظْهَرُهَا إِلَّا عَدِيْبَةٌ .

سیدنا حضرت عذیبہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے عود ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! کیا تم چاندی کا زلیور نہیں بنا سکتی دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زلیور ہیں کر (انہی میں) عمر مردوں کو فخر اور تکبر سے دکھائے تو اسے عذاب

ہوگا۔

۵۱۴۳ عَنْ أُخْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَكُنَّ فِي الْوَيْصَةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكِنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تَظْهَرُهَا إِلَّا عَدِيْبَةٌ .

سیدنا حضرت عذیبہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے عود ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! کیا تم چاندی کا زلیور نہیں بنا سکتی دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زلیور ہیں کر (انہی میں)

حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي.

۱۵۰۔ عَنْ عَنِّي بَنِي أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ لَمْ يَمَسَّهُ شَيْءٌ مِنْ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي.

۱۵۱۔ عَنْ عَنِّي يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ لَمْ يَمَسَّهُ شَيْءٌ مِنْ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي.

۱۵۲۔ عَنْ عَنِّي يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِينِهِ وَحَرِيرًا بِشِمَالِهِ وَقَالَ هَذَا حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي.

۱۵۳۔ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجَلَ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ لِأَنَّا نَأْتِي ذُكُورَ عَلَى ذُكُورِهَا.

یہ حرام ہے۔

۱۵۴۔ عَنْ مَعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمِي عَنْ لَبِيسِ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ إِلَّا مَقْلَعًا.

۱۵۵۔ عَنْ مَعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمِي عَنْ لَبِيسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْلَعًا وَعَنْ مَرْكُوبِ الْمَنَابِرِ.

۱۵۶۔ عَنْ أَبِي شَيْخٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاذِيَةَ وَعِنْدَ مَا جَمَعُوا أَحْبَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمِي عَنْ لَبِيسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْلَعًا قَالُوا اللَّهُمَّ تَعَدَّ.

متفرقا! آپ نے فرمایا۔

پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا۔ پھر فرمایا میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے

سیدنا حضرت معاذ بن معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے ریشمی کپڑا اور سونا پہننے سے منع فرمایا سوائے اس کے کہ وہ ٹکڑے کر کے استعمال کیا گیا ہو۔

سیدنا حضرت معاذ بن معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ریشمی کپڑے اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوشیخ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت معاذ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

ایسے ہی بیان فرمایا۔ جسے اور پڑھا۔

۵۱۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ أُمْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّارِي مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سَوَّارِي وَمِنْ نَأْمٍ قَالَتْ يَكْرَهُ سَوَّارِي اللَّهُ طَوَى كَيْفَ قَالَ طَوَى مِنْ نَأْمٍ قَالَتْ قَرُطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قَرُطَيْنِ مِنْ نَأْمٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سَوَّارِي مِنْ ذَهَبٍ فَزَمَّتْ بِهِنَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّرَأَةً إِذَا أَحْرَقَتْ رِيْنَ لَزُوجَهَا صَلَفَتْ عِنْدَكَ قَالَ مَا يَمْنَعُ أَحَدًا حَقَّ أَنْ تَصْنَعَ قَرُطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ لَوْ تَصْمِيْمُكَ يَزْعُمَانِ أَوْ بَعْبِيْرٍ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سونے کے دو انگلیں ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آگ کے کلگن ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا ایک سونے کا طوق ہے آپ نے فرمایا۔ آگ کا ایک طوق ہے۔ اس عورت نے کہا۔ سونے کی دو بالیاں ہیں آپ نے فرمایا۔ آگ کی دو بالیاں ہیں۔ روٹی کا بیان ہے اس خاقون کے پاس سونے کے دو کلگن تھے۔ اس نے اتار کر پھینک دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر عورت خاندان کے سامنے اپنا بناؤ سنگار نہ کرے تو وہ اس پر بوجھل و گراں ہوجاتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عورت یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاہتا

کی دو بالیاں بنا لے اور پھر اسے زعفران یا منبر سے زرد کر لے؟

۵۱۴۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى عَلَيْهَا مَسْكًا مِمْوً ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُ لَكُمْ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا لَوْ تَرَعْتِ هَذَا وَجَعَلْتِ مَسْكَتَيْنِ مِنْ وَرَقٍ شَعْرًا حَقًّا تَرِيْمًا يَزْعُمَانِ كَمَا تَتَّكَ حَسَنَتَيْنِ.

(۱۱) سنن نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا غیر محفوظ ہے۔

نوٹ:- اس باب میں گھر نے والی جملہ حدیث میں غلام کلام کی دو آراء ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کے لیے سونا اور اس کے زینوار بنا دیا اسلام میں ممنوع تھے۔ پھر یہ حکم مرسوم ہو گیا اور عورتوں کے لیے سونا اور زینوار میں ہینا جاز تھا۔ دوسرا یہ کہ کلامت سے مراد یہ ہے کہ عورت اس زینوار کی زلّۃ ادا نہ کرے۔

سونا مردوں کے لیے حرام ہے

تَحْرِيمُ الذَّهَبِ عَلَى الرَّجَالِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامیں ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں

۵۱۴۹ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا خَيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي يَسَارِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا

اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ
آجے سنائیں کہ مردہ کائنات کا اللہ علیہ وسلم نے سونا پینے سے منع فرمایا؟
انہوں نے فرمایا ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَنَا
أَشْهَدُ .

سیدنا حضرت ابن حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے
انصار میں سے کئی لوگوں کو کوکڑہ میں کعبہ کے
اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں
کہ کیا تم نے میں سنا کہ مردہ کائنات کا اللہ علیہ وسلم نے سونا پینے سے منع فرمایا؟
انہوں نے فرمایا ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

١١٦٢ عَنْ ابْنِ حَمَّانٍ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةَ فَدَعَا
نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ كُفُّ يَا اللَّهُ
أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعُو
قَالَ دَنَا أَشْهَدُ .

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے
انصار میں سے کئی لوگوں کو کوکڑہ میں کعبہ کے اندر
جمع کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ
کیا تم نے میں سنا کہ مردہ کائنات کا اللہ علیہ وسلم نے سونا پینے سے منع فرمایا؟
انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

١١٦٣ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهَمَّانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
فَقَالَ لَهُمْ أَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعُو
قَالَ دَنَا أَشْهَدُ .

جناب حضرت ابوالفتح ہناتی رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ میں
نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ آپ کے ارد گرد
مہاجرین میں اور انصار میں سے کئی اصحاب براجمان تھے! انہوں
نے کہا کہ تمہیں علم ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سے منع فرمایا انہوں نے کہا
ہاں یا اللہ پر فرمایا آپ نے سونا پینے سے منع فرمایا اور اُسے سونا گلے کرانے کی بات
جناب ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پینے سے منع فرمایا۔ سنا

١١٦٤ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهَمَّانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
فَقَالَ لَهُمْ أَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعُو
قَالَ دَنَا أَشْهَدُ .

١١٦٥ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهَمَّانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍ
قَالَ نَهَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
لَيْسَ الذَّهَبُ إِلَّا مَقْتَدًا .

اس کے سونا گلے کرنے سے منع کیا جائے۔

نوٹ: یہ سونا گلے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر کوفت کا کام ہوا کہ نصاب کا

کیا وہ شخص جس کی ناک ضائع ہو گئی ہو سونے کے

مَنْ أُصِيبَ

ناک بنا سکتا ہے؛

أَفْهَهُ لَمْ يَخْذُ أَفْهَامِنَ ذَهَبٍ

جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ناک دور

١١٦٦ عَنْ عُرْفَةَ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أُصِيبَ

۵۱۵۷ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ
مُعَاوِيَةَ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ إِذْ جَمَعَ رَهْطًا
مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ
إِلَّا مُقِطَعًا قَالُوا أَلَيْسَ بِتَعْمُرٍ .

فرمایا یا اللہ! ہاں!

۵۱۵۸ عَنْ أَبِي حَتْمَانَ أَنَّ مِعَاوِيَةَ عَامَرَ حَتَّاجَ
بَعْدَ لُقْمَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْكُفَّةِ فَقَالَ لَهُمُ الشُّدَّ كَمَا اللَّهُ أَنْبَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ
الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَإِنَّا أَشْهَدُ .

میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۵۹ عَنْ حَتْمَانَ أَنَّ مِعَاوِيَةَ عَامَرَ حَتَّاجَ لُقْمَةَ
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْكُفَّةِ فَقَالَ لَهُمُ الشُّدَّ كَمَا اللَّهُ هَلْ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوا
نَعَمْ قَالَ أَنَا أَشْهَدُ .

نہے نہیں بلکہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۰ عَنْ حَتْمَانَ قَالَ حَتَّاجُ مِعَاوِيَةَ قَدْ عَانَقْنَا
مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُفَّةِ قَالَ الشُّدَّ كَمَا بِاللَّهِ أَلَمْ
تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَإِنَّا أَشْهَدُ

فرمایا: ہاں! میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۱ عَنْ حَتْمَانَ قَالَ حَتَّاجُ مِعَاوِيَةَ قَدْ عَانَقْنَا
مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُفَّةِ فَقَالَ الشُّدَّ كَمَا بِاللَّهِ أَلَمْ
تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب حضرت ابو ایشیح رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
ہم ایک حج کے دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے صحابہ
تھے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشفق صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور دریافت کیا تمہیں علم نہیں
کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟
سوائے اس کے کہ سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے؟ انہوں نے

سیدنا حضرت ابوجحان رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ جس سال
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے حضور
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو کمر میں کعبہ کے
اندراج کیا۔ پھر انہیں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ
کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟
انہوں نے جہاں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو کمر میں کعبہ کے اندر
جمع کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا یا نہیں؟

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار
میں سے کئی لوگوں کو کمر میں کعبہ کے
اندراج کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ
کیا تم نے نہیں سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع
فرمایا؟ ہاں! میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار
میں سے کئی لوگوں کو کمر میں کعبہ کے

جاہلیت میں کلاب کے دن صنایع جوگی تو آپ نے ایک بیلکے کی ناک بنائی تھی جو بدبو دار جوگی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

جناب حضرت عرف بن سعد رضی اللہ عنہ کی ناک دور جاہلیت میں کلاب کے دن صنایع جوگی تو آپ نے ایک بیلکے کی ناک بنائی تھی جو بدبو دار جوگی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت:-

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضرت فادق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت مصیب سے دریافت فرمایا کیا وہ یہ

کریں تمہیں سونے کی انگوٹھی پہننے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو آپ نے افضل تھی اور نقطہ یعنی نہیں فرمائی۔ حضرت فادق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون تھے؟ مصیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔

سونے کی انگوٹھی

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی اور سب لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں پہنیں۔ پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا۔ مگر آئندہ کسی نہ پہنوں گا۔ بعد ازاں آپ نے اس کو اتار کر چھینک دیا۔ لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں اتار کر چھینک دیں۔

سیدنا حضرت بھرہ بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشی کیڑے پہننے اور سہاگیا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشی کیڑا اور

أَفْذَةُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ النَّفَا مِنْ دَبَّيْقٍ فَأَتَى عَلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ النَّفَا مِنْ ذَهَبٍ.

۵۱۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُصِيبَ اللَّهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ النَّفَا مِنْ فَيْضَةِ قَالِكُنْ عَلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ.

الرُّخْصَةُ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۵۱۶۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَأَاهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعْبُدْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نے جواب دیا کہ اس انگوٹھی کو تو اس ہی نے لا غلط فرمایا جو آپ سے افضل تھی اور نقطہ یعنی نہیں فرمائی۔ حضرت فادق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون تھے؟ مصیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔

خَاتَمُ الذَّهَبِ

۵۱۶۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ الْبَيْسَ هَذَا الْخَاتَمِ وَإِنِّي لَنْ الْبَيْسَةَ أَبَدًا فَتَبَذَرْتُ النَّاسَ خَوَاتِمَهُمْ.

۵۱۷۰ عَنْ هَبَيْرَةَ بِنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ عَنِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ ابْنِ أَبِي الْحَمَاءِ وَعَنِ الْجَعْفَرِيِّ.

پہننے اور جو الگوں کی شراب پینے سے منع فرمایا۔

۵۱۷۱ عَنْ عِيْنَةَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ

سونے کی انگوٹھی کسم کا رنگ اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشمی کپڑا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اور حدیث گزرا چکی۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشم اور سونے کی انگوٹھی سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے، ریشمی کپڑا استعمال کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے، اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ نیز سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے بھی۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف تو میں نہیں فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ بے شک تم میرے پاس آئے ہو اور تمہارے ہاتھ میں انگارے ہیں۔

وَعَنْ لُبَيْبِ بْنِ الْغُبَيْبِ وَانْصَارَ اَوْ اَنَا اَمَّا الْبَعْرُ
۵۱۸۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَعْصَصِ وَالْتِيَابِ الْقَيْسِيَّةِ وَانْصَارَ اَوْ اَنَا اَمَّا الْبَعْرُ.

۵۱۸۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَارَ اَوْ اَنَا اَمَّا الْبَعْرُ.

۵۱۸۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبْتِيِّ وَالْحَرِيرِيِّ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ وَانْصَارَ اَوْ اَنَا اَمَّا الْبَعْرُ.

۵۱۸۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنِ اِيْمِيَاثِ الْاَرْجَوَانِ وَلُبَيْبِ الْقَيْسِيِّ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ.

۵۱۹۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَهَى عَنِ اِيْمِيَاثِ الْاَرْجَوَانِ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ.

۵۱۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ نَعْتَمِ الذَّهَبِ.

۵۱۹۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ لُبَيْبِ الْحَرِيرِيِّ وَعَنِ التَّحْتَمِ يَالْذَّهَبِ وَعَنِ الشَّارِبِ فِي الْحَنَائِجِ.

لوٹ: یہ لاکھی برتن ہوتے ہیں جن میں شراب تیار ہوتی ہے کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔
۵۱۹۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَارَ اَوْ اَنَا اَمَّا الْبَعْرُ.

۵۱۷۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَحْتَمُ الذَّهَبَ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْتِي وَعَنِ الْمُعْصَفِ الْمَقْدَرِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَأِيًا

۵۱۷۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَحْتَمُ الذَّهَبَ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْتِي وَعَنْ لُبْسِ الْمُعْصَفِ وَالْمَقْدَرِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا

۵۱۷۹ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَأَيْتُ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعْصَفِ

۵۱۸۰ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَحْتَمُ الذَّهَبَ وَعَنْ الْقَيْتِي وَالْمُعْصَفِ وَأَنَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَأَيْتُ

۵۱۸۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَحْتَمُ الذَّهَبَ وَعَنِ الْمُعْصَفِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْتِي وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ

۵۱۸۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَيْتِي وَالْمُعْصَفِ وَعَنِ التَّحْتَمِ بِالذَّهَبِ

۵۱۸۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ تَحْتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْتِي وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَأَيْتُ وَمَنْ لُبْسِ الْمُعْصَفِ

۵۱۸۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعْصَفِ وَعَنِ الْقَيْتِي وَعَنِ التَّحْتَمِ بِالذَّهَبِ وَأَنَا رَأَيْتُ

۵۱۸۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ تَحْتَمُ الذَّهَبَ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا اور میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے دوسرے لوگوں کو بھی منع فرمایا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوئے کی انگوٹھی پریشی کپڑا۔ چمکے سرخ کسم کے رنگ کو استعمال کرنے اور رکوع و سجود میں تلاوت قرآن سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوئے کی انگوٹھی پریشی کپڑے پہننے اور سرخ کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا تیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سوئے کی انگوٹھی پریشی کپڑے تیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سوئے کی انگوٹھی تیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سوئے کی انگوٹھی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا: (۱) سوئے کی انگوٹھی پہننے (۲) پریشی لباس پہننے (۳) رکوع میں تلاوت قرآن مجید کرنے اور (۴) کسم کا رنگ استعمال کرنے سے۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سوئے کی انگوٹھی تیز کسم کا رنگ استعمال کرنے اور پریشی لباس پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور

جناب ابن شہاب علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک کو فرمایا
روایت کیا (امام نسائی نے فرمایا۔ سنننا زیادہ ٹھیک ہے)

انگوٹھی میں چاندی کی مقدار

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر
نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا۔
اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور انور صلی اللہ
وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو درڑمخوں کا لباس پہنے
جوئے ہے۔ اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ دو بارہ حاضر
ہوا تو وہ پیش کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور سرور کونین صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تجھے تم سے تہوں کی بُرا آ رہی ہے۔ تو
اس نے اسے پھینک دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم! تو پھر کس چیز کی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی انگوٹھی

۵۱۹۱ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ

مَقْدَامًا يَجْعَلُ فِي الْخَاتِمِ مِنَ الْفِضَّةِ

۵۱۹۱ عَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ مَخْلَجًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتِمٌ مِنْ
حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَمَا عَلَيْكَ حَلِيَّةٌ أَهْلُ
النَّكَارِ فَطَرَحَهَا ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتِمٌ
مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ
الْأَصْفَانِ فَطَرَحَهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مِنْ أَىِّ بَيْتٍ أَتَيْتُكَ قَالَ مِنْ دَرِي
وَلَاتِيْمَةَ مِثْقَالًا.

بناؤں میں وہ بھی ساڑھے چار ماشے سے کم ہو۔

نوٹ۔ چونکہ بت پیش کے بھی نئے ہیں لہذا آپ نے فرمایا کہ میں تم سے تہوں کی بُرا پاتا ہوں۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کس قسم کی تھی؟

صَفَاتُ خَاتِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ ذَرِيْقٍ نَصْفَهُ حَبَشِيٌّ وَنِصْفَهُ
فِيهِ مُحَمَّدٌ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر
نور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنا لی تھی۔ اس
کا گینے حبشی تھا۔ اور اس میں لکھا ہوا تھا محمد رسول اللہ
لہو۔ گینے چونکہ حبش میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے حبشی گینے فرمایا گیا۔ دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق اس کا
گینے بھی چاندی کا تھا۔ شاید دو انگوٹھیاں ہوں۔ گینے کو حبشی کہتے ہیں اور احتمال یہ ہے کہ وہ کالے رنگ کا تھا یا اس کو بنانے والا
حبشی تھا۔

لَهُو: گینے چونکہ حبش میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے حبشی گینے فرمایا گیا۔ دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق اس کا
گینے بھی چاندی کا تھا۔ شاید دو انگوٹھیاں ہوں۔ گینے کو حبشی کہتے ہیں اور احتمال یہ ہے کہ وہ کالے رنگ کا تھا یا اس کو بنانے والا
حبشی تھا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں
کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور آپ
اسے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ اس کا گینے حبش کا تھا۔ اور
گینے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تنصیل کی جانب رکھتے۔

۵۲۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا فِضَّةً
يَتَّخِذُ بِهِ فِي يَمِينِهِ نِصْفَهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ
فِيهِ مَتَا يُؤَكِّفُهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا گینے بھی

۵۲۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتِمَهُ
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

۵۱۹۴ عَنْ عَبْدِ بِنِ عَارِبٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاتَمًا مِنْ خَاتَمِ مَنْ ذَهَبَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِحْصَرًا أَوْ حُرَيْدَةً فَتَوَرَّبَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا تَطْرُقُ هَذَا النَّوْمُ فِي إصْبِعِكَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ فَرَمَى بِهِ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ سَأَمَّيْتَهُ قَالَ مَا هَذَا أَمَرْتَنِي إِيَّاهُ أَنْ يَتَّبِعَهُ فَتَسْتَعِينُ بِحَمِيهِ .

۵۱۹۵ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْعُشَيْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَصْرَ فِي يَوْمٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَرْمِيهِ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَاءَ قَالَ مَا أَرَأَيْتَا إِذَا كُنَّا كَذَلِكَ أَوْجَعْنَاكَ وَاعْرَمْنَاكَ .

تکلیف دی اور آپ کا نقصان کیا۔

۵۱۹۶ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوًا .

۵۱۹۷ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوًا .

۵۱۹۸ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَصَابَ إصْبَعَهُ بِقَضِيْبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ .

سیدنا حضرت بار بن عازب رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص سوہ کی انگلی پہننے بیٹھا ہوا تھا۔ اور آپ کے دست اقدس میں میرے ایک چھڑی تھی یا تھنہ۔ آپ نے اس چھڑی سے اس کی انگلی پر پیر ملا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلیہ وسلم! میں نے کبھی یہ قصور کیا۔ حضور علی الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے اپنی انگلی سے نکال ڈالو۔ یہ سن کر اس نے اپنی انگلی سے اسے نکالا اور پیسنگ دیا۔ پھر آپ نے جب دوبارہ اس شخص کو دیکھا تو دریافت فرمایا۔ انگلی کس گئی اس نے عرض کیا کہ میں نے پیسنگ دی۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اسے فروخت کر دو۔ اور اس کی قیمت اپنے کام میں لاؤ۔ (امام نسائی نے مزایا حدیث بڑا منکر ہے۔)

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ ششی رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں سوئے کی ایک انگلی دیکھی اور آپ اسے ایک چھڑی سے مارنے لگے جب حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توجہ مبارک دہری طرف پھیری تو حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہم نے اسے نکال کر پیسنگ دیا۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے آپ کو



خَاتِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عند آپ کی اس انگوٹھی پر عطا فرماتے۔

لُبْسُ خَاتِمِ صَفِيٍّ

کانسی کی انگوٹھی پہننا

۵۱۱۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُحْرَبِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ نَهْرَ مِرْدَةٍ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ خَاتِمٌ مِنْ ذَهَبٍ ذِي حَبَّةٍ خَرِيرٍ فَأَلْفَاهُمَا فَسَمِعَهُ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَحْوُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَكَ إِنْفَا فَأَمْرٌ صَدَقَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ لَمَنْ فِي يَدَيْكَ حَبَّةٌ مِنْ نَارٍ فَإِنَّ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِحَجْمٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتُ بِهِ لَيْسَ بِأَجْدَأَ عَنَّا مِنْ حَجَاةٍ الْعَرَاوِلِ وَكَئِنَّ مَتَاعَ الْحَبْلَةِ الدُّمِيَّةِ قَالَ فَمَاذَا أَتَعَلَّمُ قَالَ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ أَوْ دَرَقٍ أَوْ صَفِيٍّ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ ایک شخص بحرین سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے سلام کیا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب فرمایا اس کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی۔ اور پہننے کے لیے ریشم کا ایک تھکڑ تھا۔ اس نے وہ دونوں ہاتھ ڈالے اور میرا کر سلام کیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی اجنبی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف ملاحظہ نہیں فرمایا؛ آپ نے فرمایا۔ اس وقت تمہارے ہاتھ میں آگ کا ایک انگارہ تھا۔ اس نے کہا میں اس وقت بہت سے انگارے لایا ہوں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تو لایا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک دھینہ سوزہ کے نزدیک مقامِ عزمہ کے پتھروں سے زیادہ فایز

مند نہیں ہے۔ یعنی سونے کے ڈرے اور زمیں کے پتھر دونوں برابر ہیں (البتہ دنیا کا سامان ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا

حضور میں کس چیز سے انگوٹھی بناؤں؟ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوہے، چاندی یا کانسی کا ایک چھلہ بنا لو۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چاندی کا ایک چھلہ بنایا تھا۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سب سے کم قیمت کا لوہا ہے۔ وہ ایسا چھلہ بنا لے کہ جو کچھ اس پر

۵۱۱۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَذَاتُ حَلَقَةً مِنْ حَبَّةٍ خَرِيرٍ فَأَلْفَاهُمَا فَسَمِعَهُ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَحْوُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَكَ إِنْفَا فَأَمْرٌ صَدَقَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ لَمَنْ فِي يَدَيْكَ حَبَّةٌ مِنْ نَارٍ فَإِنَّ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِحَجْمٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتُ بِهِ لَيْسَ بِأَجْدَأَ عَنَّا مِنْ حَجَاةٍ الْعَرَاوِلِ وَكَئِنَّ مَتَاعَ الْحَبْلَةِ الدُّمِيَّةِ قَالَ فَمَاذَا أَتَعَلَّمُ قَالَ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ أَوْ دَرَقٍ أَوْ صَفِيٍّ.

کھرا ہوا نہ رکھ دے۔

نوٹ ۱۱۔ اگر کوئی اس پر جو کچھ کہہ کیا ہوا ہے۔ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص امر ہے۔ محمد رسول اللہ۔ لہذا کوئی دوسرا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر کندہ کرایا۔ پھر فرمایا۔ ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور کندہ کرایا ہے۔ اب اس طرح کوئی دوسرا شخص کندہ نہ کرے۔ حضرت انس رضی اللہ

شخص ایسی نہیں بنوا سکتا تھا!

۵۱۱۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَذَاتُ حَلَقَةً مِنْ حَبَّةٍ خَرِيرٍ فَأَلْفَاهُمَا فَسَمِعَهُ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَحْوُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَكَ إِنْفَا فَأَمْرٌ صَدَقَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ لَمَنْ فِي يَدَيْكَ حَبَّةٌ مِنْ نَارٍ فَإِنَّ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِحَجْمٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتُ بِهِ لَيْسَ بِأَجْدَأَ عَنَّا مِنْ حَجَاةٍ الْعَرَاوِلِ وَكَئِنَّ مَتَاعَ الْحَبْلَةِ الدُّمِيَّةِ قَالَ فَمَاذَا أَتَعَلَّمُ قَالَ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ أَوْ دَرَقٍ أَوْ صَفِيٍّ.

ذَكَانَ قَصَصَهُ مِنْهُ .

۵۲۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتِمَةً مِنْ دَرَمٍ فِضَّةٍ قَصَصَهُ مِنْهُ .

چاندی کا کھانا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا ٹکڑہ بھی چاندی کا کھانا۔

۵۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَلَمَ مِنْ فِضَّةٍ قَصَصَهُ مِنْهُ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا ٹکڑہ بھی چاندی کا کھانا۔

۵۲۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرَّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابَنَا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدَيْهِ وَنَفْسُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ روم کے لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر لکھنے والے کی ہر زبیر پر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بٹائی گویا کہ میں اب بھی اس کی سخی

کو دیکھ رہا ہوں۔ اس میں محمد رسول اللہ کھدا ہوا تھا۔

۵۲۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْجَنَائِزِ الْآخِرَةِ مَتَى مَضَى تَشَطَّرَ اللَّيْلُ شَرَّ حَرَجٍ فَصَلَّى بِسَاتٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَاتِمَتِهِ فِي يَدَيْهِ مِنْ فِضَّةٍ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرور کو زمین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں اذان دیا تک ویر کی۔ بعد ازاں آپ باہر تشریف لائے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی گویا کہ میں اب بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کو دیکھ رہا ہوں جو آپ کے دست اقدس میں چاندی کی تھی

مَوْضِعُ الْخَاتِمِ مِنَ الْيَدِ

انگوٹھی کون سے ہاتھ میں پہنے

۵۲۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتِمَةً فِي يَمِينِهِ .

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّخِذُ مِنْ بَيْمِينِهِ .

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی بیان کی ایک حدیث خریف مروی ہے۔

لَيْسَ خَاتِمٌ حَدِيدٍ مَلَوِي عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

لوہے کی ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چاندی چڑھی ہو

۵۳۰ عَنْ مَعْقِبٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلَوِيًا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَرَبَّمَا كَانَ فِي يَدِي فَكَانَ مَعْقِبًا عَلَى

سیدنا حضرت معقیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپیٹی ہوئی تھی کبھی وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہوتی تو معقیب رضی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں تشریف لے جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی مبارک اتار دیتے۔

نوٹ :- اس لیے کہ اس خاتم مبارک پر اَنْتَبَلُ جَلَاءُ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم لکھی تھا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے پہننے وقت اس کا گھینڈہ اپنی تحصیل مبارک کی طرف رکھا۔ دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوائیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پینک دی اور فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس کا گھینڈہ تحصیل کی طرف رکھا۔ لوگوں نے بھی انگوٹھی بنوائیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پینک دی اور ارشاد فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور میں اسے اتار ڈالا۔ آپ نے جانڈی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ لکھ کر رکھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کسی دوسرے شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس طرح کندہ کرے۔ اور آپ نے اس کا گھینڈہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک سونے کی انگوٹھی پہنی جب آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ دیکھا تو سب نے سونے کی انگوٹھی پہنی شروع کر دیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرماتے ہوئے اس انگوٹھی کو پھینک دیا اور پتا نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانڈی کی انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس میں یہ کندہ کرنے کا حکم فرمایا۔ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ اَنْوَمِي سرور عالم صلی علیہ وسلم کے دست اقدس میں رہی یہاں تک کہ آپ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ تَرَخَ خَاتِمَهُ

نوٹ :- اس لیے کہ اس خاتم مبارک پر اَنْتَبَلُ جَلَاءُ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم لکھی تھا۔

۵۲۱۹ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ قَصْفَهُ مِنْ قَبْلِ كَيْفِهِ فَأَتَا خَدَّ النَّاسِ حَوَارِيَهُو الذَّهَبِ فَالْتَمَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمَةً فَمَا لَالِيسَةَ أَبَدًا وَالْمَقِي النَّاسِ حَوَارِيَهُو.

۵۲۲۱ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذُ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَحَرَّحَهُ وَكَانَ يَلْبَسُ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَفَقِشَ فِيهِ مَعَمَدَ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَمْتَنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَفْقِشَ عَلَى نَقْشِ خَاتِمِي هَذَا فَحَرَّجَلُ قَصْفَهُ فِي بَطْنِ كَيْفِهِ.

۵۲۲۲ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا آوَا أَصْحَابُهُ نَشِئَتْ حَوَارِيَهُو الذَّهَبِ فَوَقِي بِهِ فَلَا يَدْرِي مَا تَعَلَّ نَشْرُ أَمْرٍ يَخَاتِبُهُ مِنْ قَصْفِهِ فَأَمَرَ أَنْ يَفْقِشَ فِيهِ مَعَمَدَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ ابْنِ بَرِّ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ بَيْتَ بَيْنَيْنِ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتَوِي بِهِ

نے فرمایا۔ میں اس کی چمک کو گویا اپنے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ انگوٹھی پر بری کندہ نہ لکراؤ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی انگ سے کشتی نذر اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی میں کندہ نہ لکراؤ۔

نوٹ: ہمشرکین سے روشنی لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے مشورہ نہ لیں کیونکہ مشورہ تو انہیں سے کیا جانا چاہیے!

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقْتَسُوا عَلَيَّ خَوَاتِمَكُمْ عَرَبِيًّا

۵۲۱۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقْتَسِبُوا عَلَيَّ الْخَاتِمَ فِي هَذِهِ وَالْأُتْرَاقِ فِي هَذِهِ وَالْأَسْكَارِ يَعْنِي بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى

نوٹ: ہمشرکین سے روشنی لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے مشورہ نہ لیں کیونکہ مشورہ تو انہیں سے کیا جانا چاہیے!

کلمے کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت ہے۔

سیدنا حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرمادے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے لیے علی اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرت

النَّهْيُ عَنِ الْخَاتِمِ فِي السَّبَابَةِ

۵۲۱۵ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ عِنِّي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّبَابَةَ وَمَنْ بَكَى أَنْ أَحْبَلَ الْعَاقِمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَسْكَارِ يَعْنِي بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى

اشارہ فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمادے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے

۵۲۱۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتِمِ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى

منع فرمایا اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرت اشارہ فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمادے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرت اشارہ فرمایا۔ (مقام نہ ان میں سے ایک کا ذکر ہے۔)

۵۲۱۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسِدِّدْ لِي ذِمَّتِي أَنْ أَصْنَعَ الْغَايِمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَسْكَارِ يَعْنِي بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى وَقَالَ عَصَاكُمْ إِحْدَهُمَا

بیت النخل اور جاتے وقت انگوٹھی اتار دینا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمادے ہیں کہ حضور انور

نَزَعَ الْغَايِمَ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

۵۲۱۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔
سیدنا حضرت سالم بن رافع سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے

رَفَقَةٌ فِيهَا جَلُجُنٌ
۵۷۲۶ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ رَاعِعَةَ قَالَ لَأَنْصَحِبَ
الْمَلَائِكَةَ رَفَقَةً فِيهَا جَلُجُلٌ
نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

ابوالموئین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
کہ سرور کو زمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس
گھر میں نہیں جاتے جن میں گھونگر و اور گھنٹہ ہو اور فرشتے ان
لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۷۲۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَلْجُلٌ وَلَا جَوْسٌ وَلَا
نَمَسٌ وَلَا مَلَأَةٌ وَلَا رَفْزَةٌ فِيهَا جَوْسٌ

جناب حضرت ابوالاحسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے
اپنے والد سے سنا کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
میں حاضر تھا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میرے کپڑے بوسیدہ
ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت
ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
سب کچھ موجود ہے تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

۵۷۲۸ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ
جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُفُ
قِرَافِي سَرَاتِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَيْكَ مَا لَ قُلْتُ تَعْبُوَنِي
رَسُولَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَكَيْفَ آتَاكَ اللَّهُ
مَالًا فَلْيُرِ اثْرُهُ عَلَيْكَ

جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عنایت فرمایا ہے۔ تو اس کا نتیجہ اور اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے!
نوٹ:- قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

كَمَا نَبِغْتُمْ بِهِ نَجْمًا فَحَدِّثْ

اے محبوب! اپنے پروردگار کی نعمت کا تذکرہ اور چرچا کرو۔

اسلام اور عیسائیت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ عیسائیت نے چرچ اور سٹیٹ کو طعنے اور لگ کر دیا۔
لیکن اس کے برعکس اسلام کی تعلیم یہ ہے۔

رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا فِي الدُّنْيَا نَحْنُ حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پالنے والے! ہم دنیا میں بھلائی اور خیر عنایت فرما۔

گویا اسلام دین اور دنیا دونوں کو لا کر چلتا ہے۔ اور اسی کا تقاضا کرتا ہے۔ مسلمان ہر جگہ مسلمان ہی ہوتا ہے۔ اور اسلام
میں کوئی برابری نہیں مسلمان کی سیاست، معیشت، معاشرت اور دین دنیا باہم مل کر چلتے ہیں ان میں کوئی تعزیری اور علیحدگی
نہیں ہوتی۔ اسی لیے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلَابِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشُّبُهَاتِ إِنَّهَا
كُفْرٌ عَدُوٌّ مُبِينٌ

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطاں کی پیروی نہ کرو۔ بیشک
وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

فَخَرَجَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلْبِي لِعِثْمَانَ فَسَمِعَهُ
قَالَ نَبِيْسٌ فَلَمْ يُوجِدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمِهِ مِثْلَهُ وَفَقِرْتُ
بِهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ .

تے وصال فرمایا۔ پھر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ میں رہی سخی کہ آپ نے اس دنیا سے پردہ پوشی فرمائی
پھر یہ انگوٹھی سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
میں رہی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا۔ پھر یہ انگوٹھی چھ سال تک
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری صحابی کو عنایت فرمائی اس سے ہر رنگائی جاتی ایک دن وہ انصاری حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کے کتوں پر گئے۔ اور وہ انگوٹھی اس کتوں میں گر پڑی آپ نے اس کو بہت تلاش کرایا۔ لیکن زبلی۔ آخر کار حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور انگوٹھی ہوانے کا حکم صادر فرمایا۔ اور اس میں کندہ کرایا محمد رسول اللہ

۵۲۱۲ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَجْعَلُ
فَضْلَهُ فِي بَطْنِ لِقْوَةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خِرَاتِيمَهُ مِنْ
ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَطَرَحَ النَّاسُ خِرَاتِيمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا
مِنْ وَضْئِهِ فَكَانَ يَخْتُمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی جوڑی اور
آپ نے اس کا ٹکینہ اندر تھیلی کی طرف کیا لوگوں نے بھی سونے
کی انگوٹھیاں تیار کرائیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
پھینک دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں تیار کر پھینک دیں
بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی
جوڑی جس سے ہر رنگائی جاتی لیکن آپ اس انگوٹھی کو پہنتے نہیں تھے۔

گھنٹیاں

جناب حضرت ابوبکر بن الوشیح رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔
اسی دوران ام البنین کا ایک قافلہ نکلا ان کے ساتھ گھنٹیاں
تھیں۔ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے حضرت تافع سے
حدیث خریف بیان فرمائی کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں جاتے جس میں گھنٹہ ہو۔ اور ان کے ساتھ
توڑتے گھنٹے ہیں۔

نوٹ: اس گھنٹے سے مراد وہ گھنٹہ ہے، جو جانوروں کے گلے میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور جب جانور چلتا ہے۔ تو اس کی
آواز مسلسل آتی رہتی ہے۔

۵۲۱۵ عَنْ أَبِي نَجْرٍ بْنِ مَوْسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَخَدَّتْ سَلْمٌ عَنْ أَبِيهِ سِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ

جناب حضرت ابوبکر بن موصی راوی ہیں کہ میں سالم کے ہمراہ
رہتا تھا۔ اور آپ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی آپ
نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِرِجَالِ طَبَقِ النَّبِيِّ وَقَبْلِ الطَّبَقِ الَّذِي دُونَهُ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ
 مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَمَا كَانَتْ كَتَبْتُهَا لِي فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ
 مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَمَا كَانَتْ كَتَبْتُهَا لِي فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ
 مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَمَا كَانَتْ كَتَبْتُهَا لِي فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ

سنن ابن ماجہ

(عربی الاصل)

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن زید ابن ماجہ الربعی القزوينی رحمہ اللہ تعالیٰ
 (المتوفی ۲۲ رمضان ۲۴۳ھ)

ترجمہ: مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری
 اہتمام و تزیین: سید خالد لطیف چشتی

ناشر

فریدی بک سٹال ۳۸۰ اردو بازار - لاہور پاکستان

۵۲۲۹ عَنْ أَبِي الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمٍ فَقَالَ كَلَيْتُنِي صَلَّيْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ مَا لَأَقَالَ نَعْمَ مِنْ كَلِمَةٍ أَسْمَاءُ قَالَ مِنْ آيِ السَّمَاءِ قَالَ قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالذَّئْبِ وَالْحَيْلِ وَالشَّعِيرِ قَالَ فَاذًا أَتَاكَ اللَّهُ مَا لَا تَنْتَظِرُ عَلَيْكَ أَكْرَمُ نِعْمَةٍ اللَّهُ كَرَامَتِهِ.

سیدنا حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کاتب نے اپنے والد لڑائی سے سنا۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور بوسیدہ پر بیٹھے ہوئے پورے ہوئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں ہر طرح کا مال ہے آپ نے پوچھا مال کی کون سی قسم تمہارے پاس ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکریاں، ٹھوڑے، غلام اور لونڈیاں وغیرہ عنایت فرمائی ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ظاہر ہوئی ہے تو اس اللہ کا احسان اور فضل و رحمت تم پر ظاہر ہوئی چاہئے یہی لوگ تمہیں کھاتا پیتا اور خوشحال دیکھیں!

ابوہب سنن ابن ماجہ

417..... باب فضل من تعلم القرآن وعلمه

433..... ابواب الذکر

461..... ابواب الزهد

حضرت عمر نے دریافت کیا کہ ابن ابزری، میں نے عرض کیا ہمارے غلاموں میں سے ایک شخص ہے۔ حضرت عمر نے دریافت کیا کہ غلام کو افسرانے کا کیا سبب ہے نافع نے جواب دیا وہ کتاب الحدیث کا قاری، ذرا لفظ کا عالم اور اچھا لیسلم کرنے والا ہے حضرت عمر نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کچھ قوموں کو اس کتاب الحدیث کے ذریعہ مستحکم و اکرام عطا فرمائے گا جبکہ دوسرے لوگوں کو اس کے باعث گرا دے گا۔

عباس بن عبد اللہ الواسلی عبد اللہ بن غالب العامدانی عبد اللہ بن زیاد الجرجانی، علی بن زید، ابن السیب، ابو ذر رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابو ذر صبح کے وقت کتاب اللہ کی ایک آیت کا سیکھنا تمہارے ستر رکعت نماز (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے صبح کے وقت علم کا کوئی باب سیکھو اور خود اس پر عمل نہ کر سکو یا نہ سکو تو وہ تمہارے ایک ہزار رکعت نماز (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے۔

علماء کی فضیلت اور علم کی تعریف دینے کا بیان

بکر بن خلف، ابو بشر، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری،

ابن السیب، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی نعم عطا فرماتا ہے۔

ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن سنج، یونس بن مسیرہ بن مجلس، معاویہ بن ابی سفیان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جملہ ایک عادت سے یعنی غفلت میں داخل ہے، اور برائی نفس کی عادت سے اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ جملہائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی نعم عطا فرماتا ہے۔

عَنْ أَهْلِ الْوَادِعِ قَالَ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ عُمَرَ بْنَ
أَبِي قَتَابَةَ وَمِنْ أُمَّةٍ أَبْرَى قَالَ رَجُلٌ مِنْ عَوَالِينَا
قَالَ عُمَرُ مَا اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ لَيْسَ
فَارِئِي كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بَلَدٌ لَقَدْ لَقِيتُ فَاخِص
قَالَ عُمَرُ مَا أَنْ تَبْتَ كَرَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَنْ اللَّهُ يَرْفَعُ رُفْدًا لِكِتَابِ الْوَادِعِ مَا وَيَصْعَمُ
يَهْ أَخْرَجَ.

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِعِيُّ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَالِبِ الْعَمَدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ زَيْدِ الْجُرْجَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَنْ تَعُدُّ وَفَعَلُوا
أَيُّ مَن كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ
وَمَا تَرَى كَعَمَلِهِ وَإِنْ تَعُدُّ وَتَعُدُّ لَمْ يَأْتِ الْعِلْمُ
عَمَلٍ يَهْ أَوْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ
رَكْعَةً.

بَابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى
طَلْبِ الْعِلْمِ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْكَاعِلِيُّ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ جَرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ.

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ
ثَنَا مَرْوَانَ بْنَ جُبَايَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَسْبُورَةَ بْنِ
حَكْبَسِ أَنَّ هَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذِ بْنِ
أَبِي سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعِلْمُ عَادَةٌ وَانْشَرَّ رَجَاؤُهُ وَمَنْ يُرِيدِ
اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ.

ہے جس کا کرا بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں رکھتا۔

بکر بن خلف ابو بکر، عبدالرحمان بن ممدی، عبدالرحمان بن بدیل، بدیل، انس بن مالک رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ میں صحابہ کرام میں گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ قرآن مجید والے ہیں یہی اللہ والے اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

عمر بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی، محمد بن حرب، ابو عمر کثیر بن زاذان، عاصم بن حمزہ، حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے اہل خانہ میں سے اسے دس اشخاص کی شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائے گا ان کے لئے نفع لازم ہو چکی ہوگی۔

عمر بن عبداللہ الاودی، ابواسامہ، عبدالحمید بن جعفر مقبری، عطاء مولیٰ ابی عبد البکر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کی جو آیت پڑھی اور راتوں کو اس کے ذریعہ جانتے رہو کیوں کہ قرآن کی مثال اور اس شخص کی مثال جو قرآن حاصل کر کے اس کے ساتھ قیام کرے اس مشک کی طرح ہے جس میں مشک بھری ہو جس کی خوشبو ہر جگہ بھیلی ہو اور اس شخص کی مثال جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور لیکن رات بھر پڑھتا رہتا رہتا ہو اس مشک کی طرح ہے۔ جس میں مشک بھر کر اس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

ابوہریرہ محمد بن عثمان العسائی، ابواسم بن سعد ابن شہاب عامر بن واثلہ ابو الطفیل، تابع بن عبد الجارث کا بیان ہے کہ وہ عسفان میں حضرت عمر سے اور حضرت عمر نے انہیں کہہ کر عامل بنایا تھا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا اسے تابع اہل بادیر پر تم نے کہے اسے متعین کیا ہے، میں نے عرض کیا میں ابی بنی کو

ظہمہم اور وہاں کے دیگر لوگ۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ خَالِيفَةَ أَبُو بَكْرٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْدَلَيْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَهُ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمَا أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ -

۲۲۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ دِينَارٍ الْحَمَصِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حَنْدَلَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ أَذْكَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَقَّعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلَّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبَ النَّارَ -

۲۲۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَوِيُّ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ سَوَلِيِّ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَسَّوْا الْقُرْآنَ وَإِذَا قُرِدُّوهُ وَأُرْفِدُوا فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ وَمَنْ تَعَلَّمَهُ نَفَّاهُ كَمَا نَفَّاهُ جِرَابٌ مَعْتَبٌ وَمَسْكَانٌ مَفُوحٌ رِيحُهُ كُلُّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ قَرَدٌ وَهُوَ فِي حُجُوبِهِ كَمَا نَفَّاهُ جِرَابٌ أَوْ كَمَا عَلَى وَسْطِهِ -

۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَان مَعْتَمِدُ بْنُ عَمَانَ الْعَدَنِيُّ تَنَا أَبُو إِدْرِيسَ عَنِ سَعِيدِ عَيْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ مُحَمَّدَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ -

سے دنیاوی مصائب میں سے ایک مصیبت بھی دور کر دے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور فرما دے گا جو کسی مسلمان کا راز چھپانے کا اللہ تعالیٰ اس کے راز دنیا و آخرت میں چھپانے کا جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس وقت تک جس کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا جو علم کے لیے راہ طے کرنا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرماتا ہے اور جب کوئی قوم اللہ کے گھروں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتی ہے تو فرشتے اس جماعت کو گھر لینے میں ان پر طمانیت نازل ہوتی ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے مقرب فرشتوں میں کرتا ہے اگر عمل میں تاخیر ہوگی یعنی کمی ہوگی، تو سب کام نہ آئے گا۔

محمد بن یحییٰ عبدالرزاق، معمر، عاصم بن ابی النخود، زہریں حبش کہتے ہیں کہیں معنوں میں حال المراد کی خدمت میں پہنچا، انہوں نے دریافت کیا، کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا حصول علم کے لیے صفوان نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سنا ہے جب کوئی طلب علم کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے اس نیک راہ کے باعث اُسکے لئے اپنے پروں کو مچھا دیتے ہیں۔

ابو بکر بن ابی شیبہ، عاتق بن اسماعیل، حمید بن صخر مقبری، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میری اس مسجد میں کسی غیر کی تعلیم دینے یا حاصل کرنے آئے، تو اسے مجاہد بن سبیل اللہ کا درجہ حاصل ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور راہ دنیاوی کام کی غرض سے آیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ غیر کے مال پر اس کی نظر لگی ہو۔

ہشام بن عمار، صدیقہ بن خالد، عثمان بن ابی مالک، علی

صَالِحٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كَرَبَةً مِنْ كَرَبَاتِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبَةً مِنْ كَرَبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرْتُ لِمَا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسِّرْهُ يَسِّرْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَالِدَاتُ وَالْآخِرَةُ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ آخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ سُبُلَ الْمَغْنَمِ وَمَا جَمَعَهُ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتَاتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ لَمْ يَلْمِزْهُمُ اللَّهُ ذَنْبًا وَلَا يَنْزِلْ عَلَيْهِمُ السَّيْئَةَ وَعَلَيْتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عَمَدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلَهُ نَسِيَ عَمَلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنِ الْمَرْءِ فِي كَرَبَةٍ مِنْ كَرَبَاتِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبَةً مِنْ كَرَبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرْتُ لِمَا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسِّرْهُ يَسِّرْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَالِدَاتُ وَالْآخِرَةُ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ آخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ سُبُلَ الْمَغْنَمِ وَمَا جَمَعَهُ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتَاتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ لَمْ يَلْمِزْهُمُ اللَّهُ ذَنْبًا وَلَا يَنْزِلْ عَلَيْهِمُ السَّيْئَةَ وَعَلَيْتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عَمَدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلَهُ نَسِيَ عَمَلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا حَاتِمُ بْنُ سَمَاعِيلَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ صَخْرَةَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مُسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِيَعْرِيبَ تَعْلَمَهُ أَوْ يُعَلِّمَهُ فَهُوَ يَمُرُّ لِي الْمَجَاهِدِيُّ سَبِيلَ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ بِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ يَمُرُّ لِي الرَّحْلِيُّ يَنْظُرُ لِي مَنَارَ عَيْرِهِ -

۲۳۴ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنِ الْمَرْءِ فِي كَرَبَةٍ مِنْ كَرَبَاتِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبَةً مِنْ كَرَبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرْتُ لِمَا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسِّرْهُ يَسِّرْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَالِدَاتُ وَالْآخِرَةُ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ آخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ سُبُلَ الْمَغْنَمِ وَمَا جَمَعَهُ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتَاتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ لَمْ يَلْمِزْهُمُ اللَّهُ ذَنْبًا وَلَا يَنْزِلْ عَلَيْهِمُ السَّيْئَةَ وَعَلَيْتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عَمَدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلَهُ نَسِيَ عَمَلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، روح بن جناح، ابو سعید،
 مجاہد، ابن عباس، کابیان، کرسول، ام سلمہ، علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار ماہروں سے
 زیادہ بھاری ہے۔

نصر بن علی الجعفی، عبدالعزیز بن داؤد، عاصم بن ہمار،
 بن جویہ، داؤد بن جمیل، کثیر بن قیس، قیس بن حمزہ، ابوالدرداء
 کے پاس دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا
 اور اس نے کہا ابوالدرداء! میں آپ کے پاس مدینہ الرسول
 سے ایک حدیث کے لیے آیا ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ
 آپ اسے بیان کرتے ہیں حضرت ابوالدرداء نے دریافت فرمایا کہ کسی
 کاروبار کی غرض سے تو نہیں آئے اس نے عرض کی نہیں،
 ابوالدرداء نے سوال کیا شاید کوئی اور غرض ہو اس نے جواب
 دیا نہیں، ابوالدرداء نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو فرماتے سنا ہے جو علم کی تلاش میں راستہ طے کرتا ہے تو
 اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے علم
 فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پروں کو بچاتے ہیں
 زمین اور آسمان میں جتنی چیزیں ہیں اس کے لیے استغفار
 کرتی ہیں، حتیٰ کہ پانی میں گھلی بھی، اور عالم کو عابد پر ایسی ہی
 لطیفیت حاصل ہے جیسے ستاروں پر چاند کو حاصل ہے عمار
 انبیاء کے وارث ہیں انبیاء، ورقہ میں درہم گنہوتے ہیں نہ درہم دو درہم
 میں علم جوڑتے ہیں جس نے سے یا اس نے یکم بڑا حصہ حاصل کیا۔
 ہشام بن عمار، حفص بن سلیمان، کثیر بن شقیق، محمد
 بن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہما کابیان، کرسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کا سیکھنا
 ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم کو ناناہلوں کے سامنے
 پیش کرنا ایسا ہے جیسا کہ گزروں کے گنگے میں بولہرت ہوتی اور سرفے ہارپنا
 ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن محمد، ابومعدیہ، اعش، ابوسامح، ابویزید
 کابیان، کرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی علم

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ سُلَيْمٍ
 تَكَرَّرَ مِنْ جَنَاحِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ جَاهِدِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقِيهِ حَادِدٌ
 أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ -

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ رَجَاءَ بْنِ حَبِيبَةَ
 عَنْ دَاوُدَ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ
 جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَكَانَ أَهْلُ
 كُوفٍ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ
 مَدِينَةَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَدِّثَ بِلَيْفِي
 إِنَّكَ تَحَدِّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَا جَاءِيكَ بِخَبْرَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا كَجَاءَكَ بِكَ عَبْدٌ
 قَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا
 سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنِ اتَّبَعَهُ تَضَعُ
 أَسْبَاطَهُ فِي صَاطِئِ اللَّيْلِ لِيُعَلِّمَهُ وَيَسْتَفْهَمَهُ لَهُ مَن فِي
 السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّىٰ الرَّحِيَّتَانِ فِي الْمَاءِ وَإِنْ فَضَّلَ
 أَنْعَمَ عَلَى الْعَالَمِينَ كَفَضَلِ الْقَمَرِ عَلَى صَهَابِهِ
 الْكَوْكَبِ إِنَّ الْكَلِمَاءَ وَرَكَتَهُ الْعَمَلَاءُ وَأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ
 لَمْ يَكُنْ لَوْ رَدُّوا رَيْبًا لَمْ يَكُنْ لَوْ رَدُّوا رَيْبًا لَمْ يَكُنْ لَوْ رَدُّوا رَيْبًا لَمْ يَكُنْ
 أَحَدُهُمْ أَخَذَ بِحَيْطٍ وَارْفِدٍ -

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ سُلَيْمَانَ
 تَكَرَّرَ مِنْ جَنَاحِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ جَاهِدِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَضَعُ الْعِلْمِ
 عِنْدَ عَدِيٍّ أَهْلُهُ كَمَقَالِدِ الْحَنَازِيرِ الْجَوَاهِرِ الْمَوْلُودِ وَالذَّهَبِ
 ۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَعِيلُ بْنُ
 مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

نقصیت کرنے اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ لینے میں۔

محمد بن عبدالسدر بن نمیر عبدالسدر بن نمیر و محمد بن اسحاق، عبد السلام، زہری، محمد بن جبرین، مطعم، جبرین، مطعم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حثیف میں جو صحابہ میں واقع ہے خطبہ دینے کو کہے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو شادان اور خال رکھے جو میری ایک بات نہ کرے کہ دروستہ تک پہنچا دے کہ جو کوہِ کعبہ سے فتنے کے جاننے والے خود نقیبہ نہیں ہوتے اور بہت قدر جاننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ اس شخص تک یہ بات نہ پہنچاتے یہ وہ ان سے زیادہ فقیہہ ہوتا ہے۔

علی بن محمد، یحییٰ، ح۔ ہشام بن عمار، سعید، یحییٰ، محمد بن اسحاق، زہری، محمد بن جبرین، جبرین، مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

شعبہ، سماک، عبدالرحمان بن عبدالسدر، عبدالسدر بن مسعود، کایان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے شادمانی عطا کرے جو مجھ سے ایک حدیث نہ کرے کہ دروس تک پہنچانے کو کہہ لگیا جس تک حدیث پہنچائی گئی ہے وہ سننے والے سے زیادہ محافظ ہوتا ہے۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید القطان، قرہ بن خالد، عبدالرحمان بن ابی بکر، ابو بکر، انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز خطبہ دیا اور فرمایا حاضرین کو چاہیے کہ وہ غائب کو یہ باتیں پہنچا دے کہ کیونکہ بہت سے لوگوں کے پاس امارت پہنچائی جاتی ہیں اور وہ ان سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھتے ہیں۔

ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ح، اسحاق بن منصور، انس بن شیبہ، بہز بن مکیم، حکیم، معاذ بن القشیری فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

وَلَوْ رَجَعْتُ جَمَاعَتَهُمْ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَيْرٍ شَا أَيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَثِيفُ مِنْ مَنِيَّ نَقَالُ نَقْرًا لِلَّهِ أَمْراً سَمِعَ مَقَالِي قَبْلَكَهَا قَدْرَبْتُ حَامِلٌ نَقْرٍ غَيْرَ نَقْرِيهِ وَرَبُّ حَامِلٍ نَقْرٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَقْرَبُ مِنِّي۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَا خَالِي يَمَلِي ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَا سُوَيْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رِسْحَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْجُوهُ۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ شَا شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ عَزَّ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَقْرًا لِلَّهِ أَمْراً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا بَلَّغَهُ قَرِيبَ مَبَلِّغِهِمْ أَحَقُّظُ مِنْ سَامِعِهِ۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ سُوَيْدٍ يَنَا لِقَطَانَ أَمْلاًكَ عَلَيْهِمَا شَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ شَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ حَطَبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ نَحْرٍ قَالَ يُبَلِّغُ الشَّاهِدَ الْقَرِيبَ فَإِنَّ رَبَّ مَبَلِّغٍ يَبْلُغُهُ أَوْ يَنْ كَرِيمٍ سَامِعِهِ۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَا أَبُو سَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا رِسْحَانُ بْنُ مَنْصُورٍ أَيْ النَّضْرُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ هُزَيْبِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ

خَالِدًا لِنَا عَمَّانَ بْنِ أَبِي عَائِدَةَ عَنْ عِيَبِ بْنِ زَيْدٍ
عَنِ لِقَائِمٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا أَوْلُو قَبْلِ
أَنْ يُفْبِضَ وَقَضَاهُ أَنْ يَرْفَعَ وَجْهَ بَيْنِ صُغَيْرِ
الْوَسْطَى وَكَتَبِي نَبِي الْأَبْنَاءِ مَهْكَدًا أَنْتَ قَالَ
الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ سُرِّي كَانِ فِي الْأَجْرِ وَالْخَيْرُ
فِي سَائِرِ النَّاسِ.

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَكَّالٍ الصَّقَوَاتُ ثنا
داؤد بن كبرقان عن بكر بن حنيس عن
عبد الرحمن بن زياد عن عبد الله بن يزيد عن
عبد الله بن عمرو قال خبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات يوم من بعض حنجره فدخل
المسجد فإذا هو جلفقتين اخدا هما يقرءون
القرآن ويذعنون الله ذاك الأخرى يتعلمون و
يملكون فقال النبي صلى الله عليه وسلم
كل على خير هو لا يقرءون القرآن وذاعنون
الله فإن شاء أعطاهم وإن شاء منعهم و
هو لا يتعلمون و يعلمون وإنما بعثت معلما
فجلس معهم.

باب ۳۱ من بلغ علما۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ وَعَلِيُّ
ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَحْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا كَيْتُ بْنُ
إِبْنِ سَلِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى اللَّهَ أَمْرًا مَعَ مَقَالِقِ
مَبْلَغَهَا نَرَبَّ حَامِلٍ نَفْعُهُ غَيْرُ نَفْعِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَنْفَعُ
وَهُوَ زَادِيهِ عَلَى مَنْ مَعْدِي ثَلَاثٌ لَا يُوَلِّعُ عَلَيْكَ نَذِي
أَمِيرٌ مُسْوِيٌّ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالسُّجُودُ لِأَيِّهِ الْمُسْلِمِينَ

بن زید نے قاسم۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کو اس کے
قبض ہونے سے پہلے لازم پکڑ لو۔ اور علم کا قبض یہ ہے
کہ اسے اٹھایا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
درمیان میں اور شہادت کی انگلی ملا کہ فرمایا اس طرح۔ پھر
فرمایا سکھانے اور سیکھنے والا ثواب میں شریک ہے، اور باقی
لوگوں میں کوئی خوبی نہیں۔

بشر بن ہلال الصواف، داؤد بن الزہرکان، بکر بن
حنیس، عبد الرحمن بن زیاد، عبد اللہ بن زید، عبد اللہ
بن عمرو رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز اپنے ایک کاتب ثقفی سے باہر تشریف لائے
اور مسجد میں داخل ہوئے، وہاں دو ملحقے بیٹھے ہوئے تھے۔
ایک ملحقہ قرآن کی تلاوت کر رہا تھا اور دوسرے دعا کر رہا تھا
اور دوسرا تعلیم و تعلم کا کام سر انجام دے رہا تھا، آپ نے فرمایا
پھر دو بھائی پڑھیں۔ یہ ملحقہ قرآن پڑھ رہا ہے اور دوسرے
دعا کر رہا۔ غدا چاہے تو اس دعا کو قبول فرمائے چاہے نہ قبول
فرمائے، دوسرا ملحقہ تعلیم و تعلم میں مشغول ہے اور میں بھی
معلم بنا کر مبعوث فرمایا ہوں۔ یہ ذرا کہ آپ اس ملحقہ کے
ساتھ بیٹھ گئے۔

علم کی تبلیغ کا بیان

محمد بن عبد اللہ بن عمیر، علی بن محمد، محمد بن فضیل، ریث بن ابی
سلیم، یحییٰ بن عمار، ابو ہریرہ، الانصاری، عمار بن زید، ثابت، کیاہن، بکر بن
الصلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اسے مسرور و شادمان رکھے۔
جو میری ایک بات سن کر اسے دوسروں تک پہنچا دے گو کہ بہت فخر کی
باتیں ماننے والے خود فخر نہیں ہوتے۔ اور باہر آتا تو ایسا بھی ہوتا ہے
کہ میان کرنے والا خود اس کا دشمن و دشمن بنا کر وہ دشمن ہوتا ہے جس سے
بیان کیا جا رہا ہے، علی بن محمد راوی نے اس میں یہ بھی زیادتی کی ہے جو باتوں میں
کئی کئی کوشاہت نہیں کرنا چاہیے، غلو میں نہ گئے ساتھ عمل کرنے کا حکم کو

شخص کے لیے بشارت ہو جو صحابی کو کھولتا اور برائی کو بند کرتا ہو، اور اس شخص کے لیے بر بادی ہو جو برائی کو کھولتا اور صحابی کو بند کرتا ہے۔

نیکی کی تعلیم دینے والوں کا اجر

ہشام بن عمار، حفص بن عمر، عثمان بن عطاء، عطاء ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، زمین و آسمان میں جتنی چیزیں ہیں، عالم کے لیے مغفرت طلب کرتی ہیں، سنی کہ وہ دنیا کی مچھلیاں ہیں۔

احمد بن عیسیٰ المصري، عبداللہ بن و سب، یحییٰ بن ایوب، سہل بن انس، انس بن مالک کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلم کی بات بتائے گا تو اسے اس پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ملے گا اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

اسماعیل بن ابی کریمۃ الحرانی، محمد بن سلمہ، ابو عبد الرحیم زید بن ابی انیسہ، زید بن اسلم، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان مرنے کے بعد جو کچھ چھوڑ کر مرتا ہے ان میں سے بہترین چیزیں تو ہیں، اول نیک لاکا جو اس کے لیے دعا گوے دوم صدقہ جاریہ کہ اس کا اجرا سے سہپتا رہے اور سوم وہ علم جس پر لوگ اس کے بعد عمل کریں۔

ابو الحسن کہتے ہیں زید بن ابی انیسہ، زید بن اسلم، زید بن اسلم، یحییٰ بن سلیمان، زید بن اسلم، عبداللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان فرمایا۔

محمد بن یحییٰ، محمد بن و سب بن علیہ، ولید بن مسلم مرزوق بن ابی النضر

الْحَبِيبِ حَتَّىٰ يَمُوتَ بِبَيْتِكَ الْخَلَاءِ مِنْ مَعَانِيهِمْ فَطُوبَىٰ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ وَمُنْتَاحًا لِلْخَيْرِ وَقَلْبًا لِلشُّرِّ وَدَيْبًا لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ وَمُنْتَاحًا لِلشُّرِّ وَقَلْبًا لِلْخَيْرِ۔

بَابُ الْكُتُوبِ مَعْلُومَاتٍ الْخَيْرِ۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَخْبَصُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ لَيْسَتْ فِغْرٌ لِلْعَالَمِ وَمِنَ السَّمَوَاتِ وَمِنَ فِي الْأَرْضِ حَتَّىٰ الرَّحِيْمَانِ فِي الْبَحْرِ۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ تَابِعَهُ اللَّهُ بَنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ بَنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرٌ مِمَّنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِنَا مِثْلَ حَبِّ الْحَبِّ۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي نَوَيْبَةَ الْكُرْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مَا يُخْلَفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ تَلْكَ وَكَذَلِكَ صَالِحٌ يَدْعُو لَكَ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي بِبَيْتِكَ أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يَقِيمُ بَيْتَكَ بَعْدَهُ۔

۲۲۹۔ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ وَمَعْدُو بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَانَ الرَّهَوِيُّ قَدْ أَخْبَرَنِي عَنْ سَيَانَ يَعْنِي أَبَاهُ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ حَوْهَ۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَابِعَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الشَّاهِدُ الثَّقَابَ -

۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا أَبُو عَبْدِ الْقَوَّزِ بْنِ مَعْمَرٍ الدَّارِيُّ حَدَّثَنِي خَدَّامَةُ بْنُ مَوْسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي عُلْفَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يَسَّارِ مَوْلَى ابْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ شَاهِدٌ كَرَعًا ثِقَابًا -

۲۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَيْدِ شَيْخِي ثنا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحُلَيْقِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجْتَبَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرَ اللَّهُ قَبِيلاً سَمِعَ مَعَالِقُ بْنُ نَوْعَاهَا شَرِبَهَا عَلَيَّ ذُرْبُ حَامِلٍ يَقْبِضُ عَابِرٍ يَقْبِضُ ذُرْبُ حَامِلٍ فَقِيلَ لِي مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنِّي -

بَابُ مَنْ كَانَ وَفَّقًا حَالًا لِحَبِيرٍ -

۲۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُزَّابِيُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ثنا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَعَالِقُ لِلشَّرِّ وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَعَالِقُ لِلشَّرِّ فَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْحَبِيرِ عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ -

۲۳۵ - حَدَّثَنَا هُرَيْرُ بْنُ سُوَيْدٍ الْأَعْمِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَّابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ أَسْأَلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا

فرمایا، یاد رکھو جو لوگ حاضر ہیں وہ اس بات کو ان لوگوں تکسہ پہنایا۔
جو حاضر نہیں ہیں۔

۱ محمد بن عبدہ، محمد بن عبد العزیز الدرادوری تدریجاً
بن موسیٰ، محمد بن الحسن بن السبی، ابو علقمہ مولیٰ بن عباس
رضی اللہ عنہ، یسار مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو حضرات جو مجھ میں وہ پہناتے ہیں
ان لوگوں تکسہ پہنایا دیں جو موجود ہیں ہیں

محمد بن ابراہیم الدمشقی، بشر بن اسماعیل العلوی، معاذ بن رفاعة
عبد الوہاب بن سبت، انس بن مالک، بیان ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اس قبیلے کو مرور کرے جو
میرے ایک بات کی اسے محفوظ رکھے، پھر اسے دوسرے تکسہ
پہناتے کیونکہ ہر گتے فقر کی باتیں جاننے والے خود فقیر نہیں ہوتے
اور بہت سے لوگ دوسروں سے بیان کرتے ہیں اور رو
ان سے زیادہ فقیر ہوتے ہیں۔

کون سے لوگ بھلائی کی کنجیاں ہیں

حسین بن الحسن المرزوی، محمد بن ابی عدی، محمد بن ابی حمید
حفص بن عبد اللہ بن انس، انس بن مالک، بیان ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے بعض
لوگ ایسے ہیں جو بھلائی کی کنجیاں ہیں برائی کو بند کرنے والے ہیں
اور بعض لوگ ایسے ہیں جو برائی کو پھیلانے والے اور بھلائی کو
بند کرنے والے ہیں تو اس شخص کے لیے بشارت ہو جس کے
ہاتھ پر اس نے خیر کے دروازے کھولے ہیں اور اس شخص کی
بربادی ہو جس کے ہاتھ پر شر کے دروازے کھولے گئے ہیں۔

ہارون بن سعید الاہلی، ابو جعفر، عبد اللہ بن وہب، عبد
الرحمان بن زید بن اسلم، ابو حازم، اسمعيل بن سعد، اسعدی
کامیاب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
بھلائی خزانے ہیں، ان بھلائیوں کو کھولنے کی کنجیاں بھی ہیں، تو اس

سے جاتے اور آپ کے پیچھے لوگ آتے ہوتے جب آپ جو توں کی آواز سنتے تو یہ بات آپ کو بہت ناگوار معلوم ہوتی آپ بیٹھتے تھے کہ وہ لوگ آگے نکل جاتے اور آپ بس لیے بیٹھ جاتے تاکہ ان میں خیر پیدا ہو۔ اس روایت میں علی بن زید اور زمام ضعیف ہیں۔

علی بن محمد وکیع، سفیان، اسود بن یس، یحییٰ العزری، جابر بن عبد السد رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تو آپ کے اصحاب آپ کے آگے آگے چلتے اور پچھلے صفوں کے لیے چھوڑ دیتے۔

طالiban علم کو وصیت کرنے کا بیان

محمد بن المحرث بن راشد القسری، مکرم بن عبدہ، ابو ہارون العبدی رباعی، ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا پاس علم حاصل کرنے کے لیے بہت سی توہینیں آئیں گی جب تم انہیں دیکھو تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی خوشخبری دینا اور انہیں عقین کرنا ہے۔ میں نے تمہے کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ انہیں علم سکھانا۔

عبد اللہ بن عامر بن زرارہ، معنی بن ہلال اسماعیل کہتے ہیں ہم حسن کے پاس ان کی بیماری پر س کے لیے گئے تھے کہ ان کا گھر بھر گیا، انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لیے پھر کہا ہم ابو ہریرہ کے پاس ان کی عیادت کے لیے گئے، انہوں نے پیر سمیٹ لیے، پھر فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آندس میں حاضر ہوئے تھے کہ ہم نے آپ کے گھر کو بھر دیا، آپ پہلو کے بل بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہمیں دیکھ کر ہائے آندس سمیٹ لیے اور فرمایا میرے بعد تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے کچھ توہینیں آئیں گی انہیں مبارک باد دینا اور انہیں تعلیم دینا حسن کہتے ہیں ہم نے انہیں پایا جب ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَوْمٍ رَشِدًا بَدَأَ فِيهِ نَفْسُهُ مِنَ النَّبِيِّ
وَوَكَانَ النَّاسُ يَمْتُونُ خَلْفَهُ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النَّبِيِّ
وَقَوَّضَ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَ رَأْسَهُ بِأَمْرٍ لَمَّا
يَقَعُ فِي نَفْسِهِ غَمٌّ مِنَ الْكِبَرِ

۲۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَسٍّ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ الْعَزْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَاءَ
أَصْحَابًا بِأَمْرٍ دَرَّ رُؤُوسُهُمْ لِلنَّبِيِّ لَتَاةً

باب الوصية بطلبة العلم

۲۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَاشِدِ الْقُسَيْرِيِّ
عَنِ الْمُحْكَمِ بْنِ عَبْدِ عَنَ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنِ أَبِي
سَعِيدِ بْنِ الْحَدَرِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ
فَقُولُوا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا يَوْصِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْوَاهُمْ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ مَا أَتَوْهُمْ
قَالَ عَلَيْهِمُ هُدًى

۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا لُحَيْلُ
ابْنُ هِدْلَالٍ عَنِ رَسَائِلِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُوذُ
حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَجَبَضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى
أَبِي هُرَيْرَةَ نَعُوذُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَجَبَضَ رِجْلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِحَنِينِهِ فَلَمَّا رَأَيْنَا
قَبْضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي
يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَدَعَبُوا بِرُؤُوسِهِمْ وَعَلِيمُوهُمْ قَالَ
فَادْرُسُوا لِلَّهِ أَقْوَامًا تَارِحُوا بِهَا وَلَا حَيَوَانًا وَلَا عَمَلُونَ
لَا بَدَأَ أَنْ تَنَاذَرَهُمْ إِلَّا وَهَبَ عَلَيْهِمْ جَعْفُونَ ۛ

۲۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَنْزَرِيُّ أَنبَأَ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ قَالَ

ابن عُبَيْدَةَ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ مَتَا مَرَّ رُوِيَ عَنْ أَبِي
 الْهَدَّادِ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 الْأَعْرَبِيُّ أَنَّ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَتَالِحَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَمَلِهِمْ وَ
 حَسَنَاتِهِمْ بَعْدَ مَوْتِهِمْ عِلْمًا عَلَيْهِمْ وَنَشْرَةً وَوَكْدًا
 صَالِحًا تَرَكُوا وَمُصْحَقًا وَرَثَةً أَوْ مَسْجِدًا بِنَاءَهُ
 أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بِنَاءَهُ أَوْ زَهْرًا أَوْ جِرَاةً أَوْ صَدَقَةً
 أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَأْخُذُهَا
 مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ

۲۵۱- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَبِيبَةَ بْنِ كَاسِبٍ
 الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَفْوَانَ
 ابْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْحَسَنِ النَّجَافِيِّ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَنْصَلُ الصَّدَقَاتِ أَنْ يَتَّعَاهَا الْمَوْتُ الْمُسْلِمِ عَلِيمًا ثُمَّ
 يُعَلِّمُهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

يَا بَنِي مَنْ كِرِهَ أَنْ يُؤْطَا عَقِبَاءَهُ

۲۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُوَيْدُ بْنُ
 عَمْرٍو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّ مَنَّا كَافٍ وَلَا يَطُأُ
 عَقِبَيْهِ رَجُلَانِ

۲۵۳- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا حَارِزُ بْنُ يَحْيَى تَنَا
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَابِ السَّافِرِيُّ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو
 الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَهْرٍ الْهَمْدَانِيُّ فِي مُصَاحِبِ
 الْقَوَائِدِ تَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَبُو الْوَيْلِيِّ تَنَا مَعَاذُ
 ابْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَنبَاءَ
 ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ نَبِيُّ

نصری ابو عبد اللہ صلاغر ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کے مرنے کے بعد اس کی نیکیوں اور اعمال میں سے جو چیزیں اسے نفع دیتی ہیں یا ایک تو ان میں سے علم ہے جس کی وہ تعلیم ہے اور پھیلائے، اور لڑائی لڑا کہ جسے وہ چھوڑ کر مر رہا ہو، تیسرے تو ان سے کہ اس نے کسی کو اس کا وارث بنایا ہو، چوتھی مسجد ہے جس کی اس نے تعمیر کی ہو یا عمارت وہ مکان ہے جو اس نے مسافروں کے قیام کے لیے بنایا ہو، چھٹی نرس ہے جو اس نے بھائی کی ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی زندگی اور بحالت صحت اللہ کی راہ میں دیا ہو یہ وہ چیزیں ہیں جو موت کے بعد بھی اس سے ملتی رہتی ہیں۔

یعقوب بن حمید بن کاسب المدنی اسحاق بن ابراہیم صفوان بن سلیم، عبید اللہ بن طلحہ حسن البصری، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے بہترین صدقہ یہ ہے مسلمان علم کی بات سیکھ کر اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔

کسی کے پیچھے پیچھے چلنے کی کراہت کا بیان ابو بکر بن ابی شیبہ، سوید بن عمرو، حماد بن سلمہ، ثابت، شیبہ بن عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکبیر لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ اور نہ کبھی آپ کے پیچھے دو آدمی چلتے۔

ابوالحسن، حازم بن یحییٰ، ابراہیم بن الحجاج السی، حماد بن سلمہ، ح۔ ابراہیم بن نصر الهمدانی صاحب التفسیر موسیٰ بن اسماعیل۔ حماد بن سلمہ۔ اس سند سے بھی یہ مذکور حدیث کو بیان کیا گیا ہے

محمد بن یحییٰ، ابوالغیرہ، معاذ بن رفاعہ، علی بن زید، قاسم بن عبد الرحمن، ابوالاسود فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی کے دن میں بقیع غزوة کی طرف تشریف

۳۳۹ ارشاد فرمایا جو جہلا سے لڑنے یا علم پر فخر کرنے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی غرض سے علم حاصل کرے تو وہ جہنمی ہے۔

محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ابن حربیج، ابو الزبیر، جابر بن عبد السد، رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کو اس لیے حاصل نہ کرو کہ اس سے علماء پر فخر کا نظارہ کرو نہ اس لیے کہ جہلا سے لڑو جھگڑو، اور نہ اس لیے کہ جاس میں بڑے بنانے جاؤ جو شخص ایسا کرے گا اس کے لیے ساگ ہے، آگ ہے۔

محمد بن الصباح، ابو یزید مسلم، یحییٰ بن عبد الرحمن الکندی عبید اللہ بن ابی بردہ، ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ دین حاصل کریں گے قرآن پڑھیں گے اور کیں گے کہ ہم میری امت میں سے ہیں اور اس لیے ہاتھ میں ناگہرا حاصل کریں اور اپنے دین کو ان سے ہڈا رکھتے ہیں، حالانکہ یہ نہیں ہو سکتا جس کا گناہ داسے درشت چل توڑنے میں کانٹے ہی ہاتھ تھے، اس طرح وہ ان کو تہمتیں لگائی ہوں بیچ نہیں گئے، مگر یہ کہتے ہیں کہ اسے کچھ حاصل نہ ہوا۔

علی بن محمد، محمد بن اسماعیل، عبد الرحمن بن محمد الحماری، عمار بن سیف، ابو معاذ البصری، ح۔ علی بن محمد اسحاق بن منصور، عمار بن سیف، ابو معاذ، ابن سیرین، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ سے عتب اعز ہے پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں ایک دادی ہے جس سے جہنم بھی ہر روز چار سو بار پناہ مانگتی ہے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کون لوگ جائیں گے، آپ نے فرمایا وہ ان قرآن کے لیے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال دکھا دکھا کر کرتے ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک بدترین قسرا وہ ہیں جو امرا کا دیدار کرتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے اس سے مراد ظالم امراء ہیں۔

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ يَكْفُرَ بِإِسْمِهِمَا وَيَلْبَسُ هَيْبَةَ الْعُلَمَاءِ أَفْ بَصِيْفَةٍ وَجُوهَ النَّاسِ الْكِبَرِ فَيَهْوَى النَّارَ.

۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَّانَ بْنِ أَبِي حَرِيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّمْنَا أَعْلَمَاءَ رَبَّنَا هَوَّابِ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَمَارُوا بِهَا إِنَّهَا تَهْدِيكُمْ إِلَى النَّارِ فَتَمَّ قَوْلُ ذَلِكَ قَالَتَا النَّارُ.

۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى بْنَ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَدْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَيْنُ النَّاسِ مِنْ أُمَّتِي سَيِّئَةٌ هُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرُدُونَ الْقُرْآنَ وَيَقُولُونَ تَأْوَلُوا مَرَدًا فَتُصِيبُ مِنْ دِيْنِنَا هُمْ وَتَعْتَرِزُ لَهُمْ دِيْنَنَا وَكَانَ مِنْ ذَلِكَ مَا لَا يَحْتَسِبُونَ مِنَ الْقِتَالِ إِلَّا الشُّكُوكُ لَكَ بِكَ لَا يَحْتَسِبُونَ دِيْنَهُمْ إِلَّا قَالُوا مَحْتَابُ النَّاسِ كَانَهُ الْخَطِيَا.

۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَسْمِئِيلَ قَالَا تَتَابَعْنَا الرَّحْمَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمَعَارِفِيَّ فَتَنَاوَرْنَا ابْنُ سَبِيْعٍ عَنْ أَبِي مَعَاذٍ الْبَصْرِيِّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنَا رَسْمِئِيلَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَبِيْعٍ عَنْ أَبِي مَعَاذٍ عَنِ ابْنِ سَبِيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جِبِّ الْحَزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جِبُّ الْحَزْنِ قَالَ وَادِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ أَرْبَعٍ مِائَةِ مَرَّةٍ يَكْفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدَّ حُنْكَ قَالَ أَعِدَّ لِلْقَدْرِ الْعَمَلُ لِيَنْبَغِيَ بِأَعْمَالِهِمْ فَلَنْ يَنْبَغِيَ الْقُدْرَةُ لِلَّهِ الْوَالِيْنَ يَزُودُونَ الْأَمْوَالَ قَالَ الْمَعَارِفِيُّ الْحَوْرَةَ.

كُنَّا رَأَى أَنبَاءَ آبَائِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَضِيَ قَانَ مَوْجِبًا يَوْصِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِنَّ النَّاسَ لَكُنُوتٌ وَإِنَّهُمْ
سَيِّئُونَ نَكْمٌ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَّفِقُونَ فِي الْغَايِبِ
فَلَا جَاهِلٌ وَكَمْ قَانَتْهُ صُورًا مَهْجُورًا -

بَابُ الْإِكْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهَا -

٢٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرِيُّ عَنِ ابْنِ جُمَيْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ
لَا يَنْفَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْتَصِمُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ -

٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ مُوسَى بْنِ عَمِيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ نَفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَ
زِدْنِي عِلْمًا وَاعْتِزِلْنِي عِلْمًا عَلَى كُلِّ حَالٍ -

٢٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يونس بن محمد
وكثير بن النعمان قال قالنا فليح بن سليمان ثنا عبد الله
بن عبد الرحمن بن معمر بن أبي عمير قالنا عن سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ نَعِمَ عِلْمًا وَمَتَانِيَّتِي لَمْ يَدْرَجْهُ اللَّهُ لِيَعْلَمِكُمْ
وَاللَّهِ صَبَّ يَهُ عَرْضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رَجَعَهَا -

٢٦٢ - قَالَ أَبُو الْحَسَنِ أَنبَاءَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثنا سَعِيدُ
بن منصور ثنا فليح بن سليمان قالنا كَرَّمَكَ -

٢٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو
الرُّمَيْثِيِّ ثنا أَبُو كُرَيْبٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو

تو وہ فرماتے، تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وصیت مبارک جو لوگ تمہارے فرماں بردار ہیں
اور وہ تمہارے پاس زمین کے مختلف حصوں سے ہیں
سبھی کی خاطر انہیں گے جب وہ آئیں تو انہیں نیک کی تلقین کرنا۔

علم سے مستفید ہو کر اس پر عمل کرنے کا بیان

ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ابن عثمان، سعید
بن ابی سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی جسے اللہ میں اس علم
سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے اور اس دماغ سے جو
سچی نہ جانتے اور اس دل سے جو درد ڈرے اور اس نفس سے
جو سیر نہ جو۔

ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن زید، موسیٰ بن عمیر،
محمد بن ثابت، ابو ہریرہ۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ جو توفیق مجھ
میں دیا ہے اس سے نفع دے اور مجھے وہ علم دے جو نفع پہنچائے اور
میرے علم کو بڑھا اور میرے حال میں خدا ہی کی تعریف ہے۔

ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، شریح بن النعمان
فلیح بن سلمان، ابو طلحہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر،
سعید بن یسار ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم خالصتاً اللہ کے
لیے نہیں بلکہ دنیاوی مقاصد کے لیے حاصل کرے تو قیامت
کے دن وہ جنت کی خوشبو ہرگز نہیں پائے گا۔

ابو الحسن، ابو حاتم، سعید بن منصور، فلیح بن سلمان
اس سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

مشام بن عمار، محمد بن عبد طلحہ، ابو بکر لازدی
نافع ابن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

میں صحیح دینا چاہیے۔

احمد بن عاصم العبّادانی، البشیر بن میمون، اشعث بن سوار، ابن سیرین، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علم کو اس لیے نہ سیکھو کہ علم پر فخر تیاؤ، یا جملہ سے جھگڑو، یا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر دو، جس نے ایسا کیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

محمد بن اسماعیل، و سب بن اسماعیل الاسدی عبد اللہ بن سعید المقبری، ابو سعید المقبری، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علم اس غرض سے سیکھا کہ علماء کو فخر دے یا جملہ سے لڑائے یا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر سکے تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

علم کو چھپانے کا بیان

ابو بکر بن ابی شیبہ، اسود بن عامر، عمارہ بن زاذان علی بن الحکم عطار۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم کی کوئی بات یاد کرتا ہے پھر اسے مخفی رکھتا ہے تو وہ قیامت کے روزں حال میں آئے گا کہ اس کے منہ میں آگ کی لگائی ہوگی ابو الحسن القطان، ابوساتم، ابوالولید، عمارہ بن زاذان اس سند سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

ابو مروان العثماني، محمد بن عثمان، ابراہیم بن سعد زہری، عبد الرحمن بن ہرزال، اعرج، ابو ہریرہ فرماتے ہیں اگر قرآن شریف میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو وہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان نہ کرتے وہ آیات یہ ہیں۔ "وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی آمار ہی بڑی کتب کو..... روایتیں۔"

(سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۵، ۱۷۶)

مَعْفَدَةٌ مِنَ النَّارِ-

۲۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ ثَنَا يَشْرِبُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَشْعَثَ بْنَ سَوَّادٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَدِيثِ بَقِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعْلَمُوا أَعْلَمَ لَيْسَا هُوَايَهُ الْغُلَامَاءُ أَوْ لِيَامَا وَإِذَا بَرَأَ الشَّقَمَاءُ أَوْ يُصَيِّرُوا وَجْوهَ النَّاسِ لِيَنْكُرَهُمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ-

۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَسْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ رَسْمَانَ الْأَسَدِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُقَبَّرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ لِيُكَلِّمَ بِهِ بَرًا لَعَلَّمَهُ وَإِذَا بَرَأَ الشَّقَمَاءَ وَيُصَيِّرُ بِهِ وَجْوهَ النَّاسِ لِيَنْكُرَهُمْ أَدْخَلَ اللَّهُ جَهَنَّمَ-

يَا أَيُّهَا مَنْ سُئِلَ عَنْ عَلِيمٍ فَكْتَمَهُ-

۲۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا عَمَارَةُ بْنُ زَادَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَطَاءُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ إِلَّا أَقْبَلَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا يُلْجَأُ مِنَ النَّارِ-

۲۷۵- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ أَبِي الْقَطَّانِ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ ثَنَا عَمَارَةُ بْنُ زَادَانَ قَدْ تَرَعُوهُ-

۲۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ الْعَمَّانِيُّ مِمَّنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفَّانَ ثَنَا بَرَزُهُ مِمَّنْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا لِلدُّنْيَا كَوَاكِبُ تَنَارٌ فِي كَيْسَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ لَيْسِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا أَبَدًا لَوْ كَانَتْ لِي اللَّهُ إِرَاتٌ لَأَذِينُ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ لِي أَخِي وَلَا بَنِيْنِ-

۲۶۷- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ بَحْبُحٍ
ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُبَيْرِقٍ قَالَا
ثَنَا أَبُو مُبَيْرِقٍ مَعَاوِيَةَ النَّصْرِيُّ وَكَانَ ثِقَّةً فَمَنْ
ذَكَرَا لِحَدِيثِكَ نَحْوَهُ -

۲۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
مَالِكَ بْنَ أَسْمَعِيلَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ
قَالَ مَالِكُ بْنُ أَسْمَعِيلَ قَالَ عَمَّارُ كَأَدْرَى مُحَمَّدًا
أَوْ نَسَبًا مِنْ سَيِّرِينَ -

۲۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَيْرِقٍ مَعَاوِيَةَ النَّصْرِيُّ
عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ الصَّخَالِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ
صَانَعُوا الْعِلْمَ وَصَنَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِ كَسَادٍ أَوْ أَيْدٍ
لَعَالِمُهُمْ وَذَكَرَهُمْ يَدُ لَوْ هُوَ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لَبُنَا الْوَامِيَهُ
مِنْ دُنْيَاهُمْ هَذَا مَا نَأْتِيهِمْ سَمِعَتْ يَتِيكُمُ مَضَى
اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْعُلُومَ هِمًّا
فَأَجِدَ أَهْمًا آخِرَتِهِ نَعَاهُ اللَّهُ هَهُ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَجَبَّتْ
بِهِ الْعُلُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَعَلَّ يَسْأَلُ اللَّهُ فِي آتِي
أَوْ ذِيهَا هَالِكًا -

۲۷۰- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ بَحْبُحٍ ثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَيْرِقٍ قَالَا
ثَنَا أَبُو مُبَيْرِقٍ مَعَاوِيَةَ النَّصْرِيُّ وَكَانَ ثِقَّةً ثُمَّ
ذَكَرَا لِحَدِيثِكَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ -

۲۷۱- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْمَرَ وَعَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَنَاقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ
الْهَنَاقِيُّ عَنْ أَبِي يُوَيْبِ السَّخِينِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ
عَيْنِ بْنِ عَمْدَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَوْ آرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِأَبِي

الواحد، اسازم بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ ابو محمد
بن نمیر عبد اللہ بن نمیر معاویہ النصری۔ جو ثقہ تھے انھوں
نے سابقہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

ابراہیم بن نصر، ابو عثمان مالک بن اسماعیل،
عمار بن سیف، ابو معاذ، مالک بن اسماعیل، ابان بن
کہ عمار کہا کرتے تھے میں نہیں جانتا یہ روایت محمد بن سیرین
سے مروی ہے یا اس بن سیرین سے۔

علی بن محمد، حسین بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن نمیر
معاویہ النصری، منشل، صہاک، اسود بن یزید، عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، اگر علماء علم حاصل کرنے
کے بعد اسے محفوظ رکھتا اور اسے اہل لوگوں کے سامنے
پیش کرتے تو اہل زمانہ کے سردار بن جاتے، لیکن انہوں نے
اسے دنیا والوں پر اپنی دنیا حاصل کرنے کے لیے خرچ
کیا، اس وجہ سے ذلیل ہو گئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے وہ شخص جسے حکم ہو تو فرما کر کہتے
ہو تو اللہ تعالیٰ مہم دنیا سے اس کی کنایت فرماتے گا اور
جو شخص دنیاوی امور میں پریشان ہو تا رہے گا اللہ تعالیٰ کو اس کی
پرواہ نہیں جاسے وہ کسی وادی میں بھیج کر مرے۔

ابواحسن، اسازم بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ ابو محمد
بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن نمیر، معاویہ النصری۔
جو ثقہ تھے پھر انہوں نے اپنی اس سند کے ساتھ ذکر و حدیث کو
روایت کیا۔

زید بن احرم، ابو بدر عباد بن الولید، محمد بن عباد
السنائی، علی بن مبارک السنائی، ابویب اسمنیائی، خالد بن دیک
ابن عمر، کیا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جس نے اللہ کے راہ میں لڑنے کے لیے علم طلب کیا یا علم کے
ذریعہ اللہ کے سوا کسی کی رضا کا ارادہ کیا تو اسے اپنا ٹھکانہ بنیسم

ابواب الذکر

ابواب الذکر

باب ۶۷۲ ثواب القرآن

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَاعِرُ عَيْسَى بْنِ
يُوسُفَ شَاعِرِ عَيْمَرِ بْنِ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ تَنَادَةَ عَنْ
رَمَاهَةَ بِنْتِ أَدْنَى عَنْ سُهَيْبِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا هِيَ الْقُرْآنُ يَا قَوْمَ الْكُفْرَةِ أَلَا كَرَامًا لَبْرَةً
فَالَّذِي يَفْرُقُوهَا يَفْتَعَمُ فِيهِ وَيَهْرَعُ عَلَيْهَا شَأْنٌ لَمْ
أَخْبَرَنَّ رِثْقَانِ -

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْسَى
أَيْبَانَ قَيْبَانَ عَنْ فَرَّاسِ بْنِ عِطِيَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
وَالْقَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَالِ بِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَقْرَبَ
فَرَأَى مِعْقِدًا مَبْعُورًا وَيَصْعَدُ بِحُلِيِّ آيَةِ دَرَجَةٍ حَتَّى يَفْرَأَ
أَخْرَجَهُ مَعَهُ -

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْمَرٍ شَاعِرُ بَشِيرٍ
ابْنِ مَهْجَرٍ عَنِ ابْنِ بَرَسِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِي الْقُرْآنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَالْوَجْلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ أَنَا لَوْ عَى اسْهَرْتُ
بِكَ وَأَخْلَمْتُ نَهَارَكَ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَكُوبَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ

قرآن مجید کے ثواب کا بیان

ہشام، عطیہ بن یونس، ابن ابی عروبوہ، قتادہ، زرارہ
بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن کو قرات کے ساتھ
پڑھنے میں ماہر ہوگا وہ ان لمیجی فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو
نہایت بزرگ اور نیک ہیں اور جو رک رک کر پڑھے گا اور
زبان کی لگنت سے عبور ہوگا اسے دو گنا اجر دیا جائے گا

ابوبکر، عبید اللہ بن موسیٰ ہشیمان، فراس عطیہ ابو
سعید فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
قرآن کی تلاوت کرنے والے کے لیے قیامت کے دن حکم
ہوگا حبیب وہ جنت میں داخل ہوگا قرآن پڑھ اور آگے
چلے جا چلا جاوہ ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ترقی کرنا چلا جائے
تھی کہ جہاں اس کی آخری آیت ہوگی وہ اس کا درجہ ہوگا۔

علی بن محمد، دیکھ، بشیر بن مہاجر، ابن بریدہ، بریدہ
فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے
دن قرآن ایک ٹھکے ماندے انسان کی صورت میں آئے گا۔ اور
حافظ قرآن سے گئے گا میں نے ہی تجھے رات کو جگانے رکھا اور
دن کو میاں رکھا۔

ابوبکر، علی بن محمد، دیکھ، اعش، ابوصالح، ابوہریرہ

حسین بن ابی السری العسقلانی، خلف بن تمیم۔
عبد اللہ بن العسری، محمد بن المنکدر، جابر بن عبد اللہ
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جب اس امت کے اخیر کے لوگ پہلوں پر لعنت کرنے لگیں گے
تو اس وقت تک کہ ایک حدیث کو چھپاؤ یا کوئی ایک اس نے اللہ کے نازل کردہ حکم کو نہیں

محمد بن الازہر، یحییٰ بن یحییٰ بن عمر بن سلیم، یوسف بن
ابراہیم انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے کوئی علم کی بات دریافت
کی جائے اور وہ اسے حقیقی رکھے تو قیامت کے دن اسے
آگ کی لگام لگائی جائے گی

اسماعیل بن سلمان بن واقد الثقفی، ابوالسحاق الواسطی،
عبد اللہ بن عامر، محمد بن داب، صفوان بن سلیم، عبد
الرحمان بن ابی سعید الخدری، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جس نے علم کی وہ بات چھپائی جس سے اللہ تعالیٰ دین کے
کام میں لوگوں کو نادمہ پہنچاتا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت
کے دن آگ کی لگام لگائے گا۔

محمد بن عبد اللہ بن حنفس بن ہاشم بن زبیر بن انس
بن مالک ابوالابراہیم اسماعیل بن ابراہیم الکلبی، ابن عون
محمد بن سیرین، ابوالبرہرہ سے حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے کوئی علم کی بات دریافت کی
جائے اور وہ اسے حقیقی رکھے تو قیامت کے دن اسے آگ کی
لگام لگائی جائے گی۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الْيَشْبَعِ الصَّقَلَانِيُّ
ثُمَّ خَلَّفَ بَنُو يَمِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ التَّيْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ الْمُصَلَّبِ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعَنَ أَحَدُهُمْ هَذَا وَكَأَمْتَهُ أَدْرَكَهَا كَمَنْ جَحَدَ
حَدِيثًا نَقَدْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ -

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْكَازِمِ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ
حَدَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَسَّابِ بْنِ يَسَّابٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سِئَلَ عَنْ عِلْمٍ وَكَفَى الْجَهْلَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ بِرِيقِ نَارٍ -

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ جَبَانَ بْنِ وَاقِدٍ الثَّقَفِيُّ
أَبُو سَعِيدٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَاصِمٍ ثَمَّ مُحَمَّدِ
بْنِ كَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَمَ عِلْمًا كَانَ يَنْفَعُ
اللَّهُ فِي أَمْرِ النَّاسِ أَمْثَرًا لِيَوْمِ الْجَمْعِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَلْجَأُ مِنَ النَّارِ -

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ بْنِ جَعْفَرِ
أَبُو زَيْدٍ بَنِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَمَّ أَبُو تَرَاهِيمَ رِاسْمَاعِيلُ
أَبُو تَرَاهِيمَ الْكَلْبِيُّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سِئَلَ عَنْ عِلْمٍ وَكَفَى الْجَهْلَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ بِرِيقِ نَارٍ -

کیا جائے گا اور سب بندہ کہتا ہے اہلنا الصراط المستقیم آخر مور
یک تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندہ کے لیے ہے اور
بندہ جو سوال کر رہا ہے وہ اسے عطا کیا جائے گا۔

ابوبکر، مخدر، شعبہ، حبیب بن عبد الرحمن، جعفر بن
عاصم، ابوسعید بن العلیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کیا میں مجھے مسجد سے نکلنے سے
پہلے وہ سورت نہ سکھا دوں جو قرآن میں سب سے بڑی
سورت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے باہر
تشریف لے جانے لگے تو میں نے یاد دہانی کرائی تو
آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد ہے۔ اور وہی سبع مثلاً
اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

ابوبکر، ابواسامہ، شعبہ، قتادہ، عباس الجہشی،
ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا قرآن میں ایک سورت ہے جس میں آیت ہیں وہ اپنے
پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرے گی حتیٰ کہ اس کی مغفرت
کر دی جائے گی اور وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

ابوبکر، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، سہیل، ابوصالح
ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا قل ہو اللہ احد تمہاری قرآن کے برابر ہے۔

حسن بن علی الخلیل، یزید بن ہارون، جریر، قتادہ
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ روایت
مردی ہے۔

علی بن محمد، دیکھ، سفیان، ابو قیس الادوی، عمرو بن
میمون، ابوسعید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا اللہ احد الواحد اللہ تمہاری قرآن کے برابر
ہے۔ یعنی سورہ اخلاص۔

الْمُسْتَقِيمِ صِرَاطِ الدِّينِ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهَذِهِ الْقَبِيْدِي
وَلِقَبِيْدِي مَا سَأَلَ -

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عُمَرُو
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الصَّمِيْعِ عَنْ حُضَيْنِ
ابْنِ غَاصِقٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمَعْلِيِّ قَالَ قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْلَمُكَ
أَعْظَمَ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرَجَ مِنْ
الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِي حَرِيْمٌ فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ التَّحْمِيْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ
الَّذِي أُوْتِيْتَهُ -

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا ابُو اسَامَةَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَنَادَةَ عَنْ عِيَّاسِ بْنِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ
سُورَةً فِي الْقُرْآنِ تَلْفَحُنْ أَيْ تَشْفَعُ بِصَاحِبِهَا
حَتَّى يَغْفَرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ -

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثنا سَلْمَةُ
ابْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هُفَيْفٌ عَنْ زَيْنِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ تُكْتَبُ الْقُرْآنُ -

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلَدِ ثنا تَارِقُ بْنُ
هَارُوْدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ تَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ تُكْتَبُ الْقُرْآنُ -

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا زَيْنِعٌ عَنْ سَفِيَّانَ
عَنْ أَبِي تَيْبِيسٍ الْأَذْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ

ابن مسعود قال ثنا وكيع عن الأعمش عن
أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أيعرب أحدكم إذا
رجع إلى أهله أن يحذق ثلثاً خلفات
يعطى مريم أن تلتاً نعمة كان ثلثاً آيات
يفرهن أحدكم في صلواته خير له من ثلث
خلفات مريم عطاها

۱۵۷۸۔ حدیثنا ابو یوسف عن الأزهري ثنا عبد الرزاق
أبنا معمر عن أبو ب. بن نافع عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل المؤمن مثل الأبل المتعلقين زناكها
صاحبها يعقلها ما مسك ما عليه حزن أظن عهلاً
ذهب

۱۵۷۹۔ حدیثنا ابو مروان محمد بن عثمان الثمالی
ثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن العلاء بن عبد الرحمن
عن أبيه عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول قال الله عز وجل كنتم
اصولاً بنی وبنی عبدی سقر بن یصفرها
بنی ویصفرها یعبدی ویعبدی ما سأل قال
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفردوا
يقول العبد الحمد لله رب العالمین يقول
الله عز وجل حمدی عبدي ویعبدی ما
سأل يقول الرحمن الرحيم يقول آثقی
على عبدي ویعبدی ما سأل يقول ما لي
يوصلين يقول الله مجدني عبدي فهد لي
وهدي الأية بنی وبنی عبدي یصفر بنی
العبد إياك تعبد وإياك تسعین بنی فهدی
بنی وبنی عبدي ویعبدی ما سأل فاحس
السورة عبدي يقول العبد الهدى تا الصرا

کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے
سے کوئی اس بات کو پسند کرے کہ جب وہ گھر جائے تو اسے
مولیٰ اور نیاں گھر پر بندھی ہوئی ملیں ہم نے عرض کیا کہ کیا
نہیں آپ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص مریم
نماز میں تین آیات پڑھتا ہے تو وہ ان تین اور نیاں
سے افضل ہے۔

احمد بن ابی بکر عبد الرزاق، معمر ایوب، نافع ابن عمر
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن
مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جب تک مالک اسے
باندھے رکھے گا تب تک وہ قبضہ میں رہے گا اور جب اونٹ
کی رسی کھول دے گا تو اونٹ بھاگ جائے گا۔

ابو مروان محمد بن عثمان الثمالی، عبد العزیز بن ابی حازم
علاء عبد الرحمن، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے
نماز کو اپنے اور بندے کے مابین آدھا آدھا تقسیم کر
دیا ہے اور بندہ جو سوال کرتا ہے وہ اسے عطا ہوگا جب
بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور بندہ جو سوال
کرتا ہے وہ اسے عطا کر دیا جائے گا جب بندہ کہتا ہے
الرحمن الرحیم تو ارشاد خداوندی ہوتا ہے میرے بندے
نے میری شان بیان کی اسے وہ عطا ہوگا جس کا سوال کرے گا
بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا
ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی تو میرے
لیے سے میرے اور میرے بندے کے درمیان آدمی آدھا
ہے اور جب بندہ کہتا ہے ایک نعت دو ایک سنتیں تو اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان
آدھی آدمی ہے اور بندہ جو سوال کرتا ہے وہ اسے عطا

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَرَاهُمْ إِلَّا إِذَا
قَدْ كُفِرَتْ عَلَى قَائِمِيْنِ وَمِنْهَا يَتَوَقَّعُ أَنْ يَكُنَّ
بِهِمَا قَالِ الْإِنَّمَا لِيَسَانِكَ رَطْبًا مِنْ دَكِّ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

بَابُ فِي فَضْلِ الْإِمْرَةِ اللَّهُ

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ سَلِمَةَ أَسَدُ
شَهِدَ عَلَى ابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا سَأَلَا عَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِ إِذَا قَالَ
الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ يَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا
أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ
صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ صَدَقَ عَبْدِي
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَكَشَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ الْإِلَهَ الْمَلِكُ لَمْ يَلِدْ قَالَ صَدَقَ عَبْدِي
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا بِي الْمَلِكِ وَلِي الْعَبْدُ وَإِذَا قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَأَحْوَلُ وَلَا حَوْلَ إِلَّا بِاللَّهِ فَكَانَ
صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَكَأَحْوَلُ وَلَا حَوْلَ إِلَّا بِي
قَالَ أَبُو إِسْحَقَ كُنْ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ سَأَلَا عَنْهُمْ قَالَ
فَعَلْتُ لِأَنِّي حَقِيْقٌ مَا كَانَ فَقَالَ مَنْ دَرَّاهُمْ مِنْ عِيْنَدِ
مَوْتِهِ لَمْ تَسْتَمِ النَّارُ -

۱۵۹۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ
شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مُسْعِدِ بْنِ
رَسَاءِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَجْبِيِّ
ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُرَزِيِّ قَالَ لَنْ
مَرَّ عَمْرِي بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ كَيْبِيًّا أَسَاءَ نَكَ
لَمَّا قَرَأَ مِنْ حَيْثُكَ قَالَ كَاؤُ لَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ہے۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے جس پر میں مضبوطی سے
جم جاؤں آپ نے فرمایا تیری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ
تر رہے۔

لا الہ الا اللہ کی فضیلت کا بیان

ابوبکر بن علی، ترمذی الزیات، ابواسحاق ابوسلم
الاعرجی، ابوسریرہ اور ابوسیدہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر تو ارشاد ہوتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا
کوئی اللہ نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں بندہ جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ
وحدہ، تو ارشاد ہوتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں تمہارا ہی
ہوں، جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، تو ارشاد ہوتا
ہے میرے علاوہ کوئی نہ نہیں اور میرا کوئی شریک ہے، بندہ جب
کہتا ہے لا الہ الا اللہ الملک الاحمد تو ارشاد ہوتا ہے میرے بندے
نے سچ کہا میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تمام ملک اور تمام حمد
میرے لیے ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ تو ارشاد ہوتا ہے میرے بندے نے سچ کہا
میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میرے علاوہ کسی میں کچھ قوت
نہیں اور نہ طاقت ابواسحاق کہتے ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ جب
میں نہ سمجھ سکا میں نے ابوجعفر سے دریافت کیا انہوں نے
جواب دیا جس کو اللہ نے مرتے دم تک اس پر قائم رہنے
کی توفیق بخشی تو اسے دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

مارون بن اسحاق الہمدانی، محمد بن عبد الوہاب، مسعودی اسمعیل
بن ابی سلہ، شیبی، یحییٰ بن طلحہ، سعدی المرہبی فرماتے ہیں عمر بنی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد طلحہ کے پاس سے گزرتے
اور انہوں نے طلحہ سے کہا کیا بات ہے تمہیں تلکین پاتا ہوں کیا تمہیں
اسے مجھ زاد بھائی ابو بکر کی خلافت گراں گزری ہے انہوں نے
فرمایا نہیں، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا میں ایک
کہہ جاتا ہوں اگر کوئی اسے موت کے وقت کہے تو وہ اس کے

تِلْكَ الْقُرْآن

بَابُ فِي فَضْلِ الذَّكَوٰى

۱۵۸۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ
 الْمُؤَبَّرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيْدٍ
 ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي رَبِيْعٍ زَيْدِ ابْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا أُسَلِّمُكُمْ خَيْرَ سَلَامٍ كُمْ
 ذَاكُمْ أَهَارَ عِنْدَ مَا يَكِي كَذِمُّوا رَفَمَافِي رَجَلِكُمْ
 وَخَيْرُكُمْ كُمْ مِنْ رِغْلَيْهِ الدَّهْبِ وَالْكَوْفِي وَ
 مِنْ أَنْ تَأْتُوا عِدَاكُمْ فَتَضْرِبُوهُمْ أَعْيَانَهُمْ
 وَتَضْرِبُوهُمْ أَعْيَانَكُمْ فَذَلِكَ أَوْلَى مَا ذَكَرَ رَسُولُ
 اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ اللَّهُ وَقَالَ مَعَاذُ مَنْ جَبَلٍ
 مَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ فَعَمِلَ أَسْبَحِي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

۱۵۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ
 أَدَمَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَدَانَ عَنْ أَبِي رَسْحَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ
 أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ يَثْرِبَانِ بِهِ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جِلْسُ خَوْفٍ
 مَجْلِسٍ مَا يَنْدُرُونَ اللَّهُ فَيَبْدُو أَلَا حَقَّهُمْ لَمْ يَكْلَمُوا
 وَتَعْتَبَهُمُ الرَّحْمَةُ وَتَضْرِبَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ
 ذُكِرَ اللَّهُ فِيهِمْ عِنْدَهُ.

۱۵۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ
 الْأَدْرَاعِيِّ عَنْ زَيْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ
 عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ كَرِيحِي
 وَنَعْرَتِي فِي شَعْنَاهُ.

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي حَبِيْبٍ
 أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَبِيْبٍ
 الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالَ

ذَكَرَ كِي فَضِيلَتِهَا كَمَا بَيَّنَّ

يعقوب بن حميد ميمونة بن عبد الرحمن بن عبد الصمد بن
 سعيد بن ابی ہند زید بن ابی زید مومنی ابن عباس ابن محریہ
 ابوالدرداء کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو سب سے بہتر ہو اور تمہارا
 مال کو زیادہ محبوب ہو۔ تمہارے درجہ تاج کو بلند کرنا جو تمہارا
 لیے سونا چاندی خرچ کرنے اور تمہیں سے ایسی جنگ کرنے سے
 کہ وہ تمہاری گردنیں اتاریں اور تمہیں کی گردنیں اتار دے بہتر ہو
 صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ
 اللہ کا ذکر ہے معاذ بن جبل فرماتے ہیں اللہ کے عذاب سے
 نجات دلانے والی کوئی چیز اللہ کے ذکر سے بڑھ کر
 نہیں ہے۔

ابوبکر، یحییٰ بن آدم، عمار بن زریق، ابوالاسحاق، ابو
 المسلم، ابوسریحہ اور ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے
 کے لیے بیٹھی ہے۔ تو فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں اور رحمت
 انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ اور سکینت ان پر نازل ہونے
 لگتی ہے۔ اور اللہ فرشتوں سے ان کا ذکر کرتا ہے۔

ابوبکر، محمد بن مصعب، ادناعی، المنیل بن عبد اللہ، ام
 الدرداء، ابوسریحہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا
 ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر
 دہرے حرکت میں ہوتے ہیں۔

ابوبکر، زید بن الجباب، معاویہ بن صالح، عمرو بن قیس
 الکندی، عبد اللہ بن بسر نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے عرض
 کیا یا نبی اللہ اسلام میں نیک اعمال کا طریقہ بہت زیادہ

ابوبکر، بکر بن عبدالرحمن، علی بن الحنفیہ محمد بن ابی
لیط، علیہ العوفی، ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد گئے لالا
الا اللہ الخ تو اسے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے
ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے،

حمد کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

عبدالرحمان بن ابراہیم، موسیٰ بن ابراہیم، طلحہ بن
خراسش درباعی، جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بہترین
ذکر لالا الا اللہ اور سب سے بہترین دعا
الحمد للہ ہے۔

ابراہیم بن المنذر، صدق بن بشیر، قدام بن ابراہیم
درباعی ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کہہ رہا تھا
یارب لک الحمد کما یبغی لجلال وکبر و عظیم سلطانک تو
فرشتے اس پر بہت حیران ہوئے کہ اسے کیسے کہا جائے
تو وہ آسمان پہنچے اور عرض کیا اے خداوند اترے بندے
نے ایک ایسا جملہ کہا ہے جسے ہم نہیں جانتے کیسے کہیں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا حالانکہ وہ
زیاد جانتا ہے وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیرے
بندے نے یہ جملہ کہا ہے یارب لک الحمد کما یبغی
جلال وکبر و عظیم سلطانک تو اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے تم ان ہی الفاظ کے ساتھ اس کا یہ کہہ دو جو میرا
بندہ محمد سے ملے گا تو میں خود اسے ثواب دے دوں گا

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاكَرْتُ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَنَاكَرْتُ مِنْ الْمُتَعَدِّعِينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يَاثِبِ بْنِ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي ذِكْرِ
مَوْلَايَ الْعَدَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْفَتْحُ بَيِّنَةٌ لَا تَخْبُرُهُمْ عَلَى حُلِّي سَعْدٍ
فَيَذُوقُكَانَ كَوْنًا رَقِيحًا مِنْ قَوْلِ رَسَائِلِ -

باب فضل الحامدين

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اللّٰمِثِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَيْسِرِ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ
اَنْفَاكِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خُرَيْشِ بْنِ
عَبْدِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَازِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ -

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَسْدِرَ الْخِزْمِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ قَتْرَةَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُولُ اَلْمُعْتَرِيْنَ قَالَ
سَمِعْتُ قَدَامَةَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ الْجَوْهَرِيِّ يُحَدِّثُ
اَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِسُ لِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ اَلْحَطَّابِ
وَهُوَ عَدُوٌّ لِي وَعَلِيٌّ لِي وَابْنُ مَعْصُومٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا هَؤُلَاءِ عِبَادَتِيْنَ وَ بَادِ
اللَّهُ قَالَ يَا رَبِّ كَلِّمِ الْحَمْدَ كَمَا يَبْغِي لِحَدِّ لِي
وَحَبْلِكَ وَ لِيَطِيْبُ سُلْطَانِكَ فَعَضَلْتُ يَا لَكَلِكِي
فَلَمْ يَدِرْ يَا كَيْفَ يَكْتَسِبُهَا مَصْعَدًا اِلَى السَّمَاءِ
وَقَالَ يَا رَبِّ اَنْ عَمْدَكَ قَدْ فَارَ مَعَاذَكَ لَا
تَدْرِي رَبِّيَّةً تَكْتُمُهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ هُوَ
اَشَاهِدُ بِمَا قَالَ عَبْدُكَ مَاذَا قَالَ عَبْدِي قَالَ
بَارِكْ اِنَّكَ كَذَلِكَ قَالَ يَا رَبِّ كَلِّمِ الْحَمْدَ كَمَا

نامہ اعمال کا نور ہوگا اس کا جسم اور اس کی روح موت کے وقت اس سے
مردود حاصل کرے گی لیکن میں یہ کہہ حضور سے دریافت نہ کر سکا
تھی کہ حضور کی وفات ہوگی مگر بوسے میں وہ مکہ جاتا ہوں یہ کہ
وہیں سے جواب نے اپنے چچا ابوطالب کو مرسے وقت پڑنے
کے لیے کہا تھا اگر آپ کو اس سے بہتر اور باعث نجات کسی
کہرہ کا علم ہوتا تو وہی پڑھنے کے لیے فرماتے

عبد الحمید بن بیان، خالد بن عبد اللہ، یونس، حمید بن
بلال، جصاص بن انکابل، عبد الرحمن بن عمر، معاذ بن جبل، کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حالت
میں مرے کہ وہ اللہ کے ایک ہونے اور میرے رسول ہونے
کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی سچے دل سے ہو تو اللہ تعالیٰ
اس کی مغفرت فرمادے گا۔

ابراہیم بن المنذر، ذکر یاہن منظور، محمد بن عقبہ، ام
ہانی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
لا الہ الا اللہ سے کوئی عمل نہیں بڑھ سکتا اور نہ یہ کوئی گناہ
چھوڑتا ہے۔

ابوبکر زید بن الحباب، مالک، ابی مولیٰ ابی بکر، ابوصالح
ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جس دن میں مومنا رکھا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
والحمد ہو علی کل شیء تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب
کھا جاتا ہے۔ سو نکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سو برائیاں
مٹائی جاتی ہیں اور وہ تمام دن رات سونے تک شیطان
سے بچا رہتا ہے اور اس دن اس سے کوئی افضل
نہیں ہوتا سوائے اس کے جو اس سے زائد پڑے
(اصل کتاب ہے)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً
لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا كَانَتْ لَوَدَّ الصَّخِيفَةُ
ذَلَّتْ جَسَدَهُ وَوَرَّحَتْ كَيْفَ حِدَانٍ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ
النُّوْتِ فَلَمَّا سَأَلْتُ تَوْفِي قَالَ أَنَا أَعْلَمُهَا
بِهِ الْوَيْلُ إِذَا دَعَمْنَا عَلَيْهِمَا وَكَوَّلُوا أَنْ شَيْئًا سَجِي
لَهُ فَمَنْ لَا مَرَّةَ -

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بِيَانٍ الْوَالِئِيُّ
مَنَاخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمِيدِ
ابْنِ هِلَالٍ عَنْ حِصَّانِ بْنِ الزَّكَاهِلِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَفِيَ مَوْتًا تَشَهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي
رَسُولُ اللَّهِ يَرْجِعْ ذَلِكَ إِلَى قَدْبِ مَوْتِهِ إِلَّا
غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا -

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخِرَالِيُّ
سَأَلَ زَوْجِي ابْنَ مَنظُورٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُفَيْلٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَبْقَى مَا عَسَلُ وَلَا
تَمُرُّ ذَنْبًا

۱۵۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَبِي آخِرَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ مِائَةُ مَلَكٍ وَكَوْنُهُ مَدِينَةٌ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ مَلَكٍ شَيْءٌ قَدِيرٌ كُنْتُ لَهُ عِدَّةً عَشْرًا قَابِ
وَكُنْتُ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَعِيَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ
وَكُنْتُ لَهُ حِدَّةً مِنَ الشَّيْطَانِ بِرِسَائِرِ تَوْبِهِ إِلَى اللَّهِ
رَلَهُ يَأْتِي أَحَدًا يَأْتِيكَ وَمَأْدُوقِي يَبْرَأُ مَنْ
قَالَ أَكْثَرُ مَرَّةً -

بَابُ ٦٤٦ - فَضْلِ التَّسْبِيحِ :

١٦١- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا مُحَمَّدَ بْنَ فَضْلِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ :

١٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاعِقَانِ ثَنَا حَبَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَنَانَ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرُسُ غَرْسًا فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْرُسُ قُلْتَ غَرْسًا لِي قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَيْرِاسٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ هَذَا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلُّ سُبْحَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَغْرُسُ لَكَ وَاحِدَةً شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ :

١٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُسْعَدُ بْنُ شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ بْنِ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ جَوْدِيَّةٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّ صَلَّى الْعِدَّةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْعِدَّةَ وَهُوَ تَذَكَّرَ اللَّهُ فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَتِ النَّهَارُ أَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ مِنْذُ تَمَّتْ عَنْكَ أَرْبَعٌ كَلِمَاتٍ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ وَفِي الْاَكْثَرِ وَارْجِعْ أَوْ أَوْزَنْ فَإِنَّمَا تَسْبُحُنَ اللَّهُ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

تَسْبِيحِ كَايْمَانِ

ابو بشار، علی بن محمد، محمد بن فضیل، عمادہ بن القعقاع، ابو زرعم، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - دو کلمے ہیں جو زبان پر بہت کلمے ہیں - میزان میں بہت بھاری ہیں۔ اور اللہ کو بہت پسند ہیں۔ سبحان اللہ و محمدہ - سبحان اللہ العظیم :

ابوبکر، حماد بن سلمہ، عثمان، ابوسنان، عثمان بن ابی سودہ، ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک دن وہ درخت لگا رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے۔ فرمایا سے ابو ہریرہ کیا کر رہے ہو۔ میں نے عرض کیا درخت لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس سے بہتر درخت نہ بتا دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے ہر ایک کلمہ کے بدلے تھارے بیعت جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا :

ابوبکر، محمد بن بشر، مسر، محمد بن عبدالرحمان، ابو راشد بن ابن عباس، ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد گزرے اور وہ اللہ کا ذکر کر رہی تھیں۔ آپ بوٹ گئے۔ حتی کہ دوپہر کا وقت قریب ہو گیا۔ آپ کا دوبارہ گذر ہوا۔ تو آپ نے جو ہریرہ کو ذکر میں مشغول پایا۔ جب میں ذکر سے فارغ ہوئی تو آپ نے فرمایا جب سے میں تم سے پہلے سے گیا ہوں۔ یہ چار کلمے تین مرتبہ پڑھے ہیں۔ یہ چار کلمے وزن میں اس سے بہت زیادہ ہیں جو تم پڑھتی ہو۔ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ لِحُسْنَةِ

يَتَّبِعِي لِحَالِي دَحْرَبَكَ وَعَظَمِي سُلْطَانِكَ فَقَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا أَتَبَاها كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى
يَلْقَانِي فَأَجْزِينِي هَا -

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا يَحْيَى بْنُ زَائِدَةَ
ثَنَا سُرَيْبِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجُبَيْرِ
ابْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي بَرٍّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ إِنِّي
طَلَبْتُ قَبْلَكَ كَمَا قَدِمْتُ فَكَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هَذَا قَالَ الرَّجُلُ
أَنَا وَمَا رَدَّتْ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَقَدْ فَتَحَتْ لَهَا
أَبْوَابَ السَّمَاوَاتِ فَهَذَا نَحْوُ مَا نَحْوُ الْكُدَيْشِ -

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَعْمَرِيُّ
أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ سَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
مَأْجِيئًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ سَتَمْتُ
الصَّلَاةَ إِذَا رَأَى مَا يَكُونُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
عَلَى كُلِّ حَالٍ -

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَالِبٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَبِّ آخِرُ دَرَجَاتِكَ
مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ -

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَمْرِو
عَنْ سَيْبِ بْنِ يَشْرِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْرَجَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ
نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا كَأَنَّ الْكَلْبَ إِذَا غَطَّاهُ
أَفْضَلَ مِمَّا أَحَدٌ -

علی بن محمد، یحییٰ بن آدم، اسرار بن ابوالاسحق، عبد الجبیر
بن داؤد کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نماز پڑھی ایک شخص نے کہا الحمد للہ حمد کثیرا مبارک
فیہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا
یہ کلمہ کس نے کہا تھا ایک شخص نے عرض کیا میں نے یہ کلمہ
کہا تھا اور اس سے کوئی نرالی کا مقصد نہ تھا آپ نے فرمایا
اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھلے
دیے گئے اور یہ کلمہ عرش سے ورے کہیں ہی نہ رکا۔

ہشام بن خالد، ابو مروان، ولید بن مسلم، زہیر بن محمد،
منصور بن عبدالرحمان، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی اچھی بات دیکھتے
تو فرماتے الحمد للہ الذی، بنعمتہ تمہ الصلوات
اور جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو فرماتے الحمد
للہ علی کل حال

علی بن محمد، وکیع، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن ثابت
حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم فرمایا کرتے الحمد للہ علی کل حال

حسن بن علی، ابوجاسم، شیبہ بن بشر، ربیع بن اسلم
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جب اللہ اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے
اور وہ کہتا ہے الحمد للہ تو یہ کلمہ اللہ کے نزدیک
اسے نعمت دینے سے بہتر ہوتا ہے۔

تشییح کا بیان

ابو بشر، طلحہ بن محمد، محمد بن فضیل، عمارہ بن الققاع، ابو زرہ، ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - دو گلے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں - میزان میں بہت بھاری ہیں۔ اور اللہ کو بہت پسند ہیں۔ سبحان اللہ و محمد - سبحان اللہ العظیم

ابوبکر، حماد بن سلمہ، عفان، ابوسنان، عثمان بن ابی سودہ، ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک دن وہ درخت لگا رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے۔ فرمایا اے ابو ہریرہ کیا کر رہے ہو۔ میں نے عرض کیا درخت لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس سے بہتر درخت نہ بنا دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا

ابوبکر، محمد بن بشر، مسر، محمد بن عبدالرحمان، ابو راشد بن ابن عباس، ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد گزرے اور وہ اللہ کا ذکر کر رہی تھیں۔ آپ لوٹ گئے۔ جتنی کہ دوپہر کا وقت قریب ہو گیا۔ آپ کا دوبارہ گزر ہوا۔ تو آپ نے جوہریرہ کو ذکر میں مشغول پایا۔ جب میں ذکر سے فارغ ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ جب سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں۔ یہ چار کلمے تین مرتبہ پڑھے ہیں۔ یہ چار کلمے وزن میں اس سے بہت زیادہ ہیں جو تم پڑھتی ہو۔ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَىٰ لِنَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ لِمَنَّةِ

بَابُ ٦٤٦ - فَضِيلُ التَّسْبِيحِ

١٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

١٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيرَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَبَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَنَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرُسُ غَرْسًا فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْرُسُ قُلْتُ غَرْسًا لِي قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ كَثْرَتُكَ مِنْ هَذَا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَغْرُسُ لَكَ وَاحِدَةً شَجْرَةً فِي الْجَنَّةِ

١٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيرَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُسْعَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ بَيْتِ قَلْتٍ قَالَتْ قَرِيبًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ صَلَّى الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ وَهِيَ تَدَاكُرُ اللَّهُ فَرَجَعْتُ جِئْتُ أَرْتَفَعُ أَلْهَامًا أَوْ قَالَ أَنْصَفَ وَهِيَ كَذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ مِنْذُ قُلْتُ عَنْكَ أَرْبَعٌ كَلِمَاتٍ ثَلَاثٌ مَرَّاتٍ وَهِيَ أَكْثَرُ وَارْجِعْ أَوْ أَوْدَنْ فَإِنَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَرَضِيَ لِنَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

يُدْعِي لِيَجْلِسَ دَعْوِكَ وَعَظِيمُ سُلْطَانِكَ تَقَالِ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا أَلْتَبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدُ وَحْدِي
يَلْقَانِي فَأَخْرِجْنِي بِهَا -

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
ثَنَا سُرَيْبِيُّ عَنْ أَبِي رَسْحَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ
ابْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَمَدًا كَوْنِيًّا
طَلَبْنَا فَمَا رَكَّاعِينَ بَلَسْنَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هَذَا قَالَ الرَّجُلُ
أَنَا وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ فَإِنَّ لِقَاءَ مُنَحَّتْ لَهَا
الْبَوَابُ التَّارِقَاتُ فَتَمَّهَا نَحْنُ نُحُونَ الْكُفْرِيْنَ -

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَثَرِيُّ
أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا أَبُو لَيْدٍ بْنُ مُسْلِمٍ قَتَا زُهَيْرُ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِيهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ سَعِيدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
مَاتِحِبًّا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ سَتِيتُ
الصَّلَاتِ حَاتٍ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْفُرُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
عَلَى كُلِّ حَالٍ -

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ
مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ -

۱۶۰۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَدِيُّ ثَنَا أَبُو عَلِيٍّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ بِعَبْدٍ
نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا كَمَا كَانَ الَّذِي أَعْطَاكَ
أَفْضَلَ وَمَا أَحَدًا -

علی بن محمد، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابو اسحق، عبد الجبار
بن داؤد کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نماز پڑھی ایک شخص نے کہا الحمد للہ سمدًا کونیا
فیر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا
یہ کلمہ کس نے کہا تھا ایک شخص نے عرض کیا میں نے یہ کلمہ
کہا تھا اور اس سے کوئی لڑائی کا مقصد نہ تھا آپ نے فرمایا
اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے
دیئے گئے اور یہ کلمہ عرش سے ورے کہیں ہی نہ رکا۔

ہشام بن خالد، ابو مروان، ولید بن مسلم، زبیر بن محمد
منصور بن عبدالرحمان، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی اچھی بات دیکھتے
تو فرماتے الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات
اور جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو فرماتے الحمد
لله على كل حال

علی بن محمد، وکیع، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن ثابت
حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا کرتے الحمد لله على كل حال

حسن بن علی، ابو اسحاق، شیبہ بن بشر، ربیع السنی
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جب اللہ اپنے بندے پر کوئی نعت نازل فرماتا ہے
اور وہ کہتا ہے الحمد لله تو یہ کلمہ اللہ کے نزدیک
اسے نعت دینے سے بہتر ہوتا ہے۔

سعی - ابو صالح ، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - جس نے سو بار سبحان اللہ و الحمد لله کہا - تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں - چاہے سمندر کی بھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو ۛ

صلی بن محمد ، ابو معاویہ ، عمر بن راشد ، یحییٰ بن ابی کثیر ، ابو الدرداء سے روایت ہے کہ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا - اے ابو الدرداء سبحان والحمد لله ولا اله الا الله ، واللہ اکبر کو ضرور پناؤ - کیوں کہ یہ گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے ہیں - جیسے درخت اپنے پرانے پتے گرا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی بیان

صلی بن محمد ، ابو اسامہ ، محارب بن مالک بن مغول محمد بن سوقة ، نافع ، ابن عمر نے فرمایا کہ ہم گتے دیتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سو بار پڑھتے - رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم ۛ

ابو بکر ، محمد بن بشر ، محمد بن عمرو ، ابو سلمہ ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ سے دن میں سو بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں ۛ

صلی بن محمد ، وکیع ، منیرہ بن ابی الحر ، سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ ، ابو بردہ ، ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ سے دن میں ستر بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں ۛ

ابو شامہ ثنا عبد الرحمن المحاربی عن مالک بن انس عن سفيح عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال سبحان الله ويحمده مائة مرة مغفرت له ذنوبه وكونت مثل زبد البحر ۛ

۱۶۸۸ - حدثنا علي بن محمد ثنا ابو معاوية بن عمرو بن راشد عن يحيى بن ابی كثير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك ولا اله الا الله يستعان الله والحمد لله ولا اله الا الله فالله اكبر فائهما يعني يحططن الخطايا كما يحط الشجرة ورتبها ۛ

باب الاستغفار

۱۶۸۹ - احداثا علي بن محمد ثنا ابو اسلمة والمحارب عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عن نافع عن ابن عمر قال كنا نعتد لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس يقول رب اغفر لي وتب علي انك انت التواب الرحيم مائة مرة ۛ

۱۶۹۰ - حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمد بن بشر عن محمد بن عمرو و ابي شيبة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لا استغفر الله و اذتوب عليه في اليوم مائة مرة

۱۶۹۱ - حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن مغيرة بن ابي الحر عن سفيح بن ابي بردة بن ابي موسى عن ابي بصير عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لا استغفر الله و اذتوب عليه في اليوم سبعين مرة ۛ

رِزْقَهُ عَزْمًا مِثْلَهُ سُبُعَاتِ اللَّهِ وَمَذَابَ
كَلِمَاتِهِ

۱۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو يَسِيرٍ يَكْرُمُ بْنُ خَلْفٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هُوسَى بْنِ أَبِي عَيْشَى
الْقَدْحَانِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَدْعَى لَخِيْمٍ
عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ يَسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا تَدْرُدُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ
السُّبُوحِ وَالْتَهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ يَبْتَغِي عَطْفَنَ
حَوْلِ الْعَرْشِ لَهْمَنْ دَرَى كَرِيحِي الْعَلَّ نَدَّ كُرَى
بِصَاحِبِهَا أَمَا يَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ
أَدْلَى بَرَالُ لَهُ مِنْ يَدِ كَرِيهِ :

۱۶۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ السَّنْدِ وَالْمُرْبَاطِيُّ
ثَنَا أَبُو يَحْيَى دُرَيْرِيُّ بْنُ مَنْظُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ مَعْقَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ
أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُرَيْ كَرِيحِي عَلَى عَمَلٍ فَأَبَى قَدْ
كَبُرْتُ وَصَغُفْتُ وَبَدَأْتُ فَقَالَ كَبُرَ اللَّهُ مَا نَ
مَرَّةٍ وَأَحْبَدِي اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَسَبْعِي
اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْحَمٍ
مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ
وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَكْبَةٍ :

۱۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو عَرَفَةَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو
ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِهْدِيٍّ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ سَابِثٍ عَنْ
سَعْدَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَرْبَعٌ أَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَبْضُرُكَ يَا بَنِي
بَدَأْتُ سُبُعَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ :

۱۶۷- حَدَّثَنَا كَثْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَرَفَةَ سُبُعَاتِ اللَّهِ وَمَذَابَ
كَلِمَاتِهِ

بكر بن خلف ، يحيى بن سعيد ، موسى بن
ابن عيسى ، عون بن عبد الله ، محمد بن عثمان بن بشر
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا۔ خدا نے ذوالجلال کا جو تم ذکر کرتے ہو وہ تسبیح
تہلیل اور تحمید ہے۔ یہ عرش کے پاس گھومتے رہتے
ہیں۔ ان میں سے شہد کی کھپوں کی طرح آواز
نکلتی ہے۔ اب تم میں سے کون ایسا شخص ہے
جسے ایسے شخص کی ضرورت ہو۔ جو خدا کے
سامنے اس کا ذکر کرتا رہے :

ابراہیم بن السنندری ، زکریا بن منظور ، محمد بن
عقرب ، ابن مالک (رباعی) ، ام لانی نے فرمایا کہ۔ میں
ختنور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کی
یا رسول اللہ مجھے کوئی عمل بتائیے۔ میں بوڑھی اور
ضعیف ہو گئی ہوں۔ میرا بدن بھاری ہو گیا ہے آپ
نے فرمایا سو بار اللہ اکبر ، سو بار الحمد للہ ، سو بار
سبحان اللہ یہ سو۔ یہ ان سو گھومتوں سے بہتر ہے
جو جہاد فی سبیل اللہ میں حج زین و الحام کے دیے
ہائیں۔ سو ہونور قرآن کرنے اور سو غلام آزاد
کرنے سے بہتر ہیں :

حفص بن عمرو ، ابن مہدی ، سفیان ، سلمہ بن
کھیل ، ہلال بن یساف ، سمرہ بن جندیب ، کابیان
سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار
کلمے تمام کلمات سے بہتر ہیں۔ اگر ان سے
کوئی مقدم و موخر ہو جائے تو کوئی منکر نہیں
سبحان اللہ - والحمد للہ - ولا الہ الا اللہ - واللہ
اکبر :

نصر بن عبد الرحمن - عبد الرحمن الجعفی ثمالک

ارشاد فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ایک نبی کرتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ تو میں اس پر زیادہ بھی کر لیتا ہوں۔ اور جو برائی کرے اس کے لیے اتنی برائی ہے۔ یا میں معاف کر دیتا ہوں۔ جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے۔ تو میں اس سے ایک ذراع قریب ہوتا ہوں تو مجھ سے ایک لیلان قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باغ قریب ہوتا ہوں۔ جو میری جانب آہستہ آہستہ آئے۔ تو میں اس کی جانب دوڑ کر آتا ہوں۔ جو شخص مجھ سے زمین بھر کر گناہوں سے بچے گا۔ میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے لوں گا۔

ابو بکر، علی بن محمد، ابو معاویہ، العنسی، ابو صالح، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اگر وہ میرا دل میں ذکر کرتا ہے۔ تو میں بھی دل میں ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ میرا لوگوں کے سامنے ذکر کرتا ہے تو میں بھی ان لوگوں میں اس کا ذکر کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہیں۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے۔ تو میں اس کی جانب ایک ذراع بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میری جانب آہستہ آہستہ آئے۔ تو میں اس کی جانب دوڑ کر آتا ہوں۔

ابو بکر، معاویہ، وکیع، العنسی، ابو صالح، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کا ہر عمل دس غن سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے جو اسے روزہ کے، اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے وہ میرے لیے

اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی تفسیر میں کتابان
 محمدان، الصباح، تہذیب، ماصم الاحول، ابو عثمان
 ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لا حول بڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا اے عبد اللہ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مَنْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَنْ جَاءَ لِمَسْتَرَةٍ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِيهَا أَذَانِيَهُمْ
مَنْ جَاءَ بِالسَّبِيحَةِ فَجَنَادٌ سَبِيحَتُهُ مِثْلُهَا أَوْ
عَفْوٌ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ
ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ
إِيَّاهُ وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَ
مَنْ لَدِينِي بِعَرَابِ الْأَرْضِ حَوْلِيَةً ثُمَّ
لَا يَسْأَلُ كُنِيَ شَيْئًا لَيْتِيهَا بِمِثْلِمَا
مَغْفُورَةٌ

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَنْ
 مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
 عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ
 سُبْحَانَكَ إِنَّا عِنْدَكَ طَائِعٌ عِبْدٌ عَنِّي بِي وَأَتَمَعْتُ
 جِبْنٌ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ
 فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَالٍ ذَكَرْتُهُ فِي
 مَالِي خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ
 ذِرَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو
 مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
 عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُصَانَعُ لَهُ الْخَسَنَةُ بَعَثَرُ امْتَالِيهَا
 إِلَى سَبْعِينَ مِثْقَالًا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَكَ يَا
 اللَّهُ مَنْ قَالَ لِي وَأَنَا أَحْزَنُ بِهِ
بَابُ مَا حَاجَ فِي الْأَحْوَالِ وَالْقُوَّةِ إِلَّا بِاللَّهِ :
 ۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا عَنْ
 غَالِمِ الْأَحْوَالِ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ

۱۴۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ حَدِّ يَمَّةَ قَالَ كَانَ فِي يَسَافِي كَرَّرْتُ عَلَى أَهْلِي وَكَانَ لَا يَمُدُّ وَهُمْ إِنْ عَيَّرُوا مَكَرَمْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ الْأَسْتِغْفَارِ فَأَسْتَعْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مَبِينٍ مَرَّةً ۝

طلحے بن محمد، ابو بکر بن عیاش، ابو اسحاق، ابو المبارک، حدیث نے فرمایا کہ میں اپنے اہل خانہ سے اکثر غصہ میں زبان درازی کرتا تھا لیکن یہ زبان درازی اوروں سے نہ ہوتی۔ میں نے اس کا ذکر حضور سے کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم ہر روز دن میں ستر بار استغفار کر لیا کرو ۝

۱۴۱۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحَمَوِيِّ ثنا أَبِي ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِزْرِي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرٍّ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ لَمْ يَسْأَلْ وَجَدَ فِي صَحِيحَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا ۝

عمرو بن عثمان بن سعید، عثمان بن محمد بن عبد الرحمن بن عزیق (رباعی) عبد اللہ بن بسر، سعید بن بریر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ انسان بہت خوش نصیب ہے۔ جس کے صحیفہ میں کثرت سے استغفار ہو ۝

۱۴۱۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا العَکْمُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْأَسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَيْمٍ ذُرِّيًّا وَمِنْ كُلِّ ضَيْبٍ مَخْرَجًا وَرِزْقًا مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝

ہشام، ولید بن مسلم، حکم بن مصعب، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کو اپنے لیے ضروری قرار دیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا ۝

۱۴۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مِنْ لَدُنِّي إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْرَأُوا وَإِذَا أَسْلَوْا اسْتَعْفَرُوا ۝

ابو بکر، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، طلحے بن زید، حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے احسنیٰ من لدنیٰ ادا کیا تو میں تم کو استبرأؤا قرار دے دوں گا۔ اور اگر تم نے اسلوا استعفروا ۝

عمل کی فضیلت کا بیان

طلحے بن محمد، وکیع، اعشى، عمرو بن سوید ابو ذر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ ۝

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَوَّيْدِ بْنِ

فَمَا لِي - رَبِّكُمْ اَوْ عَوْنِي اَسْتَجِيبُ لَكُمْ ؟

محمد بن یحییٰ، ابو داؤد، عمران القطان، قتادہ سعید بن ابی الحسن، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ کوئی شے پسند نہیں ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا بیان

صلی بن محمد، یحییٰ، سفیان، عمرو بن مرة الجلی عبد اللہ بن الحارث المکنبی، قیس بن طلق الخفصی، ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کہا کرتے کہ رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَانصُرْنِي وَلَا تُنصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي لِطَرِيقِ الْمَغْدِي لِي وَانصُرْنِي يَا مَنْ بَسَمِ عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَرًا لَكَ رَهَابًا لَكَ مُطِيعًا اِيَّاكَ مُحِبًّا اِيَّاكَ اَوْ اَمَّا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي حَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَاتِي قَامِدِ تَلْبِي وَسِدِّ لِسَانِي وَتَيْتْ حُجَّتِي وَاسْئَلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي - المز ابو الحسن کہنے میں سے روایت ہے کہ تو کیا میں اسے دتروں میں پڑھ لیا کروں - اہموں نے فرمایا ہاں -

ابو یوسف، محمد بن ابی بیدہ، ابو یسیر، ابو اسحاق، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ فاطمہ حضور کی خدمت میں خادم کا سوال کرنے آئیں آپ نے فرمایا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو تمہیں دوں - وہ واپس چلی گئیں - اس کے بعد حضور

الدُّعَاءُ هُوَ الْبَيِّنَةُ لِقَوْلِهِ وَقَالَ رَبِّكُمْ اذْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؟

۱۲۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ شَنَا أَبُو دَاوُدَ شَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْبَرُ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ :

۱۲۲۵ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ شَنَا وَكَيْعَبُ بْنُ سَنَةَ خَمْسٍ وَتَسْعِينَ وَمِائَةً قَالَ تَسْلَمُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ الْأَعْمَشِ مِنْهُ عَمِينَ سَنَةَ شَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْوَةَ الْجَمَلِيُّ فِي زَمَنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَارِثِ الْمَكْنَبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ الْعَنْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَانصُرْنِي وَلَا تُنصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي لِطَرِيقِ الْمَغْدِي لِي وَانصُرْنِي عَلَيَّ مَنْ بَسَمِ عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ تَسْكَرًا لَكَ ذَكَرًا لَكَ رَهَابًا لَكَ مُطِيعًا اِيَّاكَ مُحِبًّا اِيَّاكَ اَوْ اَمَّا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَاتِي قَامِدِ تَلْبِي وَسِدِّ لِسَانِي وَتَيْتْ حُجَّتِي وَاسْئَلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانِيُّ قُلْتُ يَوْكِيْعُ اَتُوْكَرُ فِي تَمْوُوتِ الْوُتْرِ قَالَ نَعَمْ :

۱۲۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ شَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا مَا عِنْدِي مِمَّا اَعْطَيْكَ فَخَرَجْتَ فَاتَاهَا

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنِ
قَيْسٍ الْأَدْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَلَّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَنَا وَكَيْفٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ
مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُسَيْنِ الْمَدَنِيِّ
شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ شَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
زَيْدٍ مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ
قَالَ مَرَرْتُ بِأَبِي لَيْلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِي يَا حَازِمُ أَكْثَرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَبْوَابُ الدُّعَاءِ

باب ۶۳۔ فضائل الدعاء

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ
بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا كُنَّا وَكَيْفٌ شَنَا أَبُو السَّيِّحِ الْمَدَنِيُّ
سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْعُ
اللَّهُ سُبْحَانَكَ غَضِبْتَ عَلَيْهِ

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَنَا وَكَيْفٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمْدَنِيِّ
عَنْ يَسِيْعِ الْكَنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ

بن قیس ، کیا میں تمہیں وہ گمزنہ بتا دوں۔ جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول آپ نے فرمایا
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *
صلی بن محمد ، وکیح ، اعمش ، مجاہد ، عبد الرحمن ، ابن ابی لیلہ ، ابو ذر سے بھی یہ روایت مروی ہے

یعقوب بن حسیب ، محمد بن سعید ، خالد بن سعید ، ابو زید ، مولى حازم بن حرملة ، حازم بن حرملة نے فرمایا کہ میں ایک دن حضور کے پاس سے گذرا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے حازم لا حول الاكثر لها کرو۔ کیوں کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے

لہ کے نام سے شروع ہو کر ہر بان نہایت دم کرنے والا ہے

أَبْوَابُ الدُّعَاءِ
دُعَايُ تَقْبُلُهَا كَمَا يَبْتَغَى

ابو بکر ، صلے بن محمد ، وکیح ، ابو الیخ ، صالح ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا۔ اللہ اس پر غضب ناک ہوتا ہے

صلے بن محمد ، وکیح ، اعمش ، ذر بن عبد اللہ ، اہدانی ، یسعیع الکندی ، نعمان بن بشیر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دعا

فرمایا دل خدا کی دو انگلیوں کے درمیان میں سمجھیں۔ جیسے
چاہے تبدیل فرماتا رہتا ہے ۵

محمد بن ریح، یزید بن ابی حبیب، ابو الجوزا
عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی دعا عظیم فرمادیجئے جو
میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاعْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوْسُ الرَّحِیْمُ ۵

ع۔ بن محمد، وحیح، مسعر، ابو مزروق، ابو الوالی
ابو امامہ الباہلی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک
عصا پر ایک لکائے باہر تشریف لائے ہم نے جب
آپ کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم ایسے کھڑے نہ
ہو اگر وہ جیسے فارسی اپنے بیٹوں کے لیے کھڑے ہونگے
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے دعا فرما دیجئے۔ آپ
نے دعا کہ اَللّٰهُمَّ اعْفِرْنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَرْضْنَا عَنَّا وَ
تَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتَحْنَانِ مِنَ النَّارِ
وَاصْرِحْ لَنَا شَأْنَنَا کَلْمًا۔ ابو امامہ فرماتے ہیں ہمارا
ظور جس بھی آپ کو کچھ نہیں اپنے ذوالکلیب نے ہمارے لیے تاکا جمع نہیں کیے
جیسے بن سجاد، یزید بن اسعد بن ابی سعید المقرنی۔

عبد بن ابی سعید، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ
لَّا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَحْشَعُ وَ
مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دَعَا
لَا یُسْمَعُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پناہ مانگنے والی چیزوں کا یہ

اِنَّ الْفُلُوْبَ یَتِیْنُ اِمْتَبِعِیْنِ مِنْ اَمْتَابِیْرِ الرَّحْمٰنِ
عَزَّوَجَلَّ یَقِدُّہَا وَاَسْأَلُ الْعَشَّ بِاَسْعِیْبِہٖ ۵
۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُوَیْرِ عَنْ اَبِی الثَّوْبَانِ
سَعْدِ عَنْ یَزِیْدِ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْجَوْزِیِّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِی یُزَیْرَ الصِّیْقِ
اَنَّهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمْتَنِی
دُعَاً اَدْعُوْہِ بِیْ صَلَوٰتِیْ قَانَ قَلَّ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ
نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
فَاعْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ
اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوْسُ الرَّحِیْمُ ۵

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَنَا وَکَیْسَعٌ عَنْ
مِشْعَرِ بْنِ اَبِی ہُرَیْرَةَ عَنْ اَبِی ذَابِلٍ عَنْ اَبِی اُمَلَةَ
الْبَاهِلِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُتَّوِّجٌ عَلٰی عَصٰی مَحْتَمًا زَايِنًا قُلْنَا لَقَدْ اَلَا
تَقْعُوْا کَمَا یَقْعَلُ اَهْلُ فَاْرِسٍ یُعْطَمُ اَبْہَا قُلْنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ نَاثًا اَلَا اَلَلَّہُمْ
اعْفِرْنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَرْضْنَا عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا
الْجَنَّةَ وَتَحْنَانِ مِنَ النَّارِ وَ اَمْلِیْہِ لَنَا شَأْنَنَا
کَلْمًا فَانْ نَکَانَا اَحْبَبْنَا اَنْ یَنْزِیْدَ نَا فَاقَالَ
اَوْ لَیْسَ قَدْ جَمَعْتَ لَکُمْ الْاَمْرَ ۵

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَنَّ
اَلْبَیْهَتِیْنَ بَنُو سَعْدِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی سَعِیْدِ الْمَقْفَرِ
عَنْ اَخِیْبِہٖ عَنَادِ بْنِ اَبِی سَعِیْدِ اَنَّهُ سَمِعَ
اَبَا ہُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ
عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَحْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا
تَشْبَعُ وَ مِنْ دَعَا لَا یُسْمَعُ ۵

بَابُ مَا تَعُوْذُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۵

بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ السَّيِّئُ سَأَلْتُ أَحَبَّ إِلَيْكَ
 أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ لِمَا عَلِيٌّ قُوْلِي لَا يَلِ
 مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ فَقَالَ قُوْلِي أَلَمْ تَرَ رَبَّ
 السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
 وَالْفُرْآنِ الْعَظِيمِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ
 شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
 شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ قُدْرَتَكَ شَيْءٌ
 وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ
 اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ
 التَّفَقِيرِ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ ابْنِ أَبِي
 السَّدِّ وَرَقِيٌّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
 عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسُّقَى وَالْعَفَاةَ وَالْغَنَى

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ كَثِيرٍ عَنْ هُوسَى بْنِ عَمِيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَسَيْتَ وَ
 عَلَّمْتَنِي مَا يَنْفَعُنِي وَرَدِّ فِي عِلْمِنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى
 كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَارَكٍ
 ثَنَا أَبِي ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرِّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ
 بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُكَلِّمُنِي أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ تَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ
 فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعَاكَ عَدْبُنَا وَ
 آمَنَّا بِكَ وَسَدَدْنَا فَكَيْفَ يَمَاجُنْتُ بِهِ فَقَالَ

اکرم خود ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ اور
 فرمایا۔ جس چیز کا تم سوال کرنے لگی تھیں۔ وہ خوب سے
 یا اس سے بہتر شے بتاؤں۔ علی نے فاطر سے کہا اس
 سے بہتر پھر کا سوال کرو۔ فاطر نے یہی سوال کیا کہ آپ نے
 فرمایا یہ کہو۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
 وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ
 شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْآنِ الْعَظِيْمِ
 أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
 الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ قُدْرَتَكَ
 شَيْءٌ أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ
 وَأَغْنِنَا مِنَ التَّفَقِيرِ

يعقوب بن ابراهيم، محمد بن بشار، ابن ماجہ
 سفیان، ابوالاسحاق، ابوالاخوص، عبد الرحمن بن
 کہ نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ
 اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالسُّقٰی وَالعَفَاةَ وَالعَفَاةَ
 وَالعَفَاةَ

ابوبکر، محمد بن عبد اللہ بن مزیر، موسیٰ بن عیسیٰ
 محمد بن ثابت حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے۔ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا
 عَلَّمْتَنِيْ وَعَلَّمْتَنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَرَدِّ فِيْ عِلْمِنَا وَالْحَمْدُ
 لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ
 النَّارِ

محمد بن عبد اللہ بن مزیر، محمد اللہ، الأعش
 الرقاشی، انس بن مالک کا بیان ہے کہ۔ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اکثر کہا کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ تَبِّتْ قَلْبِيْ
 عَلٰی دِيْنِكَ۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ ہم پر خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ پر ایمان لائے
 اور ایمان لائے کی قسم توئی جو آپ سے کرائے آئیے

بن حنیئ بن حبان ، اسرج ، ابوہریرہ ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایک رات حضور کو بستر پر موجود نہ پایا تو میں نے آپ کو تلاش کیا۔ تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر چا پڑا۔ آپ مسجد میں تھے۔ اور آپ کے قدم مبارک کھڑے ہوئے تھے۔ آپ سجدہ میں تھے اور یہ دعا فرما رہے تھے۔ اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا اَحْصِي تَسَاءُ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ :

ابوبکر ، محمد بن مصعب ، اوزاعی ، اسحاق بن عبد اللہ ، جعفر بن عیاض ، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ سے فرزقت ، ذلت ، ظلم کرنے اور اور ظلم کیے جانے سے پناہ مانگو :

علی بن محمد ، وکیع ، اساترہ بن زید ، محمد بن النکدہ ، جابر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ سے اس علم کا سوال کرو جو فائدہ پہنچائے اور اس علم سے پناہ مانگو جو فائدہ نہ پہنچائے :

علی بن محمد ، وکیع ، اسرائیل ، ابو اسحاق ، عمرو بن میمون ، حضرت طر نے فرمایا کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُغْلِ وَارْذَلِ الْعُرْوَةِ عَادِيَةِ الْقَعْرِ وَقِنْتِي الْعَتَدِرَ وَكَيْعَ كَيْعِ هَيْبَةَ كَافَّةٍ يَرْتَدُّ بِهَا النَّاسُ بِرَأْيِهَا :

تجامع دعاؤں کا بیان

ابوبکر ، یزید بن ہارون ، سعد بن طارق (رباعی) طارق فرماتے ہیں ایک شخص حضور کی خدمت میں۔

اَبُو اسْمَاعِلَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَنِئِ بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَقَدَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ قِرَائِهِ كَالْتَسْتَةِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنُصْرَبَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِمَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَاقِبَاتِكَ مِنْ عَقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي تَسَاءُ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ :

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مِصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْقَعْرِ وَالْبُغْلِ وَالذَّلَّةِ وَأَنْ تَقْلِبَ أَوْ تَقْلِبَ :

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ رَعَوَى جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ عِدْمًا تَأْتِعَاوُ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَيْبِهِ لَا يَنْفَعُ :

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ اسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنِ اسْحَاقِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْأَسَدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُغْلِ وَارْذَلِ الْعُرْوَةِ وَعَدَابِ الْقَعْرِ وَفِتْنَةِ الْعَتَدِرِ قَالَ وَكَيْعٌ يَفْهِي السَّرَّجَلُ يَمُوتُ عَلَى نَيْتِهِ لَا يَسْتَعْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا :

بالتبليج الجوامع من الدعاء

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هَارُونَ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنِ أَبِيهِ أَنَّ

ابوبکر، ابن عمر، ح، علی بن محمد، وکیع، ہمام،
عسره، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْيَسْحٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ
وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ السَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ
اعْمِلْ لِيْ خَطَايَاىِٕ بِمَا كَسَبْتُ مِنَ الشَّرِّ وَالْجُرْمِ وَ
تَقِ قَلْبِيْ مِنْ الْفُتُوْا يَا كَمَا نَقَبْتَ الْقُوْبَ
الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعَدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
خَطَايَاىِٕ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الشَّرِّقِ وَ
الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْلِ
وَالْهَرَمِ وَالْمَأْجَمِ وَالْمَغْرَمِ

ابوبکر، عبد اللہ بن ادریس، حمصی، ہلال، ہفوزہ
بن لؤلؤ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے دریافت کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا فرمایا
کرتے تھے انہوں نے فرمایا یہ دعا فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

ابراہیم بن المنذر الخزازی، یحییٰ بن سلیم، حمید
الخرطوبی، مویس بن عباس، ابن عباس فرماتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے قرآن کی تعلیم دیتے
اسی طرح ہمیں یہ دعا بھی سکھاتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
السَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاعِبُ
اللَّهُ بْنُ شَيْبَةَ وَ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَا وَ كَبِيْرٌ
جَبِيْفَاعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ
الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ
وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْيَسْحٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ
وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ السَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اعْمِلْ
خَطَايَاىِٕ بِمَا اَشْهَرُ وَالْبُرْدُ وَتَقِ قَلْبِيْ مِنْ
الْمُخَايَا كَمَا نَقَبْتَ الشُّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنْ
الدَّنَسِ وَبَاعَدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَاىِٕ كَمَا بَاعَدْتَ
بَيْنَ الشَّرِّقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْكُفْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْجَمِ وَالْمَغْرَمِ

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حَمِيْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ
نُزْرَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دَعَاةٍ
كَانَ يَدْعُو بِهَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا اِبْنُ اِهْبِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخَرَزَمِيُّ
ثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ الْخَرَّاطُ عَنْ
كَرِيْبِ قَوْلِيْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا
هَذِهِ الدَّعَاةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
السَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ

۱۴۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا

ابوبکر، ابوالاسود، عبید اللہ بن عمرو، محمد

کیا یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ سے دینا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو۔ پھر وہ دوسرے دن حاضر خدمت ہوا۔ اور وہی سوال کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے رب سے دینا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو، کیوں کہ تمہیں جب دینا اور آخرت میں عفو اور عافیت عطا ہوگی۔ تو تم فلاح پاگئے :

ابوبکر، علی بن محمد، عیوب بن سعید، شعبہ، یزید بن غیر، سلیم بن عامر، اوسط البعلی نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کے ایک سال بعد ایک بار ابوبکر خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا پچھلے سال میرے اس مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ پھر ابوبکر خطبہ لگے پھر فرمایا تم سچائی کو اپنے لیے لازم کرو۔ کیوں کہ اس کے ہمراہ جلی بھی ہے۔ اور یہ دونوں جنت میں ہیں جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ اس کے ساتھ برائی ہے یہ دونوں، دوزخ میں ہیں۔ اللہ نکلے سے تندرستی اور عافیت طلب کرو۔ کیوں کہ ایمان کے بعد صحت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد اور بغض نہ کرو۔ قطع رحمی اور قطع تعلقات سے بچو۔ اور ایک دستک سے مراد کڑھیں پھیرو جبکہ اللہ کے بندہ آپس میں بھائی بن کر ہونے سے بن محمد، وکیع، کہس بن الحسن، عبد اللہ بن بریدہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر میں میرے اللہ کے پاؤں تو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا یہ کہنا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَفُوٌّ حَسْبُ الْعَفْوِ عَفَّ عَفَّ :
عے بن محمد، وکیع، ہشام الدستوائی، قادمہ۔

اِسْتَبِيْ مِنْ اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِيْ الدُّعَاءَ اَفْضَلَ فَاَنْ سَلْتُ رِبِّيْ اَنْعَمُوْا عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَنْ اَتَاكَ الْیَوْمَ اِلَّا بِیْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِيْ دُعَاةَ اَفْضَلَ فَاَنْ سَلْتُ رِبِّيْ اَنْعَمُوْا عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَنْ اَتَاكَ فِی الْیَوْمِ الْثَالِثِ فَقَالَ يَا سُبْحٰنَ اللّٰهِ اَجِيْ الدُّعَاءَ اَفْضَلَ فَاَنْ سَلْتُ رِبِّيْ اَنْعَمُوْا عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَعْطِیْتُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتُ :

۱۶۶۴ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا عُبَيْدِ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ لُحَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطِ الْبَعْلِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ جِئْتُ فِیْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامٍ هَذَا عَامَ الْاَوَّلِ ثُمَّ بَكَى اَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمَشِيْدُ فِیْ فِئَاةٍ مَعَ الْبِرِّ وَهَمَا فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّا كُوْنَا الْكُذْبَ فِیَاةٍ مَعَ الْفُجُوْرَةِ هَمَا فِی النَّارِ وَسَلُّوا الْمَعَاوَاةَ لَاحِدُوْت اَحَدٌ هَمَّةٌ الْيَعْنِيْنَ خَيْرٌ مِنَ الْمَعَاوَاةِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَاةُ وَاوَلَا تَقَاطِعُوْا وَلَا تَدَابُرًا وَكُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا :

۱۶۶۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَايْتِ اِنْ وَاَفَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْنَ اَنْ تَقُوْلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتُكِّعُ نَحْبِيْ الْعَفْوُ نَاعْفُ عَمَّا :
۱۶۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَا وَكَيْعٌ عَنْ

حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا رسول اللہ میں جب اپنے رب سے سوال کروں تو کیا کہوں آپ نے فرمایا یہ کہ اللہم اغفر لی وارحمتی وعافیتی وارزقنی۔ اور آپ نے انہو سے کہا کہ علاوہ چاروں انگلیوں جمع کر کے فرمایا یہ چاروں کلمات تیرے لیے دین و دنیا دونوں جمع کر دیں گے۔

ابو یوسف، عوفان، محمد بن مسلم، جبر بن صبیح، امام کلثوم، بنت ابی بکر، حضرت عائشہ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا بیان فرمائی تھی۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَبَيْتُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادِيهِ عَبْدُكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَقْرُبَ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ أَوْ مَقْرَبٍ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ أَوْ مَقْرَبٍ مِنْ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنَا كَرِيحٌ قَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ جَنِّ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَخِمْنِي أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعِ إِلَّا إِيَّاهُمْ فَإِنَّ هَذَا لَا يَجْمَعُنْ لَكَ دِينًا وَدُنْيَا

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاعِقَانُ شَاعِقَاتُ بْنُ سَلْمَةَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي كَلثُومٍ وَبَنَاتِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُمَا هَذِهِ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَبَيْتُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادِيهِ عَبْدُكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَقْرُبَ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ أَوْ مَقْرَبٍ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ الْقَطَانُ جَبْرِ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُجِبِ مَا تَقُولُ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ أَنْتُمْ تَسْأَلُونَ اللَّهَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَ دَعْوَتَكَ وَلَا ذَنْبَ نَسْتَعَاذُ بِكَ قَالَ خَوْلَهَا نَبِيُّ دُونِ

يَا كَلْبُ - الدُّعَاءُ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّهْمِيُّ شَنَاكِينُ ابْنُ قُدَيْبٍ أَخْبَرَنِي سَلْمَةُ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

یوسف بن یونس - القطان، جبر بن حبیب، ابن عباس، ابن ہریرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت کیا تو نماز میں کیا پڑھتا ہے۔ اس نے عرض کیا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال کرتا اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم آپ کی اور دعا کا ترجمہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہم بھی ایسی باتوں کے اور گرد مٹ رہتے ہیں۔

عفو اور عافیت کی دعا کا بیان

عبد الرحمن بن ابراہیم - ابن ابی فدیک - سلمہ بن وردان (رباعی) اس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور اس نے عرض

هَذَا مِنْ صَاحِبِ الدُّسُوقِ إِعْنُ تَشَادَةَ عَرِيثِ
الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ اَلْعَدَوِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ اَلْتَمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ
اَلْمَعَاوَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ

باب ۶۸۷ اِذَا دَعَا أَحَدَكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ
۱۶۲۷ حَدَّثَنَا اَلْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَلْحَدَّادِ
ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَلْعُبَابِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِي اَسْمٰحٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُنَا
اللّٰهُ وَآخَاعًا

باب ۶۸۸ يَسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا
لَمْ يَعْجَلْ

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِسْحٰقُ
ابْنُ سَلِيْمَانَ عَنْ هَمَالِكِ بْنِ اَسْبٰثٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ اَبِي عُثَيْبَةَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ
ابِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فِيهِ
وَكَيفَ يَعْجَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ قَدْ
دَعَوْتُ اللّٰهَ فَمَلَمَ يَسْتَجِبْ اللّٰهُ لِي

باب ۶۸۹ لَا يَقْبَلُ الرَّجُلُ اَللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اَسْعَدٍ اَللّٰهُ بِنُ
إِذْ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ ابِي اَلرِّثَادِ عَنْ
اَلْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ وَلْيَعِزَّمْ فِي السُّئْلَةِ
فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مَسْكِرَةَ لَهُ

باب ۶۹۰ اسْمُ اللّٰهِ اَلْأَعْظَمُ

علامہ زید بن زیاد العدوی، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ - رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - بندہ جو
بھی دعا مانگتا ہے - وہ اس سے افضل نہیں ہو سکتی
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ اَلْمَعَاوَاةَ فِي
الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ

پہلے اپنے لیے دعا مانگنے کا بیان

حسن بن علی، زید بن العباب، سعید بن اسحاق، ابو اسحاق
ابن جبیر، ابن عباس سے روایت ہے کہ - رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - اللہ
ہم پر اور عباد کے بھائی (بھود) پر رحم کرے

عجلت نہ کرنے کی صورت میں دعا قبول ہونے کا بیان

علی بن محمد، اسحاق بن سلیمان، مالک، زہری، ابو
عبیدہ، موسیٰ بن عبد الرحمن بن خوف، ابو ہریرہ کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - آدمی
کی دعا مضر و قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے صحابہ
نے عرض کیا یا رسول جلدی کا کیا مقصد ہے - آپ نے
فرمایا انسان یہ کہے - میں نے اللہ سے دعا کی اور اس
نے قبول نہ کی

اللہ سے بخشش چاہنے کا بیان

ابو بکر، عبد اللہ بن ادریس، ابن عجلان، ابو الزناد
اسراج، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - تم میں سے کوئی یہ نہ کہے
کہ اسے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے بلکہ اللہ
تعالیٰ سے یعنی طور پر سوال کرے - کیوں کہ اللہ
پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے
اسم اللہ اعظم کا بیان

فَوَرَفَعْنَا فِي الدَّعَاءِ :

بَابُ ۶۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ بْنُ مَخْبَرٍ ثنا ابن أبي

عدي عن جعفر بن ميمون عن (ابن عثمان عن
سنان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن يؤمكم
حيي كريمة يستحب من عبدي أن يرفع إليكم
يدي ففردتم أصغرا أو قال عاتين :

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَبَّاحِ ثنا عابد بن
حبيب عن صالح بن عثمان عن محمد بن كعب
القرظي عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع
بيلون كعبك ولا تدع بظهوره ما فادعرت
فأمسك بهما وجهك :

بَابُ ۶۹۳ - مَا يَدْعُوهُ الرَّجُلُ إِذَا
أَضْمَرَ وَإِذَا أَمْسَى

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ ثنا الحسن بن موسى
ثنا حماد بن سلمة عن سفيان بن أبي صالح عن
أبيه عن أبي عبيد بن الرزق قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قال حين يصبغ لآله
الآن الله وسنة فلا شريك له له السنك وله الخبز
وهو على كل شئ قدير وكان له عدل ورحمة
من أولاد أسنميل وحط عنه عشر حطيات
ورفع له عشر درجات وكان في جزر من السيلين
عش ميسين وإذا أمسى فليش ذلك حتى يمسح
فإن قرأ رجل يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم فيما يرى النائم فقال يا رسول الله إن
بنا عياش يروى عنك كذا وكذا فقال صدق
أبو عياش

۱۹۶۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَبِيبٍ بن كاسب

گے
دُعَائِيں پاتھاٹھائے کا بیان

ابو بشار بن خلف، ابن ابی عدی، جعفر بن میمون،
ابو عثمان سلان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا تمہارا رب زندہ اور مہربانی کرنے والا۔
ہے۔ اس بات سے بڑھتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے
پاتھاٹھائے اور وہ اہیں خالی ہاتھ یوں لوٹا دے :

محمد بن الصباح، عابد بن حبيب، صالح بن حسان، محمد بن
كعب القرظي، ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا جب تو اللہ سے دعا کرے تو اپنے
ہاتھ کی چھینوں سے دعا کر کہ ان کی پشت سے اور
جب دعا سے فارغ ہو۔ تو اپنے ہاتھوں کو منہ
پر لے دے :

صبح و شام مانگی جانے والی دعا کا بیان

ابوبکر، حسن بن موسى، حماد بن سلمة، سفيان، ابو صالح،
ابو عياش الرزقي کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے ،
لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد
وهو على كل شئ قدير تو اسے اسماعیل کی اولاد میں سے
ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ دس گنا
مٹا دئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کیے جاتے
ہیں اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہتا
ہے اور اگر شام کے وقت یہ پڑھے تو صبح
تک یہی ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ عرض کیا
یا رسول اللہ ابو عياش آپ کی یہ حدیث بیان کرنے
ہیں۔ آپ نے فرمایا ابو عياش صبح کہتے ہیں :

يعقوب بن حميد عبد العزيز بن ابن حازم، اسيل

اعطی الحجیہ المہیت المنفع الجمان الہادی
الکافی الابد العالم الصادق النور
المسیر التام القدیم الوتر الاحمد
العقد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن
لہ کفو احد

اسْتَامِعِ الْمُتَوَلَّى الْمُحْسِنِ الْمَسِيئِ الْمَنَاسِعِ الْمَامِعِ
الْمَصَادِقِ الْكَافِي الْاَبَدِ الْعَالِمِ الصَّادِقِ النُّورِ الْمُبِينِ
التَّامِّ الْقَدِيمِ الْوَتْرِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُؤَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدًا قَالِ زُهَيْرٌ مَبْتَلِعَامِنِ
عَبْرَةٍ وَاجِدِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ اَوْزَا بِمَنْحِ يَقُولُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
وَعَدَلَةُ الْاَشْرِكِ لَدُنْهُ الْمَلَكُ وَذَا الْعَمْدِ بِيَدِ الْغَيْبِ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنَى

بابك دعوتہ الوالد ودعوتہ المظلوم

والد اور مظلوم کی دعا کا بیان

ابو بکر، محمد بن عبد بن بکر السہمی، جہنمہ السنونی
تیجی بن ابی کثیر، ابو جعفر، ابو سریرہ کا۔ ان سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تین دعائیں ہیں جو ہر حال قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا
مسافر کی دعا۔ اور والد کی اپنے بیٹے کے حق
میں دعا

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ
بِالسُّبْحِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ
لَا سَلْبَ لِهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَدَعْوَةُ
الْوَالِدِ بِوَلَدِهِ

محمد بن تیجی، ابو سر، حجاب بنت جملان
ام حفص، صفیہ بنت جریر، ام حکیم بنت
وداع الخزاوی، رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا۔ باپ کی دعا حجاب خداوند کی تک
پہنچتی ہے

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ شَابَةَ
سَلَّمَ حَدَّثَنَا حَبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ عَنْ
أُمِّهَا أَوْ حَفْصِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَدِيرٍ عَنْ أُمِّ
عَلِيٍّ بِنْتِ وَدَاعِ الْخَزَائِمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دُعَاءُ الْوَالِدِ
يُفْعَلُ لِي الْعَجَابُ

دعائیں تکلف کرنے کا بیان

ابو بکر، عثمان مجاہد بن سلمہ، سعید الجری
ابو نفاہ، عبد اللہ بن مغل نے اپنے بیٹے کو یہ دعا
مانگی تھی کہ اے اللہ جب تو مجھے جنت میں داخل کرے تو
وائیں جانب سفید عمل عطا فرمانا بعد اللہ نے فرمایا اے
میرے بیٹے اللہ سے جنت کا سوال کرو اور دوزخ سے
پناہ مانگو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اقرب
ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو حد سے مجاہد کرے

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَابَةَ عَنْ
شَاهِدَانَ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ
أَبِي نَفْعَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ سَمِعَ ابْنَهُ
يَقُولُ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَسْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ
يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتَهَا فَقَالَ أَعَى يَمِينِ سَلِ اللَّهُ
الْجَنَّةَ وَحُدُودَ مِثْ اسْأَلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَبِّحُوا



ابواب الزهد

دنیا میں پرہیزگاری کا بیان

ہشام، عمر بن واقد القرظی، یونس بن میسرین، جلیس
ابو ادریس الخولانی، ابو زر غفاری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زہد یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے اوپر
حلال چیزوں کو حرام کرے یا یہ کہ اپنا مال ٹٹا دے اور تم کرنے
بلکہ زہد یہ ہے کہ اپنے مال پر خدا کے مال سے زیادہ بھروسہ
نہ کرے، نہ اور دنیا کی مصیبت سے خوش ہوتا ہو۔
کیونکہ یہ زیادہ اہم ہے کہ آخرت میں مصیبت

أَبْوَابُ الزُّهْدِ

باب الزهد في الدنيا

۹۰۲ أَحَدٌ شَأْنًا هَذَا مَبْنِيٌّ مَعَارِفًا عَمْدُؤِي
وَأَنَّهُ الْقَدْرُ شَيْءٌ نَسَا يُؤَلِّقُ نَسَا مَبْنِيَّةً نِي جَلِي
عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَى
الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا يَنْتَعِبُهَا الْحَلَالَ دَلَّيْ
مَسَاعِدِ الْمَالِ وَبِكَفِّ الدُّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ
لَا تَكُونَ سَبَا فِي سَبَدِيكَ أَوْ تَقُ وَشَدَّ يَمَا فِي

لہ یعنی یہ عین کمال ہو کہ خدا نے رزق کا جو کچھ دیا ہے وہ ضرور کہیں نہ کہیں سے دے گا۔

شَاءَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْبِيلَ عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ
 اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِذَا اَصْبَحْتُمْ فَقُولُوْا اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا
 وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِذَا اَمْسَيْتُمْ فَقُولُوْا
 اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى
 وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اَلْبَدِكَ الْمَصِيْرُ ۝

۱۶۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا ابُو داوُدَ شَنَا
 ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ وَعَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ
 سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي
 صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَتَسَاءَلَ كُلَّ يَوْمٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا
 يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ
 السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَصْرُحُ لَكَمَنْ قَالَ وَكَانَ
 اَبَانُ قَدْ اَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ السَّالِحِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ
 يُنْظَرُ اَلَيْسَ فَقَالَ لَهُ اَبَانُ مَا تَنْظُرُنِي اِمَّا رَأَيْتَ
 الْحَدِيثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتَكَ وَكَفَيْتَ لَكَ اَقْلَهُ يَوْمَئِذٍ
 لِيَمْحَى اللهُ عَنْكَ قَدْرًا ۝

۱۶۶۶- حَدَّثَنَا ابُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ بَشَّارٍ وَسَعْرَةُ حَدَّثَنَا ابُو عَجِيْلٍ عَنْ سَابِقِ عَنْ
 اَبِي سَلَامٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
 مِنْ مُسْلِمٍ اَوْ اِنْسَانٍ اَوْ عَبْدٍ يَقُوْلُ جِبْنَ بِجِبْنٍ وَ
 جِبْنَ بِفُجْرِ رَضِيَتْ بِاللهِ رِثًا اَوْ بِاَلِ الْاِسْلَامِ دِيْنًا
 وَيَسْتَحْمِدُ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ
 يُرْهِقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

ابو صالح ، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم صبح کے
 وقت یہ لہا کرو۔ اللہم بک اصبحنا و بک
 امسنا و بک نحیے و نموت اور شام کے وقت
 لہا کرو۔ اللہم بک امسنا و بک اصبحنا و بک
 نحیے و بک نموت و ایک المصیر ۝

محمد بن بشار ، ابوداؤد ، ابن ابی الزناد ، ابو
 الزناد ، ابان بن عثمان ، حضرت عثمان کا بیان ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ ہر دن صبح اور
 اور شام یہ کہے بسم اللہ الذی لا یضر فی الارض ولا فی
 السماء و ہو لیسع العیرین بار۔ تو اسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا
 سکتی۔ ابان کو فالج لگ گیا تھا جب انہوں نے یہ حدیث
 بیان کی تو ایک شخص نے ان کی جانب دیکھا۔ انہوں نے
 فرمایا تو میری طرف کیا دیکھتا ہے۔ میں نے مجھ سے
 صحیح حدیث بیان کی لیکن جس دن فالج لگا۔ میں اس
 دن اسے پڑھنا بھول گیا۔ تاکہ اللہ اپنی تقدر
 جاری فرما دے ۝

ابوبکر محمد بن بشر ، سعرا ابو عقیل ، سابق
 ابو سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا۔ جب مسلمان پابن کا صحیح و ستام
 یہ کہتا ہے۔ رضیت باللہ رباً و بالاسلام
 دیناً و محمد نبیاً۔ تو اللہ اپنے اوپر ضروری
 فرماتا ہے۔ کہ قیامت کے روز اسے
 راضی کرے ۝

لائے کے لیے ایک سواری کافی ہے انہوں نے اس سے مال پایا تو اسے جمع کیا۔

حسن بن ابی الربیع، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان ثابت، انس فرماتے ہیں مسلمان بیمار ہو گئے تو سعد بن ابی وقاص اس کی عیادت کو آئے تو ان کو دیکھا جو پایا یا سعد بوسے میرے بھائی آپ کیوں روتے ہیں کیا آپ کو حضور کی صحبت خاص نہیں ہوئی کیا آپ کو فلاں فلاں نعمت حاصل نہیں ہوئی مسلمان نے جواب دیا میں ان سے کسی بات نہیں سنا نہ میں دنیا چھوڑنے کی وجہ سے روزگار ہوں اور نہ آخرت کو برا سمجھتے ہوئے روزگار ہوں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا اور میں نے اس عہد سے بجا رہا کیا سعد نے دریافت کیا یہ عہد کیا تھا مسلمان نے جواب دیا حضور نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ دنیا میں صرف اتنا مال لینا جتنا دنیا میں ایک سواری کے لیے ضروری ہے اور میرا خیال ہے کہ میں نے اس سے بجا رہا کیا ہے اور اسے سعد جب تم فیصلہ کیا کرو تو اللہ سے ڈرا کر جب مال تقسیم کر دیا کسی کام کا اضافہ کرو تو اللہ سے ڈرو ثابت کہتے ہیں مسلمان کی جب وفات ہوئی تو ان کے پاس تقریباً بیس درہم نکلے جو انہوں نے اپنے خرچ کے لیے رکھ چھوڑے تھے۔

فکر دنیا کا بیان

محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، عمر بن سلیمان، عبدالرحمان بن ربان بن عثمان ابان کہتے ہیں زید بن ثابت دوپہر کے وقت مروان کے پاس آئے میں نے دل میں خیال کیا کہ ضرور مروان نے اس وقت کچھ پوچھنے کے لیے بلوایا ہو گا میں نے زید بن ثابت سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے مروان نے حضور کی کچھ احادیث سننے کے لیے بلوایا ہے حضور نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص عہد دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا اور دین کی پرواہ نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی نفسی عہدہ اس کے سامنے رہے گا اور دنیا تباہی ہی لے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت آخرت کی جانب ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دل میں لکھے لیے اس کے

بَيْنَ الْحَمَامِ وَرَجَمَا كَيْفَكَ وَمِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَرَكِبٌ فِي بَيْتِ اللَّهِ كَادَهُ غَدٌ فَجَمَعَتْ ۱۹۰۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْكَلْبِيِّ ثنا عَدَةُ الرَّزَاقِيُّ ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي نَجْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَدَادَةَ سَمِعَهُ قَدَادَةَ يَقُولُ لَمْ تُسْعَهُ قَامَ يَبْكُ يَا أَحْمَدُ الْكَلْبِيُّ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَلَيْسَ قَالَ سَلَّمَ مَا أَنْزَلَ فَاحِدَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْزَلَ صَدَّكَ الدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَتَهُ لِلْآخِرَةِ وَرَبُّكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ عَصَيْتَ إِيَّاهُ عَهْدًا فَمَا آتَاكَ إِلَّا نَدَّ نَعْدَيْتَ قَالَ وَرِثَ مَا عَاهَدَ إِيَّاهُ قَالَ عَهْدَ إِيَّاهُ أَنْتَ يَكْفِي أَحْمَدُ مِثْلَ نَدْوَى لِرَبِّهِ وَلَا آتَاكَ إِلَّا نَدَّ نَعْدَيْتَ وَرَأَى أَنْتَ يَا سَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَ حُكْمِكَ وَعِنْدَ قَلْبِكَ إِذَا قُتِمَتْ وَعِنْدَ هَيْبِكَ إِذَا هَمَمْتَ تَالِ ثَابِتٌ بَلَّغْتَنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بِضْعَةَ وَرِثْتَنِي وَرَأَى مَا مِنْ تَفْتَحَ كَاتٍ عَشْرَةَ -

باب ۱۹۰۶ التَّوْبَةُ بِالدُّنْيَا

۱۹۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَدَةَ الرَّحْمَنِيَّ بْنَ جَبَانَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي نَيْدٌ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ يَنْصِفُ النَّهَارَ قُلْتُ مَا بَعَثَ إِلَيْكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ فَسَأَلْتُ فَقَالَ فَقَالَ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَعُ مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَتَّةً فَتَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ مَقْدَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَلَمَاتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا

بِوَالِدِهِ وَ أَنْ تَكُونَ فِي ثَوْبِ الْوَيْبَةِ إِذَا هَبَّتْ
بِهَا أَرْغَبَ مِنْهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقَتْ لَكَ قَالَ
هِيَ مَا كَالِ الْوَالِدِينَ الْخَوْلَانِي بِمَوْلٍ مِثْلَ هَذَا
الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ كَمَا كَلِ الْوَالِدِينَ فِي
الذَّهَبِ -

۱۹۰۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ
هِشَامٍ تَمَامِيٍّ مِنْ سَيْبِ عَنَ ابْنِ قَدْوَةَ عَنَ ابْنِ
خَلْدَةَ وَ كَانَتْ لَهُ صَحِيحَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدَ
أَفْعَى نَهْدًا فِي الدُّنْيَا وَنَهْدَةً مُنْطَبِقًا فَاتَّقُوا
مِنْهُ فَإِنَّهُ يَكْفِي الْحِكْمَةَ -

۱۹۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ثَنَا
شَيْبَانُ بْنُ يَكْلِبٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُدْسِيُّ عَنَ
سَعِيدِ بْنِ الشَّرِيحِيِّ عَنَ ابْنِ حَزَنَةَ عَنَ سَهْلِ ابْنِ
سَعْدِ السَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلَنِي عَلَى
عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَ أَحَبَّنِي
النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْهَدُ فِي الدُّنْيَا يَجْتَنِكَ اللَّهُ وَارْهَدُ فِيهَا فِي
أَبْرِ النَّاسِ مَجْتَوًكَ -

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبْدِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا
عَنَ مَقْسُومِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ سَهْمِ
رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ تَزَلُّ عَلَى ابْنِ هِنْدٍ مِنْ عَمَلَةٍ
رَهْطٍ مَعْزُومَةٍ فَاتَّاهُ مَعَادِيَةَ بَعْدَهُ فَبَكَى
أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَعَادِيَةُ مَا بَعِيْبَتُكَ أَحَدٌ
حَالَ أَوْجَعُ يَشْتَرُكَ أَمْرٌ عَلَى الدُّنْيَا فَتَدُ
ذَمَّ صَفْوَهَا قَالَ عَلَى حَيْلٍ لَا ذَلِكُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِهَدُ إِلَى عَمَلٍ أَوْ دُونَ
إِنِّي كُنْتُ يَنْعَتُهُ قَالَ إِنَّكَ تَمَلِّكَ شَرُّكَ أَمْوَالًا نَهْتُمْ

میں آئے اور دنیا میں نہ آئے۔ ابوالدین خولانی کہتے ہیں
یہ حدیث دیگر حدیثوں میں اسی طرح ہے جیسے
سونے میں کندن۔

ہشام، حکم بن ہشام، یحییٰ بن سعید ابوزرہ
ابوخلاد: جو حضور کے صحابہ میں سے ہیں کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم
کسی شخص کو دنیا سے بے رغبت دیکھو اور تم گنہگار
تو اس کے پاس جھپٹو۔ کیوں کہ اس پر حکمت کا نازل
ہوتا ہے۔

ابوعبیدہ بن ابی السفر، شتاب بن عباد، خالد بن عمرو
القرشی ثوری، ابوحازم، اسمٰعیل بن سعید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے کہ اگر میں اسے کروں تو اللہ
مجھے محبوب رکھے اور لوگ بھی محبوب رکھیں آپ نے فرمایا
دنیا میں تقویٰ اختیار کرو اللہ تمہیں محبوب رکھے گا لوگوں کے
مال کی حاجت برتت نہ کرو تمہیں محبوب رکھے گا۔

محمد بن الصباح، جریر، منصور، ابوداؤد، اسمر، بن ہشام کہتے
ہیں میں ابوالہثم بن عقبہ کی عیادت کے لیے گیا۔ اور وہ میرے سے
زخمی ہو گئے تھے کچھ دیر بعد معاویہ بھی عیادت کے لیے آئے
ابوالہثم روتے گئے معاویہ نے دریافت کیا آپ کسی دوسرے سے
ہیں کیا روکی تھکین ہے یا ہانا کے چوٹ جانے کا رنج سے گر
دینا کا رنج ہے تو اس کا برص نہ تو گر چکا ابوالہثم نے فرمایا مجھے
ان باتوں میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور فرمایا تھا مجھے بہت سامان ملے گا جسے تو
لوگوں میں تقسیم کرو گے اور تیرے لیے ایک خادم اور ایک لڑکے کو

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر نفاذ ہو اور اگر آپ میں حکم دین تو ہم بستر بچھا دیں تاکہ آپ کو زیر تکلیف نہ پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دنیا میں میری مثال اس سوار کے مانند ہے جو ایک درخت کے نیچے سایہ کے لیے ٹھہرے اور پھر کچھ عرصہ بعد وہاں سے چل پڑے۔

مشام، ابراہیم بن المنذر، محمد بن الصباح، ابو یحییٰ زکریا بن منثور، ابو حازم، اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم حضور کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے کہ آپ نے ایک مردار بکری کو ٹانگ اٹھائے پڑے دیکھا تو فرمایا خدا کی قسم جتنی یہ بکری اپنے مالک سے سامنے حقیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی کچھ حیثیت ہوتی تو کافر کو اس میں سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیتا۔

یحییٰ بن حبیب بن عری، حماد بن زید، مجالد قیس بن ابی حازم، مسنور بن شداد فرماتے ہیں میں چند سواروں کے ساتھ حضور کے ساتھ تھا کہ راہ میں ایک بکری کا مردہ بچہ پڑا تھا حضور نے ارشاد فرمایا یہ بچہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر حقیر ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ حقیر اور ذلیل نہ ہوتا تو وہ آسے کیوں پھینکتا حضور نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جتنا یہ بچہ مالک کے نزدیک اب حقیر ہے خدا کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

علی بن میمون الرقی، ابو عقیفہ، عقبہ بن حماد، ابن ثوبان، عطاء بن قرہ، عبد اللہ بن صمرۃ السدالی، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا ملعون ہے اور اس کی ہر چیز بھی

اَسْطَجِعَ الرَّبِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصْبٍ فَكَفَّرَ فِي جَدِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ لَا كُنْتُ اَدْبَتُكَ فَعَرَسْنَا نَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا وَاللَّيْتَا كَرَبَابٍ اَسْتَظِلُّ تَحْتِ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاَسَ وَتَرَكَهَا۔

۱۹۱۲ حَدَّثَنَا وَهَابُ بْنُ عَمْرٍو وَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْخَطَّابِيُّ وَمَعْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَا ثنا ابُو يَحْيَى زَكْرِيَّا بنِ مَنظُوْرٍ ثنا ابُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَمَّا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِي الْخَلِيْفَةَ قَاذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ سَائِلَةٍ يَبْجُلُهَا فَقَالَ اَكُوْنُ هَذَا هَيْنَةً عَلَى صَاحِبِهَا وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا وَ تَوَكَّأْتُ الدُّنْيَا كَرِيْءٌ عِنْدَ اللَّهِ صَاحِبًا يَكُوْضُهَا مَا سَقَى كَاثِرًا مِنْهَا قَطْرَةً اَبَدًا۔

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ بنِ عَرَبِيٍّ ثنا كَثَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَهْدِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ اَنْهَكَرْتُكَ قَالَ ثنا الْمَسُوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ اَبُو نُبَيْهِ الرَّكْبِيُّ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَى اِلَى سَخْلَةٍ مَبْنُوْرَةٍ قَالَ فَقَالَ اَكُوْنُ هَذِهِ هَاكُنْتُ عَلَى اَهْلِهَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مِنْ هُوَ اِنْبَا اَلْوَمَا اَذْ كَمَا قَالَ قَالَ تَوَالُوْا نَفْسِي بِيَدِهِ لِلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى اَهْلِهَا۔

۱۹۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِيُّ ثنا ابُو حَازِمٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَمْرَةَ السَّدَوِيِّ قَالَ ثنا ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى

تمام کام درست فرمادے گا اور اس کے دل میں دنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس نمود وجود آئے گی۔

علی بن محمد خمین بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن نمیر معاویۃ النضری، منشل، صفحاک، اسود، عبد اللہ، تمبیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تمام نکلروں کو چھوڑ کر فقط ایک شے آخرت کی فکر سے تعلق رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام دنیاوی کام اپنے ذمے لے لے گا اور جو دنیاوی نکلروں میں مبتلا رہے گا تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں۔ خواہ وہ کہیں بھی سر

نضر بن علی عبدالسین، داؤد، عمران بن زائد، ابو خالد الواسی، ابو ہریرہ، کابیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے ابن آدم تو اپنے آپ کو میری عبادت کے لیے ناز کرے میں ترے سینے کو تو گنہگار سے بھر دوں گا ترے نفسی گوشم کر دوں گا اگر تو ایسا نہ کریگا تو میں تیرا سینہ دنیاوی تفکرات سے بھر دوں گا اور تیری نفسی تجھ سے دور نہ کروں گا

مثال دنیا کا بیان

محمد بن عبدالسین، غیر، عبدالسید، محمد بن بشر، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، ابن ابی جازم، مستوفی، صفی اللہ، تقی اللہ، تمبیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا کی مثال محقرت کے مقابلہ میں ایسی ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں کر رہا ہے اور پھر دیکھے کہ اس کی انگلی پر کتنا پاؤں لگا ہوا ہے۔

یحییٰ بن حکیم، ابو داؤد، مسعودی، عمرو بن مرہ، ابوالہیثم، علی بن عبد اللہ، فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پورے پورے ہوئے کھنے کے آپ کے ہم ہمارا کہہ اس کے شان پڑھتے

كَيْبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نَيْتَهُ جَمَعَ اللهُ لَهٗ اَمْرًا يَجْعَلُ رِغَاةً فِي قَلْبِهٖ وَ اَنْتَهُ الدُّنْيَا وَهِيَ لَا غِنٰى

۱۹۰۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْحَمْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مُنْبَرٍ عَنْ مُكَابِلَةِ الصَّغْرِ عَنِ النَّهْمَلِ عَنِ الصَّحَابَةِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ بَرِيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ يَمَعَتْ بِتَكْمُرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هُنَا وَ اَحَدَةً هُمْ الْعَاكِرُ يَكْفَاةً اللهُ هُمْ دُنْيَا وَمَنْ تَخَصَّصَ بِهٖ الْهُمُوْمَ اَحْوَلَ الدُّنْيَا كَمَا يَبِيْلُ اللهُ فِي اَبْيِ اَوْ دِيْنِهٖ هَكَذَا

۱۹۰۹ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْمِيُّ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ كُوْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ كَثِيْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْوَالِئِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَلَّ عَلَمَهُ اِلَّا قَدْ رَمَعَتْهُ قَالَ يَقُوْلُ سَبَّحَانَهُ يَا اَبْنَ اَدَمَ فَفَرَعُ يَبَادِيْ اَمَلَاةٍ صَدْرَكَ رِغَاةً وَ اَسَةً قَدْرَكَ وَ اِنْ لَمْ تَتَعَلَّ مَلَاةً صَدْرَكَ سَلَاةً وَ لَمْ اَسَةً قَدْرَكَ

۱ بانہی مثل الدنیا

۱۹۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنْبَرٍ قَالَ قَالَ سَأَلْنَا اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَبِي خَالِدٍ عَنْ تَمِيْلِ اَبِي حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ اَخَا سَيْفِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِثْلُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا وَ مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدَكُمْ اَصْبَعًا فِي الْبَحْرِ لَيْسْتَ بِرَبِيْحَةٍ

۱۹۱۱ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ ثنا ابُو داؤد ثنا السُّعُوْدِيُّ اَخْبَرَنِي عَنْ رَسُوْلِهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک رشک کے لائق وہ مسلمان ہے جو دنیا کے شوق سے پاک ہو نماز میں اُسے خوش حاصل ہوتی ہو۔ لوگوں سے اس کی حالت پوشیدہ ہو اور لوگ اسے حقیر سمجھ کر اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں اس کے گنہگار کے مطابق اسے جتنی روٹی ملتی ہو اسی پر تقاضا کرتا ہو اسکی موت جلدی سے آجاتی ہو اسکے وارث اور اس پر رونے والے لوگ زیادہ

نہ ہوں

کثیر بن علیہ، ایوب بن سوید، اسامہ بن زید، عبد اللہ بن ابی امامہ الجوامدہ الحارثی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو واضح ایمان میں داخل ہے اور تو واضح یہ ہے کہ انسان عاجزی اپنائے۔

سوید، یحییٰ بن سلیم، ابن خثیم، اشہر بن حوشب، اسماء بنت ابی بکر بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اچھے انسان نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سب سے اچھا شخص رہے کہ جسے جب لوگ دیکھیں تو انہیں اللہ یاد آجائے۔

فقر کی فضیلت کا بیان

محمد بن الصباح، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم۔
در باعی سہل نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزار آپ نے فرمایا تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دست بات تو وہی ہوگی جو آپ فرمائیں گے لیکن ہمارا خیال ہے یہ شریف لوگوں میں سے ہے اگر سیرغام دے گا تو لوگ قبول کریں گے سفارش کریگا تو قبول کی جائے گی بات کرے گا تو لوگ غور سے نہیں گئے حضور فرما موش ہو گئے کچھ دیر بعد دروازہ آدمی سامنے سے گذر آپ نے فرمایا تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مسلمان فقراء میں سے ہے اگر

بِئْسَ مَا عَنِ الْيُوبِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ عِنْدِي كُفْرًا مَنْ خَفِيَ الْعَاذُ ذُو حَظِّهِ مِنْ صَلَاقٍ غَامُضٍ فِي النَّاسِ لَا يُعْبَأُ لَهُ كَانَتْ بَرَأةً كَفَانًا وَصَبَرَ عَلَيْهِ مَجَلَّتْ مِنْبَتُهُ وَقَلَّ تَوَاتُرُهُ وَقَلَّتْ بَرَائِيهِ

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِمَامَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِدَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ تَالِ الْبِدَاذَةُ الْفَشَاةُ يُعْبَى النَّشْفُ

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ خَثِيمِ بْنِ شَاهِرٍ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْبِيَاءُ بَعْثُوا رُكْحَةً قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْبًا لَكُمْ الَّذِينَ إِذَا سَأُوا ذُكِرَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ

باب ۵۹، فضل الفقر

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَلَى الشَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَقَوْلُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ تَأْوِيلًا أَيْكَ فِي هَذَا ۱۔ لَقَوْلِ هَذَا مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا السَّرِيُّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُخْطَبَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ وَإِنْ قَالُوا أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَّرَ جُلَّ الْخَرَجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَقَوْلُونَ فِي هَذَا قَالُوا لَقَوْلِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقُولُ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَا
وَدَلَاةٌ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَّكِمًا -

۱۹۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ
أَنْتَهَى نَسَا جَدُّ الْعَرَبِيِّ بْنِ أَبِي حَاظِرٍ عِيَا
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الدُّنْيَا بَيْضٌ الزُّلْمِيُّ جَحَنُهُ أَكْأَرُ -

۱۹۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أَبُو عَرَبٍ نَسَا
عَمَادُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ أَبِي
سَمُرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدَيْ جَدِّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا
كَأَنَّكَ عَرَبٌ أَوْ كَأَنَّكَ عَابِدٌ سَبِيلَ دَعَا تَفَلَّحَ
مِنْ أَهْلِ النَّجْوَى -

بَابُ مَنْ لَا يُعْبَأُ لَهُ

۱۹۱۷- حَدَّثَنَا وَهَابُ بْنُ عَمْرٍاءَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ بَنِي وَائِدَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْأَجْرُ
عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ رَجُلٌ ضَعِيفٌ
مُتَضَعِّفٌ دُونَ طَمْرِينٍ لَا يُعْبَأُ لَهُ نَوَاسِمٌ
عَلَى اللَّهِ رَدِّبْرَةٌ -

۱۹۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ نَسَا شُعْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ
سَمِعْتُ حَكْرَةَ بْنَ ذُهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ كُلَّ
ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ كُلَّ
مُتَكَبِّرٍ حَوَاطِمٍ مُسْتَكْبِرٍ -

۱۹۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَسَا عَمْرُو بْنُ
أَبِ سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور وہ چیزیں جو دنیا کو تعلق
ہیں نیز عالم اور علم سیکھنے والے کے

ابو مروان محمد بن عثمان، عبدالعزیز بن ابی حازم
عبدالرحمان، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا لوگوں کے
لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

یحییٰ بن حبیب بن عربی، حماد بن زید، ریش مجاہد
ابن عمار کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
بدن کو گشت پیکر فرمایا اسے عبد اللہ تو دنیا میں اس طرح
رہ جیسے کوئی مسافر یا کوفی راہ طینا انسان رہتا ہو اور تو
اپنے آپ کو قبر داروں میں سے شمار کر۔

ان کا بیان جن کی لوگ پرواہ نہ کریں۔

ہشام، سوید بن عبدالعزیز، انیس بن داود، بسیر بن عبد اللہ
ابو ادريس الخولاني، معاذ بن جبل کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ
بتا دوں کہ جنت کے ہادشاہ کون لوگ ہیں میں نے عرض
کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا وہ کمزور دنیا تو ان جنہیں لوگ
کچھ نہ سمجھتے ہوں پھلے پڑے کپڑے پہنتے ہوں لیکن اگر اللہ کے
بھروسے پر وہ کسی شے کی قسم کھا میں تو اللہ سے پوری فریاد کیا
محمد بن بشر، ابن ہمدانی، اسحاق، محمد بن خالد عاصم
بن دہب، بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کیا میں تمہیں جنہیں لوگ نہ بتاؤں وہ میرے کمزور اور لاچار آدمی
ہے کیا میں تمہیں دوزخ کی لوگ نہ بتاؤں وہ ہر سخت مزاج
مال جمع کرنے والا اور مغرور انسان ہے۔

محمد بن یحییٰ، عمرو بن ابی سلمہ صدقہ بن عبداللہ
بن مرہ ابوبن سلیمان ابوانامہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

موسیٰ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وان یوما عند ربک کا لفظ
سنۃ مفاقد ون۔

فقیروں سے ہم نشینی کا بیان

عبداللہ بن سعید الکندی، اسماعیل بن ابراہیم التیمی،
الحزومی، مغیری، ابوہریرہ، نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طار
مسکینوں سے محبت کرتے ان کے پاس اٹھتے بیٹھے
ان سے باتیں کرتے تھے اسی وجہ سے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوالمسکین رکھ دی تھی

ابوبکر، عبداللہ بن سعید، ابو خالد، حمزہ بن عبد
سنان، ابوالبارک، عطاء، ابوسعید فرماتے ہیں
مسکینوں سے پیار کیا کہ وہ کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ
اور مسکنت کی حالت میں دنیا سے اٹھانا اور مسکینوں کا
جماعت میں میرا حشر کرنا۔

احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان، عمرو بن محمد
العقزی، اسباط بن نصر مدنی، ابوسعید اللادی، ابوالکنو
نخواب اس آیت کی تفسیر ولا تطروا الذین یدعون
ربہم الا یہ میں فرماتے ہیں کہ اقرع بن عابس تمہیں اور سعید
بن صحن الفزاری حضور کی خدمت میں آئے تو اس وقت آپ
کی خدمت میں مصیب، بلال، اور عمار بیٹھے ہوئے تھے ایک
علاہ چند اور عرب مسلمان بھی بیٹھے تھے ان لوگوں نے ان
ان غرا کو بیٹھے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
ہمارے لیے اور خاص وقت مقرر فرما دیجیے جس میں ہمارے
سوا ایسے لوگ موجود نہ ہوں کہ عربوں کو ہمارا مقام معلوم
ہو آپ کے پاس عرب کے نامہ آتے ہیں تو ہمیں ستر

المؤمنین یدخلون الجنة قبل ان یغنیوا ہم ینضعف
یوم خمس مائة عام ثم تلا موسیٰ ہذیہ الآیة
وان یوما عند ربک کا لفظ سنۃ مفاقد
باب فیہ باب فیہ باب فیہ

۱۹۱۰۔ حد ثنا عند اللہ بن سعید الکندی
ثنا سمعیل بن ابراہیم التیمی ابو یحییٰ ثنا
ابراہیم ابوالستحی الخزومی عن المقبری عن ابی
ہریرة قال کان جعفر بن ابی طالب یحب المساکین
ویجلس الیہم ویجد نہم ویجد ثونہ و
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتہہ ابا
المساکین

۱۹۲۸۔ حنا ثنا ابوبکر بن ابی شیبہ و عبد
اللہ بن سعید قال ثنا ابو خالد الاحمر عن یزید
بن سنان عن ابی المبارک عن عطاء عن ابی
سعید الخدیری قال اجوا المساکین فاتی
سبعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیقول فی دعایہ اللهم احیی مسکیننا وامتی مسکیننا
واخسوفی فی مرق المساکین

۱۹۱۶۔ حد ثنا احمد بن محمد بن
یحییٰ بن سعید القطان ثنا عمرو بن محمد
العنصری ثنا اسباط بن نصر عن الشدی عن
ابی سعید الامادی وکان قاری الامادی عن
ابی الکنود عن نخباب فی قولہ تعالیٰ ولا تطروا
الذین یدعون ربہم بالغدا والبعثی الی
قولہ تعالیٰ فتکون من الظالمین قال جاء
الاقدم بن خایس التیمی وعینہ بن حصین
الفزازی فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مع صہیب وبلال وعمار
ونخباب فاعدا فی ثانی من الضعفاء

نکاح کا پیغام دے تو کوئی قبول نہ کرے گا سفارش کرے
تو کوئی منظر نہ کرے گا بات کرے گا تو کوئی نہ سے گا نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا پہلے قسم
کے لوگوں سے بھری ہو تب بھی یہ ان سب سے افضل
ہے۔

عبد اللہ بن یوسف الجبیری، حماد بن عیسیٰ بن یونس
بن عبیدہ، قاسم بن مران، عمران بن حصیب، کیا بیچ کوئی کلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امت تعالے ایسے مومن
کو بخشے گا اور عیال دار ہونے کے باوجود سوال سے احتراز
کرتا چھوہت پسند کرتا ہے۔

فقیر دل کے رتبے کا بیان۔

ابوبکر، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، الواسعہ، ابو ہریرہ
آزایان کے کچھ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ہمارے مومن فقرا و حنت میں مایہ داروں سے آدھے دن ایسی
پانچ سو برس پہلے داخل کئے جائیں گے۔

ابوبکر، بکر بن عبدالرحمان، عیسیٰ بن الخثعم، محمد بن
ابی یعلیٰ، عطیہ، ابو سعید سے بھی روایت ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان ہمارے فقرا و مالداروں
سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اسحاق بن منصور، ابو عسان، بلول، موسیٰ بن عبیدہ،
عبداللہ بن دینار، ابن عمر، فرماتے ہیں کہ ہمارے مومن فقرا و
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اللہ نے مالداروں کو
ان پر فضیلت عطا کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ خوشخبری
دے سناؤں کہ فقرا و ہمارے مومن مالداروں سے جنت میں
آرے دن یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے پھر

وَاللّٰهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ
هَذَا الْاَحْرَاقُ اِنْ خُطِبَ لَمْ يَسْمَعُوا شَعْرًا كَيْسَمَعُ
وَاِنْ قَالَ لَا يَسْمَعُ يَقُولُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِهَذَا خَيْرٌ مِنْ مَلَأِ الْأَرْضَ مِنْ مِثْلِ
هَذَا۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ
تَنَاخَدًا بْنُ عَيْسَى ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَنِي الْفَارِسِيُّ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حَصِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ
الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ

باب ۵۲، مَبْرُورَةُ الْفُقَرَاءِ
۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ بَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوٍ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ
الْغَنِيَّةِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

۱۹۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ أَبِي يَمْلُيٍّ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ اِنَّ
فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ غَنِيَّةِيْهِمْ
بِمِائَةِ رَحْمِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ

۱۹۲۶ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَنْبَاءَ ابْنِ
عَسَانَ بْنِ كَلْبٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
اَسْأَلُ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ بِنِ الْإِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَفْضَلُ اللَّهِ فِيهِمْ عَلَيْهِمْ اَغْنِيَا عَنْهُمْ
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اَلَا اَبَشَرْتُمْ اَنَّ فُقَرَاءَ

تَعُدُّ عِنَّاكَ عَنْهُمْ وَلَا تُجَالِسُ الْأَشْرَافَ وَلَا تَطْعَمُ
مَنْ أَعْقَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا بِعَبِي عَيْيَنَةَ وَ
الْأَشْرَافَ وَاتَّبِعْ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ قُرْطَابًا لَنْ
هَذَا كَمَا قَالَ أُمْدُ عَيْيَنَةَ وَالْأَشْرَافُ تَهْ ضَرَبَ
لَهُمْ مَثَلُ الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
قَالَ خَبَابٌ فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا بَلَغْنَا
السَّاعَةَ الَّتِي يَقُومُ فَمَنَاوَتْنَا وَكُنَّا هَا
حَتَّى يَقُومَ

۱۹۳۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا الْوَدَائِدُ
ثَنَا قَسْرٌ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْوَدَائِدِ ابْنِ شَرِيحٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ قَلْبَةَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
فِينَا سِتْرَةً فِي ذِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَ
عَمَّا يَا وَالْوَدَائِدِ وَبِلَالٍ قَالَتْ قَالَ فَوَلَّيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
لَأَقْرَنِي أَنْ تَكُونَ أَتْبَعًا لَهُمْ فَاطْرُدُّهُمْ
عَنْكَ قَالَ فَدَخَلَ فَلَبَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَيْدُ هُنَّ كَمَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ
وَالْعِشِيِّ يُدْعُونَ بِأُذُنٍ يُجِبُهُمُ الْآيَةُ

بَاهِمِهِ فِي الْمَكْسَرِينَ

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ابْنُ شَيْبَةَ
وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا شَا سَكُونُ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو
ثَنَا عَيْيَسَى بْنُ الْحَنَافِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ
عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
ذَيْلُ الْمَكْسَرِينَ الْأَمْسَنُ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا
وَهَكَذَا وَهَكَذَا أَمْرٌ بَعْدَ عَنِ يَمِينِهِ وَعَسَنُ

یحییٰ بن حکیم، الودادو، قیس بن الربیع، مقدم،
بن شرح، شرح، سعد فرماتے ہیں یہ آیت ہم چھ
شخصوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے میرے ابن
مسعود، صیب، عمار، مقداد، بلال کے بات یہ تھی
کہ قریش نے حضور سے ذکر کیا کہ ہم ان لوگوں کے
ساتھ نہیں بیٹھیں گے جب ہم آیا کریں آپ انہیں اٹھا
دیا کیجیے۔ سعد فرماتے ہیں ان کی بات سے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کچھ خیال پیدا
ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی دلا
تطرود الذین یدعون ربہم الا یہ۔

مال داروں کا بیان

ابو بکر، ابو کریب، بکر بن عبدالرحمن، علی بن
المختار محمد بن ابی لیسے۔ عطیة العوفی، ابو سعید
الخدیری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا مالداروں کے لیے برابری ہے
مگر ان وہ شخص جو مال کو دائیں بائیں آگے پیچھے خرید
کرے۔

مَالَةَ وَوَلَدَهُ دَاطِلَ عَمْرَاهُ

۱۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا

عُقَابُ بْنُ عَسَّانَ بْنِ بَرْزِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

عَلِيٍّ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيِّ ثَنَا عَسَّانُ بْنُ بَرْزِيٍّ

ثَنَا سَيَّامُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْوَلَدِ السُّلَيْمِيِّ عَنِ نَفَادَةَ

السُّدَيْمِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمِضُهُ نَائِمَةً فَوَدَّهَ ثُمَّ بَعَثَنِي

إِلَى رَجُلٍ الْخَرَّ فَأَمَرَ سَلَّ إِلَيْهِ بِنَائِقَةٍ فَلَمَّا أَبْعَدَهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ

بَارِكْ لِي فِيهَا وَفِي مَنْ بَعَثَ بِهَا قَالَ نَفَادَةُ نَقَلْتُ

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي مَنْ جَاءَ

بِهَا فَكَانَ وَفِي مَنْ جَاءَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَجَلَّتْ فَذَرْتُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ

أَكْرِمْ مَالَ فَلَانٍ لِلْمَنَاجِحِ الْأَوَّلِ وَاجْعَلْ رِزْقَ

فُلَانٍ يَوْمًا يَبُورُ يَدِي بِي بَعَثَ بِالنَّائِقَةِ

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعَادٍ ثَنَا أَبُو

بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَسَبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّيَّانِ بَارًا وَعَبَسَ

الدَّيَّانُ وَوَعَبَدَ الْفَطِيئَةَ وَعَبَدَ الْخَمِيضَةَ

إِنْ أُعْطِيَ مَا حِزِي وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَب

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ

ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّيَّانِ بَارًا وَعَبَدَ

الدَّيَّانُ وَوَعَبَدَ الْخَمِيضَةَ تَعَسَّ وَتَنَكَّسَ

وَلِذَا شَبَّكَ فَلَا تَنْقَشُ -

بَابُ ۵۱۷ الْفَنَاعَةِ

ابوبکر، عثمان، عسّان بن برزین، حمید بن سعید، صفوان بن
 معاذ، ابو عسّان بن برزین، سیام بن سلام، براد اسلمی،
 نقادۃ الاسدی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے ایک شخص کے پاس ایک اونٹنی عاریہ لینے کے لیے روانہ
 فرمایا لیکن اس نے درمی تو آپ نے دوسرے کے پاس بھیجا
 اس نے آپ کے لیے اونٹنی روانہ کی آپ نے اس سے لیے
 دعا فرمائی اسے خدا اس اونٹنی میں برکت عطا فرما اور اس کے
 مالک کو بھی برکت عطا فرما نقادۃ نے عرض کیا یا رسول اللہ!
 لانے والے کے لیے بھی دعا فرمائیے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ جو اسے لے کر آیا
 ہے اسے بھی برکت عطا فرما اس کے بعد حضور نے اونٹنی کا
 دودھ دوسنے کا حکم دیا اور فرمایا اے اللہ جس نے اونٹنی
 نہیں دی اسے بھی بہت سال عطا فرما اور اس شخص کو جس
 نے اونٹنی بھیجی ہے ہر روز نیا رزق عطا فرما۔

حسن بن حماد، ابوبکر بن عباس، ابو حصین، ابو صالح
 ابوسریہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا دینار کے بندے دراہم کے بندے
 چادر اور مثال کے بندے کے لیے تباہی ہو اگر یہ
 چیزیں انہیں ملتی رہیں تو وہ مطیع ہیں اور اگر نہ ملیں
 تو وہ امام کی اطاعت نہ کریں۔

یعقوب بن حمید، اسحاق بن سعید، صفوان بن
 عبد اللہ بن دینار، ابو صالح، ابوسریہ کا بیان ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دینار کا بندہ
 درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ تباہ ہو۔ جبکہ اندر سے منہ
 دوزخ میں گرسے خدا کے اس کو کاٹنا لگے تو کبھی
 نہ نکلے۔

فناعت کا بیان

شَمَالِهِ وَمِنْ قَدَامِهِ وَمِنْ دَرَايِهِ
 ۱۹۳۲- حَدَّثَنَا اَبُو اَبِي سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
 اَنْعَبْرِيَّ ثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَلِيٌّ مَوْلَى ابْنِ عَمْرٍَا
 حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ مَيْمُونٍ هُوَ سَمَاعٌ عَنْ تَالِثِ بْنِ مَرْثَدٍ
 الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَكْثَرُونَ
 هُمُ الْاَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَمْسَنُ نَالٌ بِالْمَالِ
 هَكَذَا وَهَكَذَا وَكَسْبَةٌ مِنْ طَيِّبٍ

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى
 بْنُ سَعِيدٍ الْفُظَّانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ
 عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَكْثَرُونَ
 هُمُ الْاَسْفَلُونَ الْاَمْسَنُ قَالَ هَكَذَا وَ
 هَكَذَا اَشْرَافًا

۱۹۳۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَبِيبٍ بِن
 كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي
 سَهْبِيلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُحِبُّ
 اَنْ اُحَدِّثَ اَعْبُدِي ذَهَبًا ثَنَا فِي عَلِيٍّ سَالِثَةَ
 وَعَيْشَةَ مِنْهُ شَيْءٌ الْاَشْيُ اَمَّا صَدَقَةٌ فِي قَضَاءِ دِينٍ

۱۹۳۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍَا ثَنَا صَدَقَةُ
 بِنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مُرَيْكَةَ عَنْ اَبِي
 عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِسْكَوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 عَيْلَانَ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ اَمَّنْ فِي وَصَدَقَةٌ فِي وَعِلْمٌ
 اَنْ مَا حِجَّتْ يَهْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَنْتَ مَالٌ
 وَكَسْبَةٌ وَحَبِيبٌ اِلَيْهِ لِيَا لَكَ وَتَجَلُّ لَكَ الْفَضْلُ
 وَمَنْ لَمْ يَوْمِنْ بِي وَلَمْ يُصَدِّقْ نَبِيَّ وَلَمْ يَعْلَمْ
 اَنْ مَا حِجَّتْ يَهْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَالْاَكْثَرُ

عاصم بن عبد العظیم - نضر بن محمد عکرمہ سماک
 مالک بن مرثد - ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا زیادہ مال دار سے ہی زیادہ پست
 ہوں گے مگر جو ادھر ادھر خدا کی راہ میں خرچ کرنا
 ہو اور اسے سلال سے کہا جائے۔

یحییٰ بن حکیم - یحییٰ بن سعید الفظان - محمد بن
 عجلان - ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔

یعقوب بن حمید - عبدالعزیز بن محمد - ابوسہیل مالک بن
 عامر ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ میرے پاس احمد کے برابر
 سونا ہو اور میں دن گزارنے کے بعد اس میں سے میرے
 پاس کوئی چیز باقی نہ رہ جائے اس قرض کی ادائیگی رکھ
 چھوڑوں تو وہ دوسری بات ہے۔

ہشام - حدیثہ - یزید بن ابی مریم - ابو عبد اللہ بن مسلم بن منکم
 عمرو بن عبیدان - النعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ دعا فرمائی اللھم من آمن فی وصدق حق یعلم ان ما حجت بہ هو
 الحق من عندک فاقل مالہ وولدہ وجیب البیہ لفقائک وعلی لہ
 بعضنا من لحدیومن فی ولم یصدق ولم یعلم ان ما حجت بہ هو الحق
 لہ سے اسے اسے جو کوئی پھر پھر بیان لایا اور میری تصدیق کی اور جو میں لایا میرے پاس
 سے وقرآن سے تم جانتے تو اس کے بل اور اولاد کو تم کروئے اور اسے اپنی
 طاقت کا شوق دے اور اسے جملہ کمات دے اور جو کوئی پھر پھر بیان نہ لائے
 تصدیق نہ کرے اور جو پھر پھر بیان لایا جو تو نے نہ سیکھے تو اسے مال

کر رہی ہے۔

ابوبکر، دیکھ، ابو معاویہ، اعش، ابو صالح، ابو ہریرہ
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اپنے سے نیچے درجے کے لوگوں کی جانب دیکھا کرو
اور اوپر کے درجے کے لوگوں کو نہ دیکھا کرو اگر
تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ
گردانو گے۔

احمد بن سنان، کثیر بن ہشام، جعفر بن برزبان
یزید بن الاصم، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر شاہد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں
اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے اعمال
اور تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت کا بیان

ابوبکر، عبداللہ بن نیر، ابو اسامہ، ہشام
عمرہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم یعنی آل محمد پر
ایک ایک حمینہ گزر جاتا ہے کہ گھر میں آگ تک بھی
تھیں ملتی۔ اور گھر میں کھجور اور پانی کے سوا
کچھ نہیں ہوتا۔

ابوبکر، یزید بن ہارون، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، حضرت
عائشہ، فرماتی ہیں آل محمد پر ایک ایک حمینہ ایسا گزر
جاتا کہ ان کے کسی گھر میں دھواں تک نظر نہ آتا۔
ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے پوچھا پھر لکھاتے کیا
تھے انہوں نے فرمایا کھجور اور پانی نہیں ہمارے
پڑوسی انصار بہت تک دل لوگ تھے ان کے ہاں
بکریاں ملی جونی نہیں اس لیے وہ مسور کے لیے ان کا

۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۸۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ثنا يَزِيدُ بْنُ الْأَصْبَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُرِيَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَكَأَنَّكُمْ لَأَنْتُمْ مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَأَنَّهُ أَحَدُهُمْ أَنْ لَا تُؤَدُّوا رِقَّةَ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ثنا يَزِيدُ بْنُ الْأَصْبَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ أَبُو سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُرِيَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَكَأَنَّكُمْ لَأَنْتُمْ مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَأَنَّهُ أَحَدُهُمْ أَنْ لَا تُؤَدُّوا رِقَّةَ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بِهِ مَعِيشَةَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن نير، أبو أسامة، هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت إننا آل محمد صلوات الله عليه وسلم لننمكث شهوا ما نيد نير ينابها ما هو إلا القمء والتماء إلا أن نسير قال ثبثت شهرا

۱۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَعَدَا كَانَ يَأْتِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْمُ مَا يَدْرِي فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتِهِ مَا كَانَ لَعَدَا لَعَدَا قَالَتْ الْأَسْوَدُ مَرُّوَالْمَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِيَانَا صَدَقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُمْ مَبَارِبٌ نَكَلُوا

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
ثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنِ
كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَبِكَانِ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ -

۱۹۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمَضَانَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِهْيَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي جَعْفَرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ هَاشِمٍ الْأَوْكَلِيُّ أَنَّهُمَا
سَمِعَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَلِيلِيَّ يُخْبِرُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ تَدْرَأْنَهُمْ مِنْ هُدًى إِلَى الْإِسْلَامِ وَ

مَرْزُقِي الْكِفَافِ وَفَيْعِي بِهِ

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَادَرِيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي مَرْعَةَ عَنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ مِرْزُقِي مِنَ الْكِفَافِ قَوْلًا -

۱۹۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَيَعْلَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ نَفِيْعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيْرٍ إِلَّا أُوْدِيَ يَوْمَ
الْيَوْمِ أُمَّةٌ أَنَّهُ أَذِنِي مِنَ الدُّنْيَا قَوْلًا -

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَبِجَاهِدِ
بْنُ مَوْسَى قَالَ تَادَرِيْعُ بِنُ مَعَاوِيَةَ ثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَلْمَةَ بِنْتِ
عَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ مِحْصَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَطْلَمَ مِنْكُمْ مَعَانِي

ابو بکر، ابن عبیدہ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا تو عمری مال کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ دل کی
بے پردائی کا نام تو عمری ہے۔

محمد بن رمح، ابن مہیبہ، عبید اللہ بن ابی جعفر
حمید بن ابی الخولانی، ابو عبد الرحمن الجلیلی، عبد اللہ
بن عمرو کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا وہ شخص کامیاب ہو گیا جسے اسلام کی
ہدایت نصیب ہوئی ہو۔ پھوڑی روزی ملی ہو، اور
وہ اس پر نفا عت کرتا ہو۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، علی بن محمد، دکیع، الاعمش
عمرو بن القعقاع، ابو زرعہ، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اے اللہ آل محمد کو اتنی روزی عطا فرما جس سے
ان کی زندگی قائم رہے۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یعلیٰ، عبد اللہ بن نمیر
اسماعیل بن ابی خالد، نفع، انس کا بیان ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر غنی اور فقیر قیامت
کے دن یہ آرزو کرے گا کہ اسے روزی بقدر کفالت
ملے۔

سعد بن سعید، مجاہد بن یونس، مروان بن معاویہ
عبد الرحمن بن ابی شیبہ، سلمہ بن عبید اللہ بن محض
عبید اللہ بن محض کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کو تندرست اٹھے
اور اپنی زندگی میں محفوظ رہے اور اس کے پاس دن بھر کھانا
بھی موجود رہو تو سمجھ لو کہ اس کے لیے دن بھر کھانا

يَا بَدِيءُ ضَمَّاعِ اِلْحَمْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا
عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَالْوَالِدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضَمَّاعٌ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَا حَشَوهُ لَيْفٌ -

۱۹۵۲- حَدَّثَنَا وَاِصْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُصَيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَجَلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتَى عَيْشَةَ وَنَاطِلَةَ وَهُوَ فِي حَبِيلٍ لَهُمَا
وَالْحَبِيلُ الْقَطِيفَةُ الْبَيْضَاءُ عَنِ الصَّوْبِ قَدْ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَنَّمَ هَامِجًا
وَسَادَةً حَشَوَهُ اَوْحَرَ اَلْوَرْنِ بَدِيءُ -

۱۹۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ ثَنَا عُمَرُ
بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا عَزْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا نَبِيُّ سِمَاكِ
الْمَدَنِيِّ أَبُو مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ قَالَ
قَالَ جَلَسْتُ فَاذْ اَعْلَيْهِ اِنَّمَا اَرُوْا وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ
وَإِذِ الصَّبِيْرُ قَدْ اُتِيَ فِي جَنْبِهِ وَاِذَا اَنَا بَقِيَّةُ
مِنْ شَعِيْرٍ هُوَ الصَّاصِغُ وَفَرَطِي فِي نَاحِيَةِ فِي
الْعَرَفَةِ وَاِذَا هَابَتْ مُعَانِي فَاَبْتَدَأَتْ عَيْنَايَ
فَقَالَ مَا يَكْفِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللهِ وَمَا لِي لَا اَكْفِي وَهَذَا الْحَصِيْرُ قَدْ اُتِيَ فِي
جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِيْرُ اَنْتَ لَا اَمْرِي فِيهَا اَلَا مَا
اَمْرِي وَذَلِكَ كَسْرِي وَتَيْصُرُ فِي الْيَمَامِ وَالْاَنْبِيَاءِ
اَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِيْرُ اَنْتَ قَالَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلْاَرْضُ نَضِي اَنْ تَكُوْنُ لَنَا الْاٰخِرَةُ
وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى -

خاندان رسالت کے بستر کا بیان

عبداللہ بن سعید، عبداللہ بن نیر، ابو خالد بن شام
عروہ، حضرت عائشہ، فریخت ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال
بھری ہوتی تھی۔

واصل بن عبداللہ علی محمد بن فضیل بخاری السائب
سائب حضرت علی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے میں اور
ناظمہ ایک سفید چادر اوڑھے ہوئے تھے جو حسنہ
نے ناظمہ کو جبین میں دی تھی ایک تکبہ تھا جس میں اٹھ
گھاس بھری ہوئی تھی اور ایک مشک تھی۔

محمد بن بشر، عمرو بن یونس، عکرمہ، سہانہ الحنفی۔
عبداللہ بن عباس، حضرت عمر فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ایک چٹائی پر بیٹھے ہوئے
تھے عمر فرماتے ہیں میں آپ کے پاس بیٹھ گیا اور حضور کے بدن
پر ایک تھمد کے سوا کچھ نہ تھا، آپ کے پیلوٹے اندر پر چٹائی
کے نشان پڑے ہوئے تھے ایک صاع کے قریب جو رکھے
ہوئے تھے اور ایک کونے میں چھڑا مان کرنے کا سار رکھا تھا
اور ایک کھال ٹکی ہوئی تھی میں حضور کی یہ حالت دیکھ کر رونے
لگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر کیوں
روتے ہو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیوں نہ روتوں اس
چٹائی نے آپ کے جسم طہر نشان ڈال دیے ہیں اور یہ کھال آپ کا خزانہ
ہے جو میں دیکھ رہا ہوں اور یہ تیسہ کسری میں جو باغات اور محلات
میں آرام کر رہے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ
رسول ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابن الخطاب کیا
تو اس بات پر خوش نہیں کہ ہمارے لیے آخرت ہمارا ان کے لیے دنیا
ہو میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔

يَقُولُونَ إِلَيْهِ أَيُّهَا قَالَ مُحَمَّدًا وَلَا تَأْتِ بِسَعَةِ أَبْيَاتٍ -

۱۹۴۸ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَلِيٍّ ثنا يَسْرُوبُ بْنُ عَزْرَةَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سِيَمَانَ بْنِ النَّعْمَانِ بْنِ يَسْرُوبٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ مَا أَيْتُ سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَلْتَوِي فِي الْيَوْمِ مِنَ الْجُوعِ مَا يَجِدُ مِنَ السَّكَلِ مَا يَلْدُ بِهِ نَطْفُهُ -

۱۹۴۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَبُو سَيْبَانَ عَنْ ثَنَادَةَ عَنْ أَبِي بِي مَالٍ قَالَ سَمِعْتُ سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أُمَّ دَانِيَةَ فَنَسِيَ مُحَمَّدًا بِبَيْتِهِ مَا أَضْبَحَ عِنْدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ صَاعَ حَبِّ وَلَا صَاعَ تَمْرٍ وَإِنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ نِسْعَ نِسْوَةٍ -

۱۹۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا أَبُو الْوَعْدَاءِ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بُدَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَضْبَحَ فِي ابْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مَدًّا مِنْ طَعَامٍ أَوْ مَا أَضْبَحَ فِي ابْنِ مُحَمَّدٍ مَدًّا مِنْ طَعَامٍ -

۱۹۵۱ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْبَرِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْبَمَانَ بْنِ صَدْرٍ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَّنْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدَرُ مَا لَا نَقْدَرُ عَلَى طَعَامِهِ -

۱۹۵۲ - حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ مَسْقِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَطْعَامُ سِجْنِي فَأَكَلْتُ لَمَّا فَهَرَعُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامُ سِجْنِي مُسَدِّدًا كَذَا -

دودھ بھیجتے اور اس وقت آل محمد کے نو گھر تھے۔

نصر بن علی، بشر بن عمرو، سماک، نعمان بن بشر بن حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی وجہ سے کڑھیں بدلتے۔ پیٹ دانتے دیکھا آپ کو روٹی گھوڑی بھی میسر نہ آتی تھی جس سے آپ کا پاپا بھر جاتا حالانکہ تمام دنیا آپ کی تھی۔

احمد بن منیع، حسن بن موسیٰ، شبان، قتادہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار فرماتے سنا ہے تم سے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں کی جان ہے۔ آل محمد نے کبھی اس حال میں صبح نہیں کی ان کے پاس ایک صاع غلہ یا گھوڑی جوتی حالانکہ اس وقت حضور کی نو بویاں تھیں۔

محمد بن یحییٰ، ابو الوعید، عبدالرحمان بن عبد اللہ السعدی، علی بن بدیع، ابو عبیدہ، عبداللہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسٹاڈ فرمایا آل نے اس حال میں صبح کی ہے۔ کہ اس کے پاس ایک کھانا کبھی بھی نہ ہوتا۔

نصر بن علی، علی، شعبہ، عبدالاکرم، ابو عبدالاکرم سلیمان بن صرد فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہمیں تین دن تک کھانا میسر نہ آیا اور آپ بھوکے رہے۔

سؤید بن سعید، علی بن مسہر، العشاء، ابو صالح، ابو ہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گرم کھانا آیا آپ نے اسے نوش کرنے کے بعد کہا خدا کا شکر ہے جس نے آج اپنے دونوں بھروسہ گرم کھانا کھلایا۔

عن النعمان بن عبد الله بن العوام عن أبيه قال لما نزلت ثم لتسألن يومئذ عن النعيم قال الزبير وأبي يعقوب سألت عنه وإنما هو الأسودان الثمر والتمر قال أصالة سيكون۔

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عُمَدَةُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرَيْقَةَ عَنْ دَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فَلَكُتُ يَأْتِيَهُمْ حَيْلٌ أَنْ يَأْتُوا دَنَا عَلَى رِقَابِنَا نَقْفِي أَنْ يَأْتُوا دَنَا حَتَّى كَانُوا يَكُونُونَ لِلرَّجُلِ مِنْ نَمْرَةٍ يَقْبَلُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي نَقَمَ النَّمْرَةَ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا نَقْمًا نَاهَا حِينَ نَقَمْنَا نَاهَا وَاتَّبَعْنَا النَّصْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِمُحِبِّ قَدْ تَدَدْنَا النَّصْرَ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ لَوْحًا۔

عثمان بن ابی شیبہ، عمدہ، ہشام، دہب بن کيسان، جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو آدمیوں کو جہاد کے لیے روانہ فرمایا ہم کھانے کا سامان ساتھ لے گئے تھے لیکن آخر وہ ختم ہو گیا حتیٰ کہ ہم میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک کھجور ملی جابر سے کسی نے پوچھا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا۔ جابر نے فرمایا جب وہ نہ ملی تو ہمیں حقیقت معلوم ہوئی ہم چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچے تو دریائے ایک پھیل چھینی جیسے ہم اٹھارہ روز تک کھاتے رہے۔

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا فِي الْبَنَاءِ وَالْحَرَابِ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَعَابِجُ حَضًا نَتَا فَقَالَ مَا هَذَا فَنُكَلْتُ حَضًّا لَنَا وَهِيَ نَحْنُ نَضْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَى الْأَمْرُ إِلَّا أَنْ يَجْلُ مِنْ ذِلَّةَا۔

عمار ت بنانا کا بیان ابو کریب، ابو معاریہ، الأعش، ابو سفیر، ابن عمر فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمار سے پاس سے گزرے اور ہم اپنی جھونپڑیاں ٹھیک کر رہے تھے آپ نے ہم سے فرمایا کیا کر رہے ہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا کہ موت اس سے بھی زیادہ جلد آنے والی ہے کہ حقیقی دیر میں تمہارے مکان کی مرمت ہو۔

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا النَّعْمَانُ بْنُ عُمَانَ الدَّمَشَقِيُّ ثنا الوليد بن مسعود ثنا عيسى بن عبد الأعلى بن أبي هريرة حدثني إسحاق بن أبي طلحة عن أنس قال مرَّ رسولُ الله صَلَّى اللهُ عليه وآله عن النَّبِيِّ قَالَ نَمْرٌ يَقْبَلُهُ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَأَوْقَيْتُهُ بِنَاهَا فَلَاكُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا فَهُوَ وَيَالِ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ

عباس بن عثمان، ولید بن مسلم، عیسیٰ بن عبد الملک، اسحق بن ابی طلحہ، انس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گول مکان کے قریب سے ہوا جو ایک انصاری کا بنا یا ہوا تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے جواب دیا یہ نکال شخص کا مکان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مال کہ ایسی چیزوں میں خرچ کیا جائے تو وہ قیامت کے دن اس مالک کے لیے وبال ہوگا جب اس انصاری کو معلوم ہوا تو اس نے فوراً اس مکان کو گڑ دیا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے اس

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ
ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمَا
كَانَ فِرَا شَنَا لَيْكَةَ أَهْدَيْتِ الْإِمْسَاقَ كَيْفِي
بَاب ۵۹ مَعِيشَةُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ابْنُ سَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَشْعَثِ
عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَنْطَلِقُ
أَحَدُنَا بِتِحْمَالٍ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمَدَى وَإِنْ لَاحِدَهُمْ
الْيَوْمَ مِائَةٌ أَلْفٍ قَالَ شَيْبَةُ كَأَنَّهُ يَمُرُّ
بِنَفْسِهِ -

۱۹۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ
عَنْ أَبِي نَعْمَةَ سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ
خَطَبَنَا عَتَبَةُ بْنُ عُرْضَةَ وَابْنُ الْوَيْثَانَ فَقَالَ لَقَدْ
رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَأَى الشَّجِيرَ
حَتَّى تَرَحَّطَ أَشَدَّ أَتَانَا -

۱۹۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عُمَرُ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ هُوَ
أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَأَعْطَانِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ تَمْرَاتٍ
يَكْفِي لِإِسَابَةِ تَمْرَةٍ -

۱۹۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ
الْعَدَنِيُّ ثنا سَمِيانُ بْنُ عَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَالِبٍ

محمد بن طریف، اسحاق بن حبیب، محمد بن قسبیل، محمد
عامر اشعبی، حدیث، حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا
صورت کی صاحبزادی زینب سے کہا کہ میں تو رسول
ہمارا بیتر مٹھکے کھال کا تھا۔

اصحاب رسول صلعم کی معیشت کا بیان

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریم، ابو اسامہ، زینب
اشعبی، شقیق، ابو مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
میں صدقہ کا حکم دیتے تو ہم میں سے ہر ایک جا کر مزدوری
اور اس کی اجرت کا ایک ڈر لاکر صدقہ میں دیتا لیکن آج
زمانہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کے پاس ایک ایک لاکہ
روپیہ ہے، شقیق کہتے ہیں اس سے انہوں نے اپنی ذات
مرا دی تھی۔

ابو بکر، وکیع، ابو نعیم، خالد بن ولید کہتے ہیں کہ
بن عمرو ان سے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا میں ان میں
سات آدمیوں میں سے ایک ہوں جنہوں نے حضور کے ساتھ
پہلے کھا کھا کر گزارا کیا تھا اور ہمارے پاس کھانے کو نہ
تھا اور پہلے کھانے سے ہمارے سوا کسی نے سوچا نہ تھا۔

ابو بکر، عنذر، شعبہ، عباس الجری، ابو عثمان
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمیوں کو بھوک لگنے
پایا تو حضور نے ہمیں سات کھجوریں عطا فرمائی ہر شخص
کے لیے ایک ایک کھجور تھی۔

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی، ابن عیینہ، محمد بن
یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب، عبد اللہ بن ابی ہریرہ
فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اللہ تمہیں عطا

فرمایا تم دو نفلنا سیات رزق سے نا امید نہ ہو جانا کیونکہ
بچہ کو مال جب جھتی ہے تو وہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے
اور اس پر صبح طور پر کھال بھی نہیں ہوتی پھر بھی اللہ تعالیٰ
اسے رزق دیتا ہے۔

اسحاق بن منصور، ابو شعیبہ، سعید بن عبد الرحمن
الجلی، موسیٰ بن علی بن ربیع، علی، عمر بن العاص کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابن آدم کے
دل میں بہت سے راستے ہیں اس میں سے ابن آدم اپنے دل
میں جتنی راہوں کو بھی جگہ دے گا اللہ کو اس کی پر داہ نہ ہوگی
اے وہ کسی راستے میں مرتبے اور جو کوئی خدا پر ہر دوسرے
رے گا اسے اللہ تمام راہوں سے بے نیاز کر دیگا۔

محمد بن طلحہ، ابو معاذ، ایش، ابوسفیان جابر بن
اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہر شخص کو اللہ پر پورا
یقین رکھتے ہوئے مرنے چاہیے۔

محمد الصباح - ابن عیینہ، ابن عجلان، اعرج، ابو
ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک قوی مومن کمزور مومن سے
بتر ہے اور جو بھلائی دیکھو اس کے کرنے میں رخص کر دو
اس سے عاجز نہ بن جاؤ۔ اگر تم مجبور ہو جاؤ تو یہ کس
کو کراہنے ہی مقدر کیا تھا۔ اس نے جو چاہا کیا
اور شک و شبہ کو چھوڑ دو کیونکہ شک و شبہ
شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

حکمت کا بیان

عبد الرحمن بن عبد الوہاب - عبد اللہ بن زبیر
ابراہیم بن الفضل، مقبری، سفیرت ابو ہریرہ
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يُحَالِجُ شَيْئًا فَأَعْتَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا تَيْسَأُ مِنَ
الرِّمَانِ مَا تَعْدَرَاتِ مَرُوسُكُمَا فَإِنَّ الرِّسَاتِ
تُدْبُهُ أُمَّهُ أَحْمَرُ كَيْسَ عَلَيْهِ قَشْرَتُهُمْ يَرْمُقُهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۹۶۸ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ ابْنَ ابْنِ
شُعَيْبٍ صَالِحَ بْنَ زَائِدِ بْنِ الْعَلَاءِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمُعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مَرْيَمَ بْنِ
رَبِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مَنْ تَلَبَّ بِنِ اَدَمِ يَكُلُ وَاِدِ شَعْبَةَ فَمَدَى اَتْبَعَهُ
تَلَبَّهُ الشَّعْبُ كُلُّهَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَاِدِ اَهْلَكَ
وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبُ۔

۱۹۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا ابْنُ مَعْوَدٍ
عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنِ جَابِرِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَاِدِ
هُوَ يَحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ۔

۱۹۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ابْنَ
سَفْيَانَ ابْنُ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ
الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ أَحْرَصُ عَلَى مَا
يَنْفَعُهُ وَلَا يُخْشَى فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ قَدَّرَ اللَّهُ
وَمَا شَاءَ فَعَلْ وَإِيَّاكَ وَاللَّوْفَاتِ النَّوْفَاتِ فَتَفْتَحْ عَمَلُ
الشَّيْطَانِ۔

بابك الحکمة

۱۹۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَيَّبٍ عَنْ ابْنِ اَبْرَاهِيمَ بْنِ
الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْقُرَيْشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

الْقِيَمَةِ فَبَلَغَ الْأَضْرَاءُ ذَلِكَ فَوَضَعَهَا نَمَاءَ السَّبْقِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَدُّ لَكُمْ يَرَهَا فَسَأَلَ
عَنْهَا نَاحِرَةً وَأَضْعَفَهَا لَنَا بَلَعَهُ عَنْكَ فَقَالَ
بِرَحْمَةِ اللَّهِ يَرْضَاهُ اللَّهُ-

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ
ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ
الْعَاصِمِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَنِيَّتُ بَيْتًا يَكْتُمُ مِنَ الْعَطْرِ وَيَكْتُمُ
مِنَ الشَّمْسِ مَا عَانَتُنِي عَلَيْهِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى-

۱۹۶۵- حَدَّثَنَا اسْتَيْبِيُّ بْنُ مَوْسَى ثَنَا
شَرِيكُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بِنْتِ
مِقْرَابَ قَالَ أَتَيْنَا حَبَابًا نَعُودُكَ فَقَالَ لَقَدْ طَلَّ
سَفْعِي وَتَوَلَّوْا إِنِّي سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْتَوُ الْعَوْتَ لَتَمْتَبِتُهُ
وَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لِيُوجِهُ فِي نَفَقَتِهِ لِكُلِّهَا إِلَّا فِي
السَّرَابِ أَوْ قَالَ فِي الْبِنَابِ-

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا حَارِثَةُ مَلَّةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنِ ابْنِ
هَبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجُنَيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ
لَرَزَقْتُمْ كَمَا يُرِزِقُ الطَّيْرُ تَعْدُوا وَاجْتَنِبُوا
تَرْوِحَ بَطْنَانًا-

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا
الْبُوَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْأَعْمَشِ عَنِ سَلَامِ بْنِ
شُرَيْبِ بْنِ حَبِيبَةَ وَسَوَّادِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ
دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

مکان کو نہ دیکھ کر نہ فرمایا اس مکان کا کیا ہوا صحابہ نے
جواب دیا یا نبی اللہ! آپ کا فرمان سن کر اس نے گرا
دیا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ اس پر رحم کرے
اللہ اس پر رحم کرے۔

محمد بن یحییٰ، ابو نعیم، اسمان بن سعید بن عمرو بن
سعید بن العاصم، سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب میں نے حضور کے پاس
دھوپ اور بارش سے بچنے کے لیے ایک کوشی بنانا
تھی اور اس کے بنانے میں کسی نے میری مدد نہ
کی تھی۔

اسماعیل بن موسیٰ، شریک ابو اسحاق حارثہ
بن مضرب کہتے ہیں ہم شباب کی عبادت کے لیے گئے وہ
فرمانے لگے میری بیماری بہت لمبی ہو گئی اور اگر میں نے حضور
کو یہ فرماتے ہوتے نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرتوں
موت کی آرزو کرتا اور حضور نے یہ فرمایا تھا کہ انسان کو تہرج
میں ثواب ملتا ہے مگر تہرج کرنے کا یا یوں فرمایا عمارت پر
خرج کرنے کا ثواب نہیں ملتا۔

تَوَكُّلٌ وَرَيْبٌ كَالْبَيَانِ

حارثہ بن وہب، ابن لہیعہ، ابن تميم، ابو تميم الجنيبي
حضرت عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا اگر تم ایسا توکل کرو جیسا کہ اس کا حق ہے
تو اللہ نفاطے تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح
پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح کو جھوکے نکلے ہیں اور
شام کو ان کا پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

ابو بکر، ابو معاویہ، الامش، سلام ابو شریب
اور سواد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضور
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کوئی کام فرما رہے
تھے ہم نے بھی اس میں آپ کی مدد کی تو آپ نے

سوید، علی بن مسروح، علی بن میمون الرقی، سعید بن مسروح و حدیثنا علی بن میمون الرقی ثنا سعید بن مسلمة جبیننا عن الأعمش عن إِبْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ نِقَالٍ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِبْنِ مَنَانٍ -

ہناد بن السری، ابوالاحوس، عطاء بن السائب، ابوزبیر، ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے۔ عظمت میرا ہتھکڑ ہے جو شخص ان میں سے میری ایک شے بھی چھینے گا میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔

عبداللہ بن سعید، ہارون بن اسحاق، عبدالرحمن الحارثی، عطاء بن السائب، ابن جبیر، ابن عباس سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

حریط، ابن وہب، عمرو بن الحارث، دراج، ابوالانثیم ابوسعید، زبان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کے لیے ایک درجہ نہ مانع اختیار کرے گا اللہ ایک درجہ بلند کرے گا اور جو ایک درجہ تکبر کرے گا اللہ اس کا ایک درجہ گرائے گا حتیٰ کہ اسے اسفل السافلین میں پہنچا دے گا۔

نصر بن علی، عبدالصمد، مسلم بن قتیب، شبیر بن

۱۹۶۶ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْرُوحٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيِّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوحٍ جَبِينَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ نِقَالٍ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِبْنِ مَنَانٍ -

۱۹۶۷ - حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سُجَّانَهُ الْكِبْرِيَاءُ بِرَدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِسْرَارِي مَنْ نَامَ عَنِّي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْئَةُ فِي جَهَنَّمَ -

۱۹۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ هَارُوتُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَارِثِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سُجَّانَهُ الْكِبْرِيَاءُ بِرَدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِسْرَارِي فَمَنْ نَامَ عَنِّي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْئَةُ فِي النَّارِ -

۱۹۶۹ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلَّهِ سُجَّانَهُ دَرَجَةٌ يَرْتَعُهَا اللَّهُ بِهِ دَرَجَةٌ وَمَنْ يَتَكَبَّرْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةٌ يَبْصَعُهَا اللَّهُ بِهِ دَرَجَةٌ حَتَّى يَبْصَعَهَا فِي أَسْفَلِ سَافِلِينَ -

۱۹۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ صَالِدَةٌ
لِلْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ مَا وَجَدَهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا۔

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ

الْعَبْرِيُّ ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ

مُعْتَبَرَتَانِ فِيهِمَا كَيْدٌ مِنَ النَّاسِ الْعَجْبَةُ وَالْفَرَامُ۔

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَائِدَةَ ثنا الْفَضْلُ

بْنُ سَلَمَانَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

حَدَّثَنِي عُمَارُ بْنُ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي

أَيُّوبَ قَالَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتَنِي وَأَوْجِدُ

قَالَ إِذَا قُمْتُ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُؤْمِمٍ

وَلَا تَكَلِّمْ بِلَاغٍ تَعْتَدِمُ مِنْهُ وَاجْمِعْ أَيَّامَ عَمَّا

فِي أَيُّومِ النَّاسِ۔

۱۹۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَنِّي

ابْنِ مَرْيَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ لِيَسْمَعَ الْحِكْمَةَ لَمْ يَلْمِ بِحَيْثُ عَنْ

صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَيْءٍ مَا يَسْمَعُ لَمْ يَلْمِ إِلَّا بِشَيْءٍ

مَا عَيْشًا فَقَالَ يَا سَارِحِيُّ أَجُوزًا فِي شَأْنٍ مِنْ عَنِكَ

قَالَ أَهَبْ فَخَذَ بِأُذُنِ خَيْرِهَا فَذَهَبَ فَخَازَهُ

بِأُذُنِ كُلِّ الْعَاقِمِ۔

۱۹۴۵- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثنا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا مُوسَى ثنا

حَمَّادٌ فَذَكَرَ مَوْكَاً وَ قَالَ فِيهِ بِأُذُنِ

خَيْرِهَا شَأْنٌ

بِأُذُنِ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبَرِ وَالْوَأَضِ

بِأُذُنِ الْكِبَرِ وَالْوَأَضِ

بِأُذُنِ الْكِبَرِ وَالْوَأَضِ

بِأُذُنِ الْكِبَرِ وَالْوَأَضِ

بِأُذُنِ الْكِبَرِ وَالْوَأَضِ

حکمت کی بات مومن کی گوشہ چیرے وہ جہاں سے اسے
پائے اس کا حق دار ہے۔

عباس بن عبد العظیم، صفوان بن عیسیٰ، عبد اللہ بن

سعید بن ہند، سعید بن ابی عباس سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور

نعتیں ہیں جن میں بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے

ہیں ایک تدرستی اور دوسری بے نکلی۔

محمد بن زیاد، فضیل بن سلیمان، عبد اللہ بن عثمان

بن غنیم، عثمان بن سعید، ابویوب الفارسی نے فرمایا کہ ایک

شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا مختصر عمل

بتائیے جس کی وجہ سے مجھے نجات ملے آپ نے فرمایا جب

تہنہاڑ کو کھڑے ہو تو ایسے پڑھو کہ جیسے یہ آخری نماز ہے

اور جب بات کر دو تو ایسی کر دو کہ آئندہ اس سے معذرت

نہ کرنی پڑے اور جو مال تمہارے پاس ہے اس سے

ما یوسر تو جاؤ۔

ابو بکر بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، علی بن زبیر اور ابن

خالد البربریہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا جو شخص حکمت کی بات سنے اور اپنے ساتھیوں سے برکتی بات

کے علاوہ کچھ بیان نہ کرے اور حکمت کی بات کو پوچھنا

رکھے تو اس شخص کی مثال اس طرح ہے کہ کون شخص کسی

بکری پر لے کر اسے پاس لے گیا اور اس سے کہا مجھے ایک

بکری ذبح کرنے کے لیے دیدو اس نے کہا جو پسند ہو

بکری کیلا کرو اور دو بیٹیں کہا اور مجھے لے کر گئے اس کا کان

چکڑا کر لیا۔

ابو اعین، اسماعیل بن ابراہیم، موسیٰ، حماد

اس سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

ذَهْرِي عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتِي بَيْتِي خَلْقًا وَخَلْقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءِ

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ ثنا صَالِحُ بْنُ جَبَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتِي خَلْقًا وَإِنَّ خَلْقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءِ

۱۹۸۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرَّانٍ ثنا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَّاشٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَذْنَبْتُ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذْ لَمْ تَنْتَحِي فَأَصْنَعُ مَا شِئْتُ -

۱۹۸۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَوْسَى ثنا هُشَيْمٌ عَنِ الْمَنْصُورِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَأُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْحَيَاءُ فِي النَّاسِ -

۱۹۸۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَدَّادُ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا سَنَانُهُ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا مَرَاتُهُ -

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر دین میں عمدہ اخلاق ہوتے ہیں اور اسلام میں سب سے عمدہ خصیلت حیا ہے

عبد اللہ بن سعید، سعید بن محمد الوراق، صالح بن حبیان، محمد بن کعب القرظی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے

عرو بن رافع، جریر، منصور، ربیع بن حراش، عقبہ بن عمرو ابو مسعود روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کے پاس اچھے پیغمبروں کا کچھ کلام باقی ہے تو وہ یہ ہے کہ اگر تجھ میں شرم نہیں تو تیرا جو جی چاہے کر۔

اسما عیلم بن موسیٰ، ہشیم منصور، حسن، ابو بکر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیا ایمان میں داخل ہے ایمان جنت میں سے جانے والا ہے اور فحش گوئی ظلم میں داخل ہے۔

حسن بن علی الخمال، عبد الرزاق، معمر، ثابت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فحش گوئی ہر چیز کو عیب دار بنا دیتی ہے اور حیا ہر چیز کو خوب صورت بنا دیتی ہے۔

دارالعلوم دہلی میں لکھا ہوا ہے

حکم و بردہاری کا بیان

ترمذی، ابن وہب، سعید بن ابی یوسف، ابو حرم، سہل بن معاذ بن انس ہاشمی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غصہ پورا کر لیں قوت رکھتا ہو اور علیہ اسے غضب کرے تو تیا مت کے دن اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے بلا نکال دے گا۔

باب فی الخلم

۱۹۸۹- حَدَّثَنَا حَمْرُ مَلَّةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَهَبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَفَرَ عَيْتًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَنْعَدَ مَا

وَسَلَّمَ عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَتِي بْنِ مَرْثِدٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ الْأُمَّةُ مِنْ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَنَا حُدُودٌ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى
تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ
فِي حَاجَتِهَا.

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثِدٍ ثَنَا جَبْرِ
عَنْ مُسْلِمِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّدُ الْهَرَبِيضَ
وَالْيَشِيمَ وَالْجَنَابَةَ وَبِحَيْبِ دَعْوَةِ الْمُتَلَوِّينَ وَيُوكِّبُ
الْحِمَامَ وَكَانَ تَرْيُظُهُ وَالتَّلْبِيذَ عَلَى حِمَامٍ وَيَوْمَ
حَيْبَرٍ عَلَى حِمَامٍ فَتَطْوِرُ بَرُوسِي مِنَ لَيْفَتٍ وَتَحْتَهُ
رِكَابٌ مِنْ لَيْفَتِهِ.

۱۹۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُبَيْدُ
الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ ثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ ثَنَادَةَ
عَنْ مَطَرِ بْنِ عَزِّ بْنِ عِيَّاضِ بْنِ حِمَامٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَطَبَهُمْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ أَدْعَى إِلَيْنِ أَنْ نُوَاصِعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرُوا أَحَدٌ
عَلَى أَحَدٍ.

بابك الحباء

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْثِدٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
ثَنَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتْبَةَ مَوْلَى الْأَنْسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حُبًّا مِنْ عَدْرَاءِ
فِي خُدْمِهَا هَاتِكًا رَأْدَ الْكِرْهَةِ شَيْئًا مَرِيًّا ذَلِكَ فِي
وَجْهِهِ

۱۹۸۴- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ
ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ يَحْيَى عَنِ

زید انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
عجز و انکساری کا یہ عالم تھا کہ اگر عرب کی کوئی لڑکی
آپ کا راہ چلتے یا ہاتھ پکڑ لیتی تو آپ اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے
بلکہ وہ جہاں جا رہی آپ کو لے جاتی حضور اس کا
کام جاکر انجام دیتے۔

عمر بن رافع، جریر، مسلم الاغوری، ربیع بن مسلم
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مریض کی عیادت فرماتے، جنازہ کے ساتھ چلتے، غلام
کی دعوت قبول کرتے، گدھے کی سواری فرماتے، قرظیلہ
اور نصیر کی جنگ میں حضور گدھے پر سوار تھے اور نصیر
کی جنگ میں گدھے پر سوار تھے جس میں کھجور کی چھال
کی لگام تھی اور اسی کی زین تھی۔

احمد بن سعید، علی بن الحسن بن واقد، حسین
مطر، قتادہ، مطرف، عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ
عنه فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے
پاس وحی بھیجی ہے کہ تو منع کیا کر، یہاں تک کہ
کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے۔

حباء کا بیان

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید القطان، ابن مسدد،
شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عتبہ، ابو سعید خدری
فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنواری
اور پردہ دار لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔
جب آپ کسی چیز کو برا سمجھتے تو اس کا اثر آپ
کے چہرہ اقدس پر نظر آجاتا۔

اسماعیل بن عبد اللہ الرقی، عیسیٰ بن یونس،
معاذ بن یحییٰ۔ زہر انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

مور تراجی چاہے۔ پسند کرے۔

ابو کریم محمد بن العلاء، یونس بن کبیر، خالد بن دینار الشیبانی، عمارۃ العبدی، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یہاں حضور نے ارشاد فرمایا عبد قیس کے قاصد آ رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک ہمارے سامنے کوئی نہ تھا۔ کچھ عرصہ گزرا کہ نبو عبد قیس کے قاصد آچکے ان میں ایک شخص عصری تھا۔ جو سب کے بعد اور انی ادنیٰ تو ایک جگہ پر بٹھا کہ کہوے ایک جانب رکھ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اشج کہ میں دو باتیں ابھی میں جنہیں خدا پسند کرتا ہے ایک نبو ہاری اور دوسرے وقار اشج نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دونوں صفات مجھ میں ابھی پیدا ہوئی ہیں یا پیدا نہیں ہیں حضور نے ارشاد فرمایا ابواسحاق المرز بن عباس بن الفضل الانصاری، قرۃ بن خالد، ابو جرحہ، ابن عباس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا تم میں دو عادتیں ہیں جنہیں خدا پسند کرتا ہے ایک علم اور دوسری بیا۔

بجانب

زید بن اخزمہ لشر بن عمر جمہار بن سلمہ، یونس بن سعید، حسن، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی چیز کے گھونٹ میں اتنا ثواب نہیں جتنا ہنسا کہ اس گھونٹ پیئے میں ہے جو ان کے لیے پی لیا ہو۔

روئے اور علم کرنے کا بیان

ابو بکر، عبید اللہ بن مونس، اسراہیل، ابراہیم بن صابر، مجاہد، مورق العجمی، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

دَعَاَ اللّٰهَ عَلَىٰ رَسُولِ الْخَلِیْقِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ حَقِّ مِجْدَتِهِ فِیْ اٰیِ الْحَوٰی سَاوًا۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا ابُو الْکَرَمِ نَبِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّهْمَدِیُّ اَنَّیُّ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ بَکِیْرِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِیْنَارِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عُمَارَةَ الْعَبْدِیِّ ثَنَا ابُو سَعِیْدٍ الْحَدَّادِ قَالَ لَمَّا جَلَسْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَمَّكُمْ وَوَدَّ عِنْدَ الْقَبْرِیْنَ وَفَاوِیْ اَهْدًا فَبَیْنَا لِحْنٍ كَذَا لِكَ اَذْجَا مَا فَتَرَلُوْا فَاَوَّاسَ سَوَّلَ اللّٰهُ صَیُّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِیَ الْاَشْجُ الْعَصْرِیُّ مَجَازًا بَعْدَ فَرَسٍ مَّزْرُؤًا فَاَنَامَ سَاعِدَتَهُ وَوَضَعَ رِیْاۃً جَانِبًا لَهَا فَرَجَعَا اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ سَوَّلَ اللّٰهُ صَیُّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اشْجُ اِنَّ فِیْكَ لِحْصَلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالتَّوْقَةُ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَشْیُّ حَبِلْتُ عَلَیْهِ اَمْ شَیْءٌ حَدَّثْتَ بِنِیِّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلْ شَیْءٌ حَبِلْتُ عَلَیْهِ۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا ابُو اِسْحٰقَ الْهَرَمِیُّ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِالْاَشْجِ الْعَصْرِیِّ اِنَّ فِیْكَ حِصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالتَّوْقَةُ۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْهِ اَنْزَمَ ثَنَا یُسُفُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ یُوْسُفُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ جَمْرَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ جَمْرَةٍ الْعَقِیْطِ كَلَّمَهَا عِنْدَ اِسْتِعَاذٍ وَحَمْدِ اللّٰهِ۔

باب الحزن والبكاء

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا ابُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَلِیْبَةَ اَنَّ ابْنَةَ عَبِيدَةَ اللّٰهِ بِنْتُ مَوْسَى ابْنَةِ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ مُنَاجِجٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْسَى

باب ۶۷ التَّوَقُّفُ عَلَى الْعَمَلِ

۲۰۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ شَدَّادُ كَرِيمٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ الرَّهْمِيِّ بْنِ سَعْدِ الرَّهْمَدِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ثَلُثُ بَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُتُوا وَفُلُوهُمْ وَجِلَّتْ أُهُوَالُهُمْ أَلَدَى يَدِي وَ يَسُوقُ وَيَسْرِبُ الْخَمْرُ قَالَ لَا يَأْتِيَنَّ ابْنُ بَكْرٍ أَدْنِيَا بَلَّتِ الصِّدْقُ فِي وَكَيْفَتِهِ الرَّجُلُ نَصُومَهُ وَيَصَدَّقُ وَيُصَيَّبُ وَهُوَ يَخَافُ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُ

۲۰۰۲- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الدَّامِثِيَّ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ بْنَ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُوسُفَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوَعَاءِ إِذَا طَابَ أَسْفَلُهُ طَابَ أَعْلَاهُ وَإِذَا سَدَّ أَسْفَلُهُ فَسَدَّ أَعْلَاهُ

۲۰۰۳- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَوِيِّ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ دَرَّاقِطِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا عَبْدِي حَقًّا

۲۰۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابُوا وَسَيِّدُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُجْبِيهِ عَمَانًا قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَقْعَمِدَنِي اللَّهُ بِرُحْمَتِهِ

اعمال پر بھروسہ کرنے کا بیان

ابوبکر و کعبہ مالک بن معقول، عبدالرحمان بن سعد الہمدانی حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں الذین یوتون ما اتوا وقلوبہم رجولتہ سے کیا وہ شخص مراد ہے جو زنا کرتا۔ جو سچی کہتا اور شراب پیتا ہے آپ نے فرمایا ابوبکر کی بیٹی نہیں بلکہ وہ شخص مراد ہے جو روزہ سے بھی رکھتا ہے صدقہ بھی دیتا ہے نماز بھی پڑھتا ہے لیکن اسے یہ خوف عثمان بن اسماعیل بن عمران اور یسیر بن مسلم عبدالرحمن بن یزید بن جابر ابو عبد رب، معاذیہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کی مثال برتن کی طرح ہے جو برتن نیچے سے اچھا ہوگا۔ وہ اوپر سے بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے سے برا ہوگا وہ اوپر سے بھی برا ہوگا۔

اس کا کوئی عمل نہیں ہوگا

کثیر بن عبید، بقیہ اور قاری بن عمر عبداللہ بن ذکوان اعرج، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سب کے سامنے عمدہ طور پر نماز ادا کرتا ہے اور تنہائی میں اسی طرح پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا سچا بندہ ہے۔

عبداللہ بن عامر بن زرارہ، اسماعیل بن موسیٰ، شریک بن عبداللہ، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے کے قریب جو جاؤ اور سیدھی راہ پر قائم ہو کیونکہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا عمل اسے نجات دلا سکے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ نے ارشاد فرمایا نہ میں مگر یہ کہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اپنا مانتا ہر سب سے زیادہ شریک کا ڈر ہے میں یہ نہیں کتا کہ وہ سورج، چاند اور بتوں کو پوجنے لگیں گے بلکہ وہ غیر اللہ کے لیے عمل کریں گے اور پوشیدہ طور پر گناہوں کی خواہش کریں گے۔

ابوبکر البکر، بکر بن عبدالرحمان، عیسیٰ بن الخزار، محمد بن ابی یحییٰ، عطیہ العونی، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگوں کو سنا نے اور دکھانے کے لیے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ویسا ہی ثواب دے گا۔

ہارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوہاب، سفیان سلمہ بن کیل، جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت ہے

حد کا بیان

محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن بشیر، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی ملام، عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوائے دو شخصوں کے کسی سے حد جائز نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے ہر وقت اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے علم دیا ہو اور وہ اسکے ذریعہ فیصلہ کرتا ہو اسکی تعلیم

کھے بن ابی حکیم، محمد بن عبداللہ بن یزید، سفیان زہری، سالم، ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی سے حد جائز نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن عطا فرمایا ہو اور رات دن اسکی تلاوت کرتا ہو اور دوسرے وہ شخص

مسنی بین ذکوان عن عبادة بن نبي عن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اتخوفت على امي الاثران لله امانان لست اقول يعبدوننا شمسا الاقمارا ولا دننا ولكن اعمالا يعبدون الله شهوة وخيفة۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو زَيْبٍ قَالَ تَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ الْخَتَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُسْمِعْ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ مِنْ بَرَائِي بَرَاءِي اللَّهِ بِهِ

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهْدَلٍ عَنْ حَنْدُبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَرَّائِي بَرَّائِي اللَّهِ بِهِ وَمَنْ يُسْمِعْ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ

بابُ الْحَسَدِ

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَبْرُوثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نَبِيِّ أَبِي حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا لَمْ يَطْعَمْهُ عَلَى فَكْرَةٍ فِي الْعَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً وَبِقِيَمَتِهَا يُبَاهِي بَرِيئًا

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَا تَنَا سَفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ

اور رحمت خداوندی مثال حال ہو۔

ریاکاری اور شہرت پسندی کا بیان

ابو مروان العثماني، عبد العزیز بن ابی حمزہ ملازم عبد الرحمن بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہر قسم کے شرکار اور شرک سے پاک ہوں تو جو شخص کوئی عمل کرے اور اس میں میرے ساتھ تمیرے نیز کو بھی شریک کرے میں اس سے نیاز ہوں اور وہ عمل اس کے لیے ہے جسے اس نے شریک کیا ہے

محمد بن بشر، ہارون بن عبد اللہ الحمال، اسحاق بن منصور، محمد بن بکر ابرسانی، عبد اللہ محمد بن جعفر، جعفر، زیاد بن مینار، ابو سعید بن ابی فضالہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن میں کوئی شک نہیں اور میں اور آخرین کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی اعلان کرے گا جس نے کسی عمل میں اللہ کا شریک کیا ہے تو وہ اس کا ثواب اسی شریک سے جا کر طلب کرے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکیوں اور شرک سے بے نیاز ہے۔

عبد اللہ بن سعید، ابو خالد الامری، کثیر بن زید ریح بن عبد الرحمن، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک دن آپس میں مجالس ذکر کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں سے تشریف لے آئے اور فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات دیتا ہوں جس کا مجھے تم بہرہ و مجال سے زیادہ ڈر ہے ہم نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا وہ شرک خفی ہے آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اور بہت ہی عمدہ طریقہ سے تاکر لوگ اس کی نماز کو دیکھیں

محمد بن خلف العسقلانی رواہ ابن الجراح، عامر بن عبد اللہ حسن بن زکوان، عبادہ بن نسی، مثلاً بن ادک

مِنْهُ وَفَضَّلَ -

بَابُكَ الرَّبَائِعِ وَالسَّمْعَتِي

۲۰۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَعْلَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ بِي عَمَلًا اشْرَكَ فِيهِ عِبْرَتِي فَأَنَا مِمَّنْ بِيَتْهُ وَهُوَ لِلدَّيْنِ اشْرَكَ -

۲۰۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْإِسْرَافِي أَبُو عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ أَحْبَبْتِي أَيْ عَنْ رَبِّ يَادُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ يَوْمَ أُنِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيَّتِي وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَرْبَعِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا رَيْبَ فِيهِ تَأْتِي مُنَادٍ مَنْ كَانَ اشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمَلَهُ بِلَيْهِ فَلْيُطَلَبْ ثَوَابَهُ مِنْ عَمَلِي عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ -

۲۰۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَعْلَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ بِي عَمَلًا اشْرَكَ فِيهِ عِبْرَتِي فَأَنَا مِمَّنْ بِيَتْهُ وَهُوَ لِلدَّيْنِ اشْرَكَ -

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِي تَابُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَعْلَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ بِي عَمَلًا اشْرَكَ فِيهِ عِبْرَتِي فَأَنَا مِمَّنْ بِيَتْهُ وَهُوَ لِلدَّيْنِ اشْرَكَ -

حبيب، سنان بن سعد، انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے پاس روح بھیجی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے عاجزی سے پیش آئیں اور ایک دوسرے کے خلاف بغاوت نہ کریں۔

پرمیزنگاری کا بیان

ابوبکر، ہاشم بن القاسم، ابو عقیل، عبداللہ بن زبیر، ربیعہ بن زبیر، عطیہ بن قیس، عطیہ السعدی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ اس وقت تک متقیں کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کام کو جس میں برائی نہ ہو چھوڑ دے اور اس کام سے ڈرے جس میں برائی ہو۔

ہشام، یحییٰ بن حمزہ، زبیر بن واقد، مغیث بن سعی عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا یا نبی اللہ کون سا شخص افضل ہے آپ نے فرمایا صاف دل اور زبان کا سچا شخص، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو تم جانتے ہیں کہ زبان کا سچا کون ہوتا ہے لیکن صاف دل سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا وہ پاک باز و پیرنگار جس کا دل اتنا صاف اور پاک ہو کہ جس میں نہ کبھی گناہ کا خیال ہو نہ بغاوت کا نہ کینہ کا نہ حسد کا۔

علی بن محمد، ابو معاذ، ابو رجا، ابو بن سنان، یحییٰ بن واقد، ابن الاسقع، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ تقویٰ اختیار کر کہ تو لوگوں میں سب سے زیادہ عابد ہو جاؤ گے قناعت اختیار کر تو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے اور جو اپنے لیے پا پتہ ہو ہے وہ لوگوں کے لیے پسند کر تو مومن بن جاؤ گے اپنے مسابہ سے نبی کو تو مسلم بن جاؤ گے اور کم ہمتا کرو کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے

عَلَيْهِ اَبَا ذَهَبٍ اَبَا عَمْرٍو بْنِ الْخَارِثِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ اَوْحَى اِلَيَّ اَنْ تَوَاصَعُوا وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ

بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

۲۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هاشم بن القاسم ثنا ابو عقیل ثنا عبد اللہ بن یزید حدثنی ربیعہ بن قیس بن یزید و عطیة بن قیس عن عطیة السعدی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ الحد ان یلکون من المتقین حتی یدع مالا باس به حدثنی ابان بن عثمان

۲۰۱۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ ثنا یحییٰ بن حمزہ ثنا یزید بن واقد ثنا مغیث بن سعی عن عبد اللہ بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائی الناس افضل قال کان فی الصدوق القلب صدوق اللسان قال صدوق اللسان لیس فیہ ما یخون القلب قال هو التقی للقی لا اشر فیہ ولا یغی وکذا عدل ولا حسد

۲۰۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا ابُو معاویة عن ابی ساجد عن یزید بن سنان عن یحییٰ بن واقد عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرة کن دیناً تکر اعبد الناس و کن فیما تکر اشکر الناس واحب للناس ما یحب لنفسک تکر مؤمناً و احسن جماعتاً من جماعتک تکر مسلماً و اقل

جسے اللہ نے مال دیا جو اوروہ رات دن اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔

ہارون بن عبدالحمال، احمد بن الازہر، ابن ابی فدیہ، علی بن ابی عیسیٰ الحنظلی، ابو الزناد، انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ کو بجھا دینا، برائیوں کو ایسے ہی مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نماز مومن کا نور ہے اور روزہ دوزخ سے نجات دہکھ ہے۔

بناوت اور سرکشی کا بیان

حسین بن الحسن المروسی، ابن المبارک، ابن علیہ عیینہ بن عبد الرحمن، عبد الرحمن ابوبکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی گنہ پر سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا، بلکہ اسے آخرت کے لیے اٹھا کر رکھتا ہے بناوت اور قطع رحمی کے سوا۔

سوید، صالح بن مونس، معاویہ بن اسمان، عائشہ بنت طلحہ، حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والے لوگ نبی اور صلہ رحمی کا مٹا ہے اور سب سے جلدی کرنے والے قطع رحمی اور بناوت کا مٹا ہے۔

یعقوب بن حمید، عبد العزیز بن محمد، داؤد بن قیس، ابو سعید مونس، نبی عامر، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کی برائی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کو ذلیل سمجھے۔

سرملہ، ابن وہب، عبد بن الحارث، یزید بن ابی داؤد

الْقُرْآنَ يَهْدِي لِقَوْمِهِ إِنَّهُ الْبَلَدُ أُنَاءَ النَّهَارِ وَمَا جَدُّ أَنَاءَ اللَّهِ مَا ذُكِرَ بَعْضُهُ أُنَاءَ اللَّيْلِ وَأُنَاءَ النَّهَارِ۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَنْهَارِ قَالَ تَنَا أَبُو أَبِي مُدْيَكٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي عَيْسَى الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَيْمٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَدِ بْنِ كَلِّ الْحَسَنِيِّ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْحَطِيبَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالصَّلَاةُ نُورٌ الْمُؤْمِنِ وَالصَّوْمُ حِجَّةٌ مِنَ النَّارِ۔

باب بے البغی

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزُوقِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ وَابْنَ عَلِيَّةَ عَنْ عَمِيْنَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَمَ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ بِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدْخُرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَتِهِ الرَّحِمِ۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَمَ الْخَيْرِ نَوَائِبُ السُّبْحِ وَصَلَّةُ الرَّحِمِ وَأَسْرَمَ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَبِيبٍ الدَّنَابِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى نَبِيِّ غَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ مَا سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُ الْمُؤْمِنِيِّ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُحِبَّ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ

کیا یا رسول اللہ اس کی کیا صورت ہے آپ نے فرمایا انسان
تعریف کرنے سے اور بڑائی کرنے سے تم ایک دوسرے پر
المد کے یہاں گواہ ہوئے
ابوبکر، معاویہ، اعش، جامع شاد، کلثوم خزاعی فرماتے
میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا طریقہ
بتائیے جس سے مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے فلاں کام
اچھا کیا ہے اور فلاں برا، آپ نے فرمایا اگر تمہارا بڑی ہتیارے
کام کو اچھا کہے تو تم اچھا خیال کرو اور اگر وہ برا کہے تو تو بھی
اسے برا خیال کرو۔

محمد بن یحییٰ، عبد الرزاق، معمر، منصور۔
ابو وائل، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
یہ روایت مروی ہے۔

محمد بن یحییٰ، زید بن اخزم، مسلم بن ابراہیم، ابوالوال
عقبہ بن ابی ثیبیت، ابوالجوزاء، ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جس شخص کے کان لوگوں سے اپنی تعریف
سننے سنتے بھر جائیں وہ جنتی ہے، اور جس کے کان بڑائی
سننے سنتے بھر جائیں وہ دوزخی ہے۔

محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوعمران الجونی
عبد اللہ بن الصامت، ابوزرعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
یا رسول اللہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے کوئی کام

مِنَ الْعَالَمِينَ قَالَ لَوْ شِئْتَ أَنْ نَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَنْ
أَهْلُ النَّارِ مَا لَوْ لَمْ نَدْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا لَأَتَى الْحَسَنُ
وَالْحَسَنُ الَّذِي أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهُ بِصُحُفِكُمْ عَلَى بَعْضٍ -

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا
ابُو مَعْمَرٍ وَبَنُو عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ
كَلْثُومِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ قَالَ أَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا جَلَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا
أَحْسَنْتُ لِي تَذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَاءْتُ لِي تَذَا
أَسَاءْتُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَالَ حَيْرَانَكَ تَذَا أَحْسَنْتُ فَقَدْ أَحْسَنْتُ وَ
إِذَا قَالَ إِنَّكَ تَذَا أَسَاءْتُ فَقَدْ أَسَاءْتُ -

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَبَا مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ مَا جَلَّ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَاءْتُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ حَيْرَانَكَ
يَقُولُونَ إِنَّكَ تَذَا أَحْسَنْتُ فَقَدْ أَحْسَنْتُ وَإِذَا
سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ تَذَا أَسَاءْتُ فَقَدْ أَسَاءْتُ -

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَبَنُو
أَخْزَمٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِوَاهِيمٍ ثَنَا أَبُو هَلَالٍ ثَنَا
عَقْبَةُ بْنُ أَبِي ثَيْبَتٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ إِذْ يُنَادُونَ مِنْ تَتَابِ النَّاسِ
خَيْرًا وَهُوَ يَسْمَعُ وَأَهْلُ النَّارِ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ إِذْ يُنَادُونَ
ثَنَا النَّاسِ شَرًّا وَهُوَ يَسْمَعُ

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ
عَبِّدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَمُكُّ الْعَمَلُ

الْقِيَامُ فَإِنَّ كَثْرَةَ الصَّلَاةِ تَمَيُّنُ الْقَلْبِ -

عبداللہ بن محمد بن روح، ابن دعب، ماضی بن محمد
علی بن سلیمان، قاسم بن محمد، ابودریس الخولانی، ابوزر
اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تدبیر کے برابر کوئی عمل نہیں ہے جو اس سے بچنے سے زیادہ
کوئی پرہیزگاری نہیں اور آدمی کے اسحاق عمدہ ہوں تو
سے بڑھ کر کوئی حسب نسب نہیں۔

۲۰۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ
رُمَيْحٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْمَاصِي
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي
ذَرِّبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا عَقْلَ كَالْتَدْيِيرِ وَلَا ذَمًّا كَالكَلْفِ وَ
لَا حَسَبَ كَالْحَسَنِ الْخَلْقِ -

محمد بن خلف العسقلانی، یونس بن محمد، سلام
الی المطیع، قتادہ، احسن، سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
فرمایا حسب مال کا نام ہے اور کرم پرہیزگاری ہے۔

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ
ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَمُرَةَ بِنْتِ
جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ
التَّقْوَى -

بشام، عثمان بن ابی شیبہ، معمر، کس بن الحسن ابوالسلیمان
مضرب بن فقیر، ابوزر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ایک آیت
جاتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو ان کے لیے کافی ہے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہے آپ
نے فرمایا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا آيَةً -

۲۰۲۳ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَمَّانُ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي
السَّيِّلِ صَرِيْبُ بْنُ نَعْبْرِ عَنْ أَبِي ذَرِّبَانَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَأَعْرِضُ كَلِمَةً ذَكَرَ عَمَّانُ آيَةً لَوْ
أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَّتْهُمْ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ آيَةٍ قَالَ ذَمَّنَ يَتَّقِ
اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا -

(جو کوئی اللہ سے ڈرے۔ اللہ اس کے لیے ایک راہ نکال دے گا
(پارہ ۲۸ آیت ۲)

لوگوں کی تعریف کرنے کا بیان

باب ۱۷ - الثناء الحسن

ابوبکر بن زید بن ہارون، نافع بن عمر الجمحی، امیہ بن صفوان بن
ابوبکر بن ابی زبیر، ابوزر الثقفی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دوسلم کے مقام کا وہ میں جو طائف کے قریب ہے جس کا نام ہے
اور فرمایا بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم میں سے دوڑنے والے
اور رشتہوں کو علیحدہ علیحدہ پہچان لو گے تو ان کے لئے عرض کیا

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
ثَنَا يُونُسُ بْنُ هَارُونَ أَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرِو الْجَمْحِيُّ
عَنْ أُمِيَّةَ بِنْتِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي رَاهِظٍ
الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَادِيَةِ أَوْ بِالْبَنَاءِ وَقَالَ وَاللَّيْلَةَ

نہ علم دیا نہ مال دیا ہو اور وہ یہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اسی طرح رعیشاشی میں خرچ کرتا تو یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، عمر، منصور۔
سالم بن ابی الجعد، حم، محمد بن اسماعیل بن سمرہ، ابو اسامہ مفضل، منصور، سالم بن ابی الجعد، ابن ابی کبشہ ابو کبشہ سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

مَالِ هَذَا عَلِمْتُ فِيهِ وَثَلُ الَّذِي يَعْمَلُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَمًا فِي الْوَيْهَارِ سَوَاءٌ

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ
ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَيْبًا مَعْمَرًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَيْبًا مَعْمَرًا عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي
أَبِي كَبْشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ عَنْ
مُقَضَّلِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۰۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ
عَمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا يُونُسُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ شَرِيكَ عَنْ كَثْبِ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عَوْفٍ
أَبِي هُرَيْرَةَ يَقِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى
بَيِّنَاتٍ

۲۰۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ شَرِيكَ عَنِ
أَبِي سَعْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى بَيِّنَاتٍ

۲۰۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ
وَأَبُو بَكْرُ بْنُ خَلْدَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
ثَنَا سَعْيَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الْوَيْهَارِيِّ
خَبْرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَنَا نَحْوَهُ وَسَطَرَ الْخَطْبَ

احمد بن سنان، محمد بن یحییٰ، یزید بن ہارون،
شریک، لیث، طاؤس، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اپنی
نیوٹیوں پر اٹھائے جائیں گے

زمیر بن محمد، زکریا بن عدنی، شریک -
اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

امید اور آرزو کا بیان

ابو بشر بکر بن خلف، ابو بکر بن سواد، یحییٰ بن سعید
سعیان، ابوسفیان، ابو یعلیٰ، ریح بن زینب، عبداللہ بن سعید
فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتب خط
کھینچا پھر اس کے درمیان ایک خط اوپر کو کھینچا ہوا کھینچا
اور اس درمیان خط کے دونوں جانب بہت سے خطوط

کرتے ہیں لیکن اس عمل کی وجہ سے لوگ ان سے محبت کرنے لگتے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ عموماً کے لیے دنیا ہی تو شجری ہے۔

محمد بن بشر، ابو داؤد، سعید بن مسلمان، مصعب بن ابی ثابت، ابوصالح، ابوسیرہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا نبی اللہ میں کوئی عمل صرف خدا کے لیے کرتا ہوں لیکن لوگ اس سے واقف ہو کر میری تعریف کرتے ہیں جو مجھے اچھی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا ترے لیے دگنا اجر ہے ایک پشیدگی

نیت کا بیان

ابوبکر، یزید بن ہارون، ح، محمد بن ریح، ایبٹ، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم علقمہ بن وقاص فرماتے ہیں حضرت عمر نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ اعمال کا در مدار نیتوں پر ہے آدمی صیغی نیت کرے گا ویسا ہی اسے اجر ملے گا تو جس کی اللہ اور رسول کی جانب ہجرت ہوگی تو اسے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کا اجر ملے گا اور جس کی ہجرت دنیا یا عورت کی غرض سے ہوگی تو اس کی ہجرت کا اجر بھی ویسا ہی ملے گا۔

ابوبکر، علی بن محمد، وکیع، اعش، سالم بن ابی الجعد ابوبکر بنہ الاناری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کی مثال ان چلار آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کو اللہ نے مانا اور علم عطا کیا ہو تو وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اپنے مال کو حق کے مطابق خرچ کرتا ہو دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے علم دیا ہو اور مال نہ ہو اور وہ یہ کہتا ہو اگر میرے پاس بھی اسی طرح مانا ہوتا تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دونوں ثواب میں برابر ہیں تمیرا آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال تو دیا ہو لیکن علم نہ دیا ہو اور وہ اسے ناحق خرچ کرتا ہو اور جو عقارہ آدمی ہے جسے اللہ نے

بَلَدٍ فَيَحِبُّ النَّاسَ عَلَيْهِ قَالَ ذَٰلِكَ عَاجِلٌ بِشَوَى الْمُؤْمِنِينَ -

۲۰۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا ابْنُ دَاوُدَ

ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْدَانَ ابْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ أَبِي تَائِبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُطْلَعُ عَلَيَّ فَيُعْجِبُنِي قَالَ لَيْتَ أَجْرَ ابْنِ السَّبْرَةِ أَجْرَ الْعَلَانِيَةِ -

بَلَدِهِ النَّبِيَّةِ

۲۰۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا

يُونُسُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَانَ ابْنُ أَبِي تَائِبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ بْنُ ابْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُلَمَاءَ بَنِي قَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُخَاطَبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَيَكُلُّ الْفَرْسُ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالِي مَا سُوِيَهُ فَهِيَ لَهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ سُوِيَهُ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصَيِّبُهَا وَإِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ -

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا

بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الزَّعَمِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي كَيْسَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَيْفَ لَمْ يَلْعَلُوا فِي مَالِهِمْ يَفْقَهُ فِي حَقِّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِمُوا دَلَمَ يُوتِيَهُ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانِي بِمِثْلِ مَا رَأَيْتُمْ مِلْسَمِيَةً مِثْلَ الَّذِي يُعْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَعَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِمُوا دَلَمَ يُوتِيَهُ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمْ مِلْسَمِيَةً فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِمُوا دَلَمَ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانِي بِمِثْلِ

حسن بن عرفہ، عبدالرحمان البخاری، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے لوگوں کی عمریں ساٹھ سال سے ستر سال تک ہوں گی اور اس سے زائد عمر والے لوگ بہت کم ہوں گے۔

عمل بر ملاومت کرنے کا بیان

ابوبکر، ابوالاخوص، ابواسحاق، ابوسلمہ، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں قسم سے اس ذات کی جس نے آپ کی ردرح قبض کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل آپ کی اکثر نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں اور آپ کے نزدیک بہترین نیک عمل وہ تھا اور جس پر بلاومت ہو چاہے وہ تھوڑا کیوں نہ ہو۔

ابوبکر، ابواسامہ، ہشام، عمرو، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اپنے دریاں فرمایا کون سے عین عین کیا یا رسول اللہ! یہ نفل عورت، جو رات کو نماز کی وجہ سے سوئی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کر دو کہ آپ کی ردرح میں طاق ہو خدا کی قسم اتنے دینے سے تنگ نہ آئیگا اور تم عمل سے تنگ جاؤ گے اور نبی کریم کو وہ نفل زیادہ محبوب تھا جس پر بلاومت ہوئی چاہے وہ تھوڑا

ابوبکر، فضل بن کعب، اسفیان، جریر بن ابوعثمان، حنظلہ الکاتب القیس فرماتے ہیں ہم حضور کی خدمت میں حاضر تھے آپ جنت اور دوزخ کا تذکرہ فرمایا گیا جنت اور دوزخ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں لیکن جب میں حضور کے پاس سے اٹھ کر آیا تو کھرس بیوی بچوں میں منسنے بولنے نکالنے کے بعد مجھے اپنی اس حالت کا خیال آیا جو میری حضور کے سامنے تھی میں اسے یاد کر کے ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا میں تو منافق ہو گیا ابوبکر نے پوچھا کیوں یہ ہوا میں نے ان سے اپنی دونوں حالتوں کا ذکر کیا ابوبکر مس کر رہے میری اس حالت سے حنظلہ حضور کی خدمت میں گئے اور آپ سے قام و انقیاد بیان کیا آپ نے فرمایا سے حنظلہ تم اس حالت پر جو

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَابَ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّيِّئِينَ إِلَى السَّعِيئِينَ وَآلَتُهُمْ مِنْ يَحْيَى ذَلِكَ -

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَاتَ حَتَّى كَانَتْ أُرْتَضَلُ بِهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَكَانَتْ أَحَبُّ الْأَعْيَالِ إِلَيَّ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنَّا كَانُوا يَسْتَوُونَ -

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَلَّ مِنْ هَذِهِ قُلْتُ فَلَا تَدْرِي لِمَ تَفْعَلُ مِنِّي صَلَوَتَا فَقَالَ لِيُبَيِّنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ عَلَيْهِمْ بِمَا تَكْفِيحُونَ تَوَالِدًا لِأَيْمَلِ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا قَالَتْ وَكَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ -

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْفَضْلُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنِ الْخَيْرِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَمْرَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كَانَا إِهَى الْعَرَبِينَ قُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَذُلُّوهُ فَجَعَلْتُ أَلْعَبِيتُ قَالَ ذَكَرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ مَخْرَجًا جَهَنَّمَ فَلَقِينُ بَابِكُمْ فَقُلْتُ نَأْفَقْتُ نَأْفَقْتُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا نَأْفَعَلُهُ فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ لَمَّا كُنْتُمْ لَمَّا كُنْتُمْ عِنْدِي لَمَّا كُنْتُمْ لَمَّا كُنْتُمْ عَلَى طَرَفِكُمْ يَا حَنْظَلَةُ

کھینچے، اس کے بعد حضور نے فرمایا تم لوگ جانتے ہو کیا چیز ہے لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ درمیان خط انسان سے اور اس کے دونوں جانب جو خطوط کھینچے ہوئے ہیں وہ اس کی بیماریاں اور تکلیفیں ہیں جو اس پر آتی جاتی ہیں اور یہ مربع خط جو انسان کو گھیرے ہے وہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس سے باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی تمناؤں ہیں۔

اسحاق بن منصور، نصر بن نسیم، حماد بن سلمہ، عبد السد بن ابی بکر، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی اچھل ہے آپ اپنے ہاتھ اپنی گدی تک سے گئے اور پھر ہاتھ پھیلا کر فرمایا یہ اس کی تمناؤں ہیں۔

ابو مروان، عبد العزیز بن ابی حازم، علاء بن عبد الرحمن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے ایک زندگی کی محبت میں اور ایک مال کی کثرت میں۔

بشر بن معاذ، ابو عوانہ، قتادہ، در باعی، انس فرماتے ہیں آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں مال کی طمع اور عمر کی طمع۔

ابو مروان، عبد العزیز بن ابی حازم، علاء بن عبد الرحمن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے پاس ماں کی دو دایاں بھری ہوئی ہوں تو وہ بھی تم سے کم ہے گا کہ تم میری بھی ہو اور اس کا بیٹ بجز قبر کی مٹی سے کوئی چیز نہیں بھر سکتی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسکی توبہ قبول فرماتا۔

الَّذِي يَمْحُو خَطوطًا إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِي وَسَطَ الْخَطِّ الْمَسْرُومِ أَوْ خَطًّا خَابِرًا حَا مِنْ الْخَطِّ الْمَسْرُومِ فَقَالَ أَسَدُ مَوْءِنَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَمَا سَأَلْنَا عَنْهُ قَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ الْخَطُّ الْأَوْسَطُ وَهَذَا الْخَطُّ الرَّأْسِيُّ جَانِبُهُ الْأَعْرَاضُ تَنْهَيْتُهُ أَدْبَانُ نَفْسِهِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَإِنَّ أخطَاءَهُ هَذَا أَصَابَهُ هَذَا الْخَطُّ الْمَسْرُومِ الْإِجْلُ وَالْخَطُّ الْخَابِرُ الْجَمْعُ الْأَمَلُ -

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَسَا التَّصَوُّبُ بْنُ شَمَيْلٍ أَيْبَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا الْحَجَلُ عِنْدَ قَعَاةٍ وَيَسْطُ يَدَا أَمَامَهُ ثُمَّ قَالَ وَتَمَّ أَحَدُكَ -

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ دَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعُمَانِيُّ نَسَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِي حُبِّ إِثْنَتَيْ فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ -

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا يَسْرُوبُ بْنُ مَعَاذٍ الصَّعْدِيُّ نَسَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْرًا مِنْ آدَمَ وَكُنُفٌ مِنْ أَسْنَانِ الْجَيْمِ عَلَى الْمَالِ وَالْجَيْمِ عَلَى الْعُمُرِ -

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَيْرِيُّ نَسَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِإِبْنِ آدَمَ ذَاوِ بَيْتَيْنِ مِنْ مَبَالِ الْكَفِّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَابِتٌ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا الْوَالِدُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ -

اللہ طابا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَاخِطَهُ
 بَنُو رَسْمِيعِلَ وَأَوْلَادُهُ بَنُو مُسَلِمٍ قَالَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدًا
 بَنُو عَجْلَانَ عَنِ الْقُعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي
 صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهَا وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَوْتِمَ إِذَا أَذِنَتْ كَانَتْ
 نَكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَتَزَمَّ وَاسْتَعْفَى
 صَغَلَ قَلْبُهُ فَإِنْ مَادَتْ مَادَتْ فَذَلِكَ السَّوَاءُ
 الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي تَبَايِهِ كَلَّا بَدَّحَمَانَ عَلَى
 قَوْلِهِمْ مِمَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ
 تَنَا عُفَيْتَ بْنَ عُلْفَةَ بْنِ حَدَّيْمِ الْمُحَافِي تَنَا عَنْ
 أَمَطَاوِ بْنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي عَابِسٍ الْأَنْهَارِيِّ
 عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ لَا عِلْمَ لِقَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ امْتَلَأُوا بِهَا جِبَالٌ بَيْضَاءَ
 فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَنَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثَوْبَانُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا جَلِيهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ
 مِنْهُمْ وَحَسْبُ لَنَا نَعْلُكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ
 مِنْ جَلْدِكُمْ وَيَا حُدُودَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا
 تَأْخُذُونَ وَذِكْرُهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ
 اللَّهِ ائْتَمَرُوا۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا هَامِدُونَ بْنُ إِسْحَاقَ وَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 رِذْوَانَ عَنِ أَبِيهِ وَعَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ مَا أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ التَّقْوَى
 وَحَسَنُ الْخَلْقِ وَسَمِعْتُ مَا أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ
 النَّارَ قَالَ الْاِبْتِغَاءُ وَالْفُحْمُ۔

ہشام، عاصم بن اسماعیل، اولید بن سلم، محمد بن محمد بن
 قعقاع بن حکیم، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ
 پڑ جاتا ہے۔ اگر اس کے بعد اس نے توبہ کر لی اور
 استغفار کیا تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر وہ
 گناہ کرتا رہا تو وہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے اور یہی وہ دن
 ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کلا
 بل دن علی قلبہ ہر ما کا نوا یکسبون

عیسیٰ بن یونس، عقبہ بن علیہ بن شدیج، ارطاة بن المنذر
 ابو عامر الاعماني، ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا میں اپنی امت میں سے ان قوموں کو
 جانتا ہوں کہ جب وہ قیامت کے دن آئیں گی۔ تو ان کی
 نیکیاں جیل نامہ کے برابر ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں
 شہر کی طرح اٹا دے گا۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ
 ہم سے ان لوگوں کا صاف صاف حال بیان فرما دیجیے
 تاکہ ہم جاننے والے ان لوگوں میں شریک نہ ہو جائیں آپ
 نے فرمایا ارہ ہمارے بھائی ہوں گے ہمارے ہم قوم ہوں گے
 رتوں کو ہمارے طرح عبادت کریں گے لیکن تمہاری برے
 افعال کے مرتکب ہوں گے۔

اردن بن اسمان، عبداللہ بن سعید، عبداللہ بن
 ادریس، ادریس، ابو ادریس، ابو ہریرہ نے فرمایا کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔
 زیادہ تر لوگ جنت میں کس عمل کی وجہ داخل ہوں گے
 آپ نے فرمایا نعو نے اور اخلاقِ حسنہ کی وجہ سے آپ
 سے دریافت کیا گیا کہ لوگ کون سے عمل کی وجہ سے
 دوزخ میں زیادہ جائیں گے آپ نے ارشاد فرمایا دوزخ اور دنیا کی وجہ سے

سَاعَةً وَسَاعَةً -
۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا الْقَبَّاسُ بْنُ عُمَانَ الدَّشَقِيُّ
 ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ثنا ابنُ مُسْلِمٍ ثنا ابنُ لُهَيْمَةَ ثنا عَبْدُ
 الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيُّ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٌ مِنْ
 الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ آدَمَةٌ
 وَإِنَّ قُلَّ -

۲۰۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَاجِبٍ ثنا
 يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَوِيُّ عَنْ عِيسَى
 بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَجَلِ
 بُعَيْبِ عَلَى صَخْرَةٍ فَأَنَّى نَاحِيَةً مَلَأَتْ نَمَلًا وَبَيَّنَّا
 لَهُ الْعَصْرَةَ فَوَجَدَ السَّجَلِ بُعَيْبِ عَلَى حَالِهِ
 فَقَامَ يَجْمَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ
 بِالْقَصْدِ ثَلَاثًا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمْلُؤُوا -

باب في ذكر الذُّلُوبِ

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مُسَيْبٍ ثنا وَكَيْعٌ وَرَأَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْأَخَذُ
 بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْأَسْكَامِ
 لَعْنُ بَوَاحِدٍ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسْأَلَ
 أَحَدًا بِالْأَوْلَى وَالْآخِرِ -

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثنا
 خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ
 ثنا بَابُكَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ النَّسْرِبِ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ يَا بَابُكَ وَ مَجْزَاتِ الْأَصْفَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنْ

تمتاری میرے پاس ہوتی ہے قائم ہو تو تم سے رشتے معاف کرنے لگ جائیں۔
 عباس بن عثمان، ولید بن مسلم، ابن سعید، عبد الرحمن
 الا عرج، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا اتنا عمل کر جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیوں کہ
 بہترین عمل وہ ہے جس پر مداومت ہو چاہے وہ حقوڑا
 کیوں نہ ہو۔

عمر بن رافع، یعقوب بن عبد اللہ الاشعری، عیسیٰ بن
 جاریہ و رباعی، جابر فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو پتھر پر نماز پڑھ رہا تھا
 حضور مکہ کی دوسری جانب تشریف لے گئے کچھ دیر وہاں ٹھہرے پھر
 جب واپس لوٹے تو اس شخص کو نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ نے
 دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے تین بار فرمایا اے لوگو درمیان طریقہ
 اختیار کر دو کیوں کہ اللہ دینے سے نہیں آگے آگے کا اور تم
 عمل سے آگے جاؤ گے۔

گناہوں کا بیان

محمد بن عبد اللہ بن زید، وکیع، عبد اللہ بن زید، اعلم شقیق
 عبد اللہ فرماتے ہیں تم نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو جاہلیت میں
 کام کیا کرتے تھے یا اس کا بھی تم سے مواخذہ ہوگا آپ نے
 ارشاد فرمایا جس نے اسلام میں اچھے اعمال کئے ہیں اس سے زیادہ
 جاہلیت کا کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ اور جس نے اسلام میں برے کام
 کئے اس کا شروع سے اخیر تک تمام اعمال کا مواخذہ
 ہوگا۔

ابوبکر، خالد بن مخلد، سعید بن مسلمہ بن بابک، عامر
 بن عبد اللہ بن الزبیر، عوف بن ہارث، حضرت عائشہ
 کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا
 اے عائشہ! ان گناہوں سے تم بھی پرہیز کرنا۔ جنہیں تو پھر بھی
 ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ تم سے ہاں لیں گا یہی سوال ہوگا۔

..... واسے ہیں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ حَلَّاهُ وَحَدَّثَ
الْخَطَّائِينَ التَّوَّابِينَ

۲۰۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَدَاةَ شَامِيٌّ عَنْ
عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
مَرْيَدٍ عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ كَحَلَّتْ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ
عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّدَامُ تَوْبَةً فَقَالَ
لَمْ أَبِي أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُولُ التَّدَامُ تَوْبَةً قَالَ نَعَمْ

مشام، سفیان، عبد الکریم الجزری، زید ابن ابی مریم،
ابن معقل کہتے ہیں میں ایک دن اپنے والد کے ساتھ
عبداللہ کی خدمت میں گیا وہ فرما رہے تھے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شرمندگی اور
پشیمانی کا نام توبہ ہے۔ معقل نے عرض کیا کیا واقعی
آپ نے یہ زبیر علیہ السلام سے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا
ہاں۔

۲۰۵۷ - حَدَّثَنَا مَرْيَدُ بْنُ سَعِيدِ الرَّهْبِيِّ
أَبْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي تُوْبَانَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا
لَمْ يُقْرَأْ عِزْرًا

راشد بن سعید، ولید بن مسلم، ابن توبان، توبان
مکحول، حمیر بن نفیر، عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ
بندے کے توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کا
سائس نہ اٹھ کرے۔

۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
حَنِيفٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ سَمِعْتُ أَبِي ثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ إِمْرَأَةٍ
ثُبْلَةً فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَلَمْ يَفْلَهُ لَهُ
شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْعِلَّةَ طَرَفِي
النَّهَارِ وَمَنْ لَفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدَاهِمُنِ
السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذَكَرَهُ يَلْدُ الْكِرْبِيِّ فَقَالَ الرَّجُلُ
بِمَا سَأَلَ اللَّهُ أَبِي هُدَيْدَةَ فَقَالَ هِيَ بِمَنْ عَمِلَ
بِمَا مِنْ أُمَّتِي

اسحاق بن ابراہیم بن حنیف، معتمر، سیمان، ابو
عثمان، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ میں نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا ہے
اس کا کفارہ کیا ہوگا۔ آپ خاموش رہے تو اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اقمہ الصلوات طرفی
النهار الایہ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ
حکم میرے لیے خاص ہے یا عام ہے۔ آپ نے فرمایا
میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے۔

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ وَاسْحَقُ
بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا شَأْنُ عَبْدِ الرَّزَاقِ أَنَّهُ مَعْمَرٌ قَالَ
قَالَ الرَّهْرِيُّ إِلَّا أَحَدًا نَكَتَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ
أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

محمد بن حبی، اسحاق بن مسعود، عبدالرزاق، معمر، زہری
حمید بن عبدالرحمان، ابو جریرہ، بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے نعل میں ایک تنگس نے بہت گناہ
کئے تھے جب اس کی موت کا وقت قرب آیا تو اس نے اپنے

باب ۴۴۔ ذِکْرِ التَّوْبَةِ

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَيْبَانَةُ ثنا وَمَقَاءٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ تَوْبَةَ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَتِهِ إِذَا وَجَّهَهَا۔

توبہ کا بیان

ابو بکر، شایبہ، وراق، ابوانناد، اعرج، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص اپنی گم شدہ چیز کے سنے سے خوش ہو۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبِ الْمَدِينِيِّ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْكَانَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَحْطَمْتُ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ ثُمَّ تَبْتَهُنَّ لَسَأَبُ عَلَيْكُمْ۔

یاقوب بن حمید، ابو معاویہ، جعفر بن برکان، یزید بن الاصم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم اتنے گنہ گرد کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر خدا سے توبہ کر دو تو خدا تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثنا ابْنُ عَن فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ تَوْبَةَ عَبْدٍ مِنْ عَبْدِ آدَمَ رَاحِلَةً يَفْلِكُ مِنَ الْأَرْضِ فَالْتَمَسَهَا حَتَّى إِذَا غَبَى تَبْتَهُ تَوْبَةٍ نَبِينَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجَّهَتْهُ الرَّاحِلَةُ حَيْثُ فَفَدَّهَا فَكَشَفَ التَّوْبَةَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهِ۔

سفیان، وکیع، فضیل بن مرزوق، عیاد، ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ بندے کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی جنگل میں سواری گم ہو گئی ہو۔ وہ اسے تلاش کرتا پھر پھرتا کہ اور بالوس ہو کہ کسی مقام پر پادراؤ ڈھ کر بیٹھا جائے تو وہ اسی حالت میں ہوتا کہ اسے اپنے اونٹ کی آواز سنائی دے چار منہ سے ہٹا کر دیکھے تو اس کی سواری سامنے کھڑی ہو۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ ثنا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

احمد بن سعید الدارمی، محمد بن عبدالرشاقاشی، وہیب بن خالد، معمر، عبدالکریم، ابو عبیدہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا سَائِدُ بْنُ الْحَبَابِ ثنا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ مِنْ ذَنْبِهِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

احمد بن منیع، زید بن الحباب، علی بن مسعدہ، قتادہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرے وہ ایسا ہے جیسے گناہ کرنے والا نہیں ہے۔

تو جیسے اس سے گندرم کی واقع نہیں ہوتی ایسے ہی غیر خزانے میں بھی کسی ہوتی، اسکی وجہ سے کہ میں بخشش کو نواہوں، مجھے بخشش کیلئے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہوں تو اسے ہوں جو جاہد ہوتا ہے۔

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

حمود بن عیلان، فضل بن موسیٰ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللذاتوں کو مٹانے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

زیرین بکار، انس بن میاض، نافع بن عبد اہنہ زیدہ بن قیس، عطاء بن ابی رباح، ابن عمر، فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک النعماری آپ کی خدمت میں آیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مومن افضل ہے آپ نے فرمایا جس کے اخلاق عمدہ ہوں اس نے عرض کیا سب سے زیادہ عقلمند کون ہے آپ نے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کی اچھی طرح تیاری کرتا ہو، تو وہی سب سے زیادہ عقلمند ہے۔

مہشام بن عبد الملک، بقیہ، ابن مریم، ضمیرہ بن حبیب ابو یعلیٰ شاد بن اوس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابعدار بنا لے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجزہ شخص سے جو اپنی نواہشات پر چلتا ہو اور پھر رحمت خداوندی کی امید بھی کرتا ہو۔

عبداللہ بن المحکم بن ابی زیاد، سیار، جعفر ثابت، انس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان شخص کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے جو حالت نزع میں تھا آپ نے اس سے فرمایا کہو کیا

مِنْ مَلَائِكَةِ الرَّكْمِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَيْءٍ ابْصَرَ نَفْسًا فِيهَا آيَةٌ تَعْرِفُهَا ذَلِكَ بَأْتِي جَوَادٍ مَا جَدَّ عَطَايَ كَلَامٍ لِّذَا اسْمُوتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَتَى لَدُنَّ كُنْ فَيَكُونُ -

بَابُ دِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ

۲۰۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى لَدُنَّ كُنْ فَيَكُونُ -

۲۰۶۲- حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ ثنا النَّسُّ بْنُ عِيَانٍ ثنا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُرَّةِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَبَاجٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاءُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ قَالَ أَحْسَنُهُمْ حَلَقًا فَكَرَّرْتُ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْبَرُ قَالَ أَكْبَرُهُمْ لِلْمَوْتِ دِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ إِسْتِعْدَادًا أَوْ لَيْسَ -

۲۰۶۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الْوَيْلِدِ حَدَّثَنِي ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حَمْرَةَ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي لَيْطٍ شَدَّادِ بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ مِنْ ذَانِ نَفْسٍ وَعَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزِ مِنَ ابْتِغَاءِ نَفْسِهِ هُوَ أَهْلٌ نَفْسًا عَلَى اللَّهِ -

۲۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نَرِيذٍ ثنا سَيَّارُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا جَعْفَرُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ شَابٌّ وَهُوَ فِي

هُم بَيِّنَةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ اسْرُوتَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ
 أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَمْ تُوْفِي نَفْسًا مَعْصُومِي
 تَعَدَّ رُوْفِي فِي الرَّيْحِ فِي النَّجْمِ فَإِنَّهُ لَأَنْ قَدَّرَ عَلَى بَنِي
 لِيَعْبُدُنِي عَدَابًا مَا عَدَا بِنَاءً أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ
 فَقَالَ لِلرَّحِيضِ أَدْوَى مَا أَخَذْتِ نَادَا هُوَ فَالْحَمْدُ فَقَالَ
 لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَفِيتُكَ أَوْ
 حَفَا فَنُتِكَ يَا سَابَ نَفَخْتُ لَكَ لِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ
 الْمَرْأَةُ النَّسَاءَ فِي هِرَّةٍ سَابَطَهَا فَلَهَا الْأَعْمَى نَهَاد
 كَالْهِيَ أَمَا سَلَّمَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِصَائِقِ الْأَمْرِ حَتَّى
 مَاتَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى بِلَا تَيْبَلٍ رَجُلٌ ذَا يَأْتِي رَجُلٌ
 ٢٠٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدُ
 بْنُ سَلِيمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيْبِ التَّمِيمِيِّ عَنْ سَهْمِ
 بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَفِيمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
 تَبَا مَكَ وَتَعَالَى لِقَوْلِ يَا بَدْوِي كَلِمَةً مَدَّ يَدَ الْأَمْنِ
 عَائِيتٌ فَأَسْتَلُوِي الْمَغْرِبَةَ فَأَغْرَبُكُمْ وَمَنْ عِيلَعُ
 بِشُكْرِي ذَرَّ نَدْرَةَ عَيْنِ الْمَغْرِبَةِ فَاسْتَعْفَى فِي إِضْدَانِي
 غَفْرَتُ لَكُمْ وَكَلِمَةً مَدَّ يَدَ الْأَمْنِ هَدَايَتٌ فَسَلُّوِي يَدَ الْأَمْنِ
 أَهْدَاكُمْ وَكَلِمَةً فَيَقْبُرُ الْأَمْنِ أَغْبَيْتُ فَسَلُّوِي أَمْرَكُمْ
 ذُلُوتٌ حَيْكَلُ وَمَيْتَكُمْ وَأَوْنَكُمْ وَأَجْرَكُمْ وَنَهْطَكُمْ
 وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا نَكَأُوا عَلَى قَلْبِ انْفَى عَبْدِي مِنْ
 عِبَادِي لَمْ يَزِدْنِي مُلْكِي حِنَاحَ بَعُوضَةٍ وَكَلُوا اجْتَمَعُوا
 نَكَأُوا عَلَى قَلْبِ انْفَى عَبْدِي مِنْ عِبَادِي لَمْ يَنْقُصْ
 مِنْ مُلْكِي حِنَاحَ بَعُوضَةٍ وَكَلُوا حَيْكَلُ وَمَيْتَكُمْ
 وَأَوْنَكُمْ وَأَجْرَكُمْ وَنَهْطَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا
 فَسَأَلَ كُلُّ سَابِكٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمَّتِيتهُ مَا نَقَصَ

بیٹوں کو وصیت کی کہ سب میں میرا دل تو مجھے ملانا اور میری
 کراس کی خاک کو سمندر میں تیرا واسی الا زنا کیونکہ اگر خدا نے مجھے بخشا
 تو مجھے وہ ایسا عذاب دے گا کہ کسی کو مجھ سے عذاب نہ دیا ہو اور میں جب میری
 تو اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا انشاء تعالیٰ نے زمین کو اس کے اجزا جمع
 کر لیا حکم دیا تو وہ خدا کے سامنے زندہ رہنا تھا خدا تعالیٰ نے ارشاد
 فرمایا کہ تو نے یہ کام کیا ہے کہ تم اس نے عرض کیا اسے خداوند تیرے
 خوف اور ڈر کی وجہ سے تو اس کو دوسرے اس کی مغفرت کر دی گئی
 زہری کہتے ہیں مجھ سے عید نے ابو ہریرہ کی ایک اور حدیث بیان کی کہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عورت دوزخ میں صرف
 ایک جلی کی وجہ سے گئی کراس جلی کو اس عورت نے امداد کر رکھا
 تھا نہ تو اسے کھانے کو دی تھی اور نہ اسے چھوڑی کہ وہ وحشاء الارض
 کو کھائی کہ اپنی زندگی بچانے سے کہ وہ مرگئی زمین فرماتے ہیں تو انکی
 کو نہ تو بھر رہا کہنا سب سے اور نہ مالوس جو ما بانیہ۔
 عید اللہ بن سعید، عبدہ الوالی بن السیب، شہر بن حوشب
 عبد الرحمن بن غنم، ابو زرکا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم سب سے گناہ گار جو ماں سے ہیں
 گناہ سے محفوظ رکھوں تو وہ گناہ سے محفوظ رہ سکتا ہے تم مجھ سے
 بخشش پاؤ گے میں تمیں بخش دوں گا جو شخص مجھ سے یہ سمجھ کر بخشش
 چاہتا ہے کہ مجھ میں بخشش کرنے اور معاف کرنے کی طاقت ہے تو میں اسے
 اپنی قدرت سے بخش دوں گا میں اسے سزا دے گا کہ سزا دے دوں گا جو میں ہرگز
 تم مجھے بدت طلب کر لو میں بدت بخش دوں گا سب تم سے جو میں سے
 مالدار کر دوں وہ مالدار ہے تم مجھے روزی طلب کرو میں روزی عطا کر دوں گا
 اگر تم سے زندہ اور مردہ لے کر اور چھپے تری لے اور لے کے سب تقویٰ
 اور پرہیز گاری پر جمع ہو جائیں تو میں سکوت میں مال مجھ سے بڑھتی زیادتی
 نہیں ہو سکتی اگر تم سے زندہ اور مردہ لے کر اور چھپے نکلی اور ترے لے کر
 سب بدعتی پر جمع ہو جائیں تو میں حکومت میں ایک مجھ سے لار کھا میں ہو سکتی
 اگر تم سے زندہ اور مردہ لے کر اور چھپے نکلی اور ترے لے کر سب سبانی
 تمام امیرین جو انکی خیال میں اسکتی ہیں وہ مجھے بیان کریں اور لیکر لو انکا
 امید عطا کر دوں اور میرے ملک میں صرف انکی کی واقع ہوگی مجھے تم میں سے

جو انکی عقلی کمزوری ہے انکی عقلی کمزوری ہے انکی عقلی کمزوری ہے انکی عقلی کمزوری ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَجَلَ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ أَوْ
فِتْنَةٍ أَلَيْهَا النَّجَاةُ فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَىٰ أَوَّلَهُ قَبَضَ اللَّهُ
سُجَّاتَهُ فَتَعْرِكُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَابِعٌ هَذَا مَا
اسْتَوْدَعْتَنِي -

۲۰۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ
ثُمَّ سَعِيدٌ الْأَعْلَىٰ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ تَتَادَةَ عَنْ مَرْثَمَةَ
بِنْتِ أَوْفَىٰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هَشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ
لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كُودَ لِقَاءَ اللَّهِ كُودَهُ
اللَّهُ لِقَاءَهُ يَقْبَلُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا هِيَ لِقَاءُ اللَّهِ
فِي كَلِمَةِ الْهَيْبَةِ الْمَوْتِ فَكُنَّا نَزُكُّهُ الْمَوْتِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ
عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا ابْتُرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ
لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا ابْتُرَ بَعْدَ إِبِّ اللَّهِ
كُودَهُ لِقَاءَ اللَّهِ وَكُودَهُ اللَّهُ لِقَاءَهُ -

۲۰۶۸ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَىٰ ثَنَا عَمَدُ
الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْبِيبٍ عَنْ
النَّسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ بَعْدَ تَزْوِجِهِ فَإِذَا كَانَ لِأَبَدٍ
مُتَمَيِّتًا الْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي كَأَنَّ الْحَيَاةَ خَيْرٌ
لِي وَتَوَفِّي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاتُ خَيْرًا لِي -

باب ذكر القبر والبلى

۲۰۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا
الْوَعْدِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ
مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا أَعْظَمَ دَاجِنًا وَهُوَ حَيٌّ وَاللَّهُ
وَمِنَهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ
بْنُ مَعِينٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
يَحْيَىٰ عَنْ هَانِئِ مَوْلَىٰ عُمَانَ قَالَ كَانَ عُمَانُ بِنْتُ

پرفرازا دیتا ہے۔ جب وہ اس ضرورت کے لیے اس مقام پر
پہنچ جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض فرمالتا ہے
قیامت کے دن زمین عرض کرے گی اسے خداوند اتیری
امانت میرے پاس موجود ہے۔

یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ سعید، توادہ، زراره بن ادنی
سعید بن ہشام، عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند رکھتا ہے
اللہ بھی اس کی ملاقات پسند رکھتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات
کو برا سمجھتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا سمجھتا ہے صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کون اللہ کی ملاقات کو پسند
سمجھتا ہے اس لیے کہ اس کی ملاقات موت پر موقوف ہے اور ہم میں
ہر ایک موت کو برا سمجھتا ہے آپ نے فرمایا یہ مفہم نہیں بلکہ جب موت
کے قریب بندے کو مغفرت اور رحمت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو زندہ
موت کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور خدا بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور سب

عمران بن موسیٰ، عبد الوارث بن سعید، عبد العزیز بن
صہبیب، اسمعیل بن سعید، ابن سہیب، عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مصیبت اور تکلیف کی وجہ سے
موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر تم بغیر موت کی تمنا کئے نہ رہو
تو یہ کہو اللہ جنت تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اس وقت تک
مجھے زندہ رکھو اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے موت عطا فرما

قبر کا بیان

ابوبکر، ابو معاویہ، الاعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کا سارا
بدن سوائے ایک ہڈی کے مٹی ہو جاتا ہے اور وہ دیر بڑھ کر ٹپکا
ہے اور قیامت کے دن اسی پر خلقت ہوگی۔

محمد بن اسمان، یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف، عبد اللہ
بن عمر، ہانی مولى عثمان فرماتے ہیں حضرت عثمان جب کسی قبر پر گئے
ہوئے تو اتار روئے کر ان کی داغی تر ہو جاتی ہے پوچھا کیا

مکان موجودہ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا اس کیلئے جنت کی جانب ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ اس کی تروتازگی اور خوبصورتی کو دیکھنے گا اس سے کہا جائیگا کہ تیرا مقام یہاں تک نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی جانب کھڑکی کھولی جائیگی تو آگ لگ کر کھار ہی ہوگی تو اس سے کہا جائیگا تیرا ٹھکانا ہے تو تمام زندگی تک اس کی حالت میں رہا دوزخ کی حالت میں ملا اور انا، اللہ تعالیٰ تیرا شریک ہی حالت میں ہوگا۔

محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبدیہ، ہ، براہ بن عازب کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آیت یتبیت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت غلاب دریافت کیا جائے گا تیرا رب کون ہے وہ جواب دے گا یا رب اللہ ہے یا رب اللہ ہے اور محمد میرے نبی ہیں تو یہی مقصد اس آیت کا ہے یتبیت اللہ الذین آمنوا بالایۃ۔

ابوبکر، ابن نمیر، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو قبر میں اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت کا ٹھکانہ اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کا ٹھکانہ اور دکھایا جاتا ہے یہ تیرا مقام ہے اگر فرض قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

سوید، مالک، ابن شہاب، عبد الرحمن بن کعب الانصاری کعب بن مالک کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت میں اڑتی پھرتی ہے حتیٰ کہ اللہ سے قیامت کے دن اس کے جسم میں لوٹا کر اٹھائے گا۔

فَقُلْ لِمَنْ قَبْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى نَاهِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ أَنْظُرْ إِلَى مَا صَوَّرَ اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ يَرْجِعْ لَهُ فَرَجَعَهُ قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا يَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّقِّ كُنْتَ دَعَا عَلَيْهِ مِنْت وَعَلَيْكَ تَبِعَتْ رِسَاءَ اللَّهِ تَعَالَى۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبُرَّادِ بْنِ عَازِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَيِّنُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَدَابِ الْقَبْرِ يَقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَيَقِيئُ مُحَمَّدًا كَذَلِكَ قَوْلُهُ يُبَيِّنُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْقُبُورِ الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرَى۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُنْزَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُنْزَلُ أَهْلَ النَّارِ يَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تَبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو بَكْرٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يُعَلَّقُ فِي شَجَرَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ

عَفَانًا إِذَا وَفَّقَ عَلَى قَبْرِ يَبْكِي حَتَّى يَبْسُلَ
لِحَيْثُهُ يَبْكِي لَهُ تَدْلُوهُ الْحَيْثَةُ وَالنَّادِ وَالْأُ
تَبْكِي وَيَبْكِي مِنْ هَذَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ آدَانُ
مَنَازِلِ الْأَخْرَاقِ فَإِنْ نَجَّاهُ مِنْهُ مَا بَعْدَهُ آيَسُو
مِنْهُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ مِنْهُ مَا بَعْدَهُ آسَدُوا
مِنْهُ قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا سَأَلْتِ مَنْظَرًا كَطُ إِلَّا الْقَبْرَ أَفْظَحَ
مِنْهُ -

۲۰۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا

شَبَابَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَطِيَّةِ بْنِ عَطَاةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعْمِدُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَبْكِي الرَّجُلُ
الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ عَزِيرٌ فَرِيدٌ وَ لَا مَشْغُوبٌ لَهُ
يُقَالُ لَهُ فِيهِمْ كُنْتُ يَقُولُ كُنْتُ فِي الْأَسْلَافِ
تَبْقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُ مُحَمَّدًا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيْتِ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ يَقَالُ لَهُ هَلْ سَأَلْتِ
اللَّهُ يَقُولُ مَا يَبْنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ
يَهْرَجُ لَهُ فَرُجَةٌ بَدَلِ النَّاسِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَبْكِي
بَعْضُهَا بَعْضًا يَقَالُ لَهُ أَنْظِرْ لِي مَا دَفَاكَ
اللَّهُ لَمْ يَهْرَجْ لَهُ فَرُجَةٌ بَدَلِ الْعَجَّةِ فَيَنْظُرُ
إِلَى مَهْرَتَيْهَا وَمَا فِيهَا يَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ
وَيَقَالُ لَهُ عَلَى الْبَقِيَّةِ كُنْتُ وَ عَلَيْهِ مَتٌّ وَ
عَلَيْهَا تَبَعْتُ رِثَاءَ اللَّهِ وَ يَبْكِي الرَّجُلُ النَّوْ
فِي قَبْرِهِ فَرُجَةً مَشْغُوبًا يَقَالُ لَهُ فِيهَا كُنْتُ
يَقُولُ لَا أَدْرِي يَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ وَكَأَنَّكَ

کہ جب آپ کے سامنے جنت دوزخ کا ذکر آتا ہے تو اس وقت
تو آپ روتے نہیں اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں انہوں نے فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا قبر آخرت کی پہلی منزل
ہے جس نے اس سے نجات پائی اس کے لیے آئندہ بھی
آسانی ہوگی اور جس نے اس منزل میں آسانی نہ پائی تو آئندہ
اس کے لیے سختی ہی سختی ہے عثمان فرماتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے قبر سے زیادہ ہولناک
چیز کوئی نہیں دیکھی ہے۔

ابوبکر، شہابہ، ابن ابی ذئب، محمد بن عمرو بن عطاء، سعید
بن یسار، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جب آدمی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو نیک آدمی قبر میں اٹھ کر
بیٹھ جاتا ہے اور اسے کوئی خوف اور گھبراہٹ نہیں ہوتی پھر اس سے
پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں دین اسلام
پر تھا، اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے متعلق تیرا کیا خیال ہے
وہ جواب دیتا ہے آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خدا کے پاس
سے ہماری جانب واضح دلائل لے کر آئے اور ہم نے اس کی تصدیق
کی پھر دریافت کیا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے
کیا کوئی اللہ کو دیکھ سکتا ہے پھر اس کے لیے دوزخ کا ایک دریچہ
کھول دیا جاتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ آگ آگ کو کھا رہی ہے اس سے کہا
جانے گا دیکھو یہ وہ مقام تھا جس سے اللہ سے کچھ عیباً ہے پھر ایک دریچہ
جنت کی جانب کھولا جانے لگا تو وہ اس کی تردید کی اور فرمایا
کو دیکھے گا اور اس سے کہا جانے گا یہ لڑکھا ہے تو دوزخ میں نہیں
اور ایمان پر تھا اور کسی برتری موت واقع ہوئی ہے اور کسی یقین ایمان
پر تو اس اللہ قیامت کے دن اٹھایا جانے کا برسے آدمی کو جب
قبر میں اٹھا کر رکھا جاتا ہے تو وہ ڈرتا اور گھبراتا ہے اس سے دریافت
کیا جاتا ہے کہ تو دوزخ میں کسی مذہب پر تھا وہ جواب دیتا ہے انوس میں
نہیں جانتا اس سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں کیا
رانے ہے وہ کہتا ہے میں نے لوگوں کو اس کے بارے میں کچھ کئے سنا

اپنی مٹی میں سے رنگا حضور نے اپنی مٹی بند کر لی اور پھر گھونکر فرمایا اور فرمایا میں ہی جباروں میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں سرگن لوگ کہاں ہیں منکر لوگ حضور۔ یہ فرماتے جاتے اور راہیں ہا نہیں گھومتے جاتے حتیٰ کہ آپ کی رکت سے منبر میں محرک تھا ابن عمر فرماتے ہیں مجھے یہ خیال ہو۔ ہاتھ لاکر میں منبر مع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرت جائے۔

ابوبکر، ابوالدلاہر، حاتم بن ابی سفیر، ابن ابی ملیکہ قاسم، حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ قیامت کے دن کیسے اٹھائے جائیں گے آپ نے فرمایا برسند پا برسند جسم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور تم میں آپ نے فرمایا اور تم میں بھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس وقت میں شرم نہ آئے گی آپ نے فرمایا معاملہ اس سے بہت بلند ہو گا کہ کوئی ایک دوسرے کی جانب دیکھے۔

ابوبکر و کعب، علی بن علی رفاعہ، حسن، ابوہیثم اشعری فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں کی اسد تعالیٰ کے سامنے تین بار پیشی ہوگی۔ درپوشی میں مذرات اور زکرات ہوگی تیسری پیشی میں ہر ایک کی کتاب اڑا کر اس کے ہاتھ میں آجائے گی۔ کسی سے تو داریں ہاتھ میں اور کسی کے ہا میں ہاتھ میں۔

ابوبکر، عیسیٰ بن یونس، ابوالدلاہر، ابن عمر، ابن عباس، ابن عمر کہ بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ قیامت کے دن اپنے ایک کے حضور میں کھڑے ہوں گے تو بعض لوگ نصف کانوں تک پسینے میں ڈبے ہوں گے

ابوبکر، علی بن مسعود، والدہ، شعیب، مسروق، حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا خَلَاءُ الْجَبَابِ سَلِّمُوا بِيهِ وَأَخْفِيهِ بَيْنَهُ وَقَبَضَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْجَبَابُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْجَبَابُ ذُنُوبُ آيُنِ الْمَسْكُوتُونَ قَالَ وَتَبَايَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى تَلْقُوهُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَعَرَّكَ مِنْ اسْفَلِ ثَمَّيْ قَوْمًا حَتَّى إِذَا لَأَقُولُ اسَاطِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۲۰۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَابِرِ بْنِ أَبِي صَفِيوَةَ عَنْ أَبِي أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدِمْتُ بِكَ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُونَ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حُفَاةٌ عُرَاهُ قَدِمْتُ وَالنِّسَاءُ قَالَ وَالنِّسَاءُ قَدِمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نَسْتَحْيِي قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَهْمُ مِنْ أَيْنَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ-

۲۰۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِافِعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَنَ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثُ عَمْرَضَاتٍ فَمَا عَمْرَضَاتِي قِيَادًا وَمَعَاذِي بِرُؤَا مَا التَّلَايَةُ فَيُؤَدُّ ذَلِكَ تَطْلِيؤُ الْمُصْطَفَى فِي الْأَيْدِي فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ وَأَخَذَ بِشِمَالِهِ-

۲۰۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَدِينٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رُشْحَةٍ إِلَى الصَّلَاةِ أَدْبِيهِ-

۲۰۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

يَوْمَ يُبْعَثُ -

۲۰۷۵ - حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ حَفْصِ الْأَنْبَلِيِّ تَابَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ النَّبِيُّ الْأَنْبِيَاءَ مَثَلَتْ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا يَجْلِسُ يَسْمَعُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعَوْنِي أَصِلْ

بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ

۲۰۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاعِبًا بَنُ الْعَوَّازِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَاحِبِي الصُّورِ بَأْيَدِيهِمَا أَوْ فِي أَيْدِيهِمَا قَرْنَانِ يَلَا حِطَابِي النَّظَرَ مَتَى يُؤْمَرَانِ -

۲۰۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاعِبِيُّ بْنُ مَسْهِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّبِيَّ إِذَا دَخَلَ الْأَنْبِيَاءَ يَكُونُ عَلَى النَّبِيِّ نَوْجَةٌ مَرَجَلٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِيَدِهِ فَلَمْ يَكُنْ قَالَ تَقُولُ هَذَا وَفِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَفَخَّرَ فِي الصُّورِ فَصَبَّحَ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْأُمَّةِ شَاءَ اللَّهُ تَفَخَّرَ فِيهِ أَحْرَبِي فَإِذَا هُمْ تَنَظَّرُونَ فَيَكُونُ أَكْبَرُ مَنْ مَرَعَهُ رَأْسُهُ فَإِذَا أَنَا بِمَوْسَى أَخْبَدًا بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوْمِ آلِ عَرِيسَ فَإِذَا أَدْرَمِي أَمْرَهُ رَأْسُهُ قَبْلِي أَوْ كَأَنَّ مِنْ أَسْتَشْفَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ قَالَ نَاحِيَةً مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ -

۲۰۷۸ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَحَدَّثَنَا بَنُ الصَّبَّاحِ قَالَا تَابَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَانُمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَيْبُو اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسماعیل بن حفص الدلی، ابوبکر بن عیاش، اعمش البوسفیان کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مرد قبر میں داخل ہوتا ہے تو اسے آفتاب عزوب ہونے کے قریب معلوم ہوتا ہے وہ اپنی آنکھوں کو ملتا ہوا اٹھتا ہے اور کہتا ہے ذرا ٹھہر مجھے نماز تو پڑھنے دو۔

حشر کا بیان

ابوبکر، عیاد بن العوام، جعاف، عطیہ البوسفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صور بھونکنے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں دو سنگ ہیں جو اس بات کا استعارہ کر رہے ہیں کہ انہیں کب صور بھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

ابوبکر، علی بن مسرور، محمد بن عمرو ابوسلمہ ابوبریرہ فرماتے ہیں ایک دن ایک یہودی مدینہ کے بازار میں کہہ رہا تھا اس وقت کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے ایک انصاری کو یہ سن کر غصہ آگیا اور اس نے چپ بید کر کے کہا کہ تو یہ کیا کہتا ہے۔ ہم میں اللہ کے رسول موجود ہیں صفوں سے اس واقعہ کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا دفعہ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء الله ثم دفعه فيه اخرى فاذا هم يتظرون له توب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے میں نہیں جانتا کہ موسیٰ بھر سے پہلے پوشیا ہوں گے۔ ہاں میں اس حکم سے مستثنیٰ کر دیا جائے گا اور جو شخص یہ کہنے میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔

ہشام، محمد بن الصباح، عبدالعزیز، ابوجازم، عازم عبید اللہ بن مقسم، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عن فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر سے فرماتے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین و آسمان

ہاتھ پر وضو سے تانبہ ہوں گے اور یہ نشان میری امت کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہ ہوں گی۔

محمد بن نثار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون، عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایک خیمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ حبشیوں میں سے جو چھ حصہ تمہارا ہو تم نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات راضی نہیں کہ تمہاری حصہ تمہارا ہو تم نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے تو یہ امید ہے کہ اہل بیت میں سے آدھا حصہ تمہارا ہوگا اور ہر اس وجہ سے ہوگا کہ سنت میں مجز مسلم کے کوئی داخل نہ ہوگا اور تمہارے مثال مشرکین کے مقابلہ پر ہی ہے جیسا کہ سیاہ بیل پر ایک سفید بال ہو یا مسرخ بیل کے بدن پر ایک سیاہ بال ہو۔

ابو کریم، احمد بن سنان، ابومعیر، اعش، ابوصالح، ابو سعید کابلی، یحییٰ بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امت کے کسی نبی کے ساتھ صرف دو آدمی ہوں گے اور کسی نبی کے ساتھ تین آدمی ہوں گے اور کسی کے ساتھ چار سے زیادہ یا اس سے کم اور اس نبی سے دنیا کیا جائیگا کیونکہ نبی قوم کو میری پیروی سنبھال دیتا ہے وہ کہتا ہے نبی تو کسی قوم کو طلب کیا جائیگا اور اس سے پوچھا جائیگا کیا انہوں نے تمہیں میری پیروی سنبھالی تو وہ قوم جواب دے گی امت میں کوئی پیغام نہیں سنبھال سکتا ہے اور امت کو جو اب دے گا تمہارا گواہ کون ہے وہ جواب دے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت تو حضور کو اور آپ کی امت کو طلب کیا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائے گا اس نبی علیہ السلام نے میری پیغام سنبھالی یا تمہاری امت میری پیغام دیگی جی ہاں سوال ہوگا تمہیں اس کا کیونکر علم ہو امت محمدیہ کی پیغام نبی نے اس بات کی خبر دی تھی کہ تمہاری پیغام سنبھالنے والی امت میری پیغام سنبھالی ہے ہم نے حضور کی تسبیح و تعریف کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مقصد ہے اس آیت کا وکذالک جعلنا کما دسٹا لتکونوا الایۃ۔

ابو بکر، محمد بن مصعب، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، بلال بن

عَبْدُ اللَّهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ مَهْرًا مُجْتَلِينَ مِنَ الْوَصُوءِ بِبَيِّنَاتٍ أَمْثَلُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَيْهَا
 ۲۰۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ تَابِعَهُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَبَةِ فَقَالَ ارْتَضُونَ أَنْ تَكُونُوا أَرْبَعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْنَا بَلَى قَالَ ارْتَضُونَ أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْنَا نَعَمْ قَالَ وَاللَّيْلَى فَسَبَّيْ بِيَدِهِ إِنْ لَأَمْ جُوا أَنْ تَكُونُوا يَصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ إِنْ الْجَنَّةِ أَنْ لَا يَدْ خَلَهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ التَّيْرِكِ لِأَنَّ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي حَبْلِ السُّودِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي حَبْلِ التَّوْبَةِ الْأَخْضَاءِ
 ۲۰۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَنَابٍ قَالَا تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيَى الْبَيْتِ وَمَعَ السَّحَابِ وَيُحْيَى الْبَيْتِ وَمَعَ السَّحَابِ وَالْكَوْ مِنْ ذَلِكَ وَذَلِكَ يُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغَتْ قَوْمَكَ يَقُولُونَ نَعَمْ فَيَدْعَى قَوْمَهُ فَيَقُولُ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُولُ بَعْدًا وَ أُمَّتَهُ نَدَّ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ يَقَالُ هَلْ بَلَغَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَا عَلِمْتُكُمْ بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ أَهْبَزْنَا نَبِيَّنَا بِذَلِكَ أَلَمْ نَسْأَلْكَ قَدْ بَلَغُوا فَمَدَّ تَنَاهُ قَالَ قَدْ لَكُمْ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَتَكُونَ الرُّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا -

۲۰۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سے جو ہم تبدال الارض
غیر الارض والسموات کو لوگ اس وقت کہاں ہوں گے
آپ نے فرمایا ایل پر۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ قَلْبِ تَعَالَى
لَوْ تَبَدَّلَ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ
فَأَيُّ نَفْسٍ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصَّوَالِطِ -

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُعَيْرَةِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍادِ بْنِ عَبْدِ
الْعَتَّارِ بِرَأْسِهِ أَحَدٌ بَنَى لَيْثَ قَالَ دُكَّانٌ فِي حِجْرٍ
أَبَى سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يُوضَعُ الصِّرَاطُ لَمْ يَبْنَظْ ظَهْرُ أَبِي جَهَنَّمَ عَلَى حَنْكِ
كَحْسِكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَنْتَجِزُ النَّاسُ فَنَسَاجُ
مُسَلَّمَةٌ وَتُجَدُّوهُمْ بِمِثْلِ نَجْمٍ وَتُحْتَسِبُ بِهِ
وَمَنُكُونُ فِيهَا

ابو بکر عبد اللہ علی، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن المعیرہ
سیمان بن خزیمہ بن عبد بن العتار بن ابوسعید کلابیہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم کے دونوں کناروں پر
پل رکھا جائے گا اس پر ایسے کائے ہوں گے جیسے سعدان
کے پیرے کائے ہوتے ہیں جو پل اس پر سے گزنا شروع
ہوں گے بعض سلامتی کے ساتھ گزریں گے بعض کے کچھ
عساکر کہ جن میں گزریں گے بعض پل ہی نہ سکیں گے بعض
بالکل ستمی گزریں گے اور ایسے گزریں گے جو کی سزا پا کر اس سے
اُبرائیں گے۔

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَتْ قَالَ
الرَّبُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَسْأَلُكُمْ أَنْ
لَا يَدْخُلَ النَّاسَ أَحَدٌ إِشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ
شَرِعًا بَدْرًا أَوْ الْحَدِيثِ قَالَتْ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ وَإِنْ يَتَّكُمُ إِلَّا
وَأَرَادَهَا كَانَتْ عَلَى مَا يَكْفِ حَتَّى مَقْضِيًا قَالَ اللَّهُ
تَسْمِعِي يَقُولُ ثُمَّ يُنْجِي الَّذِينَ آمَنُوا وَنَدَّ
الظَّالِمِينَ فِيهَا حَيْثُ

ابو بکر ابو معاویہ، الاعمش، ابوسیدان جابر، ام ہشیرہ،
صفیہ زینب بنت ابی بکر، ابوسعید کلابیہ نے ارشاد فرمایا مجھے
امیر سے کہ بدلائز حدیث میں شریک ہونے والے دوزخ میں
نہ جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تو فرماتا
ہے ان سے کہ لاواراد دھا کاں علی ربک حتی مقضیا
آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں سنا تھا نبی الذین
انفقوا وندوا للظلمین فیہا حاشیا پھر حکم لوگوں کو جنت
دے دیں گے جو اللہ سے ڈر کر ایمان لائے اور ظالموں کو اس میں
اسی جہنم میں رہنے دیں گے کہ ان سے رنج و غم کے گھنٹوں
کے بل گزریں گے (سورہ مریم آیت ۴۲)

۲۰۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُعَيْرَةِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍادِ بْنِ عَبْدِ
الْعَتَّارِ بِرَأْسِهِ أَحَدٌ بَنَى لَيْثَ قَالَ دُكَّانٌ فِي حِجْرٍ
أَبَى سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يُوضَعُ الصِّرَاطُ لَمْ يَبْنَظْ ظَهْرُ أَبِي جَهَنَّمَ عَلَى حَنْكِ
كَحْسِكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَنْتَجِزُ النَّاسُ فَنَسَاجُ
مُسَلَّمَةٌ وَتُجَدُّوهُمْ بِمِثْلِ نَجْمٍ وَتُحْتَسِبُ بِهِ
وَمَنُكُونُ فِيهَا

بابك صفتنا امتنا محمد
صلى الله عليه وسلم

۲۰۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُعَيْرَةِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍادِ بْنِ عَبْدِ
الْعَتَّارِ بِرَأْسِهِ أَحَدٌ بَنَى لَيْثَ قَالَ دُكَّانٌ فِي حِجْرٍ
أَبَى سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يُوضَعُ الصِّرَاطُ لَمْ يَبْنَظْ ظَهْرُ أَبِي جَهَنَّمَ عَلَى حَنْكِ
كَحْسِكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَنْتَجِزُ النَّاسُ فَنَسَاجُ
مُسَلَّمَةٌ وَتُجَدُّوهُمْ بِمِثْلِ نَجْمٍ وَتُحْتَسِبُ بِهِ
وَمَنُكُونُ فِيهَا

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
ابو بکر، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ابو مالک الاشجعی
ابو حازم، ابوسریہ کلابیہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا تم پھر چرب پیش کئے جاؤ گے تو ہتارے

إِنَّكُمْ وَفِيكُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ حَيَّةٌ هَادٍ
وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ -

۲۰۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ
الْيَوْهَرِيُّ ثنا حَسِينُ بْنُ حَفْصِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ
ثَنَا سَعِيدَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ ضَعِيفٌ
شَاوُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ
الْأُمَّةِ -

۲۰۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو
سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
الْحَسَنِ يَرْبُوعِي عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي عَثَابٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَحْزَنُ
الْأُمَّةَ وَأَذَلُّ مَنْ يُحَاسِبُ يَقُولُ آمِينَ الْأُمَّةَ
الْأُمَّةَ وَبَيْتِهَا نَحْنُ الْأَخْرَافُ وَالْأَذَلُّونَ -

۲۰۹۴- حَدَّثَنَا جُبَايَرَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ ثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ إِبْنِ الْمُسَائِرِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا جَمَعَهُ اللَّهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَدْنَى
لِأُمَّةٍ حُتْمًا فِي السَّعِيرِ فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوْلًا ثُمَّ
يُقَالُ أَمَّا قَوْمٌ مَرَّوَسُكُمْ فَذَجَعْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَائِكُمْ
وَمِنَ النَّبِيِّ -

۲۰۹۵- حَدَّثَنَا جُبَايَرَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ ثَنَا
كَيْسَرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرَّوَسَةٌ عَدَائِبُهَا يَأْتِيانِهَا قِلَادًا
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْ
الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُقَالُ
هَذَا يَنَاوِزُكَ مِنَ النَّبِيِّ -

عبداللہ بن اسحاق الجوزی، حسین بن حفص الامصہانی
سعدان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، بریدہ کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت
کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں سے اتنی اس
امت کی اور چالیس باقی امتوں کی ہوں گی۔

محمد بن یحییٰ، ابو سلمہ، حماد بن سلمہ، سعید بن ابی اس الجوزی
ابو نصرہ، ابن عبدس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہم امتوں کے اعتبار سے سب سے آخری امت ہیں
اور سب سے پیچھے حساب اس امت کا کیا جائے گا اور کسا
جائے گا کہاں ہے اتنی امت اور اس کے نبی تو ہم اہل عرب
ہیں اولاً غیر ہیں۔

جبارہ، عبدالاعلیٰ بن ابنی الساسی، ابو بردہ، رباعی
ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام امتوں کو جمع
فرمائے گا تو امت محمدیہ کو مسجد کی اجازت دی جائے گی تو وہ
خدا کی بارگاہ میں ایک لہجہ کریں گے پھر حکم ہوگا اٹھو سراٹھو
ہم نے تمہارے شمارے سے متعلق تمہارا تذکرہ کر دیا یعنی تمہاری جگہ
اتنے ہی کفار و زندقہ داخل کر دیں گے۔

جبارہ، کثیر بن سلیم، ثورث، انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ امت مرحومہ ہے
اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا
تو سب اہل مسلمان کو ایک کانزدے کر لیا جائے گا یہ
تیرا دوزخ کا نذر ہے۔

ابن میمون، عطاء بن یسار، رفاعۃ الجعفی، زنا تے ہیں محمد بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر سے لوٹ کر آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سب اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جو شخص ایمان لایا اور اس پر قائم رہا تو جنت میں داخل ہو گا۔ اور مجھے امید ہے کہ جب تک تم اور تمہاری نیک اولاد جنت میں اپنا مقام حاصل نہ کرے گی کوئی جنت میں نہ جائے گا۔ اور مجھ سے میرے فضل نے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے جنت میں بغیر حساب کے ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے۔

ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَخْبَاطِيِّ عَنِ جَبْرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ تِرَافَعَةَ الْجَدِيفِيِّ قَالَ صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلَوْلَا نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيَدِهِ مَا مِنْ عِبَادٍ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ يُسَبِّحُ إِلَّا سَلَفَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ وَأَسْرَجُوا أَنْ لَا يَدَّ خُلُوعَهَا حَتَّى تَبُودُوا أَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذَمَائِرِكُمْ مَسَاكِينِ فِي الْجَنَّةِ وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ -

۲۰۸۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيْدٍ الْأَلْهَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا حِسَابٍ عَلَيْهِ وَعْدَةٌ لَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَاتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ -

عینی بن محمد بن الحفاس، ایوب بن محمد الرقی، صفرة بن ربیعہ، ابن شوزب، بہز بن حکیم، حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے۔

۲۰۹۰ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَافِيسِ الرَّاقِيُّ دَايُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ الرَّاقِيُّ قَالَ ثَنَا صَفْرَةُ بْنُ سَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ شُوْذَبٍ عَنْ بَهْمِيَّ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَمَلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً نَحْنُ أَحْرَاهَا وَخَيْرُهَا -

محمد بن خالد بن خداش، بن علیہ، نضر بن حکیم، حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ان میں تم سب سے افضل اور سب سے بہتر ہو جاؤ گے۔

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ بَهْمِيَّ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَوْلِ

پر کیا حتیٰ شہادہ بندوں کا انہی پر کیا حتیٰ میں نے عرض کیا انہی اور اس کا رسول
زیادہ جانتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کا بندوں پر یہی ہے کہ اس کی عبادت
کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

اور بندوں کا حق اللہ پر ہے کہ بندے جب وہ امور انجام دیں تو انہیں
عذاب نہ دے۔

ہشام ابن اسلم، ابن اسہیل بن یحییٰ الشیبانی، عبد اللہ بن عمر بن حفص
نافع ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک
جہاد میں تھے کہ آپ ایک قوم پر سے گئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ کون
لوگ ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مسلم ہیں ایک عورت وہاں بیٹھی
سوئی تو مرد ہم کا پس تھی۔ اور اس کے پاس اس کا پیر بیٹھا ہوا تھا وہ
اگ بلند ہونے لگی تو وہ بڑھ کر علیہ کے کہ جسور کی خدمت میں حاضر ہوئی
اس نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں۔ نے
عرض کیا یا اللہ ارحم الراحمین نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں
اس نے عرض کیا کیا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان نہیں
جنتی اس اپنے بچوں پر جوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس نے
عرض کیا ان تو اجماعی اولاد کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم پر سن کر رونے لگے۔ پھر آپ نے سراپا کھا کر فرمایا اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں میں سے اس کو عذاب دینے سے جس نے نافرمانی، اور کفری پر
کرا نہ دھکی۔ اور کہ لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا ہو۔

عباس بن الولید، عمرو بن ہاشم، ابن ابیہد، عبد اللہ بن سعید
سعید المقری، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو شخص میں صرف بدعت داخل ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ بدعت کون ہے، آپ نے فرمایا جو اللہ کے بلے اس کے
احکام پر عمل نہ کرے۔ اور اس کے لیے گناہوں کو ترک نہ کرے۔

ابو یوسف، زبیر بن الحباب، سہیل بن عبد اللہ، ثابت النبیان انس
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کثرت تلاوت فرمائی

بَا مَاءٍ هَذَا تَدْرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْبَيَادِ وَمَا
حَقَّ الْبَيَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
يَا نَحْقَ اللَّهُ عَلَى الْبَيَادِ كَاتِبِي وَوَدَّ لَا يُفْرِدُوا
شَيْئًا وَحَقِّي الْبَيَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ آتَ
لَا يُعَذِّبُهُمْ۔

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
أَبِي ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ قَسْرَ بَعُوثٍ فَقَالَ مَنْ أَعْوَمُ
فَقَالُوا عَنِ الْمَسْلُومِينَ وَفَسْرَاهُ عَصَبٌ مُؤَرِّهَا
وَمَعَهَا نَبْ تَهَاكُؤُهُ الرَّفْعَ وَهَمُّ الشُّوْبِ تَعَثَّ
بِهَا فَاتَتْ السَّيِّئَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَكَلَّتْ يَأْتِي أَنْتَ وَأَرْجَى
أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَى قَالَتْ أَدْرَيْتَ
اللَّهُ أَرْحَمَ بَعِيَادِهِ مِنْ الْأَهْلِ لَا تُلْفِي وَلَا هَا فِي
الشَّارِ فَكَلَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُ نَحْوَ
رَفْعِ نَأْسِهِ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مَن
يَعَادِهِ إِلَّا الْمَارِكَةَ الْمُتَمَرِّدَةَ الَّتِي يَمْتَرُ عَلَى اللَّهِ
وَأَبَى أَنْ يُفْعَلَ لَدَائِلُهُ إِلَّا اللَّهُ۔

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثنا
عُمَرُ بْنُ هَاشِمٍ ثنا زُبَيْرُ بْنُ كُهَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ رَبَّهِ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذَّبُ
الشَّارِكُ إِلَّا شَيْئًا نَبِيًّا بَارِسُودًا وَمَنْ الشَّيْءُ قَالَ
مَنْ كَفَرَ بَعْدَهُ يَلْمِي بَعْدَهُ وَلَمْ يَتْرُكْ
لَهُ مَعْصِيَةً۔

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا زُبَيْرُ بْنُ
الْبَيَّارِ ثنا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخُو حَرْمَةَ

رحمت خداوندی کی امید کا بیان

ابوبکر، یزید بن ارون، عبد الملک، عطاء، ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم کو سو سو حصوں پر تقسیم فرمایا اور اس میں سے ایک حصہ تمام مخلوق پر تقسیم کیا جس کے ذریعہ وہ باہم ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور جانور اپنے بچوں پر مہربانی کرتا ہے اور انسان اپنے حصے خدا تعالیٰ نے قیامت کے دن اپنے بندوں پر مہربانی فرانے کے لیے رکھے ہیں۔

ابو کریب، احمد بن سنان، ابو معاذ، اعمش، ابو صالح، ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان و زمین کی پیدائش کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورج میں پیدا فرمائیں ایک حصہ زمین میں رکھا جس سے ماں اپنے بچے اور چہرندے پرندے آپس میں ایک دوسرے پر رحم و مہربانی کرتے ہیں اور انسان اپنے حصے قیامت کے لیے رکھے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو انہیں ظاہر کرے گا۔

محمد بن عبد اللہ بن سیر، ابوبکر، ابو خالد عمرو ابن محمد بن عجلان، عجلان، ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب زمین پر آسمان پیدا فرمائے تو اپنے لیے یہ متعین فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

محمد بن عبد الملک، بن ابی الشوامہ، ابو معاذ، عبد الملک بن عمیر، عبد الرحمن بن ابی یسلیٰ، معاذ بن جبل فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گھوڑے اور میں ایک گدھے پر سوار تھا آپ نے فرمایا۔ اسے سزا دیکھ تم جانتے ہو کہ اللہ کا جنت

بَابِكِ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ

اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَيْبَا عَبْدَ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَانَةٌ رَحْمَةً تَنْسَخُ مِنْهَا رَحْمَةً تَزِيدُ جَمِيعَ الْخَلَائِقِ فِيهَا يَتَرَحَّمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا تَطْفَأُ الْوُحُوشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَأَحْرُ نَسْعَةً وَتَسْمَعِينَ رَحْمَةً تَزِيدُهَا عِبَادَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُوَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ

قَالَا ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَانَةً رَحْمَةً تَجْعَلُ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فِيهَا تَلَطَّفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَالطَّيْرُ وَأَحْرُ نَسْعَةً وَتَسْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ -

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ

وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَعْمَشُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بَيْنَهُ عَلَى قَلْبِهِ أَنْ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا أَبُو عَوَّاسَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَزِيلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا عَلَى جِمَارٍ فَقَالَ

پڑھے ہیں رکھ جانے کا تو وہ فرما دیا پڑھ جائیں گے اور رقم بھاری ہو جائے
کا محمد بن یحییٰ کہتے ہیں، اہل مصر طرزِ قرآن کو بولتے ہیں۔

حوض کوثر کا بیان

ابو بکر محمد بن بشر زکریا، عطیہ، ابوسفیدہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے کعبہ سے بیت المقدس
دو دوہر کی طرح سفید ہے۔ اس کے پرتن ستاروں کی تعداد کے
برابر ہیں اور میرے پیڑ کاروں کی تعداد دنیا امت کے دن سب
سے زیادہ ہوگی۔

وَأَثَلَّتِ الْبَطَانَةُ قَالَ مُعْتَدٌ بِنُ جِيَّسَ الْبِطَانَةُ
الْبَطَانَةُ وَاحِدٌ مِمَّنْ يَقُولُونَ لِلْفَتْحِ بَطَانَةٌ

باب ۸۷ ذکر الحوض

۲۱۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا محمد
ابنُ يَشْرِئْتْنَا ذَكَرَ يَأْتَانَا عَطِيَّةٌ عَنْ أَبِي سَيْدَةَ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضًا
قَمَا بَيْنَ الْكَلْبَةِ وَبَيْنَ الْفَدَّاسِ أَيْمَنُ وَشَلَّ اللَّيْلِ
أَيْبُنَا مَعْدُو النَّجْوَمِ وَإِنَّ لَكَثْرًا لَأَنْبِيَاءَ تَبَعَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عثمان بن ابی شیبہ، علی بن المسہر، ابوالانکاسی بن طارق رسی،
حذیفہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا
حوض اتنا بڑا ہے جیسا کہ مقامِ اہلہ سے عدن اس ذات کی قسم جس کے
قبضے میں ہیری جان سے اس کے پرتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور وہ
دو دوہے سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ چمکے اور رقم ہے اس ذات کی کہ
ہاتھیں ہری جان میں ہیں عزیزوں کو اس حوض سے ایسے چھڑکے گا جیسے نونہ
واللہ نے حوض سے مٹے ڈھون کو تیرا کر دیتا ہے صحابہ نے دنیا کیا کیا رسول
اللہ کی آپہ لوگوں کو بچان میں گئے ایسے ارشاد فرمایا جب میرے پاس آؤ
گے تو تمہارے ہاتھ پاؤں اور پیشانی و منہ کے سبب روکن ہوگی اور یہ بات کسی
اور قوم میں نہیں، کی جائے گی۔

۲۱۰۶ حَدَّثَنَا عثمان بنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا علي بن
مُصَيْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ سَعْدِ بْنِ عَارِبٍ عَنْ رَبِيعِ
عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي لَأَبْيَدُ مِنْ أَيْدِي إِلَى عَدْنٍ
وَأَبْيَدُ نَفْسِي بِيَدِهِ لِأَنْبِيَاءِ الْكُفْرِ مِنْ عَدَدِ النَّجْوَى
وَأَبْيَدُ أُمَّتِي بِيَدِي مِنَ الْكَلْبِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ
وَأَبْيَدُ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَكَثْرًا عَنْهُ الرِّجَالُ مَا
يَكُونُ الْكَلْبُ أَيْدِي الْأَنْبِيَاءِ عَنْ حَوْضِهِ يَبْلُغُ
اللَّهُ أَكْثَرُ مَنَّا قَالَ نَفْسُ تَرْوَدُونَ عَدَاً مَحْجَلِينَ وَمِنْ
أَيْدِي الْأَوْصِيَاءِ لَيْسَتْ لَأَحَدٍ عَلَيْكُمْ۔

محمد بن خالد اللخثمی مروان بن محمد، محمد بن مہاجر، عباس بن سالم
اللخثمی ابوسلام، حمیش کہتے ہیں مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بلوایا میں ڈاک
پہنچا۔ وہ کہنے کے پاس پہنچا انہوں نے فرمایا اسے سلام لیکن نہیں سوار
کی مفتت سے بہت تکلیف دی ابوسلام نے فرمایا اسے امیر المؤمنین
مجھے تکلیف دہن رسول ہے عربی عبدالعزیز نے میں نے تمہیں اس لیے
تکلیف دہتے کہ میں نے صفت کرتے ہیں ایک حدیث حوض کے بارے میں وہاں
مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے، میں خود تم سے یہ حدیث
سننا جانتا ہوں میں نے ان سے کہا محمدؐ تو ان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہذا بیان کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے
عدن ایسا کے کونے شاہ کی آسمان کے لوں کی بارہیں اس کا پانی دو دو پڑو

۲۱۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَلْبَةَ بْنِ كَلْبَةَ بْنِ كَلْبَةَ بْنِ كَلْبَةَ
مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ حَدَّثَنِي
أَبْنَابُ بْنُ أَبِي مَرْوَانَ بْنِ كَلْبَةَ بْنِ كَلْبَةَ بْنِ كَلْبَةَ
قَالَ نَفَسْنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَأَخْبَرَنَا عَلَى
بِرِيدٍ كَمَا تَدْرَأُ كَلْبَةَ قَالَ لَعَدَّ شَقَقْنَا كَلْبَةَ يَا بَا
سَلَامٍ فِي مَلِكِيكَ قَالَ آذَنُ وَاللَّهِ يَا مَلِكُ الْوَسْ
قَالَ دَامَلُو مَا أَرَادَتْ الشَّقَقَةُ عَلَيْهِ وَنَكَبْتُ
حَدِيثُ بَلْعَتِي إِذَاكَ تَحَدَّثُ بِهَا عَنْ
كُتُبَانِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْحَوْضِ فَأَخْبَرْتُ أَنَّ شَأْهِي بِهِ قَالَ فَلْتُ

هُوَ أَهْلُ النَّقْوَى وَأَهْلُ الْمُعْتَرَةِ. اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے۔ میں اس بات کا زیادہ مستحق ہوں کہ میرے ساتھ کوئی شریک نہ کیا جائے۔ جو شخص میرے ساتھ کسی اور کو مہبود بنانے سے بچ گیا۔ تو مجھ پر فرض ہے کہ میں ایسے شخص کی خدمت کر دوں۔

الْقَطِيعِي ثَمَّ ثَابِتُ الْبَدَائِغِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرَ أَوْ كَلًّا لِهَذِهِ الْأَيَّاتِ هُوَ أَهْلُ الشُّوْطِيَّةِ وَأَهْلُ الْمُعْتَرَةِ وَقَالَ اللَّهُ سَدْرٌ حَبْلٌ أَنَا أَهْلُ آيَةِ النَّعْتِ فَلَا يَجْعَلُ سَعْيِي إِلَّا ۚ أَحَدًا فَمَنْ أَعْتَى أَنْ يُجْعَلَ مَعِيَ إِلَّا هَذَا أَحَدًا فَانَا أَهْلُ آيَةِ الْمُعْتَرَةِ -

ابو الحسن القطان - ابراہیم بن نصر - بدریہ بن خالد - سہیل بن ابی حسن - ثابت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

۲۱۰۳ قال أبو الحسن القطان حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرِ ثَمَّ هَدِيَّةُ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَهْبَلٍ بْنِ الْأَحْوَمِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأَيَّاتِ هُوَ أَهْلُ النَّقْوَى وَأَهْلُ الْمُعْتَرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ آيَةِ النَّعْتِ فَلَا تُشْرِكْ بِي عَبْدِي وَأَنَا أَهْلُ آيَةِ النَّعْتِ أَنْ يُشْرِكَ بِي أَنْ أُعْتَرَكُمَا -

محمد بن یحییٰ ابن ابی مریم - لیث - عامر بن یحییٰ - ابو عبد الرحمن الجبلی - عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نیامت کا دن ہوگا تو میری امت میں سے آپ شخص کی بڑی بکار ہوگی اس کے اعمال کے نصاب سے دفتر کھول کر پھیلانے جائیں گے۔ اور ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے پھر ارشاد ہوگا کہ انہیں پڑھو اور ان میں جو ترے گناہ لکھے ہوئے ہیں ان میں سے تو کسی کا ستر ہے وہ عرض کرے گا اسے خداوند کسی امر کا منکر نہیں ارشاد ہوگا کہ کیا کرتا تھا میں نے تجھ پر نہ کیا ہے پھر ارشاد ہوگا کہ تیرے پاس اس میں کوئی نیکی بھی ہے وہ دوسرے جو عرض کرے گا میں تو ارشاد ہوگا کہ میں نے اس سے اس نیکی کیا ہے میں نے تجھ پر نہ کیا ہے ارشاد ہوگا کہ کیا کرتا تھا میں نے تجھ پر نہ کیا ہے پھر ایک جھوٹا سا پر نہ نکالا گیا گا اس میں تحریر ہوگا اشہدان لا اله الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ وہ عرض کرے گا اسے خداوند یہ رخصتے بہت دفتروں کے مقابلے میں کیا کرے گا تو خدا تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جائے گا تو وہ تمام دفنانے کے بعد میں اور وہ دفتر دیکھ

۲۱۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ ثَمَّ ابْنُ أَبِي مَرْزُومٍ ثَمَّ الْبَيْتُ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَاحٌ يَجْعَلُ بَيْنَ أُمَّتِي يَوْمَ الْيَوْمِ عَلَى رَسُولِ الْخَلَائِقِ يَنْتَبِرُ لِمَا يَسْتَلِمْ وَيَسْمُونَ سَجْدًا كُلَّ يَجْعَلُ مَدَّ الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ مَدَّ حَبْلَ هَلْ تَنْكِرُونَ مِنْ هَذَا سَبِيَّةً يَقُولُ لَا يَا رَبِّ يَقُولُ أَظَلَمْتُكَ كَسْبِي أَلَمْ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يَقُولُ تَكُ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةً فِيهَا يَنْتَجِلُ يَقُولُ لَا يَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ قَدْرَهُ لَا كَلِمَةَ خَلِيلَةَ النَّوْمِ فَتُخْرَجُ لَهَا رِجَالٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبَيْتُ ذِمَّةٌ مَعَ هَذِهِ الْبَيْتِ يَقُولُ بَعُولٌ إِذْ لَا تَطْلَمُ فَنُؤَمَّرُ الشَّجَلَاتُ فِي كَفِّهِ وَالْبَيْتُ إِذْ فِي كَفِّهِ فَطَاسِرُ الشَّجَلَاتُ

۲۱۰۳ میں نے اس سے لڑنا یا مجھ اور میرے چچا سے نہیں لڑنا ہے۔ دوسرا ارشاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم پر نہ کیا ہے اور تم نے مجھ پر نہ کیا ہے۔

سے جو لوگ ابھی پہلے نہیں ہوئے آپ انہیں کیسے چھاپیں گے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ سمجھو جو کہ تم شخص کے سر پریشان اور مفید تھا پانچ اے گھڑے سے رات سکی گھوڑوں کے سر پران ہوں تو کیا وہ انہیں پہچان دے سکے گا عرض کیا کیوں نہیں ہوا میرا اس کے لوگ و منکر جسے ٹوکن پریشان اور مفید تھا چھاپاؤں دالے ہوں اور میں عرض کرتا میرا پیش خیر ہوں گا کچھ فرمایا میرے عرض سے یعنی اور منکر لوگ اس طرح دفع کیے جائیں گے جیسے کہ گمشدہ اونٹ جو بیڑوں کے پانی کے پاس شادینے جانتے ہیں اس میں پکا کرکھوں گا فلاظ پھر دیکھا جائیگا کہ یہ کچھ بدل گئے اور مزہ ہو گئے ہیں کہوں گا دور دور۔

شفاعت کا بیان

ابوبکر، ابو سعید، ابو اسحاق، ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے۔ تمام انبیاء نے اپنی دعا میں مانگ لی ہیں۔ میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھی ہے اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرا ہے کہ اللہ کے ساتھ ذرہ برابر بھی اس نے شرک نہ کیا ہو۔

جمادین موسیٰ، ابواسحاق الہروی، جشم علی بن زید بن جعفر ابو نضرہ، ابوسعید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور اس میں کوئی نخر نہیں خیار کے روز سے پہلے میری زمین پھٹے گی اس میں کوئی غرور کی بات نہیں سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اس میں بھی کوئی غرور کی بات نہیں اور جسد باری کا جھنڈا قیامت کے دن میرے پاس تھا میں ہوں گا، اور اس میں بھی کوئی غرور کی بات نہیں۔

نضر بن علی، اسحاق بن ابی تیم، بشر بن المغفل، سعید بن زید، ابو نضرہ، ابوسعید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درخ میں رہنے والے اور ذریعہ اس میں میری گے نہ جن میں گے لیکن کچھ لوگ ہوں گے جن میں درخ میں ان کے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے ڈالا جائے گا تو وہ آگ انہیں جلا کر ٹوکرو دے گی اس وقت ان کی شفاعت کا حکم ہوگا، تو انہیں گرو، گروہ لکھا جائے گا

يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَجَلِكَ قَالَ
أَنَا أَيْتُكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَجِدْ عِزًّا مَحَلَّةً يَرْتَضِيهَا
جَلِيلٌ دُفْمٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْرِفُهَا تَالُوًا بَلَى قَالَ يَا أَيُّهَا
يَا قَوْمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِزًّا مَحَلَّةً مِنْ أُنْدِ الْأَوْصِي
قَالَ تَأْتِيكُمْ عَلَى الْخَوْصِ ثُمَّ قَالَ لَيْدَةَ لَدَانَ رَجَالٌ
عَنْ حَوْصِي كَمَا يَتَنَادَى الْبَعِيدُ الْفَصَالَ مَا نَأْدِيهِمْ أَلَا
هَلُمَّا يُفْعَلُ إِنَّهُمْ كَسَدٌ يَدْتَوُونَ بِنَدَاكَ وَكَمْ يَتَوَانُونَ
يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَأَقُولُ سَخَفًا سَخَفًا.

باب ذكر الشفاعة

۲۱۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أبو
مَعَاذٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُؤَدُّ عَوْفًا
مُسْجَبًا مُتَّجِلًا كُلَّ نَبِيٍّ دَعْوَتُهُ حُرِّقَتْ لِي لِحَمَّتْ
دَعْوَتِي شَفَاعَةَ لَأَجْعَلِي فِيهَا نَائِلًا مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا.

۲۱۱۲ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ وَأَبُو إِسْحَاقَ
الْقُرظِيُّ وَأَبُو بَلَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ ثنا
هَيْبُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُكُمْ وَلَوْ أَدَمَ وَلَا خَيْرَ وَأَنَا
أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا
فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَائِعٍ ذَاكَ مَقْبَعٌ وَلَا نَخْرَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

۲۱۱۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْحَاقُ بْنُ أَبِي بَلَدٍ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ كَالَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُغْفَلِ ثَنَا سَعِيدُ
بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَهْلُ الشَّارِ
الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ
عَلَيْكُمْ تَأْسَى أَمَا بَنَهُمْ كَأَنَّ يَدُؤِيهِمْ أَوْ حَطَّيَاهُمْ

شہد سے زیادہ منیحا ہے۔ جو شخص اس کا ایک گھونٹ پئے گا اسے کبھی
 بیاس نہ لگے گی اور اس طرحی سب سے پہلے ہانی پینے والے خوشام
 مبارکین ہوں گے جس کا لباس بھی میلاد کیلئے ہوگا۔ جو بولے جو موت خورتوں
 سے نکاح کی طاقت بھی نہ رکھتے ہوں گے ان کے لئے کوئی پناہ روزہ نہ
 کھولتا ہوگا۔ ابو سلام کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز اس حدیث کو سن
 کر اتنا روئے کہ ان کی دائرہ کسی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمائے لگے ہیں
 نے تو عمر و عدوتوں سے نکاح بھی کر لیا۔ عمدہ کپڑے بھی پہنے لئے میرے
 لئے دروازے بھی کھلے۔ اب جو ہیں کپڑے پہنے ہوں اس وقت تک نہ
 دھوؤں گا جب تک پیلے نہ ہو جائیں اور جینا تک میرے سر کے بال
 پریشان نہ ہو جائیں گے۔ اپنے سر میں تین ڈالوں گا۔

نصرین علی ملی، بشام، اتناہ، السنن کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 میرا حوض اتنا ہی بڑا ہے جیسا کہ صنعا سے مدینہ یا مدینہ
 سے عمان۔

حمید بن سعید، خالد بن امارت، سعید، قتادہ، انس
 کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
 میرے حوض پر سونے اور چاندی کے بیلے ہوں گے جو آسماں
 کے تاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

محمد بن یسار، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء بن عبد الرحمن
 ابو ہریرہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستانِ شریف سے
 گئے تو اہل قبر کو سلام فرمایا السلام علیکم ما اهل القبور فانا
 ان شاء اللہ نبتالی بحکم لا حقون پھر فرمایا میری خواہش تھی کہ کاوش
 میں اپنے بھائیوں کو دیکھ بیٹا تم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
 تم آپ کے بھائی نہیں ہیں آپ نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو پھر
 بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے میں تم کو کوئی حد سے بے حوض پر
 پیش نہیں ہوں گا، صلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت میں

حَدَّثَنِي تَوْيَّانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَوْضِي
 مَا بَيْنَ عَذَنٍ إِلَى آيَةِ أَكْبَدَ بِيَاهَا مِنَ اللَّحْيِ
 وَ أَحْلَى مِنَ النَّسْلِ أَكْوَسُهُ كَنَدٍ جُومِ السَّمَاءِ
 مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأَنَّ بِعَدَاهَا أَبَدًا
 وَأَوَّلُ مَنْ يَبْرُدُ عَلَى فَعْدَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ
 يَبَايَعُوا الشُّعْبَةَ وَسَائِلِ الْبَيْتِ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الْمُنْعَمَاءِ
 وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ السَّدُّ قَالَ فَكُنِيَ عَمْرُوحِي أَحْمَدُ
 لِجَنَّتِهِ ثُمَّ قَالَ لِكُنِّي فَدَنَحْتُ الْمُنِيمَاتِ وَ
 نَحَيْتُ لِي السَّدُّ لِأَجْرِي إِنْ لَأَأْتِلُ تَرْوِي
 أَيْدِي عَلَى جَدِّسِ حَتَّى يَيْسَمَ وَلَا أَكْهِنُ
 رَأْسِي حَتَّى يَيْسَمَ .

۲۱۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ تَمَّارٌ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ نَاحِيَّتِي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ
 وَالْمَدِينَةَ أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعُمَانَ .

۲۱۰۹ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ صَعْدَةَ بْنِ حَالِدِ
 بْنِ الْحَارِثِ تَمَّارٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ
 قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِي يَنْبِيءَ أَبَارِقِي السَّهْمِ وَالْهَضْنِ
 كَعْدِي وَ حَوْضِي السَّمَاءِ .

۲۱۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ تَمَّارٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
 عَمْرٍو أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ أَمَى الْقَبْرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ذَهْرٌ دَرَمٍ
 مَرْمِسِينَ وَإِنَّا إِنشَاءَ اللَّهِ نَتَانِي بَكُمْ لِأَحْقَقُونَ
 ثُمَّ قَالَ وَ ذَهْرًا إِنَّمَا فَدَى مَا يَكُونُ إِخْرَاقًا فَكَانَ كَوْنُ
 بِنَا رَسُولِ اللَّهِ أَرَلَسْنَا إِخْرَاقًا فَكَانَ أَنْتُمْ أَصْحَابُ
 فَ رَحْمَتِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ كَوْنُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَنَا لَوْ

جو میں معلوم دیکھا اور انہوں نے آئندہ خدا سے ایسا سوال نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اپنی اس قلم پلہ فرشتہ ہوں گے اور کہیں گے تم خدا کے دوست اور ہم کے پاس جاؤ اور ہمیں کہ پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں موسیٰ کے پاس جاؤ اللہ سے اللہ نے کلام فرمایا اذنا نہیں تو مدت عطا فرمائی وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں کیوں کہ میں نے بلا وجہ ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تم میری بی بی کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ۱۰ اس کے رسول اس کی روح اور اس کا کلمہ میں وہ یہی کہے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے تم محمد کے پاس جاؤ جن کے ہنگے پھیلے گئے اللہ نے معاف کر دیئے ہیں وہ سب کے سب میرے پاس آئیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہوں نبی کی دو صفوں کے ہمراہ ان کی شفاعت کے لیے جاؤں گا خدا تعالیٰ مجھے شفا کی اجازت مرحمت فرمائے گا تو میں سجدہ میں گر جاؤں گا۔ جب تک اندھے پاس لگا سجدہ میں رسوں کا پھر مجھ سے ارشاد ہو گا یا ہر اسرا تھا و زبان سے کچھ کہو۔ وہ بات سنی چلے گی سوال کرو پورا کیا جائے کاشفا کرو قبول کی جائے گی میں سر اٹھا کر اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو اس کی تعظیم کرو ہوگی پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حدیثیں کر دی جائے گی میں جنت میں داخل کرنے پھر وہیں آؤں گا۔ پھر صریح اجمال دیکھ کر سجدہ کروں گا جب تک خدا چاہے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد وصل اللہ علیہ وسلم اسرا تھا۔ دوسری بار میں وہی سوال و جواب ہوں گے پھر میں تیسری بار انتر خدمت ہوں گا اس وقت بھی وہی سوال و جواب ہوں گے۔ جب جو حقو بار حاضر ہوں گا تو عرض کروں گا خداوند اب وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کا دوزخی ہونا قرآن سے ظاہر ہے۔

قتادہ کہتے ہیں اس نے یہ حدیث بھی بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ سے اس شخص کو بھی نکالیں گے جس نے کلام الا اللہ کہا۔ اور اس کے دل میں جو برابر بیٹھی ہو اسے بھی نکالیں گے جس کے دل میں گیسوں کے دانے کے برابر بیٹھی ہو اور اسے بھی نکالیں گے جس کے دل میں ذرہ برابر بیٹھی ہو

وَبَدَأَ كَرَسُوْنَا رَبِّهٖ مَا لَيْسَ لَهَا بِهٖ عِلْمٌ وَرَسُوْنَا عِيُوِي
 مِنْ ذٰلِكَ وَرٰكِبُوْنَا حٰبِلَةَ الْعَرَبِيْنَ اِنْبٰرِهٖمْ بِيَاكُوْتَهٗ
 يَقُوْلُوْنَ لَسْتُ هُنَاكَمْ ذٰلِكُوْنَا اِنْبُوْنَا مُوسٰى عِبْدًا
 لِّكَلِمَةِ اِلٰهٍ وَرَآغِظَاهُ الشُّرٰهَاتِ قِيَاكُوْتَهٗ يَقُوْلُوْنَ
 لَسْتُ هُنَاكَمْ وَبِهٖ كَرَسُوْنَا قَتَلَهُ النَّعْسِ بِغَيْرِ النَّعْسِ
 وَرٰكِبُوْنَا اِنْبُوْنَا عِيُوِي عِبْدَ اِلٰهٍ وَرَسُوْنَا وَكَلِمَتِ اِلٰهٍ
 وَرَآغِظَاهُ قِيَاكُوْتَهٗ يَقُوْلُوْنَ لَسْتُ هُنَاكَمْ وَرٰكِبُوْنَا اِنْبُوْنَا
 مُحَمَّدًا عَفُوْنَا مَا نَقَعُوْنَا مِنْ ذَنْبِنَا وَمَا تَاخَّرَ قَالِ
 قِيَاكُوْتَهٗ قَانْعَلُوْنَا قَالِ قَدَ كَرَسُوْنَا هٰذَا اِنْتَوُوْنَا عِيُوِي
 اِنْعٰسِي قَالِ قَانْعَلُوْنَا بَيْنَ التَّكَلُّفِيْنَ مِوِي الْمُوَاغِيْبِيْنَ
 قَالِ قَدَ عَادُوْنَا اِلٰى حٰدِيْثِ اَبِيْنَ قَالِ قَانْعَلُوْنَا عَلٰى
 رَبِّيْ قِيُوْدُوْنَا فِيْ يٰذَا رَا اَبِيْهٖ وَقَعْتُ سَاجِدًا بِيَدِ عِيُوِي
 مَا شَاءَ اِلٰهٌ اَنْ يَّدْعُوْنِيْ قَدَ رَسُوْنَا اِنْفِمْ بِمَا مَجْدُوْنَا
 وَقُلِ سَمِعْتُ وَرَسُوْنَا نَعْمَةً وَاشْفَعْتُ لَشَفْعِ قَاَحْمَدَةَ
 يَّعِيُوِي بِيَعْلَمُنِيْسَا نَعْمًا شَفَعْتُ يَّحَدُوْنَا فِيْ حَدَا
 يَّيْدِ خَلْعِهِمُ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَعُوْدُوْنَا الشَّكِيْبَةَ قَاَدَا اَلَا يَبِيْ
 وَقَعْتُ سَاجِدًا بِيَدِ عِيُوِي مَا شَاءَ اِلٰهٌ اَنْ يَّيْدَ عِيُوِي
 ثُمَّ يَقَالُ لِيْ اِنْفِمْ مَجْدُوْنَا قَالِ سَمِعْتُ وَرَسُوْنَا نَعْمَةً
 وَاشْفَعْتُ لَشَفْعِ قَاَحْمَدَةَ يَّعِيُوِي بِيَعْلَمُنِيْسَا نَعْمًا
 اَشْفَعْتُ يَّيْحَدُوْنَا فِيْ هٰذَا يَّيْدِ خَلْعِهِمُ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَعُوْدُوْنَا
 الشَّكِيْبَةَ يٰذَا رَا يَبِيْ رَبِّيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا بِيَدِ عِيُوِي
 مَا شَاءَ اِلٰهٌ اَنْ يَّيْدَ عِيُوِي ثُمَّ يَقَالُ اِرْبَعُوْنَا مَجْدُوْنَا قُلِ
 سَمِعْتُ وَرَسُوْنَا نَعْمَةً وَاشْفَعْتُ لَشَفْعِ قَاَحْمَدَةَ يَّيْسِي
 قَاَحْمَدَةَ يَّعِيُوِي بِيَعْلَمُنِيْسَا نَعْمًا شَفَعْتُ يَّيْحَدُوْنَا فِيْ حَدَا
 يَّيْدِ خَلْعِهِمُ الْجَنَّةِ لَمْ قَاَقُوْلُ يٰرَبِّ مَا تَبِيْ اِلَّا
 مِنْ حَبِيْبِهِ الْقُرْآنِ قَالِ يَقُوْلُوْنَا قَاَدَا عَلٰى اِنْبُوْنَا هٰذَا
 الْحَدِيْثِ وَحَدَّثُنَا اَنْسُوْنَا بِهٖ مَا لَيْكُ اَنْ رَسُوْنَا اِلٰهٍ
 صَلَّى اِلٰهٌ حَبِيْبِهِ وَرَسُوْنَا قَالِ يُّرِيْجُوْنَا مِنْ اِنْبُوْنَا مَرْثُ
 قَالِ كَرَالِ اِلٰهٍ ذِيَّانِ فِيْ قَلْبِيْ سَيُّغَالِ شَعِيْبَةَ

وہ جنت کی بہروں پر پھیل جائیں گے تو کہا جائے گا اے اہل جنت ان پر پانچ ڈالو، تو وہ اس پانچ سے اس طرح اٹکیں گے جیسے ریاح کے کنارے گھسا اٹکتے ہیں۔ یہ سن کر ایک شخص ہنسا ہوا اور کہنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جھٹلایں بھی لہے ہیں۔

فَمَا تَسْتَهْمُ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا خُنَا أَدُونَهُمْ
فِي الشَّفَاعَةِ يَجِيئُ بِهِمْ صَبَاكُ صَبَاكٍ مَبْنُوعًا عَلَى
أَنْهَارِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ائْتُوا عَلَيَّوهُمْ
فَيَكْتُمُونَ كَيْتَابَ الْجَنَّةِ تَكْتُمُ فِي كَيْتَابٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي النَّوْمِ
سَلَمٌ قَدْ كَانَ فِي اللَّهِ أَدْبِيَةً.

عبدالرحمان بن ابی اسیم، ولید بن زبیر بن محمد، جعفر بن محمد
محمد جابر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت میری امت میرے
ان لوگوں کے لیے ہوگی جن سے گناہ کبیرہ سرد ہوئے ہیں۔

۲۱۱۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الرَّسْمِيُّ
ثَنَا الْوَيْلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا زُهَيْدٌ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَفَاعَتِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

امیل بن اسد، ابو یزید بن عیث، نعیم بن ابی ہند۔
ربیع بن حراش۔ ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے میں قیامت
کے روز شفاعت کروں یا میری امت میں سے آدمی امت کو جنت
میں داخل کر دیا جائے میں سزا میں شفاعت کو، قیامت کا کیونکہ
عام ہوگی۔ اور تم شاید خیال کرو کہ وہ متقین کے لیے ہوگی نہیں بلکہ
وہ گناہگاروں اور خطاکاروں کے لیے ہوگی۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا إِسْحَابُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ
ثَنَا زَيْدُ بْنُ جَرْدِثٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَيَوْمَ أَنْ يَدْخُلَ رِضْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فَأَخْرَجَتْ
اشْفَاعَةَ لِأَهْلِهَا عَنْهُمْ وَأَخْرَجَتْ شَرَّهَا لِلْمُتَّقِينَ لَا
ذِكْرَ لَهَا يَوْمَ يَسْمَعُ الْمُتَّقِيُّنَ الْمُتَّقِيْنَ.

نصرت بن خالد بن الحداد، سعید، قتادہ، انس کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تم کو
جمع ہوئے گا اور میں گے گا، اگر ساری شفاعت کرتا تو ہم آج کے
دن کے عذاب سے چھٹکارا دیا جاتے تو آدم علیہ السلام کی خدمت میں نہیں
گئے اور جو عرض کریں گے آپ آدم ہی اور لوگوں کے کہا یا اللہ سے آپ
کو اپنے رست اقدس سے ہدایت فرما، اور آپ سے بائوکو سجدہ کیا تو آپ
اپنے رب سے ماری۔ غرض کہیے تاکہ میں اس صحبت سے چھٹکارا لے
وہ جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور سناؤ گناہ بیان کریں گے
اور اس سے شر لیں گے جو ان سے سرد ہو تھا اور کہیں گے ہاں تو ان کے پاس
ہاؤ کیوں کر وہ سب سے پہلے اللہ کے رسول ہیں وہ ان کی خدمت میں پہنچیں
گے وغیرا میں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنے اس سوال کا ذکر کریں گے

۲۱۱۶ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ
ثَنَا سَيْبَةُ مَنِ تَنَادَاهُ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيئُهُ الْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُبْهَتُونَ أَوْ يَهْتُونَ شَكَّ سَجِيحَةٍ
يَقُولُونَ نَوَيْسْنَا لِي رَبِّنَا فَأَرَاخَنَا مِنْ مَكَانِنَا
فِي آتُونِ آدَمَ يَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ الْبَوَارِثُ خَلَقَكَ
اللَّهُ سَبْدًا وَاسْتَجِدَّ لَكَ مَلَائِكَتُهُ فَاسْتَفْعَمْنَا وَنَدَّ
رَبَّنَا بِرَجْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا يَقُولُونَ لَسْتَ هَذَا لَمْ
وَسِينُ كَرَدَ يَسْأَلُونَ رَبَّهُمْ ذَنْبَهُمُ الَّذِي أَصْحَابُ يَنْتَهِي
مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ إِنَّمَا نَزَّحْنَا قَائِلَهُ أَقْبَلَ رَسُولُ بَعْثَهُ
اللَّهُ لِي أَهْلِ الْأَرْضِ يَا تُؤْتِنَا يَقُولُونَ لَسْتَ هَذَا كَرَدَ

میرے سب نے مجھے کہا اختیار دیا ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ واس کا رسول
 زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے یہ اختیار دیا ہے۔ کہ اگر میں چاہوں
 تو میری آگھلاست جنت میں داخل کر دی جائے۔ اور اگر میں چاہوں
 تو مٹا دیتا کروں، میں نے شفاعت کو پسند کیا۔ صحابہ نے عرض
 کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی دعا فرمائیں، کہ ہم بھی ان لوگوں میں
 ہوں آپ نے فرمایا وہ ہر مسلمان کے لیے ہے۔

دوزخ کا بیان

محمد بن عبداللہ بن نیر، عبداللہ بن یعلیٰ، اسمعیل بن ابی خالد
 نفع، ابو داؤد، انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 ارشاد فرمایا۔ تمہاری بر آگ دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔
 اگر یہ دوبار پانی میں زبھائی جاتی تو تم اس سے نفع نہیں
 اٹھا سکتے تھے، اب یہ آگ خود خدا سے اٹھا کرتی ہے کہ اسے
 جہنم میں سزا دلا جائے۔

يَقُولُ سَمِعْتُ عَدُوَّ بْنَ مَالِكِ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دُونَ مَا خَيْرِي
 فِي الْبَيْتِ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا لَيْتَ خَيْرِي
 بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ بَعْضُ أَوْثِقِي الْجَنَّةِ وَبَيْنَ الشَّقَاةِ
 فَأَخَّرْتُ الشَّقَاةَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ إِلَيْكَ أَنْ
 يَخْلُصَنَا مِنْ أَوْلِيَاءِ كَالَّذِي يَخْلُصُ مِلَّةً

باب في صفة النار

٢١٢٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونَةَ
 ابْنِ يَعْلَى قَالَ سَأَلْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي حَالِبٍ عَنْ نَفْعِهِ
 ابْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ مَالِكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُدُّكُمْ مِنْ
 سَبْعِينَ جُدُّ مِنْ تَارِجَتِهِمْ كَذَلِكَ أَنَّهَا أُطْفِئَتْ
 بِالنَّارِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَفْعَمْتُمْ بِهَا وَإِنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ
 عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعْبِدَ مَا فِيهَا

٢١٢٣ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 إِخْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ
 إِنْ يَنْهَاكُمْ فَتَكَلَّمْتُمْ يَأْتِيَنَّ أَكْلَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا
 نَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشُّكْمِ وَنَفْسٌ فِي الضَّبِيبِ فَيَسْتَدْفِئُ
 مَا تَجِدُونَ مِنَ النَّارِ مِنْ حَوْصِهَا

٢١٢٤ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي
 بَكْرٍ ابْنِ بَكْرِ بْنِ شَرِيحَةَ عَنْ عَاجِبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أُذْيِدَنَّ النَّارَ الْكَارَ الْآلِفَ سَنَةً فَأَبْصُرْتُ ثُمَّ أُذْقِدَنَّ
 الْآلِفَ سَنَةً فَأَحْمَرَنَّ ثُمَّ أُذْيِدَنَّ الْآلِفَ سَنَةً فَأَبْصُرَنَّ
 فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَاللَّبْلِ الْمُطْلَمِ

ابو بکر، عبداللہ بن ادریس، اعلمش، ابوصالح، ابوہریرہ کا بیان ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دوزخ نے خدا
 سے شکایت کی کہ اسے خداوند میرے بعض حصے نے بعض حصے کو
 کھا لیا ہے تو خدا نے اسے دو ساتھیوں کی اجازت دی ایک سردی
 میں اور ایک گرمی میں سردی کے موسم میں جو عین سردی معلوم ہوتی ہے اسے
 کی ٹھنڈک سے ہوتی ہے اور گرمی میں جو گرمی محسوس کرتے ہیں اسے
 عہا بن محمد الدوری، یحییٰ بن ابی بکر، شریک، حاتم، ابوصالح
 ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 دوزخ کو ایک ہزار سال تک دکھایا گیا، جس سے وہ سفید ہو گئی
 پھر ایک ہزار سال دکھایا گیا جس سے وہ سرخ ہو گئی اور پھر ایک ہزار
 سال دکھایا گیا جس سے وہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ اندھیری
 رات کی طرح ہے۔

٢١٢٥ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 سَكَنَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَمَّادِ

خلیل بن عمرو، محمد بن سلمہ، الحارثی، محمد بن اسحاق، حمید
 الطولانی، انس کا بیان ہے کہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مِنْ خَيْرِ مَوْجِبِيهِ مِنْ تَأْتِيهِ مِنْ تَأْتِيهِ لَكَ الْاَمَلَةُ
وَكَانَ فِي قَلْبِهِ وَتَقَالَ بَرَّةٌ مِنْ خَيْرِ مَوْجِبِيهِ مِنْ تَأْتِيهِ
مِنْ تَأْتِيهِ لَكَ الْاَمَلَةُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ وَتَقَالَ بَرَّةٌ
مِنْ خَيْرِ

۲۱۱۷ حَدَّثَنَا كَثِيْبَةُ بِنْتُ مَرْوَانَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ
يُوْنُسَ تَنَا عَنبَسَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ عُلَافِ بْنِ
أَبِي أُسَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ
عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةُ أَنْبِيَاءَ تَمَّ الْعَمَلُ كَعَمَلِ الشَّهَادَةِ
۲۱۱۸ حَدَّثَنَا كَثِيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيَّةُ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَمْرَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ
بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ رَأْسَ
السَّبِيْنِ وَخَطِيْبِهِمْ وَصَاحَتِ شَفَاعَتُهُمْ عَبْدُ
تَحِيْبٍ

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا بَحْبُوسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ
تَنَا الْحُسَيْنِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ ابْنِ رِجَاءِ الْبَطْنِيِّ رُوِيَ عَنْ
عُرْوَانَ بْنِ حَصِيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُخْرَجُونَ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ يَكْفُرُونَ بِكُلِّ عَمَلٍ يَسْمَوْنَ
الْجَهَنَّمِيْنَ

۲۱۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ بْنُ أَبِي سَعْيْدٍ تَنَا عَفَاتُ
تَنَا وَهَيْبَةُ تَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّجْدِ عَمَّا إِشْرَافِ سَمِيْعِ بْنِ مَوْلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَدَ عَلَنَ الْجَنَّةِ شَفَاعَةُ رَجُلٍ مِنْ
أَهْلِ بَيْتِ اللَّهِ مِنْ سَبِيٍّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ سَأَلَكَ
قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا سَمِعْتُمْ -

۲۱۲۱ وَشَامُ بْنُ عَمْرٍاءَ تَنَا مَدَقَةَ بْنُ خَالِدِ بْنِ
أَبْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَكْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

سعید بن مروان، احمد بن یونس، عبد بن عبد الرحمن، علقم بن
ابن مسلم، ابان، حضرت عثمان فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قیامت کے روز میں قسم کے لوگ شفاعت کریں گے انبیاء
علماء اور شہداء۔

اسنیبل بن عبد اللہ الرقی، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن
سعد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کنعب، ابی بن کعب، ابان بن کعب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں قیامت
کے دن نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا۔ اور ان کا شافع بنوں
گا۔ اور یہ بات میں کوئی خسر یہ نہیں کرتا۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، حسین بن ذکوان، ابورجاء
الطاطوری، عمران بن حسین کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا۔

میری شفاعت سے کچھ لوگ جہنم سے نکلے جائیں گے جن کا نام
جہنمی ہوگا۔

ابوبکر، عفان، وہیب، عبد اللہ بن شقیق، عبد اللہ بن ابی الجعد
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے
ایک آدمی کی شفاعت کے ذریعہ جو بتیم کی آبادی کی تعداد سے
زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کی وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا آپ نے فرمایا ہاں میرے علاوہ
عبد اللہ بن شقیق کبھی میں نے ابوالجعد سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث
خود حضور سے سنی ہے انہوں نے فرمایا۔ ہاں۔

ہشام صدیق بن خالد، ابن جابر، سلیم بن عامر، عوف بن مالک، اشعق
بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جانتے سنا

اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بیان ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دوزخیوں پر رونا نانا لیا گیا جائے گا۔ وہ جس قدر روئیں گے کہ آسمان ختم ہو جائیں گے پھر خون روئیں گے اور ان کے چہرے ہلکی سی نالیوں بن جائیں گی کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ بھی سب جاہلیں۔

ثُمَّ مَحْتَدٌ بِنُ عَيْبِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ يَزِيدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ الشَّكْرِ فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدَّمْعُ ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمْعَ حَتَّى يَصِيدَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْذِ فَعَرَسُوا أَسْكَتَ مِنْهُ الشَّقَّةَ لَجَرَتْ

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ ثنا بن ابی یزید عن شعبة عن سليمان عن مجاهد بن عوف بن عتياب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألها الذين آمنوا الفؤاد حتى تقتربا ولا تتورج إلا و أنتم مسلمون وكذا أن تظنوا من الذنوم قطرت في الأرض لا تكتسب على أهل الدنيا موتهم فكيف بمن لبس كطعام غيري۔

محمد بن بشر۔ ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، مجاہد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سید آیت تلاوت فرمایا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق اتقوا الایہ اور فرمایا۔ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا والوں پر ڈال دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگی وبال بن جائے تو جن لوگوں کا کھانا یہ بھی اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ تو ان کا کیا حال ہوگا۔

محمد بن عبدالعاسی یعقوب بن محمد الزہری الامام احمد، سعد، زہری، عطاء بن یزید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ انسان کے تمام جسم کو کھاجائے گی۔ سونے سجدہ کی جگہ کے۔ کہ اس کا کھانا اللہ نے آگ پر حرام فرمایا ہے۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْمِيُّ ثنا يعقوب بن محمد القرظي ثنا إبراهيم بن سعد عن الزهرري عن عطاء بن يزيد عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال تأكل النار ابن آدم إلا أكل الشعيرة حكاه الله على النار أن تأكل أكل الشعيرة۔

ابو بکر، محمد بن بشر، محمد بن عمرو ابو سلمہ ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت قیامت کے دن لائے جائے گی۔ اور اسے پس حراط پر کھڑا کیا جائے گا پھر اہل جنت کو آواز دی جائے گی تو اس خوف سے گھبرا کر چلے گئے کہ ان کے نکالے جانے کا حکم تو نہیں۔ پھر اہل دوزخ کو آواز دی جائے گی وہ خوش ہو کر ادھر متوجہ ہوں گے کہ شاید ان کی موت کا حکم ہے، اتنے میں حکم ہوگا کہ تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے لوگ عرض کریں گے۔ جی ہاں موت ہے۔ تب اسے ذبح کر کے کہا جائے گا اب کسی کوئی موت نہیں۔ سر شخص اپنی اپنی جگہ پر۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَأْتِيَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَوَقَّعُ عَلَى الصُّورِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ بَيِّطِلَعُونَ حَتَّى يُبَيِّتَ وَجْهِي أَنْ تَجِدُونَا مِنْ مَكَانِهِمْ هُمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ بَيِّطِلَعُونَ مَسْجُودِينَ فَرِحِينَ أَنْ تَجِدُونَا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَكْفَأُ مَنْ كَفُرْتُمْ هَذَا أَقَالُوا نَعَمْ هَذَا الْكُوفُ

قیامت کے روز کا زلیا جائے گا جس کی زندگی سب سے زیادہ بیش و
عشرت میں گزری ہوگی۔ اسے جہنم میں ایک عذوب دیا جائے گا۔ اور پھر
نکال کر دریافت کیا جائے گا۔ اسے فلاں نے توہمہ کبھی راحت دیکھی ہے
وہ کہے گا مجھے کبھی راحت نصیب نہیں ہوئی۔ پھر اس مورس کو
لیا جائے گا۔ جس کی زندگی مصائب میں گزری ہوگی اور اسے
جنت میں ایک عذوب دے کر نکال لیا جائے گا۔ اور اس سے
دریافت کیا جائے گا۔

اسے فلاں نے کیا توہمہ کبھی نصیب دیکھی ہے وہ جواب دے گا مجھے
کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

ابو بکر بن عبد الرحمن، بیسی بن الحنظلہ، محمد بن ابی
بہن، عطیہ العوفی، ابوسعید رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روز قیامت کا سفر کی داڑھ
تہی ہوگی جو کہ جتنا کھ اُحد، اور اس کا جسم داڑھ سے
اتنا ہی بڑا ہوگا۔ جیسے تمہارا جسم داڑھ سے بڑا ہوتا ہے۔

الطویل عن ابي بن ماريك قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يؤتى يوم القيمة يا نعم اهل
الدينا من انكفارت دال اغنوة في النار عنة
بغوس فيها كفة سكال له اى كلك هل اصابك
نيم فظ يقول لا ما اصابتني نيم فظ ووقى رائد
المؤمنين صرا وبلية فيقال اغنوة عنة في
الجنة يغوس فيها عنة كفال له اى كلك هل
اصابك صرا فظ وبلية فيقول ما اصابتني وذا
صرا ذرا سكال

۲۱۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا
بَنُّ شَيْبَةَ التَّمِيمِيُّ ثنا عَمْرُو بْنُ الْمُحَارَبِيِّ
أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ
لَيُعْظَمُ حَتَّىٰ أَنْ حَضْرَتَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَفَضِيلَةُ
حَدْرِهِ غَلَا حَضْرَتِهِ كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ
عَلَى حَضْرَتِهِ

ابو بکر بن ابی شیبہ عبد الرحیم بن سلیمان داؤد بن عبد اللہ
قیس کے بی بی میں ایک رات ابوہریرہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں
حادث ہو گیا قیس تشریف لے گئے۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پر کی امت کے بعض لوگ ایسے ہوں گے
جو کہ شاعت کے درجہ قبیلہ مضر کے لوگوں سے زیادہ سمجھے جائیں
گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے کہ بڑا لیں روز قیامت کا ایک کوزہ ہوگا

۲۱۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ
كَانَتْ يَدُهُ أَيْ بَرْدُهُ ذَاتَ كَيْلٍ كَذَلِكَ
عَلَيْتَا الْحَارِثُ ابْنُ أَبِيسٍ فَحَدَّثَنَا
الْمُحَارَبِيُّ كَيْلُ شَيْءٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أُمَّتِي مَتَى
يَتَّخِذُ أَحَدٌ الْحَدَّةَ يَقْتَاتِرُ بِهَا أَكْثَرَ مِنْ مَضَرَّةٍ
وَأَنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَتَكَلَّمُ بِشَارٍ مَعْتَمِي
يَكُونُ أَحَدًا مَوْلَا بَاذًا

محمد بن عبد اللہ بن بکر محمد بن عبد العیش یزید القاشی

۲۱۶۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَمِيمٍ

ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

ثُمَّ يُؤَمَّرُ بِهِ مَيِّدِيَهُ عَلَى الْبَيْعِ ثُمَّ يُقَالُ
لِقَدْرَتِي كَلَامًا خَلُودًا فِيمَا جَعَلْتُ لَأَمْوَاتٍ
بَيْنَهَا أَبَدًا۔

جنت کی کیفیت کا بیان

ابوبکر، ابو سعید، امحس، ابو صالح، ابوسمرہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، اثنی عشر اللہ نے فرمایا
میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہیں جن سے دنیا
کا کھنکھنے نہیں دیکھا، نہکان نے سنا۔ اور وہ کبھی میں نہیں
گزارا۔ ابوسرور فرماتے ہیں ان باتوں کو چھوڑو خود اللہ نے تمہیں
آگاہ کیا ہے اگر تم ہمارے تو یہ آیت پڑھ لو، فلا تعلم نفس ما أخفى
لهم من قررة اعين، جزا ابراہیم کا تو بعلوں، راوی کہتا ہے۔ ابوسرور
بجائے قر کے قرأت پڑھتے تھے۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أبو
مُعَاذٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَّ ذَاتَ بَعَائِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى
قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَنْ يَكْمُرْ مَا كَتَبَ
أَطْلَعْتُمْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَرَوْهُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَتَى
أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ بَدْرِهِ أَعْيُنٌ جَدَّاءُ يَمَانًا كَأَنَّهُمْ يَمْسُكُونَ
ثُمَّ قَالَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُهَا مِنْ ثَمَرَاتِ أَعْيُنٍ۔

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أبو
مُعَاذٍ عَنِ حَبِيبِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَطِيئَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَهَا كُلُّهَا۔

ابوبکر، ابو سعید، حجاج، عطیہ، ابوسید سے روایت ہے کہ
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت
کی ایک باشت کی جگہ دنیا و دنیا سے بہتر ہوگی۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمْرٍاءَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ
مَنْظُورٍ ثَنَا أَبُو حَكِيمٍ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

ہشام، زکریا بن منظور، ابو حازم رباعی، سہل کا بیان ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں
ایک کونے کی جگہ دنیا و دنیا سے بہتر ہوگی۔

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَنْفِئَةُ بِنْتُ
مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ
مُعَاذَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَنَّةُ مِائَةٌ وَرَجَبٌ لَهَا وَرَجَبٌ فِيهَا مَا
بَيْنَ الشَّمْسِ وَالْأَرْضِ وَإِنْ أَغْلَاها الْفَيْدُ دَرَسٌ
وَإِنْ أَعْرَسَ عَلَى الْفَيْدِ دَرَسٌ وَإِنْ أَوْسَطَهَا الْفَيْدُ
وَإِنْ أَعْرَسَ عَلَى الْفَيْدِ دَرَسٌ وَمِثْلُهَا تَعَجَّرَ أَنهَابُ

سؤید، حفص بن یسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار
معاذ بن جبل کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا، جنت کے سو درجے ہیں ہر درجہ میں اتنا نامل
ہے جتنا زمین و آسمان میں، سب سے بلند درجہ فردوس ہے
دریائی بھی فردوس ہے، اور عرض میں فردوس ہے اس
جنت کی بہرے چھوٹی ہیں تم جب خدا سے طلب کرو تو فردوس
طلب کرو۔

۱۰ سوکس شخص کو خبر نہیں جو اس کی حد تک کا سامان ایسے لوگوں کے لیے خود از نیب میں موجود ہے (سورۃ المسعدہ آیت ۱۰) ۲۱۰

مذبح پہلے جا بیٹھ گئے۔ اور جو لوگ اہل جنت میں کم درجہ پر ہوں گے۔ وہ منک اور کاخورد کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ لیکن یہ لوگ کرسی والوں کو اپنے سے افضل سے سمجھیں گے۔ بلکہ ہر ایک اپنے تہہ کے لحاظ سے اپنے آپ کو افضل سمجھے گا۔ اب ہر فراتے میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے خدا کو دیکھیں گے آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تم سوچو گے کہ کیا چہرہ میں چاند کو دیکھنے کے لئے لڑائی کرتے ہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو نہیں ہوتا نہ آپ نے ارشاد فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں حجاب زیادہ کرو گے، اس مجلس میں کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جسے اللہ کا دیدار ہوگا۔ اور خدا اس سے ہم کلام نہ ہوگا۔ بلکہ تم میں سے ہر ایک شخص کو ارشاد ہوگا۔ اے نذلانے کیوں فلاں فلاں عمل کو باؤ رکھتا ہے جو تو نے دنیا میں کیے تھے۔ اس کو جس نعرے میں بھی بلا لیا میں وہ عرض کرے گا اے خدا کیا تو نے میرے گناہ معاف نہیں کیے۔ جو اب ارشاد ہوگا۔ کیوں نہیں۔ میری مغفرت کو جس سے تو تو اس درجہ کو پہنچا ہے۔ یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ایک بار کا ٹکڑا ظاہر ہوگا۔ اور اس سے ان پر ایسی خوشبو برے گی جو انہوں نے کبھی سونگھی نہ تھی پھر حکم ہوگا۔ انھو اور جو برس بیتا گزارے بیٹے تیار کی ہیں ان کو دیکھو۔ اور جو ہی ہا ہے۔ لو۔ اب ہر درجہ فراتے میں اس وقت ہم جنت کے باغوں میں جاؤں گے۔ جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس میں وہ ہرگز نظر آئیں گ۔ جو اب سمجھیں نے کبھی دیکھی نہ تھی۔ نہ کانوں نے کبھی سنا تھیں۔ اور دل پر ان کا کبھی خیال نہ گزرا تھا۔ اس بازار میں سے ہمیں جس چیز کی خواہش ہوگی وہ ہمیں ملے گی۔ اس بازار میں خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اور اہل جنت آپس میں ایک دوسرے سے ملیں گے۔ ہم سے اگر کوئی ایسا شخص ملے گا۔ جو ہم سے درجہ میں بڑا ہوگا۔ اور اس کا لباس اور چیز وہ ہم سے درجہ سے اچھا ہوگا تو اسے آج کبھی نظر سے دیکھے گا کبھی اس کے دیکھتے دیکھتے اس کا لباس اس سے درجہ سے اچھا ہو جائے گا۔ اور صرف اس لیے ہوگا تاکہ جنت

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُجِزُّنَا لَهُمْ عَذَابَهُ وَيَتَبَكَّرُ لَهُمْ فِي رُوحِهِ مِنْ رِيَانِ الْجَنَّةِ فَتَوَضَّعُ لَهُمْ مَتَائِدٌ مِنْ لُؤْدٍ وَمَتَائِدٌ مِنْ كُوتَه وَمَتَائِدٌ مِنْ ياقوتٍ وَمَتَائِدٌ مِنْ زَبْجَدٍ وَمَتَائِدٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمَتَائِدٌ مِنْ فَعْنَةٍ وَجِلْسٌ اذْنَا وَمَتَائِدٌ ذِي عَلَى كُتَيْبِ الْاُنْكِ وَ الْاَنْكَاوِدُ مَا يُدُونُ اَنْ اَصْحَابِ الْاَنْكَاوِدِ بَا فَصَلَّ مِنْهُمْ مَتَّحِبًا قَالَ اَنْتُمْ رُزِقْتُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ سَدَى رِيَانًا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَلَّوْنَ فِي رُؤْيِي الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا كَمَا رُؤِيَ فِي رُؤْيِي رُؤْيِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ اَحَدٌ اِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَامِرَةٌ حَتَّى اَسْمَأُ يَقُولُ لِلْاَجَلِ مِنْ نَمِ الْاَسْمَاءِ يَا فُلَانُ يَا فُلَانُ يَا فُلَانُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَلِكَ كَرِهْتُمْ بَعْضَ عَدَاوَاتِهِمْ فِي الْاَلْيَا يَقُولُ يَا رَبِّ اَنْتُمْ تَقْفِرُوْنِي يَقُولُ بلى بِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَقْتُمْ مَسْئَلَتَكَ هَذِهِ كَسْبِكُمْ هُوَ ذَلِكَ غَشِيْتُمْ سَخَابَتَهُ وَنَ قَرَفْتُمْ اَنْتُمْ مَطْلُؤُ كَلْبِكُمْ طَبِيْعًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَهُ رِيْحُهُ شَبِيْحًا فَطَرْتُمْ يَقْرُوْنَ نَوْمًا اِنِ مَاعَدَدْتُ لَكُمْ مِنْ اَنْكَادِمَةٍ نَحْنُ فَا مَا اسْتَهْنَيْتُمْ قَالَ فَتَابَ سَدَى تَدَّ حَقَّتْ بِهَا اَللَّهُ كَدَّ يَنْبِرُ مَا كَرِهْتُمْ ظَلِمَ الْغِيُوْنُ اِنِ مِثْلِهِ وَكَمْ تَسْمَعِ الْاَذْوَانَ وَ لَمْ يَحْمَلْ عَلَى اَلْعَلْبِ قَالَ يَبْحَلُ لَنَا مَا اشْهَبْنَا لَيْسَ يَسَاءُ فَيَسَاءُ سِيْحِي وَ لَا يَسْتَمِي وَمَا فِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى اَهْلَ الْجَنَّةِ بِصَحْبِهِ بِنَسَا يَقْبَلُ الرَّجُلُ دُوْا اَلْبَزِيَّةِ الْمُرْتَبِعَةَ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُوْدًا وَمَا يَبْرُهُمْ ذُوْا فُسْرَةَ فَمَا مَا يَلِي عَابِي مِنَ الْاَبْسَامِ فَمَا يَنْفَعُنِي

أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ بَنِي فَصِيلَ عَن
عُمَارَةَ -

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا وَأَصْلُهُ بَنِي عَيْبِ الْأَعْلَى وَعَيْدُهُ
اللَّهُ بِي سَجِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلَ عَن عُمَارَةَ بْنِ الشَّائِبِ عَن
مُحَارِبِ بْنِ ذَكَرٍ عَن أَبِي مَرْثَدَانَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَرْتُ قَهْرَكُمْ
فِي الْبَيْتِ حَاثَةً وَمَنْ ذَهَبَ مَجَادَةً عَلَى آيَاتِ هُدًى
وَالدَّارِ كَرِيحًا أَطْمَبَ مِنَ الْيَلِّ وَالْمَاءِ الْأَعْلَى
مِنَ الْغَلِّ وَأَسَدُ بِيضًا مِنَ الشَّحِيحِ -

۲۱۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْقُرَيْشِيُّ عَن عَمْرِو
السُّخْمِيِّ بْنِ عُمَرَ عَن مَعْقِدِ بْنِ عَمْرِو
عَن أَبِي سَلَمَةَ عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي فِي الْعَتَمَةِ شَجَدَةٌ لِبَيْتِ الدَّارِ كَيْفَ فِي
ظِلِّهَا مِائَتَةَ سَنَةٍ فَلَا يَقْطَعُهَا دَأْدِرٌ وَلَا
إِنْ بَشَنَتْمْ وَظِلُّ مَنْدُودٍ -

۲۱۴۱ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَن عَبْدِ الْمُجِيبِ
بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنِي عَيْدُ
السُّخْمِيِّ بْنِ سَعْدِ الْأَدْرَادِيِّ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ
بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي سَجِيدُ بْنُ الْمُسَدَّبِ أَنَّهُ
أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي
سُوقِ الْعَبَّاسِ قَالَ أَوْ فِيهَا سُوقِي قَالَ
نَعَمْ أَحْتَدِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَهْلَ الْعَبَّاسِ إِذَا دَخَلُوا نَزَلُوا فِيهَا
يَفْضِلُ أَعْمَالَهُمْ بَسُودًا كَهَذَا فِي مَقَادِيرِ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ آيَاتِ الدُّنْيَا كَقَوْلِهِمْ

داس بن عبد الاطالی، عبداللہ بن سعید، علی بن المنذر، محمد
بن فضیل عطاری بن السائب، محارب بن ذاکر، ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا، کہ تو فرجنت میں ایک بھر ہے جس کے کنارے
سونے کے ہیں اور ہاں بننے والی جگہ پر اقامت اور سختی بڑی
ہوتی ہے، اس کی کسی شک سے زیادہ تر نسبت دوار ہے اس
کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے

ابو عمر الضری۔ عبدالرحمان بن عثمان۔ محمد بن عمرو ابو سلمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہے اگر اس
کے سایہ میں گھبرا سوار سو سال تک بھی چلے تو اس کا سایہ ختم نہ
سور اور توبہ جو توبہ آیت پر عمر
و ظلی محمد

ہشام، عبدالحمید، حبیب بن ابی العشرین، عبدالرحمان بن عمرو
الادزاعی، عثمان بن عطاء، سعید بن اصبغ، کتبہ بن یونس،
ایک دن ابو ہریرہ کی خدمت میں گیا، انہوں نے فرمایا میں توبہ
کرتا ہوں، کہ فلاں درختوں کو جنت کے بازار میں ملانے میں نے
رضخ کیا کیا جنت میں بازار میں انہوں نے فرمایا تم کو یہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم جنت میں داخل ہونے
اپنے اپنے اعمال کے معاملے میں مقیم ہو جاؤ گے تو ایک ایسے
جموعہ کے برابر آلام کی اجازت دی جائے گی جو اللہ تعالیٰ ان پر علیہ
نکلی ہوگا۔ اس کا عرض میں کہیں گے خدا تعالیٰ جنت کے
بانائت میں سے ایک ہمارے جموعہ اور روز ہوگا۔ اہل جنت
کے لیے نور موقی، یا قوت، نہر جسد سونا اور جلد کی

الشرعیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے اخیر میں جنت میں جائے گا۔ ایک شخص دوزخ سے نکلے گا۔ گھٹتا ہوا نکلے گا۔ اسے اللہ کا حکم ہوگا کہ جا جنت میں داخل ہو جا۔ لیکن جب وہ جنت کے دروازے پہنچے گا تو اسے خیال آئے گا کہ جنت تو اب بھر چکی ہو گی۔ وہ لوٹ کر آئے گا۔ اور کہے گا اے اللہ وہ تو سین بھری ہوئی ہے، اسی طرح میں ہمارے تیرے آمد و رفت اور مکالمہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ گھلے جا میرے اے جسے جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے کس دنیائے کے برابر جنت میں حصہ ہے وہ عرض کرے گا اے خداوند کیا آپ مجھ سے دل لگی کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ تو یاد شاہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں دیکھا۔ کہ آپ ک واطھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ وہ شخص ہوگا جسے جنت میں سب سے کم حصہ ملے گا۔

حداد بن اسری، ابو الاحوص، ابو اسحاق، زید بن الہیرم حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو اللہ سے تین بار سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے، اے خداوند اسے جنت میں داخل فرما۔ اور جو دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے، تو دوزخ کہتی ہے خداوند اسے دوزخ سے محفوظ رکھ۔

ابو بکر، احمد بن حنبل، ابو عاصیہ، العس، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر شخص کے درمیان ہوتے ہیں۔ ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں۔ جب وہ مرکز دوزخ میں داخل

يَبِيْ اَمَلُوْنِيْ مَسْتَوْجُوْا قَالَتْ قَالَتْ رَسُوْلُ اَمَلُوْا صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاعْلَمُ اَحَدًا اَهْلَ الشَّارِ حُرُوْفًا وَمِنْهَا وَاِحَدٌ اَهْلُ الْجَنَّةِ حُرُوْفًا بِاَلْحَيَّةِ رَاحِلٌ يَخْرُجُ مِنَ الشَّارِ حُرُوْفًا يَنْقُلُ لَهٗ اَذْهَبَ فَاذْخَلَ الْجَنَّةَ فَيَايُنُّهَا فَيَحْتَلُّ اِيَّهَا اَيُّهَا مَلَائِكَةُ فَيَرْجِعُ يَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتَهَا مَلَائِكَةُ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَذْهَبَ فَاذْخَلَ الْجَنَّةَ فَيَايُنُّهَا فَيَحْتَلُّ اِيَّهَا اَنَّهَُا مَلَائِكَةُ فَيَرْجِعُ يَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتَهَا مَلَائِكَةُ يَقُوْلُ اَللّٰهُ سَبَّحًا اَذْهَبَ فَاذْخَلَ الْجَنَّةَ فَيَايُنُّهَا فَيَحْتَلُّ اِيَّهَا اَيُّهَا مَلَائِكَةُ فَيَرْجِعُ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَيُّهَا مَلَائِكَةُ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَذْهَبَ فَاذْخَلَ الْجَنَّةَ فَيَايُنُّكَ مِثْلَ الدُّبَا وَخَشْرَةَ اَمْسَا لَهَا تَرُوْنَ اَنْ لَّكَ مِثْلُ عَشْرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِيْ اَذْخَعَكَ لِيْ فَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَتْ فَكَلِمَةً رَاَيْتَ رَسُوْلُ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَّ حَتَّى بَدَتْ لِيْ لِحْيَتُهُ فَكَانَ يَقَالُ هٰذَا اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزُوْلًا۔

۲۱۳۵ حکایتنا ہذا بنی السیرین ثنا ابو الاحوص عن ابن اسحاق عن جریر بن اکیب مرزومہ عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الجنة ثلاث مرات قال الجنة اللهم أدخله الجنة ومن استجار من الشار كلف من قال قال انار اللهم اجزه من الشار

۷۱۳۶۔ حدیثنا ابو سلمہ بن ابی سعید وَاَحْمَدُ بْنُ يَسَانَ قَالَ سَأَلَ اَبُو مَتَاوِيَةَ عَنِ اَلْاَمْسِيِّ مَنِ ابْنِ مَسَالِحٍ عَنِ ابْنِ صَدِيْدَةَ قَالَ قَالَ لَوْ اَلْفُوْصُ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَشْكُرُ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا لَهٗ مَنْزُوْلًا مَسُوْرًا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْزُوْلًا فِي

میں کوئی بچیدہ نہ ہو۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں پھر ہم اپنے متعلقاً
کو واپس آئیں گے ہم سے ہماری بی بیوں میں مکی وہ ہیں
مبارک بادیں گی اور کہیں گی آج تم اتنے خوبصورت ہو اور آج
تم سے آئی خوشبو آ رہی ہے کہ ہمارے پاس سے جاتے وقت
رہ تو اتنے خوبصورت تھے ذاتی خوشبو کی تھی وہ جواب دیکھ
آج خدا تعالیٰ ہم پر جلوہ لگانے ہوا ہے اور ہم میں اس کی جلوہ
افزوی سے ایسی ہی تبدیل پیدا ہوئی جانیے۔ جو ہم میں ہوئی
ہے۔

ہشام بن خالد الأزرق، خالد بن زید بن ابی مالک، یزید، خالد بن
معدان، ابوامامہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اسے اللہ تعالیٰ
بہتر بیویاں عطا فرمائے گا، ان میں سے دو تو خوبصورت خوریں
ہوں گی اور ستر عورتیں مالِ بدر کی میراث سے اسے ملیں گی۔ ان
عورتوں اور مردوں کی شرمگاہ کی کوئی صفت: بیان نہیں کی
جاسکتی۔

ہشام کہتے ہیں: میراث میں ملنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل جنت
کے لڑکے عورتوں کے مالک ہوں گے۔ جیسا کہ فرعون کی بیوی
دارت ہوگی۔

يَتَّعِي أَحَدَ حَيْثُهَا حَتَّى يَكْمَلَ عَلَيْهَا لَحْنٌ
وَمَا وَلِيكَ أَسْمَا لَا يَبْنِي لِأَحَدٍ أَنْ
يَعْلَمَ فِيهَا قَالَ نَعَمْ تَصْرُفُ إِلَى مَنْ زَيْتَا
فَتَلْغَاكَ الْأَوَاجِنَا يَفْتَنَنَّ مَرْغَبًا وَ أَهْلًا
فَلَقَدْ جِئْتُكَ وَرَأَيْتُكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطَّيِّبِ
أَفْضَلُ مِنَّا قَاتِلُكَ عَلَيْنَا نَفَقُولُ إِنَّ جَانَتَا
أَبِيؤْمَرُوكِنَا الْجِيَّاتُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُحْفَنَانِ
تَتَلَبَّبُ بِمِثْلِ مَا تَقْتَلِنَا .

۱۲۲۲ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدِ الْأَزْرَقِ
أَبُو مَرْثَدَانَ السَّمِيعِيُّ نَسَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْرِكُهُ
اللَّهُ الْعَبْتَةُ إِلَّا نَدَّعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثِينَ
وَسَبْعِينَ نَفْسَةً يَنْتَقِبُ مِنَ الْخُورِ الْجَوِيِّ
وَسَبْعِينَ مِنْ مَبْرُوشِهِ مِنْ أَهْلِ النَّكَارِ مَا
مِنْهُنَّ فَاحِدَةٌ إِلَّا ذَكَهَا قَبْلَ شَرِّهِ ذَكَرَهُ
لَأَيُّسَرُ قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ مِنْ قَبْلِهَا
مِنْ أَهْلِ النَّكَارِ يَعْنِي رِجَالًا وَخَلَدًا وَنَكَارَ
نَوْرَتِ أَهْلِ الْجَنَّةِ نِسَاءً هُوَ كَمَا دَرَكْتَ
أَهْلًا وَنَدَّعُونَ .

۱۲۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ رَبِيعًا مَعَاذُ
بْنِ هِشَامِ نَسَا أَبِي مَرْثَدَانَ الْأَحْوَلِيُّ عَنْ أَبِي
السَّمِينِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي سَيْدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُوؤْمَيْرٍ إِذَا مَاتَ فِي النَّوْكََةِ فِي الْعَبْتَةِ كَانَ سَمَلًا
وَصَفِيًّا وَرَبِيحًا فِي سَاعَةِ فَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَبِعُ
۱۲۲۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْجَةَ أَنَّ سَيِّدَةَ فَاحِدَةَ
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

محمد بن بشر، معاذ بن ہشام، عامر الاذن، ابو الصديق النخعي
ابو سعيد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا۔

اگر جنتی اولاد کی خواہش کریں گے تو اس کا حمل وضع عمل
اور دودھ پینا اور سس لہنا کو پہنچا سب ایک ہل میں
ہو جائے گا۔

عثمان بن اشجہ، جریر منصور، ابوامامہ، عبیدہ،
حضرت عہد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی

احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیث مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف
عربی، اردو
طحاوی شریف

تصنیف، محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی حنفی، رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۲۳۹ — ۶۳۲۱

۶۸۵۳ — ۶۹۳۳

ترجمہ و تلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف، ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸- اردو بازار لاہور

اَشْرَكَ فَاِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَاَبَى اَهْلَ
 الْجَنَّةِ مَنَزِلَهُ فَاذَلِكَ كَوْلًا تَعَالَى اَوْلِيَاءُ
 هُمْ اَنْوَارٌ شُونَ

جائیں گے تو اہل جنت اس کا فر کے جنتی مقام کے وار
 ہوں گے۔ یہی مقصد ہے اس آیت کا۔ اَوْلِيَاءُ
 هُمْ اَنْوَارٌ شُونَ۔

لہٰذا یہ ایسے ہی لوگ درج ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ شریک نہ رکھتے۔

باب ۴: رکوع و سجود نیز رکوع سے اسٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ
وَالرُّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذَلِكَ
رَفْعُ أَمْرًا

حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو انہوں کے برابر اٹھاتے اور نترت کھل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قصدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدَّبُ قَالَ تَنَا
الْبُرْقُ وَهَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي
الرَّزَّادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَبِيِّ
الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي تَمَّازٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
سَلَّمَ أَنَّمَا كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ
كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِمَا حَذَّ وَمَنْكَبَيْهِمَا وَيَضَعُهُمَا
مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُرْكَعَ
وَيَضَعُهُمَا إِذَا خَرَعَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا
يُرْفَعُ يَدَيْهِمَا فِي سَمْعٍ مِنْ صَلَواتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ
وَلَا إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ تَمِينَ رَفَعَ يَدَيْهِمَا كَذَلِكَ
وَكَثِيرًا.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو انہوں کے برابر اٹھاتے رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۲۳۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يُرْفَعُ يَدَيْهِمَا حَتَّى يُجَاذِيَ
مَنْكَبَيْهِمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يُرْكَعُ
وَلَا يُرْفَعُ بَيْنَ السُّجُودِ تَمِينَ.

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو انہوں کے برابر اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہونے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہونے ہاتھ اٹھاتے

۱۲۳۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا
وَهَيْبٌ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ
الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِمَا حَذَّ وَمَنْكَبَيْهِمَا وَإِذَا

ابواب شرح معانی الآثار

537 باب التكبير للركوع والتكبير للسجود

550..... باب الوتر

558..... كتاب النكاح

ہوتے تو بکیر کہتے اور اہل حق کو کانوں کے برابر مانتے
اس کے بعد باقی نمازیں بھی اسی طرح کرتے اس پر تھام بڑھ
مجاہد کرام نے فرمایا آپ نے صحیح فرمایا حضور علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔
حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابو سعید الخدری نے فرمایا
اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہوتے تو اہل حق
نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو کی۔
حضرت ابو سعید نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا
ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو اہل حق کو کانوں کے برابر مانتے
پھر رکوع کے وقت اہل حق کو کانوں کے برابر مانتے رکوع سے سر
اٹھاتے تو بکیر کہتے۔

حضرت ذوال بن جحرف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے
بکیر کہتے وقت رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے
وقت اہل حق کو کانوں کے برابر مانتے۔

حضرت ابراہیم بن مہزیار نے روایت کرتے ہیں
احول نے اپنی سند کے ساتھ اس کی شکل ذکر کیا۔

حضرت مالک بن حوریت فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے
وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت دونوں اہل حق
کو کانوں کے برابر مانتے اور رکوع کے برابر
کہتے۔

الرُّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَكَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَادِيَ بِهِيَ مَا
مُكِبِّيهِ لِحُرْمَتِكُمْ مِثْلَ ذَلِكَ فِي بَيْعَتِهِ صَلَوَاتِهِ
قَالَ فَتَنَالُوا جَمِيعًا صَدَقَتْ هَكَذَا كَانَ يُعْتَمِدُ
١٢٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا
أَبُو عَامِرٍ النَّعْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ خَلِيفَةَ بَنِي سُلَيْمَانَ
عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَهُ أَبُو حَمِيدٍ وَابْنُ
أَسِيدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو
حَمِيدٍ أَنَا أَغْلَبُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ جُنَّ
يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ فَإِذَا رَكَعَ رَأَسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
رَكَعَ يَدَيْهِ.

١٢٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَاوَضَ
أَبُو اسْتَعْبِلَ قَالَ تَنَا سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ نَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
حِينَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ وَحِينَ يُرَكَعُ وَحِينَ
يُرَكَعُ رَأَسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ جُنَّ
أُذُنَيْهِ.

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ تَنَا يُونُسُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ تَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَرِيمٍ بِأَمْتَادِهِ وَشَلَّةٍ.

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ تَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوْدَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ تَصْرِيفِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُؤَبَّرِ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَرَأَ رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
يُرَفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَادِيَ بِهِيَ تَنَاوُوقِ الْأُذُنَيْهِ.

ادھر فرماتے، ہمیں انھوں نے محمد بن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ وہ یہ کہتے تھے۔

بشر بن مارث کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، انھوں کو گناہوں تک اٹھایا تا کہ شرف سے اٹھتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اس بار سے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کہتے ہوئے دیکھا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا۔

محمد بن عمرو بن مفلح فرماتے ہیں میں صحابہ کرام میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی روایت کی ہے اور ابی ہریرہ سے انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحیح کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔

انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو انھوں کو گناہوں کے برابر اٹھاتے پھر بخیر کہتے پھر قرآن کرتے پھر بخیر کہتے اور انھوں کو گناہوں کے برابر اٹھاتے پھر گناہ فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سبح اللہ سجدہ" کہتے پھر انھوں کو گناہوں کے برابر اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

كثيراً يركع ركوعاً و إذا أرفعه من الركوع رقعها كذلك وقال سميع الله لمن حمده نوتا لك الحمد وكان لا يفعل ذلك بين السجدة تين.

۱۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو ذَرِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَتَا مَالِكٌ فَذَكَرُوا بِسُنَادٍ وَوَسْطَةً.

۱۲۳۸- حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَتَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَتْ يَدَيْهَا حِينَ تَمَّتِ الصَّلَاةُ وَثَلَّثَ مِرَارًا رَفَعَتْ رَأْسَهُ قَالَ جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَالِمَةُ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَتَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ السَّامِيُّ فِي مَشْرُوقٍ مِنَ الصَّحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَوا لِمَ تَعْلَمُ اللَّهُ مَا كُنْتَ أَكْثَرَ نَا لِمَا تَبِعَهُمْ وَلَا أَقْبَدَ مَنَّا لَهُ صَحِيْبَةٌ فَقَالَ بَلَى فَقَالُوا فَتَأَعَّرْ ص قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَكَعَ يَدِيْهِ حَتَّى يَحْتَاذِيَ بِهِمَا مَنَكِبَيْهِ ثُمَّ يَكْبِرُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَحْتَاذِيَ بِهِمَا مَنَكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَحْتَاذِيَ بِهِمَا مَنَكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ يَمْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ مِنْ

عَنِ النَّبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَثَلَةٌ -

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُرَدُّ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ

تَكْبِيرِهِ لَعَلَّ لَا يَبْعُدُ -

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّعْبَانَ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُرَدُّ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ

تَكْبِيرِهِ لَعَلَّ لَا يَبْعُدُ -

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُرَدُّ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ لَعَلَّ لَا يَبْعُدُ -

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُرَدُّ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ لَعَلَّ لَا يَبْعُدُ -

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ تَنَاوَيْتُهُ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُرَدُّ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ لَعَلَّ لَا يَبْعُدُ -

حضرت طلحہ حضرت عبداللہ سے وہ بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی تکبیر میں انہیں اشارتے پھر اشارتے۔

حضرت وکیع حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت منبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث واصل کی، اللہ عزوجل کا ذکر کیا کہ انہوں نے سہارا دیا، اللہ عزوجل کو دیکھا، آپ نماز شروع کرتے وقت سہارا کرتے اور رکوع سے نکلنے والے وقت انہوں نے بلند کرتے تھے انہوں نے فرمایا اگر حضرت واصل رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک تہبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو بعد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچاس تہبہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عمر بن مرہ فرماتے ہیں میں حضرت موت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت طلحہ بن واصل اپنے والد کی روایت بیان کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمرے سے پہلے اور بعد اشارتے تھے۔ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کیا تو وہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا انہوں نے دیکھا اللہ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرم رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا۔

یہ جو کچھ ہم نے بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس قول کے قائلین کے استدلال میں سے ہے ان کے

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا سِجْدَ
 ابْنِ مَنصُورٍ قَالَ سَمِعْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَيَّاشٍ بْنِ صَالِحٍ
 ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ الْأَخْطَرِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْتَضَى
 يَدَيْهِمَا إِذَا ائْتَمَّتْهُ الصَّلَاةُ وَحِينَ يَرُكِعُ وَحِينَ
 يُسْجُدُ -

حضرت البرہن برہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ
 سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے کرتے رکعت
 کرنے اور سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے
 تھے۔

بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدَّ هَبَ قَوْمٌ لَكَ هَذِهِ
 الْأَشْيَاءَ فَادْعِيَهُمُ الرَّفْعَ عِنْدَ الرَّكُوعِ وَعِنْدَ
 الرَّفْعِ مِنَ الرَّكُوعِ وَعِنْدَ الشُّهُوجِ إِلَى الْفِيءِ
 مِنَ الْمُعْوَدِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا -
 وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا
 لَا تَدْعِي الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيرِ الْأُولَى -

۱۲۵۵ - وَأَحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا
 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ؓ قَالَ كُنَّا مَوْجِلَ قَالَ كُنَّا
 سَمِعِينَ قَالَ كُنَّا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنِ ابْنِ
 أَبِي لَيْلَى عَنِ الْأَسَدِ بْنِ عَارِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا اكْتَبَرَا لِقِيَامِ
 الصَّلَاةِ دَعَّرَ يَدَيْهِمَا حَتَّى يَكُونَ إِهْمَامًا
 قَرِيبًا مِنْ شُعْبَيْهِ أَذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَمُودُ -

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا عَمْرُو
 ابْنِ عَوَّانٍ قَالَ آتَانَا هَذَا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ
 عَيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْأَسَدِ
 ابْنِ عَارِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
 وَسَلَّمَ صَلَاتُهُ -

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَّانِ قَالَ
 كُنَّا يَجْعَلُونَ يَدَيْهِمَا قَالَ كُنَّا وَبَيْنَهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي
 لَيْلَى عَنِ أَبِيهِمَا وَعَنِ الْحَكِيمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں
 ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے تمام نمازوں
 میں رکعت کرتے وقت اس وقت سے قیام کی طوٹ لگتے وقت
 اٹھ اٹھنا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے
 ہوئے کہا ہمارے نزدیک اقوال کو صرف پہلی تکبیر میں اٹھانا جائز
 ہے اقوال سے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت برادر بن ماذب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے
 لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے
 انگوٹھے کانوں کی ڈک کے برابر ہوتے پھر زمانے
 (رد باب) اٹھنا اٹھاتے۔

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
 برادر بن ماذب رضی اللہ عنہم سے وہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت برادر رضی اللہ عنہم
 سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
 روایت کرتے ہیں۔

اگر ابن ابی الزینا کی روایت میں ہر کچھ کچھ اس میں دوسروں کی روایت سے نادر ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی اکرم رضی اللہ عنہ نے ہی اکرم علی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اٹانے ہوئے دیکھا ہو پھر انہوں نے اتنا ناچھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک اتنا اٹانے کا حکم منسوخ ہو گیا ہو۔ بس حضرت علی اکرم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہر کچھ ہونے کی صورت میں اس میں ان لوگوں کی دلیل زیادہ ہے جو اتنا اٹانا ناجائز سمجھتے ہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو ان سے وہ بھی مروی ہے جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدان کا اس کے خلاف عمل مروی ہے۔

اِنْ نَعَمَ بِذَلِكَ اَنْ يَّجِيبَ لَكُمْ بِحَدِيثِ خَلِيفَتِهِ
وَ اِنْ كَانَ مَا رَوَى ابْنُ الزُّنَادِ صَحِيحًا مَّا لَنَا رَأْيٌ
عَلَى مَا رَوَى غَيْرُهُ فَكَيْفَ عَلَيْنَا لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ عَلَيْهِمَا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمْ وَسَلَّمَ يَوْمَهُمْ فَهُوَ يَمُرُّكَ هُوَ
الرَّفْعَ بَعْدَ كَالْاَوَّلِ وَقَدْ قَبِلْتُمْ هُنْدَ كَمَا سَمِعْتُمُ الرَّفْعَ
فَحَدِيثُ عَلِيٍّ اِذَا صَمِعْتُمْ لِقِيَهُ اَكْثَرَ الْحُجَّةِ لِقَوْلِهِ
مَنْ كَذَّبَنِي الرَّفْعَ -

وَ اَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فَيَاثِقُ قَدْ رَوَى عَنْهُ
مَا ذَكَرْتُمْ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَمِعْتُمْ لِقَى رَوَى عَنْهُ مِنْ وَفِيهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَلَّ هُنْدَ ذَالِكَ -

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ویسے ناز پر بھی تو آپ نے نازی نہیں صرف پہلی تکبیر میں اتنا اٹانے۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ
تَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ كُنَّا بِيَوْمِ بَكْرِ بْنِ
عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ
فَخَلَّفَ ابْنُ عُمَرَ فَتَلَمَّ لَمْ يَكُنْ يُرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا
فِي الشُّكْرِ وَالْاَوْطَى مِنَ الصَّلَاةِ -

قریب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مجھوں نے ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اٹانے ہوئے دیکھا لیکن آپ کے ہمدان کے اتنا ناچھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل ثابت ہو گئی۔

فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُمْ يَوْمَهُمْ
هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَمِعْتُمْ قَلَّا يَكُونُ ذَلِكَ اِلَّا وَقَدْ قَبِلْتُمْ عَنْهُ
نَسَخَ مَا قَدَّرَ اَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَمِعْتُمْ فَعَلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ -
فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ
قَبِيلٌ لَهُ وَمَا ذَكَرْتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَنْ نَجِدَ
اِلَّا ذَلِكَ سَبِيلاً -

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث منکر ہے تو اسے (جواب میں) کہا جائے گا اس پر کیا دلیل ہے تو اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

اگر کہے کہ حضرت فاروق نے ذکر کیا انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے موافق عمل کرتے ہوئے

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ طَاؤُ مَا قَدَّرَ ذَكَرْتُمْ
رَأَى ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يَوْمَ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْهُ

اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْهَيْبَةِ وَاسْلَمَ فَكَانَ مِنَ الْحَجَّةِ مُخْلِطِهِمْ
عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنْ كَانَ مَا رَوَيْنَاهُ تَعْنِي بِحَوَاتِرِ
الْأَشْرَارِ وَصِحَّةِ آسَائِنِدِهَا وَإِسْتِعْمَالِهَا فَتَنَا
أَوْفَى مِنْ قَوْلِكُمْ -

فَكَانَ مِنَ الْحَجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ مَا
سَبَّيْتُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

أَمَّا رَوَيْتُ فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ
أَبِي الزِّنَادِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي أَوَّلِ هَذَا
الْبَابِ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ ؓ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ كُنَّا
أَبُو أَحْمَدَ قَالَ كُنَّا أَبُو بَكْرٍ الْعَشَقِيُّ قَالَ كُنَّا
عَامِرُ بْنُ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمِيرًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَانَ يُرْقِعُ يَدَ يَمِينِي فِي أَوَّلِ حَيْكُمِي وَمِنْ
الْمَصَلَاةِ ثُمَّ لَا يُرْقِعُ بَعْدَ -

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا
أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ كُنَّا أَبُو بَكْرٍ الْعَشَقِيُّ عَنْ
عَامِرِ بْنِ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ وَشَدَّ يَدَيْ عَامِرِ بْنِ كَلْبٍ
هَذَا قَدْ دَلَّ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي الزِّنَادِ عَلَى أَحَدِ
رَجُلَيْنِ إِذَا هُنَّ يَكُونُ فِي تَقْسِيمِ سَبْعِينَ أَوْ لَا
يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ أَصْلًا كَمَا رَوَاهُ عُذْرَةُ -

۱۲۶۴ - قَالَ ابْنُ حُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ
كُنَّا عَمِدُ اللَّهِ بْنُ سَاجِدٍ حَوْصَةً ثَنَا ابْنُ أَبِي
دَاوُدَ قَالَ كُنَّا عَمِدُ اللَّهِ بْنُ سَاجِدٍ وَالْوَهْبِيُّ
قَالُوا إِنَّا عَمِدُ الْعَزْزِيُّ بْنُ أَبِي سَكَمَةَ عَنْ
عَمِيدِ اللَّهِ بْنِ الْعَمِيلِ قَدْ كَرِهُوا إِسْمَ حَدِيثِ
ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ فِي آسَائِنِدِهَا وَمَنْ يَدَّ كَرِهَ يَدَّ كَرِهَ
الرَّوْفَةَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ كَانَ هَذَا هُوَ
الْمَحْفُوظُ مَحْدُوثٌ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ حَقًّا فَقَدْ

مخالفین ان کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی
کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جردیبات ہیں وہ جزویات ہیں
ان کی اسناد صحیح اور مضبوط ہیں لہذا ہماری بات تہجد سے قول
سے بہتر ہے -

اس ضمن میں ان کے خلاف حجت ہم مندرجہ بیان کریں گے
ان شاد اللہ تعالیٰ -

ابو الزناد کی روایت جو ہم نے اس باب کے شروع
میں بیان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ ابو بکر نے (اپنی حد کے ساتھ) ہم سے
بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نازیں پہلی بیکر کے وقت اتر اٹھاتے اس کے بعد نہیں اٹھتے
تھے -

حضرت عامر اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے ساتھیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی نقل روایت کرتے
ہیں -

عامر بن کلب کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی
ہے کہ ابو الزناد کی روایت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ بذات
خود روایت کر رہا ہے یا اس میں اتر اٹھانے کا باطل ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ
ان کے علاوہ حضرات نے روایت کیا -

عبداللہ بن رجا، عبداللہ بن صالح اور داری (جمنی)
کہتے ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن ابن سلمہ نے عبداللہ بن سلمہ
سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ان سب نے سند
اور متن کے لحاظ سے ابن ابی الزناد کی حدیث کی طرح
روایت کیا لیکن ان سب نے کہیں بھی اتر اٹھانے
کا ذکر نہیں کیا اگر یہ حدیث محفوظ اور ابن ابی الزناد
کی روایت بخاطر ہمز حدیث خطا محبت نہیں ہو سکتی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ -
قِيلَ لَهُمْ فَقَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ طَاوُسٌ وَقَدْ خَالَفَهُمْ مَجَاهِدٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَمَرَ قَدْ مَاتَ أَوْ طَاوُسٌ يَعْلَمُهُ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ عِنْدَهُ الْعَجَبَةُ يَسْخَمُ ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحَيْجَةُ يُسْتَبِيحُ فَتَرَكُهُمْ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مَجَاهِدٌ هَكَذَا يَسْتَبِيحُ أَنْ يَحْمِلَ مَا رَوَى عَنْهُمْ وَيُنْفِئُ عَنْهُ الشَّرَّ حَقٌّ يَتَحَقَّقُ لَكَ وَالْأَسْقَطُ أَكْثَرُ الْوَرَايَاتِ.

وَأَمَّا حَدِيثُ وَالِ بْنِ فَقَدْ صَادَ قَابُوسٌ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ مَاتَ ذَكَرَ قَعْبِدُ اللَّهِ أَقْدَمَ مَرُوحِيَّةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَآخِطَهُمَا فَعَالَهِ مِنْ قَابِلٍ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُكَلِّمَهُ الْفُجَاءَ جُرُونَ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ - ۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ حَمِيدًا عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُكَلِّمَهُ الْفُجَاءَ جُرُونَ وَالْأَنْصَارُ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ -

وَلَمَّا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَسْنَادًا مِنْكُمْ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لِيَكُنِي مِنْكُمْ أَوْ لَوْ الْأَحْكَامِ وَالشَّهْرِ -

۱۲۶۷ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ يَشْرِبِينَ عَنِ رَجَالٍ ثَمَّ شَعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَيْدِي قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَةَ بِنْتُ عَمِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

دیکھا جو انہوں نے اس سلسلے میں ہی اگر ہم علیؑ اور علیہ وسلم سے روایت کیا ہے تو اسے کہا جائے گا کہ حضرت طاووسؓ نے ذکر کیا لیکن حضرت مجاہدؓ نے اس کے خلاف کہا ہے تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمرؓ نے وہ مل جائے طاووسؓ نے دیکھا اس وقت کیا ہو جب آپ کے نزدیک اس کے فرسخ ہونے کا دلیل ثابت نہیں ہوئی تھی پھر ان کے نزدیک اس کے فرسخ ہونے پر دلیل ثابت ہو گئی تو چھوڑ دیا اور وہ مل گیا جیسے حضرت مجاہد نے دیکھا۔ صحابہ کرام سے جہاں مروی ہے اس سے بھی حدیثیں ثابت ہو سکتی ہیں۔ یہاں تک حضرت عائشہؓ کی روایات کا تعلق ہے حضرت زبیرؓ

اس کے خلاف ہیں انہوں نے حضرت عبداللہؓ ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور حضرت عبداللہؓ ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب صحبت حاصل ہے اور حضرت عائشہؓ کی نسبت آپ کے انفال کرنا ہوا کرتے تھے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاہمیں کھانے قریب کرنا پند فرماتے تھے تاکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر وہ ہمیں صلی اللہ علیہ وسلم ہاہمیں داخل کرنا چاہتے تھے کہ آپ سے قریب رہیں۔

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہؓ ابن مسعودؓ نے بیان کیا انہوں نے اسی سلسلے کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ طحاوی فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوگ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب رہیں۔

حضرت ابوسعدؓ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب رہنا چاہیے۔ پھر جرآن سے متصل ہیں اس کے بعد ان سے متصل حضرات۔

کے خلاف کرتے دکھا اور امتزاجی نہ کیا ہمارے نزدیک یہ بات
محال ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل کرنا اور صحابہ کرام کا
اس پر امتزاجی نہ کرنا اس بات کا صحیح دلیل ہے کہ یہی بات
حق ہے کسی کو اس کے خلاف کرنے کا حق نہیں بنتا۔

مَا رَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْوَالِدِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُ شَيْئًا يَنْكَرُ ذَلِكَ عَلَيْهِ هَذَا عِنْدَنَا حَقًّا
وَفِعَلَ عَمَّا هَذَا وَتَرَكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْوَالِدِ وَسَلَّمَ لِأَيَّاهُ عَلَى ذَلِكَ دَلِيلٌ
صَحِيحٌ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
خِلَافَهُ

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا
تعلق ہے تو وہ بواسطہ اسماعیل بن عیاش، صالح بن کيسان
سے مروی ہے اور مخالفین کے نزدیک اسماعیل کی غیر شاہدوں
سے روایت نجت نہیں تو وہ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایا
کے کس طرح استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے خلاف
استدلال کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے۔

وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ
ذَلِكَ فَإِنَّهَا هِيَ مِنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَهَذَا لَا يَجْعَلُونَ إِسْمَاعِيلَ
فِي مَا رَوَى مِنْ غَيْرِ الشَّامِيِّينَ حُجَّةً وَكَيْفَ
يَحْتَجُّونَ عَلَى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوْ اخْتَبَرَهُ بِمِثْلِهِ
عَلَيْهِمْ لَمْ يَسْتَوْعُوا لِأَيَّاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں
ان کا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں کیونکہ اسے صرف عبداللہ بن عقیق
نے صرف روایت کیا حفاظا حدیث کے نزدیک یہ حضرت انس
نہی اللہ عنہ پر مؤثر ہے۔

وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَهُوَ
يَزْعُمُونَ أَنَّهُ خَطَأٌ وَأَنَّهُ لَمْ يَرَوْهُ أَحَدٌ
إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ قَابُ الشَّامِيِّ خَاصَّةً وَالْحَفَاطُ
يُوقِفُونَهُ عَلَى أَنَسٍ

عبداللہ بن جعفر کی روایت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ
مرد اللہ کی فضیلت قرار دیتے ہیں اور اسے حجت نہیں ٹھہراتے
تو اس قسم کے مسئلے میں ان سے کیے استدلال کر سکتے ہیں
مسئلہ ازہر بن محمد بن عمرو بن عطاء نے یہ حدیث نہ تو
بدلتی تھی اور نہ ہی ان حضرات سے جن کا ان کے ساتھ
ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مجہول شخص
ہے۔ علان بن خالد نے ان کے واسطے سے ایک مجہول شخص
سے روایت کیا میں اسے "نازہ بن یحییٰ" کے اب میں ذکر
کر دیا گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ عبداللہ سے ابوامام کی اس روایت
میں ہے کہ سب نے کہا تم نے سچ کہا تو یہ بات ابوامام کے
علاوہ کسی نے نہیں کہی۔

وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ
فَأَنَّهُمْ يُصْعَقُونَ عَبْدَ الْحَمِيدِ. فَلَا يَقْبَلُونَ بِهِ
حُجَّةً. كَيْفَ يَحْتَجُّونَ بِهِ فِي مِنْدِلِ هَذَا وَمَعَ
ذَلِكَ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ
ذَلِكَ حَدِيثٌ مِنْ أَبِي حَمِيدٍ وَلَا يَمْتَنُ وَذَكَرَ
مَعَهُ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ
فَدَّ ذَكَرَ ذَلِكَ الْعُقَلَاتُ بْنُ خَالِدٍ عَنْهُ مِنْ رَجُلٍ
وَآتَا ذَكَرَ ذَلِكَ فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَحَدِيثُ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ
عَبْدِ الْحَمِيدِ هَذَا أَفْهِنِي فَقَالَ لَوْ أَجْمَعًا صَدَّقْتُ
قَدِيسٌ يَقُولُ ذَلِكَ أَحَدٌ عَمْرٍو أَبِي عَاصِمٍ

مشہور اور عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی
روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ ان سب صحابہ کرام نے

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا بَنُ سَلِيمَةَ قَالَ كُنَّا بِنَجْدٍ
أَبُو يَحْيَى قَالَ كُنَّا هُنَا حَرَّ وَحَدَّثَنَا أَبُو

یہ روایات اس کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے جسے وہ کسی صحیح شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے یہ مرحل روایات بھی ان کے نزدیک اس روایات کی نسبت زیادہ صحیح ہے جسے انہوں نے کسی صحیح شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت میں اسے مشتمل روایت کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنی تمام ننانوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نماز کے علاوہ کسی جگہ اٹھ نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم حضرت اسد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ پہلے تکبیر میں اٹھ اٹھتے تھے پھر نہیں اٹھتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم اور شعیب کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہی روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں اٹھ اٹھتے تھے اور یہ صحیح حدیث ہے کیونکہ اس حدیث کا دارودمدار حضرت حسن بن میمون پر ہے اور وہ ثقہ صحیح ہیں جیسا کہ یحییٰ بن سعید زبیر نے ذکر کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر یہ بات غلطی رہی کہ مگر دونوں مسلمین اللہ علیہم وسلم کو اس اور سجدے میں اٹھ اٹھتے تھے اور دوسروں کو یہ معلوم ہو گیا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل

مَا ذَكَرَكَ عَنْ رَجُلٍ يَعْبُدُنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَكَذَلِكَ هَذَا الَّذِي أَمْسَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يُؤْسَلْهُ إِلَّا وَ مَخْرُجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرُجِ مَا يُرْوَى عَنْ رَجُلٍ يَعْبُدُنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

وَأَصَحُّ ذَلِكَ قَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِي حَيَاتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ذَكَرَ ذَلِكَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُفْعَلُ فِي سَائِرِ صَلَاتِهِ -

۱۲۷۰ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ -

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۱۲۷۱ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا الْيَمَانِيُّ قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَتَّابِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عَرِينَةَ الرَّبِيعِيِّ بْنِ عَبْدِ بِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ تَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ الشَّعْبِيَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا عَمَّا لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِذَلِكَ الْمَسْنُونِ ابْنِ عَتَّابٍ وَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ الْقِسْمَ الْأَمَّ عِنْدِي فَإِنَّهُ يُفَعَّلُ حُجْمًا فَذَكَرَ ذَلِكَ يَحْيَى بْنُ مِعْبِينٍ وَعَبِيدُ بْنُ أَصْحَرٍ عَنْ بَنِي الْخَطَّابِ خَفِي عَلَيْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْوِينِ وَالشُّجُودِ وَعَلَيْهِ ذَلِكَ مَنْ مَوَدَّةً وَمَنْ هُوَ مَعَهُ بَرَاهُ يُفْعَلُ عَابِرًا

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

الصَّلَاةُ لِأَنَّهَا تَوَكَّفَتْهَا تَأْمِيرًا لَمْ تَقْسُدْ عَلَيْهَا
صَلَوْتُهُ وَهَذَا مِنْ سُنَنِهَا فَكَمَا كَانَتْ مِنْ سُنَّتِهِ
الصَّلَاةُ كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ
سُنَّتِهِ الصَّلَاةُ كَمَا تَمَّتْ كَيْفِي فِي أَنَّ لَأَنَّ فَعَرَفْتَهُمَا
كَمَا لَأَنَّ فَعَرَفْتَهُمَا فَهَذَا هُوَ التَّفْظِيرُ فِي هَذَا الْبَابِ
وَهُوَ كَقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَ مُحَمَّدٍ
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت ابو یوسف بن میاشس فرماتے ہیں میں نے
کسی فقیر کو کبھی بھی نیچہ اور لی کے علاوہ انہ اٹلاتے
نہیں دیکھا۔

۱۲۷۳۔ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ
أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عِيَّاشٍ
قَالَ سَأَلْتُ أَيْتَ فَعَرَفْتَهُمَا قَطُّ يَفْعَلُهُ يُوَكَّرُ يَدِي
فِي غَيْرِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

فرمایا کرتے تھے کہ عبدالمجید کے علاوہ لوگوں نے
یہی اسی طرح روایت کیا ہے ہم نے "باب الجولس
فی الصلوۃ" میں اسے ذکر کیا ہے۔

ان روایات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوا
ہے کہ روایتیں امتوں کے زناغا یا جانے۔ روایات کے طریقے پر
اس مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے۔

امام ابو جعفر حمادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے کہی الی علم
کی گزند ہی بتانا میرا مقصد نہیں اور نہ ہی یہ میرا مقصد ہے بلکہ میرا
مقصد اس ظلم کو واضح کرنا ہے جو ہم سے مخافت نے ہم پر کیا ہے
اس مسئلے کا فرود فکر کے طریقے پر مل رہے ہے کہ
اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر میں اٹھ اٹھنے جائی
لیکن دوسروں کے درمیان اٹھنا اٹھانے جائیں۔ اختلاف
اٹھتے وقت اور جیسے جاتے وقت کا بھیجیر میں ہے۔ ایک رقم
کہتی ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو پہلی تکبیر کا ہے اور ان
دو دونوں میں بھی اسی طرح اٹھنا اٹھانے جائیں۔ دوسرے سنوت
کہتے ہیں اس کا حکم دو مسجدوں کے درمیان تکبیر کے حکم جیسا
ہے۔ وہ ان اٹھنا اٹھانے جائیں جیسے یہاں نہیں اٹھانے
جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تکبیر اولیٰ نماز کے ارکان میں سے
ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی لیکن دو مسجدوں کے
درمیان والی تکبیر ایسی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسے
چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، رکوع اور سجدے
میں ملنے کی تکبیر بھی نماز کے ارکان سے نہیں، کیونکہ اگر کوئی
شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ نماز
کی سنتوں سے ہے جب یہ بھی مسجدوں کی تکبیر کی طرح نماز
کی سنتوں سے ہے تو اٹھنا اٹھانے میں یہ اسی کی طرح
ہوگی۔ اس باب میں تیسرا بھی ہے۔ امام ابو حنیفہ

أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قَالَ النَّوَّارِيُّ قَالَ تَنَايَعِي
أَبْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ تَنَايَعِي عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
وَكَمْ يَقُولُ قَالُوا جَمِيعًا صَدَقَتْ وَ هَكَذَا
رَوَاهُ عَبْدُ عَزِيزٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ -

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي
الصَّلَاةِ مِمَّا تَرَى كُنْتُمْ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ يُوجِبُ كَمَا
وَقَدْ عَلَي حَقًّا فِيهَا وَ كُنْتُمْ مَخَارِجَهَا إِلَّا
تَرَكْنَا الرَّفْعَ فِي الرَّكْعَةِ كَهَذَا وَ جَعَلْنَا هَذَا الْبَابَ
مِنْ طَرِيقِ الْأَشْيَاءِ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَذَلِكَ رَوَى يَسَعُ مِنْ
ذَلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا هَكَذَا
مَذْمُومٌ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانًا لِمَا نَحْضَرْنَا
وَ أَمَّا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ
فِي أَنَّهُمْ كَذَلِكَ أَجْمَعُونَ أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مَعَهَا
رَفْعٌ وَ التَّكْبِيرُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ كَالرَّفْعِ
مَعَهَا -
وَ اِخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ الشُّهُومِ وَ التَّكْبِيرِ
وَ الرَّكْعَةِ -

فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاجِ
وَ فِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِي هَذَا الرَّفْعِ -
وَ قَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ
بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَ لَا رَفْعَ فِيهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ
فِيهَا -

وَ قَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاجِ مِنْ صُلْبِ
الصَّلَاةِ لَا تَجْزِي الصَّلَاةَ إِلَّا بِصَافِيَّتِهَا وَ رَأَيْنَا
التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ يَسْتَعْدُ كَذَلِكَ لِأَنَّ
لَوْ تَرَكْنَاهَا تَارِكًا لَمْ تَقْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَ
هُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَنِ الصَّلَاةِ
كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الشُّهُومِ يَسْتَأْمِنُ مِنْ صُلْبِ

پر عملی غمیں اور یہ تمام ذکر کلام الہی کو تیرہ رکعت الہی دو رکعتوں کو جڑھیلے
گنوار گنیں، اور تیرا دے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بہن حضرت نے جو کچھ روایت
کیا ہے اس میں اس بات کا بیان ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص نے میری حکم صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملات کی ناز کے بدلے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ
دو رکعتیں ہیں۔ تب تمہیں سب کا ڈر ہو تو ایک رکعت
پڑھو وہ تہدیٰ ناز کو در رداق، بنا دے گی۔

حضرت نافع اور عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے دو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے وہ سہرا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
روایت کرتے ہیں۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت
کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے دو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت
کرتے ہیں۔

وَيَهْتَمِلُ أَنْ يَكْفُرَ رُكْعَةً مِمَّ شَفِعَ قَدْ لَقَدَّ مَهَا
وَذَلِكَ كُلُّهُ وَتُرُو فَتَكُونُ بِذَلِكَ الرُّكْعَةَ تَسْوِجًا
وَقَدْ لَقَدَّ مِمَّ شَفِعَ رُكْعَةً مِمَّ شَفِعَ قَدْ لَقَدَّ مَهَا
مَأْخُذًا وَدَا بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ -

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ يَزِيدَ بْنُ سَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عَنْ صَلَواتِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثَلِي مَثَلِي فَإِذَا أَحْشَيْتِ
الشَّيْبَةَ فَصَلِّي رُكْعَةً تَسْوِجًا لَكَ صَلَواتِكَ -

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَنَّ مَرْكَابًا حَدَّثَنِي عَنْ تَافِعٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ عَنِ الْأَدْمَاءِ عَنِ عَمْرِو بْنِ
عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۴۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مَعْبُودٍ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا بَكْرٌ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ
ابْنَ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ اسْمَاعِيلَ عَنِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۱۵۴۲ - حَدَّثَنَا بَكْرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبُو
دَاوُدَ عَنْ هُفَيْمٍ عَنِ ابْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

مَمَّتْ صَلَاتَهُ أَوْ قَالَ خَلَا بِعَوْدِ إِلَيْهَا.

بَابُ الْوُتْرِ

۱۵۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو هَنِيئٍ مِنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ بَنِي الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ قَتَادَةَ وَ هَبُ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَزٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ الْكَيْسَانِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ رِيَادٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَزٍ قَدْ كَرِهَ لَنَا

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ الْكَيْسَانِ الْخَصِيبِيُّ قَالَ تَنَا هَمَّارٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمَّارٍ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

باب: نزول کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قرأت کے لئے قرآن ایک رکعت ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے ابو مجلز سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نزول کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہرے سزاگزاروں کے لئے قرآن ایک رکعت ہے اور ان میں سے اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر فرمایا یہ اللہ کے لئے قرآن ایک رکعت ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَتَادَةَ هَبْ قَوْمًا إِلَى هَذَا فَتَقَدَّوْهُ وَ جَعَلُوهُ أَضَلًّا وَ خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْبَرُونَ فَأَخْتَرُوا عَلِيًّا فِي وَقْتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ الْوُتْرُ ثَلَاثُ رُكْعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهَا وَ قَالَ بَعْضُهُمْ الْوُتْرُ ثَلَاثُ رُكْعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي الْإِحْتِثَابِ مِنْهُنَّ وَ فِي آخِرِهَا وَ وَ كَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَ قَدْ يَخْتَلِفُ عَنْدَنَا مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر محمد علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے انھوں نے اس کی تقلید کی اور اسے اصل قرار دیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ جن میں سے بعض فرماتے ہیں کہ صرف تین رکعات ہی سلام ہو اچانے اور جن میں سے بعض فرماتے ہیں کہ تین رکعات ہی سلام ہو پھر تیس اور پھر تیس سلام پھر سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو لے کر قرأت کے لئے قرآن ایک رکعت ہے یہی اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین نے کہا تھا یہ بھی احتمال ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعات کے ساتھ ہو جو پہلے

حضرت سالم حضرت عبدالغفر بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام کے ساتھ الگ الگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تبلیغ الکریم علی الشریعہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے انہوں نے بتایا کہ آپ دو رکعتیں اور دو رکعتیں تھے اور یہ مجھ پر بھی نازل تھا اور ان کا کہنا کہ سلام کے درمیان ان کو الگ کرتے تھے ممکن ہے اس سے شہد ہوا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام ہوا ہو جس سے نماز کو ختم کیا جاتا ہے۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت نانہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں ہی ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ بعض کاموں کا حکم بھی دیتے۔

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا اے لڑکے ہمارے لیے سواری تیار کرو پھر کہو کہ ہرے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو پڑھنا۔

ان روایات میں ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے لیکن ایک اور دو کے درمیان جعلی کرتے تھے جسے آپ دونوں کی تین رکعات پر متفق ہیں اور آپ کہ جہلے دی ہے وہ میں اس بات پر دالالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کی کہ اس میں تاویل کا احتمال ہے۔

حضرت مغربہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت

۱۵۴۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مَوْسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الْقَطَّانَ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ مَسْلُومٍ عَنِ الْوَضِيِّ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي بَيْنَ شَفْعٍ وَوَيْلٍ بِسَلِيمَةَ وَأَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعُدُ ذَلِكَ فَقَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي شَفْعًا وَوَيْلًا وَذَلِكَ فِي الْجُمُعَةِ كُلِّهِ وَتَرَوُوهُ يَقْضِي بِسَلِيمَةَ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ بِلَدِّ السَّلِيمَةَ يُرِيدُ بِهَا الشَّهَدَةَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ التَّلِيمَةَ الَّتِي يَطْعَمُ الصَّلَاةَ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ.

۱۵۵۰۔ قِيَادَ أَيُّوسَ فَذَكَرْنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ حَقًّا يَا مَرْيَمُ بَعْدَ مَا حَاجَبَهُ ۖ ۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ هَاشِمَةَ عَن مَنصُورٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا عَلَامُ اذْهَبْ لَنَا كَهْمَ قَامِرٍ فَادْتَرَى بِرُكْعَتِهِ.

فَعْنَى هَذِهِ الْأَشْهُارُ أَنَّ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ وَبِكَلْبَةٍ كَانَ يَقْضِي بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالْآخِرَتَيْنِ فَقَدْ اتَّفَقَ عَلَيْهِ فِي الْوُتْرِ أَنَّهُ كَلْبٌ وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ مِنْ آيَةٍ أَيْضًا مَا يُدَالُ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ ذَكَرْنَا هُكَمَا وَصَفْنَا أَنَّ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّأْوِيلِ.

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْعَرِيجِ قَالَ

۱۵۴۳ - حَدَّثَنَا قَالِ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُودٍ قَالَ تَنَا جَبْرِ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت حبیب معزز طاووس سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۴ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ قَالَ أَنَا هَالِدٌ قَالَ تَنَا عَمِيدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَانٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت خالد حضرت عبداللہ بن شعیب سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۵ - حَدَّثَنَا قَالِ تَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ تَنَا فَطْرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَحْدِثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت طاووس فرات سے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا مُسَدُّ وَ قَالَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ مَرْيَدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَيْ يُؤَبِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَانٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت بیل بن حماد اور حضرت ایوب بن شعیب سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ تَنَا صَالِحُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَحَبَرَهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت ابوسلمہ اور حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان دونوں کو خبر دی۔

۱۵۴۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا عَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ تَنَا عُمَرُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شُرَّهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَ حَمِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

حضرت سالم اور حمید بن عبدالرحمن (دونوں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دزدوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تم دن کو کھڑے بیٹھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مغرب کی نماز سے فرمایا تم نے پوچھا کیا نماز پڑھنے کے بعد چلا گیا، اس دوران کہ تم مسجد میں تھے، ایک شخص گھبراہٹ سے دوڑا اس نے دوڑ کر صلی اللہ علیہ وسلم سے دزدوں کی اطلاع کی نماز کے بارے میں پوچھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو رکعتیں ہیں، جب تمہیں (صبح) ہونے کا ڈر ہو تو ایک کے ساتھ دو رکعتیں بناؤ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عقبہ نے دزدوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تم دن کے دزدوں کو جانتے ہو؟ یعنی یہ بھی اسی طرح ہیں اس میں اس بات کی تائید ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک روزِ مغرب کی نماز کی طرح تین رکعتیں ہیں کیونکہ آپ نے رات کے دزدوں کے بارے میں سوال کرنے والے سے فرمایا کیا تم دن کے دزدوں کو جانتے ہو اور وہ نمازِ مغرب ہے اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بیان کی جسے ہم نے ذکر کیا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کا قول کہ ایک کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت، ہاں اگر روزِ بارہا اس سے نماز پڑھنا ہے تو اس سے نماز پڑھنا ہے۔

ابن ابی داؤد کی روایت میں بھی یہ باطنی کہاں بیان ہوئی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ ان دونوں نے فرمایا: تیرہ رکعت تھیں، اسی طرح رات کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنا چاہیے اور دو رکعتیں (طلوع) فجر کے بعد پڑھیں۔

حضرت مطلب بن عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فَمَا يَجِبُ مِنْ عَمَلِ اللَّهِ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ مَنَا بَيْتُكَ ابْنُ مَضَرٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَقِيبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ عَمِّهِ عَنِ الْوُجُوهِ فَقَالَ أَمْرُكَ وَتَمْرُ الْقَهْمَارِ فَذُتْ تَعْمُ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ قَالَ صَلَاةُ صَلَاتٍ أَوْ أَحْسَنَتْ لَكَ قَالَ بَيْتَانِ تَنْهَى فِي الْمَسْجِدِ قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُجُوهِ أَوْ عَنْ صَلَاةِ الْكَلْبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْكَلْبِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَحْسَنْتِ الطَّيِّبُ مَا وَجُوهُ أَحَدَةٍ -

۱۵۵۴- أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ ابْنَ عَمْرِو بْنِ سَالَةَ عَقِبَةَ عَنِ الْوُجُوهِ فَقَالَ أَمْرُكَ وَتَمْرُ الْقَهْمَارِ أَيْ هُوَ كَهُوَ وَفِي ذَلِكَ مَا يَتَّبِعُكَ أَنَّ الْوُجُوهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ كَثُفًا كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ لِأَجْلِ جَوَابِهِ لِسَائِلِهِ عَنْ وَتَمْرُ الْكَلْبِ الْمَغْرِبِ وَتَمْرُ الْقَهْمَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بِمَعْنَى حَقِيبَةَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمَادُ كَرْنَا فَجَبَدَتْ أَنَّ قَوْلَهُ مَا وَجُوهُ أَحَدَةٍ أَيْ مَعْرُشِي وَ قَعْدَ مَا كَوْنُ يَتَّبِعُكَ الْوُجُوهُ وَمَا صَلَاتُ قَبْلَهَا وَكُلُّ ذَلِكَ وَوُجُوهُ -

۱۵۵۴- وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنَا مَسِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ مَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَوْسَى بْنُ عَقِيْبَةَ عَنْ أَبِي اسْمَعِيْلَ عَنْ عَامِرِ الطَّقِيفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ بَنِي عَقَابٍ وَابْنَ عَمْرِو كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَ تَمْرُكَ عَشْرَةٌ رَكْعَةٌ كَمَا نَ وَبُيُوْتُهُ بِمَثَلِهَا دَرَكَمَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ -

۱۵۵۵- حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
 دُروں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے انکار کیا
 کہ جہاں جاگنے کا حکم دیا، وہیں غلطی سے عرض کیا مجھے
 ڈر ہے کہ لوگ اسے تبراً (دوم کئی) لائیں گے۔
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا: ارفغفہ ذرا
 تھانے کے طریقے اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانا
 ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی دُروں کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں
 ہماری ذکر کردہ حقیقت پر دلالت پائی جاتی ہے۔

حضرت سعید بن ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 دُروں کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پکارتے تھے۔

تَنَا يَشْرُونَ بِكَرٍّ قَالَ تَنَا اَزْوَدَنَا عَنِ قَالَ حَدَّثَنِي
 الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ قَالَ رَجُلَانَا
 ابْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ تَمِيمٍ قَالَ قَالَ
 الرَّجُلَانِ رَأَيْتَا لَكَ حَافَاتٍ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ هِيَ الْبَسِيَّةُ
 فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو تَرِيدُ سُنَّةَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَلْ دَرَسْتَ اللَّهُو
 سُنَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا فِي ذِكْرِهَا وَكَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
 سَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى حَقِيقَتِهِ مَا ذَكَرْنَا.

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ قَالَ
 شُعْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَرْقَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
 ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَسَلِّتُ فِي مَا كُنَّ
 الْوُتْرُ.

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ
 مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ قَالَ قَالَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ
 عَنِ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ مَدَّ كَرَّ بِأَسْنَادِهِ مَعْلُومٌ.

فَأَخْبَرْتُ أَنَّ الْوُتْرَ تَلْكَ لَا يَسَلِّتُ
 مَعْنَى مِنْهُمْ شَعْرٌ قَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ بَعْدَ
 أَحَادِيثَ فِي الْوُتْرِ إِذَا كُنْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَى مَعْنَى
 حَدِيثِ سَعْدِ هَذَا.

۱۵۵۸- فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ
 تَنَا هُشَيْبٌ قَالَ أَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ قَالَ تَنَا الْحَسَنُ
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ
 اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

یزید بن ندیم حضرت سعید سے روایت کرتے
 ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی شکل ذکر کیا
 جو ام المومنین نے فرمایا دُروں میں تین رکعتیں ہیں ان
 کے درمیان سلام نہ پھرے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے اس روایت کے بعد کچھ دیگر روایات مروی ہیں ان کی روایت
 کی جائے تو وہ حضرت سعید بن ہشام کی اس روایت کے ہم نوا ہیں

حضرت سعید بن ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم جب رات کو اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ
 نماز شروع کرتے پھر انھیں رکعت پڑھتے پھر
 پڑھتے۔

پانی تیار رکھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے آپ بیدار
ہم سے سوا کسی اور کے دماغ فرماتے ہیں دو رکعتیں پڑھتے
پھر کھڑے ہوتے اور اٹھ رکعتیں ادا فرماتے ان میں ایک
جمعی نوازش کرتے ہیں پھر نسی رکعت کے ساتھ درود ادا
کرتے جب آپ کی عمر زیادہ ہوئی اور صبح مبارک ہوئی۔
ہو گیا اور ان امور کو چھ رکعتوں میں بدل دیا پھر ساتویں
رکعت فرماتے پھر بیٹھے کی حالت میں دو رکعتیں ادا
فرماتے ان میں "قل یا ایہا الکفرؤن" اور "اذا زلزلت
الارض" پڑھتے تھے۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ بن اٹھ رکعت کے ساتھ
نسی رکعت ملا کرتے تھے تھکان سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔
پس یہ کل تیرہ رکعت ہر میں ان میں دو ہی شالی ہیں بن کی وضاحت
حضرت زرارہ نے بواسطہ سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
نقل کیا ہے اور وہ تین رکعت ہیں من ان کے آخر میں سلام پھیر
تھے اولم الوضوء سے حضرت سیدہ حضرت عائشہ سے ثابت ہے۔
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل شب کے بارے
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ گول کو متار کی ناز پڑھتے
تو دو رکعتیں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے آپ فرماتے ہیں
آپ رات کو دو رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں دو رکعتیں ہوتے جب
غیر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر تشریف لاتے۔
جاتے اور گول کو ناز پڑھتے۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ متار کے بعد جب گول
تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں نسی

وَقَدْ أَعَدَّ سَوَاكِهِ وَطَهْرَهُ فَجَبَّعَتْهُ اللَّهُ لِمَا
لَمْ يَأْتِ أَنْ يَتَعْتَهُ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَصَلِّي
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَصَلِّي ثَمَانِ رُكْعَاتٍ يَسْتَوِي
بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُتَوِي بِالْقَائِمَةِ فَلَمَّا
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَإِخْدَ الْلَحْمِ جَعَلَ تِلْكَ الشَّمَا فِي سَائِلِهِ
يُتَوِي بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يَصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ
يَقْرَأُ فِيهِمَا بِغُلِّ مَا يَهُمَا الْكُفْرُونَ وَإِذَا زَلَزِلَتْ
الْأَرْضُ

فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي
قَبْلَ الشَّمَا فِي الرَّجُلِ تَوْتِي سَاعَتَيْنِ أَوْ بَعْضًا
مِنْ مِثْلِهِ ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنْهَا الرَّكْعَةُ
الْبَدْوِيَّةُ فَتَسْرُءُ ثُمَّ رَأَى عَنْ سَعْدِ بْنِ عَائِشَةَ
وَهُوَ ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِ هُنَّ
لَقَدْ صَحَّحَتْ رَوَايَةُ سَعْدِ بْنِ عَائِشَةَ وَ
قَابِلِ بْنِ عَلِيٍّ مَا ذَكَرْنَا

۱۵۶۱ - وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ
عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدَّبُ
قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا هُثَيْفَةُ بْنُ بِشِيرٍ قَالَ
ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَعْنِي
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ
إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيَصَلِّي رُكْعَتَيْنِ
قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رُكْعَاتٍ
بَيْنَهُنَّ الْوُتْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ
الْفَجْرِ

فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي
إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رُكْعَتَيْنِ وَمِنْ

ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ.

فَأَخْبَرَتْ هُنَا أَنَّكَ كَانَ يُصَلِّيُ
 كَعْتَيْنِ ثُمَّ كَمَا نِيَأْتِي ثُمَّ يُؤْتِرُ فَكَانَ مَعْنَى ثَمَانَ
 يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ مِنْهُنَّ رَكَعَاتٍ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكَعَةٌ
 بَعْدَهَا فَتَكُونُ جَمِيعُهُ مَا صَلَّيْتُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً
 وَيَحْتَمِلُ ثَمَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَيَكُونُ
 جَمِيعُهُ مَا صَلَّيْتُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً فَتَنْظُرُ مَا
 فِيهَا يَحْتَمِلُ مِنْ ذَلِكَ هَلْ جَاءَ هِيَ بِثَلَاثٍ
 عَلَيْهِ تَقِيءُ مِنْهُ بِعَيْنِهِ -

۱۵۵۹ - **فَأَذَانًا هُنَا مِنْ مَوْعُودِي وَمُحْتَمِلَةٍ**
 أَنْ سَيَمَانُ الْبِأَعْيَادِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَحَدُ قَنَا
 أَبُو لَوْلِيَةَ قَالَ تَنَا حَسِينُ بْنُ نَارِغِمِ الْمُتَبَرِّقِ
 عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ
 عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِي عَن صَلَاةِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ
 النَّبِيلَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُؤْتِرُ بِالثَّلَاثَةِ فَمَا
 بَدَنَ صَلَّى سِتًّا رَكَعَاتٍ أَوْ تَرَ بِالثَّلَاثَةِ وَهَلَتْ
 رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

فَفِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّكَ كَانَ يُؤْتِرُ
 بِالثَّلَاثَةِ وَقَدْ لَكَ مُحْتَمِلٌ أَنْ يَكُونَ يُؤْتِرُ
 بِالثَّلَاثَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ قَبْلَهَا
 حَتَّى يَتَفَقَّ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ مُرَارَةَ
 وَلَا مُتَّضًا دَانَ -

۱۵۶۰ - **حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَدَا**
 قَالَ ثَنَا أَبُو حُوَيْلَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
 الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَن صَلَاةِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيلِ فَقَالَتْ
 كَانَ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكَعَتَيْنِ

توام الثمنون نے یہاں بتایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آٹھ پڑھتے اس کے بعد دو رکعتیں تو چھ رکعتیں پڑھتے تھے مطلب یہ ہوا کہ آپ تین رکعات پڑھتے ان میں سے دو رکعتیں آٹھ میں شامل ہوتی اور ایک رکعت اس کے بعد ہوتی پس آپ کی گیارہ رکعتیں پڑھتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تین رکعات ملا کر پڑھتے پس وہ کل تیرہ رکعات ہوتیں۔ پس اس بات کے بارے میں سن ۱۷۱۷ احتمال ہے ہم نے خود فکر کیا کہ کیا اس پر دلائل کے لئے دالی کوئی بات تھی؟ تو ہم نے دیکھا:

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں نویں رکعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھتے تھے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات پڑھنے لگے۔ ساتویں رکعت کے ساتھ اسے دو رکعتیں (طاق) بنا دیتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

پس اس حدیث میں یہ ہے، آپ نویں رکعت کے ساتھ اسے دو رکعتیں پڑھتے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ آٹھ میں سے دو رکعتوں کے ساتھ نویں رکعت ملا کر دو رکعتیں پڑھتے تاکہ یہ حدیث حضرت زہراء کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد بن ہشام انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ و شما کی نماز ادا فرماتے۔ پھر دو رکعتیں پڑھتے اور آپ اپنی مسواک اور وضو کے لیے

پہرے میں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا نَحْمًا بَيْنَ كَيْفَ كَانَ ذَلِكَ يُسَمَّى رُكْعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْعَظِيمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُفْتَتِحُهُنَّ بِهِمَا صَلَاتَهُ ثُمَّ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ الرَّكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا وَمَا كَانَ يُصَلِّيهِ قَبْلَ أَنْ يُبَدَنَ قَارِئًا وَهُوَ رُكْعَتَانِ لَقَدْ عَادَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى ثَلَاثِ عَشْرَةَ رُكْعَةً.

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شنبہ نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ تیسرے رکعات پڑھتے تھے اور کئی پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور آپ صبح کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا وہی منہدم ہے جو حضرت سہل سے امیر ابن ابی رزین کی روایت کا ہے ابوالفضل نے دونوں کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۵۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقٍ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ هُرَيْرَ بْنَ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ تَمَّ عِلِّيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ هُرَيْرَ بْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِ رُكْعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَمَّادَ أَنْ يُرْكَعَ قَامَ فَوَرَّكَعَ قَارِئًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

فَهَذَا الْحَدِيثُ مَعْنَاهُ مَعْنَى حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَرَكَ وَكَرَّ الْوُتْرَ.

حضرت محمد بن عمرو ابوسلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گریبانہ رکعات پڑھتے تھے۔ ان میں سے دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا فرماتے تھے پس پرتیز رکعات، عمر میں۔

۱۵۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ هُرَيْرَ بْنَ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنْهَا رُكْعَتَانِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَذَلِكَ ثَلَاثُ عَشْرَةَ رُكْعَةً.

بہر روایت میں امیر ابن ابی رزین کی روایت کے مطابق ہے اسان کا قول کہ صبح سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اس صبح کی نماز سے پہلے پڑھا جاوے اور وہی دو رکعات ہیں

فَقَدْ قَامَتْ هَذِهِ الْحَدِيثُ أَيْضًا حَدِيثُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ وَفَرَّغَهَا يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ

الدَّلِيلُ نَسَمًا فِيمَهُنَّ أَلُو تَرَفَدَ لَكَ عِنْدَنَا عَلَى
تَسْمِ غَيْرِ الزُّكُوعَيْنِ اللَّسَّانِ كَانَ يُعْتَفُ مَا عَلَى
مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْتَضِحُ
صَلَاتَهُ مِنَ اللَّسَّانِ بِرُكْعَتَيْنِ حَقِيقَتَيْنِ وَإِنَّمَا
حَسَلْنَا مَعْفَى حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَلَى
هَذَا الْمَعْنَى لِيُتَيَقَّنَ هُوَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
وَلَا يَتَّصِدَانِ

۱۵۶۲- وَقَتْلَ رُوِيَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى
ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً
يُصَلِّي ثَمَانِ رُكْعَاتٍ ثُمَّ يُؤَنِّزُ بِرُكْعَةٍ ثَمَّةً
يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَائِسٌ فَإِذَا ارْتَدَا أَنْ
يُرُكِعَ قَامَ فَرُكِعَ وَصَلَّى بِهَذَا أَدْوَانَ الْعَجْرِ
وَالْإِقَامَةَ رُكْعَتَيْنِ

فِيحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الثَّمَانِ رُكْعَاتٍ
أَلَيْقُ أَذْ قُرَيْبًا وَسَمِعْتَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ
ثَمَانِ رُكْعَاتٍ أَلَيْقُ ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَيَكُونُ أَرْبَعَةَ رُكْعَاتٍ
لِيَتَيَقَّنَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
وَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْرًا عَلَى حَدِيثِ
سَعْدِ وَحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ تَطَوُّعُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوُتْرِ
وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ هَذِهِ الْقِسْمُ هِيَ
الثَّمَّةُ أَلَيْقُ ذَكَرَ هَذَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ

رکعات ادا فرماتے۔ پس ہمارے نزدیک یہ نو رکعات ان دو کے
علاوہ ہیں جو مختصر طور پر ادا فرماتے جیسے حضرت سعد بن ہشام
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نماز کو دو مختصر رکعات سے شروع فرماتے تھے تم نے
حضرت عبداللہ بن شیبہ کی روایت کا مفہوم اسی کے مطابق دیکھے
تاکہ سعد بن ہشام کی روایت کے مطابق ہر جگہ سے اور دونوں میں
تعاون نہ ہو۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی رکعات
پڑھتے تھے۔ ان کو کسلیں پڑھتے تھے ہر ایک رکعت سے ان کو کورقہ
بناتے۔ اس کے بعد پڑھ کر دو رکعات ادا فرماتے جب بعد میں
کہنا پڑتے تو رکوع ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر
کی اذان و امامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ
بھی احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ قریبی رکعت کا
کہہ دیتے وہی آٹھوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے تاکہ
یہ حدیث اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث باہم متن ہو جائیں۔
اسی حدیث میں حضرت سعد کی روایت اور حضرت عبداللہ بن شیبہ کی
کہ روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ قریبوں کے بعد پڑھتے
تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ پڑھ کر رکعت وہی نو رکعتیں ہوں جن کا ذکر
حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
میں کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن مبارک جب جھلکی
ہو گیا تو آپ یہ نماز پڑھتے تھے تو یہ نو رکعات ان دو رکعتیں
رکعات کو لا کر ہو گئی جن کے ساتھ آپ (رکعت کی) نماز کا آغاز
فرماتے تھے پھر دونوں کے بعد باقی دو رکعتیں پڑھتے تھے
اور یہ ان دو رکعات کا بدلہ تھیں جو آپ بن مبارک کے جھلکی
ہونے سے پہلے کر لے رہے پڑھتے تھے۔ پس یہ بھی تیرہ رکعات

نے کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے ان سے روایت کیا کہ آپ بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث پہلی روایت کے موافق ہو جائے۔ — اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تین رکعات تمام کی تمام قرعوں اور دو غمخروں میں سے بڑا زیادہ غالب ہے کیونکہ اہل مشین نے آپ کی نازک تر تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعات پڑھتے پھر چار پڑھتے اور ان تمام کے سن و طوالت کو بیان فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ پھر تین رکعات ادا فرماتے اور ان کو طوالت سے سو صرف ذکر کریں کیا ممکن تینوں کا اٹھا کر کیا۔ جیسے نزدیک ان سے ذکر مراد ہیں پس آپ کی مقام گیارہ رکعت ہر گز اور ان میں وہ دو گلی چھلکی رکعات بھی شامل ہیں جن کا حضرت سعد بن شہام کی روایت میں ذکر ہے یا وہ دو رکعات جن میں آپ قرعوں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ — یہ توجیہ حضرت ابوسلمہ کی روایات کے زیادہ موافق ہے کیونکہ ان تمام روایات میں آپ کے بدن مبارک بجا رہی ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کی نازک (دو قرعوں) کا ذکر ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ اس نازک (دو قرعات) بنا دیتے۔ جب فارغ ہوجاتے تو قرعوں پہلو پر آرام فرما ہوجاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوتا تو آپ دو گلی چھلکی رکعات پڑھتے۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نازک آپ کے جسم مبارک کے بھلنے ہونے سے پہلے کی ہوں یہ ممکن نازک ہر گز ادا میں وہ دو مختصر رکعات ہی شامل ہیں جن کے ساتھ آپ نازک ادا فرماتے تھے۔ — اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے جسم مبارک بجا رہی ہونے کے بعد کی نازک مراد ہو یہاں گیارہ

الرُّسُلُ مَا نَعَدَ وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ إِثْمًا كَانَ يُصَلِّيَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى يَتَّقِنَ هَذَا الْحَدِيثَ وَمَا نَعَدَ مِنْ أَحَادِيثِهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الثَّلَاثُ وَتُرَا كَلِمَاتُهَا وَهُوَ غَلَبَ النَّسَبَيْنِ لِأَنَّهَا قَدْ فَضَلَتْ صَلَاتَهُ فَتَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ أَدْبَعًا وَوَصَفَتْ كَلِمَةً بِالْحُسْنِ وَالظَّلِيلُ شَكْرًا قَالَتْ ثُمَّ يُصَلِّيُ ثَلَاثًا وَلَمْ تَصِفْ ذَلِكَ بِعَدْلٍ وَجُمِعَتِ الْكَلِمَاتُ بِأَلْفٍ كَرَفَذَكَ عَنْهُ تَأَعَلَى الْوَيْلُ فَتَكُونُ جَمِيعًا مَا كَانَ يُصَلِّيهِ أَحَدٌ مِنْ عَشْرَةِ رُكْعَةٍ مَعَ الرُّكْعَتَيْنِ الْخَفِيفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فِي حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ وَأَمَّا الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوَيْلِ وَهَذَا أَشْبَهَ بِرَوَايَاتِ أَبِي سَلَمَةَ لِأَنَّ جَمِيعَهَا تُحْبَرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَ مَا بَدَأَ وَحَدِيثِ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ يُحْبَرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَ مَا بَدَأَ وَعَنْ صَلَاتِهِ قَبْلَ ذَلِكَ. ۱۵۶۷ وَقَالَ رَوَى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ قَلْبِ شَيْخٍ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ تَنَاوَرْنَا وَهَبُ أَنْ مَا لِكَا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوَدِنُ فَيُصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

فَهَذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يَبْدَأَ فَيَكُونَ ذَلِكَ هُوَ جَمِيعًا مَا كَانَ يُصَلِّيهِ مَعَ الرُّكْعَتَيْنِ الْخَفِيفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى صَلَاتِهِ بَعْدَ مَا بَدَأَ فَيَكُونَ ذَلِكَ عَلَى

بن کا احمد بن واؤ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ اذان اور اقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

ابن ابی عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا منہاکی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہینہ نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) آپ کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھیں ان میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں

یہ روایت بھی حضرت ابوسلمہ کی گزشتہ روایات کے ملحق ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس طرح تھی انھوں نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور اس کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کی غلہ اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر تین رکعات ادا فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ذکر پڑھنے سے پہلے اگر نماز فرماتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ امیری انھیں صلیٰ ہی لیکن میرا دل نہیں سرتا۔

الثَّانِي ذَكَرَهُمَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيَهُمَا بَيْنَ الْإِذَانِ وَالْإِقَامَةِ -

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ الْفَرَّاءَ بِرَبِيِّ حَجَّ وَحَدَّثَنَا وَدَّعْرُونَ الْفَرُّوحُ قَالَ سَأَلْنَا حَامِدَ بْنَ يَحْيَى قَالَ سَأَلْنَا سَيِّدَانَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي لَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَأَلَّتْ كَأَنَّ صَلَاةً فِي رَمَضَانَ وَعَشِيرَةٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْعَصْرِ -

فَقَدْ وَاقَعَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا تَامًا نَوَيْتُ لَهُ قَبْلَهُ مِنْ أَحَادِيثِ أَبِي سَلَمَةَ -

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ آتَانَا وَهَبُ أَنَّ مَا لِيكَ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَمَنْ عَمِدَ الرَّحْمَلِينَ آتَاهَا أَحْمَدُ أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَتَأَلَّتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيُ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُورِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّيُ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُورِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّيُ ثَلَاثًا تَأَلَّتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْتُ وَقَبْلَ أَنْ يُؤْتِيَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَا مَانَ وَلَا يَكْفُرُ قَلْبِي -

فِي حَشْمِلِ هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُمَا عَصْرٍ ثَلَاثًا يُؤْتِيَهُمَا أَحَدًا مَعَهُ اثْنَتَيْنِ مِنَ الْعَمَارِ ثُمَّ يُصَلِّيُ الرَّكْعَتَيْنِ أَلْبَا قَيْتَيْنِ وَهَذَا الرَّكْعَتَانِ الثَّانِيانِ ذَكَرَهُمَا

پس اس حدیث میں احتمال ہے کہ اس المثنین کا نقل کر پھر آپ نہیں رکعات پڑھتے سے آپ کی ہر دو رکعات میں سے دو رکعات کے ساتھ ایک رکھا رکھیں اور پڑھتے پھر باقی دو رکعات پڑھتے اور یہ دو رکعات، یہ ہیں کہ ذکر حضرت ابوسلمہ

پھرتے تھے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ قرول اور اس کے علاوہ نمازیں دور کتوں کے بدسلام پھیرتے تھے۔ اس سے اہل مدینہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ دور کتوں اور ایک کے بد سلام پھیرا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ قرول کے علاوہ میں دور کتوں کے بدسلام پھیرتے تھے تاکہ یہ حدیث حضرت سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں حضرت عمرو سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو امام ذہبی نے ان سے روایت کی ہے۔ حضرت عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات کتبہ درگاہ پڑھتے تھے پھر عجب اذان سنتے تو وہ مختصر کتیں ادا فرماتے۔

یہ اس حدیث کے مضمون کے خلاف ہے جو ابن ابی ذہب، عمرو اور ابن جریس نے بواسطہ ذہبی حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث میں جن دو درگاہ رکعات کا ذکر ہے یہ دو کھلی پھلکی رکعات، جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں قرول کی کیفیت پر کوئی دلیل نہیں۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت شہید ہشام بن عمرو سے وہ اپنے والد سے روایت کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدوں یعنی پانچ رکعات کے ساتھ درگاہ کرتے تھے۔

حضرت لیث حضرت ہشام بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ درگاہ فرماتے اور ان کے درمیان نہ بیٹھے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھے پھر سلام پڑھتے۔ حضرت محمد بن جعفر بن زبیر حضرت عمرو سے روایت کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

فَلَيْتَ بِذَلِكَ مَا يَدَّبُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّسْلِيمِ بَيْنَ التَّسْعِ وَالْوَتْرِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذَلِكَ عَدَا الْوَتْرِ لِيُتَقَنَّ ذَلِكَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَقْضَا دَانَ مَعَ أَنَّهُ تَدْرَوِي عَنْ عُرْوَةَ فِي هَذَا اخْتِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ -

۱۵۷۰۔ فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ آتَانِي وَهَبُ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً شَعْرًا يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ التَّادِعَ رَكْعَتَيْنِ حَقِيقَتَيْنِ -

فَهَذَا اخْتِلَافٌ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ وَعُمَرُو وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَدْ أَلِكُ مُحَمَّدٌ أَنْ يَكُونَ التَّوَكُّعَاتِ الرَّائِدَاتِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى ذَلِكَ الْحَدِيثِ هُمَا الْبُرُكَاتَانِ الْخَفِيفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ رَيْبٌ عَلَى وَرِثَةِ كَيْفَ كَانَ -

۱۵۷۱۔ فَطَلَّ تَأْتِي ذَلِكَ إِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ تَنَاوَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ يُعْنَى رَكْعَاتٍ -

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ الْعُرْوَجِ قَالَ تَنَاوَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَخْلِسُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَخْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يَخْلِسُ -

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمِيرٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ بْنُ بَكْرِ قَالَ آتَانَا

رکعات ہوں گی۔ ان میں نورکعات وہ ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو رکعات بعد میں پڑھ کر پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابو سلمہ سعد بن مشام اور عبدالعزیز بن شقیق رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے البتہ ایک کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کی روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عمرو نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شام سے فریضت کے بعد سے کر فریضت تک گیارہ پڑھتے تھے۔ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت طحا کر کے وتر بنا دیتے اور آٹھ دوسرے کرتے معنی دیرم میں سے کوئی پچاسی آیات تلاوت کرے جب سو دن نماز کی اذان دینے کا مشورہ ہو جاتا اور فجر واقع ہو جاتی تو آپ کوڑھے ہستے جگ بھنگی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ نوزن آمانت کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کے واقعہ میں بعض راویوں نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن ابی ذہب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی منگ کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ صلا کے بعد فریضت تک نماز ادا فرماتے وہ گیارہ رکعات ہوتیں۔ یہی حضرت ابو سلمہ کی روایت کی طرف لٹکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی نماز ہے جو آپ بدن مبارک کے جو محل ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ ام المومنین کا یہ قول ہے کہ آپ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تیروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام

اِخْدَى عَشْرَةً مِنْهَا لَيْسَ فِيهَا الْوُتْرُ وَمَا كَعْتَانِ بَعْدَ مَا وَهُوَ جَائِسٌ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ سَلَمَةَ وَعَلَى مَا فِي حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعِنْدَ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَزَبَرِ أَنْ عَزَبَرِ مَالِكٍ سَأَلَ هَذَا الْحَدِيثَ قَرَأَ فِيهِ تَقِيحًا.

۱۵۶۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ آتَانِي وَهَبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَارِثِ وَأَبُو آرِفٍ ذَيْبُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْقَعْبِرِ إِخْدَى عَشْرَ رُكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَ يَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْ سَأَلْتُ مَا يَقْرَأُ أَحَدًا كَتَبَ خَمْسِينَ آيَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْقَعْبِرِ وَتَبَّخُنَ لَهُ الْقَعْبِرُ قَامَ وَرَكَعَ وَرَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اصْطَبَحَ عَلَى شِقْبَةِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَدِّنُ لِلدَّقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ بَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ.

۱۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو عَامِرٍ الْعَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَدْ كَرِهْتُكَ بِاسْتِثْنَاءِ ۵

فَعِنِّي هَذَا الْحَدِيثُ إِنَّ جَمِيعَةَ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْأَخْبَرَهُ إِلَى الْقَعْبِرِ إِخْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً مَعْدُ عَادَ ذَلِكَ إِلَى حَدِيثِ آرِفِ سَلَمَةَ وَعَلَيْهَا يَبْهَأُ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةُ هِيَ صَلَاةُ بَعْدَ مَا بَدَأَ وَ أَمَا قَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ وَعَظِيمُهُ

اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ کی درخشاں رکعات تھیں۔
مگر ہم سے حضرت ہمد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے
حضرت حسن بن یحییٰ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو اللاحی
نے بلا واسطہ امین حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے
بیان کیا۔

امام ابو جعفر طہادی رحماتہ فرماتے ہیں میرے خیال
میں حضرت اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نور کستیں ادا فرماتے تھے۔
پس اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ نور کسات وہی نماز ہے جو آپ
رات کو پڑھتے تھے۔ لہذا یہ حضرت اسود کی پہلی روایت کے
خلاف ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کا تمام رکعات
کو نور کستنہ کا مطلب ہے مگر آپ کی تمام نماز نور کستیں ہوتی تھیں جن میں
دوڑ بھی شامل ہوتے۔

اس کی دلیل حضرت یحییٰ بن حزار کی حدیث ہے کہ آپ
کو دوڑ سے پہلے نور کستیں پڑھتے تھے جب بڑھاپے کی عمر کو
پہنچے تو سات رکعات پڑھنے لگے یہ حدیث سعد بن ہشام کی اس
روایت کے مطابق ہے جس میں ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے
اور پھر ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو فرماتے۔ جب آپ
کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور سات
رکعت کے ساتھ دوڑ بنایا۔ یہی ہے اس بات کی دلیل سے کہ اس وقت
آپ کی رات کی تمام نماز کو میں دوڑ بھی شامل تھے ورنہ ہاں اگر
ابہم ہوائی ہوں اور ان میں تناوڑ ہو اور ہذا سعد بن ہشام سے حضرت
زرارہؓ۔ اولیٰ کی روایت کے علاوہ ہم صحیح کتب حقیقت دوڑ
سے آگاہ نہ ہو سکے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کیفیت
دوڑ کی کوئی دلیل ہے کہ ان کی کیا صحت ہے

حضرت عمر بن عبد الرحمنؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوڑوں سے
پہلے کی دو رکعات میں بیس اہم ربیع الامالیؓ اور علیؓ یا ایسا

فَقِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ وَتُرَاكَانَ لَسَعَا -
۱۵۷۸- اَلَا اَنْ قَهْلًا اَحَدًا قَتَلْنَا قَاتِلَنَا الْحَصَنُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَتَلْنَا ابُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ابُو جَعْفَرِ يَمَا اَطْنَّ عَنِ الْاَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رُكْعَاتٍ -

فَقِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ تِلْكَ التَّسْعَ هِيَ
صَلَاتُهُ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيُهَا فِي اللَّيْلِ فَاعْلَفْ هَذَا
مَا قَبْلَهُ مِنْ حَدِيثِ الْاَسْوَدِ وَاحْتِمَالِ الْكُفُونِ
جَمِيعًا مَا سَنَأُ وَتُرَا هُوَ جَمِيعُ صَلَاتِهِ الَّتِي فِيهَا
الْوُتْرُ وَالِدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ مَا فِي حَدِيثِ يَحْيَى
ابْنِ الْجَزَائِرِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ اَنْ يُصَغِّفَ لَسَعَا
فَلَمَّا بَلَغَ سِتِّاسَلَى سَبْعًا فَوَاتَى ذَلِكَ مَا رَوَى
سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ التَّمَانِ الَّتِي
كَانَ يُصَلِّيُهَا مِنْ اَدْلَا وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَنَ
جَعَلَ تِلْكَ التَّمَانِ سِتًّا وَاوْتِرَ بِالسَّابِعَةِ قَدْلَ
هَذَا عَلَيَّ اَنَّهُ سَمِعَ جَمِيعَ صَلَاتِهِ فِي اللَّيْلِ الَّتِي
كَانَ فِيهَا الْوُتْرُ وَتُرَا حَتَّى تَوَفَّيْتُ هَذِهِ الْاَثَارَ
فَلَا تَصْغَادُ غَيْرَ اَنَّا كُنَّا نَقِفُ بَعْدَ عَلَى حَقِيقَةِ
الْوُتْرِ اَلَا فِي حَدِيثِ زَرَّارَةَ بْنِ اَدُوِّ عَنْ
سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَخَاصَّةً قَطْرًا هَذَا فِي
غَيْرِ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى كَيْفِيَّةِ الْوُتْرِ اَيْضًا كَيْفَ هِيَ
۱۵۷۹- فَاذْ اَحْسِنُ مِنْ تَمْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ
ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَلْيُوْبِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَسْتِ عِنْدَ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
كَانَ يُوتِرُ بَعْدَ هَمَّا يَسْتَبِحُ اَسْمُ رَبِّكَ الْاَعْلَى
وَقَدْ يَأْتِيهَا الْكُفُوْنَ وَيَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پنج رکعات کے ساتھ
درازا فرماتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے۔

حضرت ہشام اور عمر بن حفص کی حضرت عروہ سے روایت
حضرت زہری کی اس روایت کے روایت کے خلاف ہے کہ آپ
گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ تلا
کو در (طاق) پادیتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھرتے
تھے جب ورتوں کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا حضرت عروہ کی روایت میں اضطراب ہوا قرآن کی روایت
میں کوئی دلیل نہیں لہذا ہم ام المومنین سے کسی دوسرے کی روایت
کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لہذا ہم نے دیکھا۔ حضرت اسود
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ درازا فرماتے تھے۔

ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت اسود و حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ نماز کو در پڑھتا

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات
کے ساتھ درازا کرتے تھے، جب عمر ربیعہ ہو گئے
اور ہم صحابی ہو گیا تو سات رکعات کے ساتھ در
ادا فرماتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن حجاز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مشعل
روایت کرتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ اِبْنِ اَبِي اَسْبَغٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِحَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِ هُنَّ -
فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوَى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْ تَوَاتُرِهِ
كَانَ يُصَلِّيُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ بِهَا بِوَلَجَةٍ
فَلَمَّا أَضْطَرَّ مَا رَوَى عَنْ عُرْوَةَ فِي هَذَا عَنْ
عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وَتَوَاتُرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمَّا رَوَى عَنْهَا فِي ذَلِكَ حُجَّةً وَ
رَجَعْنَا إِلَى مَا رَوَى عَنْهَا عُرْوَةَ -

۱۵۴۳۔ فَظَهَرَ نَأْيُ ذَالِكَ فَإِذَا عَلِيَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَذَا حَدَّثَنَا قَالَ تَنَاوَعُوا الْعُقَابِ بِنِ دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَسُوا
ابْنَ أَعْيُنَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُؤْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ -

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَسُوا
بِنِ أَعْيُنَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُؤْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ -

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَسُوا
بِنِ بَكْرِ قَالَ تَنَاوَعُوا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي الضَّمِّيِّ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ
بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًا وَقَعْدَ أَوْ تَرْتِسِعٍ -

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيُؤُبِ يَعْنِي ابْنَ خَلْفٍ
الطَّبْرَانِيُّ قَالَ تَنَاوَعُوا بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُودٍ
قَالَ تَنَاوَسُوا بِنِ تَمِيمِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ
يَعْنِي بِنِ الْجَدَارِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ -

سَبْعَ وَلَا يَأْتُرُ مِنْ ثَلَاثِ عَشْرَةَ -

فَقِيْ هَذَا الْحَدِيثِ ذَكَرَهَا لِمَا كَانَ يَصِيْبُهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مِنَ التَّطَوُّعِ وَ
تَمَيُّمِهَا آيَاتُهُ وَتُرَاؤُهَا أَهْلُهَا قَدْ فَصَلَتْ بَيْنَ
الثَّلَاثِ وَبَيْنَ مَا ذَكَرْتُمْ مَعَهَا وَلَيْسَ ذَلِكَ إِلَّا
لَأَنَّ الثَّلَاثَ كَانَ لَهَا مَعْنَى يَأْتُرُ مِنْ مَعْنَى مَا
فَمَلَّهَا قَدْ كَانَ ذَلِكَ عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ الْأَسْوَدِ
وَمُسْرُوْقِيٍّ وَبِحَبِيْبِ بْنِ الْجَزَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
كَذَلِكَ وَاللَّيْلُ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا مَا رَوَى
عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا -

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا ابْنُ

أَبِي عُمَرَ قَالَ تَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ الْمُحْسِنِ بْنِ
جَعْفَرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
عَائِشَةَ تَالَتْ كَانَ الْوُتْرُ سَبْعًا وَخَمْسًا وَالثَّلَاثُ
بَتِيْرًا فَوَدَّعْتُ أَنْ تَجْعَلَ الْوُتْرُ ثَلَاثًا لَمْ يَنْقَلِبْ مَعْنَى
تَنَى حَتَّى يَكُونَ تَبْلَاهُنَّ غَيْرُهُنَّ فَلَمَّا كَانَتْ
الْوُتْرُ عِنْدَهَا أَحْسَنَ مَا يَكُونُ هُوَ أَنْ يَجْعَلَهَا
تَطَوُّعًا أَوْ أَرْبَعًا وَأَمَّا الثَّلَاثَانِ فَجَمَعَتْ بَيْنَ ذَلِكَ
تَطَوُّعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الَّيْلِ الَّذِي صَلَّاهُ بِهِ الْوُتْرُ الَّذِي بَعْدَهَا

وَالْوُتْرُ تَمَّتْ ذَلِكَ بِدَائِكِ وَتُرَاؤُهَا إِلَّا أَنَّهُ قَدْ
قَبِلَتْ فِي مَجْلَدٍ ذَلِكَ عَنْهَا أَنَّ الْوُتْرُ ثَلَاثٌ قَبِلَتْ
مِنْ رِوَايَاتِهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا رَوَاهُ عَنْهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ لِمَا أَفْقَهُ قَوْلِهَا
مِنْ يَأْتُرُهَا آيَاتُهُ فَجَبِلَتْ بِدَائِكِ أَنَّ الْوُتْرُ ثَلَاثٌ
لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي الْآخِرِ مِنْ عِبْرَانَ مَا رَوَاهُ هِشَامٌ
بِئْسَ عُرْوَةً عَنْ أَبِيهِ فِي ذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ جَسَدَهُ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي
آخِرِهِ لَمْ يُحَدِّثْ لَهَا مَعْنَى وَقَدْ جَاءَتْهَا نَعْمَةً

بناتے تھے۔

اس حدیث میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
رات کی کوئی نماز کا ذکر کیا اور اسے وتر سے تمیز کیا البتہ انہوں
نے تین رکعتوں اور ان کے ساتھ دیگر ذکرہ رکعتوں کو الگ
الگ کیا ادیب بات اس لیے ہوئی کہ تین رکعتوں کا مفہوم قبل
کے مفہوم سے الگ ہے نہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ
حضرت اسود، مسروق اور بحیب بن جزار کی روایت جراحوں نے
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ
مطلب بھی یہی ہے۔

نیز اس بات پر آپ کا یہ قول بھی دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں
وتر کی سات یا پانچ رکعات اور تین رکعت تمیز
(ایک ٹکڑا) میں ترحم کہ آپ اس حدیث میں تین رکعتوں
کو ناپسند کرتی تھیں کہ اس سے پہلے کچھ فائدہ ہوا
آپ کے نزدیک پسندیدہ وہ تھے جن سے پہلے
نفل ہوں چار ہوں یا دو، تو آپ نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کو بھی ان کے
ساتھ جمع کر کے سب کو وتر فرمایا۔ بہر حال اس کے
ضمن میں ثابت ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہی ترحم
سعد بن ہشام سے ام المومنین کی روایت ہے انہوں نے صریحاً
سے روایت کیا ہے ان کے قول اور اس کے برافقت
ثابت ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہی
اور صرف ان کے آخر میں سلام پیرا جائے۔ البتہ اس
مسلے میں جو کچھ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد
سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ
رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور صرف ان کے
آخر میں بیٹھے تھے۔ ہم اس کا کوئی مطلب نہیں پاتے۔
اور امام حضرات نے ان کے والد اور دیگر حضرات کے واسطے

انکھوں پر پڑھتے اور قرآن میں نقل ہوا ائمہ اور اہل علم پر پڑھتے۔
 اہل علم اور ائمہ پر پڑھتے۔

حضرت عمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ نقل کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات پڑھتے پہلی رکعت میں بچہ اسم ربہ اللہ الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا النکون اور تیسری میں قل ہوا ائمہ اور مؤمنین (آخری دو صدیقین) پڑھتے تھے تو اس حدیث میں حضرت عمرو نے ام المؤمنین سے روایت کرتے ہوئے دُروں کی کیفیت بتائی اور اسی میں انہوں نے حضرت سعد بن ہشام کی مروافقت کی البتہ حضرت سعد نے یہاں تا کیلئے کہ آپ صحت میں تھے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَلْبِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ سَهْلٍ الدَّمِيَانِيُّ قَالَ سَأَلْنَا شُعَيْبَ بْنَ يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِقُلْتُمْ يَعْنِي فِي أَوَّلِ كَعْبَةٍ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْإِلَهِيُّ عَلَى وَفِي النَّاسِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَاتَيْنِ فَأَخْبَرْتُ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوُتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَأَقْبَتَ عَلَيَّ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ وَوَدَّ عَلَيْهَا سَعْدٌ أَنَّهُ كَانَ لَا يَسْتَلِمُهُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

حضرت ابو موسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دُروں کی تین رکعات میں نقل ہوا ائمہ اور مؤمنین پڑھتے تھے۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا ابُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدَّمَشَقِيُّ قَالَ سَأَلْنَا صَفْوَانَ بْنَ صَالِحٍ قَالَ سَأَلْنَا ابُو لَيْدٍ بْنَ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّحْمِيِّ عَنْ أَبِي اِدْرِيسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي وَتْرِهِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ۔

یہ حدیث بھی حضرت سعد اور حضرت عمرو کی روایت کے موافق ہے۔

فَقَدْ دَأْتَنَ هَذَا الْحَدِيثُ إِضْمَامًا رَوَى سَعْدُ وَعَمْرَةُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی تمیم فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات پڑھتے تھے فرمایا آپ چار اور تین ادا تھا زمین دس اور تین رکعات کے ساتھ درناز پڑھتے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعات کے ساتھ ناز کو در (طاق) میں

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ كَلَّمْتُ عَائِشَةَ بِكُمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُؤْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَرِثَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشِيرٍ وَكَلِمَةٍ وَكَمْ يَكُنْ يُؤْتِرُ بِأَنْقُصٍ مِنْ

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نادر اقدس میں رات گزراؤں، رات کو نہ سوؤں حتیٰ کہ آپ کی نازک (ذہن) میں محفوظ کر لوں۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشاہدہ کیا، نادر پڑھی پھر آپ آرام فرما رہے تھے اس کے بعد اُسے پشاب فرمایا پھر وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں جو نہ قرظیاہ طیل نہیں اور نہ ہی عطر، پھر ہاتھ مبارک پر تشریح لائے اور آرام فرما رہے تھے کہ نبی نے آپ کے غراتے سے پھر اُس کو روئے ہر نے اور پہلے کی طرح کیا حتیٰ کہ چھ رکعات پڑھیں اور تین رکعات توراہا فرمائے۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں محمد سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ پھر ذرا فرمائے لیکن منطہ "میں" نہیں فرماتا۔

پس حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ کی نادر طریف کیا جائے تاہم یہ کہہ تین رکعات ہیں انھوں نے انھوں کی توراہ کے بارے میں حضرت ابو جہر عقبہ مکرہ بن خالد سے کہہ کر رضی اللہ عنہم کے خلاف فرمایا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی

۱۵۸۷- فَأَذَا عَلِيٌّ بِنُ مَعْبِدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ قَاتَنَا شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا شَابَاهُ بَيْنَ سَوَاءٍ وَقَالَ كُنَّا يَوْمَ بَيْنَ أَبِي مَطْلُحٍ عَنِ الْمُهَالِ بِي عَمْرٍو بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بِي عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمْرِي بِالْعَبَّاسِ أَنْ أَرَيْتُ بِأَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَرَّ أَلِي أَنْ لَأَنْتَا مَحَقٌّ حَقٌّ حَقُّظُلِي صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَشَاءُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَيْسَابِلِي وَبَلَّيْتَيْنِ وَلَا يَقْصِدُ تَيْنِ ثُمَّ عَادَ إِلَى فَرَأَيْتُهُ ثُمَّ نَامَ حَتَّى تَوَقَّعَتْ عَطِظُهُ أَوْ حَطِظُهُ ثُمَّ اسْتَوَى وَقَعَلَ وَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَتْ بِثَلَاثٍ.

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ جَبِيْبِ عَنِ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بِنُ عَبَّاسٍ قَالَ تَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ تَنَا سُوَيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ تَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حَصِيْبٌ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بِنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَنَا وَتَرَوُ لَمْ يَقُلْ بِثَلَاثٍ.

فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بِنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَتَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِي صَلَاتِهِمْ تِلْكَ رَأَيْتُهُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ أَبَا جَمْرَةَ وَبِعَدْمَةِ بِنُ خَالِدٍ وَكَرِيْبًا فِي عَدَا وَالتَّطَوُّعِ -

۱۵۹۰- وَأَمَّا سُوَيْدُ بْنُ جَبِيْبٍ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف روایت کیا ہے پس جو کچھ امام راویوں نے روایت کیا وہ ان کی انفرادی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایات مروی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات کا ہے اس سے یہ حدیث ہے۔

حضرت ابو جبرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

حضرت مکرم بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خانہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ (فرماتے ہیں) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ گزنا پڑھنے لگے تو نبی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پہنچ کر اپنی دائیں طرف پھیر دیا جو کہ آپ نے تیرہ رکعات ادا فرمائی۔ ان ہی آپ کا قیام ایک جیسا تھا۔

حضرت کریم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اصل نے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نائز تیرہ رکعات مکمل ہوئی۔

پس یہ حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر مستحسن ہیں کہ آپ کی تمام نائز تیرہ رکعات صحیح ہیں حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تفصیل نہیں لہذا نے ماہر کو بھیج کیا آپ سے اس سلسلے کو تفصیل مروی ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ غَيْرِهِ عَنْ عَائِشَةَ خَلَّافَ ذَلِكَ فَمَارَوْهُ الْعَامَةَ أَوْلَى مَارَ وَا هُوَ وَحَدَاةٌ وَأَنْفَرُوا بِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً -

۱۵۸۴ - فَمِنْ ذَلِكَ مَا قَدَّ حَدَّثَنَا بْنُ مَرْزُوقٍ وَبِكَارِخًا لَا تَنَاهَى عَنْ ذَلِكَ تَنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً -

۱۵۸۵ - وَمِنْ ذَلِكَ مَا قَدَّ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ تَنَا وَهَيْبُ بْنُ بَرْتٍ خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرَمَةَ بِنْتِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ بَاتَ عِنْدَ خَالِئَةَ مَيْمُونَةَ فَمَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَصَلِّي ثَمَثَاتٍ تَمَّتْ عَنْ يَسَارِهِ فَمَدَّ بِيْنَ فَأَدَارَ فِي عَنِّ مَبِينِهِ فَعَمَلِي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قِيَامُهُ يَهْتَمُّ سَوَاءً -

۱۵۸۶ - وَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَارِخًا قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ تَنَا شُعْبَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيمًا يَحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَذَرَ كَرِيمَتَهُ وَقَالَ تَنَا مَلَّتْ صَلَواتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً -

فَقَدْ اتَّفَقَ هَذِهِ الْحَدِيثُ وَوَحْدَ بَيْتِ عَائِشَةَ فِي جُمْلَةِ صَلَاتِهِ أَنَّهَُا كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً إِلَّا أَنَّهُ لَا تَفْصِيلُ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَارَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي تَفْصِيلِ ذَلِكَ شَيْءٌ فَمَنْظَرْنَا فِي ذَلِكَ -

عناہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں سبحان
 ربک الاعلیٰ اور دوسری میں تالی یا ایہا الکونین اور تیسری میں
 قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

حضرت ابواسحق حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں
 عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کئی روایت
 کرتے ہیں۔

اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 قدموں کے چھو سے میں روایت کی ہے تاکہ وہ میں رکعات میں۔

حضرت کریم رضی اللہ عنہما بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے روایت کرتے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دو رکعت کی ایک رکعت گلائی جب آپ نماز میں سے واپس آئے
 تو میں بھی واپس آیا کہ میں داخل ہونے تو حضرت کہتے ادا فرمائی ان
 کے رکوع، سجدے کے برابر اور سجدے کے برابر تھا پھر میں سجدے
 میں سر پر آرام فرما کر سجدے میں آئی تو آپ نے آپ کے ٹخنوں کی آواز
 سنی پھر بیدار ہوئے و ضروری ادا ہی طرح دو رکعات ادا فرمائی
 پھر دوبارہ اپنی جگہ آرام فرما گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے ٹخنوں
 سے پھر وہی طرح پانچ مرتباً کیا توجیر رکعات ادا فرمائی پھر ایک رکعت
 کے ساتھ دوسرا رکعت کی صورت حال رضی اللہ عنہما فرماتے اور صحیح
 کی اطلاع دی چنانچہ آپ دو رکعات پڑھ کر نماز کے لیے تشریف
 لے گئے۔

اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ دو رکعات کی

رُؤْيُ قَالَ تَنَا شَرِيكَ عَنِ مُحَمَّدٍ عَنِ مَسْرُودٍ
 الطَّبِئِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِدُ
 بِمَلَأَتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَفِي الثَّانِيَةِ قَدْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ
 قَدْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيمَةَ قَالَ تَنَا ابْنُ
 رَسَاءٍ قَالَ أَنَا سُرَّابِيلُ عَنْ أَبِي لَطُفٍ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

قَدْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَزِيمَةُ مَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَمْرٍو
 اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَوَيْثِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَكَةً كَانَ ثَلَاثًا -

۱۵۹۵۔ وَأَمَّا كَرِيمٌ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا الْوَحْلِيُّ
 قَالَ تَنَا سُلَيْمٌ بْنُ بِلَالٍ قَالَ تَنَا شَرِيكَُ بْنُ
 أَبِي نُعْمَانَ كَرِيمًا أَحَدًا أَنَّهُ سَمِعَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ
 يَقُولُ بِتِ لَيْلَةٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْوُضْءِ الْأَخِيرِ
 انْصَرَفَتْ مَعَهُ فَلَمَّا وَجَدَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ
 تَوَفَّيْتَيْنِ رَكَعُهُمَا وَثَلَّ سَجُودَهُمَا وَجُودَهُمَا
 مِثْلَ بَيَا مِهِمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَأْسَهُ مَكَانَهُ فِي مَمْلَأَةٍ
 حَتَّى سَمِعَتْ عَطِيطَةً تَمْرًا عَادَ فَمَرَّ تَوَضُّأً
 فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَذَلِكَ ثُمَّ اضْطَجَعَ تَأْنِيَةً
 مَكَانَهُ فَمَرَّ قَدْحًا حَتَّى سَمِعَتْ عَطِيطَةً ثُمَّ فَعَلَ
 مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى مَزَاتِ فَصَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ
 ثُمَّ ادَّ تَرِيًّا وَجَدَ وَاتَّاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالضَّمِّ
 فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَّ لِلصَّلَاةِ -

قَدْ أَخْبَرَنِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُ صَلَّى

تَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ تَنَا شَعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ
 سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۳ وَ
 حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا أَبُو عَامِرٍ ۴ وَحَدَّثَنَا
 سُلَيْمُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 زَيْادٍ قَالَ تَنَا شَعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي
 فَيَسُوْنَةُ فَصَلَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْبِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَمَعْنَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
 حَسَنَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى
 سَمِعْتُ غَطِيْطَةً أَوْ حَطِيْطَةً ثُمَّ عَجَزَ إِلَى
 الصَّلَاةِ -

انہر عنہا کے غناء اقدس میں ولادت گزاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات
 پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو کھڑے ہوئے
 کہ تمام نماز ہو گئی تھی کہ یہ نے آپ کے نماز سے پھر نائے کے
 لیے تشریف لے گئے۔

فَقِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى
 عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكَعَتَانِ بَعْدَ الْوُشْرِ
 فَقَدْ دَافَقَ عَلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي التَّسْبِيعِ
 الَّتِي مِنْهَا الْوُشْرُ وَرَأَى عَلَيْهِ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُشْرِ
 وَقَدْ رَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَبِشَاءِ بْنِ
 الْمُهَازِبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ رُؤْيُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً دَامَا يَدُلُّ عَلَى
 أَنَّهُ ثَلَاثٌ -

پہلی اس حدیث میں ہے آپ نے گیارہ رکعات ادا
 فرمائی ان میں دو رکعتیں وتر کے بعد تھیں انہر نے ان دو رکعات
 میں حضرت علی بن عبد اللہ کی موافقت کی تھی وتر بھی شامل علی
 ابوترکلو کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر اور کبھی ابن ہزار حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے لگ بھگ صحابیت کہتے ہیں جو تین رکعات
 پڑھ لائے کرتی ہے۔

۱۵۹۱ - قِمْنٌ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ
 تَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ تَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْمَسِيُّ عَنْ جُبَيْرِ
 ابْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ
 بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

حضرت کبھی ابن ہزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات
 وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۹۲ - حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ تَنَا
 كُوَيْبٌ قَالَ تَنَا شَرِيْقٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَاثَةٌ -

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
 روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۳ - حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ تَنَا

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ

منہا سے روایت کیا ہے اگر ان کے معانی کو سچ کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کچھ سلی الاطریہ و سلمین رکعات و ذرا سا نزلتے تھے اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا نقل ابن مسعود حضرت سہد بن جسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اس بات کو سچ نہیں کرتا کہ تین قرآن ہوں مگر ہر سات یا باہر رکعات ہوں یعنی قرآن کے ساتھ دوسرا چار نقل بھی آ رہا ہے

حضرت سفیان بن عیینہ حضرت امش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی شکل ذکر کیا ہے۔

حضرت شبر، حضرت امش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی شکل ذکر کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ قرآن کو اس طرح تنہا پڑھنا چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں مگر آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں دوسریں ہر یا چار۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے

پس وہ لیں ذکر کرے کہ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی امتزاج ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ دو آواز کرتے تھے اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ حضرت معاویہ پر عیب لگائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت معاویہ نے عیب کیا ہے۔ اس شخص کو جواب ہی کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر امتزاج کیا اور وہ اس سے حضرت کریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

عَبَّاسٍ لَمَّا جَعَلَتْ مَعَانِيهِ يُدَلُّ عَلَى أَنَّ الرَّبِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِتِلْكَ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِهِ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ ۱۵۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بِإِسْنَادٍ مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُحْصِنَ بْنَ نَاصِحٍ قَالَ تَنَاوَزَ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَا كُرْهَ أَنْ يَكُونَ بَدْرَاءَ كَلْتَا وَلَكِنْ سَبْعًا أَوْ سَمْسًا

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ أِبْرَاهِيمَ الْغَفَّاقِيُّ قَالَ تَنَاوَسْتُمَا بَيْنَ عَمِيئَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادٍ مَعْرُوفٍ ۱۶۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شَعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادٍ مَعْرُوفٍ ۱۶۰۱- فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ تَنَاوَلْتُ بَيْنَ مُسْلِمٍ وَعَنِ الْأَوْسَعِيِّ عَنِ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا لَكَ فِي مُعَاوِيَةَ أَوْ تَرَى وَاحِدَةً وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يُعَيِّبَ مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَصَابَ مُعَاوِيَةَ قِيلَ لَهُ قَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هَذَا أَمَا يُدَلُّ عَلَى انْتِكَارِهِ آيَاكَ عَلَيْهِ ۱۶۰۲- وَذَلِكَ أَنَّ أَبَا عَسَّانٍ مَالِكَ بْنَ عَمِيئَةَ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَهَّابِ

ہاں پس آپ نے نماز پڑھی اور فجر کے آخری وقت کی بات ہے۔
 پس یہ بات بحال ہے کہ آپ کے نزدیک میں سے کم وتر کھانا
 کرتے، مرنے پر آپ اس وقت میں وتر پڑھیں مالا محض فجر کے
 خرت ہونے کا خوف ہی تھا۔ پس یہ اس بات پر دلالت
 ہے کہ وتر دل کے بارے میں احادیث کے جو معانی ہم نے بیان
 کیے ہیں کہ وہ یں رکعات ہیں، صحیح ہیں، حضرت علی المرتضیٰ
 کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت عدلت، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے
 روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھا
 مفضل کی زور سزا کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔
 پہلی رکعت میں "الحکم انکاثرہ، انا انزناہ فی لیلۃ
 القدر، اہد" انا انزلت "دوسری میں "والعصر اذا
 جادفہ اللہ" اور "انا اعطیناک الکوثر" اور تیسری
 رکعت میں "قل یا ایہا الکفران، اہد" قل ہر اللہ
 اہد" (پڑھتے تھے) حضرت عمران بن حصین نے
 بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شرح سنا
 کیا ہے۔

حضرت زرارہ بن ادنی، حضرت عمران بن حصین
 رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "بسم اللہ
 الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایہا الکفران" اور تیسری
 میں "قل ہر اللہ اہد" پڑھتے تھے۔

اس سلسلے میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ
 بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت
 عبداللہ بن قیس بن محرز فرماتے ہیں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے
 ان کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھیں گے (آرا
 ہیں) پس میں آپ کی چوکھٹ یا چیمبر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

صَلَّى وَهَذَا فِي آخِرِ وَقْتِ الْعَمْرِ فَحَالٌ
 أَنْ يَكُونَ الْوَيْتُ عِنْدَهُ يَجْزِي قَبِيْرَةً أَقَلَّ مِنْ
 ثَلَاثِ شَعْرٍ بَصِيْبِيْرٍ حَيْثُ كُنْتُ لَدَا مَعَ مَا يَحْتَفُ
 مِنْ كَوْنِ الْعَمْرِ فَذَلِكَ عَلَى حَقِّهِ مَا صَرَفْنَا
 إِلَيْهِ مَعَارِفِ أَحَادِيثِهِ فِي الْوَيْتِ أَنَّ ثَلَاثَ وَقَدُ
 وَوَعَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْوَيْتِ أَيْضًا لَأَنَّ
 ثَلَاثَ -

۱۶۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَسَاةٍ
 قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ
 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُؤْتِرُ بِتِسْعِ سُورٍ مِنَ الْمُقْصَلِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى
 اللَّهُمَّ الْعَاكِرُ وَرَأَا أَنْزَلْنَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
 مَا دَأْمُ لَوْلِيَّتِ وَفِي الْقَائِيَةِ وَالْعَمْرُ وَإِذَا جَاءَ
 نَصْرُ اللَّهِ وَإِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ وَفِي الْقَائِلَةِ
 قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُؤْنَ وَتَبَّتْ يَدَاؤُكَ وَكُنْ هُوَ اللَّهُ
 أَحَدٌ وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَ ذَلِكَ -

۱۶۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ
 قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّازِ عَنِ الْعَبَّادِ عَنِ قَتَادَةَ
 عَنْ رَأَاهُ بِنِ الْأَوْفِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَأُ
 فِي الْوَيْتِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِسْمِ اللَّهِ اسْمَهُ بِرَبِّكَ
 الْأَعْلَى وَفِي الْقَائِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُؤْنَ وَفِي
 الْقَائِلَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

۱۶۸ - وَرَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجَعْفَرِيِّ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا
 يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ أَنَّ مَا لِحَاكَةً كَمَا مَنَّ
 عَبْدُ اللَّهِ مِينِ أَيْ بِكَيْ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِينِ
 قَبِيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَحْبَبَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ

حقاً کہ رکعت کا پچھرا گزر گیا۔ حضرت امادہ کھڑے ہوئے اور اسوں نے ایک رکعت پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کھیر اس سارے پر کہاں سے کیگا۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَنَا عَمْرٌو أَنَّ بِنَّ حَدَّثَ بِنَّ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مَعَاوِيَةَ تَخْتَمُهُ حَقٌّ ذَهَبَ هَرَبِيغٍ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ مَعَاوِيَةَ فَرَكِعَ رُكْعَةً وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ تَرَى أَخَذَهَا هَذَا الْجَمَادُ.

حضرت عثمان بن عفرو نے یہی ہم سے حضرت عمران نے بیان کیا اسوں نے اپنی حد کے ساتھ اس کی مثل ڈال کر کہا: کھیر اس سارے کا نغذہ نہیں کہا۔

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ قَالَ تَعَالَى عَمْرٌو أَنَّ نَسَّ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ قَدَّ كَرِيَّا سَتَا وَهَ مَثَلُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلِ الْجَمَادُ وَكُلُّ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَصَابَ مَعَاوِيَةَ عَلَى الْقَعْبِ لَهُ أَيْ أَصَابَ فِي قَعْبِي وَأَخْرَجَ لَقَّةً كَانَ فِي نَرْمِينِهِ وَلَا يَجُوزُ فَكَيْفَ وَعِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ مَا خَالَفَ فَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ قَدَّ عِلْمُهُ عَنْهُ صَوَابًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوَيْزِ أَنَّهُ تَلَّثَ.

پس نہیں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ حضرت امادہ نے ٹھیک کہلے پر تفسیر ہو چکی تھی دوسرے علم علماء اسوں نے درست لہذا اختیار کیا کہ جو کچھ یہ حضرت امادہ رضی اللہ عنہما کا وہ لطف تھا اور ہمارے نزدیک بیات جائز نہیں کہ اسوں نے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کیا ہر وہ اسے آپ سے صحیح طور پر ثابت سمجھے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ دو تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْعَزْجِ قَالَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَعْبِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ كَيْمِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزْجِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوَيْزِ كَقَالَ تَلَّثُ قَالَ ابْنُ كَيْمِيَّةَ وَحَدَّثَنِي بِيَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَرِيِّ بِإِسْنَادٍ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ.

حضرت ابو محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالعزیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں کے بارے میں پوچھا تو اسوں نے فرمایا: تین رکعات ہیں۔ ابن عبید فرماتے ہیں، مجھ سے یہ یہ ابن ابی حبیب نے براہ طور پر روایت فرمادی ہے، ابو محمد سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ تَعَالَى عَمْرٌو أَنَّ حَصِينَ عَنْ أَبِي يَعْقُبٍ قَالَ سَمِعَ النَّسْرُورِيَّ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَقٌّ طَلَمَتِ الْحَمَوَاءُ لَحْهُ تَامَرًا ابْنُ عَبَّاسٍ قَكَرَ يَسْتَبْقَطُ إِلَّا أَبَا الْقَوَاتِ أَهْلُ النَّوْرُوْرَاءِ فَقَالَ لَا ضَعَابَهُ أَتَوْنِي أَدْمُوكُ أَصَلِي تَلَّثًا يُرِيدُ الْوَيْزُ وَرَكَعَتِي الْعَجَبُ وَصَلَاةُ الضَّبْعِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُمَ الشَّمْسُ فَقَالَ لَوَانَعَمَ

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسروق اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سات رکعات کرنا ہی اسے ہے مگر کچھ نکل آیا اس کے بعد حضرت ابن عباس انعام فرما ہر گئے پھر وہ ہزاروں الیٰ کی آواز میں سن کر بیدار ہوئے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے میں سوچ چکے ہیں، ذرا فجر کی دو رکعتیں اور فجر کی نادر پڑھو مگر ان اسوں نے فرمایا

براسط حضرت ام درود رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ — حضرت یحییٰ بن جزاہ حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ ناز کو قدر (طاق) بنا تے تھے جب بڑھا یا اور ضعف آگیا تو دو رکعتوں کے ساتھ وتر بنا لے گئے اس میں حضرت ابی امامہ کی روایت جیسا کہ امام ہے۔

اس سلسلے میں براسط حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت مقیم، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات کے ساتھ نماز کو وتر بنا تے تھے۔ ان کے درمیان سلام و کلام کے ذریعے تفویض نہیں کرتے تھے۔

ممکن ہے یہ وتروں کا حکم آنے سے پیش کی بات ہو، لہذا جرم چاہتا پانچ کے ساتھ وتر بنانا اور جرم چاہتا سات رکعات کے ساتھ ناز کو قدر بنانا مقصد بر تھا کہ دو وتر (طاق) نماز پڑھیں لیکن تعداد معلوم نہ تھی۔

حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس زکوہ کو بالام مقصد پر دلالت پائی جاتی ہے۔

حضرت مطاہ بن یزید سلمی، حضرت ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعات کے ساتھ وتر بناؤ اگر طاعت نہ ہو تو تین کے ساتھ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک کے ساتھ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارے سے پڑھو۔

حضرت مطاہ بن یزید، حضرت ابی ایوب انصاری

وَاللَّهِ أَعْلَمُ
۱۶۱۱ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَيْبَةَ قَالَ سَأَلْنَا نَعِيمَ بْنَ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَعْمَشٍ عَنْ حَمْرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجْرَاءِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِعَلَقِ عَهْرَةَ دَكْعَةَ فَكَلَّمَا كَبْرًا ضَمَعَتْ أَوْ كَرَّ بِسَبْعٍ فَالْكَلامُ فِي هَذَا مِنْ أَلْكَلامِ فِي حَدِيثِ أَبِي أَمَامَةَ أَيضًا.

۱۶۱۲ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا هَدُودٌ قَالَ سَأَلْنَا جَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ الْهَيْدِ عَنْ مَنْصُوبٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِخَمْسٍ وَيَسْبِعُ لِأَيُّضٍ بَدَنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هَذَا قِيلَ أَنْ يَحْكُمَ أَبُو تَرْفَانَ مَنْ سَأَلَ أُمَّ تَرْفَانَ وَمَنْ سَأَلَ أُمَّ تَرْفَانَ سَبْعَ وَكَانَ أَمَّا يُرَادُ مِنْهُمُ أَنْ يُسَلِّتُوا إِثْرًا لِأَعْدَائِهِمْ مَلُومًا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ كَذَلِكَ۔

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ سَأَلْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَسَأَفِيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَبُ يَتْرُوحُ خَانَ لَمْ تَسْتَطِعْ فَيَسَلُ خَانَ لَمْ تَسْتَطِعْ فَيُؤَادِحِدُهُ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْفِي رَيْبَاءَ۔

۱۶۱۴ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

الْمُهَيِّقِ أَقْبَهُ قَالَ لَا دَمَّ قَوْلَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدَتْ عَشِيْقَةً أَوْ مُسْطَاةً فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ هَيِّئَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْهِمَا طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ هُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَدْرَكَ ذَلِكَ ثَمَّ عَصْرَةً رُكْعَةً مَا لِكَلَامٍ فِي هَذَا إِسْنَادٍ الْكَلَامِ فِيمَا لَقَدْنَا مَهْ-

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر رکعتوں نے تین بار دو دو رکعتیں طویل ادا فرمائی وہ پہلی دو سے کچھ مختصر تھیں پھر دو پڑھیں وہ ان پہلی دو سے کچھ لمبی تھیں پھر دو رکعتیں پڑھے۔ پچیس یہ تیرہ رکعات ہوئیں اس میں وہی کلام ہے جو پہلے ہو چکا۔

براسطہ حضرت ابورامہ بھی اسی سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۶۰۹- وَفَسَدَ رُوقِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَصَيْبِيُّ بْنُ نَاصِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرًا بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَيِّرُ قَدَمَيْهِ بِيَوْمٍ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْ تَزِيْبُهُ وَتَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ هُوَ جَالِسٌ يُعَارِفُهُمَا إِذَا زَلَزَلَتْ وَهَلْ يَأْكُمُهَا الْكَافِرُونَ فَقَدْ يَبْهَوْنَ أَنْ يَكُونُوا ذَكَرَ لَحْمَهُ وَهُوَ التَّلَطُّعُ وَيَتَوَرَّعُ لِحْصَلِ ذَلِكَ كُلِّهِ وَتُرَاكِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَعْضِ مَا لَقَدْنَا مِنْ ذِكْرِنَا لَهُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا-

حضرت ابورقاب، حضرت ابورامہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لو رکعت کے ساتھ نماز کو کرتے رہتے تھے جب بن مبارک بعدی ہو گیا تو سات کے ساتھ پڑھتے گئے اور دو رکعتیں جیو کہ پڑھتے ان میں نماز اور لہجہ اور "قل یا ایہا الکفران" پڑھتے تھے۔ پس بائز سے کہ انہوں نے آپ کی جگہ نماز میں زوال اللہ و زوال کا اٹھا کر دیکھا کہ پھر وہ ان تمام کو در قرآن دیا پھر جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کچھ ذکر کیا ہے۔

ہم نے حضرت ابورامہ کا اپنا نقل بھی روایت کیا ہے جو اسی بات پر دلالت کرتا ہے

۱۶۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُؤَيِّرُ يَمَانَهُ فَتَشْتَدُّ بِذَلِكَ أَلَى الْيَوْمِ وَعِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَمَحَالٌ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عِنْدَهُ كَذَلِكَ وَقَدْ عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَلَكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْتَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ

حضرت ابورقاب فرماتے ہیں کہ حضرت ابورامہ نے تین رکعات پڑھتے تھے۔

پچیس ثبات، عموماً کہ حضرت امامہ کے نزدیک وہی ہی بن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک و زوال کی تعداد اسی طرح ہو اور ان کے علم ہی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ہے بلکہ وہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے اسے ہی وہی بات مانتے ہیں جو مضموم ہم نے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضرت زبیر بن عوف
سید بن عبدالرحمن بن ابی سلمیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراوا کے
آپ نے پہلی رکعت میں بیچ ام ربیع الاصلی، دوسری میں قل
یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہوا لفراد پر بھی جب ناسخ
برسنے تو تین بار سبحان الملک القدوس، پڑھا تیسری
بار آواز بلند فرمائی۔

حضرت سفیان، حضرت ابید سے روایت کرتے
ہیں انھوں نے پہلے سجدے کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زید سے روایت
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل
ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ دوسری رکعت میں
”قل لہذین کفرنا“ میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری
میں اللہ اواحد الصمد (سورۃ الماعن) پڑھتے۔
یہ اس بات کا دلیل ہے کہ آپ تین رکعات وتر
پڑھتے تھے۔

اس سلسلے میں حضرت ابومریرہ رضی اللہ عنہ کے
واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔
حضرت ابولسب بن عبدالرحمن اور اعرج، حضرت ابومریرہ رضی اللہ
عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
آپ نے فرمایا تین رکعات کے ساتھ وتر نہ پڑھو، پانچ ایسات
رکعات کے ساتھ و تراویح کو منسوب کی ناسخ سے مشابہت اختیار
نہ کرو۔

حضرت ابومریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ قَالَ أَبُو الْمُنْطَرِبِ بْنِ أَبِي
الْوَيْهَبِ قَالَ تَنَا مَعْتَدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْرِ
عَنْ ذَرَّعَانَ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوَيْهَبِ فَقَدَّرَ فِي الْأُولَى يَسْتَبِحِرُ اسْمَهُ رَبِّكَ الْأَعْلَى
وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَتَرَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يَمْدُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا حَسْبُ بْنُ نَعْمَانَ قَالَ تَنَا
أَبُو نَعْمَانَ قَالَ تَنَا سَعْيَانَ عَنْ زُبَيْرِ فَذَكَرَ

مِثْلَهُ بِاسْتِنَادِهِ۔
۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا
أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَا مَعْتَدُ بْنُ طَلْحَةَ
عَنْ زُبَيْرِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاسْتِنَادِهِ عَدُوًّا ثَنَةً
قَالَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضِي
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ اللَّهُ الْوَاحِدُ
الْقَدُّمُ فَهَذَا إِيدُلُ عَلَى أَنَّكَ كَانَ يُتَوَرَّعُ
بِثَلَاثٍ۔

۱۶۲۰۔ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا عَجِي
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ تَنَا سَكِينُ بْنُ يَلَالٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَعْقَلِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُتَوَرَّعُوا بِثَلَاثٍ وَأَوْ تَوَرَّعُوا بِخَمْسٍ
أَوْ سَبْعٍ وَلَا تَنْتَبَهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ

تَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ سَأَلْنَا وَهَيْبَ بْنَ عَالِدٍ قَالَ
سَأَلْنَا مَعْمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَلُو تَرَوْحَقَ مَعْنَى أَوْ تَرَى يَحْمِسُ فَحَسَنٌ وَمَنْ أَوْ تَرَى
يَسْلُكُ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ أَوْ تَرَى يَوَاحِدَةٌ فَحَسَنٌ
وَمَنْ لَمْ يَسْعَظْ فَلْيُرْوِ فِي إِيْمَاءٍ -

۱۶۱۵ - حَدَّثَنَا هَنْدٌ قَالَ سَأَلْنَا يَحْيَى بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّخَالِيِّ قَالَ سَأَلْنَا الْأَوْثَانَ عَنِ
سَأَلْنَا الزُّهْرِيَّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلُو تَرَوْ
حَقٌّ وَمَنْ سَأَأَ أَوْ تَرَى يَحْمِسُ وَمَنْ سَأَأَ أَوْ تَرَى
يَسْلُكُ وَمَنْ سَأَأَ أَوْ تَرَى يَوَاحِدَةٌ -

۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سَعْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنِ أَبِي
أَيُّوبَ قَالَ أَلُو تَرَوْحَقٌ أَوْ وَاحِدٌ مَعْنَى سَأَأَ أَوْ تَرَى
يَسْبِعُهُ وَمَنْ سَأَأَ أَوْ تَرَى يَحْمِسُ وَمَنْ سَأَأَ أَوْ تَرَى
يَسْلُكُ وَمَنْ سَأَأَ أَوْ تَرَى يَوَاحِدَةٌ وَمَنْ غَلَبَ
إِلَى أَنْ يَسْعَظَ فَلْيُرْوِ -

فَأَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اللَّهُ كَانُوا
مُخْتَارِينَ فِي أَنْ يُرْوَوْا بِمَا أَحْبَبُوا لَأَوْقَاتٍ فِي
ذَلِكَ وَلَا عَدَدٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا مَا يَصْلُحُونَ وَمَنْ
وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَلَابِ ذَلِكَ وَأَوْ تَرَى
وَسَأَأَ لَأَوْ تَرَى لِكُلِّ مَنْ أَوْ تَرَى بَعْدَ كِتَابِ هُنَى
وَمَنْ فَدَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى تَسْبِيحِ مَا قَدْ تَقَدَّمَ
مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَوَجِدَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلَى
صَلَاةٍ -

۱۶۱۷ - وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي

رضی اللہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں آپ نے فرمایا اور تم (ثابت) میں
پس جو شخص باپچ رکھتا ہے اسے اسے
اجماعت جنتین کے ساتھ پڑھے اس کے ساتھ
کیا اور جو ایک کے ساتھ اور اسے تو میں اچھا
ہے اور جملہات نہ رکھتا ہر وہ اشارے سے پڑھے
حضرت عطارد بن یزید، حضرت ابوالربیع رضی اللہ
عنه سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اور تم (ثابت) میں جو چاہے باپچ
رکھتا ہے اسے اور اسے جو چاہے میں کے ساتھ
اور جو چاہے ایک رکھتا ہے اسے اور اسے۔

حضرت عطارد بن یزید لیثی، حضرت ابوالربیع

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رضی اللہ
عنه فرمایا، واجب ہیں پس جو شخص چاہے میں کے ساتھ
اور جو چاہے ایک کے ساتھ پڑھے اور جو شخص
اشارہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ اشارے سے
پڑھے۔

اس حدیث میں بتایا گیا کہ فقہ پڑھنے میں ان کا اختیار
تھا کہ وہ پسند کر لیں اس میں وقت اور گنتی کا پابندی نہیں
تھی البتہ جو شخص وہ در (طاق) ہر اور رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اس کے لیے کچھ بھی چھوڑنا
جائز نہیں۔

پس ان کا اجماع گذشتہ کے مندرجہ ہونے پر روایت
کنا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
ان را امتی اگر گزراہی پر متفق نہیں کرے گا۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبدالرحمن بن ابی

اور جو کفارات اللہ تعالیٰ نے واجب کیے ہیں اس سے حج ہے کہ وہ فعلی بھی ہوتا ہے لیکن اس کے لیے فرض اصل ہے اور وہ حج اسلام ہے اسی سے نفل بھی ادا کیا جاتا ہے اور اس میں واجب بھی ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے جسے ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ اشارۃً۔ اس سے کفارت کرنا ہے اس کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے نذرانہ مجید میں فرض فرمایا یعنی کفار سے اور ظہار پس یہ تمام چیزیں بطور نفل ہی ادا ہوتی ہیں اور ان کے لیے فرض میں بھی اصول ہیں اور ہم کسی ایسی چیز کو نہیں پاتے کہ اسے بطور نفل ادا کیا جانا ہو لیکن فرض میں اس کی اصل نہ ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی امور فرض میں ہیں لیکن ان کو بطور نفل ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نماز جنازہ ہے وہ فرض ہے لیکن بطور نفل ادا نہیں کیا جاسکتا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ میت پر دو بار نماز جنازہ پڑھے یعنی دوسری بار نفل ہی اور اگر ایک چیز میں فرضیت ہوتی ہے لیکن اسے اسی طرح نفل کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور ہم ایسی کوئی چیز نہیں دیکھتے کہ وہ بطور نفل ادا ہو سکا اس کے لیے فرض میں مثال نہ ہو اور وہ بطور نفل (غیر فرض) ادا کیے جاتے ہیں پس جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور فرض میں اس کی شکل نہ ہو اور فرض میں ہم وتر و طلاق صرف تین رکعات پاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین (رکعات) ہیں۔ یہی تیا سب اور امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

صاحب کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تمہارا حکم دیکھو کہ وہ لوگ کراہت رکعات پڑھائیں فرماتے ہیں تادی سوسر آیات والی دوسری پڑھا حتیٰ کہ طولی قیام کی وجہ سے

لَهَا أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ الزَّكَاةُ وَ مِنْ ذَلِكَ الصِّيَامُ وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا أُوجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكُفَّارَاتِ وَمِنْ ذَلِكَ الْحَجُّ يَنْطَوُّ بِهِ دَلَةٌ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعُمْرَةُ يَنْطَوُّ بِهَا وَجُوبُهَا فِيهِ اخْتِلَافٌ سَنَدِيَّتُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِسْتِثْنَاءً لِلَّهِ تَعَالَى وَمِنْ ذَلِكَ الْوَتْرَانُ لَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَهُوَ مَا ذَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ مِنَ الْكُفَّارَاتِ وَالظَّهَارِ فَكَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا يَنْطَوُّ بِهَا وَذَلِكَ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا يَنْطَوُّ بِهِ إِلَّا وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ هِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَنْطَوَّ بِهَا مِنْهَا الْقَسْوَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَنْطَوَّ بِهَا وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ يَنْطَوُّ بِهَا لِأَخْرَجَ مِنْهُمَا تَكَانَ الْفَرْضِ قَدْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَنْطَوَّ بِمِثْلِهِ وَلَمْ تَرَ شَيْئًا يَنْطَوُّ بِهِ إِلَّا ذَلِكَ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ مِنْهُ أَحَدٌ وَكَانَ الْوَتْرُ يَنْطَوُّ بِهِ فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ كَذَا إِلَّا مَا لَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ وَالْفَرْقُ لَمْ يَجِدْ فِيهِ وَتَرَّا الْأَثْلَا تَكْتَبُ بِذَلِكَ أَنَّ الْوَتْرَ تَلْتَلُ هَذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَأَى يُوسُفَ وَ مُحَمَّدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَدْ رَوَى فِي ذَلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَا يَكْحَدُّكَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَارُ رَوْحِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ تَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ

بْنُ يُوسُفَ قَالَ تَنَايَكُونُ مُصْرَعَيْنِ جَعْفَرِ بْنِ
رَبِيعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ لَا تُؤَيِّرُوا بِشَلْتِ لَعْنَاتِ
تَشَهُؤِ أَيَا الْمُغْرِبِ وَلَكِنَّ أُوَيِّرُوا وَيَحْسِبُ
أُوَيْسِيَهُ أَوْ يَتَسَمُّ أَوْ يَأْجِدُ عَشْرَةَ -

فَقَدْ يَعْمَلُ أَنْ يَكُونَ كَرَاهٍ إِفْرَادًا أَوْ تَرْتِيبًا
حَتَّى يَكُونَ مَعَهُ شَفَعٌ عَلَى مَا قَدْ رُوِيَ قَبْلَ
هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَاشِئَةَ فَيَكُونُ ذَلِكَ
تَطَوُّعًا قَبْلَ الْوُتْرِ فِي ذَلِكَ نَعْيُ الْوَأْجِدَةِ
أَنْ تَكُونَ وَتَرْتِيبًا وَيَعْمَلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَعْنَى
مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي التَّحْيِيرِ
الْإِرَاتَةِ لَيْسَ فِيهِ إِيَابَةٌ أَوْ تَرْتِيبًا لِوَأْجِدَةٍ
فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذَا الْأَثَرِ الْإِثْبَاتُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوُتْرَ الْكَثْرَ
مِنْ رَكْعَةٍ وَكَرْمِيرٍ فِي الرُّكْعَةِ شَعْرًا وَأَنَّ الْوَيْلَةَ
يَعْمَلُ مَا قَدْ شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا فِي مَوْضِعِهِ
مِنْ هَذَا الْبَابِ

حُكْمُ الْوُتْرِ عَلَى وَجْهِ النِّظَرِ وَالْقِيَاسِ
فَمَا أَرَدْنَا أَنْ تَلْتَمِسَ

ذَلِكَ مِنْ طَرَفَيْهِ تَوَجُّدًا أَوْ تَرْتِيبًا يَجْلُو
مِنْ أَحَدٍ وَجِهَتَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ قَرَضًا أَوْ شَةً
فَإِنْ كَانَ قَرَضًا فَإِنَّمَا تَرْتِيبًا مِنْ الْفَرَضِ
إِلَّا عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجِهٍ فَمِنْهُمَا هُوَ رَكْعَتَانِ وَمِنْهُ
مَا هُوَ أَرْبَعٌ وَمِنْهُ مَا هُوَ ثَلَاثٌ وَكُلُّهُ تَدْجِعُ
أَنَّ الْوُتْرَ لَا تَكُونُ اثْنَتَيْنِ وَلَا أَرْبَعًا فَكَيْفَ
يَذَلِكَ أَنَّهُ ثَلَاثٌ هَذَا إِذَا كَانَ قَرَضًا وَأَمَّا
إِذَا كَانَ سُنَّةً فَإِنَّمَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا مِنَ السُّنَنِ
إِلَّا ذَلِكَ وَمِثْلُ فِي الْفَرَضِ مِنْ ذَلِكَ الصَّلَاةُ
مِنْهَا تَطَوُّعٌ وَمِنْهَا قَرَضٌ وَمِنْ ذَلِكَ الْقَضَاءُ

مروئی ہے فرماتے ہیں تین رکعات وتر پڑھ کر مزید
(کہ ناز) سے مشابہت اختیار نہ کرو بلکہ پانچ رکعات
تر یا گیارہ رکعات کے ساتھ ناز کو تر (طاق) بناؤ

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے ایک وتر
کو مکروہ خیال کیا تھا کہ اس کے ساتھ جفت رکعات ہوں
جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہم سے روایت کیا ہے جس پر وتر سے پہلے نفل پڑھنے
اس میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی نئی ہے اور یہ بھی احتمال ہے
کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کی روایت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اس
میں ایک رکعت وتر کا جواز نہیں ہے۔ — ان روایات

سے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں ،
ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے زیادہ نہیں اور ایک رکعت
کے بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔ البتہ تاویل میں اس
بات کا احتمال ہے جو ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر وقتاً
قیاس کے طور پر وتروں کا حکم

پھر ہم نے غور و فکر سے اس بات کا حل
جاہا تو رکھی کہ وتر دو حال سے غالباً نہیں فرض ہوں گے یا سنت
اگر فرضی ہوں تو فرضی فرضی کہیں صورتوں میں دیکھتے ہیں یعنی دو
رکعات میں بعض جاہ اور بعض تین رکعتیں ہیں۔
اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وتر دو یا چار رکعات
نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ تین رکعات ہی یا اس صورت
میں ہے جب فرضی ہوں اور اگر سنت ہوں تو فرضی ہی یا اس صورت
کہ اس صورت میں نہیں پلٹنے کے فرض ہی اس کی مثال نہ ہو
نازیب سے کچھ نفل ہیں اور کچھ فرضی احدقات کے لیے
میں فرض ہی اصل ہے اور وہ نکلوا ہے۔ روزوں میں بھی
فرض ہی اصل ہے اور وہ رمضان المبارک کے روزے میں

سَعِيدٌ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عَن
أَبِيهِ قَالَ أَلُوْتُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ أَبُو تَرِبَةَ يَلْتَمِسُ
رَكَعَاتٍ -

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَفَانَ
قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دُرَيْبٍ سَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا تَيْمٍ قَالَ صَلَّى
بِئْسَ الْوَسْوَءُ أَوْ تَرَانَعَنْ يَمِينِهِ وَأُمُّ وَالدِّهَ خَلَفْنَا
ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِمْ ظَنَنْتُ
أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَلْعَنِي -

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيْةٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَمِيرٍ عَنْ
ابْنِ عَمَلَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ سَمِعَا مَعَاذَ الْفَارِسِيِّ
يُسَلِّمُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِنَ الْوُتْرِ -

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ
قَالَ حَدَّثَنِي الْيَمِينِيُّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَيَّاشٍ
الْقُدْسِيَّ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ حَدِيثِ الصُّعْلِيِّ
قَالَ كَانَ مَعَاذُ يُقْرَأُ لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ
يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ يَفْضَلُ بَيْنَهُمَا وَيَبِينُ الثَّنَتَيْنِ
بِالسَّلَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ مِنْ خَلْفِهِ تَسْلِيمَةً فَلَمَّا
كُوْنِي قَامَ لَنَا مِنْ زَيْدِ بْنِ تَابِتٍ فَأَوْتَرْتُمْ ثَلَاثَ
لَمْ يُسَلِّمْ حَتَّى فَرَعَمْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ
أَرَفَيْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ إِنْ
سَلَّمْتُ انْقَضَ النَّاسُ -

فَهُوَ كَأَجْمَعًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَلُوْتُ الْوُتْرُونَ يَلْتَمِسُ فِيهِمْ
مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْأَثْنَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ
لَا يُسَلِّمُ فَلَمَّا نَمَتَ عَنْهُمَا أَنْ الْوُتْرَ ثَلَاثَ نَظَرْنَا
فِي حِكْمِ التَّسْلِيمِ بَيْنَ الْأَثْنَيْنِ مِنْهُمْ كَيْفَ
هُوَ أَيْنَا التَّسْلِيمُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَيُخْرِجُ
التَّسْلِيمَ بِهِ مِنْهَا حَتَّى يَكُونَ فِي عَدْرِ صَلَاةٍ
وَقَدْ رَأَيْنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ مِنَ الْفَرَسِ لَا

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا وتر تین رکعتیں ہیں اور وہ
خود بھی تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے مجھے تین رکعات وتر پڑھانے میں آپ کی دائیں
بجانب نماز ادا کر کے سلام کے پیچھے تھی۔ انھوں نے
من آخر میں سلام پیرا میرا خیال ہے انھوں نے
مجھے کھانا پالا۔

حضرت نافع اور مقبری سے مروی ہے ان دونوں
نے حضرت معاذ قاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ دونوں
کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

حضرت غنم صنائی فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی
اللہ عنہ رمضان المبارک میں دو رکعتوں کو قرآن سنانے
تھے قرآب ایک رکعت کے ساتھ فرماتے ان
کو اور دو رکعتوں کو سلام کے ساتھ جدا کرتے تھے
حتیٰ کہ پیچھے والا آپ کو سلام میں بیجا جب ان کی رات
ہو گئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمے
ہوئے اور دو رکعتوں کو تین رکعات وتر پڑھانے اور
فارغ ہونے سے پہلے سلام پیرا دو رکعتوں نے ان
سے کہا کیا آپ نے اپنے ساتھی کے طریقے کو چھوڑ
دیا فرمایا میں نہیں اگر میں سلام پیرا تو دو رکعتوں کو بھولتا۔

پرتام صحابہ کرام میں تین دو وتر پڑھتے تھے ان میں
سے بعض دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور بعض دو پھیرتے
جب ان سے یہ ثابت ہوا کہ وتر دو کی تین رکعتیں ہیں تو ہم نے
دو رکعتوں کے بعد سلام کے بارے میں غور کیا کہ اس کی کیا صورت
ہے تو ہم نے دیکھا کہ سلام نازک توڑ دیکھتے ہیں بعد سلام پھیرنے والا
اس کے ذریعے نماز سے باہر آجاتا ہے حتیٰ کہ وہ دوسری نماز
میں ہوتے ہیں۔

اللہ ہم دیکھنے میں کہ انھوں نے اس بات پر اجماع کیا کہ

قَالَ امْرُؤُوسُ بْنُ مَخْطَابٍ ابْنُ بَنِي كَعْبٍ وَتَوْبِعُ
الدَّارِيَّ أَنَّ يَوْمًا لَنَا سِرٌّ بِأَحَدِي عَشْرَةَ نَجْفَةً
قَالَ تَكَانَ النَّعَارِيُّ يُعْرَى ابْنُ الْمَيْمَنَةِ حَقٌّ يَقْعُدُ عَلَى
الْعَصَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا
فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ -

فَهَذَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَانُوا يُؤْتُونَ
بِثَلَاثٍ لِأَنَّهُ لَا يُجُوزُ أَنْ يَكُونُوا كَانُوا يُصَلُّونَ
شَفْعًا وَاحِدًا ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ عَلَيْهِ حَتَّى يَصَلُوا
بِشَفْعٍ آخَرَ -

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا يحيى بن
سليمن الجعفي قال اتانا بن وهب قال اخبرني
عمرو بن ابن ابي هلال عن السبان عن السور
بن عزمه قال قال ابا بكر ليلا فقال عمر ابي
لهما اذ يرتفعان وصعقنا وراوا فصلى بنا ثلاث
ركعات لم يسلم الا في اخرهن -

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثنا ابو داود قال
ثنا ابو خالد قال قال سالت ابا العالبيه عن ابي
فقال علمنا مصاب محمد صلى الله عليه وسلم
او علموا ان ابي بكر مثل صلوة المغرب غير
ان تقرأ في الثالثة فهذا وتر الليل وهذا
وتر النهار -

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا ابُو بَشِيرٍ الرَّقِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ ثَلَاثٌ يَوْمَ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ -

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا ابُو حَدَّادَةَ
قَالَ ثَنَا سَعْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ
الْحَارِثِ فَذَكَرَ مَثَلَهُ بِاسْنَادٍ ۴ -

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا

حصار پر ٹیک لگاتا اور ہم تقریباً فجر کے وقت میں وہاں رہتے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین رکعات وتر پڑھتے
تھے کیونکہ یہ جاننا نہیں کہ وہ دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہوں بلکہ
وہ دوسری دو رکعات بھی پڑھتے تھے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رکعت کے وقت
دنی کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں
نے فذ میں پڑھے آپ کوڑھے جسے قریم نے
بھی آپ کے پیچھے من بند کی انھوں نے میں تین
رکعات پڑھا میں اس وقت آخر میں سلام پھیلا۔
حضرت ابوخلدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابولہنا
سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا
ہمیں صحابہ کرام نے سکھایا یا فرمایا کہ انھوں نے سکھایا
کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں، البتہ ہم جیسی رکعات
جس قرآن نہیں کرتے قریبات کے وتر ہیں اور
وہ دن کے۔

حضرت عبد اللہ ابن مسور رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر میں نماز
مغرب کی تین رکعات ہیں۔

حضرت اعش، حضرت مالک بن حارث سے متنا
کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی نقل
ذکر کیا۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایا

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رکعت تہہ پڑھتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں ناز و نثار کیا اسے کرا لی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں بیٹے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں ہی ان کے پیچھے گیا اور ان کا انگریزی کرکھا اسے ابراہیمؑ کی رکعت کیا ہے فرمایا یہ وتر ہیں۔ میں یہ پڑھ کر سنا جا رہا ہوں۔ حضرت عمر بن مروہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مصعب بن سعد کربا کی تاریخوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل میں وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر بن مروہ کی روایت میں اس کے غمان پر دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ناز پڑھا جاتی جب فارغ ہوئے تو آگے ہو کر ایک رکعت ادا کی۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا ممکن ہے اس سے گھر کی طرف لوٹا جا رہا ہو اور اس نے اسے بعد وہ اس ناز سے پہلے ناز (دو رکعت) پڑھا۔

حضرت امام فرماتے ہیں حضرت سعد کے نمازوں والے اور آل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم، وتر تک دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ و ترا کرتے تھے۔

اس حدیث میں اللہ شہداء نے وتروں کے بارے میں آل سعد کا مذہب بیان کیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی آواز اور ان کے فعل کی اتباع کرتے تھے اور ان کے ایک رکعت وتر اس ناز کے بعد پڑھتے تھے وہ ان دونوں کے درمیان سلام کے ساتھ تہہ پڑھتے تھے۔

أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ كَانَ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ - ۱۶۳۳ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ تَنَاهَيْتُهُمْ قَالَ تَنَا حَصَيْنٌ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ - ۱۶۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَةَ قَالَ أَمَّا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحَّى فِي تَأْخِيَةِ السُّجُودِ فَصَلَّى رُكْعَةً فَاتَّبَعَتْهُ فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا بَلْحَنٍّ مَا هِيَ الزُّكُوعَةُ فَقَالَ وَتَرَانَا مَعِي قَالَ عَمْرُو بْنُ كُرَيْبٍ ذَلِكَ لِمِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ كَانَ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ يَعْنِي سَعْدًا قِيلَ لَهُ فَتَدْبِجُورٌ أَمْ يَكُونُ سَعْدٌ قَعْلٌ فِي ذَلِكَ مَا أَحْمَلَهُ مَا نَعَلَهُ عُمَانُ فِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ قِيَانٌ قَالَ تَائِلٌ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ صَلَّى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحَّى فَصَلَّى رُكْعَةً قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْإِنْصِرَافُ هُوَ الْإِنْصِرَافُ إِلَى صَلَاتِهِمْ وَقَدْ صَلَّى قَبْلَ ذَلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ -

۱۶۳۵ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ تَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ آلُ سَعْدِ وَآلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ فِي الرُّكُوعَتَيْنِ مِنَ الْوُتْرِ يُؤْتِرُونَ بِرُكْعَةٍ رُكْعَةٍ فَقَدْ بَيَّنَّ السُّعْبِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَذْهَبَ آلِ سَعْدِ فِي الْوُتْرِ وَهُمَا الْمُقْتَدُونَ بِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يَفْعَلُهُ وَأَنَّ وَتَرَهُمُ الْكِنْدِيُّ كَانَ رُكْعَةً رُكْعَةً إِنَّمَا هُوَ وَتَرٌ بَعْدَ صَلَاةٍ قَدْ

زمن نماز کی رکعات کو سلام کے ذریعے الگ الگ دجائے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ درود میں بھی اسی طرح ہو سلام کے ذریعے بسن کو میں سے جدا کرنا مناسب نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ متعدد دھما کر ہم سے مروی ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ ذرا دھا کرتے تھے پس وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت عبدالرحمن بھی فرماتے ہیں میں نے سوا کہا کہ آج صلا تیار کیے سلسلے میں چھوڑ کر نئی غالب نہ ہوگی۔ میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے نہ بچے کسی شخص کو محسوس کیا اور کہا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے لیے ہٹا تو وہ اٹھے اور مجھے انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا سنی کہ مکمل پڑھا پھر رکعت ادرسید کیا۔ میں نے کہا شیخ کو درج ہو گیا جب نماز پڑھنے لڑی تو میں نے فرمایا کیا امیر المؤمنین آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انھوں نے فرمایا بل یہ میرے ذریعہ۔ اس شخص کو لڑائی کہا جاوے گا ممکن ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو اور ایک رکعت پڑھ چکے ہوں۔ پھر ایک رکعت اس وقت پڑھی جب حضرت عبدالرحمن نے ان کو دیکھا اور حضرت عبدالرحمن کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نقل کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے عبادت جاری تھی اور حضرت عبدالرحمن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نقل کے خلاف پیمانے تھے اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

اس سے یہ منہم بیسے منہم ہی داخل ہو گیا۔
اور اگر اس سلسلے میں کوئی شخصیں میں استدلال کرے

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعید بن ابی وقاص کے خاندان کے چند بزرگوں نے میرے سامنے لگایا دی کہ حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ ذرا دھا کرتے تھے۔

يُنْبَغِي أَنْ يُفْعِلَ بَعْضَهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَا لَيْتَ الْيُؤَيِّرُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعِلَ بَعْضَهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ فَإِنْ قَالَ قَوْلٌ فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤَيِّرُ بِوَاحِدَةٍ ١٦٣١ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ شَتَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ شَتَا فَنَحْنُ بِبْنِ سُلَيْمَانَ الْخَزَاعِيِّ قَالَ شَتَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمَكْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْتِيِّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةُ عَلَى الْبِقِيَامِ أَحَدٌ فَعَمْتُ أَصْلِي فَوَجِدْتُ حَسْرَةً مِنْ رَجُلٍ مِنْ خَلْفِي فِي ظَهْرِي فَانظُرْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ فَحَيْثُ لَهُ تَعَدُّ مَا نَسْتَفْعِمُ الْقُرْآنَ حَتَّى حَقَّتْ شَرِّكَتُهُ وَوَجِدْتُ أَوْ هَمَّ الشَّيْخِ فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا صَلَّيْتُ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَالَ أَجَلٌ هِيَ وَتَرَى قَيْلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عُثْمَانُ كَانَ يُفْعِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوَيْتْرِهِ نَبِيكُونَ تَدَّ صَلَّى شَفْعَهُ تَبَدُّدَ الْإِلَافِ شَتَا دَرْتِي وَتَمَّتْ مَارَ لَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَفِي انْكَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَعَلَّ عُثْمَانُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْعَادَةَ الَّتِي قَدْ كَانَ حَرِيٌّ عَلَيْهَا قَيْلَ ذَلِكَ دَعَرْتَهَا وَعَلَى عَبْدِ مَا تَعَلَّ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَهُ صُحْبَةٌ فَقَدْ دَخَلَ بِذَلِكَ هَذَا الْمَعْنَى فِي الْمَعْنَى الْأَدْلَى وَإِنْ أَجْمَعُ فِي ذَلِكَ مُحْتَجٌّ بِحَارُوِي عَنْ سَعْدٍ -

١٦٣٢ - فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَأَلَ عَدْلَهُ بَنِي يُونُسَ قَالَ تَنَا بَكْرُ بْنُ مَضْرَعَانَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنِ شَيْبٍ مِنْ آلِ سَعْدٍ بِنِ ابْنِ وَقَاصٍ

حضرت عبدالرحمن بن زناد اپنے والد سے اور وہ سات (مشائخ) سید بن مسیب، عمرو بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمن، غار بن زبیر، ابو سلمان بن یاسر سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ ابوالزناد فرماتے ہیں بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں کسزاد افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے یاد کیا ہے تروہ یہی ہے کہ در ذیل رکعات میں مرفع ان کے آخر میں سلام پھیرے۔

پس یہ جو کچھ ہم نے فقہاء مدینہ اور علماء سے منقول ذکر کیا کہ ان کا تین رکعات اور اولیٰ پر اجماع ہے اور من ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درویش کے پاس میں مانا لیکن اس کے فیر کے ساتھ فتویٰ دیا اور اسے اس کے متعلقے میں بہتر جانا۔ حضرت عمرو بن زبیر نے بھی اس کے ساتھ فتویٰ دیا۔ ان سے حضرت زہری اور ان کے بیٹے شام نے درویش کے پاس میں وہ بات بیان کی جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کی ہے۔ پس ہمارے نزدیک بات یہ ہے اور اس کی مخالفت مناسب نہیں کیونکہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحابہ کرام کامل اور بعد والوں کی اکثریت کے اقوال پر گواہ ہیں اور پھر ان کے متنبین نے اس پر اتفاق کیا۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَبَابِ الرَّادِيُّ قَالَ سَأَلَ تَائِحَ بْنَ تَائِحِ بْنِ أَبِي الْيَاسِرِ قَالَ سَأَلْتُ تَائِحَ بْنَ تَائِحِ بْنِ أَبِي الْيَاسِرِ عَنْ السَّبْعَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَخَارِجَةَ بِنْتُ زَيْدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَسْجِدِي مَسْجِدِي سَوَاءٌ هُمْ أَهْلُ نَفَقَةٍ وَصَلَاةٍ وَفَضْلِ وَسَائِمًا ائْتَلَعُوا فِي الشَّيْءِ فَأَخَذَ يَقُولُ الْكُرْهُمُ وَالْقَضَائِمُ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الصَّفَةِ إِنَّ الْوُثْرَ تِلْكَ لَا يَسْلَمُ إِلَّا فِي آخِرِهِمْ فَهَذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ نَفَقَاءِ الْمَدِينَةِ وَعَلَمًا بِهِمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْوُثْرَ تِلْكَ لَا يَسْلَمُ إِلَّا فِي آخِرِهِمْ وَتَابَعَهُمْ عَلَى ذَلِكَ هَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ مُنْكَرِيهِمْ وَأَهُمْ وَقَدْ عَلِمَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ مَا كَانَ مِنْ دُشْرٍ سَعِيدٌ فَأَتَى بَغْيِرَةَ وَرَأَى أَوْلَىٰ مِنْهُ وَقَدْ أَتَى عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ بِذَلِكَ أَيضًا وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَأَبْنَةُ هِشَامٍ فِي الْوُثْرِ مَا قَدْ تَقَدَّمَ رَوَيْنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ فَهَذَا أَعْتَدْنَا وَمَا لَا يَتَّبِعِي خِلَانَهُ لِمَا قَدْ شَهِدَلَهُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ أَصْحَابِهِمْ وَأَقْوَالِ اللَّهِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ لَقِيَ عَلَيْهِ تَابَعَهُمْ۔

یہ بھی ان ہی لوگوں کے قول کی طرف تو تھا ہے جن کے نزدیک
ذکر تین رکعات ہیں۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس نفل کو مسیوب قرار دیا
اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی یہ بات نہ سمجھتی ہو
کہ یہاں تک کہ یہ ایسی صورت ہی ہو سکتی ہے جب آپ کے
ذکر دو رکعات ایسی بات ثابت ہوئی جو ان کے نفل کے خلاف تھی،
اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ان کی مخالفت
کرتے تو ان کی رائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے سے
زیادہ بہتر نہ ہوتی بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے
نفل کے خلاف جو کچھ مانا وہ محض ان کی رائے نہ تھی (بلکہ وہ ان کی
اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرے جو حضرت البر

عبداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت البر
فضال بن بیدر اور سماذ بن بل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مسجد میں
داخل ہو کر پڑھتے اور لوگ صبح کی نماز میں تھے انہوں نے
بعض ستروں کی طرف الٹ کر ایک ایک رکعت پڑھنے
پھر وہ لوگوں کے سامنے نماز میں شامل ہوئے۔

اسے اسراراً کہا جائے گا ہو سکتا ہے ان حضرت نفل سے
سے پہلے اپنے اپنے گروں میں دو رکعت کے ساتھ متعدد
رکعات پڑھی ہوں تو جو کچھ انہوں نے اپنے گروں میں پڑھا
وہ قطعاً (صحیح) ہیں اور جو کچھ مسجد میں پڑھا وہ ذکر طاعتی ہیں
یہ بھی ایسی بات کی طرف توجہ نہ لگے کہ ذکر تین رکعات ہیں۔

حضرت ابن ابی الزنادہ اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء
کرام کے قول کو ثابت رکھا کہ ذکر تین رکعات ہوں اور حضرت
ان کے آفریں سلام پھیرا جائے۔

فَصَلُّوا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا يَسْئَلُوهُ فَقَدْ عَادَ ذَلِكَ
إِلَى قَوْلِ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ الْوُتْرَ ثَلَاثٌ.

۱۶۳۶- وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ سَأَلْتُ الْوَدَّ وَ
قَالَ شَاخِمَادٌ عَنْ إِبرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ عَابَ
ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ وَحَالَ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ عَبْدُ اللَّهِ
عَابَ ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ مَعَ بَنِي سَعْدٍ وَعَلَيْهِ
إِلَّا لِعَنَى تَدْتَبَّتْ عِنْدَهُ وَهُوَ أَوْلَى مِنْ فِعْلِهِ
وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا خَالَفَهُ بِرَأْيِهِ لَمَّا
كَانَ رَأْيُهُ أَوْلَى مِنْ رَأْيِ سَعْدٍ وَلَمَّا عَابَ
ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ إِذَا كَانَ مَا أَحَدَ ذَلِكَ مِنْهُ هُوَ
الرَّأْيُ دَلِيلُ الَّذِي عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ مِمَّا
خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِي ذَلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّأْيِ.

۱۶۳۷- وَإِنْ أَحْتَجُّ فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهَذَا

قَالَ شَاخِمَادٌ بَنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ زَيْدِ
بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ
أَبَا الدَّرْدَاءَ وَفَصَّالَةَ بِنْتُ عُبَيْدٍ وَمَعَاذِ بِنْتُ
جَبَلٍ بَدَّ حُلُونَ الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةٍ
الْعَدَاةَ يَنْتَقِرُونَ إِلَى بَعْضِ السَّوَارِي فَيُؤْتِرُ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرُكْعَةٍ يُؤْتِرُ بِهَا حُلُونَ مَعَ
النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ قِيلَ لَهُ تَدْتَبَّتْ يَجُودَانِ يَكُونُ
ذَلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوا صَلُّوا فِي
بَيْتِهِمْ أَشْأَ عَاكِبِيَّةَ فَكَانَ ذَلِكَ الَّذِي
صَلُّوا فِي بَيْتِهِمْ هُوَ السَّفْعُ وَمَا صَلُّوا فِي
الْمَسْجِدِ هُوَ الْوُتْرُ فَيَعُودُ ذَلِكَ أَيضًا إِلَى أَنَّ
الْوُتْرَ ثَلَاثٌ.

۱۶۳۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا رَيْعُ الْمُؤَدِّونَ قَالَ شَا

ابْنٌ وَهَبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ زَيْدِ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوُتْرُ بِالْمَدِينَةِ
يَقُولُ الْفَقْهَاءُ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُونَ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

زوجہ پاک جو جائیں یا حاملہ ہوں تو رجوع کریں۔

حضرت سید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ پر رد کر دیا حتیٰ کہ جب وہ پاک ہو گئیں تو میں نے انہیں طلاق دی۔

حضرت ہشیم، حضرت ابوشیر سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا کیا تم عبد اللہ بن عمر کو جانتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا انہوں نے (عبد اللہ بن عمر نے) اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حاملہ تھیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ رجوع کریں جب پاک ہو جائیں تو انہیں طلاق دیں اور یہ طلاق بھی شمار کی جائے۔

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حاملہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات بارگاہِ نبوی میں ذکر کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر جب پاک ہو جائے

وَعَلَى الْإِثْمِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً كَثِيرًا اجْعَلْهَا تَمًّا لِيَطْلِقَهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ أَوْ حَامِلَةٌ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ مَسْعُومٍ قَالَ سَأَلْنَا هُشَيْمَ قَالَ تَمًّا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَامِلٌ فَوَدَّهَا عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْإِثْمِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَقْتُهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَشِيرٍ حَمِيدَ الْجَمَّالِيِّ قَالَ سَأَلْنَا هُشَيْمَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ فَرَدَّ كَمَا يَسْتَأْذِنُ مَثَلَهُ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْنَا وَهْبَ بْنَ جَرِيرَةَ قَالَ سَأَلْنَا هَاشِمَ بْنَ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلَةٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَيَا تَمًّا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلَةٌ فَأَنَّى قَالَ عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ مَرَّةً كَثِيرًا اجْعَلْهَا تَمًّا إِذَا طَلَقْتَهَا فَطَلِقْهَا قَلْبًا وَتُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمِنَ آيَاتِ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَى وَكَذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ هَذَا غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا فِيهِ۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُوَيْرِيَةَ قَالَ سَأَلْنَا أَحْمَدَ بْنَ مَنِعَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سَيْرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلَةٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۸۔ کتاب الطلاق

طلاق کے بیان میں

حائضہ عورت کو طلاق دینا اور پھر سنت طلاق دینے کا ارادہ کرنا

بَابُ الرَّجُلِ يَطْلِقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيدُ أَنْ يَطْلُقَهَا لِلسَّنَةِ مَتَى يَكُونُ لَهُ ذَلِكَ

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابیہ سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھے تھے جو اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ رجوع کریں حتیٰ کہ وہ (ان کی زوجہ حیض سے) پاک ہو جائے پھر اسے طلاق دیں فرماتے ہیں پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی جب تم عورتوں کو طلاق دو

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَعَلَّ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَسَّالَ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْءٌ فَكَيْفَ اجْعَلُهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ يَطْلُقُهَا قَالَ ثُمَّ تَدْرَأُ لِأَنَّ طَلْقَ الْمَرْءِ الْبَيْتَاءَ فَطَلَّقُوا مَنْ لَعَنَتْ يَتِيمَ أُمِّي فِي قَبْلِ عَدَّتْ يَتِيمًا

حضرت سالم رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا انہیں حکم دو کہ جب ان کی

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَعَلَّ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَسَّالَ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْءٌ فَكَيْفَ اجْعَلُهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ يَطْلُقُهَا قَالَ ثُمَّ تَدْرَأُ لِأَنَّ طَلْقَ الْمَرْءِ الْبَيْتَاءَ فَطَلَّقُوا مَنْ لَعَنَتْ يَتِيمَ أُمِّي فِي قَبْلِ عَدَّتْ يَتِيمًا

رجوع نہ کرے) حتیٰ کہ عدت گزار جائے تو اسے غلط طلاق کے ساتھ عورت جہلہ ہو جائے گی لیکن اسے رجوع کا حکم دیا جائے تاکہ اسے غلط طلاق کے اسباب سے نکال دے پھر چھوڑے یہاں تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر درست طلاق دے اور وہ درست طلاق کی عدت گزارے اس کے بعد اگر وہ چاہے تو رجوع کر لے اب وہ اس کی بیوی ہو جائے گی اور عدت باطل ہو جائے گی اور اگر چاہے تو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ درست طلاق کے سبب جہلہ ہو جائے یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ان میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ان کا خیال ہے کہ جب وہ اسے حالت حیض میں طلاق دے تو اس وقت تک (دوبارہ) طلاق نہیں دے سکتا جب تک اس حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرے حیض سے بھی پاک نہ ہو جائے۔ انہوں نے پہلے قول کی موافقت میں ہماری روایت کردہ احادیث کے مقابلے میں روایات پیش کی ہیں۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبد اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی یہ بات بارگاہ نبوی میں عرض کی گئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے پھر فرمایا چاہے کہ وہ رجوع کریں پھر پاک ہونے تک اسے سوکے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور اس کے بعد ایک ہو جائے اس کے بعد طلاق دینا ضروری ہو تو حالت طہارت میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے اب یہ طلاق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوگی۔

حضرت زہیر بن سنان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو صالح

قَرَّبَهَا تَمِصُّ فِي الْعِدَّةِ بَاتَتْ مِنْهُ بِطَلَاقٍ حَطَّاءٍ
وَلَيْكُمُ الْيَوْمَ مَرَانٌ تَرَوْنَ اجْعَلَهَا لِخَيْرِ جِهَتَيْهَا بِذَلِكَ
مِنْ اسْتِبَابِ الطَّلَاقِ الْحَطَّاءُ ثُمَّ يَسْتُرُ كَمَا
حَتَّى تَطَهَّرَ مِنْ هَذِهِ وَالْحَيْضَةِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا
طَلَاقًا صَوَابًا فَتَمِصُّ فِي عِدَّةٍ مِنْ طَلَاقِ
صَوَابٍ فَإِنْ شَاءَ سَرَّ اجْعَلَهَا وَكَأَنْتَ
أَمْرًا تَمًا وَبَطَلْتَ الْعِدَّةَ ثُمَّ قَرَّانٌ شَاءَ تَرَكَهَا
حَتَّى يَبِينَ مِنْهُ بِطَلَاقٍ صَوَابٍ فَهَذَا أَقْوَلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ -

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحْمَدُ وَبِهِمْ
أَبُو يُسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَرَّ عَمْرًا أَنَّهُ
إِذَا طَلَّقَهَا حَاتِئًا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ
أَنْ يُطَلِّقَهَا حَتَّى تَطَهَّرَ مِنْ هَذِهِ الْحَيْضَةِ
ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطَهَّرَ مِنْهَا -
وَعَارَضُوا الْأَشْيَاءَ الَّتِي سَرَّ وَبَيَّنَّا هَذَا
فِي مَرَاتِعِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ -

۲۱۲۔ بِمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ
وَأَبْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَالِحٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ
حَاتِئَةٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ عَلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْرَأْ جَعَلَهَا ثُمَّ
لِيَسِيكَمَا حَتَّى تَطَهَّرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطَهَّرَ
فَإِنْ بَدَأَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيَطْلِقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ
يَكْتَسِمَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ -

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْنَا

تو طلاق دین پوچھا گیا کیا یہ طلاق میں شمار ہوگی تو انہوں نے فرمایا۔

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے اپنی زوجہ کے بارے میں کہا کیا جس کو آپ نے طلاق دی تھی انہوں نے فرمایا میں نے اسے اس حالت حیض میں طلاق دی پھر میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ذکر کی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر طہارت کی حالت میں طلاق دین فرماتے ہیں میں نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّهُ قَلِيلًا اجْمَعَهَا فَإِذَا طَلَّقَتْ
حَتَّى يَطْلِقَهَا فَعِيلٌ أَيَحْتَسِبُ يَمَّا قَالَ قَمَةً -
۲۱۰ - حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْنَا الْمُعْضَلُ
قَالَ سَأَلْنَا هَبْرُونَ وَمَا وَدِعْنَا قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ سَلِيمَانَ عَنْ أَيْسَى بْنِ سَبْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ
ابْنَ عَمْرٍو كَيْفَ صَنَعْتَ إِذَا مَرَّتْ لَكَ الْيَوْمُ طَلَّقْتَ
قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو
فَأَنَّى عَمْرٍو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلَهُ فَقَالَ مَرُّهُ قَلِيلًا اجْمَعَهَا ثُمَّ لِيَطْلِقْهَا
عِنْدَ طَهْرٍ قَالَ فَتَلَّقْتُ حَمَلْتُ وَإِنَّكَ لَتَمَعِدُ
بِالطَّلَاقِ الْأَوَّلِ قَالَ وَمَا يَمْتَعِنِي إِنَّ كُنْتُ
أَسَاءًا وَاسْتَحْضَيْتُ .

۲۱۱ - حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ
سَأَلْنَا الْحَصْبِيَّ قَالَ تَلَّقْنَا بَرِيذَةَ ابْنَةَ إِسْرَاهِيلَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ كَيْفَ مَعِيرَةٌ بِنْتُ
يُونُسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَمْرٍو كُنْتُ رَجُلًا طَلَّقْتُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ
حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
وَهِيَ حَائِضٌ فَأَنَّى عَمْرٍو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلَهُ فَاَمْرَةٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَطْلِقُهَا
فِي قَبْلِ عَدَّتِهَا .

حضرت مغیرہ بن یونس (ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں
طلاق دیتا ہے (نواس کا کیا حکم ہے) انہوں نے فرمایا
تم عبد اللہ بن عمر کو جانتے ہو میں نے عرض کیا "جی
ہاں" فرمایا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں
طلاق دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور
علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس مسئلے میں
پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ
رجوع کریں اور پھر عدت (پوری ہونے) سے پہلے
طلاق دیں -

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک
جماعت نے ان روایات کو اپنانے سے بھرتے فرمایا کہ جو شخص اپنی
بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے وہ گناہ گار ہو اور اسے بقران
کرنا چاہیے کیونکہ اس کی یہ طلاق غلطی سے صادر ہو چھوڑنے

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمًا إِلَى هَذِهِ
الْأَشْيَاءِ فَقَالُوا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ
حَائِضٌ فَقَدْ أَشْرَعَ وَنَسَبَ لِي لَمَّا أَنْ يُرَاجِعَهَا
فَإِنْ طَلَّقَهَا ذَلِكَ طَلَّقَ فِي حَطَاءٍ وَسَيِّئٍ

نے اس کی مثل ذکر کیا۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِوٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قَدْ أَحْبَبَ سَائِمًا وَتَا فَرَعِينَ ابْنِ
عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الْأَنْبَاءِ أَمْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ
أَمْرَةٌ أَنْ يُبْسِكَهَا حَتَّى تَطْفَهُ ثُمَّ تَحْيِيصِي
ثُمَّ تَطْفَهُ

عَلَى مَا فِي الْأَنْبَاءِ الْأُولَى فَهَذَا وَلِي مِثْلَهَا
هَذِهِ أَوْجِبُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَنْبَاءِ۔

وَأَمَّا وَجْهَهُ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظِيرِ فَإِنَّا
وَجَدْنَا الْأَصْلَ فِي ذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ حَيْضٌ أَنْ
يُطْلِقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا وَنَحْوَهُ أَنْ يُطْلِقَهَا
فِي طَهْرٍ قَدْ طَلَّقَهَا فِيهِ وَقَدْ نَهَى عَنِ الطَّلَاقِ
فِي الطَّهْرِ الَّذِي قَدْ طَلَّقَهَا فِيهِ كَمَا نَهَى عَنِ
الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ ثُمَّ مَا آتَيْنَا هُمْ لَا يَحْتَلِفُونَ
فِي رَجُلٍ جَاءَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا ثُمَّ أَرَادَ
أَنْ يُطْلِقَهَا لِلْمَشْتَرَةِ أَنَّهُ مَمْنُوعٌ مِنْ ذَلِكَ
حَتَّى تَطْفَهُ مِنْ هَذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِي كَانَ
الْحِمَامِعُ فِيهَا وَمِنْ حَيْضَةٍ أُخْرَى بَعْدَ مَا
وَجَدَ جَمَاعَةٌ لَا يَأْهَابُ فِي الْحَيْضَةِ كَحِمَامِعِ
إِيَّاهَا فِي الطَّهْرِ الَّتِي يُعَقِّبُ بِذَلِكَ الْحَيْضَةَ
فَمَنْ كَانَ حَكْمُ الطَّهْرِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلُّ
حَيْضَةٍ كَحَكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِي دَفُوعِ
الطَّلَاقِ فِي الْحِمَامِعِ فِي ذَلِكَ وَكَانَ مَنْ
جَاءَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَيْسَ لَهُ
أَنْ يُطْلِقَهَا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ بَيْنَ ذَلِكَ
الْحِمَامِعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ فِي الَّذِي يُؤْتِيهِ حَيْضَةٌ
كَامِلَةٌ مُسْتَقْبِلَةٌ كَانَ كَذَاكَ فِي التَّنْظِيرِ
أَنَّهُ لَا أَطْلَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ أَرَادَ
بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُطْلِقَهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ

ان روایات میں حضرت سالم اور حضرت نافع رضی اللہ
عنہما نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے
بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ننان کو حکم دیا کہ وہ بیوی کو دراز
جیض سے پاک ہونے اور دوسرا جیض آنے پھر اس سے پاک
ہونے تک روکے رکھیں یہ بات پہلی روایات سے ناگہ ہے
لہذا یہ ان سے اولیٰ ہے۔ روایات کے طریقے پراس باب کا
بیان یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پراس کا بیان اس طرح ہے کہ میں ایک
قاعدہ معلوم ہے وہ یہ کہ مرد کو منع کیا گیا کہ وہ عورت کو صالح جیض میں
طلاق دے اور اس بات سے بھی منع کیا گیا کہ جس طہر میں طلاق دے
چکا ہے اس میں دوسری (اطلاق دے) تو جس طہر میں طلاق دے چکا
ہے اس میں طلاق دینے سے اس طرح منع کیا گیا جس طرح حالت
جیض میں طلاق دینے سے منع کیا گیا پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی
شخص کے بارے میں اتفاق ہے جس نے حالت جیض میں بیوی
سے جماع کیا پھر اسے سنت طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے تو جب
تک اس جیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا، اور اسی طرح ہر
والے جیض سے پاک نہ ہو جائے باطلاق دینا ممنوع ہے تو حالت
جیض میں جماع کو اسی طرح قرار دیا جسے اس طہر میں جماع کرنا جو اس
پہلے جیض کے بعد آ رہا ہے تو جب طلاق کے سلسلے میں جیض کے
بعد والے طہر کا وہی حکم ہے جو خود جیض کا ہے کہ اس میں
طلاق دینا اور جماع کرنا برابر ہے اور جو آدمی حاضر عورت
سے جماع کرے تو وہ اس کے بعد طلاق نہیں دے سکتا
حتیٰ کہ اس جماع اور طلاق کے درمیان جو وہ دینا چاہتا
ہے ایک۔۔۔ والا کال جیض پایا جائے تو قیاس اسی
طرح ہے کہ جب وہ بیوی کو حالت جیض میں طلاق دے
اور اس کے بعد پھر طلاق دینا چاہے تو اسے نہیں
کر سکتا حتیٰ کہ پہلی طلاق جو اس نے دی ہے اور
دوسری طلاق کے درمیان ایک (مستقل) آنے

نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بعد رسالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ ماغزہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس لیے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر روکے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائیں پھر جسے آبلے گئے پھر پاک ہوں تو یہ عدت (گنہگار) ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے بعد عورتوں کو طلاق دی جائے۔

حضرت قسبنی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اللہ انہوں نے فرمایا کہ اے ارشاد فرمایا) پھر اسے چھوڑ دیں حتیٰ کہ پاک ہو جائے پھر دوسرا یعنی آگے اور اس سے بھی پاک ہو جائے پھر انہوں کو طلاق دیکھو۔
حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوب اور عبد اللہ حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن سعید موسیٰ بن عقبہ اور عبد اللہ بن عمر، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اخافہ ہے کہ جماع سے پہلے طلاق دے۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں

أَبُو صَالِحٍ قَدْ كَرَّ بِاسْتِئْذَانِهِ مِثْلَهُ -
۲۱۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ
عُمَرَ وَصِوِّحِ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ
حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَرَّةً فَلَمَّا رَأَى
ثُمَّ لَمْ يَسْكُهَا حَتَّى تَطَهَّرَ ثُمَّ تَحِيصَنَ ثُمَّ
تَطَهَّرَ فَذَلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَنَّا وَ
جَدَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النَّسَاءُ -

۲۱۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ ثنا الْقَعْبِيُّ قَالَ ثنا مَالِكٌ قَدْ كَرَّ بِاسْتِئْذَانِهِ
مِثْلَهُ غَيْرَ امْرَأَةٍ قَالَ ثُمَّ تَبَرَّكُهَا حَتَّى تَطَهَّرَ
ثُمَّ تَحِيصَنَ ثُمَّ تَطَهَّرَ ثُمَّ أَنْ شَاءَ طَلَّقَ -

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَيْمَةَ قَالَ
ثَنَا حَبِيبُ بْنُ جَرَّ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَ
عُبَيْدِ اللَّهِ -

۲۱۷ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا
الْحَصِيبُ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ
سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۲۱۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ وَمُوسَى بْنُ عَقِبَةَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
ذَكَرَ مِثْلَهُ قَدْ أَدَقِيلُ أَنْ يُجَامِعَهَا -

۲۱۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ
قَالَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثنا مَاهِيَةُ
قَالَ ثنا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ قَالَ كُنِيَ نَافِعٌ عَنْ

مسلے میں اس (مندر جہاں) حدیث سے استدلال کیا۔ وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ طلاق اس کے وقت پر اور ایک خاص طریقے سے دیں پس اگر وہ اس کے حکم کے خلاف طلاق دیں تو ان کی طلاق واقع نہیں ہوگی وہ کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو حکم دے کہ وہ اس کی بیوی کو ایک خاص وقت میں خاص طریقے پر طلاق دے اور وہ اس کو کسی دوسرے وقت طلاق دے یا کسی شرط پر طلاق دینے کا حکم دے اور وہ اس شرط کے خلاف طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے اس بات کے خلاف کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا یہ حضرات فرماتے ہیں اس طرح بندوں کو جس طریقے کا حکم دیا گیا اس کے مطابق طلاق دیں تو واقع ہوگی اور جب اس کے خلاف دیں تو واقع نہ ہوگی۔

لیکن اکثر اہل علم نے ان کی مخالفت کی کہ وہ فرماتے ہیں طلاق دینے کے بارے میں یہ بات کا بندوں کو حکم دیا گیا ہے وہ اسی طرح سے جس طرح تم کہتے ہو کہ جب عورت یاک ہوا اور اس طرح میں اجماع صحیح ہے ہوا ہوا باطل ہو نیز اگر وہ تین طلاقیں دینا چاہیں تو الگ الگ دینے اور انہی نہ دینے کا حکم ہے اب اگر وہ اس بات کے خلاف کرتے ہوئے اس وقت طلاق دیں جس وقت طلاق دینا ان کے لیے مناسب نہیں اور جتنی طلاقیں دینے کا حکم ہے اس سے زیادہ دیں تو انہوں نے جو کہ یہ کیا وہ لازم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم میں تجاوز کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے یہ وکالت کی طرح نہیں کیونکہ وکیل (ریمل) اپنے متوکل کے لیے کرتے ہیں یہ وہ اپنے افعال میں ان (توکلین) کے قائم مقام ہوتے ہیں لہذا اگر وہ حکم کے مطابق کریں تو لازم ہو جائے گا اور اگر حکم کے خلاف کریں تو لازم نہیں ہوگا اور بندے سے طلاق دینے میں اپنی ذات کے لیے عمل کرتے ہیں دوسروں کے لیے نہیں اور نہ ہی اپنے رب سے بدلے کے لیے کرتے ہیں اور وہ اپنے اس عمل میں کسی کے قائم مقام نہیں ہوتے کہ ان سے اس بات کا قصہ کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں

اِحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَعْنَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لِمَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِقْتَمَا اَمْرًا عِيَادًا اَنْ تَطْلِقُوْا التَّوَقُّتَ عَلٰى صَعْتِهٖ فَطَلَعُوْا اَعْلٰى غَيْرِ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ لَمْ يَقْتَرِ طَلًا فَمَهُمْ وَقَالُوْا اَلَا تَرَوْنَ اِنَّ رَجُلًا لَوْ اَمَرَ مَرًا جَلًا اَنْ يُّطْلِقَ اِمْرًا تَا فِيْ وَقْتِ عَلٰى صَعْتِهٖ فَطَلَعَهَا فِيْ غَيْرِهٖ اَوْ اَمْرًا اَنْ يُّطْلِقَهَا عَلٰى شَرْطٍ لَمْ يَطْلِقْهَا عَلٰى غَيْرِ تِلْكَ الشَّرْطِ لَمْ يَطْلِقْهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَقْتَرِ اِذْ كَانَ قَدْ خَالَفَ مَا اَمَرَهُ فَاَلَا فَكَيْدُكَ اَطَّلَعُ الَّذِيْ اَمَرَهُ بِالْعِيَادِ فَيَا اَذْقَعُوْا كَمَا اَمَرُوْا بِهٖ وَقَرَّ وَاِذَا اَذْقَعُوْا عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ لَمْ يَقْتَرِ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوْا الَّذِيْ اَمَرَهُ بِالْعِيَادِ مِنْ اِقْتِمَا الطَّلَانِ هُوَ كَمَا ذَكَرْتُمْ اِذَا كَانَتْ اَمْرًا اَوْ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ اَوْ كَانَتْ حَامِلًا وَاَمَرُوْا بِتَفْرِيقِ الشَّلَاتِ اِذَا ارَادُوْا اِبْتِغَاءَهُنَّ وَلَا يُؤَقِّمُوْنَهُنَّ مَعًا وَاِذَا خَالَفُوْا ذٰلِكَ فَطَلَعُوْا فِي الْوَقْتِ الَّذِي لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يُّطْلِقُوْا فِيْهِ وَاذْقَعُوْا مِنَ الطَّلَانِ اَكْثَرُ مِمَّا اَمَرُوْا بِاِقْتِمَاعِهٖ لِيَزِمَهُمْ مَا اَذْقَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَهُمُ الشُّمُوْنُ فِي تَعَدُّبِهِمْ مَا اَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَانُوْكَ لَا تِلْكَ اَلْوَكْلَاةُ اِنَّمَا يَقْتَعُوْنَ ذٰلِكَ لِيَلْمُوْا جَلِيْبَنَ فَجَحْتُوْنَ فِيْ اَفْعَالِهِمْ تِلْكَ مَحْتَمُهُمْ حِيَانَ قَعُوْا ذٰلِكَ كَمَا اَمَرُوْا لِيَزِمُوْا اِنْ قَعُوْا ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ مَا اَمَرُوْا بِهٖ لَمْ يَزِمُوْا بِالْعِيَادِ وَفِي طَلَا قِيَهُمْ اِنَّمَا يَقْتَعُوْنَ لَا لِنَفْسِهِمْ لَا لِغَيْرِهِمْ لَرِيْبِيْهِمْ عَزَّ وَجَلَّ

والاجین یا یا جائے۔

ہمارے نزدیک اس بات میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور روایات میں اس کی ہم نوائیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول میں ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پہلے طلاق دینے کے بعد اس وقت دوسری طلاق دینے سے منع کرنے میں جب تک دو طلاقیں کے درمیان ایک اور جین نہ آجائے اس بات کی دلیل ہے کہ سنت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک بار میں دو طلاقیں کو جمع نہ کرے اسے سمعوا، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بیک وقت تین طلاقیں

دینا

ابن طاووس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو العصباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضرت صدیق اکبر کے دور میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں!

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو کئی تین طلاقیں دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہوگی جب کہ سنت وقت میں دی گئی ہو وہ لوگوں کو اس طہارت میں جو جس میں جہاں نہیں کیا گیا انہوں نے اس

حَتَّى يَكُونَ بَيْنَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا
إِيَّاهُ وَيَبِينُ كَلَاثِمَهُ إِنَّمَا مَا الشَّافِي حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً
فَهَذَا وَجْهُ التَّظَاهُرِ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ
وَمَوْافِقَةِ الْأَشَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُونُسَ

رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفِي مَنْعِ الرَّجُلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ابْنَ عَمْرٍو أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الطَّلَاقِ
الْأَوَّلِ حَتَّى يَكُونَ بَعْدَ ذَلِكَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً
فَيَكُونُ بَيْنَ التَّطَلُّقَاتَيْنِ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً
وَيَدُلُّ أَنَّ سَلَّمَ طَلَّاقَ الشَّيْءِ أَنْ لَا يَجْمَعُهُ مِنْهُ
تَطَلُّقَاتَانِ فِي طَفْعٍ وَاحِدٍ فَافْتَاهُ ذَلِكَ
قَالَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَ مُحَمَّدٍ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ -

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ

ثَلَاثًا مَعًا

۲۲۰ - حَدَّثَنَا دُرَيْرُ بْنُ الْعُرْجِ قَالَ سَأَلْنَا
أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ قَالَ سَأَلْنَا عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُو جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ
أَنَّ الْفَلَاحَ كَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرَى بَعْضَ
وَأَثَرًا مِنْ أُمَّةِ عُمَرَ
أَبْنِ عَبَّاسٍ نَعَمْ -

تَحْقِيقُ مَسْئَلَةٍ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَتَدَّ هَبَ قَوْمًا إِلَى أَنَّ
الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا فَدَعَتْ
عَلَيْهَا وَاحِدَةً إِذَا كَانَتْ فِي وَقْتِ سُنَّتِهِ
وَ ذَلِكَ أَنْ تَكُونَ طَاهِرَةً فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ وَ

لے لوگو! تمہارے بے طلاق میں ٹھہراؤ خدا اور شخص طلاق کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی (طرف سے دہائی) تاخیر میں جلدی کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔

اسحق بن اسرائیل اور احمد بن منصور ریادی، عبدلرزاق سے وہ عمر سے وہ طلاق سے وہ اپنے دل سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس پہلی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے البتہ ان دونوں حضرات نے (اپنی روایتوں میں) حضرت ابوالصبا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے سوال کا ذکر نہیں کیا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس جواب کی طرح ذکر کیا جو اس (پہلی) حدیث میں مذکور ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا جو ہم نے اس حدیث سے نقل کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو خطاب کیا جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں جنہیں اس بار سے میں دور رسالت والی بات معلوم تھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات) کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی رو کر گئے والے نے اس کا رد کیا۔ لہذا یہ حدیث گزشتہ کے منسوخ ہونے پر بہت بڑی حجت ہے کیونکہ جب تمام صحابہ کرام کا نقل ایسا نقل ہے کہ اس سے حجت قائم ہوتی ہے تو ان کا کسی بات پر اجماع بھی قابل استدلال اجماع ہے تو جس کسی بات کے نقل کرنے پر ان کا اجماع دھم اور خطا سے بری ہے اس طرح کسی لائے پر ان کا اجماع بھی دھم اور خطا سے بری ہے۔

اللَّهُ عِنْدَهُ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي الطَّلَاقِ آتَاةٌ وَإِنَّمَا مَنْ تَعَجَّلَ آتَاةَ اللَّهِ فِي الطَّلَاقِ أَلْزَمْنَا لَهُ آيَاةَ

۲۲۱ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ تَنَا اسْحَابُ ابْنِ اسْرَائِيلَ كَالْأَخْبَرِ بِنَا عِنْدَ الرَّاقِ -

ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الرَّيِّ مَادِي قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْرِ عَنْ طَاوِسِ عَنْ أَبِي بَرَّةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْدُ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي آدِلِ هَذِهِ الْبَابِ غَيْرَ أَنَّهُمَا تَمَّ يَدُ كَمَا أَبَا الصَّبَاءِ وَلَا سَوَاءَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ وَذَكَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا قَبْلَ هَذَا الْحَدِيثِ فَخَاطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِذَلِكَ النَّاسَ جَمِيعًا وَفِيهِمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ الَّذِينَ قَدْ عَلِمُوا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ فِي ذَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ يَنْكِرُهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكَرًا وَكَمْ يَدُ قَعْدَةً فَكَانَ ذَلِكَ أَكْبَرَ الْحُجَّةِ فِي تَسْوِغِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّ لَنَا لَمَّا كَانَ وَعِنْدَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا وَعِنْدَ جَمِيعِ يَدِ الْحُجَّةِ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ اِجْمَاعًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ وَكَمَا كَانَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ بَرِيئًا مِنْ التَّوَهُّمِ وَالرُّذُلِ كَانَ كَذَلِكَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الرَّأْيِ بَرِيئًا مِنَ التَّوَهُّمِ وَالرُّذُلِ -

وَلَا يَجْلُونَ فِي فِعْلِهِمْ ذَلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ
فَبَرَاءٌ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ إِصَابَةٌ مَا مَرَّهَمْ بِهِ
الَّذِينَ يَجْلُونَ فِي فِعْلِهِمْ ذَلِكَ مَحَلَّهُ فَكَمَا كَانَ
ذَلِكَ كَذَلِكَ لِرُؤْيَاهُمْ مَا قَعَلُوا وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ
مِتَّاقَةً لِنُهُمَا عَنَّا لَا تَأْتِيْنَا أَشْيَاءَ مِمَّا
قَدْ نَهَى اللَّهُ تَعَالَى الْأُمَّةَ عَنِ فِعْلِهَا وَأَوْجِبَ عَلَيْكُمْ
إِذَا قَعَلْتُمْهَا أَحْكَامًا مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ تَهَا هُمْ عَنِ
الْيَهْلَاءِ وَوَصَفَهُ يَا أَيُّهَا الْمُتَكْرِمُونَ الْفَعُولُ وَرُؤْيَاهُمْ
وَلَمْ يَمْتَعِ مَا كَانَ كَذَلِكَ أَنْ تَخْرُجَ بِهَا الْمَاءُ
عَلَى رُؤْيَاهَا حَتَّى يَبْعُدَ مَا مَرَّهُ اللَّهُ تَعَالَى
بِهِ مِنَ الْكُفْرَةِ فَكَمَا رَأَيْنَا الْفَهْلَاءَ فَوَلَّاهُمُكَرًا
وَرُؤْيَاهُمْ وَأَقْدَمَ لِرُؤْيَاهُمْ حُزْمَةٌ كَمَا كَانَ
الطَّلَاقُ الْمَنْهِيُّ عَنَّهُ هُوَ مُتَكْرَمٌ مِنَ الْفَعُولِ وَرُؤْيَاهُمْ
وَالْحُزْمَةُ بِهِ وَاجِبَةٌ.

وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتُمْ عَنَّا مِنْ الْأَخْطَابِ
عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللَّهِ أُمَّرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَأَمْرَهُ
يُمَرَّاجِعُهَا وَتَوَاتَرَتْ عِنْدَهُ بِذَلِكَ الْأَقْبَارُ وَكَانَ
ذَكَرْتُهَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَكَذَلِكَ جُؤْرًا أَنْ يَوْمَ مَرَّ
بِالْمَاءِ اجْتَمَعَ مَنْ لَمْ يَبْقَ طَلَاقٌ فَكَمَا كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقُ
فِي الْحَيْضِ وَهُوَ وَفَّقَ لَا يَحِلُّ إِيْقَاعُ الطَّلَاقِ
فِيهِ كَانَ كَذَلِكَ مَنْ طَلَّقَ أُمَّرَأَتَهُ تَلَا تِلْكَ وَاقَعَهُ
كَلَامًا فِي وَصْفِ الطَّلَاقِ لِرُؤْيَاهُمْ مِنْ ذَلِكَ مَا أَلْزَمَ
نَفْسَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ قَعَلَهُ عَلَى خِلَافٍ مَا مَرَّ
بِهِ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ.

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا مَا رَوَى الْأَعْمَشِيُّ بِهِ كَانَتْ حُجَّةً قَاطِعَةً
وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ قَلِمًا كَانَ رُؤْيَاهُمْ رَضِيَ

جن کے لیے قائم مقام ہیں توجیب باتوں سے تو جو کچھ انہوں نے
کہا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ یہ ان امر میں سے ہے جن سے منع
کیا گیا کیونکہ جو کچھ دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بعض کاموں
سے منع فرمایا لیکن عمل کرنے کی صورت میں احکام واجب کر دیئے
ان باتوں میں سے ایک تہار ہے کہ اس سے منع
کیا اور اسے بری بات اور جھوٹ قرار دیا لیکن
اس کے باوجود جو ایسا کرے اس کی بیوی کے
(خاندن پر) اس وقت تک حرام ہونے کو منع
نہیں کیا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے
مطابق کفارہ ادا نہ کر دے تو جب ہم دیکھتے
ہیں کہ تہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے
باوجود حرمت لازم ہو گئی اسی طرح جس طلاق سے منع
کیا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہے اس کی وجہ
سے حرمت واجب ہو جاتی ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنه نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کی اس طلاق کے بارے میں پوچھا جو انہوں
نے اپنی بیوی کو حائضہ جیسی ہی دی تھی تو آپ نے انہیں رجوع
کا حکم دیا اس سلسلے میں تو اتر کے ساتھ روایات مروی
ہیں۔ اور میں (امام حمادی) نے انہیں گزشتہ باب میں ذکر
کیا ہے اور جس شخص کی طلاق واقع نہ ہو اس کو رجوع کا
حکم دینا جائز نہیں تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی کی
حالت میں دی ہوئی طلاق ان پر لازم کر دی اور اس وقت دنیا
جائز نہیں اس طرح جو شخص (ایکدم) تین ملاطین دے تو طلاق واقع
ہو جائے گی اور جو کچھ اس نے نفس پر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ
اس نے یہ عمل یا امور برے کے خلاف کیا اس باب میں تیس اس ہی ہے۔
اور جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے
اگر ہم اس پر اکتفا کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا
کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا زمانہ آیا تو آپ نے فرمایا

ہوا چنانچہ وہ حکم پونے کے لیے آیا تو میں اس کے ساتھ گیا۔ تاکہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے پوچھوں ان دونوں نے فرمایا کہ ہم اس کے لیے اس عورت سے نکاح جائز نہیں سمجھتے حتیٰ کہ وہ دوسری عورت سے نکاح کر لے اس نے کہا میں نے تو ایک ہی وقت میں طلاق دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کچھ تیرے ہاتھ میں تھا اسے تو نے چھوڑ دیا اب مزید تیرے اختیار میں کچھ نہیں۔

حضرت مجی بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت بکر بن اشج نے ان کو معاویہ بن الربیعہ الصاری سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور عامر بن عمر (رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس حضرت محمد بن ایاس بن بکر آئے اور کہا کہ ایک دیہاتی شخص نے اپنی بیوی کو جاع سے پہلے تین ملائین دے دی ہیں آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہتے آپ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں چنانچہ ہم نے اس کو کہا یا تو اس نے جا کر ان دونوں سے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے اے ابوہریرہ! آپ! میں کو کونسا یہ ایک مشکل مسئلہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک طلاق سے جدا کرتی ہے اور تین ملائین لے حمل کر دیتی ہیں حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔

حضرت محمد بن ایاس بن بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے باکرہ عورت کو تین ملائین دینے کے بارے میں پوچھا اور میں (حضرت محمد بن ایاس) بھی اس شخص کے ساتھ تھا تو ان سب

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَتَانَ حَدَّثَنَا قَالَ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِنَا نَكَاحًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا كَحُرِّ بَدَا لَهْ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِينِي فَدَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا لَا تَزَوِّجُ أَنْ يَنْكِحَهَا حَتَّى تَزَوِّجَ رَوْحًا عَيْرَكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ طَلَا فِي آيَاتِهَا وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ أَدَسَلْتُ مَنْ يَدُكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ قَضِيلٍ۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَيْفٍ عَيَّاشِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَامِرِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَّاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَلَا مَّا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى مَا كَانَتْ تَزَوِّجُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيهِ مِنْ قَوْلٍ قَدْ هَبَّ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيْفٍ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَاسْتَفْتَيْتُهُمَا ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَخْبَرَنَا فَدَهَبْتُ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَزَوِّجُ إِذْ هِيَ بِهَا كَحُرِّ بَدَا لَهْ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ عَيْرُكَ فَقَالَ ابْنُ وَهَيْبٍ هُرَيْرَةُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَعُصَلَةٌ فَقَالَ ابْنُ وَهَيْبٍ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَعُصَلَةٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ حَتَّى تَنْكِحَ رَوْحًا عَيْرَهُ۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدَّبُ قَالَ تَنَا حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ هُرَيْرَةَ وَابْنَ

حضرت طلحہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا میں اسے تم سے جدا کر دیں گی اور باقی طلاقیں زیادتی (گناہ) ہے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حرام سے پہلے تین طلاقیں دے دیں حضرت عطا فرماتے ہیں میں نے اس کا کوئی خبر نہ سنی اور تین طلاق ایک ہوتی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم واقف ہو ایک طلاق اسے جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کر لے۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک طلاق اسے جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ عورت اس (پہلے خاندان) کے لیے حلال نہیں یہاں تک کہ دوسرے خاندان کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے اور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوئیں تو آپ اس کو سزا دیتے۔

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو غیر مہر خور ہو تو تین طلاقیں دیتا ہے، فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کر لے۔

۲۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ تَمَّاشُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ تَمَّاشُ شَعْبَةَ عَنْ مَتَّوْبٍ عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِأَمْرَةٍ قَالَ كَلَامٌ تَسْبِيحُهَا وَتَكْ وَسَأْوَرُهَا عِدَّةً وَإِنْ .

۲۳۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَكْبَرِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ ابْنِ التَّمَّانِ بْنِ أَبِي عَمِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّهُ كَانَ جَاءَ رَجُلًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَسَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ كَيْ طَلَّقَ النَّبِيُّ وَاحِدَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا مَا لَأْتِ تَمَّاشُ الْوَاحِدَةَ فَيَسْبِيحُهَا وَالثَّلَاثَ تَحْرِمُهَا حَتَّى تَنْكِحَهُ تَوَجَّاهُ عَيْرُهُ .

۲۳۳ - حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ تَمَّاشُ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَبِيحَةَ وَيَحْيَى بْنُ الْأَسَدِ قَالَ تَمَّاشُ ابْنُ الْهَادِ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَلَامٌ تَسْبِيحُهَا وَالثَّلَاثَ تَحْرِمُهَا .

۲۳۴ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ تَمَّاشُ سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مَتَّوْبٍ قَالَ تَمَّاشُ أَبُو عَمْرٍو عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ قَالَ لَا رَجُلٌ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَهُ تَوَجَّاهُ عَيْرُهُ قَالَ وَكَانَ كَهَمٌ مِنَ الْعَطَّابِ إِذْ آتَى بَعْضُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ كَلَامًا أَوْجَعَ ظَهْرَهُ .

۲۳۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَتَّوْبٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَطْلِقُ الْبَيْتَ كَلَامًا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَهُ تَوَجَّاهُ عَيْرُهُ .

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَلَقِ الْيَكْرِ فَلَا تَأْوِهُ وَمَعَهُ فَكَلِمَةٌ قَالَ حَرِّمَتْ عَلَيْكَ -

صحابہ کرام) نے فرمایا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيِّدَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْيَكْرَ فَلَا تَأْوِهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَتَّكِمَهُ وَوَجَّاهُ عَيْرُهُ -

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو مرد کو تین طلاقیں دیتا ہے فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ دوسرے خاندان سے نکاح کرے۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ طَلَقِ الْيَكْرِ فَقَالَ لَا تَأْوِهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَتَّكِمَهُ وَوَجَّاهُ عَيْرُهُ -

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ حرام ہو گئی اور تار سے طلاقیں اس کی گردن پر ہیں (یعنی گناہ گار ہوا) بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے نفاق کیا ہے۔

۲۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ طَلَقِ الْيَكْرِ فَقَالَ لَا تَأْوِهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَتَّكِمَهُ وَوَجَّاهُ عَيْرُهُ -

حضرت عبدالاعلیٰ، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی نقل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَلَقِ الْيَكْرِ فَقَالَ لَا تَأْوِهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَتَّكِمَهُ وَوَجَّاهُ عَيْرُهُ -

حضرت جہاد سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دیا ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ تیرے نکلنے کی کوئی سبیل تیار ہو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تم کو رسولی کو طلاق دو تو ان کی مدت کو ملحوظ رکھ کر طلاق دو اور ان سے ایسے وقتیں طلاق دو کہ وہ عورت کی رخصتی طلب ہے کہ حالت ہجر میں طلاق دو پھر ان کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس کے مرواتی مروی ہے۔

۲۳۰ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ طَلَقِ الْيَكْرِ فَقَالَ لَا تَأْوِهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَتَّكِمَهُ وَوَجَّاهُ عَيْرُهُ -

حضرت ابوالواکل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دیتا ہے، فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرے خاندان سے نکاح نہ کرے۔

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

بَابُ الْأَقْرَاءِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْأَقْرَاءِ
الَّذِي يَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا طَلَّقَتْ فَقَالَ قَوْمٌ
هِيَ الْغَيْرُ وَالْحَيِضُ وَقَالَ آخَرُونَ هِيَ الْأَطْلَمَةُ .

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا
الْأَطْلَمَةُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعُمِّ حَيْثُ طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِهْرَاقًا
وَهِيَ حَائِضٌ مُرَّةٌ أَنْ يُؤْمَرُ بِإِحْمَالِهَا ثُمَّ يَتْرُكُهَا
حَتَّى تَطْلُمَ ثُمَّ لِيُطَلِّقَهَا إِنْ شَاءَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ
الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ
وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِاسْتِنَادٍ فِي الْبَابِ الَّذِي
قَبْلَ هَذَا الْبَابِ .

قَالُوا فَتِلْكَ أَمْرَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الطُّهْرِ وَيَجْعَلُ
الْعِدَّةَ دَوْمًا وَكَهَاءً أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الْحَيْضِ
وَأُخْرَجَ مِنْ أَنْ يَكُونَ عِدَّةً كَتَبْتُ بِذَلِكَ
أَنَّ الْأَقْرَاءَ هِيَ الْأَطْلَمَةُ .

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَخْرَجِينَ
أَنَّ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُوِيَ عَنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَمَا ذَكَرُوا .

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا هُوَ أَتَمُّ مِنْ ذَلِكَ
فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى
آلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا ثُمَّ
يُسْتَهْلَمُ حَتَّى تَطْلُمَ ثُمَّ يَتْرُكُهَا ثُمَّ
لِيُطَلِّقَهَا إِنْ شَاءَ وَقَالَ تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي
أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ
ذَكَرْنَا ذَلِكَ أَيْضًا بِاسْتِنَادٍ فِي الْبَابِ الَّذِي

ذریعہ جہا ہے نہ نام بیان حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابوحنیفہ کے قول
لفظ اقراء کی تحقیق

حضرت امام ابوحنیفہ مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگوں (فقہاء) کا
اسن اقراء کے بارے میں اختلاف ہے جو مطلقہ عورت پر واجب ہے
ایک جماعت کے نزدیک اس سے عین روز ہے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ روز
جو لوگ اسے ہفت روزہ دیتے ہیں ایسی دلیل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد و گواہی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی
بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر چھ روز
حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو طلاق دیں تو یہ حدیث
(وقت) جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں عورتوں
کو طلاق دی جائے تم نے اسے اس کی سند کے ساتھ گزرتا ہے باب
میں ذکر کیا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو حکم دیا کہ وہ انہیں حالت طہ میں طلاق دیں اور اس کی حدیث
قرار دیا جس کو نہیں نیز انہیں حالت حیض میں طلاق دینے سے منع
کیا اور اسے حدیث بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا
کہ "اقراء" سے مراد طہ ہے۔

دوسرے حضرات کی طرف سے ان کے خلاف حدیث ہے۔
کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس نثرِ مروی
ہے جس طرح انہوں نے ذکر کیا۔

لیکن ان ہی سے اس سے زیادہ مکمل حدیث مروی ہے ان سے
مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کو حکم دیا کہ وہ ان کو رجوع کے بارے میں فرمائیں پھر اسے اپنی بیوی
کو چھوڑے کہیں (یعنی طلاق نہ دیں) حتیٰ کہ وہ ایک ہو جائے پھر عین
آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور فرمایا
کہ یہ وہ گنتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس
کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے ہم نے اس حدیث کو بھی

۲۳۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيِّبَانٌ
 قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ كَاتِبٌ لَهُ وَدَيْتَا الْعِيَادَ أَوْ رَأَى
 أَنْ لَا يَنْبَغِي لَكُمْ الْبَسَاءُ إِلَّا عَلَى شَرِّ مَا يَكُونُ مِنْكُمْ
 مِنْ نِكَاحٍ فِي عِدَّتَيْهِمْ فَكَانَ مِنْ نِكَاحِ امْرَأَةٍ فِي
 عِدَّتِهَا لَمْ يَذُبُّ نِكَاحَهُ عَلَيْهَا وَهُوَ فِي
 حُكْمٍ مِنْ لَمْ يَتَّعِدْ عَلَيْهَا نِكَاحًا فَالتَّظَنُّرُ عَلَى
 ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هُوَ إِذَا عَقِدَ عَلَيْهَا
 طَلَاقًا فِي وَقْتِ فَتَدْبُجُ عَنْ إِبْتِغَاءِ الطَّلَاقِ
 فَيَبْرَأُ أَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ ذَلِكَ وَأَنْ يَكُونَ فِي حُكْمٍ
 مَنْ لَمْ يُوقِعْ طَلَاقًا.

كَالْجَوَابِ فِي ذَلِكَ أَنْ مَا ذُكِرَ مِنْ
 عَقْدِ التَّكْجَارِ كَذَلِكَ هُوَ لَكِنَّ لَكَ الْعُقُودَ كُلَّهَا
 الَّتِي يَدْخُلُ الْعِيَادَ بِهَا فِي أَشْيَاءَ لَا يَدَّ حُلُونَ
 فِيهَا إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرُوا بِإِلْتِزَامِ حُلُولِهَا وَأَمَّا
 الْخُرُوجُ مِنْهَا فَقَدْ يُصَوِّرُ بِغَيْرِ مَا أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ
 بِهِ مِنْ ذَلِكَ أَمَّا قَدْرًا أَمَّا الصَّلَوَاتُ قَدْ أُمِرَ الْعِيَادُ
 بِدُخُولِهَا أَنْ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ وَالْإِسْتِجَابِ الرَّبِّ بِالدُّخُولِ
 فِيهَا وَأُصْرُوهُ أَنْ لَا يَخْرُجُوا مِنْهَا إِلَّا بِالتَّسْبِيحِ
 فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ بِغَيْرِ طَهَارَةٍ وَبِغَيْرِ
 تَكْبِيرٍ لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِيهَا وَكُلٌّ مِنْ تَكْلَمِ فِيهَا
 بِكَلِمَةٍ مَكْرُوهَةٍ أَوْ تَعَلُّلِ فِيهَا أَشْيَاءَ مِمَّا لَا يَقَعُ
 فِيهَا مِنَ الْأَكْلِ وَالْقُرْبِ وَالْمَسْحِ وَمَا أَشْبَهَهُ
 تَخْرُجُ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَكَانَ مَسِيئًا فِيمَا قَعَلَ
 فِي ذَلِكَ فِي صَلَوَاتِهِ فَكَذَلِكَ الدُّخُولُ فِي
 التَّكْجَارِ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ الْعِيَادُ
 بِالدُّخُولِ فِيهِ وَالْخُرُوجُ مِنْهُ قَدْ يَكُونُ بِمَا
 أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ بِهِ مِنْهُ وَبِغَيْرِ ذَلِكَ فَهَذَا
 كَلِمَةُ حَوْلِ الرَّبِّ حَلِيفَةُ رَأَى فِي حَلِيفَتِهِ وَهَذَا

حضرت شعیب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے اس کی نقل روایت کرتے ہیں۔
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی نقل روایت کرتے ہیں۔
 اگر کوئی شخص کے کہہ دیکھتے ہیں بندوں کو اس بات
 کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورت کے کچھ شرارت کی بنیاد پر نکاح کریں
 ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کو عدت کے دوران نکاح
 سے منع کیا گیا، پس جو شخص کسی عورت سے اس کی
 عدت کے دوران نکاح کرے اس کا اس سے نکاح ثابت
 نہیں ہوگا اور وہ نکاح ذکر نہ والے کے حکم میں ہوگا تو
 اس پر تیسرا کاقتنا ہے کہ اگر وہ ایسے وقت میں طلاق دے
 جب طلاق دینا منع ہے تو طلاق واقع نہ ہو اور وہ طلاق نہ
 دینے والے کے حکم میں ہو۔

اس سلسلے میں جواب یہ ہے کہ بقیہ نکاح کے سلسلے میں تو
 کچھ ذکر کیا گیا ہے ان تمام عقود کا معاملہ اسی طرح ہے جن
 کے ذریعے بندے کسی کام میں داخل ہوتے ہیں یعنی وہ صرف
 اسی صورت میں ہی اس کام میں داخل ہوتے ہیں جو حکم کے
 مطابق ہو۔ لیکن (کسی کام سے) نکلنے کی صورت میں ماوربہ
 طریقے کے علاوہ بھی نکل سکتے ہیں۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نماز
 کو تکبیر اور ان اسباب کے ذریعے شروع کر سکتے ہیں جن کے
 ذریعے وہ نماز میں داخل ہوتے ہیں اور انہیں حکم ہے کہ سلام
 کے بغیر نماز سے نہ نکلیں اب جو شخص ہمارے اند تکبیر کے بغیر
 نماز شروع کرتا ہے وہ نماز میں داخل نہیں ہوتا اور جو
 شخص نماز میں نماز تکلم کرے یا کوئی ایسا کام کرے جو
 نماز میں نہیں کیا جاتا مثلاً کھانا پینا اور چلنا وغیرہ تو نماز سے
 خارج ہو جاتا ہے اور جو نکل اس نے نماز کے دوران کیا
 اس کی وجہ سے گناہ گار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نکاح
 میں داخل ہونے کے لیے اس بات پر عمل ضروری ہے جب تک بندوں
 کو حکم دیا گیا ہے کہ نکاح سے نکلنا بعض اوقات ان امور کے ذریعے
 ہوتا ہے جن کے ساتھ نکلنا حاکم دیا گیا اور بعض اوقات دیگر امور کے

جس سے بعض متقدمین نے استدلال کیا لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اہل عرب بعض اوقات جیض کو اور بعض اوقات طہر کو "قرء" کہتے ہیں بعض اوقات جیض اور طہر جمع ہوتے ہیں تو دونوں کا نام "قرء" رکھ دیتے ہیں۔

یہ بات ہم امام محمدی رحمہ اللہ سے محمود بن حسان نخوی نے بیان کی وہ عبدالملک بن شہام سے وہ البرزید سے اور وہ ابو عمرو بن عمار سے روایت کرتے ہیں۔

یہاں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ عنہ ہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مدت کی تکمیل پر عمرتوں کو حلال کر دینے کا حکم دیا ہے اور آپ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) اسے اقرار کے طہر ہونے پر دلیل نہیں قرار دیتے تھے کیونکہ آپ کے نزدیک اقراء سے مراد جیض ہیں یہ بات آپ سے مروی ہے تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنہیں اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا، کے نزدیک اس میں قرء بمعنی طہر پر دلیل نہیں تو بعد والوں کے نزدیک بھی اسی طرح ہو گا ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی قول اسی باب میں مناسب مقام پر ذکر کریں گے۔

"اقراء" سے طہر مراد لینے والوں کے دلائل میں سے یہ بھی ہے۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا کو تیسرے جیض کے شروع ہونے پر (اپنے ہاں) منتقل کر لیا ابن شہاب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عروہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام حضرت ام المومنین سے جگہ جگہ کہا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ قرء فرمایا ہے حضرت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ لَكَ ذَٰلِكَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَرَوَيْكَ لَا تَفْعَلُ ذَٰلِكَ لِأَنَّ الْعَرَبَ قَدْ سَمَّيَ الْحَيْضَ قِرَاءً وَسَمَّيَ الطَّهْرَ قِرَاءً وَقَبَّعَتِ الْحَيْضَ وَالطَّهْرَ وَاسْمَيْهِمَا قِرَاءً ۱-

۲۲۲ - حَدَّثَنِي بِذَٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْسَانَ النَّخَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنَ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَبِيٍّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ أَلْعَاءِ -

وَفِي ذَٰلِكَ أَيْضًا حَاجَةٌ أُخْرَى أَنْ عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِي تَخاطَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَوْلِهِ فَبَكَتِ الْيَمَانَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءَ مَوْلَمَ يَكُونُ ذَٰلِكَ عِنْدَهُ كَوَلِيَّةٍ أَوْ الْأَقْرَاءِ الْأَظْهَارِ الَّتِي أَظْهَلَهَا مُرًا وَقَدْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحَيْضَ فِيمَا رَوَى عَنْهُ فَإِنِ ذَاكَ كَانَ هَذَا عِنْدَ عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَدْ تَخاطَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ لَا دَلِيلَ فِيهِ عَلَى أَنَّ الْقِرَاءَ الطَّهْرَ كَانَ مِنْ بَعْدِهِ فَبَيِّنًا أَيْضًا كَذَٰلِكَ وَمَسْتَدْرِكُ مَا رَوَى عَنْ عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ إِنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

وَكَانَ مِمَّا اخْتَجَرَ بِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْأَقْرَاءَ الْأَظْهَارَ أَيْضًا -

۲۲۸ - مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَهْبَرَنَا ابْنُ ذَهَبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا تَقَلَّتْ حَقِصَةً بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّارِ مِنَ الْحَضْرَةِ السَّائِلِيَّةِ وَيَسْأَلُ ابْنُ شَهَابٍ قَدْ كَرِهْتُ ذَٰلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةَ قَدْ جَادَلَهَا فِي ذَٰلِكَ أَمَا مِثْلِي

اس کی سند سے گزشتہ باب میں ذکر کیا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طہر میں طلاق دینے سے روکا جو اس جین کے بعد ہے جس میں طلاق دی حتیٰ کہ ایک طہر گزرے اور پھر جین آجائے اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی "یہ وہ عدت (رگنتی) ہے جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔" سے طہر مراد ہونا تو آپ اس معنی کے بعد والے طہر میں طلاق دینا جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد سے اس کی انتظار نہ فرماتے کیونکہ یہ طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا حتیٰ کہ ایک اور طہر آجائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان جین ہوتی تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت دی ہے اس سے مراد وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو واجب ہے کہ یہی وہ عدت ہو جسے عورتیں گرامی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسمیں ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ عدت ہے اور وہ چار

ہیے دس دن ہیں۔

اور ان میں سے ایک مطلقہ عورت کی عدت ہے اور وہ تین توہین

ان میں سے ایک ماہ کی عدت ہے کہ اس کا پچھرا پچھرا ہونا ہے تو لفظ عدت ایک اسم ہے جس کے مختلف معانی ہیں ایسا نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آئے تو اس سے قراءہ ہی مراد ہو تو اس طرح جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو اس کے لیے قراءہ کا اسم ثابت نہیں ہو گا یہ صحیح سادہ ہے اور اگر ہم بیان زیادہ گفتگو کرنا چاہیں تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے مستأخرہ عورت سے فرمایا اپنے "اتقوا" کے دنوں میں نماز چھوڑ دو قرہاں اتقوا سے مراد جین ہے جو زبان رسالت سے بیان ہوا یہ وہی بات ہے

قَبْلَ هَذَا الْبَابِ كَلَّمَا نَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّسَاعِ الطَّلَاقِ فِي الطَّهْرِ الَّذِي بَعْدَ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَ فِيهَا حَتَّىٰ يَكُونَ طَهْرٌ وَحَيْضَةٌ أُخْرَىٰ بَعْدَهَا قَبْتٌ بِذَلِكَ أَكْثَرُ كَمَا كَانَ أَمَّا دَقُّوْهُ فَيَتَلَكَّ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ كَمَا الْبَيْتَاءُ أَوْ لَطْفًا أَمَّا إِذَا لَجَعَ لَمْ يَنْبَغِ أَنْ يُطَلَّقَ بَعْدَ طَهْرٍ هَذَا وَالْحَيْضَةُ وَلَا يَنْبَغُ طَهْرٌ بَعْدَهَا لِأَنَّ ذَلِكَ طَهْرٌ وَحَيْضَةٌ لَمْ يَمِزْهُمَا الطَّلَاقُ فِي ذَلِكَ الطَّهْرِ حَتَّىٰ تَكُونَ طَهْرًا أُخْرَىٰ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذَلِكَ الطَّهْرِ حَيْضَةً قَبْتٌ بِذَلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ كَمَا الْبَيْتَاءُ إِذَا هِيَ دَقَّتْ مَا تُطَلَّقُ الْبَيْتَاءُ وَكَيْسَ إِكْفَافًا عِدَّةً طَلَّقَتْ كَمَا الْبَيْتَاءُ يَجِبُ بِذَلِكَ أَنْ تَكُونَ هِيَ الْعِدَّةُ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيْتَاءَ لِأَنَّ الْعِدَّةَ مُخْتَلِفَةٌ

مِنْهَا عِدَّةُ الْمَوْتَىٰ عَنْهَا وَجْهًا أَرَبِيًّا أَشْهُرًا وَعَشْرًا

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّغَةِ خَلْفَهُ قُرْءٌ

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْحَامِلِ أَنْ تَضَعُ حَمْلَهَا

فَكَانَتْ الْعِدَّةُ اسْمًا وَاحِدًا لِمَعْنَى مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهُ اسْمُ عِدَّةٍ وَجِبَ أَنْ يَكُونَ قُرْءًا فَكَذَلِكَ لَمَّا لَزِمَهُ اسْمُ الْوَقْتِ الَّذِي تَطَلَّقُ فِيهِ الْبَيْتَاءُ اسْمُ عِدَّةٍ لَمْ يَثْبُتْ لَهُ بِذَلِكَ اسْمُ الْعِدَّةِ وَعِدَّةٌ مَعَادَةٌ صَحِيحَةٌ وَتَوَارَدَتْ أَنَّ مَكْرَهُمَهَا فَكُنْتُمْ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ فِي الصَّلَاةِ أَيَا مَرَأَتِكَ فَعَقُولُ الْأَقْرَاءُ هِيَ الْحَيْضُ عَلَىٰ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی بات فرماتے تھے۔
یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے
اقوال میں جو ہماری مذکورہ بالا گفتگو پر دلالت کرتے
ہیں۔

ان کو (جو ابنا) کہا جائے گا کہ یہ بات (اس وقت دلیل)
ہوتی جب اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف نہ ہونا
لیکن جب ان کے درمیان اختلاف ہے اور بعض نے وہ بات فرمائی
جو تم کہتے ہو اور دوسرے صحابہ کرام اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو
تمہارے وقت پر اس کا دلیل بننا ضروری نہیں۔

جن مذکورہ روایات سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے
ان کے خلاف صحابہ کرام سے روایات مروی ہیں جو
اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ”اقرء“ سے
بہر کے ملادہ معنی مراد ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت
علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے
ہیں انہوں نے فرمایا جب تک وہ تیسرے جین سے غسل
نہ کرے اس کا خاندنہ زیادہ حق رکھتا ہے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے
اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اسے دو حین آئے جب تیسرا جین آیا
اور وہ غسل خانہ میں داخل ہوئے تو اس کا خاندنہ آگیا اس نے حین
بار کہا میں نے تجھ سے رجوع کر لیا پھر وہ دونوں اپنا مسئلہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے چنانچہ حضرت عمر
فاروق اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما اس بات پر متفق ہو گئے کہ
جب تک اس کے لیے نماز پڑھنا مازوں میں ہو جائے تو اس کا خاندنہ
زیادہ حق رکھتا ہے (یعنی رجوع صحیح ہے)۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو (خاندنہ کی طرف) لوٹا دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ
فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے تو

مِنْهُ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ
قَالُوا فَهَذِهِ أَقَاوِيلُ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
فِي ذَلِكَ حَدِيثٌ عَلَى مَا ذُكِرْنَا.

قِيلَ لَهُمْ هَذَا لَوْلَمْ يَخْتَلِفْ أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا
إِذَا اختلفوا فيه فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذُكِرْتُمْ
وَقَالَ الْآخَرُونَ مِنْهُمْ يَخْلَفُ ذَلِكَ لَمْ يَجِبْ
بِمَا ذُكِرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ

فَمَا رَوَى خِلَافَ مَا اخْتَجَبُوا بِهِ
مِنْ هَذِهِ الْأَثَارِ الْمَذْكُورَةِ وَعَمَّنْ مَرَّ وَرَتَّ
عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الدَّالَّةُ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ عَيْرُ
الذَّطْمَاءِ

۲۳۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ
عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَزَّوَجَهَا أَحَقَّ بِهَا مَا لَمْ
تَغْتَسِلْ مِنَ الْخَيْضَةِ الشَّالِثَةِ.

۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ
تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارِمٍ وَمَنْ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلَمَةَ
أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَكَهَانَتْ حَيْضَتَيْنِ
فَلَمَّا كَانَتْ الشَّالِثَةَ وَدَخَلَتْ الْمَغْتَسِلَ
أَنَاهَا وَوَجَّهَهَا فَقَالَ قَدْ مَرَّ بِجَسْمِكَ مَسَلًا
فَأَنْتِ تَقَعَا إِلَى عَمْرٍو فَأَجَمِعْ عَمْرٍو وَعَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّلَاةُ وَقَدْ ذُكِرَ
عَنْهُ عَلَيْهِ

۲۳۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم شکر کہتے ہو لیکن کیا تم جانتے ہو کہ ان افراد کیا ہیں ان کے اقراء سے ہر مرد ہیں۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی فقیر کو نہیں پایا مگر وہ یہی بات کہتا تھا یعنی جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر سے تیسرے جیص کا خون آنا شروع ہو جائے تو وہ اس (خاندان) سے بری ہوگی اور وہ (خاندان) اس (بیوی) سے بری ہوگی کیونکہ وہ اس کی طارت ہوگی اور نہ وہ اس کا وارث ہوگا۔ حضرت سلمان بن یسار، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب سطلہ عورت کا تیسرا جیص شروع ہو جائے تو وہ خاندان سے اور خاندان اس سے بری ہو جائے ہے۔

حضرت یونس فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتائی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عادیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت سے یہ بات پوچھنے کے لیے ان کو خط لکھا تو انہوں نے فرمایا جب تیسرا جیص شروع ہو جائے تو عورت اس سے جلا ہو جائے ہے حضرت نافع فرماتے

وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ تِلْكَ حُرُوفٌ مَقَالَتْ
عَائِشَةُ مَسَدًا مَثْمًا تَدْرُونَ مَا الْأَقْرَابُ أَيْ أُمَّتُكُمْ وَالْأَقْرَابُ
۲۲۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ مَا ذُكِرْتُ
أَحَدًا مِنْ فَطْحَاءٍ نَأَى الْأَوْهَى يَقُولُ هَذَا يُرِيدُ
أَيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ -

۲۳۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ
أَنَّكَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَذَخَنَتْ
فِي الدَّمْرِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَفَدَتْ بَرِيئَةً
مِنْهُ بَرِيئٌ مِنْهَا وَلَا تَرِيئُهَا وَلَا يَرِيئُهَا -

۲۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا
حَجَّابَ بْنَ ابْرَاهِيمَ الْأَسَدِيَّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ
عَنِ الشَّهْرِيِّ عَنْ سَكَيْمَانَ بْنِ يَسَّادٍ عَنْ رَيْدِ
ابْنِ حَابِثٍ قَالَ إِذَا طَعَنَتِ الْمَطْلُوقَةُ فِي
الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةَ فَفَدَتْ بَرِيئَةً مِنْهُ وَبَرِيئٌ
مِنْهَا -

۲۳۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْنَا
قَدْرَ كَرِيْبًا سَنَادًا مِثْلَهُ -

۲۳۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ قَبِيْ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ قَتْنِي رَيْدٌ بِنِ ثَابِتٍ فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ فَتَالَ
ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عُرْوَةُ عَنْ
عَائِشَةَ -

۲۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ لَنَا وَهْبٌ
قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَجَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ تَائِبٍ
أَنَّ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى رَيْدِ بْنِ كَابٍ يَسْأَلُهُ وَكَلَّمَ
أَنْهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةَ فَفَدَتْ بَرِيئَةً

عورت کی عدت یعنی تین حیض گزارے گی۔

تو جب ان (صحابہ کرام) سے باختلاف منقول ہے تو ثابت ہوا کہ ان میں سے کسی ایک کے قول سے ہی استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جب کوئی دلیل پڑنے والا بعض کے قول سے استدلال کرے گا تو اس کا مخالف اسی قسم کے قول سے اس کے خلاف دلیل دے گا تو ان روایات کا کسی ایک فرقہ کے لیے دوسرے کے خلاف دلیل بنا ختم ہو گیا۔

جب لوگوں نے قراء سے حیض مراد لیا ہے انہوں نے اپنے مخالف کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ جب اقرار سے مراد لیے جائیں تو اس صورت میں جب نادیدہ تین پوری کو حالت طہریں طلاق دے پھر اسی وقت اسے حیض آجائے تو اس طہر کو بھی بعد میں آنے والے دو طہروں کے ساتھ شمار کیا جائے گا تو اس کی عدت دو مکمل طہر اور ایک طہر کا کچھ حصہ ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تین "قروء" ارشاد فرمایا (دیکھئے سورہ نسا کی آیت ۴۲)

جو حضرات "اقراء" سے مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "حج کے معلوم ہونے میں" اور اس سے مراد دو ماہ مکمل اور تیسرے مہینے کا کچھ حصہ ہے (دس دن) اسی طرح ہم بھی تین طہروں سے دو مکمل اور ایک طہر کا کچھ حصہ مراد لیتے ہیں۔

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "اقراء" کے سلسلے میں تین قروء فرمایا ہے جب کہ حج کے بارے میں تین مہینے نہیں فرمایا اگر وہ تین مہینے فرمانا اور ہمارے حضرات دو مکمل اور ایک ناقص پر مشفق ہوتے تو ہمارے مخالف کی بات درست ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ نے "اشہر" (مہینے) فرمایا تین۔ لفظ نہیں فرمایا اور جن لوگوں نے اسے تین کے ساتھ مفید کہا انہوں نے معلوم عدد کی وجہ سے مفید کہا پس اس عدد سے کم نہیں ہوگا جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو جائیں تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جنہیں حیض نہ آتا ہو (ان کی عدت بھی

وَأَعْدَتُ عِدَّةَ الْحُرَّةِ ثَلَاثَ حِيضٍ۔
فَلَمَّا جَاءَ هَذَا الْأَخْتِلَافَ عَنْهُمْ تَبَيَّنَ أَنَّهُ لَا يَصَحُّ فِي ذَلِكَ يَقُولُ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِأَنَّ مَتَى أَحْتَجِبُ مُحْتَجِبَةً فِي ذَلِكَ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِأَحْتَجِبُ مَخَالِفَةً عَلَيْهِ يَقُولُ مِثْلِهِ فَإِنَّ نَقْعَةَ ذَلِكَ كَلِمَةٌ أَنْ يَكُونَنَّ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَحْوَالِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى الْفَرِيقِ الْأَخِيرِ۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةٍ مَنْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْأَحْصَى عَلَى مَخَالِفَةٍ أَنْ قَالَ يَا ذَاكَ أَكَّانَتْ الْأَقْرَاءُ الْأَطْلَهَاءُ فَإِذَا أَطْلَقَ الرَّجُلُ النِّسَاءَ وَهِيَ طَاهِرَةٌ فَخَاصَتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَاعَةٍ فَحَسِبَ ذَلِكَ لَهَا قَرْنًا مَعَ قَرَأَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَانَتْ عِدَّتُهَا قَرَأَيْنِ وَبَعْضُ قَرَأَيْنِ وَإِسْمًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةٍ مَنْ دَعَى إِلَى أَنْ الْأَقْرَاءَ الْأَطْلَهَاءُ فِي ذَلِكَ أَنْ قَالَ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجَّ أَشْهُرًا مَعْلُومَاتٍ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضُ شَهْرٍ فَكَانَ ذَلِكَ جَعَلْنَا الْأَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلَى قَرَأَيْنِ وَبَعْضُ قَرَأَيْنِ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتَيْنَا عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْأَقْرَاءِ تَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ تَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ قَالَ فِي ذَلِكَ تَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَاجْمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضُ شَهْرٍ تَبَيَّنَ بِذَلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا وَالْيَكْتَةُ لِاتِّمَاتِ أَنْ أَشْهُرًا وَلَمْ يَقُلْ تَلَاثَةَ قَرَأَيْنِ مَا حَصَرَ بِالْقَلْبِ فَقَدْ حَصَرَ كَمَا بَعْدَ وَمَعْلُومَةٌ فَلَا يَكُونُ أَقْلًا مِنْ ذَلِكَ الْعَدَّةِ كَمَا أَنَّكَ لَمَّا قَالَ وَاللَّذِي يَيْتَسُنُّ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ مِنْ تَبَيَّنَتْ قَوْلَهُنَّ

وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے حتیٰ کہ دوسرے خاندان سے نکاح کرے یا ہے وہ لونڈی ہو یا آزاد ، نیز آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت جبرائیل رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی اس بات کے راوی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمائی کہ یہ وہ عدت (عدت) ہے جس کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے تو یہ اس بات پر طالت نہیں ہے کہ اگر اس نے اہل بھارت سے کیونکہ حضرت کھوں سے مرئی ہے کہ وہ مدینہ طیبہ گئے تو سلمان بن یسار نے ان کو بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر وہ تیسرے حیض کا ایک قطرہ خون دیکھے تو اسے رجوع کا حق نہیں فرماتے ہیں یہی نے مدینہ طیبہ میں اس سلسلے میں پوچھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب ، معاذ بن جبل اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم اسے رجوع کا حق دیتے ہیں یہاں تک کہ تیسرے حیض سے غسل کر لے۔

عَمَّا كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَةً فَتَبَيَّنَ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ رَوْحًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً وَعِدَّةُ الْعُرَّةِ قَلَامَةٌ حَيْضِيَّةٌ وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ .

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلْتَ الْعِدَّةَ الْخِيَاءَ مَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَدَّ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءَ وَلَمْ يَدُلَّهُ ذَلِكَ عَلَى أَنْ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارِ إِذَا كَانَ كَذَا جَعَلَهَا الْحَيْضِيَّةَ .

۲۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ قَتَا السُّوهِبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَالِمٍ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ حَدَّثَ مَرَّ الْمُبَيَّضَةَ فَدَكَ كَوْلَهُ سَلِيمَانُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ نَيْدِ بْنِ ذَابِيتٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَةً فَتَرَاثَ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ مِنْ شَيْئِصَتِهَا الشَّالِثَةَ فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا قَالَ قَتَا سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ كَالْمَكْحُولِ فَقَبَّلَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَمَعَاذَ بَنِي كَبِيْرٍ وَأَبَا الْبَدْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَانُوا إِجْمَاعًا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ حَتَّى تَنْتَهِيَ مِنَ الْحَيْضَةِ الشَّالِثَةَ .

۲۳۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ كَتَابَتْ وَهَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبِيْصَةُ بْنُ أَبِي ذُوَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ كَوْثِرَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ الطَّلَاقُ إِلَى الرَّجُلِ وَالْعِدَّةُ إِلَى النِّسَاءِ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا وَكَانَتْ النِّسَاءُ أَمَةً فَلَا تَطْلُقُ بِتَانٍ وَالْعِدَّةُ عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا وَأَمْرَأَةً حُرَّةً فَطَلَّقَ الْعَبْدَ امْرَأَةً فَتَبَيَّنَ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت قبیسہ بن ابی ذویب نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے طلاق مرد کے اعتبار سے اور عدت عورت کے اعتبار سے ہے اگر مرد آزاد ہو اور عورت لونڈی ہو تو تین طلاقیں ہوں گی اور لونڈی کی عدت دو حیض ہوں گے اگر خاندان غلام اور عورت آزاد ہو تو اسے غلام کے اعتبار سے دو طلاقیں ہوں گی اور آزاد

الدُّعَاءُ لِنَسَاءٍ -

وَأَمَّا وَجْهُ الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ التَّفْظِيرِ

فَأَنَّهَا كَمَا تَأْتِي الْأَمَّةُ جَمِيعًا عَلَيْهِمَا فِي الْعِدَّةِ نِصْفٌ بِمَجْعَلِ نَكِي
الْحُرَّةِ فَكَانَتْ الْأَمَّةُ إِذَا كَانَتْ مَعَهُنَّ لَا تَحِيضُ كَانَ
عَلَيْهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ وَإِذَا كَانَتْ مَعَهُنَّ لَا
تَحِيضُ وَذَلِكَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ فَإِذَا كَانَ مَعَهُنَّ
تَحِيضٌ جَمِيعًا عَلَيْهَا يَأْتِيَانِ فَهِيَ حَيضَتَانِ وَ
أَيُّهُمَا يَذَلِكُ نِصْفُ مَاعَلَى الْحُرَّةِ وَرَهْطًا
قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْضُهَا أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ نَرْتُ
أَنْ أَجْعَلَهَا حَيضَةً وَنِصْفًا لَفَعَلْتُ فَكَيْفَ كَانَ
مَاعَلَى هَذِهِ الْأَمَّةِ هُوَ الْحَيضُ لَا الْأَطْهَارُ وَذَلِكَ
نِصْفُ مَاعَلَى الْحُرَّةِ كَيْتُ أَنْ مَاعَلَى الْحُرَّةِ أَيْضًا
هُوَ مِنْ جِنْسِ مَاعَلَى الْأَمَّةِ وَهُوَ الْحَيضُ لَا
الْأَطْهَارُ.

فَثَبَّتَ بِذَلِكَ قَوْلَ الَّذِينَ ذَهَبُوا فِي
الْفَرْقِ إِلَى أَنَّهَا الْحَيضُ وَأَنَّ قَوْلَ مُخَالِفِهِمْ
وَلِهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنِّي يُؤَسِّدُ وَمَحْسَبُ
رَحِمَةُ اللَّهِ.

وَقَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِدَّةِ الْأَمَّةِ -

٢٥٠ - مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْزُوقٍ
قَالَ تَمَّتْ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ
مُطَّلِبِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى
آلِهِ وَسَلَّمَ نَفْسَ الْأَمَّةِ بِحَيْضَتَيْنِ وَتَطَلَّقَ
تَطْلِقَتَيْنِ -

فَذَلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا -
٢٥١ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو يُبَيْدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ

قیاس کے طریقے پر اس باب کا بیان اس طرح ہے کہ
ہم دیکھتے ہیں لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے
مقابلے میں نصف مقرر کی گئی ہے جب لونڈی ان گورتوں
میں سے ہو جن کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت اس آزاد
عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور
یہ ڈیڑھ مہینہ ہے اور اگر اسے حیض آتا ہو تو بالاتفاق
اس (لونڈی) کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد
آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی لیے حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا
کہ اگر میں اسے ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ایسا
کر دیتا تو جب لونڈی کی عدت حیض ہے پھر نہیں
اور یہ عدت، آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوتی
ہے تو ثابت ہوا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت
کی ہم جنس ہوگی اور وہ حیض ہے پھر نہیں۔

اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو فرم
سے حیض مراد لیتے ہیں اور ان کے مخالف کے قول کی
نفی ہو گئی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام
محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی عدت
کے بارے میں (بولن) مردی ہے۔

حضرت ابوالقاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی دو حیض
عدت گزارے اور اسے دو طلاقیں دی
جائیں۔

تو یہ بھی ہماری مذکورہ (بالا) گفتگو پر دلالت ہے۔
حضرت عبد اللہ بن میسر، حضرت عطیہ سے

یہی ہے (تو یہاں عدد کی وجہ سے تین جیسے پانچ یا سہا گیا لہذا اس سے کم نہیں ہوگا اسی طرح جب قروء تین میں بند کر دیا گیا اور فرمایا تین قروء تو تین سے کم نہیں ہو سکتے۔

اِقْرَأْ (قُرْءُو) سے ظہر مراد لینے والوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ جب حرف 'با' (تا سنا بتا بیت) مذکر عدد کے لینے بات ہے کہا جاتا ہے "ثلاثہ رجال" اور مؤنث عدد میں یہ نہیں آتا ہے کہا جاتا ہے "ثلاثت نسوة" اور اللہ تعالیٰ نے "ثلاثتہ قروء" فرما کر حرف "با" کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ اس سے مذکر مراد ہے اور وہ ظہر ہے جس میں نہیں اس سلسلے میں ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں ایک مذکر اور دوسرا مؤنث ہو تو اگر مذکر کی صورت میں جمع لائیں تو "با" قائم ہوتی ہے اور اگر مؤنث کی صورت میں جمع کو لایا جائے تو حرف "با" گر جاتا ہے اسی سے تم کہتے ہو "حذا ثوب" اور "حذہ لمحفۃ" اور اگر "ثوب" کو جمع لائیں تو کہیں گے "ثلاثتہ ثواب" اور اگر "لمحفۃ" کو جمع لائیں تو "ثلاثتہ للاحۃ" کہیں گے اسی طرح ایک ہی چیز کو "حذہ وار" اور "حذا منزل" کہتے گے تو ایک چیز کبھی دو مختلف ناموں سے موسوم ہوتی ہے ان میں سے ایک مذکر اور دوسرا مؤنث ہوتا ہے اگر اس کو جمع مذکر کی صورت میں لائیں تو وہی عمل کیا جائے گا جو جمع مذکر میں کیا جاتا ہے اور حرف "با" کو باقی رکھا جائے گا اور اگر جمع مؤنث کی شکل میں لائیں تو اس میں وہ عمل کیا جائے گا جو جمع مؤنث میں کیا جاتا ہے پس حرف "با" "گر گرا دین گے اسی طرح لفظ "حیضہ" اور لفظ "قروء" دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر "حیضہ" کو جمع لائیں تو "با" گر جائے گی اور اگر لفظ "قروء" کو جمع لائیں تو حرف "با" کے ساتھ آئے گی اس لیے "ثلاثتہ قروء" کہا گیا اور یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ہمارے مخالف کے استدلال کی نفی ہوگئی۔

كَلَّمَ نِسَاءً اَشْهَرَهُ وَاللَّامُ لَمْ يَحِضْنَ فَحَصَرَ ذَلِكُ بِالْعَدَدِ كَلَّمَ يَكُونُ ذَلِكُ عَلَيَّ اَنَّ كَانَ مِنْ ذَلِكُ نَعْدُو وَكَذَلِكَ لَمَّا حَصَرَ الْاَقْرَاءُ بِالْعَدَدِ وَقَالَ كَلَّمَ نِسَاءً قُرُوءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكُ عَلَيَّ اَنَّ كَانَ مِنْ ذَلِكِ الْعَدَدِ وَكَانَ مِنْ حُجَّةٍ مَنْ ذَهَبَ اِلَى اَنَّ الْاَقْرَاءَ اَلْاَضْطْحَامُ اَيْضًا اَنَّ قَالَ لَمَّا كَانَتْ النِّسَاءُ تَتَّبَعْتِ فِي عَدَدِ الْمَذَكَّرِ فَيَقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتَتَّبَعْتِ مِنْ عَدَدِ الْمُوْنِثِ فَيَقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ قُرُوءٍ فَاتَّبَعَتْ النِّسَاءُ فَتَبَتِ اِنَّهُ اَوْ يَذَلِكُ مَذَكَّرٌ اَوْ مَوْنِثٌ اَوْ حَيْضٌ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكُ اَنَّ النَّسِيءَ اِذَا كَانَ لِمَا اسْتَمَانَ اَحَدُهُمَا مَذَكَّرٌ وَالْاُخْرَى مُؤْنِثٌ فَاِنْ جُمِعَ بِالْمَذَكَّرِ اَتَتْ النِّسَاءُ وَالْمُوْنِثِ وَالْمُوْنِثِ اَسْقَطَتِ النِّسَاءُ مِنْ ذَلِكُ اَنَّكَ تَحْوِلُ هَذَا اَشْرَافٌ وَهِيَ وَرَمَلِحَةُ فَاِنْ جُمِعَتْ بِالْمُوْنِثِ قُلْتَ ثَلَاثَةٌ اَشْرَافٌ فَاِنْ جُمِعَتْ بِالْمُوْنِثِ قُلْتَ ثَلَاثٌ مَلَاحِفٌ وَكَذَلِكَ هَذِهِ دَارٌ وَهَذِهِ اَمْرٌ لِيَشِيءُ وَوَاحِدٌ فَكَانَ النَّسِيءُ قَدْ يَكُونُ وَاحِدًا اِسْتَمَانَ بِالْمُؤْنِثِ مُخْتَلِفِيْنَ اَحَدُهُمَا مَذَكَّرٌ وَالْاُخْرَى مُؤْنِثٌ فَاِذَا جُمِعَ بِالْمَذَكَّرِ فَعِلٌ فِيهِ كَمَا يُفْعَلُ فِي جَمِيعِ الْمَذَكَّرِ كَمَا تَبَتِ النِّسَاءُ وَرَانَ جُمِعَ بِالْمُوْنِثِ فَعِلٌ فِيهِ كَمَا يُفْعَلُ فِي جَمِيعِ الْمُوْنِثِ فَاسْقَطَتِ النِّسَاءُ وَكَذَلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرُوءُ هَا اسْتَمَانَ بِمَعْنَى وَاحِدٍ وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَاِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ سَقَطَتِ النِّسَاءُ فَيَقَالُ ثَلَاثٌ حَيْضٌ وَرَانَ جُمِعَ بِالْقُرُوءِ تَبَتِ النِّسَاءُ فَيَقَالُ ثَلَاثَةٌ قُرُوءٍ وَكَذَلِكَ مَلَكَةٌ اسْتَمَانَ لِيَشِيءُ وَوَاحِدٌ فَاتَّبَعْتِ مِنْ ذَلِكُ مَا ذَكَرْنَا وَمَعَا حَبْرٌ بِسِوِ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ حضرت فاطمہ کو تین مطلقاں سے دی ہیں کیا ان کے لیے نفقہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نبی کے لیے نفقہ ہے اور زہی رہائش اور نہیں بیٹا! پھر حضرت ام شریکہ رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو جائیں پھر بیٹا ام شریکہ کی پاس جا کر رہیں اور ان کا جاننا ہے کہ حضرت ابن ابی کرم کے ہاں منتقل ہو جائیں کہ حضرت ابی کرم نے حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں ہم سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مشعل ذکر کیا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے (اس سلسلے میں) پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے خاندان خزومی نے ان کو مطلقاں دی اور نفقہ دینے سے انکار کر دیا وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے تم حضرت ابن کثوم رضی اللہ عنہ کے گھر جلی جاؤ وہ نا بیٹا شخص ہیں تم وہاں اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔

حضرت عمرو بن خالد فرماتے ہیں ہم سے حضرت لہث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند اس کی مشعل ذکر کیا۔

حضرت لیث، حضرت ابوالزبیر کی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص سے ان کے دادا حضرت ابی عمرو کے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو مطلقاں دینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت عبدالحمید نے ان سے فرمایا انہوں نے حضرت ابی عمرو نے ان کو مطلقاں بائن دی ہیں میری کلفت چلے گئے اور حضرت عیاش بن ابی ریحہ کو اپنا دلیل بنایا حضرت عیاش نے ان کو کچھ نفقہ بھیجا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا حضرت

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا مَهْلًا لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَذُو مَكْنَى وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكَةَ فَكَرَزَ رَسُولُ إِلَيْهَا أَنْ أُمِّ شَرِيكَةَ بَرِيئَةٌ مِمَّا جُرِّدَ مِنَ الْأَوْلَادِ لَوْ أَنَّ نَتَقِلَى إِلَى ابْنِ أَبِي مَكْتُومٍ فَأَيُّكَ إِذَا صَعَتَ بَخَالِكَ لَعَدَيْتُكَ -
٢٥٣ - حَدَّثَنَا رُبَيْعُ الْمُؤَدَّبُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَةً فَكَرَزَ بِأَسْنَادِهِ

٢٥٤ - حَدَّثَنَا بَحْرُبْنُ نَصْرُ قَالَ قُرِّيَ عَلَيَّ شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ أَخْبَرَكَ أَبُوكَ عَنْ عَمِّ ابْنِ أَبِي آدَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّكَ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ نَوْمَ وَجْهَهَا الْمَخْرُوجِي طَلَّقَهَا وَأَنَّهَا أَبَى أَنْ يَنْفَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لِكَ امْتَقِلِي إِلَى ابْنِ أَبِي مَكْتُومٍ فَكُوْنِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْطَى تَضَعِيْنَ نِيَابِكَ عِنْدَهُ -

٢٥٦ - حَدَّثَنَا رُوْحُبْنُ الْفَرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثُ كَذَا كَرِيًّا سَأَلَهُ مِنْهُ -

٢٥٤ - حَدَّثَنَا رُوْحُبْنُ الْفَرَجِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الْمَكِّيِّ أَنَّ سَأَلَ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو بْنَ الْحَفْصِ عَنْ طَلَاقِ جَدِّهِ أَبِي عَمْرٍو فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ طَلَّقَهَا الْبَتَّةُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى ابْنِ مَكْتُومٍ وَوَكَّلَ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رِيْحَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عِيَّاشٌ بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَسَخَطَهَا فَقَالَ لَهَا

وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارے موقف کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

مطلقہ بائنا کی عدت کے دوران
اس کے خاوند پر کیا لازم ہے

حضرت شبلی فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا انہوں نے فرمایا میرے خاوند نے مجھ طلاق بائن دی تھی میں رہائش اور نفقہ کے سلسلے میں ان کے ساتھ اپنا مقدمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی تو آپ نے مجھے رہائش اور نفقہ کچھ بھی نہ دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن اکثوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزاروں، حضرت مجالد ابی روایت میں فرماتے ہیں (آپ نے فرمایا) اے قیس کی بیٹی! رہائش اور نفقہ اس شخص پر ہوتا ہے جسے رجوع کا حق حاصل ہوگا۔

حضرت ابولہر فرماتے ہیں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ عمرو بن حفص مزدومی نے ان کو تین طلاقیں دیں تو ان کے لیے کچھ نفقہ کا حکم دیا انہوں نے (حضرت فاطمہ نے) اسے تھوڑا سمجھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حضرت عمرو بن حفص کو) بین کی طرف بھیجا تھا حضرت خالد بن ولید جو مخزوم کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت حضرت سیموہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے

بَنَاتِ الصَّلْتِ بْنِ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيِّ عَنْ هَمْبَلٍ
شَيْبِيبِ الْمُسَلِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطِيَّةَ
عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ مِثْلَهُ قَدَالٌ ذَلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا
وَبِاللَّهِ الْخَرَفِيُّ.

**بَابُ الْمَطْلُوقَةِ طَلَاقًا بَائِنًا مَاذَا
لَهَا عَلَى رَوْحِهَا فِي عِدَّتِهَا**

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ
سَمِعْتُ هَشِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْبُورَةَ وَحَصِينَ وَاشْتَمْتُ
دَاوُدَ وَكَيْسَانَ وَجَالِدَ
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فاطمة بنت قيس
بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَانْتِ طَلَّقْتِي رَوْحِي
أَبْسَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالتَّقْفَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ
لِي سَكْنَى وَلَا تَقْفَةَ وَأَمَرَنِي
أَنْ أَعْدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَقَالَ جَالِدٌ
فِي حَدِيثِهِمْ يَا أَيْمَنَةَ قَيْسِ انْتَمَا التَّقْفَةُ وَالتُّكْنَى
عَلَى مَنْ كَانَ لَهُ الرَّجْعَةُ.

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ مَسْعُودٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ
عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي فاطمة
بنت قيس أن أبا عمرو بن حفص المخزومي
طلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَمَرَ كَمَا يَنْفَعُ فَاسْتَسْقَمَتْهَا
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ نَحْوَ
الْبَيْتِ فَأَسْطَلِقَ جَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفْسِهِ مِنْ بَيْتِ
مَخْزُومٍ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالَ

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا زَوْجُ بِنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ
يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ كُفَى النَّكِيَّةُ فَذَكَرْتُ بِنَاؤَهُ
وَعَلَّهُ وَرَأَى فَذَكَرْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمَا مَا كَانَتْ تُحِبُّ
بِنَ مُحَمَّدٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ -

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ
مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ قَاطِمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
مَعْرُومٍ فَطَلَّقَهَا الْمَرْءُ فَأَرْسَلَتْ إِلَى
أَهْلِهَا تَسْتَعِيذُ النَّفَقَةَ فَقَالُوا لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا
نَفَقَةٌ فَبَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ وَعَلَيْكَ
الْعِدَّةُ فَأَتَيْتُ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ شَقًّا فَالَرَّانُ أُمُّ
شَرِيكٍ يَذُحُّ عَلَيْهَا إِخْوَتُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
إِنْتَعَبْتِي إِلَى أُمِّ مَكْتُومٍ -

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ وَوَسْلَمُ بْنُ
بُرَيْدٍ شُعَيْبٌ قَالَ تَنَا أَسَدُ بْنُ تَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ
عَنِ النَّعَّارِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كُوبَانَ عَنْ قَاطِمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ طَلَّقَهَا وَأَرْوَاهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَفَقَةَ لَكَ عِدَّةٌ وَلَا
سُكْنَى وَكَانَ يَأْتِيهَا أَمْصَحَابُهُ فَقَالَ إِعْتَدِي
وَعِنْدِي أُمِّ مَكْتُومٍ فَتَأْتِي أَعْمَى -

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا زَوْجُ بِنِ الْأَعْرَجِ قَالَ
تَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّؤُوفِ
قَالَ أَحْمَدُ بْنُ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَطَاءٍ
قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ نَابِغَةَ
بِنِ قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَخْبَرْتُهُ وَكَانَتْ عِدَّةً

حضرت یحییٰ بن عبداللہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت لیث
نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ ماخوذ کیا کہ
جو کچھ وہ نکاح (حلال ہونے سے پہلے نکلنے کے بارے میں
ذکر کرتے تھیں لوگوں نے اس کا انکار کیا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ وہ بنو مخزوم کے ایک شخص کے
نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دے دی حضرت
فاطمہ نے ان (اپنے خاوند) کے گھر والوں کے پاس نفعہ کے حصول
کے لیے پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا تمہارا ہمارے اوپر
کوئی حق نہیں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک
پہنچی تو بے آپ نے بھی فرمایا ان کے ذمہ تمہارا نفعہ نہیں
ہے اور تم برعدت لازم ہے ام شریک کے ہاں منتقل ہو
جاؤ پھر فرمایا ام شریک کے ہاں ان کے ہمارے بھائی آتے
جاتے ہیں تم حضرت ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ
(رضی اللہ عنہم)

حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن ابن توبان رضی اللہ
عنہما حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انہیں طلاق دی تو انہوں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ان پر نہ نفعہ ہے اور
نہ رہائش، اور وہاں ان (کے خاوند) کے احباب
آتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ
بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو وہ
نہایت ہیں۔

حضرت ثابت سے ہدیٰ کے حضرت فاطمہ بنت قیس
رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا اور وہ ایک مخزومی کے نکاح
میں تھیں انہوں نے بتایا کہ ان کے خاوند نے ان کو تین
طلاق دے دی ہیں اور وہ کسی جنگ کے لیے چلے
گئے ہیں انہوں نے اپنے دلیل کو حکم دیا کہ ان کو کچھ

عاشق نے فرمایا ہم پر تمہارا نفع اور رہائش لازم نہیں سرکار
دو عالم صل اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ سے پوچھا انہوں
نے اس سلسلے میں رسول اکرم صل اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ
نے فرمایا تمہارے لیے نہ نفع ہے اور نہ رہائش، البتہ تمہارے
ملاقات کچھ سامان سے وہاں سے جی جائیں انہوں نے پوچھا حضرت
ام شریک کے گھر علی ماؤن؟ تو نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم نے
ان سے فرمایا ان کے گھر میں آمد و رفت ہوتی ہے تم حضرت
عبداللہ بن ام مکتوم ناپینا کے گھر چلی جاؤ یہ زیادہ بہتر
ہے۔

حضرت ابوالحسن عبدالرحمن، خود حضرت فاطمہ بنت
قیس رضی اللہ عنہا سے حرف بحرف وہ بات روایت
کرتے ہیں جو حضرت لیث نے حضرت ابوالزبیر
سے روایت کی۔

حضرت ابوالحسن عبدالرحمن، حضرت فاطمہ بنت قیس
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو عمرو بن
حفص نے ان کو غلاق باسن دی اور وہ وہاں موجود نہ
تھے ان کے دلیل نے حضرت فاطمہ کے پاس کچھ جوڑے تو
انہوں نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا انہوں نے (دیکھنے
فرمایا اللہ کی قسم! تمہارا ہمارے ذمہ کچھ بھی نہیں
چنانچہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو
نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفع نہیں ہے تم
حضرت ام شریک کے گھر عدت گزارو

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت
ابولحسن نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس
نے رسول اکرم صل اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے
اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

عَتَا شَ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا مَسْكَنٍ قَهْدًا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِمَتْ
هَذِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَمَّا قَالَ فَغَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ
وَلَكِنْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ أُخْرِجِي عَنْهُمْ فَعَالَتْ
أُخْرِجِي إِلَى بَيْتِ أَوْ شَرِيكِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَهَا يُوطَأُ السُّقُوتِ
إِلَى بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَّا عَنِي
فَقَهْوَا ذَلِكَ

۲۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ بْنُ الْعَرِيجِ قَالَ سَمِعْتُ
قَالَ نَجِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ
بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ نَفْسَهَا بِبَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَرْفٌ بِحَرْفٍ

۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنَّ مَا يَكَا أُنْحَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ
ابْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَنْصَلٍ طَلَعَهَا
الْبَيْتَ وَهُوَ عَائِيكَ فَأَسْأَلُ أَبَيْهَا وَكَرِهْتُكَ بِشَيْءٍ
فَسَخَطْتَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكَ عَلَيْكَ مِنْ شَيْءٍ
فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَدَّتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْكَ نَفَقَةٌ
وَاعْتَدِي فِي بَيْتِ أَوْ شَرِيكِ

۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَجِي حَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
مَثَلَهُ سَوَاءً

نفقہ دے دیں حضرت فاطمہ نے اسے کم سمجھا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کے پاس چلی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ ان (ام المومنین) کے پاس تھیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہیں ان کو فلان نے طلاق دے دی اور کچھ نفقہ بھیجا لیکن انہوں نے رد کر دیا ان (کے خاوند) کا خیال ہے کہ یہ یعنی احسان کے طور پر ہے (یعنی ان پر کچھ لازم نہیں) آپ نے فرمایا اس نے بچ کہا نیز فرمایا تم ام شریک کے گھر چل جاؤ اور وہاں عدت گزارو پھر فرمایا ام شریک کے ہاں آنے جانے والوں کی کثرت ہے تم حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چل جاؤ وہ ایک نامیہ شخص ہیں چنانچہ وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئیں اور وہاں مکمل عدت گزارا۔

رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُضَرَ يُرْفَعُ بِأَخْبَرَةَ أُمَّهُ طَلَقَهَا ثَلَاثًا وَحَوَّجَ إِلَى بَعْضِ الْمَعَارِجِ وَأَمَرَ وَكَيْلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ التَّقْفِةِ فَأَسْتَقْلَمَتْهَا فَأَطْلَقَتْ إِلَى إِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ يَنْتَقِلِسَ طَلَقَهَا ثَلَاثًا فَأُرْسِلْ إِلَيْهَا بَعْضَ التَّقْفِةِ فَزَوَّجْتَهَا وَرَعِمَ أَنَّكَ شَيْءٌ كَطَوْلٍ بِهِمْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّتِ قِيلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهَا شَقًّا قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَكْتُمُ عَوَاذَهَا وَلَكِنْ أُنْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْلَى فَأُنْتَقِلْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَأَعْتَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

۲۶۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ يَنْتَقِلِسَ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ نَرُوحَهَا طَلَقَتْهَا طَلَقًا بَاطِلًا وَأَمَّا أَبُو حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو أَنِّي رَسِلْتُ إِلَيْهَا بِبَعْضِ التَّقْفِةِ أَوْ سَأَلْتُ فَآتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي طَلَقَنِي وَكَمْ يُجْعَلُ لِي السُّكْفَى وَلَا التَّقْفَةَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّ مَكْتُومٍ رَعِمَ قَالَ إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلٌ يُعْتَقِي فَأَعْتَدِي فِي بَيْتِ أُمِّ قَلَانَ.

۲۶۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ صَخْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ يَنْتَقِلِسَ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ نَرُوحَهَا طَلَقَهَا ثَلَاثًا فَطَلَقْتُهَا

حضرت شریک، ابوجبر بن نعیمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں اور ابوسلمہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور یہیں ان کے خاوند نے تین ملائیں دی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کی بات پر کتاب الشریک ایک آیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو نہیں چھوڑ سکتے شاید انہیں دہم ہو گیا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس (مطلقہ) کے لیے رہائش میں ہے اور نفقہ بھی۔

حضرت عمارہ بن مہر، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے تین طلاقیں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے لیے رہائش اور نفقہ ہے۔

وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا انکار کیا اور اسے قبول نہیں کیا اسی طرح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بھی اس حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ان سے فرمایا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کے گھر عدت گزارے حضرت محمد بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما اس سلسلے میں کوئی بات ذکر کرتیں تو حضرت اسامہ کے ہاتھ میں جو کچھ ہوتا وہ انہیں دے مارتے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم ہیں جو اس بات کا انکار کرتے ہیں جس کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے انکار کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے۔

حضرت قاسم بن محمد اور سلطان بن یسار رضی اللہ عنہم

نَقَعَهُ لَكَ وَلَا سَكُنِي قَالَ فَاحْبَبْتُمْ بِذَلِكَ التَّعْبِي
فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ لَسْنَا
يَسْتَأْذِنُكِ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَوْلِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَوْلِ امْرَأَةٍ لَهَا
أَوْهَمْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَهَا الشُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْخَضِيبِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَا فِي الْمَطْلُوقَةِ فَلَا نَفَقَةَ
لَهَا الشُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ۔

۲۴۳۔ قَالُوا هَذَا عُمَرُ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ هَذَا أَنْكَرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ هَذَا وَكَرِهْتُمُوهَا
وَقَدْ أَنْكَرَ عَلَيْهَا أَيضًا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُؤَدِّبِ قَالَ قَتَا
شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ
عَنْ جَعْفَرِ
بْنِ رَيْثِقَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
سَكَنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ
بِنْتُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَ لَهَا اعْتَدِي فِي بَيْتِ
أَبِي أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ
زَيْدٍ يَقُولُ كَانَ أُسَامَةُ إِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةَ
وَبِنْتُ ذَلِكَ سَكِنًا مَا مَاهَا بِنَا كَانَ فِي يَدِهِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
قَدْ أَنْكَرَ مِنْ ذَلِكَ أَيضًا مَا أَنْكَرَ عُمَرُ وَرَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ۔

وَقَدْ أَنْكَرْتُ ذَلِكَ أَيضًا عَائِشَةُ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَتَا نَسِ بِنْتُ

الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبِيُّ نَاطِلِمَةُ يَنْتُ قَيْسٌ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَّلَ لَهَا لَا سَكْنِي
 لَيْكَ فَلَا تَعْقَةَ قَالَ فَرَمَاهُ الْأَسْوَدُ بِحَصَاةٍ قَالَ
 ذِيكَ أَنْ حَدَّثْتُ بِمِثْلِ هَذَا أَعَدَّ رُفِعٌ ذَلِكَ إِلَى
 عَمِّ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَسْنَا بِإِبْرَاهِيمَ كِتَابَ
 رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ امْرَأَةٌ لَأَنَّ بَرَأَيْ لَمَعَهَا كَذَبَتْ قَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى لَا تَغْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
 الْآيَةَ

نے ان سے فرمایا تمہارے لیے رہائش اور نفقہ کچھ نہیں رہے بات
 سن کر حضرت اسود نے حضرت شبیبی کو لنگری مادی اور فرمایا
 تمہارے لیے ملکیت جو (مرد و ماہیوں) ایسی بائیں بیان کرتے ہو
 یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا
 گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ایک عورت کی بات پر چھوڑ نہیں
 سکتے یہ معلوم اس نے غلط بیانی کی جو اللہ تعالیٰ ارشاد
 فرماتا ہے تم ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ
 ہی وہ خود نکلیں

۲۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُمَيْانُ عَنْ سَكَنَةَ
 عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَاطِلِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَمْ يَجْعَلْ لَهَا حَيْثُ طَلَّقَهَا وَجَعَلَهَا
 سَكْنِي وَلَا تَعْقَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْرَاهِيمَ فَقَالَ
 قَدْ رُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَمِّ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تَدْعُ
 كِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَهَا السُّكْنَى وَالْتَعْقَةُ

حضرت سلمہ، حضرت شبیبی سے اور وہ حضرت فاطمہ رضی
 اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انکو طلاق دیا
 تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ
 مقرر فرمایا، میں (حضرت سلمہ) نے یہ بات حضرت ابراہیم (رضی
 اللہ عنہ) سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم
 ایک عورت کے کہنے پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت
 کو نہیں چھوڑ سکتے اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَفْصِ
 بْنِ غِيَاثٍ قَالَ أَنَا أَبِي قَالَ أَنَا ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ
 ابْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّ وَعَبْدِ اللَّهِ أَتَيْتُهُمَا كَمَا تَأْبَعُونَ
 الْمُطَلَّعَةَ فَلَا تَأْكُلُ لَهَا السُّكْنَى وَالْتَعْقَةَ وَكَانَ
 الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ عَنْ قَاطِلِمَةَ يَنْتُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَ لَيْسَ لَهَا تَعْقَةٌ
 وَلَا سَكْنَى

حضرت ابراہیم، حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ
 عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں میں نے
 کو تین ملائیں دی گئیں اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ
 بھی، حضرت شبیبی، حضرت فاطمہ بنت قیس سے مراد وہ
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے تھے کہ
 آپ نے ان سے فرمایا تمہارے لیے نفقہ اور
 رہائش کچھ بھی نہیں۔

۲۷۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَسَلِيمُ
 ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَنَا الْخُصَيْبِيُّ بْنُ نَاصِرٍ فَسَأَلَ
 تَنَا حَمَادُ بْنُ سَكَنَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
 قَاطِلِمَةَ يَنْتُ قَيْسٍ أَنَّ تَنَا وَجَعَلَهَا عَلَيْهَا سَكْنَى
 فَآتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا

حضرت شبیبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے
 روایت کرتے ہیں کہ ان کے خاوند نے ان کو تین ملائیں دیں تو وہ
 بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
 لیے نفقہ اور رہائش کچھ بھی نہیں حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے
 یہ بات حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے کہی تو انہوں نے فرمایا جب حضرت

گرفتے میں ڈال دیا اور اس نے اپنے دیوروں سے زبان دراز شروع کر دی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابن ام کثوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور ان (ابن ام کثوم) کی آنکھوں میں نیانیں نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا قول ”زہتہا سے لے کر باتیں بے ادب اور نفقہ نعل کیا تو حضرت سعید بن سبیب رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس میں تین مطلقوں والی عورت کے لیے نفقہ اور سکنی کے نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ انہوں (حضرت سعید بن سبیب) نے اس کا ایک دوسرا معنی بیان کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابن ام کثوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارو تو جو کچھ وہ عدت گزارنے سے پہلے گھر سے نکلنے کے بارے میں بیان کرتی تھیں لوگوں نے اس سے انکار کیا۔

حضرت ابوسلمہ بھی اسی بات کی خبر دیتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا ان میں صحابہ کرام بھی شامل ہیں اور کچھ تابعین بھی، تو حضرت عمر فاروق، حضرت اسامہ، حضرت سعید بن سبیب اور دیگر حضرات جن کا ہم نے ان کے ساتھ ذکر کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی یا سفر یا بائیس کسی انکار کرنے والے نے ان کی بات کو رد نہیں کیا تو ان کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سے انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت

النَّمَا آذَى اِقْتَنَتِ النَّاسَ وَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُهَا يَلْسَانُهَا فَامْرَأَتَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ امِّ كَثُومٍ وَكَانَ رَجُلًا مَكْتُومًا مَبْصُورًا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ مَا وَدَّتْ فَاطِمَةُ يَبْدُتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَوْلِهِ لَا سَكْنَى لَكَ وَلَا نَفَقَةً لَا دَلِيلَ فِيهِ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَيْبِ اَنْ لَا نَفَقَةَ لِمَنْ طَلَّقَتْهُ كَلْثًا وَلَا سَكْنَى اِذَا كَانَ قَدْ صَرَفَ ذَلِكَ اِلَى الْحَقِيقِ الَّذِي ذَكَرْتَاهُ عِنْدَهُ

۲۷۸ - وَقَدْ جَاءَنَا نَصْرٌ مِنْ مَرْءٍ وَرَقِ كَابِنِ ابْنِ دَاوُدَ وَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ كَتَبَ الْثِيثُ قَالَ كَتَبَ عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ بَشِيرُ ابْنِ اَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ فَاطِمَةَ يَبْدُتُ قَيْسٍ اَخْبَرْتُمَا اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ امِّ كَثُومٍ فَانْكُرِ النَّاسَ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ بِهِ مِنْ خُرُوجِهَا قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ

فَهَذَا ابْنُ سَلَمَةَ يُخْبِرُ اَيْضًا اَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوا اَنْكُرُوا اِذْ ذَلِكَ عَلَيَّ فَاطِمَةَ وَفِيهِمْ اَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لِحَقِّ بَيْتِهِ مِنَ الشَّابِعِيِّنَ قَدْ اَنْكَرَ عُمَرُ وَاسْمَاعَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَيْبِ مَرَّةً مِنْ سَمْعِنَا مَعَهُمْ فِي حَدِيثِ فَاطِمَةَ يَبْدُتُ قَيْسٍ هَذَا اَوْ لَمْ يَعْلَمُوا اِيَّاهُ وَذَلِكَ مِنْ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْضُرُ اَوْ اَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُشْكِرًا وَقَدْ اَلَّفْتُ لَهُمُ التَّكْوِيْنُ فِي ذَلِكَ عَلَيْهِ اَنْ مَدَّ هَتَمَهُمْ فِيهِ

عِيَا مِنْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ
ابْنَ مَعْبُدٍ وَسَكِينَةَ بِنْتَيْهَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى
ابْنَ سَعِيدٍ بِنَ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بِنَ الْحَكِيمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِنَ الْحَكِيمِ
فَمَا سَكَتَ عَاشِرَةَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ
الْمَدِينَةِ إِنْ اشْتَقَّ اللَّهُ وَارِدُ الْمَرْوَةَ إِلَى
بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانَ فِي حَدِيثِ سَكِينَةَ
أَنَّ عَيْدَ الرَّحْمَنِ عَدِمَتْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ
الْقَاسِمِ أَمَا بَلَّغَكَ حَدِيثَ قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ
فَضَالَتْ عَاشِرَةَ لَا يَسْتُرُكَ أَنْ لَا تَكُنْ كَرَحِيمَةَ
قَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسِ فَقَالَ مَرْوَانَ إِنْ كَانَ
بِكَ الشَّرُّ تَحْتَبِكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

ذکر کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن ماس نے حضرت عبدالرحمن بن
حکم کی بیٹی کو طلاق دی حضرت عبدالرحمن بن حکم نے انہیں اپنے
ہاں منتقل کر لیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امیر مروان
(عبدالرحمن کا بھائی تھا) کو مینام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور
عورت کو اس کے گھر واپس لوٹاؤ۔ مسلمان کی روایت میں ہے
کہ مروان نے کہا عبدالرحمن مجھ پر غالب آگئے ہیں اور حضرت
قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا کیا آپ تک
حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں پہنچی حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم فاطمہ بنت قیس کی روایت
ذکر نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا مروان نے جواباً کہا اگر
آپ کا مقصد شریعت تو ان دونوں (سیان پوری) کے درمیان جو شریعت
سے دہی کافی ہے (مقصود ہے کہ آپ اس معاملہ کو چھوڑ دیں)

۲۴۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخَا ابْنِ زَيْدٍ قَالَ مَا يَكُنْ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کے ذکر کرنے
میں کوئی جھلانی نہیں یعنی ان کے اس قول میں کہ ان کے لیے
نہ نفقہ ہے اور نہ رکنا۔

۲۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَنَسُ
بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَسَا سَعِيدَةَ قَالَ نَسَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَاشِرَةُ
مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ تَهْمِي فِي أَنْ تَكُنْ كَرَهْمَةَ الْحَدِيثِ
يَعْنِي قَوْلَهَا لَا نَفَقَةَ وَلَا مَكْنَى

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں جو حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتیں۔

فَهَذَا لَا عَاشِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمْ تَرَ
الْعَمَلِ بِحَدِيثِ قَاطِمَةَ أَيْضًا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے پہلے قول والوں
کے برخلاف اس حدیث کا معنی بیان کیا ہے۔
(دوہوں سے)

وَقَدْ صَرَفَ ذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ
إِلَى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّتِي صَرَفَهَا إِلَيْهِ أَهْلُ
الْمَقَالَةِ الْأُولَى

حضرت مروان بن ابان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے
ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس عورت
کو تین طلاقیں دی گئیں وہ اپنی عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے فرمایا
اپنے گھر میں میں نے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام کثوم رضی اللہ عنہا کے گھر
بجائے گزارنے کا حکم دیا انہوں نے فرمایا کہ اس عورت نے تو ان

۲۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِيقِيُّ قَالَ نَسَا
مَعَاوِيَةَ الصَّرِيحِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ آيُنَ
تَبَعْتُكَ الْمُطَهَّرَةَ وَكَانَ قَوْلَانِ فِي بَيْتِهَا فَقُلْتُ كَيْفَ آيُنَ
قَدْ أَمَرَ سَدُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسِ
أَنْ تَقْعُدَ فِي بَيْتِ بِنِّ ابْنِ أَمِّ مَكْنُوتٍ فَقَالَ تِلْكَ

رحمہ اللہ بھی ان کی اتباع کرتے ہیں۔

اس قول کے تائین کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت
فاطمہ بنت قیس کی روایت کے لیے حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ نے جو دلیل دی ہے وہ صحیح دلیل
ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب
آپ مردوں کو طلاق دی تو ان کی صحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلاق دینا
پہر فرمایا تم نہیں جانتے کہ شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی ایسا بات
پیدا کر دے اور اس بات پر جامع ہے کہ اس امر سے رجوع مراد
ہے پھر فرمایا اور انہیں ظہر اور جہاں تم خود ظہر تے جو جس قدر تمہیں
طاقت ہو۔ اس کے بعد فرمایا "انہیں اپنے گھروں سے نکالو
اور وہ خود نکلیں" اس سے عدت کے دوران نکلتا مرد ہے
تو جس صورت کے لیے عادت نکلتے پر عدت ملا جس میں جیسار اللہ تعالیٰ
نے اس بات کا حکم دیا جس نے رجوع کیا اور اس کے بعد سنت ملنے پر ایک
اور طلاق سے ہی تو وہ اس پر عمل ہو گئی اور اس پر وہ عدت واجب ہو گئی جس میں
اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے رہائش مقرر کی چنانچہ اسے حکم دیا کہ وہ عدت کو ملحوظ رکھ کر
دبا کر وہ اسے نکالے تو جس عورت کو سنت کے مطابق ایسی
طلاق دی گئی جس میں رجوع نہیں اور جس عورت کو سنت کے
مطابق ایسی طلاق دی گئی جس میں رجوع ہو سکتا ہے اللہ
تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فرق نہیں رکھا اور جب حضرت
فاطمہ بنت قیس آمین اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا کہ رہائش اور نطق اس عورت کے
لیے ہے جس سے رجوع ہو سکتا ہے تو انہوں (حضرت فاطمہ)
نے اس روایت کے ساتھ کتاب اللہ کے واضح حکم کی مخالفت
کی کیونکہ کتاب اللہ نے اس مطلقہ کے لیے بھی رہائش مقرر
کی ہے جس سے رجوع نہیں ہو سکتا نیز انہوں نے سنت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مخالفت کی کیونکہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سے حضرت فاطمہ کی حدیث کے خلاف روایت کیلئے تو

وَقَالَ عَلِيٌّ ذَلِكَ الْحَسَنُ
وَكَانَ مِنْ حُجَّتَيْ عَلِيٍّ أَهْلَ هَذَا
الْمَقَالَةِ أَنَّ مَا احْتَجَّتْ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فِي دَفْعِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ يَنْتَقِضُ قَدِيمِ حُجَّتِهِ
صَحِيحَةً

وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِقُوهُنَّ لِيُؤَدِّيْنَ
حُكْمَ مَا لَكُمْ فِي عَقْلِ اللَّهِ حُدُودٌ بِمَا ظَلِمْتُمْ فِيهَا
أَنَّ ذَلِكَ أَعْرَضَ الْمَرْجِعَةَ لَمْ يَنْصَحْ فَكَانَ أَسْكَنْتُهُنَّ مِنْ حَيْثُ
سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا تَخْرُجُوهُنَّ
مِنْ بَيْتُوهُنَّ وَلَا تَخْرُجُنَّ يَوْمَئِذٍ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ
الْمَعْرُوفَةِ إِذَا طَلَقْتُمَا رُزِقْتُمَا مِنَ الشُّبَّةِ سَكْنَى
مَا أَمَرَ اللَّهُ هَهُنَا وَجَلَّ بِهِ رُحْمًا أَجْعَلَهَا كَمَا طَلَقْتُمَا
أُخْرَى لِلشُّبَّةِ حُرْمَتِ عَلَيْكُمُ وَوَجِبَتْ عَلَيْهَا
الْعِدَّةُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَهَا فِيهَا السُّكْنَى وَ
أَمَرَهَا فِيهَا أَنْ لَا تَخْرُجِي وَأَمَرَ الْوَجْرَ أَنْ لَا
يُخْرِجَهَا وَلَمْ يُفَرِّقِ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا وَجَلَّ
بَيْنَ هَذَا وَالْمُطَلَّغَةِ لِلشُّبَّةِ الَّتِي لَا رُجْعَةَ عَلَيْهَا
وَبَيْنَ الْمُطَلَّغَةِ لِلشُّبَّةِ الَّتِي عَلَيْهَا الرُّجْعَةُ
فَلَمَّا جَاءَتْ فَاطِمَةَ يَنْتَقِضُ قَدِيمِ قَرُونِ عَيْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا لَمَّا
السُّكْنَى وَالشُّبَّةَ لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهَا الرُّجْعَةُ
تَخَالَفَتْ بِذَلِكَ كِتَابَ اللَّهِ كَمَا لَا أَنْ كِتَابَ اللَّهِ
تَعَالَى قَدْ جَعَلَ السُّكْنَى لِمَنْ لَا رُجْعَةَ عَلَيْهَا
وَتَخَالَفَتْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدَّمَ ذِي عَيْنٍ جَرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَى
فَقَرَّبَ الْمَعْنَى الَّتِي فِيهَا أَنْتُمْ عَلَيْهَا عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہے کہ اس سلسلے میں ان کا نہ ہیہ بھی دی ہے جو آپ کا ہے۔
 جن لوگوں نے حضرت فاطمہؑ تیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنا یا اور اس پر عمل کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ رضی اللہ عنہا نے ان کی بات کا مزین اس لیے انکار کیا کہ ان کے نزدیک یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آیت کریمہ میں نہیں نظر آئی تھی اور پھر آیت کریمہ میں اپنی شخصیت کے مطابق اسے خلاف ہے تو آیت کریمہ اس صورت کے بارے میں ہے جسے علیؑ سلطان دی گئی تھی جس میں خداوند کو جوع کا حق ہوتا ہے جبکہ حضرت فاطمہؑ کو سلطان بائن دی گئی تھی ان کے خداوند کو جوع کا حق ہوتا تھا اور انوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بارگاہِ نبوت اور نفع اس کے لئے ہوتا ہے جس میں جوع ہو سکے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے بھی کتاب میں جو کچھ ذکر کیا ہے۔ وہ اس سلسلے کے بارے میں ہے جس میں جوع ہو سکے جب کہ حضرت فاطمہؑ سے جوع نہیں ہو سکتا تھا جس جو کچھ انہوں نے عدوت کیا اسے نہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ذکر ہے اور نہ ہی اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔

اس سلسلے میں کچھ دوسرے حضرات نے بھی ان کا اتباع کیا ہے۔ انہوں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں۔
 حضرت عطاء، حضرت ابن عباس اور حضرت انس
 حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں (حضرت ابن عباس اور حضرت حسن) اس صورت کے بارے میں جیسے تین ملاحقین دی گئیں اور جس کا خداوند فوت ہو گیا فرماتے ہیں کہ ان دونوں (دونوں) کے لیے نفع نہیں ہے اور وہ جہاں پام میں عدت گزاریں۔

یہ حضرات انقباء کرام فرماتے ہیں اگر حضرت فاطمہؑ رضی اللہ عنہا کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا حضرت محمدؐ کی حضرت عائشہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم انکار کرتے ہیں اور اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سلسلے میں ان کی روایت کی موافقت کرتے ہیں اور حضرت حسن بصری

كَمْذَا هِيَ
فَقَالَ الذَّيْنُ ذَهَبُوا إِلَى حَبِيبِ بْنِ كَثِيرٍ وَحَمِلُوا بِهِ أَنْ عَمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا أَنْ نَكَّرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا خَلَقَتْ بَعْدَهُ وَكِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ اسْكُنْ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ فَهَذَا إِتْمَا هُوَ فِي الْمَطْلَقَةِ طَلَقًا لِرُؤُوسِهَا عَلَيْهَا فِيهِ الرَّجْعَةُ وَفَاطِمَةُ كَانَتْ مَبْتُورَةً لَا رَجْعَةَ لِرُؤُوسِهَا عَلَيْهَا وَكَذَلِكَ كَانَتْ إِتْمَا سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِتْمَا الشَّفَعَةُ وَالْبِكْتُ لِيْنِ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ وَمَا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ ذَلِكَ إِتْمَا هُوَ فِي الْمَطْلَقَةِ الرَّجْعِي لِرُؤُوسِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ وَفَاطِمَةُ فَخَلَفَ لَكِنْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَمَا تَرَوْتِ مِنْ ذَلِكَ فَلَا يَدْفَعُهُ كِتَابُ اللَّهِ وَلَا سُنَّةُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَدْ تَابَعَهَا غَيْرُهَا عَلَى ذَلِكَ مِنْهُمْ
 عَنْهُ اللَّهُ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنُ -

۲۷۹ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ تَنَا هُنْدِيَّةٌ قَالَ تَنَا حَبِيبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ

ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ تَنَا سَعِيدُ قَالَ تَنَا هُنْدِيَّةٌ قَالَ تَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ أَهْمًا كَأَنَّا يَقُولَانِ فِي الْمَطْلَقَةِ تَلَاْنَا وَالْمُتَرَفِي عِنْمَا تَرَوُجُهَا لِأَنَّفَقَةَ لِهَمَّا وَتَعْتَدُ ابْنُ حَبِيبٍ شَأْمَنَا قَالُوا قَانَ كَانَ عَمُّهُ وَفَاطِمَةُ وَأَسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنْكَرُوا عَلَيَّ فَاطِمَةُ مَا رَوَتْ عَنِ الرَّجْعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنَا لَوْ بَخِلَوا بِهِ فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ أَهْمًا عَلَيَّ مَا رَوَتْ مِنْ ذَلِكَ فَعَمِلَ بِهِ

بیان کیا جاں تک اصل حدیث کا تعلق ہے تو وہ اسی طرح ہے جس طرح امام ششی نے بیان کی۔

اس مخالف کا ہم پر یہ اعتراض بھی ہے کہ اگر حضرت فاطمہ کی اصل روایت اس طرح ہے جس طرح امام ششی نے روایت کیا تو وہ ہمارے مذہب کے موافق ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و گزارشات کے بارے میں یہ فقہاء نے یہ فقہاء نہیں ہے کہ اس مطلب پر ہوگا کہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لیے رہائش نہیں کیونکہ تم حاملہ ہو، بزار نے فقہاء کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر یہ کہ لایں وہ واضح ہے صحابیؓ کہ یعنی بیان لغائتہ مبینہ سے مراد بدکلی ہے)

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے حضرت عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے قول اور وہ زعم میں انہیں نہیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں گے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا "نا حنفیہ" سے مراد وہ ہے کہ وہ گھردلوں سے بدکلی کرے اور ان کو اذیت پہنچائے انہوں نے مزید فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ کو رشتہ سے ان کی زبان درازی کی وجہ سے محروم کیا گیا اور نفع اس لیے کہ وہ غیر حاملہ تھیں۔

اور وہ (معرض) کہے کہ یہ حدیث ہمارے اس موقف کی دلیل ہے کہ طلاق بائن والی عورت کے لیے صرف اسی صورت میں نفع ہوگا جب وہ حاملہ ہو۔

اس شخص کو (جو ابنا) کہا جاتا ہے گا کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا وہ مفہوم ہوتا جو تم نے ذکر کیا ہے تو حضرت عمر فاروق حضرت عائشہ حضرت اسامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے حضرت فاطمہ کی روایت کا انکار کیا ہے کہ بلایے ہیں وہ ہم جیل ہوگا مناسب تو یہ تھا کہ ان کی بات کو درست قرار دیا جاتا یہاں تک کہ اس کے علاوہ بات یقین کے ساتھ معلوم ہو جاتی اور کہیں نہیں ہوگا کیونکہ اگر حدیث فاطمہ کی روایت صحیح ہو تو اس کا مفہوم یہ ہے بیان کردہ مفہوم کے خلاف نہیں ہو سکتا ہے۔

۴۴ اس طرح اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

بَعْضٌ مَا فِيهِ وَجَاءَ بِبَعْضٍ فَمَا مَأْ أَصْلُ الْحَدِيثِ فَكَمَا رَوَاهُ الشَّيْخِيُّ.

وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هَذَا الْمُخَالِفِ كَمَا أَيْضًا أَنْ قَالَ لَوْ كَانَ أَصْلُ حَدِيثِ فَاطِمَةَ كَمَا وَاهُ الشَّيْخِيُّ لَكَانَ مُوَافِقًا أَيْضًا لِمَذْهَبِ الْأَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكَ أَثَى لَأَنْتِ كَأَنَّ حَامِلًا وَلَا مَسْكِي لَكَ لِأَنَّكَ يَدْفَعُهَا وَالْبَدَاءُ هُوَ النَّفَقَةُ الْحَقِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِعَاقِبَةٍ مُبَيَّنَةٍ.

۲۸۱ - وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا تَدْعُوهُ نِسَائِي مَرْوُوفِي قَالَ نَسَا أَبُو عَامِرٍ الْعَدَدِيُّ قَوْلَ لَنْتِ سَكِينٌ مِنْ بَنِي بِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمِيٍّ وَعَنْ عُمَرَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ قَوْلِهِ قَالَ وَلَا يَخْرُجَنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِعَاقِبَةٍ مُبَيَّنَةٍ فَقَالَ الْعَاقِبَةُ الْمُبَيَّنَةُ أَنْ تَفْجَشَ عَلَى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُوْذِيَهُمْ فَقَالَ فَطِمَةُ خَرَجَتْ الشَّيْخِيُّ بَدَأَ بِهَا وَالنَّفَقَةُ لِأَنَّهَا عَمْرٍ حَامِلَةٌ.

فَقَالَ وَهَذَا حُجَّةٌ لَنَا فِي قَوْلِنَا بِاتِّ الْمُبَيَّنَةِ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا.

فَقِيلَ لَهُ لَوْ تَخَرَجَ مَعْنَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَدِيثِ ذَكَرْتِ لَوْ قَعَا الْوَهْمُ عَلَى عُمَرَ وَ عَائِشَةَ وَأَسَامَةَ وَمَنْ نَكَرَ ذَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ وَقَدْ كَانَ يُشْتَبَعُ أَنْ تَخْرُجَ أَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَقٌّ يُعْلَمُ يَقِينًا مَا يَسُوهُ ذَلِكَ فَكَيْفَ وَكَوَصَفَ حَدِيثِ فَاطِمَةَ لَكَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ عَلَى عَمْرٍ مَا حَسَلَتْ أَنْتَ عَلَيْهِ.

وَذَلِكَ أَنَّكَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ صحیح نہایت ہوئی اور حضرت فاطمہ کی روایت باطل ہو گئی لہذا اس پر عمل کرنا بالکل واجب نہیں جیسا کہ ہم نے ذکر اور بیان کیا۔

مَا

أَنْتُمْ تُحَرِّفُونَ مَا صَحِّحْنَا وَتَطَّلَحُونَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ
فَلَكُمْ جِبَابُ الْعَمَلِ بِهَا أَصْلًا لِمَا ذَكَرْنَا وَ
بَيِّنَاتًا

فَقَالَ قَائِلٌ لَمْ يَجِزْ تَخْلِيضَ حَدِيثِ

فَاطِمَةَ إِلَّا مَتَارَاةَ الشَّعْبِيِّ عَنْهَا وَذَلِكَ أَنَّهُ
هُوَ الَّذِي سَأَلَ عَنْهَا أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكَنًا وَلَا تَقْفَةً
قَالَ وَكَيْسَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ أَصْحَابِهَا
الْحَجَابِ بَيِّنًا

فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَأَعْدَلَ فِي ذَلِكَ أَوْ
ذَهَبَ عَنْهُ لِتَسْأَلَهُ لَمْ يَزِدْ وَمَا فِي هَذَا السَّبَابِ
بِكَمَالِهِ كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ فَتَوَهَّمُ أَنَّهُ قَدْ جَمَعَ
كُلَّ مَا رَوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ فَتَكَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ
فَقَالَ مَا حَكَمْنَا بِهِ عَنْهُ وَمَا وَصَفْنَا وَكَيْسَ
كَمَا تَوَهَّمُوا لِأَنَّ الشَّعْبِيَّ أَضْبَطَ مَعَ يَطْنٍ وَ
أَتَقَّنَ وَأَوْشَقَ

وَقَدْ دَقَّقْنَا عَلَى مَا رَوَى مِنْ ذَلِكَ
مِنْ قَدْرٍ كَرَمْنَا فِي حَدِيثِهِ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ
مَا يُعْبَسُ ذَلِكَ عَنْ إِعَادَتِهَا فِي هَذَا
السُّؤْجِ

وَيُقَالُ لَهُ إِنَّ حَدِيثَ مَا لَيْكَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَوِيِّ لَمْ يَزِدْ كَرَفِيهِ لَا
سَكَنًا لَكَ قَدْرًا وَأَنَّ الْكَيْسَ مِنْ سَعْدِ بْنِ
هَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَكَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ
بِئْسَ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا فَمَا جَاءَ مِنْ
الشَّعْبِيِّ فِي هَذَا تَخْلِيضًا وَانْجَاهًا وَالتَّخْلِيضُ
مَعْنَى تَوَدُّعِ مَا رَوَى عَنْ أَبِي سَكَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ فَحَدَّثَ

کسی کہنے والے نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حضرت شبلی کی روایت کی وجہ سے خلط ملط ہو گئی کیونکہ انہوں نے ہی حضرت فاطمہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا، ہمارے چھاری اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس قائل نے اس سلسلے میں غفلت سے کام لیا یا اسے سہو ہو گیا کیونکہ اس باب میں جس طرح حضرت شبلی نے کئی حدیث روایت کی ہے کسی دوسرے نے نہیں کی لہذا اس (قائل) کو دویم ہو گیا اس نے اس میں مردی تمام روایات کو جمع کر لیا پھر اس پر گھٹکی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح اس نے ہم کو کیا جو کچھ حضرت شبلی نہایت پختہ حافظ والے متبر اور قابل اعتماد ہیں۔

ان (حضرت شبلی) سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اور اب اس جگہ اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

اس (مترجم) کو جو بآگیا کہ حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لیے رہائش نہیں ہے حضرت لبت بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے حضرت شبلی کی روایت کی مثل روایت کیا تو حضرت شبلی سے جو خلط ملط آیا ہے وہ ان راویوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت فاطمہ سے روایت کیا انہوں نے بعض حصے کو حذف کر دیا اور بعض کو

کو کس نے اختیار دیا ہے کہ اس آیت کے معنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ثابت کریں اور اسے اپنے مخالف کے خلاف بطور دلیل پیش کریں اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے چھوڑ دیں۔

حضرت فاطمہ بنت قیس سے ہمارے بیان کردہ معنی کے خلاف مروی ہے۔

وہ اس طرح کہ حضرت ہشام بن عمرو اپنے والد سے اردو حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس (ان کے دست احباب کا) آنا جانا ہو آپ نے فرمایا وبال سے (دوسری جگہ) منتقل ہو جاؤ۔

تو یہ حضرت فاطمہ بنت قیس ہیں جو اس حدیث میں بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس وقت منتقل ہونے کا حکم دیا جب ان (حضرت فاطمہ) کا اپنے خاوند کو طلاق سے رجوع ہوا۔ کئی مترجم نے کہا یہ غور کیے صحیح ہو سکتا ہے جب کہ اس سلسلے میں مروی بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے جب ان کو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق دینے کے بعد غائب ہوئے تو انہوں (حضرت فاطمہ) نے ان (اپنے خاوند) کے عجب سے اپنے نفع کے بارے میں جھگڑا کیا اور اس حدیث میں ہے کہ انہیں ان (خاوند) کا ڈر تھا تو ایک حدیث بتاتی ہے کہ وہ غائب تھے اور دوسری حدیث بتاتی ہے کہ وہ موجود تھے تو ان دونوں حدیثوں میں تضاد ہے۔

اس شخص کو (تو بآبا) کہا جائے گا کہ ان دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو انہیں اپنے پاس بجم کا ڈر محسوس ہوا اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا چودہ (ان کے خاوند) اس کے پاس نفع کے راستے لو اس کے بعد غائب ہو گئے اور اپنے چچا زاد بھائی کو کوئل بنا دیا اس وقت حضرت فاطمہ نے نفع کے سلسلے میں ان (کوئل)

فَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تَجِدْتَ مَا رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي تَأْوِيلِ هَذِهِ الْآيَةِ وَتَحْتَجُّجْ بِهِ عَلَى مَخَالِيفِكَ وَتَدْعُرَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِهَا مَعْنَى غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا.

۲۸۳ - وَقَدْ لَكَ أَنَّ أَبَا شُعَيْبٍ الْبَصْرِيُّ صَالِحُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ كُنَّا مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الرَّزْمِيِّ قَالَ كُنَّا حَاضِرِينَ بِنُ عِيَاثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ تَرَوْجِي مَلَائِكِي وَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَقْتَحِمَ قَالَ اسْتَقْبَلِي عَنْهُ.

فَهَذَا فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ أَنْ تَقْبَلَ جَنَّتِ خَاتَمُكَ وَرُجِحَتْ عَلَيْهَا.

فَقَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ هَذَا وَ فِي بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّكَ طَلَقْتَهَا وَهُوَ عَائِشَةُ أَوْ طَلَقْتَهَا لِعُرْغَابٍ فَخَاصَمَتْ ابْنَ عِيَاثٍ فِي لَفْعَتَيْهَا وَ فِي هَذَا إِنَّمَا كَانَتْ تَعَايُنُ فَاحَدُ الْحَدِيثَيْنِ يُخْبِرُ أَنَّكَ كَانَ عَائِشَةَ وَالْآخَرُ يُخْبِرُ أَنَّكَ كَانَ حَاضِرًا فَافْتَدَى لِنَفْسِهِ وَ هَذَا مِنَ الْحَدِيثِ.

قِيلَ لَهُ مَا نَفَسًا ذَا لِأَنَّكَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ فَاطِمَةُ كَمَا طَلَقْتَهَا وَرُجِحَتْ خَاتَمُكَ عَلَى الْمُخْبِرِ عَلَيْهَا وَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَا هَا يَا لَفَعَتَيْ ثُمَّ عَابَ بَعْدَ ذَلِكَ وَدَخَلَ ابْنُ عِيَاثٍ يَنْفَعَتَيْهَا فَخَاصَمَتْ جَنَّتِ بِنْتُ فِي النَّفْعَةِ وَهُوَ عَائِشَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ

علیہ وسلم نطس کی زبان دلازی کی وجہ سے اسے رباؤس سے معذور قرار دیا جس طرح تم نے ذکر کیا اور یہ خیال کیا جو کہ یہ وہی فاحشہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اور نطق سے اس لیے معذور کیا کہ وہ برکلا کی وجہ سے نافران قرار پائی کہ وہ اس برکلا کی وجہ سے خاندانہ گھر سے نکلی کیونکہ جب طلوع صبح کے دوران خاندانہ گھر سے چل جائے تو اس کے خاندانہ پر نطق واجب نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ گھر لوٹ کے اس طرح صحبت نامہ کر اس نافران کی وجہ سے نہ دیا گیا جس کی وجہ سے خاندانہ گھر سے چلی گئیں۔

تو ہر کتاب سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معنی ملا دیا جو اگر حدیثِ فاطمہ صحیح ہو۔ اور جو کتاب ہے وہ منہوم ملا دیا جو حرم نے بیان کیا۔

اور یہی ہو سکتا ہے کہ آپ کی ملاوان دے کے علاوہ کوئی سنی ہوا اور یہیں اس کا علم نہ ہوا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ آپ نے فلاں معنی ہی ملا دیا کوئی دوسرا معنی مراد نہیں لیا جیسا کہ تم نے حضور علیہ السلام کے بارے میں فیصلہ کیا کیونکہ محض گمان سے آپ کے بارے میں کوئی بات کہنا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں محض گمان سے بات کرنا حرام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "فاحشہ مینہ" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ معنی کے خلاف مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول لا تخرجوهن من بیوتہن (آخر تک) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا "فاحشہ مینہ" ہے۔

دوسرے حضرات نے فرمایا کہ فاحشہ مینہ سے مراد زنا کرنا ہے پس اسے نکالا جائے تاکہ اس پر حد قائم کی جاسکے تو آپ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا السُّكْنَى
لِبَنَاتِهَا كَمَا ذَكَرْتُ وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْفَاحِشَةُ
الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَحَرَّمَهَا التَّفَقُّةَ لِشُرُوبِهَا
بِمَدِّ أَيْهَا الَّذِي فِي حَرْجَتِهَا مِنْ بَيْتٍ نَوَّجَهَا لِأَنَّ
الْمُطْلَقَةَ تَوَجَّحَتْ مِنْ بَيْتٍ وَذُجَّعًا فِي عِدَّةٍ فِيمَا
لَمْ يَجِبْ لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةٌ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهَا
كَذَلِكَ فَاطِمَةُ مُنِعَتْ مِنَ التَّفَقُّةِ لِشُرُوبِهَا
الَّذِي فِيهَا حَرْجَتُهَا مِنْ مَنْزِلِهَا وَوَجَّعَهَا.

فَهَذَا أَمَعَى وَذَلِكَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنَّ كَانَ
حَدِيثُ فَاطِمَةَ صَحِيحًا وَذَلِكَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ
أَرَادَ مَا وَصَفْتَ أَنْتَ.

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مَعَى غَيْرِ
هَذِهِ بَيْنَ مَعَى لَمْ يَكُنْ عَلِمْنَا وَلَا يُحْكَمُ عَلَى الرَّسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ فِي ذَلِكَ
مَعَى بِمَعْنَى دُونَ مَعَى كَمَا حَكَمْتَ أَنْتَ عَلَيْهِ
لِأَنَّ الْقَوْلَ عَلَيْهِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ كَمَا أَنَّ الْقَوْلَ
بِالظَّنِّ عَلَى اللَّهِ حَرَامٌ.

وَقَدْ رَوَى حَبِيبُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ الْمُبِينَةِ غَيْرُ مَا قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَلَةَ قَالَ
سَمِعْتُ حَبِيبًا قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ
عَنْ تَائِبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرَجْنَ إِلَّا أَنْ
يَأْتِيَنَّ بِمَا جِئْتَهُنَّ قَالُوا خُرُوجُهُنَّ مِنْ
بَيْتِهِنَّ فَاحِشَةٌ مُبِينَةٌ.

وَقَدْ قَالَ آخَرُونَ أَنَّ الْفَاحِشَةَ
الْمُبِينَةَ أَنْ تَخْرُجَ لِبِعَاثَةِ عَلَيْهَا الْحُدُ

لَا يَدُلُّ عَلَىٰ أَنَّ التَّقَفَّةَ وَاجِبَةٌ لِغَيْرِ الْحَامِلِ
كَأَعْتَبَرْنَا ذَلِكَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ الرَّجُلِ نِيْمًا شَكَلَ
مِنْ ذَلِكَ.

فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ يَحِبُّ عَلَيْهِ أَنْ يُنْفِقَ
عَلَىٰ ابْنِهِ الصَّغِيرِ فِي رِضَا عَمَّ حَتَّىٰ كَيْسَتُنْفِقَ مِنْ
ذَلِكَ وَيُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يُنْفِقُ عَلَىٰ وَثِيلِهِ
مَا كَانَ الصَّبِيُّ مُحْتَاجًا إِلَىٰ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ
عَيْنًا عَمَّهُ يَمَالُ لَهُ كَدَّ وَرِسَاةٌ عَنْ أَمِّهِ
أَوْ قَدَّمَ مَلَكَهُ يَوْمَهُ يَسُوِي ذَلِكَ مِنْ هَيْبَةِ أَدُوِّ
غَيْرِهَا لَمْ يَحِبُّ عَلَىٰ ابْنِهِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ
مَالِهِ وَأَنْفَقَ عَلَيْهِ مِقْدَارًا وَرِسَاةً وَمَا وَهَبَ لَهُ
فَكَانَ إِتْمَانًا يُنْفِقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهِ لِحَاجَتِهِ
إِلَىٰ ذَلِكَ فَإِنَّمَا تَعَرَّفَ ذَلِكَ كَمْ يَحِبُّ عَلَيْهِ الْإِنْفِقَ عَلَيْهِ
مِنْ مَالِهِ وَلَوْ أَنْفَقَ عَلَيْهِ الْأَبُ مِنْ مَالِهِ عَلَىٰ
أَخْتِهِ فَتَبَيَّنَ إِلَىٰ ذَلِكَ بِحُكْمِ الْقَاضِي عَلَيْهِ رِشْقٌ
عَلَيْهِ أَنَّ الصَّبِيَّ قَدْ كَانَ وَجِبَ لَهُ مَالٌ قَبْلَ
ذَلِكَ بِمِيرَاثِهِ أَوْ غَيْرِهِ وَكَانَ لِلْأَبِ أَنْ يُرْجِعَهُ
بِذَلِكَ (الْمَالِ الَّذِي أَنْفَقَهُ) فِي مَالِ الصَّبِيِّ
الَّذِي وَجِبَ لَهُ بِالرَّوَجِ الَّذِي ذَكَرْنَا -

وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ
حَامِلٌ فَحَكَمَ الْقَاضِي لَهَا عَلَيْهِ بِالتَّقَفَّةِ فَانْفَقَ
عَلَيْهَا حَتَّىٰ وَضَعَتْ وَلَدًا لَكَيْتًا وَقَدْ كَانَ أَحْرًا لَهُ
مِنْ أُمِّهِ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَرِثَهُ الْوَلَدُ وَأَمَّا
حَامِلَةٌ لَمْ يَكُنْ تَذِبُ فِي كَوْنِ بَيْتِهِمَا أَنْ
يُزَوِّجَهُ عَلَىٰ ابْنِهِ يَمَالُ كَانَ أَنْفَقَ عَلَىٰ أُمِّهِ بِحُكْمِ
الْقَاضِي لَهَا عَلَيْهِ بِذَلِكَ إِذَا كَانَتْ حَامِلًا

بِهِ

فَشَبَّتَ بِذَلِكَ أَنَّ التَّقَفَّةَ عَلَى الْمُطَلَّغَةِ
الْحَامِلِ هِيَ لِيُزَوِّجَ الْعِدَّةَ الَّتِي هِيَ فِيهَا مِنَ الذَّوْنِ

کفر خیر عالم کے لیے بھی نفقہ ہوگا پس ہم نے اس میں خود
فکر کیا تاکہ اس مشکل مسئلے کا صحیح حل معلوم کر سکیں۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ مرد پر اپنے چھوٹے دودھ پیتے
بچے کا خرچ واجب ہے یہاں تک کہ اسے اس (دودھ)
کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی جب تک بچہ ضرورت
مند رہتا ہے، اس کی حالت کے مطابق اس پر خرچ کرنا
ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو
یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں ملایا کسی
دوسرے ذریعے مثلاً عہد و عہد کے سبب اس کا مالک بنا۔
تو اب باپ پر واجب نہیں کہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے
بلکہ وہ اس بچے کو کٹنے والے مال وراثت یا عہد میں سے اس پر خرچ کرے تو
باپ اپنے مال سے بچے پر اس لیے خرچ کرنا ہے کہ اس کی ضرورت ہوئے تو
جب اس کی حاجت نہ رہے تو اب پر اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرنا واجب نہیں ہوتا
اور اگر باپ قاضی کے حکم سے بچے پر اس لیے خرچ کرنا ہے کہ وہ
فقیر ہے لیکن بعد میں ملام ہو جائے کہ اس سے پہلے بچے کے لیے وراثت
دفعہ کے ذریعے مال واجب ہو گیا تھا تو باپ بچے کے مال
سے وہ مال واپس لے سکتا ہے جو اس نے بچے پر خرچ کیا ہے
اس کی وجہ ہم نے ذکر کر دی ہے۔

اور جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور
قاضی کے حکم سے اس کو نفقہ دے حتیٰ کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو جائے
اور اس سے پہلے اس کا مال کی طرف سے مہال فوت ہو چکا ہو اور وہ
مال کے بیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہو تو تمام حضرات کے نزدیک
اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لے سکتا جو اس نے قاضی کے
حکم سے اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب
وہ حاملہ تھی۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت
کی وجہ سے ہے جو ردہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ نہیں جس

سے مجھڑا کیا جبکہ ان کے خاندان موجود نہ تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے برائش اور نفقہ پھر نہیں تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مفہوم حضرت شیخ، حضرت ابی اسلمہ اور ان دونوں کی موافقت میں حضرت خالد سے روایت کرونا ان کی روایات کا مفہوم ایک جیسا ہوا۔ روایات کے طریقے سے اس باب کا بیان ہے۔ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس عورت کو طلاق بائن دی گئی جو اور وہ اپنے خاندان سے حاملہ ہو تو اس کے لیے خاندان پر نفقہ واجب ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ارشاد خداوندی ہے اور اگر وہ حاملہ والی ہوں تو بچہ پیدل ہونے تک ان پر خرچ کر دو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَكُنَى لَكَ وَلَا نَفَقَةً فَاتَّقِ مَعْنَى حَدِيثِ عُرْوَةَ هَذَا وَمَعْنَى حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَأَنَّ سَكَمَةً وَمَنْ وَاقَفَهُمَا عَلَى ذَلِكَ عَنْ قاطِئَةٍ فَهَذَا وَجْهٌ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْإِشَارَةِ.

وَأَمَّا وَجْهٌ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ التَّظْهِيرِ فَإِنَّ قَاتِفَ مَا يَأْتِيهِمْ جَمَعُوا أَنَّ الْمُطَلَّعَةَ طَلَّاعًا بَابًا وَأَمَّا حَامِلٌ مِنْ مَوْجِهَاتٍ أَنَّ لَهَا نَفَقَةً عَلَى مَوْجِهَاتٍ وَيُذَلِّقُ حَكْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِي كِتَابِهِ فَقَالَ وَإِنْ كُنْ أَوْلَاتٍ حَتَّى تَأْتِيَهُنَّ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

وَاحْتِمَالٌ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلَّعِ لِأَنَّهَا يَكُونُ عَنْهَا مَا يُعْذَى الصَّبِيُّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ لِوَالِدِهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُعْذِيَ فِي حِمْلِ رِضَاعِهِ بِالنَّفَقَةِ عَلَى مَنْ تَرْضَعُهُ وَتَوْصِيلِ الْعَدَاءِ عَلَيْهِ شَرُّ يُعْذِيهِ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَثَلِ مَا يُعْذَى بِهِ مَثَلُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَحَتَمِلَ إِيْضًا إِذَا كَانَ حَمْلًا فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَنْ يَجِبَ عَلَى آيَةِ عِدَّةٍ أَوْ هِيَ بِمَا يُعْذَى بِهِ مَثَلُهُ فِي حَالِهِ تِلْكَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَى أُمِّهِ لِأَنَّ ذَلِكَ يُؤْتِيهِ الْعِدَّةُ الْيَتِيمَةَ.

تو اس بات کا احتمال ہے کہ طلاق دینے والے پر یہ نفقہ اس لیے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ میں سے بچے کو ماں کے پیٹ میں غذا پہنچانا ہے لہذا بچے کی وجہ سے اس پر واجب ہوگا جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا اس (باب) پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی اشیاء کے ذریعے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اسے بطور غذا دی جاتی ہیں تو اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے باپ پر اس کے محتاج حال غذا واجب ہو جو ماں کو دینے سے جانے والے نفقہ میں سے ہو کیونکہ وہ اسی کے ذریعے اس تک پہنچتی ہے۔

وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ النَّفَقَةُ إِشَارًا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّعَةِ خَاصَّةً لِعِدَّةِ الْعِدَّةِ وَلَا لِعِدَّةِ التَّوَلَّدِ الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَإِنَّ كَانَتْ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ إِشَارًا جُعِلَتْ لَهَا بِمَعْنَى الْعِدَّةِ شَبَّهَتْ قَوْلَ الْكَلْبَيْنِ قَالُوا لِمَنْ مَوْتَتِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى حَامِلًا كَانَتْ أَوْ عَزْبَرِ حَامِلٍ وَإِنْ كَانَتْ الْعِدَّةُ الرَّحْمَى بِمَا وَجَبَتْ النَّفَقَةُ هِيَ التَّوَلَّدُ فَإِنَّ ذَلِكَ

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لیے ہو اور اس کی قلت عدت ہو اس کے پیٹ میں پائے جانے والا بچہ اس کی قلت نہ ہو پس اگر اس وجہ سے حاملہ کے لیے نفقہ مقرر کیا گیا ہے تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ اور برائش ہوگی حاملہ ہو یا غیر حاملہ اور اگر نفقہ کے وجوب کی قلت سمجھ ہو تو یہ اس بات پر دلالت نہیں

کی ضرورت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم اپنے گھوڑوں کے درختوں کی طرف جا سکتی ہو اور انہیں توڑ بھی سکتی ہے قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور اچھا کام کرو۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں مجھے میری خالہ نے بتایا کہ ان کو طلاق بائن دی گئی انہوں نے اپنی گھوڑیں توڑنے کا ارادہ کیا تو کچھ لوگوں نے انہیں نکلنے سے منع کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں تم اپنی گھوڑیں توڑ سکتی ہو قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور کوئی اچھا کام کرو۔

امام ابو جعفر محمد بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جاہل اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں مطلقہ اور بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کر سکتی ہیں انہوں نے اس (مذہبہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران دن کے وقت گھر سے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گا اور مطلقہ عورت دن اور رات میں کسی وقت بھی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی انہوں نے ان دونوں کے حکم میں فرق کیا ہے کیونکہ ان کے قول کے مطابق مطلقہ کے لیے عدت کے دوران اس خاندان پر نفقہ اور رہائش واجب ہے جس نے اسے طلاق دی ہے لہذا اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی ضرورت نہیں رہتی اور چونکہ بیوہ کے لیے نفقہ نہیں ہے لہذا وہ دن کی روشنی میں جا سکتی ہے تاکہ اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرے۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے جس سے پہلے قول دلاوا

تَعْرِجُ فِي عِدَّتِهَا إِلَى تَحْلِ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ مَا نَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُخْرِجِي إِلَى تَحْلِكَ وَجِدِّي بِهِ فَعَلَى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَصْبِي مَعْرُوفًا

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَخْبَرْتُنِي خَالَتِي أَنَّهَا طَلَّقَتْ ابْنَةَ خَاةٍ أَدَّتْ أَنْ تُجِدَّ تَحْلَهَا فَخَرَجَ رِجَالٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجِئْتِي تَحْلِكَ فَإِنَّكَ عَلَى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مَذْهَبَ حَظْمَرٍ إِلَى آتِ الْمَطْلُوقَةِ وَ يَلْتَمِزُ فِي عَهْدِهَا وَ وَجْهًا أَنْ تَسَافِرَ فِي عِدَّتِهَا إِلَى حَيْثُ مَا شَاءَ تَأَدَّ وَ أَحْتَجُّ حُجُومًا فِي ذَلِكَ بِمَذْهَبِ الْحَدِيثِ

وَ خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرُوجُ فَقَالُوا أَمَا الْمَتْرُوفُ عِنْدَهَا وَ وَجْهًا فَإِنَّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِهَا نَهَاءً وَ لَا تَبْنِي إِلا فِي بَيْتِهَا وَ أَمَا الْمَطْلُوقَةُ فَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا إِلا لِبَيْتٍ وَ لَا نَهَاءً وَ فَتَرَوْهَا بَيْنَهُمَا إِذْ أَلِ الْمَطْلُوقَةُ فِي قَوْلِ بَيْتِهَا التَّقِيَّةُ وَ الشُّكُوفُ فِي عِدَّتِهَا عَلَى وَ وَجْهًا الَّتِي طَلَّقَهَا فَذَلِكَ يَبْنِيهَا عَنِ الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا وَ الْمَتْرُوفُ عِنْدَهَا وَ وَجْهًا لَا تَقْفَهُ فَلَمَّا أَنْ تَخْرُجُ فِي بَيَاضِ نَهَارٍ هَاتِبَتِ بِنِي مِنْ فَضْلِ نَهَارِهَا

وَ كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَمَهْدٍ فِي حَدِيثِ جَابِرِ النَّدِيِّ أَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلَ الْمُعْتَمَلَةِ

کے ساتھ وہ حامل ہے تو یہ بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ ہر مطلقہ بائیت کے لیے اسی طرح ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لیے ہوتا ہے ہجرت مذکورہ بالا گفتگو پر قیاس کا تقاضا یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

طَلَّقَهَا أَلَيْسَ عَلَيْهَا حَيْضٌ يَوْمَ ذَلِكَ كَانَ مَا ذُكِرْنَا كَذَلِكَ تَكْتَبُ أَنْ كُلَّ مَعْتَدَةٍ مِنْ طَلِيقٍ بَائِنٍ فَكُلُّهَا مِنَ التَّقَةِ مِثْلَ مَا لِمَنْتَدَةٍ مِنَ الطَّلَاقِ إِذَا كَانَتْ حَامِلًا قِيَّاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذُكِرْنَا مَتَى وَصَفْنَا وَبَيَّنَّا وَهَذَا أَقْوَلُ أَيْ حَيْضَتَهُ وَإِنْ يُؤْسَفُ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے اور ہم اپنی کتاب میں اسے ذکر کر چکے ہیں حضرت سید بن سبیب اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ ذُكِرْنَا فِيهَا نَكَحَ مَنْ كَتَبْنَا هَذَا وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَكِبِ وَابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

حضرت عبدالکریم جزری حضرت سید بن سبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں طلاق دلی عورت کے لیے نفقہ اور رانش ہے۔

٢٨٣ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ كُنَّا عَمْرُومَ حَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَكِبِ قَالَ الْمَطْلُوقَةُ تَلَاكُلُ لَهَا التَّقَةُ وَالشُّكِيُّ۔

حضرت شجاع بن دلید حضرت مغیرہ سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِيقِيُّ قَالَ كُنَّا شُجَاعًا مِمَّنْ أَتَوْنَا مِنْ الْمُعَيَّرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ۔

بیوہ کا عدت کے دوران سفر کرنا اور مطلقہ کا عدت کے دوران بناؤ سنگھار چھوڑ دینا

بَابُ الْمَتَوِّفِ عَنْهَا زَوْجَهَا هَلْ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ فِي عَدَّتِهَا وَمَا دَخَلَ فِي ذَلِكَ مِنْ حُكْمِ الْمَطْلُوقَةِ فِي زَوْجِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا فِي عَدَّتِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری خالہ کو طلاق دی گئی تو عدت کے دوران انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں جانے کا ارادہ کیا ان سے ایک شخص نے کہا تمہارے لیے یہ جائز نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

٢٨٦ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَوْزُوْنٍ قَالَ كُنَّا اِبْنِ عَصِيْمٍ مَرِحَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ كُنَّا مَسْدُوقًا قَالَ كُنَّا بِحَيْثُ بَنِي سَعِيدٍ فَتَلَا جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو اَبِي سَيْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَلَّقْتُ خَالَاتِي لِي فَتَرَ اَدَّتُ اَنْ

ہازروں اور دونوں رخساروں پر کلام اور فرمایا مجھ اس کی ضرورت نہیں تھی اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدعا ہوتا، اس کے بعد انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اس کے بعد انہوں نے حضرت یونس کی روایت (روایت ۱۹) کی مثل ذکر کیا حضرت محمد فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زینب بنت ام سلمہ نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں ایک قریشی عورت جس کا نام بنت النعام تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا میں اس کی انکھوں کا ڈر ہے آپ نے فرمایا نہیں، وہ چار بیسے دس دن ہی مدت گزارے گی (دور جا بلیت میں آتم میں سے ایک اپنے خاندان پر ایک سال تک سوگ گزارتی پھر اس کے ختم ہونے پر بھگتی بھگتی (اور سوگ سے نکلتی)

انصار کے آزاد کردہ غلام حضرت حمید بن نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ اپنی والدہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اسکی مثل روایت کرتی ہیں جو حضرت ربیع کی روایت (روایت ۱۹) میں ان دونوں سے مروی ہے حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت زینب سے پوچھا سال کے آخر کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہ دور جا بلیت میں جب کسی عورت کا خاندان مرجا تو وہ اپنے نہایت گندے مکان کا قصد کرتی اور اس میں ایک سال تک بیٹھی رہتی جب سال گزر جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے ایک بیگنی پھیلتی۔

بَدَا عَيْنَهَا وَحَارَ ضَمِيمَا وَقَالَتْ اِنِّي عَنْ هَذَا كَعَيْنِي كَوْلَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ كَكُرْتُ وَمِثْلَ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَوَاءً۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُعَوِّذِ قَالَ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ النَّبَيْثِ قَالَ ثَنَا النَّبَيْثُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَائِبِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا اَبِي عَمْرٍو اَمْرٌ حَبِيبِيَّةٌ شَحْرٌ ذَكَرْتُ وَمِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ قَالَ حَمِيدٌ وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِبِنْتِ التَّحَارِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّا نَحْفَا عَلَى بَصْرِهَا فَقَالَ لَا اُرْبِعَةَ اَشْهُرٌ وَعَشْرًا اَقْدَ كَانَتْ اِحْدَيْكُمُ تَقْدُ عَلَى نَ وَجْهِهَا السَّنَةَ ثُمَّ تَرَوْنِي عَلَى نَ اِسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرِ۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَجِيْبِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ سَمِعَ نَائِبَ بْنِ اُمِّ سَلَمَةَ تَحَدِّثُ عَنْ اُمِّهَا وَ اَمْرٌ حَبِيبِيَّةٌ وَمِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ نَائِبٍ عَنْهَا قَالَ حَمِيدٌ فَحَدَّثْتُ لِيَزَيْنَبُ وَ مَا رَأَسُ الْحَوْلِ فَقَالَتْ كَانَتْ امْرَاَةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا مَاتَ دَوْجُهَا عَمِدَتْ اِلَى سَرِيَّةٍ تَبِيَتْ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ سَنَةً فَاِذَا مَاتَتْ يَهَا سَنَةً حَوَّجَتْ وَ رَحَّتْ بِبَعْرٍ مِّنْ وَرَائِهَا۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَكَ عَنْ عَمْرِو اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَائِبِ بْنِ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ وَقَالَتْ

سوگ منائے۔

حضرت نافع، حضرت صفینت البرعید سے اور وہ کسی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ خاندان کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

حضرت حاد بن زید فرماتے ہیں، ہم سے حضرت ایوب نے بیان کیا انہوں نے حضرت نافع سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی شکل ذکر کیا۔

حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کوئی عورت اپنے خاندان کے علاوہ کسی (میت) پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے (ادراں دنوں میں) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے اور نہ رنگے ہونے کپڑے پہنے البتہ بیٹی چادر پہن سکتی ہے)

ایک دوسرے طریقے سے بھی حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکل روایت کرتی ہیں لیکن انہوں نے بیٹی چادر کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت زینب سے خبر دیتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاندان فوت ہو گیا ہے اور وہ سوگ منا رہی ہے اسکی آنکھوں میں کیچھن ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا، نہیں، اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حَدَّثَ عَلِيٌّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْمًا -

۲۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ بَعْضِ أَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوَمُّنٌ بِإِنَّهُ وَالْيَسُورَ الْأَخْرَافَ أَنْ تُحَدِّثَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى نَذِيرٍ

۲۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ثَنَا عَادِيَةُ ابْنُ أَبِي الْعَمَّانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَدِّثَ الْمَيِّتَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى نَذِيرٍ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۲۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ امْرَأَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۲۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ امْرَأَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

۳۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ امْرَأَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ تَرَوُّجٌ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَكْطِيبُ وَلَا تَلْبِيسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ

وَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ثُمَّ ذَكَرْتُ عَنْهَا مِثْلَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهَا فِيمَا تَعَدَّاهُ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ وَسَيِّغَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ إِجَاءَتْ إِهْنَاءً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرْتُ نَحْوَهَا ذَكَرْنَا عَنْهَا فِيمَا تَعَدَّاهُ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ فَكَانَتْ وَدَخَلْتُ عَلَى نَائِبِ يَدَيْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ عَلِيٍّ وَفِي حَدِيثِ رَيْجٍ عَنْ شُعَيْبٍ وَمِمَّا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْ النَّحَّاسِ.

زینب (انے ان حضرت ام حبیبہ) سے اس کی شہ روایت کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پھر انہوں نے اس کی شہ ذکر کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ذکر کیا وہ مزید فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو ان سے حضرت ابوس کی حضرت علی بن مہدی کی روایت (روایت ۱۶۷) اور حضرت ربیع کی حضرت شعیب سے روایت (روایت ۱۶۸) کے ضمن میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول جو انہوں نے بنت الحمام کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، ذکر کیا۔

حضرت صفیہ بنت ابوعبید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ بنت عمر حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) ان دونوں سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ کسی فوت ہونے والے پر تہی دن سے زیادہ سوگ شاننا جائز نہیں۔

حضرت نافع، حضرت صفیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مشہل روایت کرتی ہیں البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ اس (خاوند) پر چار بیٹے دس دن

۲۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ وَ قَهْدٌ قَالَ لَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ قَالَ لِي ابْنُ النَّهْدِ عَنْ تَائِبٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْعَنْ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْعَنْهُمَا كَلَّمْتُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَحْمِلُ بِأَنَّهَا وَالْمَيُومِ الْأَخِيرِ أَنْ تَحْتَمِيَ عَلَى مَتَوَفَى فَوْقَ سَلَاتِهِ لِيَالِ إِلَّا عَلَى رَوْحِهَا.

۲۹۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ لَمَّا قَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّمْعِيُّ قَالَ لَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ تَائِبٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّةٍ وَابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَاثًا وَرَأَى فَاتَهَا

حال کے زیادہ مناسب اور کچھ زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا اگر تم باہر تو اپنے گھر والوں کے پاس جا سکتے ہو فرماتی ہیں میں خوشی خوشی باہر آئی تھی کہ جب جو مبارک باسید شریف میں آئی تو آپ نے مجھے بلوایا مجھے بلوایا آپ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے شروع سے پوری بات دوبارہ عرض کی تو آپ نے فرمایا اسی گھر میں رہو جہاں تمہیں اپنے خاندان کے فکرت ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے حتیٰ کہ مقررہ وقت پورا ہو جائے (فرماتی ہیں) چنانچہ میں نے اسی مکان میں چار بیسے دس دن گزارے فرماتی ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میرے پاس کس کو بھیج کر مسئلہ پوچھا تو میں نے اسے بتایا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا۔

حضرت یزید بن محمد، حضرت سعید بن اسحاق بن کعب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید حضرت سعد بن اسحق سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعبہ اور حضرت روح بن قاسم دونوں حضرت سعد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم، حضرت سعد بن اسحق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وہب نے حضرت مالک نے حضرت سعد بن اسحق سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں

فَإِنْ دَأَيْتَ أَنْ الْحَقَّ بِأَخِي فَيَكُونُ أَمْرًا نَجِيحًا
فَأَيْتَ الْحَقَّ فِي شَأْنِي وَأَحْبَبْتُ إِلَيَّ قَالَ إِنَّ شَيْئًا
قَالَ جِيءَ بِأَهْلِكَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرَةً
بِذَلِكَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحَجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ
دَعَاَنِي أَوْ دُعِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ رَعَمْتَ
فَرَدُّتْ عَيْنِي الْعَدِيَّةَ مِنْ أَوْلِيهِ فَقَالَ
أَمْتَرْتُ فِي اللَّيْلِ الَّذِي جَاءَ لِي فِيهِ نَعْيُ زَيْنِدٍ
حَتَّى يَبْلُغَ الْبَيْتَ أَجَلَهُ هَذَا لَقَدْ فَاغَعْتُ دُونَ
فِيهَا أَوْ بَعَثَ أَشْهُرًا وَعَشْرًا قَالَتْ كَانَ سَلَّ
إِلَيْهَا عَثْمَانُ مَسَاكِمًا فَأَخْبَرَنِي فَقَدْنِي بِهِ
٣٠٢ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمَوْدِيِّ قَالَ
تَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَنِ زَيْنِدِ
ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ شَرَفًا ذَكَرَ بِأَسْتَادِهِ نَحْوَهُ
٣٠٣ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ
مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَعَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ
بِأَسْتَادِهِ مِثْلَهُ -

٣٠٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَالِ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ دُرَيْعٍ
قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ وَرَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ جَمِيعًا
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِأَسْتَادِهِ نَحْوَهُ
٣٠٥ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِأَسْتَادِهِ مِثْلَهُ -
٣٠٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَنَّ مَالِكَةَ أَخْبَرَتْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ
مِثْلَهُ -

٣٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا

و سلم اس کی انگوٹھوں میں آپ کے خیال سے بھی زیادہ تکلیف ہے
کیا وہ سر مہنگا لے اپنے نئے فریاد کسی مسلمان عورت کے لیے
جاتا نہیں کہ وہ خاندان کے علاوہ کسی پر عین دن سے زیادہ
سوگ مناتے پھر کیا تم معمول لگی ہو کہ در جاہلیت میں تیساری
حالت یہ تھی کہ ایک عورت سال بھر سوگ مناتی اور پورا سال گھر میں
اکیل رہتی البتہ اسے کھانا دیا جاتا اور پانی پلایا جاتا تھا
یہاں تک کہ جب سال پورا ہو جاتا تو اسے نکالا جاتا
پھر اسے کسی کتے یا جانور کے پاس لایا جاتا جا
وہ اسے چھوٹی تو مر جاتی تو تباہے لیے اس میں آسانی
پیدا کی گئی اور (سوگ کے لیے) چار مہینے دس دن کی مدت
مقرر کی گئی۔

رَوَّجَهَا وَ هِيَ مُجِدَّةٌ وَ وَقَدْ اِسْتَكْتَبَتْ عَلَيْهَا
اَفْتَكْتُ حَوْلُ فَقَالَ لَا حَقَّ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهُ اِسْتَمَا
تَشْتَكِي عَلَيْهَا حَقٌّ مَا تَطْفُنْ اَفْتَكْتُ حَوْلُ قَالَ
لَا حِيلَ لِمُسْلِمَةٍ اَنْ تُحِدَّ حَقٌّ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ
اِلَّا عَلَيَّ تَرَوِّجُ ثُمَّ قَالَ اَوْ نَسِيْتُمْ كُنْتُمْ فِي
الْبَهَائِيَّةِ كَيْدًا لَمَّا اَهَّ السَّنَةِ وَ تَحْمَلُ فِي
السَّنَةِ فِي بَيْتٍ وَ حُدَّهَا اِلَّا اَتَقَا تَطْعَمُو
تُسْفَى حَقٌّ اِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ اُخْرِجَتْ
ثُمَّ اُتِيَتْ بِكَلْبٍ اَوْ دَابَّةٍ حَاوَا اَمْسَتْهَا مَا تَتْ
فَحَقِيفٌ ذَا لِكَ عَفْوٌ وَ جُعِلَ اَرْبَعَةٌ اَشْهُرٍ
وَعَشْرًا۔

فَفِي هَذِهِ الْاَثَارِ مَا قَدَّوَلْنَا اِنَّ اِحْدَا
الْمُسَوِّفِ عَلَيْهَا تَرَوَّجَهَا قَدْ جَعَلَ فِي كُلِّ
عِدَّتِهَا وَ قَدْ كَانَ قَوْلُ ذَا لِكَ فِي ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ
مِنْ عِدَّتِهَا كَمَا صَدَّقَ عَلَيَّ مَا فِي حَدِيثِ اَسْمَاءَ
ثُمَّ قَدَّرُوهُ عَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي اَهْوَالِ الْعُرَيْبَةِ يَنْتِ مَالِكُ
۲۸۱۔ مَا قَدَّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِي
اَبُو بَكْرٍ عِيَّاسٌ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ
ابْنِ كَعْبٍ بِنِ بِنِ عَجْوَةَ الْاَنْصَارِي عَنِ رَبِيبِ
بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ اَخْبَرَنِي الْعُرَيْبَةُ بِنْتُ مَالِكِ
بْنِ بَسَّانٍ وَ هِيَ اُخْتُ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ
اَسَآهَا نَعَى رَوَّجَهَا حَرَجَ فِي طَلَبِ اَعْلَاجٍ
لَنَ قَادِرٍ كَهْمُ بَطْرَبِ الْقَدْوِ مَرَّ فَعَتَّكُوهُ قَالَتْ
فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَسَآ فِي نَعْيِ رَوَّجِي وَ اَنَا فِي
دَارِهِنَّ وَ دُوَا الْاَنْصَارِ كَمَا سَمِعْتُ عَنْ دُوَا اَهْلِي
وَ اَنَا اَكْرَهُ الْقَعْدَةَ فِيهَا وَ لَانَا لَمْ يَتْرُكْنَا
فِي مَسْكِنٍ وَ لَا مَالٍ يَنْبَلِكُنَا وَ لَا نَقْفَةَ تَنْبِقُ عَلَيَّ

تو ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ
یہ عورت کا سوگ اس کی تمام مدت میں رہا گیا ہے اس سے
پہلے صرف اس کے مدت کے تین دنوں میں تھا جبکہ حضرت
اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔
پھر مکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فریاد بنت
مالک کے بارے میں یوں مروی ہے۔

حضرت فریاد بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فریاد
میں مجھے حضرت فریاد بنت مالک بن سنان نے خبر دی اور وہ حضرت
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں کہ انہیں اپنے خاندان کے
انتقال کی خبر ملی اور وہ بھی کفار کے کچھ بھگے تھے انہوں نے ان
کفار کو طرف قدم کے مقام پر پایا اور کفار نے ان کو قتل کر دیا
وہ فرماتی ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے خاندان کی وفات کی
خبر پہنچی ہے اور میں انصار کے ایک گھر میں ہوں جو میرے گھر والوں
سے بہت دور ہے میں اس میں بیٹھنا پسند کرتی ہوں میرے خاوند
نے مجھے کسی رہائش گاہ میں نہیں چھوڑا اس کے پاس کچھ مال تھا
اور ذائقہ جو مجھ پر خرچ کیا جائے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں
اپنے بھائی کے پاس پہل جاؤں تاکہ میرے گھر میں میرے

ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اس عدت میں ہو جو عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہوتی ہے تو اس صورت میں) مطلقہ عورت بھی اپنی عدت میں بیوہ کی طرح سوگ منائے گی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بیوہ کے ساتھ خاص ہے۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فقہاء کے درمیان اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ مطلقہ عورت پر اس کی عدت کے دوران سوگ واجب نہیں ہے اور دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس پر بھی بیوہ کی طرح عدت کے دوران سوگ لازم ہے تو ہم نے دیکھا کہ مطلقہ عورت کو عدت کے دوران اپنے گھر سے منتقل ہونے سے منع کیا گیا ہے جس طرح بیوہ کو روکا گیا ہے اور یہ اس پر واجب ہے تو جس طرح وہ عدت سے نکال کر کش نہیں ہو سکتی اس طرح اس پر عمل کو بھی نہیں چھوڑ سکتی۔ اور جس طرح بعض سوگ کے سلسلے میں وہ بیوہ کے مساوی ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہوتی۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ عدت کے دوران مطلقہ عورت پر بھی سوگ واجب ہے۔
فقہ میں کی ایک جماعت نے یہی بات کہی ہے۔

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مطلقہ اور بیوہ عدت گزاریں یا وہاں سے چلی جائیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ نکلیں میں نے عرض کیا جہاں چاہیں (عدت ختم ہونے کی) انتظار کریں؟ فرمایا نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے مطلقہ اور بیوہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ

يَذْكُرُهُ إِلَى الْمَتَوِّفِي عَنْهَا وَوَجْهَهَا فَاحْتَمَلَ
أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ فِي الْعِدَّةِ وَالَّتِي تَحِبُّ بِعَدَّتِهَا
الْبَيْكَارُ فَتَكُونُ كَذَلِكَ الْمُطَلَّعَةُ عَلَيْهَا فِي
ذَلِكَ مِنَ الْإِحْدَادِ وَفِي عِدَّتَيْهَا مِثْلَ مَا عَلَى
الْمَتَوِّفِي عَنْهَا وَوَجْهَهَا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ
خُصَّصَتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَقَاةِ خَاصَّةً.

كَتَبْنَا فِي ذَلِكَ إِذَا كَانُوا أَفْعَدُ
تَنَاءً عَوَا فِي ذَلِكَ وَاحْتَمَلُوا فَقَالَ قَائِلُونَ
لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّعَةِ فِي عِدَّتَيْهَا إِحْدَادٌ
وَقَالَ آخَرُونَ بَلِ الْإِحْدَادُ عَلَيْهَا فِي
عِدَّتَيْهَا كَمَا هُوَ عَلَى الْمَتَوِّفِي عَنْهَا وَوَجْهَهَا
فَوَائِبُ الْمُطَلَّعَةِ مِنْهُنَّ عَنِ الْإِحْدَادِ مِنْ
قَوْلِهَا فِي عِدَّتَيْهَا كَمَا نَهَيْتِ الْمَتَوِّفِي
عَنْهَا وَوَجْهَهَا ذَلِكَ حَقٌّ عَلَيْهَا لَيْسَ كَمَا
تَوَكَّلْنَا كَمَا لَيْسَ كَمَا تَوَكَّلْنَا الْعِدَّةُ فَكَلَّمْنَا
سَأَلَتِ الْمَتَوِّفِي عَنْهَا وَوَجْهَهَا فِي وَجُوبِ
بَعْضِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا سَأَلْتَهَا فِي وَجُوبِ
كَلِمَةٍ عَلَيْهَا.

فَقَسَمْتُ بِمَا ذَكَرْنَا وَجُوبِ الْإِحْدَادِ
عَلَى الْمُطَلَّعَةِ فِي عِدَّتَيْهَا.

وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ
الْمُتَقَدِّمِينَ.

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدَّبِيُّ قَالَ تَنَاوَدُ
قَالَ تَنَاوَدُ ابْنُ كَيْسَانَ قَالَ تَنَاوَدُ ابْنُ كَيْسَانَ
سَأَلْتُ جَابِرًا أَمْتَدَّ الْمُطَلَّعَةُ وَالْمَتَوِّفِي عَنْهَا
رَوْجُهَا أَمْ تَخْرُجَانِ كَذَا جَابِرٌ لَا فَفَعَلْتُ
أَتَرْتَبَّصَانِ حَيْثُ أَرَادَا فَقَالَ جَابِرٌ لَا.

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا دَوْحُ بْنُ الْعَرِجِ قَالَ تَنَاوَدُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَهْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ

انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضرت زینب سے سوال اور اس کے مطابق فیصلہ کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی اسحاق نے حضرت سعد سے روایت کیا وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فریہ کی بجائے فرع فرمایا نیز انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ان سے سوال کا ذکر کیا لیکن اس کے مطابق ان کے فیصلے کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت زمر بن مہاجرہ حضرت سعد بن اسحاق سے یا حضرت اسحاق بن سعد سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت فریہ کی بجائے حضرت فرع فرمایا اور یہ بات معلوم نہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سوال اور اس کے جواب کے مطابق فیصلے کا ذکر کیا یا نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فریہ کو عدت کے دوران اپنے گھر سے تھکر ہونے سے منع فرمایا اور اس عدت کو ان کے سوگ سے قرار دیا۔

اور ہم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تین دن بھر پھر جو ہر جو کر اور یہ وقت کی بات ہے جب ان کے عذر نہ ختم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اس روایت میں ہے کہ اس پر تین دن سے زیادہ سوگ بنانا لازم نہیں ہے اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ یہ مسوخ ہے کیونکہ ان سب نے اسے چھوڑ کر حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ (رضی اللہ عنہن) کی روایات اور ان دیگر روایات پر عمل کیا جو ہم نے ان کے ساتھ ذکر کی ہیں اور ان کے مطابق تمام عدت میں سوگ واجب ہوتا ہے اور سوگ کے سلسلے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے یہ سوگ کا سوگ مراد

قَبِيصَةَ بْنِ مَعْبَةَ قَالَ كُنَّا سَفِينًا بِالْقَوْمِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَدَهُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عَثْمَانَ إِنِّي هَا وَلَا قَضَاءَهُ بِهِ۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا بِالْوَجْهِ قَالَ كُنَّا ابْنَ اسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَدَهُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْفَرْقَهُ وَلَمْ يَعِدِ الْفَرِيضَةَ وَذَكَرَ أَيْضًا سُؤَالَ عَثْمَانَ إِنِّي هَا وَلَا قَضَاءَهُ بِهِ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا عَمْرُوبِينَ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا بِمَهْرَبِينَ مَعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اسْحَاقَ أَسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ الْفَرِيضَةُ وَلَا أَدْرِي أَدَّكَ سُؤَالَ عَثْمَانَ إِنِّي هَا وَقَضَاءَهُ بِهِ أَمْ لَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَمَنْعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَرِيضَةَ مِنَ الْإِنْتِقَالِ مِنْ مَنزِلَيْهَا فِي عِدَّتِهَا وَجَعَلَ ذَلِكَ مِنْ إِحْدَادِهَا۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَبِئْسَ مَا تَلِكُنَّ ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ حِينَ تُوُفِي عَثْمَانَ زَوْجَهَا وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقِي ذَلِكَ أَنَّكَ لَيْسَ عَلَيْمَا أَنْ تُحَدِّثِي الْكُفْرَ مِنْ قَدِّ شَيْءٍ وَكُلِّ قَدِّ أَجْمَعَةٍ أَنْ ذَلِكَ مَنْسُوخٌ لِتَرْكِهِمْ ذَلِكَ وَإِسْتِعْمَالِهِمْ حَدِيثٌ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَعَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ وَمَا ذَكَرْنَا مَعَ ذَلِكَ مِمَّا يُوجِبُ الْإِحْدَادَ فِي الْعِدَّةِ كُلِّهَا وَكُلِّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِحْدَادِ إِذَا تَمَّ قَصْدُ

بْنِ ذِي الْحَلِيفَةِ تَوَرَّى عَنْهُنَّ إِذَا دَاخَمَهُنَّ مَخْرَجًا
فِي عِدَّتِهِنَّ -

۳۱۵ - حَدَّثَنَا زَيْعَرُ الْمُؤَدَّبِ قَالَ سَأَلْتُ
بِشْرَ بْنَ بَكْرِ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ أَبِي
ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنَ كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ الْخَطَّابِ وَرَأْسُهَا
بَنَابِتٌ قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا رَوْحُهَا وَبِهَا
قَائِمَةٌ شَدِيدَةٌ فَكَلَّمْتُ رَحِيصًا لَهَا أَنَّ
لَا تُخْرِجِي مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا فِي بَيْتِهَا رِهَاؤُ
تُصِيبُ مِنْ طَعَامِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعُهُ إِلَى بَيْتِهَا
فَتَبِيَّتُ فِيهَا -

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ
قَبِيصَةَ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي
أَبِي لَيْلَى وَمُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ كَالِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا رَوْحُهَا لَا تَبِيَّتُ
عَمْرَةَ بَيْتِهَا -

۳۱۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ
الْوَهْبِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
قُسَيْطٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الشَّامِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ
لَمَّا تَوَرَّى الشَّامِيُّ تَوَلَّى دُرَّ عَائِقَتَنَا فِعِثْتُ
ابْنَ عَمْرَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ
الشَّامِيَّ تَوَرَّى وَتَوَلَّى صَبِيغَةَ مِنْ زُرْعِ عَيْقَةَ
وَتَوَلَّى عِلْمًا صَغِيرًا وَلَا تُحِبُّكَ لَهَا
وَهِيَ لَنَا دَارٌ وَمَنْزِلٌ أَفَأَسْتَقْبَلُ إِلَيْهَا
فَقَالَ لَا تَعْتَدِي إِلَّا فِي الْبَيْتِ الَّذِي تَوَرَّى فِيهِ
تَرَوْجِكَ إِذْ هَبِي إِلَى صَبِيغَتِكَ بِالنَّهَارِ وَأَجِئِي
إِلَى بَيْتِكَ بِاللَّيْلِ قَبِيحِي فِيهِ كُنْتُ أَعْمَلُ
ذَلِكَ -

۳۱۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ

حضرت محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت زید بن
ثابت رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے
بارے میں جس کا خاندان فوت ہو گیا تھا
اور وہ سخت فاقے کا شکار تھی یہی فیصلہ
کیا اور اسے گھر سے نکلنے کی اجازت نہ
دی البتہ یہ کہ وہ دن کی روشنی میں جائے اور
ان (خاندان والوں) کے ہاں کھانا کھا کر واپس
آئے اور رات وہاں گزارنے -

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے یہ
عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ
اپنے گھر کے علاوہ رات نہ گزارے۔

حضرت مسلم بن سائب رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں جب حضرت سائب کا انتقال ہوا تو
انہوں نے "قناة مقام میں کچھ زمیں چھوڑی وہ فرماتی ہیں میں
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتی اور عرض کیا
اے ابو عبدالرحمن! سائب انتقال کر گئے ہیں اور انہوں نے
وادی قناتہ میں کچھ زمیں چھوڑی ہے انہوں نے چھوٹے چھوٹے
بچے بھی چھوڑے ہیں جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے وہی ہمارا
گھر بھی ہے اور ٹھکانا بھی، تو کیا میں وہاں منتقل ہو جاؤں؟
انہوں نے فرمایا تم اسی گھر میں عدت گزارو جس میں تمہارے
خاندان کا انتقال ہوا اپنی زمین میں دن کے وقت جاؤ اور رات
کو گھر واپس آ جاؤ اور یہیں رات گزارو (فرماتی ہیں) پس میں
اسی طرح کرتی تھی -

حضرت مخمر بن یحییٰ اپنے والدہ سے روایت کرتے ہیں

۴۱۲ - اشکات بیٹھیں اور نہ اپنے گھروں سے نکلیں یہاں تک کہ ان کی عدت پوری ہو جائے۔

اسی ہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ میں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان کی خالہ کو عدت کے دوران گھروں توڑنے کے لیے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی یہ حدیث ہم اس باب کے شروع میں ذکر کی گئی ہے۔

پھر وہ اس کے خلاف فرماتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس بات کا منسوخ ہونا ثابت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات بھی ہم نے ذکر کی ہے کہ اس سلسلے میں بیوہ اور مطلقہ برابر ہیں تو جب وہ دونوں اپنی عدت کے دوران یعنی سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں بھی اسی طرح ہوں گی جب کہ شروع شروع میں بعض سوگ میں ایسا ہوتا تھا جیسا کہ ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ کو جو اجازت دی گئی تھی یہ اس وقت کی بات ہے جب سوگ میں دن ہوتا تھا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا۔

اس سلسلے میں بھی مستندین سے روایات آئی ہیں۔

حضرت سید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ کی چند عورتوں کو کہ جو بیوہ ہونے کے بعد گھر سے نکل نہیں واپس لوٹا دیا۔

كَيْهَمَةَ عَنَّا فِي الرَّبِّ يَرَعَنَ جَابِرُ أَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَطْلَقَةِ اِنَّهَا لَا تَعْتَكُمُ وَلَا الْمَتَوَفَّى عَنْهَا وَ ذُجْمَا وَلَا تَعْرِجَانِ مِنْ بَيُوتِهِمَا حَتَّى تَوَفِّيَا اَجَلَهُمَا -

۳۱۲ - فَهَذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ لِحَالِكُمُ فِي الْمَعْرُورِ فِي حَيْدٍ اِدْتَحِلَهَا فِي عِدَّتِهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَا هُذَيْمًا قَعْتَمَةَ مَرَّ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَ هُوَ يَخْلُصُ ذَلِكَ -

۳۱۳ - فَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى قُبُوحِ نَسْخِ ذَلِكَ عِنْدَهُ وَ فِي حَدِيثِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا الَّذِي ذَكَرْنَا هُ عِنْدَهُ مِنْ قَوْلِهِ نَسُوَيْتُ نَبِيَّ الْمَطْلَقَةِ وَالْمَتَوَفَّى عَنْهَا وَ ذُجْمَا فِي ذَلِكَ فَكَمَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهِمَا سَوَاءً فِي بَعْضِ الْإِحْدَادِ كَانَتْ كَذَلِكَ فِي كُلِّ الْإِحْدَادِ وَ قَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ فِي بَعْضِ الْعِدَّةِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ ثُمَّ نَسِخَ ذَلِكَ وَ جُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَا مَرَدَّتْ بِهِ خَالَتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ وَالْإِحْدَادُ اِنَّهَا هُوَ فِي السَّلَاةِ اَلْأَيَّامُ مِنَ الْعِدَّةِ ثُمَّ نَسِخَ ذَلِكَ وَ جُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ -

۳۱۴ - وَ قَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنِ الْمُتَعَدِّ مَبْنٍ -

مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا يَشْرُبُ مِنْ كَهْرٍ كَانَ تَنَا شَعْبَةَ قَالَ تَنَا مَنُصُورٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا قَبِيصَةَ قَالَ تَنَا سَفِيَانَ عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَمْرًا دَنَسُوهُ

۳۲۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُؤَدُّ الْمَتَوَى عَنْهُمْ أَوْ دَا جُمُوعًا مِنَ الْبَيْدَةِ وَيَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَتِّجِ.

۳۲۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو قَالَ لَا تَبَيِّتُ الْمَتَوَى عَنْهَا وَجُهَا وَلَا الْمُطْلَقَةَ إِلَّا فِي بَيْتَيْهَا.

۳۲۶ - حَدَّثَنَا زَوْدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ قَالَ تَنَا الْبَيْتُ عَنْ الْكُزَيْبِ ابْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّوَلِيِّ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْيَانَ طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْبَيْتَةِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْعِرَاقِ فَسَأَلَتْ ابْنَ الْمُسَيْبِ وَالْقَاسِمَ وَمَسَالِمًا وَخَبَّارَ جَبَّةَ وَسَلِيمَانَ بْنَ يَسَّارٍ هَلْ تَعْرِجُ مِنْ بَيْتَيْهَا تَكَلِّمَهُمْ يَقُولُ لَا تَقْعُدُ فِي بَيْتَيْهَا.

۳۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ تَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ تَنَا هِشَامُ قَالَ تَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُطْلَقَةُ قَلَاتُ الْمُخْتَلَعَةِ وَالْمَتَوَى عَنْهَا وَجُهَا وَالْمَلَأِيئَةُ لَا تَحْتَضِرُنَّ وَلَا تَقْتَطِبُنَّ وَلَا يَلْبَسُنَّ نَتُوبًا مَصْبُوعًا وَلَا يُعْرَجُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ.

فَهَلْ لَرَأَى الْكَلْبُ مِنْ رَأَيْتَا عَنْهُ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ مِنْ لَمَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّابِعِينَ قَدْ مَنَعُوا الْمَتَوَى عَنْهَا وَجُهَا مِنَ السَّفَرِ وَالرَّائِيَةَ قَالَ مِنْ بَيْتَيْهَا فِي رِيَّةٍ تَيْمًا وَرَحَصُوا لَهَا فِي الْعُرُوجِ فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى أَنْ تَبَيَّتْ فِي بَيْتِهَا وَقَدْ كَرَنَ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیوہ عورتوں کو حج سے روکتے ہوئے مقام بیداء سے واپس کر دیتے تھے۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بیوہ اور مطلقہ عورت اپنے خاندان کے گھر میں ہی رات گزارے۔

حضرت محمد بن عبدالرحمن دیلی (دولی) سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ بن عبدالرحمن بن ابوسعیان نے اپنی ایک بیوی کو طلاق بائن دی پھر وہ عراق کی طرف چلے گئے ان کی بیوی نے حضرت ابن مسیب حضرت قاسم، حضرت سالم حضرت خارجہ اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے؟ ان سب نے فرمایا نہیں وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرنے ہیں انہوں نے فرمایا تین طلاق والی، طلع کرنے والی، بیوہ اور لعان کرنے والی عورتیں نہ خضاب لگائیں، نہ خوشبو لگائیں نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں اور نہ ہی اپنے گھروں سے نکلیں۔

تو یہ حضرات جن سے ہم نے یہ روایات نقل کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ ہیں انہوں نے بیوہ عورت کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے منع فرمایا البتہ دن کے دنوں میں باہر نکلنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ رات اپنے گھر میں گزارے ان میں سے بعض

وہ فرماتے ہیں میں نے ام عمر سے سادہ فرمائی تھیں میں نے حضرت مسلم بن سائب کی ماں کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت سائب کا انتقال ہو گیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باہر جانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا ضرورت کے بغیر نہ نکلو اور سات بسی وہیں گزارو یہاں تک کہ تمہاری مدت ختم ہو جائے۔

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو وہ عدت کے دوران اپنے خاندان کے گھر سے نہ نکلے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے جوہ اور تین مطلقوں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گھروں سے منتقل نہ ہوں اور دن بھی اپنے گھر میں گزریں۔

حضرت شعور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنی عدت گزار رہی تھی تو اس کا باپ بیمار ہو گیا اس نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ کی کیا رائے ہے یہاں باپ بیمار ہے کیا میں اس کے پاس جا کر بیمار پر بھی کر سکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا ان کے دونوں کناروں میں اپنے گھر میں رہو (یعنی دن کو جا سکتی ہو)۔

حضرت خضر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ مطلقہ عورت کا سیدھی طرف جانا جائز سمجھتے تھے حضرت بکر فرماتے ہیں حضرت عرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نکل سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے۔

حضرت نافع سے روای ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سید کی صاحبزادی حضرت عبد البر بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دی تو وہ اپنے گھر سے (دوسری جگہ) منتقل ہو گئیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کو بالمشاورت کیا۔

وَهَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ مَخْرَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ مَسْلُومَةَ بِنَ النَّسَائِبِ تَقُولُ لَلنَّسَائِبِ كَمَا لَتُ ابْنِ عَمْرٍ عَنِ النَّعْرُوجِ فَقَالَ لَا تَخْرُجِي مِنْ بَيْتِي إِلَّا لِحَاجَةٍ وَلَا تَبِيتِي إِلَّا فِيهِ حَتَّى تَتَّعِنِي وَعِدَّتُكَ ۚ ۳۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَتْنَا حُسَيْنَ ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ لَا تَنْتَقِلُ الْمُبْتَوَاتُ مِنْ بَيْتٍ وَحِجْمًا فِي عِدَّتِهَا ۚ

۳۲۰ - حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ قَتْنَا الْمُحْصِبِ قَالَ قَتْنَا حَمَّادَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَائِبِ بْنِ عَيْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ فِي الْمَتَوَقِّعَاتِ وَحِجْمًا وَالْمُطَلَّغَاتِ قَلْبًا لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِيتَانِ إِلَّا فِي بَيْوتِهِمَا ۚ

۳۲۱ - حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ قَتْنَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ ضِيَّادٍ قَالَ قَتْنَا هَيْبَ بْنَ مَعَاذٍ وَهَيْبَةَ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا مَا تَشْكِي أَبُو هَافَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لَنْ تَأْتِرِينَ فَإِنْ أَرَى اسْتَبْتِكِ أَفَاتِيهِ هَذَا مَرِضُهُ كَقَالَتْ بَيْتِي فِي بَيْتِكَ طَرَفِي الدَّلِيلِ ۚ

۳۲۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّعَائِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَرَى أَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّغَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ بَكْرٌ وَقَالَتْ عَمْرُو عَنْ عَائِشَةَ ۚ تَخْرُجُ مِنْ عَمْرٍو أَنْ تَبِيتَ عَنْ بَيْتِهَا ۚ

۳۲۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ تَائِبِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ كَانَتْ تَحْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَكَلَّمَهَا الْكِبْرَاءُ فَانْتَقَلَتْ فَانْتَقَرُ ذَلِكَ عَلَيْهَا عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو ۚ

مِثْلَهُ -

قِيلَ لَكُمْ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِلصَّوْمِ وَرَبِّهِمْ
كَانُوا فِي فِتْنَةٍ قَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ -

۳۳۲ - مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا
الْوَلِيَّ قَالَ سَمِعْنَا ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْعَاصِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ
عَبِيدِ اللَّهِ نَوْمًا جَمِيلًا وَسَاءَتْ عَائِشَةُ إِلَى
مَكَّةَ بَعَثَتْ عَائِشَةَ إِلَى أُمِّ كَلْبَةَ وَوَجَّهَ بِالْمَدِينَةِ
فَقَعَلَتْهَا إِلَيْهَا لَمَّا كَانَتْ تَتَخَوَّفُ عَلَيْهِمَا مِنْ
الْفِتْنَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتَيْهَا كَهَذَا نَعْوَلُ إِذَا كَانَتْ
فِتْنَةً يَكْفَأُ عَلَى الْمُتَّقِينَ مِنْ إِلَاقَاتِهِ
فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ قَبْلِي فِي سَعَةِ مِنَ الْمُتَوَجِّهِ
فِيهَا إِلَى حَيْثُ أَحْبَبْتَ مِنَ الْأَمَاكِينِ الَّتِي
تَأْمَنُ فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ وَيَا اللَّهُ الْقَوِيُّ -

بَابُ الْأَمَةِ تَعْتَقُ وَرَوْجَهَا حُرٌّ

هَلْ تَهَاخِيَاءُ أَمْ لَا

۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِيُّ قَالَ سَمِعْنَا
أَبِي مُسَادٍ يَدِينَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ
عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ كَانَتْ رَوْجٌ بَرِيءٌ حُرًّا
كَلَّمْنَا عِيْقَتَ تَعْيِيرَ مَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاحْتَبَأَتْ لِنَفْسِهَا -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَّ قَوْمٌ إِلَى هَذَا
الْحَدِيثِ فَجَعَلُوا لِلْمُعْتَقَةِ الْخِيَاءُ حُرًّا أَهْلًا
رَوْجَهَا أَوْ عَبْدًا -

وَحَالَ قَهْمٌ فِي ذَلِكَ الْخَرُوجِ وَكَانُوا
إِنْ كَانَ رَوْجُهَا عَبْدًا فَلَهَا الْخِيَاءُ وَإِنْ كَانَ
حُرًّا فَلَا خِيَاءَ لَهَا وَكَانُوا إِذَا كَانَ رَوْجُهَا بَرِيءًا
عَبْدًا -

کرتے ہیں۔

اس شخص کو (جو اب میں) کہا جائے گا کہ یہ ضرورت
کے تحت تھا کیونکہ وہ فتنہ کا دور تھا۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب جنگ جمل کے دن حضرت
طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کو کربہ مچانے لگیں تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی
اللہ عنہا کو بلایا وہ اس وقت مدینہ طیبہ میں تھیں اور چونکہ انہیں
ان کے بارے میں فتنے کا خوف تھا اس لیے انہوں نے ان
کو وہاں سے قبضل کر لیا مالا نکوہ عدت گزار رہی تھیں ہم بھی
یہی بات کہتے ہیں کہ جب حالت فتنہ ہو اور وہاں قیام سے عدت
گزارنے والی عورت کے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو
اسے وہاں جانے کی اجازت ہے جہاں وہ فتنے سے
محفوظ رہ سکتی ہو۔ (دلائل التوفیق)۔

جس لونڈی کو آزاد کیا گیا اور اس کا خاوند بھی

آزاد ہے تو کیا اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہے یا نہ؟

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا
خاوند آزاد تھا جب حضرت بریرہ کو آزاد کیا گیا تو نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دی چنانچہ انہوں نے
اپنے نفس کو اختیار کر لیا۔

حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک
جماعت نے اس حدیث کو اپنا ہے ہوئے آزاد کی جانے والی (لڑکی)
کو اختیار دیا اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا
اگر اس کا خاوند غلام ہے تو اسے اختیار ہے اور اگر آزاد ہے تو
اسے کوئی اختیار نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بریرہ کا خاوند غلام
تھا۔ انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے۔

حضرات نے طلاق بائن والی عورت کو بھی اس کے ساتھ طلاق ہے اور اسے بھی عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں اس کی طرح قرار دیا لیکن جس طرح بیوہ عورت کو دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کو نہیں دی۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے روکا جائے البتہ بیوہ کو ضرورت کے تحت دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بیوی تھیں اور ان کی عدت کے دوران اپنے ہمراہ سفر پر لے گئیں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ہمشیرہ (رضی اللہ عنہا) کو ان کی عدت کے دوران بیچ کیا۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیوی کو بیچ کر لے لیں جب کہ وہ (حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے طلاق کی) عدت گزار رہی تھیں۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی حضرت ام کلثوم کی عدت کے دوران ان کے ساتھ بیچ کیا۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن الوریہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت

بَعْضُهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقةُ النَّبْتُوتِيَّةُ فَجَعَلَهَا كَذَلِكَ فِي مَبْنِعِهَا مِنْ الشَّرَاءِ وَالْإِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ أَحَدٌ مِنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا تَهَاؤُا كَمَا رَخِّصَ لِلْمَتَوَتَّى عِنْدَهَا تَهَاؤُا وَجِهًا۔

فَقَسَمَتْ بِذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مُعِيَمَا مِنَ الشَّرَاءِ فِي عِدَّتَيْهِمَا وَالْخُرُوجِ مِنْ مَبْنِعِيهِمَا إِلَّا كَمَا رَخِّصَ لِلْمَتَوَتَّى عِنْدَهَا وَجِهًا مِنَ الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا فِي بَيْتِهَا هَا عَلَى الصَّرْحِ وَهَذَا هَذَا كَلِمَةُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

فَإِنْ قَالَ قَاتِلٌ كَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَذَا كَأَنْتَ سَأَلْتِ بِأَخْتِهَا أَوْ كَلْتُمُومِ فِي عِدَّتِهَا۔

۳۲۸ - وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَخِي جَيْرُ بْنُ حَانَ مَرَّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِأَخْتِهَا أَوْ كَلْتُمُومِ فِي عِدَّتِهَا۔

۳۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَنَا أَبُو عَتَاةٍ قَالَ سَخِي جَيْرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ حَجَّتْ عَائِشَةُ بِأَخْتِهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ۔

۳۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْزُونٍ قَالَ تَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَدَدِيُّ قَالَ تَنَا أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَجَّتْ بِأَخْتِهَا أَوْ كَلْتُمُومِ فِي عِدَّتِهَا۔

۳۳۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْمَوْزُونِيُّ قَالَ تَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي يُونُسَ ابْنِ مَوْسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَ تَسَاسِمِيدُ بْنُ مَنصُومٍ قَالَ تَسَا هَشِيئِرٌ قَالَ
 أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا خَيَّرَتْ بَرِيرَةُ مَا آتَيْنَا رَدَّيْهَا
 يَتَّبِعُهَا فِي سَبْكِكَ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوعَهُ تَسِيْلُ
 عَلَيَّ لِعَيْتِيهِ فَكَلَّمَهُ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطْلُبَ إِلَيْهَا فَتَقَالَ لَهَا سَأُولُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْجِيكَ وَابْنُ
 وَكَذَلِكَ فَتَقَالَ أَتَا مَرْفِي بِهٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 فَتَقَالَ إِيَّاهَا أَنَا سَأَفِيءُ فَتَقَالَ لَهَا كُنْتُ سَأَفِيءًا
 فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ
 يُعَالَى لَهُ مَغِيْثٌ وَكَانَ عَبْدًا لِأَبِي الْمَغِيْثِ قَوْمٍ
 بَنِي مَخْرُومٍ

فَقَالُوا يَا أَيُّهَا خَيْرُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنْ رَدَّيْهَا
 كَانَ عَبْدًا

وَكَانَ مِنَ الْمُخَجَّرِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ
 الْمَعَالَةِ الْأُوْلَى أَنْ أَدَّى الْأَشْيَاءَ عَرَبِيًّا إِذَا جَاءَتْ
 الْأَشْيَاءُ فَهَكَذَا فَوَجَدْنَا السَّبِيْلَ إِلَى أَنْ نَحْمِلَهَا
 عَلَيَّ غَيْرَ طَرِيْقِ النَّصَاةِ وَأَنْ نَحْمِلَهَا عَلَيَّ ذَلِكَ
 وَلَا نَحْمِلَهَا عَلَيَّ النَّصَاةِ وَالتَّكَاذِبِ وَتَكُونُ
 حَالًا مَدْرَبَتْهَا عِنْدَنَا عَلَيَّ الصِّدْقِ وَالْعَدْلِ
 فَيَمَّا مَدْرَبَتْهَا حَتَّى لَا نَجِدَ بَدَأًا مِنْ أَنْ نَحْمِلَهَا
 عَلَيَّ خِلَافَ ذَلِكَ فَلَمَّا ثَبِتَ أَنْ مَا ذَكَّرْنَا كَذَلِكَ
 وَكَانَ رَوْجُ بَرِيرَةَ قَدْ قِيلَ فِيهِ إِنَّهَا كَانَ عَبْدًا
 وَقِيلَ فِيهِ إِنَّهَا كَانَ حُرًّا جَعَلْنَا هُ عَلَى آتِ
 قَدْ كَانَ عَبْدًا (فِي حَالِ حُرِّيَّتِي حَالِ أُخْرَى فَتَكَبَّرَ بِذَلِكَ
 تَأَخَّرَ لِحَدَمِي الْعَاكِتِيْنَ عَنِ الْأُخْرَى
 فَكَانَ الرِّوْقُ كَذَلِكَ يَكُونُ بَعْدَهُ الْحُرِّيَّةُ
 وَالْمُحَرِّيَّةُ لَا يَكُونُ بَعْدَ هَارِقٍ فَلَمَّا

ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جب اختیار دیا گیا تو ہم نے
 ان کے خاندان کو دیکھا وہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں ان کے
 پچھے پچھے جاتے تھے اور ان کے آسوداڑھی پر بہہ رہے تھے
 حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ وہ حضرت بریرہ کو طلب کریں اور
 سہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ سے فرمایا وہ خاندان
 اور تیرے بچوں کا باپ ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ
 مجھے اس بات کا حکم دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ میں تو
 مرض سفارش کرتا ہوں، انہوں نے عرض کیا اگر آپ سفارش فرما رہے
 ہیں تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اور انہوں نے اپنے نفس کو اختیار
 کر لیا ان کو حضرت بریرہ کے خاندان کی میٹھ کہا جا تا تھا اور وہ
 جو خنزرقبیلہ کے خاندان آل نبیرہ کے غلام تھے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حضرت بریرہ کو صرف اس لیے اختیار دیا تھا کہ ان کے
 خاندان غلام تھے۔

ان حضرات کے خلاف پہلے قول دالوں کی حجت یہ ہے کہ جب
 روایات اس (مذکورہ بالا) طریقہ پر مروی ہوں اور ہمارے پاس غیر
 متضاد معانی پر محمول کرنے کی سبیل ہو تو اس پر محمول کرنا بہتر ہے اس
 معنی پر محمول نہ کیا جائے جس سے ان روایات کا اجماع تضاد اور
 ایک دوسرے کی تکذیب لازم آئے جبکہ ہمارے نزدیک ان روایات
 کے راوی بھی سچے اور عادل ہیں، ان اس کے خلاف معنی پر محمول کرنا
 ضروری ہو تو انک بات ہے تو جب ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا
 اس کی یہ صورت ہے اور حضرت بریرہ کے خاندان کے بارے میں
 کہا گیا کہ وہ غلام تھے اور یہی کہا گیا کہ وہ آزاد تھے تو ہم نہیں یوں
 فرما ہیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھے پھر دوسری حالت میں
 آزاد تھے تو ثابت ہوا کہ دونوں میں سے ایک حالت مؤخر
 ہے اور بعض اوقات غلامی کے بعد آزادی
 ہوتی ہے لیکن آزادی کے بعد غلامی نہیں ہوتی
 تو جب صورت حال یہ ہے تو ہم نے غلامی

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ کا خاندان غلام تھا اور اگر وہ آزاد ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے (حضرت بریرہ کو) اختیار نہ دیتے۔

حضرت امش، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ آزاد کی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا اور ان کا خاندان غلام تھا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتاری ہی کہ حضرت بریرہ کا خاندان غلام تھا تو یہ اس حدیث کے خلاف ہے تو ہم نے بواسطہ حضرت اسود ام النخعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر وہ آزاد ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔ ان حضرات کو (جو ابنا) کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ الفاظ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام سے ہوں اور ممکن ہے حضرت عروہ کے کلام سے ہوں۔

اس قول دلائل نے حضرت بریرہ کے خاندان کے غلام ہونے کے بارے میں اپنی بات کو ثابت کرنے کے لیے اس طرح اتلا لیا ہے۔ حضرت مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ کا خاندان سیاہ فام تھا اور اس کا نام بیثت خانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا (اور پھر) عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روای فرماتے

۳۳۳ - وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا جَعَدْنَا لَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثنا جَبْرِ بْنُ عَبْدِ الْعَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَوْجَرُ بْنُ بَرِيرَةَ عَبْدًا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ.

۳۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ هَكَذَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ خَيَّرَهَا وَكَانَ نَوْجَرُهَا عَبْدًا.

قَالُوا فَهِيَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُخَيَّرُ أَنْ نَوْجَرُ بْنُ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا فَهَذَا إِخْلَافٌ مَا نَوْجَرُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْهَا لَمْ تَسْأَلْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قِيلَ لَهُمْ أَمَا هَذَا الْحَدِيثُ يَتَعَدَّى يُجُودُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَقَدْ يُجُودُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ وَنَوْجَرُهَا وَاحْتِجَاجُ أَهْلِ هَذَا الْمَقَالَةِ فِي تَجْذِيبِ مَا نَوْجَرُ فِي نَوْجَرُ بْنُ بَرِيرَةَ أَتَى كَانَ عَبْدًا.

۳۳۶ - بِهَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثنا عَفَّانُ قَالَ ثنا هَمَّامُ قَالَ ثنا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَوْجَرُ بْنُ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا الْأَسْوَدُ يَسْتَهِي مُبِيقًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ.

۳۳۷ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے اور وہ حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ روٹی کو جب آڑو کیا جائے تو اسے اختیار کیا جاتا ہے یا چاہے وہ کسی قریشی کی بیوی ہو۔ حضرت ابن جریر، ابن طاؤس سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اسے اختیار حاصل ہے یعنی خاوند آزاد ہو یا غلام (دو لوگوں صورتوں میں) وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حسن بن مسلم نے اسی کی مثل خبر دی ہے۔

جب بیوی کو کہے تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو کب طلاق واقع ہوگی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا تو آپ نے فرمایا یہ ہر رمضان المبارک کے تمام مہینے میں ہوتی ہے۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا سَمِعًا عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا مَمَةَ الْخَبِيثَاتُ إِذَا عَقِمَتْ وَإِنْ كَانَتْ تَحْتِ قَوْسِيْجٍ -

۳۳۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ كُنَّا أَبُو عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَهَا الْخَبِيثَاتُ يَعْنِي فِي الْعَبْدِ وَالْمَوْءُودِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ -

بَابُ الرَّجْلِ يَعُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَتَى يَقَعُ الطَّلَاقُ
۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ وَفَهْدُ بْنُ سَكِيْمَانَ قَالَ كُنَّا سَمِعًا مِنْ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ -

فَقِيْ هَذَا الْخَبْرِيْنَ أَنَّهُمَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ
فَقَالَ قَوْمٌ هَذَا أَدْلِيلٌ عَلَى أَنَّهُمَا قَدْ تَكُونُ فِي أَوَّلِهِ وَفِي وَسْطِهِ كَمَا قَدْ تَكُونُ فِي آخِرِهِ -

وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ هَذَا الْمَعْنَى وَيَحْتَمِلُ أَنَّهُمَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ تَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْبَيْتَةِ مَعَ أَنَّ أَوَّلَ هَذِهِ الْحَدِيثِ مَوْءُودٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَقْبَاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ -

۳۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدُ قَالَ كُنَّا أَبُو عَمِيرٍ قَالَ كُنَّا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ رات تمام رمضان المبارک میں ہوتی ہے ایک جگہ کہتی ہے کہ یہ اس باب کی دلیل ہے کہ جس طرح یہ رات کبھی مہینے کے آخر ہی ہوتی ہے اسی طرح کبھی اس کے شروع میں اور کبھی درمیان میں بھی ہوتی ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی رو سے رمضان میں ہوتی ہے، میں اس سنی کا بھی احتمال ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ نیت ایک یہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں ہوگی یا جو جو آل میں یہ حدیث موقوف ہے جس کے مستبر اولوں نے اسے ابلاغی (بھلی) سے روایت کیا حضرت حسن بن صالح، ابوالاسحاق سے وہ حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کی حالت کو مقدم اور آزادی کی حالت کو مؤخر قرار دیا۔

تراس سے ثابت ہوا کہ جب حضرت بربرہ کو اختیار دیا گیا اس وقت وہ آزاد تھے اور اس سے پہلے غلام اس باب میں تصحیح روایات کی بھی صورت ہے اور اگر ہمارے نزدیک تمام روایات اس بات پر متفق ہیں ہوں کہ وہ غلام تھے جب بھی اس میں ایسی بات نہیں پائی جاتی جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو نازل کر دے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مردی نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہو میں نے اسے صرف اس لیے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاندان غلام ہے اور اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاندان کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہوجاتی تو جب اس قسم کی بات مردی نہیں ہے اور روایات میں ہے کہ آپ نے اس حالت میں اختیار دیا کہ ان کے خاندان غلام تھے تو ہم نے خود غلام کیا کہ اس سلسلے میں آزاد اور غلام کے حکم میں فرق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ٹوٹی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کر سکتا ہے اور غلام سے بھی، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاندان آزاد ہو یا غلام، تو ٹوٹی کے مالک کا اختیار، آزاد یا غلام دونوں کے لیے ایک جیسا ہے اور جو اختیار سے حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں تو جب بات پھر اس طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا نکاح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہوتا ہے تو ہمارے بیان کردہ قیاس کا تقاضا ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہو حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت طاؤس سے بھی

مردی ہے۔

كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ جَعَلْنَا جَانِبَ الْعُبُودِيَّةِ مُتَّفِقَةً
وَحَالَ الْخَيْرِيَّةَ مُتَّخِرَةً۔

كُتِبَتْ بِذَلِكَ أَنَّكَ كَانَ حُرًّا فِي وَفَّتِ
مَا خَيْرِيَّةَ بَرِيَّةً وَكُنْتُمْ أَقْبَلَ ذَلِكَ هَكَذَا
تَصْرِحُ بِهِ الْأَنْبَاءُ فِي هَذَا الْبَابِ وَكُلُّو الْفَقِيهَاتِ
الْيَوْمَانِ كُلُّمَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّكَ كَانَ عَبْدًا
لِمَا كَانَ فِي ذَلِكَ مَا يُنْفِي أَنْ يَكُونَ إِذَا كَانَ
حُرًّا إِذْ أَرَادَ حُكْمَهُ عَنْ ذَلِكَ لِأَنَّكَ لَمْ يَجِبْ وَعَنْ
السُّؤَالِ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَاتَلْتَ
إِسْتِخَارَةً لَهَا لِأَنَّكَ وَجَّهًا عَبْدًا وَكَوْنًا ذَلِكَ
كَذَا لَكَ لَمْ تُنْفِي أَنْ يَكُونَ تَهَايَا إِذَا كَانَ
رُؤُوسًا حُرًّا أَفَلَمْ تَكُنْ يَجِبُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَ
جَاءَ عِنْدَنَا تَخَيَّرَهَا وَكَانَ وَجَّهًا عَبْدًا أَنْظَرْنَا
هَذَا يَنْفَرُ فِي ذَلِكَ حُكْمُ الْخَيْرِ وَحُكْمُ الْعَبْدِ
فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَرَأَيْنَا الْأَمْرَ فِي حَالِهَا
لَمْ نَرَ أَنَّهَا أَنْ تَعْقُدَ التَّكَاخُرَ عَيْنَهَا لِلْخَيْرِ وَالْعَبْدِ
وَرَأَيْنَا مَا بَيْنَهُمَا مَعْتَقِي كَيْسٍ لَمْ أَنْ يَسْتَأْنِفْ
عَيْنَهَا عَقْدًا يَنْكَحُ الْخَيْرَ وَلَا لِعَبْدٍ فَاسْتَوَى حُكْمُ
مَا لِيَ الْعَبْدِ فِي الْعَبِيدِ وَالْإِحْرَارِ وَمَا لِيَسْتَأْنِفْ
الْخَيْرِ فِي الْعَبِيدِ وَالْإِحْرَارِ فِي ذَلِكَ فَكُنَّا كَانِ
ذَلِكَ كَذَلِكَ وَرَأَيْنَا هَذَا إِذَا أُعْتِقَتْ بَعْدَ
عَقْدِ مَوْلَاهَا يَنْكَحُ الْعَبْدَ عَيْنَهَا يَكُونُ لَهَا
الْخَيْرِ فِي جِلِّ التَّكَاخُرِ عَيْنَهَا كَذَلِكَ فِي
الْخَيْرِ إِذَا أُعْتِقَتْ يَكُونُ تَهَايَا يَنْكَحُ
عَيْنَهَا قِيَّاسًا وَنَظَرْنَا عَلَى مَا بَيْنَنَا مِنْ ذَلِكَ وَ
هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدٍ
سَخَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ

طَاوُسٍ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بتائی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔ حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت تعینی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہوئے حضرت مالک کے سامنے پڑھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام کے واسطے سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت مالک بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں صحابہ کرام سے اس کے بارے میں پوچھا تھا حضرت مکرر فرماتے ہیں ان کا مطلب ہے کہ میں بہت پوچھا کرتا تھا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ قَالَ اخْتَبَرْتُ فِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمَسُّؤَ اللَّيْلَةَ الْقَدْرَ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَهُ

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ سَأَلْنَا الْقَعْقَبِيَّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَبَّانٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَائِبٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَ هَذَا

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ بَعْثُونَ بْنَ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيَّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ عَمْرِؤَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ أَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ

سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ وَكَه
يُرْوَعُهُ -

۳۴۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ
قَالَ مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَةَ قَالَ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ النَّمَمَةِ إِفْرَاقَةَ كَرِيْبًا سَادَةً مِثْلَهُ -

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْخَدِيدُ ابْنَ أَبِي الْأَخْوَصِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِتَلْفِظٍ غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ -

۳۴۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ قَتْنَا يُونُسَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ قَتْنَا أَبُو الْأَخْوَصِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلْتُهُ
ابْنَ عَمْرٍو عَنْ كَيْفَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي رَمَضَانَ
كَلِمَةٌ -

فَإِنْ كَانَ هَذَا هُوَ تَلْفِظُ هَذِهِ الْحَدِيثِ
فَعَدَّ قَبْتَهُمْ مِنْ آيَاتِ مَعْنَى قَوْلِهِمْ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ
يُرْوَعُهُ فِي كُلِّ الشُّهُرِ -

وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ
ذَلِكَ -

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي زُرَيْدٍ
قَالَ قَتْنَا سَعِيدُ بْنُ عَفَّيْرَةَ قَالَ تَلَّى سَلِيمَانُ
ابْنَ يَدْلَجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي
عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
عَنْ كَيْفَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ كَحُرِّ وَهَاءِ فِي السَّيْبِ
الرَّذَا وَآخِرِهِ مِنْ رَمَضَانَ -

۳۴۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ
قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ قَتْنَا إِسْنَعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن وہ اسے فرماتا
نقل نہیں کرتے۔

حضرت شعبہ، حضرت البراسقی، حمدانی سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی
مثل ذکر کیا۔

ابوالاخوص نے البراسقی سے ان الفاظ کے بغیر
(دوسرے الفاظ سے) روایت کیا ہے۔

حضرت ابوالاخوص حضرت البراسقی سے اور وہ حضرت
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں
میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایلاۃ القدر کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ پورے ماہ رمضان
میں ہے۔

اگر اس حدیث کے یہی الفاظ ہیں تو اس سے ثابت
ہوا کہ فی کل رمضان کا معنی یہ ہے کہ پورے
چھینے میں ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس
کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے ایلاۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا
تو آپ نے فرمایا اسے ماہ رمضان کی آخری
سات راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت اسمیل بن جعفر، حضرت عبداللہ
بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تیسویں رات تھی ایک شخص نے کہا یہ (بیتہ) آٹھ
میں سے پہلی ہوئی تو آپ نے فرمایا بلکہ سات
میں سے پہلی کیوں کہ جبینہ (بعض اوقات)
پورا نہیں ہوتا (یعنی انیس دن کا ہوتا ہے)

تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ لیلۃ
القدر آخری سات راتوں میں ہوتی ہے اور
آپ نے تیسویں رات کا قصد فرمایا کیونکہ وہ
جبینہ انیس دن کا تھا۔

حضرت یعقوب بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ گھر کے دروازے
پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہارس پاس سے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ
عنه کے صاحبزادے گزے میرے والد نے پوچھا آپ نے اپنے والد
سے کیا سنا کہ وہ لیلۃ القدر کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے کیا بات ذکر کرتے تھے انہوں نے فرمایا میں نے اپنے
والد سے سنا فرماتے تھے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دیہاتی لوگ مجھ سے
لیلۃ القدر کے بارے میں جھگڑتے ہیں تو مجھے بتائیے کہ میں کس
رات مدینہ طیبہ میں آؤں؟ آپ نے فرمایا تیسویں رات
آنا۔

حضرت معاذ بن عبد اللہ اپنے بھائی عبد اللہ بن عبد اللہ سے
روایت کرنے میں اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے
دور میں تھے فرماتے ہیں رمضان المبارک کے آخر میں جبینہ کی مجلس
میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھے میں نے
ان سے عرض کیا اے ابوبکی! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس مبارک رات کے بارے میں پوچھا ہے؟ انہوں نے
فرمایا ”ہاں“ ہم جبینہ کے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس مبارک رات
کو کب تلاش کریں؟ آپ نے فرمایا یہ رات تیسویں رات کی تمام تلاش

سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَمْسُوَهَا اللَّيْلَةَ وَفَلَكِ
الْبَلَدُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ رَسُولُ هَذَا
إِذَا أُوتِيَ ثَمَانٍ فَقَالَ بَلْ أُوتِيَ سِتِينَ فَإِنَّ الشَّهْرَ
لَا يَتَعَدَّى

فَقَدْ كُتِبَتْ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهَا
فِي السَّبْعِ إِلَّا وَاجِبٌ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ ثَلَاثٍ
وَعِشْرِينَ لِأَنَّ ذَلِكَ الشَّهْرَ كَانَ سِتْعًا وَ
عِشْرِينَ

۳۵۳ - حَدَّثَنَا دُرَيْرُ بْنُ الْعَرَجِ قَالَ سَمِعْنَا
أَبِيًّا بَدِيًّا بِنَ أَبِي الْعَمِيٍّ قَالَ هُنَا تَمْسُوَنَ بِنْتُ
عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَمَلُ مِنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي
عَلَى الْبَابِ إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ
فَقَالَ ابْنِي مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ
الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنِي يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي رَجُلٌ بَيْتَانِي عِنْدَ الْبَابِ يَتَمَرَّ فِي بَيْتِي كَلِمَةً
أَتِي فِيهَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ آتِي فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ
وَعِشْرِينَ

۳۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا
الْوَهْبِيَّ قَالَ سَمِعْنَا ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ
رَجُلًا فِي تَمْرٍ مِنْ عَمَةٍ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ابْنِ أَنَسٍ فِي مَجْلِسٍ جُهَيْنِيَّةٍ فِي أُخْرَى مَقْعَانِ
فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا يَحْيَى هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
الْمُبَارَكَةِ كَيْفَ شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى هَذَا الشَّهْرِ

کیا یا رسول اللہ! مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے یا کسی دوسرے مہینے میں؟ آپ نے فرمایا رمضان المبارک کے مہینے میں ہے۔ میں نے عرض کیا یہ انبیاء کرام کے ساتھ ہوتی جب وہ پردہ فرماتے ہیں تو یہ بھی اٹھائی جاتی ہے آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ یہ قیامت تک آتی رہے گی میں نے پوچھا یہ رمضان المبارک کے کس حصے میں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا پہلے یا آخری عشرہ میں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بتائے کہ تھے ربہ اور میں بھی آجی کرتا رہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں میں سے کس عشرہ میں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کہہ دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں باتیں کرتے رہے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو آپ پر ہے آپ مجھے ضرور بتائیں کہ وہ کس میں ہوتی ہے، تو آپ نے مجھ پر اس قدر غصہ فرمایا کہ اس سے پہلے اور بعد کسی اس قدر غصہ نہیں فرمایا پھر ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ یا تو تمہیں اس پر صلح کر دے گا اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کہہ دو پوچھا۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن امیس انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا اس وقت بائیس راتیں گزر چکی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے کہ ان بقیہ سات راتوں میں تلاش کرو۔

عَنْهَا قَالَ عَلَيْكَ مَتَى يَعْنِي أَتَشَبَّهُ سَوَ الْأَقْدَمَاتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ فِي عَيْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهِ قَالَ فِي رَمَضَانَ قُلْتُ وَتَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا قَادًا أَمَا فَعُولًا مَا فَعَلَتْ قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِي أَوْ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ ثُمَّ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ قَالَ فِي التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَسْتَنْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لِتُخْبِرُنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْتَضَبْ عَلَيَّ قَبْلَ وَلَا بَعْدَ ثُمَّ قَالَ لَنْ أَتَسْأَلُكَ لَأَطْلَعَنَّ عَلَيْهَا لِتَتِمَّ سَوَافِي السَّبْعِ الْآخِرِ لِأَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا.

۳۵۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُوَدَّيْنِ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ كَهَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَدْ حَلَّتْ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتِمَّ سَوَافِي السَّبْعِ الْآخِرِ لِتَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا.

۳۵۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُوَدَّيْنِ قَالَ سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ الْكَلْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْكَلْبِيَّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ

حضرت جبرائیل بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے آج کی رات تلاش کرو اور وہ

پہنسیوں رات تھی۔

جو احادیث ہم نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں ان میں لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔

تو اس میں احتمال ہے کہ یہ رات ان سات راتوں میں ہو پورے مہینے میں نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سات راتوں میں ہوتی ہو اور ان کے علاوہ جیسے کہ دوسری راتوں میں بھی لیکن اکثر ان سات راتوں میں ہوتی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کو ان ساتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اس رات کو جیسے ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کریں۔

حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے خواب میں لیلۃ القدر کو دیکھا گویا وہ آخری عشرہ کی ساتیسویں یا اسیسویں رات تھی (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بھی تمہاری خواب جیسا خواب دکھایا گیا یہ دونوں متفق ہو گئے اسے آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے مطابق

كَوْنَيْتُهُ يَسْمُجِدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَاذَا هِيَ كَيْلَةٌ تَلَدِيثٌ وَعِشْرِيْنِ.

فَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِنَّ فِيهِمَا الْأَمْرَ بِتَحْوِيلِهَا فِي الشَّهْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ الشَّهْرِ دُونَ سَائِرِ الشُّهُورِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ الشَّهْرِ وَأَنْ تَكُونَ فِي غَيْرِهَا مِنَ الشُّهُورِ إِلَّا أَهْمًا أَكْثَرًا مَا تَكُونَ فِي تِلْكَ الشَّهْرِ فَأَمْرُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحْوِيلِ فِيهِمَا كَذَلِكَ.

وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَحَوَّلُوا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ الشَّهْرِ.

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْثُودٌ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْكُمُ الْقَدْرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الشُّهُورِ كَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَتَنَا سَفِيَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْأَيِّ دُونَكَ لَكُمُ قَدْرٌ فَأَلَيْكُمُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ الشُّهُورِ.

فَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا تو اس طرح یہ آٹھ میں سے پہلی رات ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ سات میں سے پہلی رات ہے اور چوتھی رات جو اس کے بارے میں تیرا کیا حساب ہے مطلب یہ ہے کہ انیس دنوں کا عید ہے اور اس حساب سے بائیس راتوں بعد سات باقی رہ جاتی ہیں)

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم دیہات میں رہتے تھے تو ہم نے سوچا کہ اگر ہم اہل دیہات کے ساتھائیں تو مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر ہم ان کو پیچھے چھوڑ آئیں تو ہمیں نقصان پہنچے گا خطرہ ہے تو سب نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور میں ان سب سے چھوٹا تھا میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو آپ نے جہن تیسویں رات (اکرمینہ یلیہ) کہنے کا حکم دیا۔

حضرت یحییٰ بن اشج فرماتے ہیں میں نے حضرت حمزہ بن عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (فعل کرتے ہوئے) خبر دیتے تھے کہ اسے تیسویں رات میں تلاش کرو تو وہ اس طرح (دینہ یلیہ) اترتے تھے۔

حضرت بشر بن سعید، حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو لیلۃ القدر میں یوں بچھا کر لیا کہ میں پانی اور کھجور میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس رات ہم ہر بارش ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز بڑھائی تو میں بچھا کہ آپ پانی اور کھجور میں سجدہ کر رہے تھے اور

فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَلْمِزُ هَذَا النَّبِيَّ الْبَارِكَةَ فَقَالَ لَتَلْمِزُنَّهَا هَذِهِ النَّبِيُّ لِمَسَاءِ تَلَامَاتٍ وَ عَشْرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَمِي لِمَا أَوْلَى نَمَانٍ فَقَالَ إِنَّهَا كَيْسَتْ يَا أَوْلَى نَمَانٍ وَلَا كَثَمَا أَوْلَى سَبْعٍ مَا تَرِيهِمْ بِشَهْرٍ لَا يَتَمُّ.

۳۵۵ - حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَذْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا يَابَنَاءَ دِيَّةٍ فَقُلْنَا لِمَا قَدِمْنَا يَا هَذَا شَرُّ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَإِنْ حَلَقْنَا هَذَا صَابِئِمْ صَبِيحَةً فَبَعَثُونِي وَكُنْتُ أَصْغَرَ هُمْ لِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرْتُ ذَلِكَ لَدَقَامَرَنَا بِلَيْلَةٍ تَلَامَاتٍ وَعَشْرِينَ.

۳۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يُوسُفَ قَالَ قَمِي ابْنُ كَهْمِيَّةَ قَالَ بَنَّا بِيَكْنُرَ ابْنِ الْأَشْبَحِ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ نَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَحَرُّوْهَا لَيْلَةَ تَلَامَاتٍ وَعَشْرِينَ فَمَا كَانَ يَنْزِلُ كَذَلِكَ.

۳۵۷ - حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى الْجَمَّازِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْيِيْتِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا فِي أَسْجُدِي فِي مَاءٍ وَطَلِينٍ فَمَا صَابِئِنَا لَيْلَةَ مَطَرٍ فَصَلِّ بِنَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيحَةَ

۳۶۲ - وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو مَرْثَدَةَ وَسَمِعْتُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَنَّهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ مُلْتَمَسٌ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَمَسَانٍ فِي
ذَلِكَ اللَّيْلَةِ بَعْدَ نِهَايَتِهَا إِنْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ فَتَقَدَّرَ
يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ قَبْلَ السَّبْعِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ فَخَرَجَ
ذَلِكَ هِمًّا أَمْرًا فَنَبِيهِ بِالْإِسْمَاءِ مِنَ السَّبْعِ
الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ لِأَنَّ الشَّهْرَ قَدَّ يَجُوزُ أَنْ لَا يَنْتَهِيَ
عَنْ قَلَابَتَيْنِ فَتَكُونُ يَتْلُكَ اللَّيْلَةَ أُولَى عَمَّانٍ
بَعَيْنٍ قَدَّ لَا عَلَى مَعْنَى مَا أَشْكَلَ مِنْ ذَلِكَ مَا
كَذَرَّ وَيَتَأْتِيهَا قَدَّ تَقَدَّرَ مَرَّةً فِي هَذِهِ الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَيْبَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَمَرَ بِهِ يَدُوكَ فِي
شَهْرٍ كَانَ سِتْمَا وَعِشْرِينَ فَكَانَتْ يَتْلُكَ اللَّيْلَةَ
أُولَى سَبْعٍ وَلَا أُولَى سِتْمَانَ قَدَّ دَخَلَ ذَلِكَ أَيْضًا
فِيمَا أَمَرَ فَنَبِيهِ بِالْإِسْمَاءِ مِنَ يَتْلُكَ اللَّيْلَةَ فِي السَّبْعِ
الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَذَلِكَ كَلْمُهُ عَلَى الشَّحْرِ لَا عَلَى
الْبَعَيْنِ -

۳۶۳ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ
تَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ تَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ الْخَارِثِ الْقَعْبِيِّ قَالَ تَنَا ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَيْبَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُ بِبَادِيَةِ
يَقَالُ نَهَا الْوَطَاءَ وَإِذَا يَحْمِدُ اللَّهُ أَصْلَى يَوْمَ
قَمَرٍ فِي بَيْتِكُمْ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ أَنْزَلَهَا إِلَى الْمَسْجِدِ
فَأَصْدَقَهَا فَنَبِيهِ قَالَ أَنْزَلَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قَعْبَهَا نَبِيهِ
ذَلِكَ أَحْبَبْتُ أَنْ تَسْتَمِعَ إِخْوَالَهُمْ فَأَقْبَلُوا وَإِنْ أَحْبَبْتُ
تَكَلَّفَ كَانَ إِذَا أَصَلَى صَلَاةَ الْعَصْرِ خَلَّ
الْمَسْجِدَ فَلَا يَخْرُجُ إِلَّا لِحَاجَةٍ حَتَّى يَمْسُوَ

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن ابی اسحق رضی اللہ
عنه سے روایت کیا ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے تیسویں رات میں تلاش کریں
تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اسے ہر رمضان میں اسے
صرف اسی رات میں تلاش کیا جائے پس اگر یہ بات اس
طرح ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ آخری ہفتہ سے پہلے
ہو تو اس سے یہ آخری ہفتہ میں تلاش کرنے والے حکم سے
خارج ہو جائے گا کیونکہ ہفتہ بعض اوقات تیس دنوں سے کم
نہیں ہوتا اس طرح یہ رات آخری آٹھ راتوں میں سے
پہلی رات ہوگی تو اس سلسلے میں جو اشکال ہے اس کا
حل اس روایت میں ہے جو ہم نے اس سے پہلے حضرت
عبداللہ بن ابی اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس بات کا حکم اتیس
دنوں والے مہینے میں دیا تھا تو یہ رات آخری سات
راتوں میں سے پہلی ہوگی آٹھ میں سے نہیں تو یہ بھی اس حکم میں
شامل ہوگی جو آخری سات دنوں میں تلاش کرنے
سے متعلق ہے ان سب باتوں کی بنیاد محض غور و فکر
کا ہے یقین نہیں -

حضرت عبداللہ بن ابی اسحق رضی اللہ عنہ کے ماہِ رجب سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عرض کیا کہ میں مشکل میں ہوتا ہوں جسے وطاء کہا جاتا ہے اور محمد لہ
میں ان لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں تو مجھے اس رات کے بارے
میں حکم فرمایا جس میں اس مسجد (مسجد نبوی) میں اگر نماز پڑھوں
آپ نے فرمایا تیسویں رات کو اگر کہاں نماز پڑھا پھر اگر تم بیٹے
کے باقی دن یہاں مکمل کر لیا جاتا ہے تو ایسا کر لیا اور اگر چاہو تو رک جانا
یعنی آٹھ دنوں میں نہ آنا چاہو تو وہ آنا پس جب وہ صبح نماز پڑھتے
تو مسجد میں داخل ہو جاتے اور اس حاجت کے بغیر باہر نہ نکلتے
حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھ لیتے جب تک کہ نماز پڑھتے تو ان کی سواری
دروازے پر رکھ لی جوتی -

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا جیسا کہ اس سے پہلے روایات میں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت کی ہیں آپ نے اسے آخری سات دنوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا

تو آخری سات دنوں میں تلاش کجا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پہلے بیان کی گئی اس روایت کی نقل نہیں کرتے ہیں مگر اس دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہی اس بات سے کہ وہ آخری ہفتہ میں ہے تمام جینے میں نہیں صرف ہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کرنے کے حکم سے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے تو سات دنوں میں تلاش کرنا ہرگز اس کے علاوہ جینے (کے دوسرے دنوں) میں نہیں اور یہ تلاش جس کوئی قطعی بات نہیں۔

جو ہم نے ارادہ کیا کہ معلوم کریں کیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

تو حضرت عقبہ بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ آپ نے فرمایا اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو اور اگر تم میں سے کوئی ماہر آجائے اور اگر وہ بوجائے تو باقی سات دنوں سے مطلوب نہ ہو جائے یعنی ان میں ضرور تلاش کرے

تو جو کچھ ہم نے بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ رات بھی آخری ہفتہ میں ہوتی ہے تو یہ بات آخری دس دنوں میں ہونے کی نسبت زیادہ مناسب ہے۔

وَسَلَّمَ فِيهَا رَوَى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنْ تَتَحَرَّى فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ كَمَا أَمَرَ فِيهَا فَذَرَيْتَا عَنْهُ مَقِيلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ كَمَا فِي عَنْهُمَا أَيُّهَا أَنْ تَتَحَرَّى فِي السَّبْعِ الْأَخِيرِ قَدْ يَكُنْ مَا رَوَى عَنْهُ مِنْ أَمْرِهِ إِنَّمَا هُمْ بِأَلِيمَا سَهَمَا فِي السَّبْعِ الْأَخِيرِ مَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ تَلْكَ مَسْ أَيْضًا فِيمَا قَبْلَكَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَخِيرِ قَدْ رَوَى لَنَا مَرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّكَ فِي السَّبْعِ الْأَخِيرِ دُونَ سَائِرِ الشُّهُرِ الْأَلَا تَكُنْ بِجُورٍ أَنْ تَكُونَ السَّبْعِ الْأَخِيرِ أَمْرًا يَلِيمَا سَهَمًا فِيمَا بَعْدَ مَا أَمْرًا يَلِيمَا سَهَمًا فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ فَتَكُونَ فِي السَّبْعِ الْأَخِيرِ تَتَحَرَّى دُونَ مَا سِوَاهَا مِنَ الشُّهُرِ وَذَلِكَ كَحَرْ لَاحِقِيكُمْ مَعَهُ

فَأَمَّا رَدُّنَا أَنْ تَعْلَمَ هَذَا رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ

۲۶۰ - فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَذَرَيْتَا عَنْهُمَا قَالَ لَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَنَا عَقْبَةُ بْنُ حَرِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَاللَّهِ لَأَجْرُ قَارٍ عَجْرًا كَدُّكُمْ وَصَعَتْ فَلَا يُفْلِكُنَّ عَلَى السَّبْعِ الْمَبْرُوقِ

۲۶۱ - فَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَمًا فَذَلِكَ تَكُونَ فِي السَّبْعِ الْأَخِيرِ آخِرِي مِنْ أَنْ تَكُونَ فِيهَا قَبْلَكَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَخِيرِ

ابن سعید عن عبد الله ابن أنس رضي الله عنه
قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافٌ ذَلِكِ -

۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْنَا أَمْرًا لَيْدًا بْنُ مَسْلُومٍ عَنِ الْأَدْوَانِ عِ
 قَالَ سَأَلْنَا يَحْيَىَّ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ أَتَيْتُ
 أَبَا سَعِيدٍ الْخُدَيْرِيَّ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَيْفَةَ الْعَدْوِ
 وَقَالَ نَعَمْ اعْتَكفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْعَشْرَةَ الْأَوْسَطَ مِنْ شَهْرٍ وَمَضَانِ
 فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عَشْرِ مِنْ قَامَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا فَتَا لَمْ يَكُنْ خَبِرَ قَلْبِي حَيْثُ
 قَامَ فِي أَمْرِي كَيْفَ الْكَيْفَةِ وَإِنِّي أَكْبَرْتُهَا قَرَأْتُ مَا كُنْتُ
 إِقْرَأُ سَجْدًا فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسْتُهَا فِي الْعَشْرِ
 الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ وَمَضَانِ فِي رَوْحٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
 وَمَا نَزَلُ فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ إِحْدَى
 وَعِشْرِينَ إِذَا سَجَدَ مَثَلُ الْجِبَالِ فَمَطَرْنَا حَتَّى سَالَ
 سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ جَبْرِئِدِ
 النَّخْلِ حَتَّى مَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِيَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ حَتَّى مَا أَتَى أَحَدَ الطَّيْرِ
 فِي أَفْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَبَقِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُمَا
 كَانَتْ عَامِئِينَ فِي كَيْفَةِ إِحْدَى وَعِشْرِ بْنِ فَتَدُ
 يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْعَامَ هُوَ عَامُ الْاِخْتِ
 خِلَافِ الْعَامِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَةَ تَلَاوُثِ
 عِشْرِ بْنِ وَذَلِكَ أَذَى مَا حَبِلَ عَلَيْهِ هَذَا
 الْحَدِيثُ حَتَّى لَا يَتَصَنَّأَ دَا -

۳۶۶ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ لَنَا أَبُو

میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت
 کیا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں حضرت ابوسعید نے ان سے بیان
 کیا فرماتے ہیں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا تذکرہ کرنے جوئے سنا انہوں نے
 فرمایا ہاں! ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
 رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ میں اعتکاف بیٹھے
 جب میں تاریخ کی صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جو باہر نکلا ہے
 وہ واپس لوٹ جائے مجھے یہ رات دکھائی گئی پھر مجھے جھلکا دکھائی
 اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور کھجور میں سجدہ کر
 رہا ہوں پس تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کو طاق
 راتوں میں تلاش کرو حضرت ابوسعید فرماتے ہیں ہم نے آسمان پر
 کوئی بادل نہ دیکھا جب کیسویں رات ہوئی تو پہاڑوں کی طرح بادل
 آئے اور بارش برسا شروع ہوئی حتیٰ کہ مسجد کعبہ چھت چلنے لگی
 ان دونوں مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے نبی ہوئی تھی میں نے
 یہاں تک دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور کھجور میں
 سجدہ کر رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے کھجور کا نشان آپ کی ناک
 مبارک پر دیکھا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس
 حدیث میں ہے کہ اس سال لیلۃ القدر کیسویں رات تھی تو جو سنا
 ہے یہ کوئی دو سال یا جو وہ سال نہ ہو جس کا حضرت
 عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر ہے کہ اس
 میں تیسویں رات لیلۃ القدر تھی۔ دونوں حدیثوں
 کو اس مفہوم پر کرنا بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت
 نہ ہو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی

تو اس حدیث کے مطابق (لیلۃ القدر کی تلاش کے سلسلے میں جو اہمیت تیسویں رات کو دی گئی وہ آخری ہفتہ کی باقی راتوں کو نہیں دی گئی۔

حضرت علی بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نے اسے دیکھا پھر وہ مجھے جملادی گئی پس تم اسے (رمضان المبارک کے) آخری نصف میں تلاش کرو، وہ پھر لوٹے اور سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب بیٹے کی تیس لائیں گے تو میں (تو تلاش کرنا) حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں مجھے میرے والد حضرت بلال بن عبداللہ بن امیہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن امیہ سو سو تیسویں رات سے تیسویں رات تک (لیلۃ القدر کو) تلاش کرتے پھر (تلاش میں) کمی کر دیتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیٹنے کے آخری نصف میں تلاش کرنے کا حکم دیا پھر حکم دیا کہ تیسویں رات میں تلاش کریں تو اس حدیث کا مفہوم بھی اس حدیث کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن امیہ رضی اللہ عنہ کو لیلۃ القدر کی تلاش کے سلسلے میں جو حکم دیا وہ اسی سال کے ساتھ خاص ہو کیونکہ آپ نے خواب میں اسی طرح دیکھا اور دوسرے سالوں میں اس کے خلاف ہو۔

اور جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے سلسلے میں بشر بن سعید کی روایت

فَقِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّكَ قَدْ جُمِلَ الْكَلِمَةُ تَلَاثًا وَعِشْرِينَ فِي النَّحْوِ مَا لَمْ يُجْمَلْ لِسَائِرِ الشُّهُورِ الْآخِرَةِ۔

۳۶۴۔ وَقُلْ حَدَّثَنَا رُوَيْبُ بْنُ الْعُرْجِ قَالَ سَمِعْتُ أَمْرًا مِنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ فَقِي هَذِهِ الْعَرَبِيَّةُ بِإِذْنِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْسٍ عَنْ أَبِي بِلَالٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلْبَةَ الْقَدْرِ فَتَنَالَ ابْنِي رَأَيْتُهَا فَأَنْبَيْتُهَا فَتَفْتَحُهَا فِي التَّضَمُّنِ الْآخِرِ ثُمَّ عَادَ فَسَأَلَهُ فَتَنَالَ فِي تَلَاثٍ وَعِشْرِينَ تَمَعِي مِنَ الشُّهُورِ قَالَ عِنْدَ الْعَرَبِ سَبْعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي نَيْسٍ كَانَ يُحِبُّ كَلْبَةَ سِتِّ عَشْرَةَ إِلَى كَلْبَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ تَقْصُرُ۔

فَقِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي التَّضَمُّنِ الْآخِرِ مِنَ الشُّهُورِ ثُمَّ أَمَرَ بِسَدِّ ذَلِكَ أَنْ يَتَحَرَّاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقَدْ رَجَعَتْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

وَقُلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْسَامًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْسٍ يَتَحَرَّوْنَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ تَحَرُّبَهُ ذَلِكَ إِقْسَامًا يَكُونُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ كَذَلِكَ لِرُؤْيَاهُ الَّتِي كَانَ رَأَاهَا النَّخَعِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُونُ فِي غَيْرِهَا مِنَ السَّنِينَ بِخِلَافِ ذَلِكَ۔

فَأَمَّا مَا رَوَى عَنْهُ فِي رُؤْيَاهُ الَّتِي كَانَ رَأَاهَا مِمَّا حَدَّثَ ذَكَرْنَا هَا عَنْهُ فِي حَدِيثِ بَشِيرِ

ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے وہ بجلا دی
گئی پس تم اسے آخری دن دنوں میں
تلاش کرو۔

حضرت عامر بن کلیب اپنے والد
سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں آپ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک
کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تو اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو رات بلور لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی
آپ اسے بھول گئے اور یہ بات اس رات کے آنے سے
پہلے ہوئی اس لیے آپ نے اسے بیٹے کے ہاتھ دنوں میں
سے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

تو یہ بات حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی
روایت کے خلاف ہے البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ
دو سالوں میں ہوا ہو ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس
کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے
روایت کرتے ہوئے کیا کہ آپ نے لیلۃ القدر کو اس کے
آنے سے پہلے دیکھا اور یہ اس بات کی نفی نہیں کرتی
کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے بیٹے کے آنے سے
پہلے دیکھا اور حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
جو کچھ ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر
کے بارے میں ایک مہینہ رات پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی
پھر آپ صحابہ کرام کو بتانے کے لیے تشریف لائے تو اسے
اسٹایا گیا پھر اس کے بدلے نسان کو آنے والوں سالوں
میں اسے ستائیس سو تیس چھ سو تیس اور تیسویں دنوں میں تلاش
کرنے کا حکم دیا اور یہ سب کچھ تلاش اور غور و فکر پر مبنی
حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید سے اور وہ نبی اکرم

ابن صالح رحمہ اللہ قال ثنا اسحق بن یحییٰ عن الزہری
قال قال ابو سلمة ان اباهم بيوتة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امرت ليكة القدر
فانيتهما فالتيسر ما في العشر العاشر.

۲۶۰ - حَدَّثَنَا زَيْدُ الْمُتَوَدُّنُ ثَنَا
أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمُسَوِّدِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ كَلَيْبٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّيْسُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي
الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ.

فَعِنِّي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ أُرِيهَا
أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَذَلِكَ قَبْلَ كَوْنِ ذَلِكَ اللَّيْلَةَ
كَامْرِيًا لَيْتَمًا سِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيهِمَا بَعْدَ مِنْ ذَلِكَ
الشَّهْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ.

فَهَذَا إِخْلَافٌ مَا فِي حَدِيثِ عِبَادَةَ
ابْنِ الْعَمَامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذْ أَشْرَفَ قَدْ
يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ فِي عَامَيْنِ قَرَأَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدِهِمَا مَا ذَكَرَهُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ كَوْنِ اللَّيْلَةَ
الَّتِي هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ بِذَلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ
فِيهِمَا بَعْدَ ذَلِكَ الْعَامِ مِنَ الْأَعْوَامِ الْعَاجِزَةِ
فِيهِمَا قَبْلَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَيَكُونُ مَا ذَكَرَهُ
عِبَادَةَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَفَتَّ فِي ذَلِكَ الْعَامِ عَلَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ
بَعَيْنِهَا فَتَحْرَجُ بِبُعْبُعِهِمَا فَهِيَ فَتَنْعَثُ
فَتُؤَمَّرُهُمَا لَيْتَمًا سِهَا فِيهِمَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ
الْأَعْوَامِ فِي التَّالِيَةِ وَالْعَامِ سِةِ الْوَالِثَا سِةِ
وَذَلِكَ أَيْضًا كُلُّهُ عَلَى التَّحْرِي لِحَالِ الْيَقِينِ.

۲۶۱ - وَقَدْ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا

جفراتے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تاکہ
ہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیں تو وہ آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا
آپ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر آیا کرتا
پس فلاں مکان کے درمیان جھگڑا ہونے کے وجہ سے اسے اٹھایا گیا ہو سکتا
ہے۔ بات تمہارے لیے بہتر ہو تم اسے ان باتوں میں تلاش کرو جب میں غم
ہونے میں فرسات، یا پانچ راتیں رہتی ہوں (یعنی ایک سو تیسویں
اودھ چیسویں رات میں تلاش کرو)

حضرت ثنابت اور عبد الواسطہ حضرت انس حضرت
عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) سے اور
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک سین رات میں دیکھا
اور اسے دیکھنے کے بعد صابہ کرام کو حکم دیا کہ
وہ اسے ایک سو تیسویں، تیسویں یا چیسویں رات
میں تلاش کریں تو یہ اس بات پر دلالت ہے
کہ یہ رات کسی سال کوئی خاص رات ہوتی ہے
اس کے بعد کوئی دوسری رات ہوتی ہے تو یہ اس منی پر دلالت
ہے جسے ہم حضرت ابن امیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختیار کیا۔
اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے یعنی
گھر والوں نے بیدار کیا تو میں اسے بھول گیا
پس تم اسے آنے والے دس دنوں (آخری عشر)
میں تلاش کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

عَنْ سُرَانَ قَالَ تَفَاتُا بِهٖ قَالَ تَفَاتُا هٖمِمْ عَنِ اَبِي
عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَوَّرَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ نَبِيْلَةَ
الْقَدْرِ مَا قَتَلَا حُوْرًا لَمْ يَخْرُجْ اِلَّا بِمَلَكَةٍ
بِلَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا قَتَلَا حُوْرًا لَمْ يَخْرُجْ اِلَّا بِمَلَكَةٍ
وَعَسَى اَنْ تَكُوْنَ خَيْرًا لِّكُمْ فَاَلْتَمِسُوْهَا فِي
الْبَاقِعَةِ وَالْبَاقِعَةِ -

۳۶۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ
تَفَاتُا يَعْصِمُ بْنُ اسْحَاقَ قَالَ تَفَاتُا حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ قَالَ تَفَاتُا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَبِي عَنِ
عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلَةٌ -

فِي هَذِهِ الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَاتُا فِي لَيْلَةِ بَعْدِهَا وَقَدْ اَمَرَهُمْ
بَعْدَ رُؤْيِيْهِ اِيَّاهَا اَنْ يَّتَحَرَّوْهَا فِيمَا بَعْدَ
فِي الْبَاقِعَةِ وَالْبَاقِعَةِ وَالْحَامِسَةَ قَدَلَا ذِيْكَ
اَنْتَهَادُ تَكُوْنَ فِي عَامٍ فِي لَيْلَةِ بَعْدِهَا مَثَلَةٌ
فِيْمَا بَعْدَ فِي لَيْلَةِ عَنِيْرَتِكَ الْبَلِيْغَةَ قَدَلَا ذِيْكَ
عَلَى الْمَعْنَى اَلَّذِيْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ
اُمِّيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ -

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذِيْكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

۳۶۸ - مَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ تَفَاتُا يُوْسُفُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ
سَهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْرِيْكَ لَيْلَةَ
الْقَدْرِ كَمَا اَيْمَطُّوْنَ بَعْضُ اَهْلِهَا فَنَسِيْبُهَا
فَاَلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِيْنَ -

۳۶۹ - حَدَّثَنَا اَبُو اُمِّيَّةٍ قَالَ تَفَاتُا يَحْيَى

علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک کی دس راتیں باقی ہوں تو لیلۃ القدر کو تلاش کرو اس حدیث میں بھی وہی کلام ہے جو حضرت ابوہریرہ کی روایت میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ یہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں ہے لہذا جو شخص اسے ڈھونڈنا چاہے وہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں تلاش کرے۔

اس بات کا احتمال ہے کہ یہ کبھی کسی عین سال کے بارے میں ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر سال اسی طرح ہوتا ہو لیکن یہ غور و فکر پر مبنی ہے یقینی نہیں ہے اس طرح جو کچھ ہم نے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو ہو سکتا ہے کہ اس سال تلاش و جستجو کی صورت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات آئی ہو کہ آپ کو اس کے وقوع کا وقت دکھایا گیا پھر اسے بھلا دیا گیا۔ تو ان روایات میں سے کوئی روایت بھی اس رات کے تعین پر دلالت نہیں کرتی البتہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوِذَهَا لِعَشْرِ بَعْتَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَالكَلَامِ فِي هَذَا أَيْ مَعًا يَخْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ أَبِي نَعْمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۷۴- وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ كُنَّا شُحْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْوِذَهَا لَيْلَةُ سَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا

۳۷۵- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسٍ قَالَ أَنَا أَدَمُ قَالَ كُنَّا شُحْبَةَ قَالَ كُنَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَلَهُ.

۳۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ كُنَّا عَامِرُ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ كُنَّا حَبَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ تَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِّي رَوَّيَا كَمْ فَتَدْتَوَا طَلَاتِهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعِشْرِ الْأَوَّلِ وَهِيَ كَمَا مَنَ كَانَ مَتَحَرِّجِيهَا فَلَيْتَ حَرَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ مِنَ الْعِشْرِ

الْأَوَّلِ
فَقَدْ تَيَحَّضِلُ أَنْ يَكُونَ هَذَا أَيْضًا أَنْ يَكُونَ فِي عَامِرٍ بَعْتَيْنِ وَتَيَحَّضِلُ أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ الْأَمْوَالِ كَذَلِكَ إِلَّا أَنْ ذَلِكَ عَلَى التَّحْرِيفِ لَا عَلَى الْبَعْتَيْنِ وَكَانَ لَكَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْسٍ مِمَّا آمَرُوا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَلَى التَّحْرِيفِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فِي ذَلِكَ الْعَامِرِ كَمَا فَتَدْتَوَا مِنْ وَحَيْتِيهَا الَّذِي تَكُونُ فِيهِ خَائِشِيهَا فَلَيْتَ يَكُونُ فِي شَهْرٍ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ مَا يَدْتَوَا عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَيْ لَيْلَةِ

أَسَدٌ قَالَ فَتَنَا حَقًّا وَرَبِّ سَلَمَةَ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي
نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلُبُوا كَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّلِ تِسْعًا يَبْقَيْنَ وَسَبْعًا يَبْقَيْنَ وَخَمْسًا يَبْقَيْنَ
فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَّا ذَلِكَ

الْعَامِ النَّبِيُّ كَانَ إِعْتَكَفَ فِيهِ وَأَمْرِي كَيْلَةَ
الْقَدْرِ بِمَا نَسِيَهَا الْأَمْرُ كَانَ عِلْمَ الْهَذَا فِي وَجْهِ
خَامِرَهُمْ بِالنَّبِيِّمَا فِي كُنَى وَتُرْمِثُ ذَلِكَ الْعَشْرُ
ثُمَّ جَاءَ الْمَطَرُ فَاسْتَدَلَّ بِهَا أَنْفُسًا كَانَتْ فِي
عَامِهِ ذَلِكَ فِي تِلْكَ الْكَيْلَةِ بَعَيْنِهَا وَكَيْسُ فِي ذَلِكَ
دَلِيلٌ عَلَى وَقْعِهَا فِي الْأَعْمَارِ الْعَجَائِبِ بَعْدَ ذَلِكَ
هَلْ هِيَ فِي تِلْكَ الْكَيْلَةِ بَعَيْنِهَا أَوْ نَيْمًا قَبْلَهَا أَوْ نَيْمًا بَعْدَهَا
وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا حَكَاهُ الْوَلِيُّ نَضْرَةَ وَفِي هَذَا مِنْ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَعْرَابُ كَلَّمَا يَكُونُ
عَنْ ذَلِكَ إِلَى مَعْنَى مَا وَكُنَّا نَمْتَقِدُهُ مَا فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ
مَنْ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا رَوَى فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ

رَوَى اللَّهُ عَنْهُ مَا يَأْتِي مَعْنَى وَأَحِبُّ وَأَهْوَلُ مَا يَكُونُ فِي الْوَجْهِ
٣٤٢ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ النُّجَعِيُّ عَنْ نَائِلَةَ عَنْ عَامِرِ
ابْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِي بَرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
التَّجَسُّوا كَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ وَتَمَّزُوا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ كَلَّمَ مَرْفُفٌ هَذَا
أَيْضًا مِثْلَ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ

٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
يُونُسَ قَالَ تَنَا مَعَاذِ رَبِّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِي بَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا
ہلۃ القدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نورانی
باقی رہیں، سات راتیں باقی رہیں اور پانچ رات
باقی رہیں۔

تو ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس
میں آپ نے احکاف فرمایا اور آپ کو لیلۃ القدر کھانی
گئی پھر اسے سہلا دیا گیا البتہ آپ کو یہ بات معلوم ہو
گئی کہ یہ کسی طاق رات میں ہے تو آپ نے ان کو
اس عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا
پھر بارش نازل ہوئی تو آپ نے یوں استدلال کیا کہ اس سال
یہ اس خاص رات میں جوئی ہے لیکن اس میں اس بات
پر کوئی دلالت نہیں کہ کیا آئندہ سالوں میں بھی یہ اسی خاص
رات میں ہے یا اس سے پہلے یا بعد ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس روایت
میں جو کہ حضرت ابو نعروہ نے حضرت ابوسید کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ تمام سالوں کی بات ہو اور اس کا معنی بھی
اسی ہی کہ طاق رات کی ہے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں حضرت ابن عمر
سے روایت کیا البتہ حضرت ابوسید کی روایت میں ایک معنی کا اضافہ ہے کہ یہ

حضرت ابن عباس، حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان
البارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں
تلاش کرو۔

حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس
حدیث میں اس حدیث کی طرح کہا ہے جسے حضرت ابو نعروہ نے
حضرت ابوسید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے
اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ

بغیر شاعروں کے بلند ہوتا ہے گویا کہ وہ ایک
 طشت (تھا) ہے۔

وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَ
 عَلَّمَهَا أَنَّ الشَّمْسَ تَقْعُدُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ
 كَأَنَّهَا طَبِيعَةٌ -

۳۷۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا بَيْتْرَ بَنِي
 عَيْنِ الْأَدْوَمِ عِزِّي قَالَ كُنِّي عَبْدُ ذِي الْقَبَائِبَةِ
 قَالَ كُنِّي زُرَّ بَنِي حَبِيبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ
 وَيَلَعَةَ ابْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ قَامَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا
 أَصَابَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِمَقَالِ أَبِي دَالِقٍ وَاللَّهُ الَّذِي
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا تَهَيَّا لَيْلَةَ رَمَضَانَ وَاللَّهُ الَّذِي
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا تَهَيَّا لَيْلَةَ هِيَ أَمْرُنَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَعُوْمَهَا
 لَيْلَةَ صَبِيحَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ -

۳۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ تَنَاوَعَتْ
 ابْنُ سَابِقٍ قَالَ تَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمُورٍ عَنْ عَمِيرِ
 ابْنِ أُمِّ النَّجْمِ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قُلْتُ
 لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ لَيْلَةَ
 الْقَدْرِ مَنْ قَامَ الْحَوْلَ أَوْ رَكَعَهَا فَقَالَ رَحْمَةُ
 اللَّهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا وَالَّذِي يُحْكَمُ
 بِهِ لَعْدُ حَيْلِهَا أَنَّهَا لَيْلَةُ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ
 سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ فَلَمَّا دَرَأْتَهُ يَخْلِفُ لَا
 يَسْتَلْفِي قُلْتُ مَا عَلَيْكَ بِذَلِكَ قَالَ يَا أَلَيْسَ
 الَّذِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَحَسِبْنَا وَعَدَّدْنَا فَمَا ذَا هِيَ لَيْلَةُ
 سَبْعٍ وَعِشْرِينَ يَعْزِي أَنَّ الشَّمْسَ كَيْسَ لَهَا
 شُعَاعٌ -

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَهْدَ أَبُو بَنِي كَعْبٍ رَوَى
 اللَّهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَيُنْفِي قَوْلَ
 عَبْدِ اللَّهِ مَنْ يَعْمُرُ الْحَوْلَ يُصِيبُهَا -

حضرت زبیر جیش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن
 کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان تک یہ بات پہنچی کہ
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص پورا سال
 رات کو قیام کرتا ہے وہ لیلۃ القدر کو پالیتا ہے حضرت
 ابی بن کعب نے فرمایا اس لشکر کی قسم جس کے سوا کوئی مبود
 نہیں وہ رات (رمضان المبارک میں ہے اور اس لشکر کی قسم
 جس کے سوا کوئی مبود نہیں بے شک میں جانتا ہوں کہ
 وہ کون سی رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں اس رات
 میں قیام کا حکم دیا جس کی برج ستائیسویں تاریخ ہے۔

حضرت زبیر جیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
 ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا کیا کہ حضرت
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا کرتے تھے
 کہ جو شخص تمام سال قیام کرے وہ اسے عالم کر لیتا ہے انہوں نے
 فرمایا حضرت ابو عبد الرحمن (عمر اللہ بن مسعود) پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو،
 سنو! اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم کھائی جاتی ہے انہیں سلام ہے
 کہ یہ لیلۃ القدر (رمضان المبارک میں ہے اور وہ ستائیسویں رات
 ہے) حضرت زبیر جیش (فرماتے ہیں جب میں دیکھا کہ وہ قطعی طور پر
 (ان شام اللہ کے لیلۃ قسم کا ہے میں تو میں نے عرض کیا آپ
 کو یہ بات کس نے بتائی ہے انہوں نے فرمایا مجھے اس نشانی سے
 معلوم ہوا جس کی خبر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تو
 ہم نے اس کا شمار کیا اور گنتی کی تو وہ ستائیسویں رات ہے یعنی
 (اس دن) سورج کے شجاع نہیں ہوتی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن
 کعب رضی اللہ عنہ میں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادت کرتے
 ہوئے انہیں بتاتے ہیں کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور حضرت عبد اللہ
 بن مسعود کے قول کی نفی کرتے ہیں کہ جو شخص سال تمام کرے وہ اسے

چاند کی روشنی ہوتی ہے اور الباصرف بیسنے کے آخر میں ہوتا ہے۔

یہ روایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

اور قرآن پاک میں بھی لیلۃ القدر کے صرف رمضان المبارک میں ہونے پر دلالت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

”روشن کتاب کی قسم ہم نے اسے مبارک رات میں امارا بے شک ہم ڈرانے والے ہیں اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہو جاتا ہے“ تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہو جاتا ہے وہی لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا پھر ارشاد فرمایا رمضان المبارک کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ رات رمضان المبارک میں ہے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم جانیں وہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات ہے تو اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جو ہم نے بواسطہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے کہ وہ جو بیسویں رات ہے اور جو کچھ بواسطہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ شائیسویں رات کے بارے میں ہے۔

حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کی شل مروی ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مطرف بن عبد اللہ سے سنا وہ حضرت معاذ بن

صَوَّءَ الْقَمَرِ عِنْدَ طُلُوعِ الْعَجُورِ ذَلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا فِي آخِرِ الشَّهْرِ۔

فَقَدْ دَلَّ ذَلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا قَالَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

وَفِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يُدُلُّ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمْدٌ وَكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ كُنِيَ فَكُنِيَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ كُنِيَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَنْزَلَ فِيهَا الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّتِي أَنْزَلْنَا فِيهَا الْقُرْآنَ۔

حَمْدٌ وَكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ كُنِيَ۔

فَشَبَّتْ يَذُوكَ أَنْ يَذُوكَ اللَّيْلَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَاحْتِجْنَا إِلَى أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ لَيْلَةَ هِيَ مِنْ بَيِّنَاتِهِ فَكَانَ الَّذِي يُدُلُّ عَلَى ذَلِكَ مَا قَدَّمَ وَبَيَّنَّا عَنْ يَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ أَرْبَعِ وَعِشْرِينَ وَالَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعِ وَعِشْرِينَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

غَيْرَ أَكْثَرَهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي كَيْلَةِ
الْقَدْرِ بِأَنَّهَا فِي رَمَتَانِ عَلَى مَا حَدَّثَنَا عَنْكَ
أَبُو رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَيْنَةَ اللَّهِ كَذَّ عَلَيْهِمْ وَكَيْفَتُهُ
فِي خِلَافٍ كَيْلَتُهُ سِتْرِي وَعِشْرِينَ

۳۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ تَنَا أَبُو نَعِيمٍ
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْقَعْقَعِيِّ
عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ التَّمِيسُوا كَيْلَةَ اللَّهِ
فِي كَيْلَةِ تِسْعَةٍ وَعِشْرِينَ مِنْ مَصْفَانٍ صَبِيحَتُهَا
صَبِيحَةٌ وَبَدَا وَالْآخِرُ لَيْلَتُهُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
أَوْ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

فَأَمَّا مَا كَرَّرْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهَا فِي كَيْلَةِ تِسْعَةٍ وَعِشْرِينَ فَتَدَلُّهَا مَا حَكَاهُ
أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ مِنْ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ

۳۸۲ - مَا حَدَّثَنَا أَبُو آدَةَ قَالَ تَنَا
الْبُهَيْجِيُّ قَالَ تَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَيِّدِ بْنِ عَمْرٍو
جَعْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَيْلَةِ الْقَدْرِ
فَقَالَ أَيُّكُمْ يَدُّ لِكَيْلَةِ الصَّغْبَاءِ أَمِيتَ قَالَ عَيْنَةُ اللَّهِ
أَمَّا اللَّهُ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيَسَدُّ فِي
كَمَّكَ أَتَسْحَرُ بِهِمْ وَأَنَا مُسْتَحَرٌّ بِمَوْجِعِهِ
رَحَلِي مِنَ الْفَجْرِ وَذَلِكَ حِينَ يَطْلُمُ الْفَجْرُ

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَا سَمِعَ عَنْ كَيْلَةِ الْقَدْرِ بِأَنَّهَا
أَيُّ كَيْلَتِهَا هِيَ وَأَنَّهَا كَيْلَةُ الصَّغْبَاءِ أَمِيتَ
عَيْنَةُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَا وَصَفْنَا بِهِ مِنْ

البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے
میں مروی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ حضرت ابی بکر
رضی اللہ عنہ نے اس بات پر قسم کھائی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہے لیکن وہ ساتیسویں رات کے خلاف ہے
حضرت اسود، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک
کی انیسویں رات میں تلاش کرو کہ اس کی صبح رات کی
صبح جیسی ہوتی ہے اگر نہ ملے تو انیسویں یا
تیسویں رات میں تلاش کرو۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ انیسویں رات میں ہے
تو اس کی نقلی اس روایت سے ہوتی ہے جسے حضرت
ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا کہ وہ پہلے یا آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔
اس سلسلے میں بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ
القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون مہجرات
والی رات (امامنا) گئے آ رہے ہے) کہہ سکتا ہے حضرت عبداللہ رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں میرے ہاتھ میں کچھ کچھ نہیں ہوتی ہیں اور
میں ان کے ساتھ سو رہتا ہوں اور میں اپنے اذن تک کے کجاوے کی
آڑ میں صبح سے چھپا ہوں اور یہ طلوع فجر کا وقت ہوتا ہے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ان کو بتایا کہ
وہ کونسی رات ہے اور مہجرات کی رات ہے پھر حضرت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے اس کا وصف بیان کیا کہ طلوع فجر کے وقت

اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس موجودہ رمضان کے باقی دنوں میں ہوتو ان میں طلاق واقع ہوئی تو یہ اسی طرح ہوگا جسے کوئی شخص رمضان المبارک سے پہلے اپنی بیوی سے کہے تھے لیکن القدر میں طلاق ہے تو رمضان المبارک کا بیڑہ گزرنے کے بعد بھی طلاق ہوگی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ بات مشکل ہے تو میں علم حاصل کرنے کے بعد ہی وقوع طلاق کا حکم دوں گا اور اس کا علم مجھے اس وقت حاصل ہوگا جب موجودہ ماہ رمضان اور اس کے بعد آنے والا رمضان المبارک گزر جائے۔

تو اس باب میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا

مذہب یہ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کسی بھی بات فرماتے ہیں اور کسی دوسرا قول کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنی عورت کو یہ بات رمضان المبارک کے کچھ دن گزرنے کے بعد کہے تو جب تک آئندہ رمضان المبارک کے اتنے دن گزر نہ جائیں وہ طلاق نہیں دیتے وہ فرماتے ہیں یہ اس لیے ہے کہ جب اس کے قول سے اب تک سال مکمل ہو گیا اور یہ (لیلیۃ القدر) سارے سال میں ہوتی ہے تو ہمیں وقوع طلاق کا علم حاصل ہو گیا۔

حضرت امام ابو جعفر حمادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس قول کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ہمیں یہ تو نہیں کہا گیا کہ ہر سال لیلیۃ القدر ہوگی یا دیکھو اس میں ماہ رمضان مکمل نہ ہو بلکہ ہمیں کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال رمضان المبارک میں ہوتی ہے اس بات پر قرآن پاک کی دلائل اس طرح سے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں کوئی فرمایا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے ہی اس باب میں ذکر کیا تو جب بات یوں ہے تو جب وہ رمضان المبارک کے کسی حصے میں کہے تھے لیلیۃ القدر میں طلاق ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ

رَمَضَانَ كُلَّهُ مِنَ السَّنَةِ الْبَاقِيَةِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فِيهَا بَعْضٌ مِنْ ذَلِكَ الْقَهْرُ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَيَقْرَأُ الْفَلَاقَ فِيهَا كَمَا كَانَ لِامْرَأَاتِهِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ طَلَّقَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَيَكُونُ الطَّلَاقُ لَا يَحْكُمُ بِهِ عَلَيْهِنَّ إِلَّا بَعْدَ مَوْجِئِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَكَمَا أَشْكَلُ ذَلِكَ لَمْ أَحْكُمُ بِوُجُوعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِي بِوُجُوعِهِ وَلَا أَحْكُمُ ذَلِكَ إِلَّا بَعْدَ مَضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي هُوَ فِيهِ وَشَهْرِ رَمَضَانَ الْبَاقِيَ بَعْدَهُ.

فَهَلْ أَمْدَهُبُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

فِي هَذَا الْبَابِ.

وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ

قَالَ مَرَّةً بَعْدَ هَذَا الْقَوْلِ أَيْمَنًا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى إِذْ قَالَ لَهَا ذَلِكَ الْقَوْلُ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَحْكُمُ بِوُجُوعِ الطَّلَاقِ حَتَّى يَمُضِيَ مِثْلُ ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْبَاقِيَةِ قَالَ لِأَنَّ ذَلِكَ إِذَا كَانَ فَقَدْ كَمُلَ حَوْلُ مُنْذُ قَالَ ذَلِكَ الْقَوْلُ وَجِي فِي كُلِّ حَوْلٍ فَعَلِمْنَا بِدَلِكِ وَوُجُوعِ الطَّلَاقِ.

فَأَلْ أَبُ جَعْفَرٍ وَهَذَا الْقَوْلُ عِنْدِي

لَيْسَ بِشَيْءٍ بِرَاحٍ لَمْ يَقُلْ لَنَا إِنَّ كُلَّ حَوْلٍ يَكُونُ فِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عَلَيَّ أَنْ ذَلِكَ الْحَوْلُ لَيْسَ فِيهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهِ مِنْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنَّمَا قِيلَ لَنَا إِنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ هَكَذَا لَنَا عَلَيْكَ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَأَنَّ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيهِمَا لَقَدْ تَدَمَّرَ مِنْ هَذَا الْبَابِ فَكَمَا كَانَ ذَلِكَ كَذَا لَكَ

بن اوسمان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یلئۃ القدر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اسیسویں رات ہے۔

تو یہ یلئۃ القدر کے بارے میں ہمارے علم کی انتہا ہے کہ وہ کونسی رات ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دلالت کرتی ہے۔

اور جو کچھ اس کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے سہی ہے اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے یلئۃ القدر کے بارے میں ان مذکورہ بالا روایات کو ذکر کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ ہمارے اصحاب (احناف) کا اس شخص کے قول میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے تجھے یلئۃ القدر میں طلاق ہے تو جب طلاق واقع ہوگی حضرت ام ابیوسف رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں اگر اس نے یہ بات ماہ رمضان المبارک سے پہلے کی ہے تو جب تک رمضان المبارک گزر نہ جائے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ رمضان المبارک کی کونسی رات ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا کسی روایت میں ہے کہ وہ تمام مہینے میں ہے اور کسی میں ہے کہ وہ خاص رات میں ہے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے گزرنے پر طلاق کا حکم دوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس وقت اس نے طلاق دی ہے وہ گزر گیا اور اس میں طلاق واقع ہو چکی ہے آپ فرماتے ہیں اگر اس نے طلاق رمضان المبارک کے شروع یا آخر یا درمیان میں دی ہے تو جب تک مہینے کا باقی حصہ اور آئندہ سال کا مکمل رمضان نہ گزر جائے طلاق واقع نہیں ہوگی آپ فرماتے ہیں یہ بات اس لیے ہے کہ ہوسکتا ہے یلئۃ القدر اس مہینے کے ان دنوں میں ہو جو گزر چکے ہیں تو جب تک آنے والے سال کا رمضان المبارک مکمل ہو کر نہ گزر جائے طلاق واقع نہ ہوگی

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُكَلِّبَ بْنَ عَمْرِو اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَلِمَةِ الْقَدْرِ بِقَالَ كَلِمَةٌ سَبْعِينَ وَعَشْرِينَ -

هَذَا مَا تَهْلَى مَا وَقَفْنَا عَلَيْكَ مِنْ عِلْمِ كَلِمَةِ الْقَدْرِ بِأَنَّ كَلِمَةً هِيَ مِمَّا قَلْنَا عَلَيْكَ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَأَمَّا مَا رَوَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَتَابِعِيهِمْ فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعْنَى الَّتِي ذَكَرْنَا وَإِنَّمَا اخْتِجْنَا لِإِنْ ذَكَرْنَا مَا رَوَى فِي كَلِمَةِ الْقَدْرِ كَمَا قَدْ اخْتَلِفَ فِيهِ أَمْحَا بَيْنًا رَحِمَهُمُ اللَّهُ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَأَةٍ أَنْتِ طَالِقٌ فِي كَلِمَةِ الْقَدْرِ مَتَى يَعْرِ بِهِ الطَّلَاقُ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ قَاتِلَهَا ذَلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ لَوْ يَعْرِ الطَّلَاقَ حَتَّى يَمِيعَ شَهْرُ رَمَضَانَ لَمَّا قَدِ اخْتَلِفَ فِي مَوْضِعِ كَلِمَةِ الْقَدْرِ مِنْ كَيْلِ الشَّهْرِ وَمَعْنَى حَلِيِّ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ مِمَّا رَوَى أَهْلُ فِي الشَّهْرِ كَلِمَةً وَمِمَّا قَدْ رَوَى أَهْلُ فِي مَحَابِرِ مِنْهُ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَلَا أَحْكُمْ بِوَقْتِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ مَضِيِّ الشَّهْرِ لِأَنَّ أَحْكُمْ بِذَلِكَ أَهْلُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِي أَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيهِ وَأَنَّ الطَّلَاقَ قَدْ وَقَعَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَإِنْ قَالَ ذَلِكَ لَمَّا فِي شَهْرِهِ وَمَعْنَى فِي أَوَّلِهِ أَوْ فِي آخِرِهِ أَوْ فِي وَسْطِهِ لَمْ يَنْقُضِ الطَّلَاقَ حَتَّى يَمِيعَ مَا بَقِيَ مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ وَحَتَّى يَمِيعَ شَهْرُ رَمَضَانَ إِنَّمَا كَلِمَةٌ مِنَ السَّنَةِ الْعَابِلَةِ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لِأَنَّ هَذَا يَكُونُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ مَضَى مِنْ هَذَا الشَّهْرِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَلْيَقْرَأِ الطَّلَاقَ حَتَّى يَمِيعَ شَهْرُ

وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَكْرَهَ عَلَى طَلَاقٍ أَوْ نِكَاحٍ أَوْ تَبَيَّنَ أَذَى عَقَابٍ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ حَقًّا فَعَلَهُ مُكْرَهُمَا أَنْ ذَلِكَ كُلُّهُ بَاطِلٌ لِإِثْمِهِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا تَجَاوُزُ اللَّهِ فِيهِ وَلِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْمُهَا وَاجْتِنَاؤُهَا فِي ذَلِكَ يَهْدِيكَ الْحَدِيثُ

وَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخِرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَلْزِمُهُ مَا حَلَفَ بِهِ حَالِ الْإِكْرَاهِ مِنْ بَيِّنٍ وَيَنْفَعُهُ عَلَيْهِ طَلَاقُهُ وَعِتَاقُهُ وَنِكَاحُهُ وَمَرَّاجَعَتُهُ لِزَوْجَتِهِ الْمَطْلُوقَةِ إِنْ كَانَ رَاجِعَهَا وَقَاوَلُوا فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ مَعْنَى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّتِي تَأْوَلَهَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَقَالُوا إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الشَّرْكِ حَاصَّةً لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ يَكْفُرُ فِي مَا هَاكَ نَتَّ دَارَ كُفْرٍ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا تَدَمَّرُوا عَلَيْهِمْ اسْتَكْرَهُهُمُ عَلَى الْإِكْرَاهِ بِالنِّكَاحِ فَيَقْرُونَ بِذَلِكَ بِالْمُسْتَهْتَمِ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ يَحْتَارُونَ يَا سِرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَيَقْرُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فَتَوَلَّتْ فِيهِمْ الْأَمْرُ الْكِرَّةَ وَقَلْبَهُ مُظْمَرٌ بِالْإِيْمَانِ وَرُبَّمَا سَهَوَا فَتَكَلَّمُوا بِمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَتُهُمْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ وَرُبَّمَا أَخْطَأُوا فَتَكَلَّمُوا بِذَلِكَ أَيْضًا فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ ذَلِكَ لَا تَهْمُ عَلَيْهِمْ مُخْتَارِينَ لِذَلِكَ وَلَا قَاصِدِينَ إِلَيْهِ قَدْ ذَهَبَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَى هَذَا التَّنْبِيهِ أَيْضًا حَدَّثَنَا الْكَيْسَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْهُ قَالَ الْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ هَذِهِ الْمَعْنَى وَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَكَيْتَابًا أَحْتَمِلُ ذَلِكَ

حضرت امام ابو جعفر طہادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو طلاق نکاح یا نکاح کے باطل ہونے کی بات کہی گئی ہے اور وہ اسے سمجھتا ہے تو یہ سب کچھ باطل ہے کیونکہ یہ ان امور میں شامل ہو گیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے صدمتے آپ کی امت کے صلوات کر دیا ان حضرات نے اس (مذکورہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے جب تک صورت میں جو قسم اٹھائی وہ نافذ ہو جائے گی اسی طرح اس کو طلاق، آزاد کرنا اور نکاح نیز اگر وہ اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع کرے تو وہ بھی نافذ ہو جائے گا۔

انہوں نے اس حدیث کا مفہوم پہلے قول کے قائلین کے بیان کردہ مفہوم سے الگ بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حکم صرف شرک کے بارے میں ہے کیونکہ وہ لوگ دار کفر میں تھے اور نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لیے جب بھی کفار کا ان پر بس چلنا انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے چنانچہ وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے حضرت حارث بن یاسر اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ یہی معاملہ کیا گیا تو ان کے حق میں آیت کریمہ نازل ہوئی "مگر جس کو مجبور کیا گیا اور اس کو دل ایمان پر مطمئن ہو" اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق لکھ کفر کہہ دیتے اور کسی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ اس کا ارادہ کرتے تھے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ نے یہی تفسیر بیان کی ہے حضرت کیسانی نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اسی طرح بیان کیا تو اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے اور پہلے قول والوں کے موقف کا بھی۔ پس جب اس بات کا احتمال ہے تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے معانی واضح ہوں تاکہ وہ دونوں میں سے ایک

گزرے ہوئے دن میں ایلاہ القدر ہو یہیں جب اس وقت سے لے کر آٹھواں ماہ رمضان کے ان دنوں تک سال گزر جائے تو اس میں ایلاہ القدر نہ ہو تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہ قول فاسد ہو گیا اور اس ترتیب سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بعض اوقات فرماتے ہیں کہ اگر وہ رمضان المبارک کے کسی حصے میں اس کو یہ بات کہے تو جب تک سائیسویں رات نہ گزر جائے طلاق واقع نہ ہوگی ہمارے خیال میں انہوں نے یہ مسلک سرکار دو عالم سے مروی اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ یہ (ایلاہ القدر) رمضان المبارک کی کوئی خاص رات ہے اور یہ حضرت بلال اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کی روایات ہیں پس جب سائیسویں رات گزر جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ایلاہ القدر گزر چکی ہے لہذا وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے اس کے گزرنے کا علم نہ ہوگا لہذا وقوع طلاق کا حکم بھی نہیں دیا جائے گا اس قول پر وہ روایات گواہ ہیں جو ہم نے اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

جب طلاق لینے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غفلت، بھول اور جس پر اسے مجبور کیا جائے، صاف کر دیا ہے

اِحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِذَا قَالَ لَهَا فِي بَعْضِ شَهْرٍ رَمَضَانَ أَنْبَى طَالِيَ كَلِمَةَ الْقَدْرِ أَنْ تَكُونَ كَلِمَةَ الْقَدْرِ فِيهَا مَثَلِي مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ كَمَا كُنْتُ إِذَا مَثَلِي حَوْلَهُ مِنْ حَيْثُ يُعَدُّ إِلَى مِثْلِهِ مِنْ شَهْرٍ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ لَا كَلِمَةَ وَقَدْ بَرِهَ فِيهِ وَقَعَسِدَ بِمَا كَرَرْنَا قَوْلَ أَبِي يُونُسَ رَحِمَهُ اللَّهُ النَّبِيُّ وَصَفْنَا وَكَبِتَ عَلَى هَذَا التَّرْتِيبِ مَا دَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَبُو يُونُسَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ مَنْ أَحْرَى إِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِي بَعْضِ شَهْرٍ رَمَضَانَ إِذَا الطَّلَاقُ لَا يَنْعَمُ حَتَّى يَمِثِيَ كَلِمَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَذَهَبَ فِي ذَلِكَ فَيَسْمَأُ تَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَنَّ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ أَتَهَا فِي كَلِمَةٍ مِنْ شَهْرٍ رَمَضَانَ يَعْنِيهَا هُوَ حَدِيثُ بِلَالٍ وَحَدِيثُ أَبِي بِن كَعْبٍ فَإِذَا مَضَتْ كَلِمَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ عَلَيْهِ أَنْ كَلِمَةَ الْقَدْرِ وَقَدْ كَانَتْ وَحِكْمَةٌ يَكُونُ الطَّلَاقُ وَقَبِيلَ ذَلِكَ فَكَيْفَ يُعْلَمُ كَوْنُهَا فَكَيْفَ لَكَ كَيْفَ يُحْكَمُ بِدُخُولِ الطَّلَاقِ وَهَذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْأَشَارَةُ النَّبِيُّ رَوَيْتَاهَا فِي هَذِهِ الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

باب طلاق المکره

۳۸۴ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدَّبُ قَالَ قَتَا يَشْرُونَ بَطْرُ قَالَ أَحْمَدُ تَأَلُّوْذًا عَنِ عَن عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللَّهُ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالْإِسْمَانَ

۳۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو هَيْمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدُنَا بْنَ حَرْبٍ قَالَ قَالَ لَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَدْ كَرِهَ اسْتَاوَهُ وَمَثَلَهُ .

قَالُوا أَعْلَمْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ تَبَتَّ أَنْ عَمَلًا لَا يُشْعَدُ مِنْ طَلَاقٍ وَلَا عِتَاقٍ وَلَا غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَعَهُ نِيَّةٌ .

وَكَانَ مِنَ الْمُحْتَجِّ لِلْآخِرِينَ فِي ذَلِكَ أَنْ هَذَا الْكَلَامَ لَمْ يَقْصُدْ بِهِ إِلَى الْمَعْنَى الَّتِي فِي ذِكْرِكَ هَذَا الْمُتَخَالِفُ وَلَا قَبْلاً فَصَدَّ بِهِ إِلَى الْأَعْمَالِ الَّتِي يُجِبُّ بِهَا الشُّوَابُ الْأَسْرَاءُ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاسْتِمْلَامُ مَرِيٍّ مَا تَوَى يُرِيدُ مِنَ الشُّوَابِ حُرٌّ قَالَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا فَحِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ فَذَلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا جَوَابًا لِلسُّوَالِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ فِي عَمَلِهِ أَمْ فِي هِجْرَتِهِ فَقَالَ اسْتَمَّا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ حَتَّى أَتَى عَلَى الْكَلَامِ وَالَّذِي فِي الصَّحِيحِ وَكَيْسٍ ذَلِكَ مِنْ أُمُورِ الْأَكْرَاهِ عَلَى الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرُّجْعَةِ وَالْأَيْمَانِ فِي شَيْءٍ .

فَأَنْتَقَى هَذَا الصَّحِيحُ أَيضًا أَنْ يَكُونَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْمُتَخَالِفِ الَّتِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا عَلَى أَهْلِ الْمُتَخَالِفِ الَّتِي تَشْتَبِهُ بِذِكْرِهَا .

۳۸۷ - وَكَانَ وَمِمَّا اخْتَلَفَ بِهِ أَهْلُ الْمُتَخَالِفِ الثَّانِيَةَ لِقَوْلِهِمْ الَّذِي ذَكَّرْنَا هَذَا حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْنَا أَبُو اسْمَاطَةَ عَنِ السُّوَيْدِيِّ بْنِ جَسِيمٍ قَالَ تَنَاوَبُوا

حضرت حماد بن زید نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے تو کوئی عمل بھی چاہے وہ طلاق ہو کسی کو آزاد کرنا یا کوئی دوسرا عمل ہو نیت کے بغیر نافذ نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس کلام سے اس معنی کا قصد نہیں کیا گیا جسے اس مخالف نے ذکر کیا بلکہ اس سے وہ اعمال مراد ہیں جن سے ثواب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے یا تم نہیں دیکھتے کہ آپ فرما رہے ہیں اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی تو اس سے ثواب مراد ہے پھر فرمایا جسکی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی نیت کی ہے تو یہ کسی سوال کا جواب ہی ہو سکتا ہے گو یا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاجر کے عمل یعنی ہجرت کے ثواب سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے حتیٰ کہ آپ نے وہ کلام فرمایا جو حدیث میں مذکور ہے اور یہ طلاق عتاق (آزاد کرے) جنت اور جہنم کے سلسلہ میں جبر کے پائے میں نہیں ہے۔ تو اس حدیث میں بھی پہلے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف حجت کی نفی ہوگئی۔

دوسرے قول والوں نے اپنے نونف پر بطور دلیل یہ حدیث بھی پیش کی ہے حضرت مدلیف بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے غزوہ بدر میں شریک سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور میرے والد نکلا تو ہمیں قریش کے کفار نے پکڑ لیا

مفہوم کے بارے میں ہماری رہنمائی کریں اور ہم اس حدیث کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔

تو ہم نے اس میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے لیکن اس کی ہمت کسی دوسرے کام کو چھوٹا لگے جس کا اس نے قصد و ارادہ نہیں کیا تو یہ خطاب ہے اور سہو (رجول) ایسے ہے کہ کسی کام کو ارادہ نہ کیا جالے حالانکہ جو بات اس میں رکاوٹ تھی اسے بھول گیا۔ یہ سب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں بھول جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصد اس کو طلاق دے تو سب کا اتفاق ہے کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کے دوسرے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دیتے اور یہ بھول اس بھول میں داخل نہ ہوگی جس کو صاف کر دیا گیا تو جب رجول کرے گی طلاق تمام اور ادا کرنا اس بھول میں داخل نہیں جس کو صاف کیا گیا تو اس طرح یہ سب اس جبر سے متعلق بھی نہیں ہوں گے جس کو صاف کیا گیا ہے۔

تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جنہوں نے طلاق، آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔
پہلے قول والوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (درج ذیل) حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت طلحہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی یا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی جس کی جانب اس نے ہجرت کی ہے۔

اِحْتَجَبْنَا اِلَى كَشْفِ مَعَانِيهِ لِيَدُلَّنَا عَلَى اَحَدِ الشَّوْكَانِ يَكْتُمُ مَعْنَى هَذِهِ الْحَدِيثِ بِرَأْيِهِ
فَقَطَرْنَا فِي ذَلِكَ تَوَجُّدَنَا النِّحَا هُوَ مَا اَمَّا الرَّجُلُ غَيْرَهُ فَتَعَلَّهُ لَاعَنَ قَصْدِ مَنَّهُ
بِالْبَيِّنَةِ اِلَّا رَادَةً وَمُتَوَيَّنًا وَكَانَ السُّهُوُ مَا قَصَدَ لِلْبَيِّنَةِ فَتَعَلَّهُ عَنِ الْقَصْدِ مِنْهُ رَأْيُهُ عَلَى اَنَّهٗ سَاءٌ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي يَمْنَعُهُ مِنْ ذَلِكَ الْغَيْبِ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَسَى اَنْ تَكُونَ هَذِهِ اَلْمَرْءُ كَمَا وَجِبَتْ فَتَقْصِدُ اَلَيْهَا فَطَلَقَهَا فَكُلُّ قَدْ اُخْتِمَتْ اَنْ طَلَاكَ عَامِلٌ وَ كَمْ يَبْطُلُوا ذَلِكَ لِسُهُوٍ وَلَمْ يَنْ حُلْ ذَلِكَ السُّهُوُ فِي السُّهُوِ الْمَعْنُو عَنْهُ حَتَّى اِذَا كَانَ السُّهُوُ الْمَعْنُو عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْاِيْمَانِ وَالْعِتَاقِ كَانَ كَنْ لِكَ اَلِاسْتِكْرَاهِ الْمَعْنُو عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ اَيْضًا مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ
فَشَبَّهَتْ بِذَلِكَ سَاءَ قَوْلِ الَّذِي تَن اَدْخَلُوا الطَّلَاقَ وَالْعِتَاقَ وَالْاِيْمَانِ فِي ذَلِكَ
وَ اِحْتَجَبَ اَهْلُ الْمَعَالِمِ الْاَوْفَى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ يَمَارُوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۵ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنْ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اَهْلِهِمْ بِنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصِ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ يَقُولُ قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسًا اَلْعَمَالَ بِالْبَيْتِ وَ اِنْسَمَا لَامْرُؤِي مَا تَلُوِي مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يَصُدُّهَا اِلَى اَمْرٍ اَوْ يَسْتَرْ وَجْهًا فَهِيَ هِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

مَكَرَمًا فِي حُكْمِهِ مَنْ لَمْ يَلْعَلْهُ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ
أَوْ يَكُونُ فِي حُكْمِهِ مَنْ تَعَلَّكَ فَيَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ
لَوْ تَعَلَّكَ غَيْرُ مَنْسُكٍ ۝

فَمَنْ ظَنَّنَا فِي ذَلِكَ فَزَايِنَا هُمْ لَا يَحْتَلُونَ
فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَكْرَهَهَا وَدَجَّهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فِي
شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَاجِمَةٌ حَيْثُ مَعَهَا إِنْ جَمَّهَا يَبْطُلُ
وَكَذَلِكَ صَوْمُهَا وَلَمْ يَسْأَلْهَا فِي ذَلِكَ الْإِسْتِكْرَاهُ
فَيَقْرَأُ قَوْلًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَوْلِ اعْتِدَ وَلَا جِلْبَتَ الْمَرْأَةِ
فِيهِ فِي حُكْمِهِ مَنْ لَمْ يَلْعَلْهُ شَيْئًا بَلْ قَدْ جِلْبَتَ فِي
حُكْمِهِ مَنْ قَدْ تَعَلَّكَ فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ
وَسَوْفَ عَنْهَا إِلَّا شُرْفٌ فِي ذَلِكَ خَاصَّةً ۝

وَكَذَلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ رَجُلًا عَلَى
بِئْسَ عِرْضًا أَوْ أُصْطِدَّتْ إِلَى ذَلِكَ كَانَ الْمَهْرُ فِي النَّظَرِ عَلَى
النِّجَاحِ وَمِثْلَ ذَلِكَ الْمَرْءُ لَا يَزِيحُ بِهِ الْمَهْرَ عَلَى الْمَرْءِ إِذْ
أَسْكُرَهُ لَمْ يَجَامِعْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ جَمَاعُهُ وَلَوْ وَعَا يَجِبُ فِي ذَلِكَ
الْجَمَاعُ فَهَوْرٌ عَلَى الْمَجَامِعِ لَا عَلَى عَدْوِ ۝

فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنَّ الْمَكْرَاهَ
عِنْدَهَا مَحْكُومٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ النَّعَائِلِ كَذَلِكَ فِي
الْقَوْلِ اعْتِدَ كَيْدُ جِبْرَتٍ عَلَيْهِ فِيهَا مِنْ الْأَمْوَالِ مَا
يَجِبُ عَلَى النَّعَائِلِ لَهَا فِي الْقَوْلِ اعْتِدَ تَبَيَّنَتْ أَنَّ
كَذَلِكَ الْمُطَلِّقَ وَالْمَتَّقِ وَالْمَرْأَةَ فِي الْإِسْتِكْرَاهِ
بِحُكْمِ عَلَيْهِ بِحُكْمِ النَّعَائِلِ قِيلَ لِمَ رَأَى مُعَالَةً
كُلَّمَا ۝

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا أَحْزَبَتْ بَيْعَهُ
وَإِسْرَاقَهُ ۝

قِيلَ لَهُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبَيْعَ وَالْإِسْرَاقَ
قَدْ تَرَدُّ بِالنُّسُوبِ وَبِخِيَارِ الزَّوْجِيَّةِ وَيَجِبُ بِالْقَرْطِ
وَلَيْسَ الشِّكَاكُ كَذَلِكَ وَلَا الْكَلْفُ ۝

وَلَا الْمَرْأَةُ إِجْعَلُ وَلَا لِعَتَقُ كَمَا كَانَ

جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا
اور یا وہ عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اب اس پر وہ چیز واجب
ہوگی جو مجبور نہ کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی۔

تو ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا
اس صورت کے بارے میں اختلاف نہیں جس کو اس کا خاندان جماع پر
مجبور کرتا ہے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا یا
وہ حج کر رہی ہو تو جماع کرنے سے اس کا حج باطل ہو جاتا ہے اس طرح
روزہ بھی (اڑھٹ جاتا ہے) ان حضرات نے اس جبر کوئی رعایت نہیں
کہ وہ اس عمل میں اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرنے اور اس ضمن میں عورت
کو عمل کرنے والے کے حکم میں شمار نہیں کیا گیا بلکہ اسے اس شخص کے حکم میں
شمار کیا گیا جس نے کوئی فعل کیا اور اس پر مجبور ہو گیا ہے لہذا اٹھ مانگا۔

اس طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر
مجبور کرے جو جماع کے لیے تیار ہو تو قیاس کے مطابق ہر جماع کرنے
والے پر ہوگا جبر کرنے والے نہیں ہوگا جبر کرنے والے نے جماع نہیں
کیا اس کے جماع سے اس پر ہر جماع واجب ہوتا تو اس جماع کی صورت میں جماع
کرنے والے پر جماع واجب ہوگا کسی دوسرے پر نہیں۔

جب ثابت ہو کہ ان امور میں وہ شخص ہی فاعل کہلاتا ہے
جس پر جبر کیا گیا جس طرح اپنی مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل
کہتے ہیں لہذا یہ حضرات (علماء کرام) اس پر اس طرح مال لازم
کہتے ہیں جس طرح وہ مرضی سے عمل کرنے والے پر واجب قرار
دیتے ہیں تو ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں مطلق دینے والے،
آزاد کرنے والے اور رجوع کرنے والے پر فاعل کی طرح حکم لگایا
جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم (نافذ) ہوں گے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس شخص (جس پر جبر کیا گیا) کی عہدیت
اور اجارہ کو کیوں جائز قرار نہیں دیتے۔

تو اس شخص کو (جو اب) کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں خرید و
فروخت اور اجاروں کو عیب خیار رویت اور خیار شرط کے ساتھ قرار
کروا جاتا ہے لیکن نکاح، طلاق، رجوع کرنا اور آزاد کرنا ایسا نہیں
ہے تو جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے اس طرح ان ایسا

انہوں نے کہا تم حضرت عمر مصطفیٰ علیہ السلام و سلم تک جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم تو صرف مدینہ طیبہ کا ارادہ کرتے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا عہد اور پکا وعدہ لیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائیں اور ہم حضور علیہ السلام کے ہمراہ لڑائی و دلاں میں جانچو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیں گے۔

حضرت ابو الغیل حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور سر سے باپ حبیل حضور علیہ السلام (مکمل پہنچنے) کا ارادہ کرتے ہوئے نکلا، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر کی عاقبتی سے اس لیے منع فرمایا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے وعدہ لیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور جمہوری دونوں حالتوں کی قسم برابر ہے تو طلاق اور عتاق کا بھی یہی حکم ہے۔
تو جب بعض روایات کے معانی سے آگاہی ہو تو روایتی روایات کو بھی اس معنی پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ اس معنی کے خلاف نہ ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ پایا جائے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے شرک کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور طلاق، قسم اور اس جیسے دوسرے امور میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو گئی۔

خود فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ کسی شخص کا جمہوری کی حالت میں کوئی کام کرنا درمعا سے غالی نہیں یا تو وہ شخص اس فعل کے ارتکاب سے اس شخص کے حکم میں ہوگا

الطَّغِيلِ قَالَ تَمَّا حَدَّثَنِي عَنْ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ مَا مَعْنَى أَنْ أَشْهَدَ بَدَأَ إِلَّا أَقْبَى حُرِّجْتُ أَنَا وَأَبِي فَأَخَذْنَا كِتَابًا فَرُبِّشْنَا فَكُنَّا لَوْلَا أَنْتُمْ تَرِيدُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا مَا تَرِيدُونَ إِلَّا لَأَمْدَنِيَّةً فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَبَيْتَاتَهُ لَنَنْصُرَنَّكَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نَقَاتِلُ مَعَكَ فَاتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبَرْنَاكَ فَقَالَ انْصُرْنَا نَبِيٌّ لَهُمْ يَهْدِيهِمْ وَكَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ.

۳۸۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَمَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ لَقِيَ يَوْمَئِذٍ مُرْتَبِكِي عَنِ التَّوَلِيدِ عَنْ أَبِي الطَّغِيلِ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ حُرِّجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ وَتَمَّعْنَا تَرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرًّا ذَكَرْتُ خَوْفًا.

قَالُوا فَكَيْفَا مَعَهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُضُورِهِ بَدَأَ بِإِسْتِخْلَافِ الْمُشْرِكِينَ النَّاهِرِينَ كَيْفَا عَلَيَّ مَا اسْتَحْلَفُونِي عَلَيْهِ قَبِلْتُ بِذَلِكَ أَنَّ الْحَلْفَ عَلَى الطَّلَاقِ عِيَّةٌ وَالْإِكْرَامُ سَوَاءٌ وَكَذَلِكَ الطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ.

وَهَذَا الَّذِي مَا نَعِيلُ فِي الْأَخْبَارِ إِذْ أُوقِنْتُ عَلَى مَعْنَى بَعْضِهَا أَنْ يُحْمَلَ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلَى مَا لَا يَحْتَالُ ذَلِكَ الْمَعْنَى مَعَى مَا تَدْرَأُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى لَا تَضَادَ.

فَشَبَّتَ إِسْمَاءُ ذَكَرْنَا أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الشَّرْكِ وَحَدِيثَ حَدِيثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْبَةَ فِي الطَّلَاقِ وَالْإِيمَانِ وَمَا أَشْبَهَهُ ذَلِكَ.

وَأَمَّا حُكْمُ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ التَّنْظِيرِ فَإِنَّ تَعَلُّقَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا لَا يَخْلُوهُ مِنْ أَحَدٍ وَجَهْتَيْنِ لِأَنَّ أَنْ يَكُونَ الْمُكْرَهُ عَلَى ذَلِكَ الْعَمَلِ إِذَا فَعَلَهُ

وَالْمَأْجَعَةُ وَكَمْ تَرَى الْيَوْمَ حَيْلَتَ عَلِيٍّ ذَلِكَ
 الْمَعْنَى بَلَّ حَيْلَتَ عَلِيٍّ صِنْدِيهِ فَجَبِلَ مَنْ بَاعَ
 لِعَبْنَاءِ كَانَتْ يَبْعُهُ بَاطِلًا وَكَذَلِكَ مِنْ أَجْرِ لَيْبَاءِ
 كَانَتْ إِجَارَتُهُ بَاطِلًا كَلِمَةٌ لَيْكُنْ ذَلِكُمْ عِنْدَنَا وَ
 اللَّهُ أَعْلَمُ إِلَّا لِيْلَانَ الْيَوْمَ وَأُولَآئِكَ مَا
 يَنْقُضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْنَا فَتَقَضَّتْ
 بِالْمَهْلِ كَمَا تَقَضَّتْ بِذَلِكَ وَكَانَتْ الْأَشْيَاءُ
 الْأَخْرَجُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرَّجْعَةِ لَا يَبْطُلُ
 بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَجَعِلْتَ غَيْرَ مَزْدُودٍ بِالْمَهْلِ
 فَكَذَلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ مَا كَانَ يَنْقُضُ بِالْأَسْبَابِ
 الَّتِي ذَكَرْنَا تَقْضَى بِالْإِكْرَاهِ وَمَا كَانَ لَا يَنْقُضُ
 بَيْنَكَ الْأَسْبَابِ لَمْ يَنْقُضْ بِالْإِكْرَاهِ
 وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ

الْعَزِيزِ
 ۳۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْنَا
 مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْغَلَاقِيَّ قَالَ سَمِعْنَا ابْنَ
 سَوَّادٍ قَالَ سَمِعْنَا ابْنَ سَوَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَ
 بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ طَلَّقَ الشُّكْرَانُ وَالْمَكْرَهَ
 جَائِزًا

بَابُ الرَّجْلِ يَنْفِي حَمْلَ امْرَأَتِهِ
 أَنْ تَكُونَ مَبْتُوءَةً

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْلُهُ إِلَى أَنَّ
 الرَّجُلَ إِذَا نَفَى حَمْلَ امْرَأَتِهِ أَنْ تَكُونَ مِنْهُ
 لَا عَنِ النَّسَبِ بَلْ مِنْهَا وَبَيْتُهُ بِذَلِكَ الْحَمْلِ
 وَالزَّمَّةُ أُمَّةٌ وَأَبَانُ الْمَرْأَةِ مِنْ ذَوَيْهَا
 ۳۹۳- وَالْحَمْلُ جَوْا فِي ذَلِكُمْ يَحْدِيثُ يَحْدِيثُهُ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَعْبَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اس کی بیع باطل ہے اسی طرح جو شخص کھیل کے طور پر اجارہ کرتا
 ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے لہذا ہمارے نزدیک یہ بات
 اس لیے ہے کہ خرید و فروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ
 جاتے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا تو جس طرح وہ ان چیزوں
 سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق سے بھی ٹوٹ جائیں گے
 اور دوسرے اور مثلاً طلاق، عتاق اور رجعت
 وغیرہ نہیں ٹوٹتے لہذا یہ مذاق کی صورت میں رد
 نہیں کئے جائیں گے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے
 کہ جو چیزیں ہمارے ذکر کردہ اسباب سے
 ٹوٹ جاتی ہیں وہ جبر کی صورت میں بھی ٹوٹ جائیں
 گی اور جو امور ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ جبر
 سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی
 اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابوسان فرماتے ہیں میں نے حضرت
 عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے
 تھے نشہ والے اور جس پر جبر کیا گیا دونوں کی
 طلاق جائز (مانندہ) ہے۔

کسی شخص کا اپنی بیوی کے حمل کا
 خود سے نفی کرنا

حضرت امام ابو جعفر محمد بن جریر اللہ فرماتے ہیں ایک حالت
 کا سو قف ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے آپ سے نفی
 کر دے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے حاکم کرے اور وہ
 حمل عورت کے لیے لازم ہے نیز عورت کو مرد سے جدا کر دے۔
 ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے
 حضرت ملقم نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما)
 سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی

کے ذریعے جو اس کی اصل میں پائے جاتے ہیں مثلاً اسے (بیج کو) کو
 نہ دیکھنا، بھی ٹوٹ جاتی ہے نیز جب کہ دوسرے سے بھی اسے روک دیا
 جا گیا ہے تو وہ بجموں کرنے کی صورت میں بھی ٹوٹ جائے گی اور جو
 چیز ثابت ہونے کے بعد کسی وجہ سے نہیں ٹوٹی وہ چیز اگر وہ چیز سے بھی
 نہیں ٹوٹی یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول
 اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی تائید میں حدیث بھی آئی
 ہے۔

حضرت یوسف بن یحییٰ بن ابی اسحاق نے فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان
 کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزیں ایسی
 ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ان
 میں مزاج بھی سنجیدگی ہے نکاح، طلاق اور
 رجوع کرنا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی
 ہے۔

ایک اور طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی
 ہے تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی
 ہیں یہی سنجیدگی ہیں اور مزاج میں یہی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں تو آپ نے
 نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنے سے منع فرمایا،
 طلاق اور رجوع کا بھی یہی حکم ہے اور تم نہیں دیکھو گے کہ غیر درود
 کو اس سنی پر محمول کیا گیا جو بلکہ اس کو اس کے بظلمات معنی پر
 محمول کیا گیا ہے لہذا جو شخص یہی مذاق میں کوئی چیز بجمائے تو

قَدْ تَنْقُصُ بِالْخِيَارِ الشَّرْطِ فِيهِ وَيَا لَأَسْبَابِ
 الرَّحَى فِي أَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرَّوْيَةِ وَالرَّوْيَةِ بِالْعُرُوبِ
 تَنْقُصُ بِالْإِكْرَاءِ وَمَا لَا يَحِبُّ تَنْقُصُ بِشَيْءٍ بَعْدَ
 تَبْوُتِهَا لَمْ يَنْقُصْ بِالْإِكْرَاءِ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهَذَا قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ: وَإِنْ يُؤَسَفَ مُحْتَمِلٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.
 وَقَدْ رَأَيْتُمْ مَثَلُ هَذَا فَانْتَبَهُتُمْ

بِهِ السَّنَةُ.

۳۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا
 أَبُو حَاطِمٍ قَالَ تَنَا سَلِيمَانُ بْنُ يَدْلَانَ قَالَ تَنَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَرْذَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
 عَطَاءَ بْنَ أَبِي بَازٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
 بْنُ مَاهِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ بِرَّةَ يُحَدِّثُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ
 جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهُنَّ لُهُنَّ جِدٌّ الْبُكَاءُ وَالطَّلَاقُ
 وَالرَّجْعَةُ.

۳۹۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَا
 الْحَصِيبُ وَاسِدٌ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ
 الدَّسْرِيُّ أَدْرَدِيٌّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ أَرْذَلَةَ عَنْ
 عَطَاءِ بْنِ أَبِي بَازٍ عَنْ أَبِي مَاهِكٍ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۹۱ - حَدَّثَنَا فَمْدَقٌ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ
 مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ
 عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَرْذَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي بَازٍ
 عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ: فَلَمَّا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ
 جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهُنَّ لُهُنَّ جِدٌّ كَمَنْعَةِ الْبُكَاءِ
 مِنَ الْمُطَّلَاقِ بَعْدَ قُرْوعِهِ وَكَذَلِكَ الطَّلَاقُ

فَإِنْ نَسَلَتْ فَتَنْصُرُهُ وَإِنْ هُوَ كَتَمَكَ جَعَلْكَ مَثْوًى مِنْ
 نَكَتِكَ سَكَتَ عَلَى عَظِيمِ أَلْهَمَهُ أَحْكَمَ فَأَنْزَلَتْ آيَةً
 الْيَمَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوَّلَ مَنْ
 أُجِّلَ بِهِ

۳۹۵ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ
 سَيِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ
 فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَكَ
 الْجَمْعَةَ فَقَالَ أَمَا يُتَّبَعُونَ وَجَدَ رَجُلًا جَمْعًا مَرَاتِمَ
 رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَدْفِيهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
 فَأَبْتَنِي بِهِ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِجَا إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَنِّ مَرَاتِمًا فَكُنَّا
 أَخَذْنَا مَرَاتِمًا تَلْجُونُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَالتَمَعْتَ فِكُنَّا أَدْبَرْتَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ
 بِمِ اسْوَدَّ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِمِ اسْوَدَّ جَعْدًا

۳۹۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَمْرِو
 ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ الْأَعْمَشِ هَذَا كَرَّ
 بِاسْتِنَادِهِ مِثْلَهُ

فَهَذَا هُوَ أَصْلُ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ فِي الْيَمَانِ وَهُوَ لِعَمَانٍ بَعْدَ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ
 الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ لَا يَحْمِلُهَا
 وَقَدْ رَوَاهُ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا عَبِيدُ بْنُ
 مَسْمُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۳۹۷ - حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْمُزَوْنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
 وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزَّيَّادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 سَمِعْتُ الْأَسَدِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ تَيْبَةَ
 الْعِجْلَانِيَّةَ وَامْرَأَتَهُ وَكَانَتْ حُبْلَى فَقَالَ وَرَجُمَا

اور اگر وہ (اس کے بارے میں) کلام کہے تو اسے کوڑے لگائیں گے
 اور اگر وہ خاموش رہے تو جسے کی حالت میں خاموش رہتا ہے یا اللہ
 اس سلسلے میں حکم نازل فرمائیں عمان کی آیت نازل ہوئی حضرت
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ شخص جسے پطرس میں بتلا ہوا

حضرت طغر، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص جمعہ المبارک کی رات
 مسجد نبوی میں کھڑا ہوا اس نے کہا مجھے بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی
 کے ساتھ کسی مرد کو ہانپے پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور
 اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا وہ شخص اس میں بتلا ہوا اور ایک انصاری شخص رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی عورت
 سے عمان کیا جب وہ عورت عمان کرنے لگی تو رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھہر جاؤ پھر اس نے عمان کیا جب
 وہ واپس جانے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے
 اس کے بال سیاہ رنگ کا گھنگر یا لے بالوں والا بچہ پیدا ہو جائے
 اس نے سیاہ رنگ کا گھنگر یا لے بالوں والا بچہ بنا۔

حضرت جریر، حضرت امش سے روایت
 کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی
 مثل ذکر کیا۔

تو عمان کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
 عنہ کی اصل روایت یہ (مذکورہ بالا روایت) ہے اور اس قدر کہ
 بسبب عمان ہے جو اس شخص نے اپنی بیوی پر لگایا جب وہ حاملہ تھی حمل کی وجہ
 اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 کے علاوہ ابابکر نے بھی روایت کیا ہے۔

حضرت قاسم بن محمد حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم)
 سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانہ اور ان
 کی بیوی کے درمیان عمان کیا اور وہ حاملہ تھیں ان کے عائد نے
 کہا اللہ کی قسم جب سے تم نے مفرک (دشتوں کو سراب کیا ہے)
 اس وقت سے میں اس کے قریب نہیں گیا "مفر" کا مطلب یہ ہے

وجہ سے لعان کیا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی ایک بار یہی بات فرمائی تھی لیکن یہ آپ کا مشہور قول نہیں ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اصل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حمل نہ ہو بلکہ جو کہ عورت سے ظاہر ہو رہا ہو اور اس کے ذریعے اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی وہ حمل ہے وہ تو محض ایک وہم ہے لہذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان واجب نہ ہوگا۔

پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ جس حدیث سے انہوں نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اسے اختصاراً بیان کیا ہے اس لیے اس میں قطعی کا اس کی اصل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کیا جب کہ وہ عورت حاملہ تھی تو ہمارے نزدیک یہ قذف (الزام تراشی) کی وجہ سے لعان تھا حمل کی نفی کا لعان نہ تھا تو اس کے راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کا لعان ہے۔ اس لیے اس نے حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اس ضمن میں اصل حدیث بواسطہ حضرت علامہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے پس وہ اسے قتل کر دے تو تم اسے قتل کرو گے اور اگر وہ اس کے بارے میں لگا کرے تو تم اسے کوٹھے لگا دو گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہے گا میں فرود فرود کر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا چنانچہ انہوں نے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے پھر اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کریں گے

اللہ علیہ وسلم لَاعَنَ بِالْحَمْلِ
وَقَالَ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رَجَبُهُ اللَّهُ
قَالَ بِهَذَا الْقَوْلَ مَرَّةً وَكَيْسَ هُوَ بِالشَّهْرِ
مِنْ قَوْلِهِ۔

وَحَالَ فَهَمَّ فِي ذَلِكَ أَخْرَوْنَ فَقَالُوا
لَا يَدْعُنَ بِحَمْلٍ لِأَنَّهَا قَدْ يَجُوزُ أَنْ لَا يَكُونَ
حَمْلًا لِأَنَّ مَا يَظْهَرُ مِنَ الْمَرْأَةِ مِمَّا يَتَوَقَّعُ
بِهِ أَنَّهَا حَامِلَةٌ كَيْسَ يُعْلَمُ بِهِ حَمْلٌ وَعَلَى
حَقِيقَتِهِ: إِنَّهَا هُوَ تَوَقُّعُهُ فَتَفْعَى الْمَتَوَقَّعُ لَا
يُوجِبُ الْعَانَ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَجَةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ
الْمَعَالِ الْأُذَى أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي اخْتَصَرُوا
بِهِ عَلَيْهِمْ حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ لِاخْتِصَارِ الَّذِي
رَوَاهُ فَغَلَطَ فِيهِ. وَإِنَّمَا أَصْلُهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا
وَهِيَ حَامِلَةٌ فَذَلِكَ عِنْدَنَا لِعَانَ بِالْقَذْفِ
لَا لِعَانَ بِسُغَى الْحَمْلِ فَتَرَهَّجَاتِ فِي رَوَاهُ
أَنَّ ذَلِكَ لِعَانَ بِالْحَمْلِ فَأَخْصَرَ الْحَدِيثَ
كَمَا ذُكِرْنَا.

۲۹۴۔ وَأَصْلُ الْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ مَا
قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ فَتَنَّا حَتَّى
قَالَ تَنَّا أَبُو عَوَّانَةَ عَنِ سَيِّمَانَ عَنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَدْتَمَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا
نَحْنُ عَشِيرَةٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ
أَحَدَنَا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَإِنَّ قَتْلَهُ
فَتَلْتَمُوهُ وَإِنْ هُوَ كَلِمَةٌ جَدَّدَتْهُ وَإِنْ
هُوَ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى عَظِيمٍ لَا سَأَلَنَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

نے ان دونوں کے درمیان لعان کیا پھر اس کے باں اس شخص کے
مشابہ پھر پیدا ہوا جس کے ساتھ سے الزام دیا گیا تھا۔

حضرت ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت
کرتے ہیں کہ بال بال ابن امیرہ نے شریک بن سماء کو اپنی بیوی کے ساتھ الزام لگایا
یہ مسئلہ ارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا جا ارگاہ لا و در نہ ہا ری
پہلے پھر بعد ارگاہ جاتے گئے اس نے عرض کیا اللہ کی قسم رسول اللہ! ہے
تک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں راوی فرماتے ہیں سکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سلسل ہی فرماتے سب کہ چا ارگاہ لا و در نہ ہا ری
پہلے پھر بعد ارگاہ جاتے گئے اس نے کئی بار یہی کہا نیز کہا کہ اور اللہ تعالیٰ آپ
پر وہ چیز اتارے گا جو میری پیٹھ کو کروں سے چھانے گی چنانچہ آیت لعان
نازل ہوئی اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی
ذات کے سواہ گواہ نہیں تو وہ خود اپنے چار بار گواہی سے کہہ دیتے ہیں
لگاتے ہیں اسباب سے چنانچہ حضرت بلال کو لیا گیا انہوں نے چار بار گواہی
دی کہ وہ صحرا میں سے ہیں اور پانچویں بار کہا کہ اگر وہ جھوٹے ہوں تو
ان پر خدا کی لعنت ہے پھر عورت کو لیا گیا اس نے چار بار گواہی دی کہ
وہ (اس کا خدا) جھوٹوں میں سے ہے جب پانچویں بار کہنے لگی تو سکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روک لو کہ یہ (غضب کے لفظاً)
واجب کرنے والے ہیں لڑی فرماتے ہیں کہ وہ کچھ رسکی تھی کہ میں یقین جو
گیا کہ وہ اقرار کرے گی پھر اس نے کہا آج کے دن میں اپنی قوم کو رسوا
نہیں کروں گی چنانچہ اُس نے قسم اٹھائی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دبھتا اگر اُس نے سفید رنگ، سفید سے بالوں والا اور سرخ
آنکھوں والا پھر جتا تو وہ بلال بن امیہ کا جوگا اور اگر اس نے سرخ
آنکھوں گنگھہ والے بالوں اور نیلی پنڈلیوں والا پھر جتا تو وہ شریک بن
سماء کا ہوگا حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں پھر اس کے باں سرخ
آنکھوں گنگھہ والے بالوں اور نیلی پنڈلیوں والا پھر پیدا ہوا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا سبقت نہ کر جاتا تو
میں اس کے ساتھ کچھ معاملہ کرنا یعنی اگر ہا ارگواہوں کی شرط نہ ہوتی
تو میں اسے مدگاتا، راوی فرماتے ہیں القضا یعنی سن سے مراد وہ
شخص ہے جس کی آنکھوں کے بال لیے ہوں اور آنکھیں کھلی

بَيْنَ نَعْرَ لَآ عَن بَيْنَهُمَا فَجَاءَتْ بِمِ يَشِبُهُ الْوَدْقِ
رُ مِيتٌ بِمِ -
۴۰۱ - حَدَّثَنَا قَهْدٌ قَالَ كُنَّا مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَنْ اَكْبَرِ بْنِ مَالِكِ اَنْ هَلَالَ اَبْنُ اُمَيَّةَ قَدَفَ كَثِيْرًا
بْنِ سَحْمَاءَ بِاَنْ تَرَابَهُ فَتَرَفِعَ ذَلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْتُ يَا رُبَّعَةَ شَهْدَاءُ
وَلَا فَحَدَّثَ فِي ظَهْرِكَ قَالَ وَانْتَوَى رَسُوْلُ اللهِ
اِنَّ اللهَ يُكَلِّمُ اَقْبَصَ وَاَوْقَى يَقُوْلُ ذَلِكَ مِرًا اَوْ
كَثِيْرًا لَنْ اللهُ عَلَيْكَ مَا يَبِيْرُ بِمِ ظَهْرِي مِنْ
الْجَلْدِ فَكَرَرْتُ اَيْتُ الْبَلْعَانِ وَالَّذِيْنَ يَتْرُوْت
اَرْوَا حُجْمَهُ وَلَعَنَ لَنْ نَعْمَ شَهْدَاءُ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ
قَالَ قَدْ عَمِيَ هَلَالَ كَشَيْهْدِ اَرْبَعِ شَهَادَاتٍ يَا اللهُ
اِنَّ لِي مِنَ الصَّدِيْقِيْنَ وَالْعَامِسَةِ اَنْ لَعَنَةَ اللهُ
عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنْ اَلَّذِيْنَ يَمِيْنُ قَالَ تَحَرُّ دُعِيْتِ
الْمَرْءِ اَوْ كَشَيْهْدَتِ اَرْبَعِ شَهَادَاتٍ يَا اللهُ اِنَّ
لِي مِنَ اَلَّذِيْنَ يَمِيْنُ فَكَلَّمَكَ اَنْ عِنْدَ الْعَامِسَةِ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَهَّأُ قَاتِلًا
مُؤْجِبَةً قَالَ فَتَنَكَّ كَاثُ حَتَّى مَا شَكَلْتَ اَنْ سَقِرَةً
ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ اَلْيَوْمِ فَمَعَتْ
عَلَى اَلْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْظُرُوْا اِحَانَ جَاءَتْ بِمِ اَبِيْضَ سَبْطِ
فَيَقُوْا الْعَيْنِيْنَ قَهْدٌ هَلَالَ بِنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ
جَاءَتْ بِمِ اَكْحَلُ جَعْدًا اَحْمَشُ الشَّاقِبِيْنَ
قَهْدٌ لِيْشْرِيْكَ بِنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَجَاءَتْ بِمِ
اَلْحَلُ جَعْدًا اَحْمَشُ الشَّاقِبِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّوْا مَا سَبَقَتْ مِنْ
كِتَابِ اللهِ تَمَانِيْ كَانِيْ وَكَمَا شَاءَ قَالَ الْقَضِيْ
الْعَيْنِيْنَ طَوِيْلٌ شَعْرُ الْعَيْنِيْنَ كَيْسَ يَفْعُوْجِرُ

کہ کھجور کے درختوں کی بیوند کاری کے بعد دو مہینے کھسپائی نہ دینے کے بعد نہیں میل کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الہی میں عرض کیا یا اللہ! اس کا حکم بیان فرما صحابہ کرام نے فرمایا کہ اس عورت کے خاندان کے باپ اور بیٹیاں تکی ہیں اور اس کے بال سرخی مائل سیاہ ہیں اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ ابن السہاء تھا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس کے ہاں کالے رنگ کا گلکھرا مالے بالوں والا بچہ پہلا ہوا جس کے ہاتھ اور بیٹیاں موٹی تھیں حضرت قاسم فرماتے ہیں ابن شداد بن ہانہ نے کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما آیا ہیں وہ عورت ہے جس کے بارے میں سرکار مد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں گواہی کے بغیر کسی کو رجم کرتا تو اسے ٹھکراتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں "ابنہ" وہ عورت ہے جو اسلام میں (بچہ پہلا) لایا گیا حضرت ابوالزناد، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مروی ہے البتہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن شداد کے سوال کا ذکر نہیں کیا۔ آخر حدیث تک اسی طرح ہے۔

حضرت قاسم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب سے ہم نے کھجوروں کو پانی دیا ہے میں اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا اب میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو لیا ہے اس کا خاندان زرد بلی پٹلر والا اور سر سے بالوں والا تھا اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ سیاہ رنگ کا گلکھرا مالے بالوں والا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ! تو اسے حکم نازل فرما پہلے

وَاللَّهُ مَا قَدَرْتُ بِهَا مُنْذُ عَمَّرَ نَاوَالُ الْعَمْرَانِ يُسْتَعَى التَّحَلُّ بَعْدَ أَنْ تَتَرَكَ مِنَ الشَّيْءِ بَعْدَ الْبَابِ بِشَرِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ خُرُوجَهُمَا إِنَّ نَاوَالُ الْعَمْرَانِ كَانَ حَقِّي الْبَدَائِعِي وَالسَّاقِيْنَ أَصْعَبَ الشُّعْرَةَ وَكَانَ الَّذِي مُمِيتَ بِهِ ابْنُ السُّحْمَاءِ قَالَ فَجَاءَتْ بِعَلَا مِرَاسُودَ جَعْدًا أَقِيطًا عَيْلَ النَّسَائِيْنَ حَدَّثَنَا السَّاقِيْنَ قَالَ الْعَاسِمُ وَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْعَمَادِ يَا أَبَا عَتَابٍ أَيْ السُّهْمَاءِ النَّبِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنْتُ مَا أَحْمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَوْ كَرِهْتُمَا فَقَالَ ابْنُ عَتَابٍ لَوْ لَكُنْ تِلْكَ أَمْرًا لَكَانَتْ قَدْ لَبِثْتَ فِي الْإِسْلَامِ ۳۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلُوا عَاصِرًا لِعَقْدِي قَالَ لَنَا الْفَيْعِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْفَاسِيْرِ عَنِ ابْنِ عَتَابٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ ۴۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلُوا ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَخِيَ ابْنُ أَبِي الْقَاسِمِ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عَتَابٍ سَخِيَ وَشَلَّةَ عَيْرِ أَشَدَّ لَعْنَةً كَرُوسُوعِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ تَنَاوَلُوا عَاصِرًا قَالَ تَنَاوَلُوا ابْنَ جَرِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْفَاسِيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَتَابٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي عَمْرًا يَا هُبَيْرُ مُنْذُ عَمَّرْنَا التَّحَلُّ نَوَجَدْتُ مَعَهَا مَرًّا قِي رَجُلًا وَمَا وَجْهًا يَضُو حَمَشَ سَبَطِ الشُّعْرَةِ وَالنَّبِيُّ مُمِيتَ بِهِ إِيَّيْنَا السُّوَا دِجَعْدًا قَطَطَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ

شکل والا پھر جتنا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو لوگ حل کی وجہ سے لعان ثابت کرتے ہیں ان کے لیے اس میں کوئی حجت نہیں۔ اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر وہ اس طرح کا پھر جتنے تو وہ اس کے خاندان کے لیے اس طرح کا جتنے تو وہ فلاں کہے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ قدرت اور لعان سے حمل ہی مقصود ہے۔

تو اس سلسلے میں رہا جواب یہ ہے کہ اگر لعان حل کی وجہ سے ہوتا تو خاندان سے اس کی نفی ہو جاتی اسے اس کے ساتھ نہ ملا جاتا اس کے مشابہ ہوتا یا نہ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر الزام لگنے سے پہلے پھر پیدا ہوتا اور وہ (خاندان) اس سے بچے کی نفی کرتا سالانہ وہ دوسروں کی نسبت اس کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تو جس ان کے درمیان لعان کیا جاوے اور ان میں تعزیر کرنے کے پچھ کو ماں کے حوالے کر دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا جو مشابہت کی وجہ سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی ضروری نہیں ہوتی اور جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے اس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا پھر جتنے تو وہ اس کا ہو گا جس نے اس عورت سے لعان کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرتا اس لیے کہ اگر وہ اس کی نفی کرتا تو اس صورت میں بچے کی اس مشابہت اس بات

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امرال سے فرمایا جس نے آپ سے پوچھا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا پھر جتنا ہے (تفصیل یہ ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روای ہے کہ ایک دہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا پھر جتنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں آپ نے اس سے فرمایا کہ اگر اس کا پھر جتنا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا

قَالَ قِيَاءُ تِيبٍ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُومِ
فَقَدْ تَبَّتْ بِنَاؤُكَ وَأَنْتَ لَا حُجَّةَ فِي
شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ يَمُنُّ بِجُوبِ الْيَعَانِ بِالْحَمْدِ
فَإِنْ قَالَ قِيَاءُ تِيبٍ فِي قَوْلِ رَسُولِي
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ جَاءَتْ بِه كَذَا
فَهُوَ لِرُوحِهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِه كَذَا فَهُوَ لِقَلْبِهَا
وَدَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْحَمْدَ هُوَ الْمَقْصُودُ بِالْعَدَانِ
وَالْيَعَانِ

كَيْفَ جَاءَتْ بِه فِي ذَلِكَ أَنَّ الْيَعَانَ لَوْ كَانَ
بِالْحَمْدِ إِذْ لَكَانَ مُتَّفِقًا مِنَ الرَّوْحِ غَيْرِ
لَا حُجَّةَ بِه أَشْبَهَهُ أَلَمْ تَشْبِهَهُ
أَلَا تَرَى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ وَصَفَتْ قَبْلَ
أَنْ يَنْقُضَهَا قَتْفِي وَلَكِنَّهَا وَكَانَ أَشْبَهَ النَّاسِ
بِهِنَّ إِنَّهُ يَلَاغِي عَنْ بَيْنَهُمَا وَيَعْرِقُ بَيْنَهُمَا وَيَلْزَمُ
الْوَلَدَ أُمَّةً وَلَا يَلْحَقُ بِاللِّدَاعِينَ لِشَبْهِه بِه فَلَئِنْ كَانَ الْقِيَاءُ
لَا يَجِبُ بِه بُيُوتٌ نَسَبٍ وَلَا يَجِبُ بِه عَدَمُ انْتِفَاءِ
نَسَبٍ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ
بِه كَذَا فَهُوَ الَّذِي لَاعْتَمَدَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ
الْيَعَانُ تَوَافِقًا لَمْ يَلْقَ لَوْ كَانَ تَوَافِقًا لَمْ إِذْ الْيَعَانُ
كَانَ شَبْهَهُ بِه وَلَيْلًا عَلَى آتَمَ مِنْهُ وَلَا
شَبْهَهُ إِتْيَاؤُ وَبَلَاءُ عَلَى آتَمَ مِنْ غَيْرِهِ

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِ الَّذِي سَأَلَ عَنْ قَوْلِ إِنْ أَمْرًا فِي
وَلَكِنَّتْ غَلَامًا أَسْوَدَ

۴۴۴- مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَاؤُ مِنْ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَقْبَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَمْرًا فِي

بچے کی ولادت کے بعد خاوند اس کی
لفحی کرنے سے تولعان ہو گیا نہیں

حضرت رباح سے مروی ہے فرماتے ہیں
میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس
آیا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ صاحب
فراش (خاندن یا لوٹھی کے مالک) کے لیے
ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بچہ خاندن کے لیے اور زانی
کے لیے پتھر ہے۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں
نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوامامہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبید اللہ بن ابو بزیار اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا خاندن کے
لیے فیصلہ فرمایا۔

بَابُ ۱۹۳ الرَّجُلُ يَنْفِي وَوَلَدَ امْرَأَتِهِ حَيْثُ
يُولَدُ هَلْ يَدُلُّ عَلَى يَهْ أَمْرًا

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَيْبَةَ بْنُ مَرْثُودٍ قَالَ
قَتْنَا جَبَانَ حَرَّ وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْأَمْوِيَّيْنِ قَالَ قَتْنَا
أَسَدًا قَالَ لَنَا مَهْدِيٌّ بِنْتُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَمْعُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ رَبِيعٌ فِي حَدِيثِهِمْ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ رَبِيعٍ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ فَتَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ
الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الزُّهْرِيُّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ
الْحَجَرِ۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْمَةَ قَالَ
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْفَرِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ زَيْنَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْأَمْوِيَّيْنِ قَالَ قَتْنَا
أَسَدًا قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمِيَّاشٍ عَنْ شُرَيْبِ
بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ الشَّيْبِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمِيَّاشٍ الْمَرْزِيُّ
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهُ عَمَهُ يَقُولُ
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ۔

وَكذَلِكَ غَلَا مَا أَسْوَدَ وَأَبَى أَنْ يَنْكَرَهُ فَقَالَ لَهُ هَذَا
تَكْرِمٌ لِي لِإِبِلٍ قَالَ تَعْبَهُ قَالَ مَا أَتَوَانَهَا قَالَ حَسْبُكَ
هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْءَانٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُؤُورًا قَاتَالَ
فِي أَيِّ تَرْتِي ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَفْتُ
تَرَعَهَا قَالَ فَتَعَلَّ هَذَا عِرْفَانِي وَتَرَعَهَا

۴۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي ذِي قَعْدٍ وَسَفِيَانُ بْنُ
أَبِي شَيْمَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ كَسَمَاءُ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْتَحِضْ
لَنَا فِي نَفِيهِمْ لِبُعْدِ شَيْبِهِمْ مِنْهُ وَكَانَ الشَّقِيهَ عَنِي
وَاللَّيْلُ عَلَى عَنِي فَتَبَّتْ أَنْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا الْمَلَكِ عَنِي مِنْ رُؤُوسِهِمَا إِنْ
جَاءَتْ بِهِمْ عَلَى شَيْبِهِمْ وَاللَّيْلُ عَلَى أَنْ اللَّعَانُ
لَمْ يَكُنْ تَعْنَاهُ مِنْهُ فَتَبَّتْ بِمَا دَكَّرْنَا كَسَاءُ
مَا أَحْتَرَبِيهِ الَّذِينَ يَرَوْنَ اللَّعَانَ بِالْحَمَلِ
وَأَبَى ذَلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ فِي

حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْظَرُوهَا فَتَانِ
جَاءَتْ بِهِمْ كَذَا أَفَلَا أَرَاهُ إِلَّا وَهَذَا كَذِبٌ عَلَيْهَا
وَلَا نَ جَاءَتْ بِهِمْ كَذَا أَفَلَا أَرَاهُ إِلَّا وَهَذَا صَدَقَ
عَلَيْهَا فَكَانَ ذَلِكَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّنِّ لَا عَلَى اليَقِينِ
وَذَلِكَ مِتَّاقَدٌ وَلَا أَيْضًا أَمْرًا لَمْ

يَكُنْ مِنْهُ جَرَى فِي الْحَمَلِ حُكْمٌ أَصْلًا فَتَبَّتْ
فَسَاءَ حَقُولُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى اللَّعَانِ بِالْحَمَلِ وَرَأَى
أَحْتَجَّجًا بِهِ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى خِلَافِهِ فِي أَوَّلِ
هَذَا الْبَابِ وَمِمَّنْ إِلَى اللَّعَانِ بِالْحَمَلِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَقَوْلُ أَبِي يُوسُفَ الْمَشْهُورِ

جس نے فرمایا کہ اسے رنگ ہے آئیے فرمایا کہا ان میں کوئی سیاہی مائل
بھی ہے؟ اس شخص نے کہا جی ہاں ان میں اس رنگ کے (دھب) بھی ہیں
آپ نے فرمایا تمہارے خیال میں وہ رنگ کہاں سے آیا ہے؟
اس نے فرمایا کہ رسول اللہؐ سے کسی رنگ نے کھینچا، جو گا اپنے
فرمایا شاید اسے جس کو کسی رنگ نے کھینچا ہو۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کرتے ہیں تو جب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی اجازت
نہ دی اور مشابہت کی بات کی دلیل نہیں بن سکتی تو ثابت ہوا کہ اگر
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مان کر کے والی عورت کے بچے کو
باپ کی مشابہت کی وجہ سے اس کا قرار دینا اس بات
کی دلیل ہے کہ لعان نے اس سے اس کی نفی نہیں کی
تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا استدلال
کافساذ ثابت ہو گیا جو عمل کی وجہ سے لعان کے قائل
ہیں۔

اور اس میں ایک اور حجت بھی ہے وہ یہ کہ حضرت
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کا خیال رکھو اگر وہ اس قسم کا بچہ
جسے تمہارے خیال میں اس شخص نے اس پر بتایا ہوا ہے کہ اس کا
اس طرح کا بچہ جسے تو میرے خیال میں اس نے اس (عورت) کے پاس
میں پرچ کہا ہے تو اس کا ردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان
کی بنیاد پر بخانا یقین کی بنیاد پر نہیں۔

اور یہ بھی ان باتوں میں سے ہے جو عمل میں حکم کے قطعاً ماری نہ
ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو اس سلسلہ لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو
گیا جو عمل کی وجہ سے لعان کا توقف اختیار کرتے ہیں اور ساری یہ تمام تحقیق
ان حضرات کے موافق ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہوئے عمل کی وجہ سے لعان کا
انکار کرتے ہیں اور باقی کے شروع میں ان کا ذکر ہوا حضرت امام ابوحنیفہ اور
امام محمد رحمہما اللہ علیہما کی قول ہے اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ علیہما کی مشہور قول ہے

خارج کر دیا پھر ان کے بعد تابعین نے بھی اس بات پر اتفاق کیا۔ پھر لوگوں نے مسلسل اس پر عمل کیا حتیٰ کہ اس مخالف نے ان سے علیحدگی اختیار کی بارے نزدیک اس سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین کے عمل کے مطابق قول کیا جائے گا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَى ذَلِكَ تَابِعُوهُمْ مِّنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ تَمَرَّيَزِلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ كَشَدَّ هَذَا الْمُتَعَالِفُ لَهُمْ فَالْقَوْلُ عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ عَلَى مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِّنْ بَعْدِهِ وَتَابِعُوهُمْ مِّنْ بَعْدِهِمْ عَلَى مَا قَدَّ كَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ۔

تَحْقِيقُ الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هَبَّ قَوْمًا إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَفَقَّهَ وَكَانَ لِمَرَاتِهِ لَمْ تَنْتَفِعْ بِهِ وَكَانَ يُلَاعِنُ بِهِ وَاحْتَجَّجُوا فِي ذَلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَبَاطِ وَقَالُوا فَأَلْفَرَأَشَ يُؤْجِبُ حَقَّ التَّوَكُّلِ فِي مَنَابِتِ كَسْبِهِ مِنْ التَّوَكُّلِ وَالْمَرَاةُ فَكَيْتَرُ كُهُمَا إِخْرَجَهُ مِنْهُ لِيَعَانِ وَلَا خَيْرَ بِهِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُلَاعِنُ بِهِ وَيَتَفَقَّهُ كَسْبَهُ وَيُلْزَمُ أَمَهُ وَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ لَمْ يَقْتَرِبْهُ وَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَبَاطِ حُكْمًا حُكْمَ الْإِقْرَارِ وَ لَمْ يَتَطَاوَلْ ذَلِكَ. وَاحْتَجَّجُوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ تَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَاقَ بَيْنَ الْمُتَلَاَعِنِينَ وَ الزَّوَالِدِ أُمَّةً.

قَالُوا فَمِنْهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا سَخَّهَا فَعَلِمْنَا بِمَا أَنَّ حُزْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَالِدِ لِيُعْرَاضَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْيَعَانُ بِهِ وَاجِبًا إِذَا تَفَقَّهَ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقْدَ فَعَلَّ ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ عَلَى مَا حُكِّمُوا فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ فَجَعَلُوهُ لَا آتَ لَهُ وَ جَعَلُوهُ مِنْ قَوْمِ أُمَّةٍ وَ أَخْرَجُوهُ مِنْ قَوْمِ الْمُتَلَاَعِنِينَ بِهِ

حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد النضر فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف تھی کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے بچے کی نفی کرے تو اس کی نفی نہیں ہوگی اور اس کی وجہ سے عان بھی نہیں ہوگا انہوں نے اس سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس باب میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں لیستہ یعنی نکاح (خاندان) خاندان اور عورت سے نسبت کے ثبوت کو واجب کرنا ہے لہذا انہیں عان وغیرہ کو ندر لیے اس کی نفی کا حق نہیں ہے۔

لیکن اس سلسلے میں کئی محدثین نے بھی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ اس کی وجہ سے عان ہوگا جبکہ نسب کی نفی ہو جائیگی اور اسے ماں کے حوالے کر دیا جائے گا اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ خاندان اس کی اقرار نہ کرے اور نہ ہی اس کی طرف کوئی ایسی بات ہائی جائے جس کا حکم، اقرار کرے، انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت تاحف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عان کرنے والوں کے درمیان تقریب کی اور بچے کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفت یہی ہے ہمارے علم کے مطابق نہ تو کوئی بات اس کے خلاف ہے اور نہ ہی کوئی مانع، تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ”بچہ صاحب فرأش کا ہے“ وجوب عان کی نفی نہیں کرتا جب وہ (خاندان) اس کی نفی کرے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس بات پر اجماع کیا کہ انہوں نے عان کرنے والی عورت کے بچے کے لیے میراث کے سلسلے میں اسے باپ کے بغیر قرار دیا اسے ماں کی قوم کا فرد قرار دیا اور عان کرنے والے کی قوم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 تَرْغِیْبٌ لِّمَنْ یَّهْتَدِی
 وَنَهْیٌ لِّمَنْ یَّضَلِّ

ترغیبا القاری

صحیح البخاری

تصنیف
 فقید اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی مدظلہ العالی
 سابق صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور (انڈیا)
 ناشرین
 فرید بکس مال (پرائیویٹ) لٹڈ
 ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 تَرْغِیْبٌ لِّمَنْ یَّهْتَدِی
 وَنَهْیٌ لِّمَنْ یَّضَلِّ

صحیح مسلم

تصنیف
 علامہ غلام رسول امجدی
 شیخ الحدیث علامہ اسلام علیہ السلام مبارکپور
 ناشرین
 فرید بکس مال (پرائیویٹ) لٹڈ
 ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 تَرْغِیْبٌ لِّمَنْ یَّهْتَدِی
 وَنَهْیٌ لِّمَنْ یَّضَلِّ

شرح مشکوٰۃ

ترجمہ
 اشرف اللغات

تصنیف
 علامہ ابوالفتح محمد بن محمد بن ابی حنیفہ
 امام ربیع الاول
 حضرت امام شافعی امام مالک امام احمد و امام ابو حنیفہ
 ناشرین
 فرید بکس مال (پرائیویٹ) لٹڈ
 ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 تَرْغِیْبٌ لِّمَنْ یَّهْتَدِی
 وَنَهْیٌ لِّمَنْ یَّضَلِّ

موطا امام محمد

تصنیف
 حضرت امام محمد بن حنفیہ بن ابی حنیفہ
 شیخ الحدیث
 حضرت امام احمد بن حنبلہ
 ناشرین
 فرید بکس مال (پرائیویٹ) لٹڈ
 ۳۸۔ اردو بازار لاہور